بعون صانع مکین و لامکان و بفضل خالق زمین و زمان
بمطبع نامی منشی نولکشور جو مشہور و مقبول جہان ہے طبع ہوا

وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا
الحمد للہ کہ از تالیف لطیف یگانہ زمان جناب مولوی وحید الزمان صاحب خلف مولوی مسیح الزمان صاحب مرحوم
کشف المغطا
عن
کتاب الموطا
باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب صانہ اللہ تعالیٰ عن شرور الدنیا و آفات یوم الدین
در مطبع مفید عام واقع لاہور مطبوع گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ بعد حمد وصلوۃ کے فقیر حقیر سراپا تقصیر **وحید الزمان** عفا عنہ المنان خدمت مین برادران دین اور متبعان شریعت متین کی عرض کرتا ہے کہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب و سنت سے لوگون نے مُنہ موڑ لیا تو مین مع اپنے اہل و عیال کے شہر حیدر آباد دکن سے بارادہ ہجرت حرمین شریفین نکلا جسوقت شہر پونا مین وارد ہوا تو جناب اخی معظمی مولوی بدیع الزمان صاحب کا ایک خط شہر دار الاقبال بھوپال سے آیا خلاصہ مضمون اُسکا یہ تھا کہ جناب نواب فیضمآب قامع بدعت محیی سنت نواب والاجاہ امیر الملک **سید محمد صدیق حسن خان بہادر** دام اقبالہ ہمارے تمہارے قصد ہجرت سے مطلع ہوکر بہت خوش ہوئے اور خدمت ترجمہ صحاح ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گذر اوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین مین مقرر فرمائے اس خبر فرحت اثر کے سنتے ہی نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم حقیقی کا ادا کیا اور وعدہ الٰہی وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً کی کمال تصدیق حاصل ہوئی الحمد للہ کہ مع الخیر مع تمام اہل و عیال کے مکہ معظمہ مین پہنچکر سکونت اختیار کی چونکہ بھائی صاحب موصوف نے سنن ترمذی کا ترجمہ شروع کردیا اس لحاظ سے فقیر نے موطا شریف کا ترجمہ شروع کیا کیونکہ یہ دونو کتابین علم حدیث مین مختصر اور آسان ہین انشاء اللہ تعالی سال حال یعنے سنہ ۱۲۹۵ھ مین ان دونو کتابون کا ترجمہ اختتام کو پہونچ جاوے گا جناب نواب صاحب ممدوح کو خدا سلامت رکھے اور اُن کو مقاصد مین کامیاب کرے اُنکی ذات والا صفات اس زمانہ آخر مین نہایت غنیمت ہے احیاء سنت اور اماتت بدعت مین نہایت سعی فرماتے ہین صدہا تصانیف جلیلہ اُنکی ہر ہر فن مین خصوصًا حدیث اور تفسیر مین بلاد یمن اور حجاز اور مصر اور نجد اور مغرب اور بلاد ہند وغیرہ مین معروف و متداول ہین اور روز بروز رسائل جدیدہ اور کتب مفیدہ

الف ۱۸

تالیف ہوکر مطبوع ہوتے جاتے ہین حقیقت یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے نواب صاحب ممدوح کو دونو جہان کی دولت عطا فرمائی ہے دنیا مین تو ظاہر ہے اور آخرت مین انشاء اللہ تعالی بڑے بڑے درجات جنکا بیان احاطہ تقریر اور تحریر سے خارج ہے حاصل ہونگی۔ نواب صاحب ممدوح نے یہہی ارشاد فرمایا تہا کہ ترجمہ صحاح ستہ اس طرح سے ہوکہ اسانید ذکر روات بالکل حذف کردیجاوین کیونکہ عوام کو اس سے کچہ فائدہ متصور نہین ہے اور خواص کو ممکن ہے کہ اگر ضرورت کسی سند کے دیکہنے کی واقع ہو تو اصل کتاب مین ملاحظہ کرلیوین اور لفظ حدیث پورا ذکر کرکے ترجمہ عام فہم اسکا کیا جاوے بعد اسکے کچہ فوائد ضروری جن سے حدیث کے مطلب کا حل ہوجاوے بڑہا دیے جاوین لیکن حتے المقدور اسکا خیال رکہنا چاہیے کہ عبارت طویل نہ ہو ورنہ کتاب ایک دفتر عظیم ہوجاویگی اور مذاہب مجتہدین اور اختلاف علماء وغیرہ بہی چہوڑ دیے جاوین الا ماشاء اللہ صرف مضمون حدیث بیان کردیا جاوے الحمد للہ کہ فقیر نے حسب الارشاد ترجمہ اس کتاب کا شروع کیا پہلے عبارت حدیث کی بحذف اسناد لکہتا ہون پہر اُسکا ترجمہ اہل لسان کے موافق عام فہم بیان کرتا ہون پہر اگر کچہ ضرورت حل مطلب کی واقع ہوتی ہے تو **ف** لکہکر حل مطلب اس حدیث کا کردیتا ہون اگر کسی مقام پر خود صاحب کتاب نے حل مطلب کیا ہے یا کچہ مضمون مفید بڑہایا ہے تو وہان صرف اُسکا ترجمہ لکہدیتا ہون اب مین خود شکر اپنے پروردگار جل جلالہ اور عز شانہ کا بیان کرتا ہون جسنے مجہہ ایسے روسیاہ گناہگار کو توفیق ہجرت بخشی اور بعد ہجرت کے ایسا کام تفویض فرمایا کہ سعادت دارین اُس سے حاصل ہوئی اور اپنے ایسے مکرم اور معزز بندہ کو یعنے نواب صاحب ممدوح کو میرے حال پر مہربان فرمایا حقیقت مین یہ انعامات اللہ سبحانہ کے مجہپر ایسے ہوئے ہین کہ اگر سالہا سال تک اُسکا شکر ادا کرون تو ایک شمہ ادا نہووے الحمد للہ رب العالمین اب کچہ تہوڑا سا حال اس کتاب کے مؤلف کا تیمنًا اور تبرکًا اور اپنی سند لکہکر اصل مقصود مین شروع کرتا ہون

ذکر مؤلف موطا

اس کتاب کے جمع کرنے والے اور بنانیوالے امام مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر اصبحی ہین اور ابو عامر اصبحی دادا انکے صحابی جلیل القدر ہین سوا جنگ بدر کے اور سب غزوات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تہے ۹۳ سنہ ہجری مین امام مالک کی ولادت ہوئی اور بعضون نے کہا ہے کہ ۹۰ سنہ مین نوسو شیوخ سے استفادہ حدیث فرمایا اور فتوی نہ دیا یہانتک کہ ستر اماموں نے گواہی دی اس امر کی کہ وہ لائق ہین افتا کے اور اپنے ہاتہ سے ایک لاکہہ حدیث لکہی اور سترہ برس کے سن مین درس حدیث شروع کیا اور جب حدیث پڑہانے بیٹہتے غسل کرتے اور خوشبو لگاتے اور نئے کپڑے پہنتے اور بڑے خشوع اور خضوع اور وقار سے بیٹہتے سفیان بن عیینہ نے کہا کہ رحم کرے اللہ جل جلالہ مالک پر خوب جانچتے تہے راویون کو اور نہین روایت کرتے تہے مگر ثقہ سے اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا کہ امام مالک پر کسیکو مقدم نہین کرتا ہون میرے صحت حدیث مین اور مالک امام ہین حدیث اور سنت

ہین اور کافی ہے امام مالک کی فضیلت کیواسطے یہ امر کہ امام شافعی اُنکے شاگرد ہین اور امام احمد اُنکے شاگرد کے
شاگرد ہین اور امام محمد جو شاگرد ہین امام اعظم کے وہ بھی شاگرد ہین امام مالک کے امام شافعی نے کہا جب ذکر آوے
عالمون کا تو مالک مثل ستارہ کے ہین اور کسیکا احسان میر اوپر علم خدا مین مالک سے زیادہ نہین ہے اور کہا سفیان
بن عیینہ نے کہ مراد اس حدیث سے کہ قریب ہی لوگ سفر کرینگے واسطے طلب علم کے پھر نہ پاوینگے زیادہ جاننے والا کسی
کو مدینہ کے عالم سے امام مالک ہین اور اوزاعی جب امام مالک کا ذکر کرتے تو کہتے وہ عالم ہین علماء کے اور عالم ہین
اہل مدینہ کے اور مفتی ہین حرمین شریفین کے اور ابن عیینہ کو جب امام مالک کی وفات کی خبر پہونچی تو کہا کہ
نہ چھوڑا اُنھون نے مثل اپنا زمین پر اور کہا کہ مالک حجت ہین اپنے زمانے کی اور مالک چراغ ہین اس امت کی
جب امام مالک نے اس کتاب کو مرتب کیا اُسوقت لوگون پاس کوئی کتاب نتھی سوا کتاب اللہ کے اور موطا اسکا
نام اسلیے ہوا کہ امام مالک نے اس کتاب کو ستر فقیہون پر پیش کیا سب نے اسکے ساتھ موافقت کی امام شافعی
نے فرمایا کہ آسمان کے نیچے بعد کتاب اللہ کے کوئی کتاب امام مالک کے موطا سے زیادہ صحیح نہین ہے اور ابن عربی
نے کہا کہ موطا اصل اول ہے اور صحیح بخاری اصل ثانی اور ہزار آدمیون نے اس کتاب کو امام مالک سے روایت
کیا اب یہ جو نسخہ رائج ہے یحیے بن یحیے مصمودی کی روایت سے ہے جس سال امام مالک کی وفات ہوئی اُسی سال یحیے
بن یحیے نے موطا کو امام مالک سے حاصل کیا سب احادیث اور آثار موطا کے ایک ہزار ستائیس ۱۰۲۷ ہین اُنمین سے
چھ سو چھ ۶۰۰ مسند اور دو سو بائیس ۲۲۲ مرسل اور چھ سو تیرہ ۶۱۳ موقوف اور دو سو پچاسی ۲۸۵ تابعین کے اقوال ہین وفات
امام مالک کی اتوار کے روز دسوین ربیع الاول سنہ ۱۷۹ ایکسو اناسی مین ہوئی عمر شریف اُنکی ستاسی ۸۷ برس کی تھی اور
بعضون کے نزدیک نوے برس کی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْ اَتْبَاعِهٖ وَغَفَرَ لَنَا وَلَهٗ بِفَضْلِهٖ وَبِكَرَمِهٖ اٰمِين

سند کتاب

اگرچہ اس کتاب کی سند مجھے طرق متعددہ سے حاصل ہوئی ہے لیکن بیان پر بوجہ ضیق مقام کے صرف ایک سند پر جو بہت اعلی ہے
اقتصار کرتا ہون اجازت دی مجھے موطا امام مالک کی بروایت یحیی بن یحیے مصمودی میرے شیخ عالم علامہ موحد متبع
سنت شیخ احمد بن عیسے بن ابراہیم شرقی حنبلی نے انکو اجازت دی شیخ المشائخ رئیس الموحدین قامع الملحدین شیخ
عبدالرحمن بن حسن نے انکو اجازت دی شیخ عبدالرحمن جبرتی نے انکو اجازت دی شیخ مرتضے حسینی نے اُن کو
اجازت دی شیخ عمر بن احمد بن عقیل اور شیخ احمد جوہری نے اور دونو کو اجازت دی عبداللہ بن سالم بصری نے
اور وہ روایت کرتے ہین ابوعبداللہ محمد بن علاء الدین بابلی سے اور وہ شیخ سالم سنہوری سے اور وہ نجم غیطی
سے اور وہ شیخ الاسلام زکریا انصاری سے اور وہ امام حافظ مشہور شیخ الاسلام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی
سے اس سند مین مجھ سے شیخ ابن حجر عسقلانی تک دس واسطے ہین پھر شیخ ابن حجر عسقلانی نے روایت کیا اسکو

شیخ عمر بن الحسن مراغی سے انہوں نے احمد بن ابراہیم الفاروقی سے انہوں نے ابراہیم بن یحییٰ المکناسی سے انہوں نے محمد بن محمد بن سعید بن زرقون سے انہوں نے احمد بن محمد بن عبد اللہ بن غلبون سے انہوں نے عثمان بن احمد قیجاطی سے انہوں نے ابی عیسیٰ یحییٰ بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ کے چچا عبید اللہ بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن یحییٰ بن کثیر بن وسلاس مصمودی سے انہوں نے امام امام فخر الاسلام ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر اصبحی سے جو مؤلف ہیں اس کتاب کے اور امام ہیں دار الہجرۃ یعنے مدینہ طیبہ کے۔ ابن حجر سے امام مالک تک نو واسطے ہیں اور مترجم کتاب سے امام مالک تک کل بیس واسطے ہیں اللہ جل جلالہ اور جل شانہ راضی ہو ان مشایخ اور بزرگواروں سے اور ہمارا بھی حشر انکے ساتھ کرے اور انکی طفیل سے ہم کو بخشے آمین یارب العالمین فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَابُ وُقُوتِ الصَّلٰوةِ نماز کے وقتوں کا بیان

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيْرَةُ اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيْلَ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهٖ يَا عُرْوَةُ اَوَ اِنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ الَّذِيْ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ

ترجمہ روایت ہے محمد بن مسلم بن شہاب زہری سے کہ عمر بن عبد العزیز خلیفہ وقت نے ایک روز دیر کی عصر کی نماز میں تو گئے انکے پاس عروہ بن الزبیر اور خبر دی انکو کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک روز دیر کی تھی عصر کی نماز میں جب وہ حاکم تھے کوفہ کے پس گئے انکے پاس ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری اور کہا کہ کیا ہے یہ دیر نماز میں اے مغیرہ کیا تمکو نہیں معلوم کہ جبرئیل اترے آسمان سے اور نماز پڑھی انہوں نے ظہر کی تو نماز پڑھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی انکے پھر نماز پڑھی جبرئیل نے عصر کی تو نماز پڑھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی انکے پھر نماز پڑھی جبرئیل نے مغرب کی تو نماز پڑھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی انکے پھر نماز پڑھی جبرئیل علیہ السلام نے عشا کی تو نماز پڑھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی انکے پھر نماز پڑھی جبرئیل علیہ السلام نے فجر کی تو نماز پڑھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی انکے پھر کہا جبرئیل نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی تمکو حکم ہوا ہے تب کہا عمر بن عبد العزیز نے عروہ سے

کہ سمجھو تم جو روایت کرتے ہو کیا جبریل نے قائم کیے نماز کے وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عروہ نے کہا
کہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری کے بیٹے بشیر ایسا ہی روایت کرتے تھے اپنے باپ سے اور مجھ سے روایت کیا حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے عصر کی اور دہوپ حجرہ کے اندر ہوتی تہی
دیواروں پر چڑہنے کے پہلے **ف** پہلے عروہ بن الزبیر نے حدیث جبریل کی بیان کی جس سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو وقت نماز کا جبریل نے بتایا تہا اُس سے تاخیر نہ کی اُس میں عمر بن عبد العزیز کو
احتیاط کچہ شبہہ ہوا عروہ نے دوسری حدیث صاف صاف حضرت عائشہ کی بیان کی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا نماز عصر جلد پڑہنا نکلتا ہے کیونکہ حجرہ میں دہوپ اُسی وقت تک رہیگی کہ آفتاب بلند رہے ورنہ جب آفتاب بہت
جہکیگا تو دہوپ دیواروں پر چڑہ جاویگی **عن** عطاء بن یسار انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فسالہ عن وقت صلوۃ الصبح فسکت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان من الغد صلی الصبح
حین طلع الفجر ثم صلی الصبح من الغد بعد ان اسفر ثم قال این السائل عن وقت الصلوۃ قال ھا
انا ذا یا رسول اللہ قال ما بین ھذین وقت **ترجمہ** روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اور پوچہا آپ سے نماز صبح کا وقت تو چپ ہو رہے آپ جب دوسرا روز ہوا نماز پڑہی آپ نے اندہیرے مُنہ
صبح صادق نکلتے ہی پہر تیسرے روز نماز پڑہی فجر کی روشنی میں اور فرمایا کہ کہاں ہے وہ شخص جس نے نماز فجر کا وقت
دریافت کیا تہا وہ شخص بول اٹہا میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے نماز فجر کا وقت ان دونوں کے بیچ میں ہے **ف** یعنی
میں نے ایکبار اول وقت نماز پڑہی اور دوسری بار آخر وقت تا کہ تجہکو ابتدا اور انتہا وقت نماز کی معلوم ہو جاوے شروع سے
اخیر تک نماز کا وقت ہے **عن** عائشۃ انھا قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی
الصبح فینصرف النساء متلففات بمروطھن ما یعرفن من الغلس **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے فجر کی نماز پہر عورتیں نماز سے فارغ ہو کر پلٹتی تہیں چادریں لپیٹی ہوئی
اور پہچانی نجاتیں تہیں اندہیرے سے **ف** اس حدیث سے فجر کی نماز کے اندہیرے میں پڑہنے کا استحباب ثابت ہوتا
ہے اور یہی مذہب ہے شافعی و احمد و اسحاق کا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک
رکعۃ من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب
الشمس فقد ادرک العصر **ترجمہ** ابو ہریرہ عبد الرحمن بن صخر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس شخص نے پالی ایک رکعت نماز صبح کی آفتاب نکلنے سے پہلے تو پاچکا وہ صبح کو اور جس شخص نے پالی ایک رکعت نماز
عصر کی آفتاب ڈوبنے سے پہلے تو پاچکا وہ نماز عصر کو **ف** یعنے صبح کی نماز اور عصر کی نماز دونوں ادا سمجہی جاوینگی
نہ قضا **عن** نافع مولی عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب کتب الی عمالہ ان اھم امرکم عندی

الصَّلٰوۃُ فَمَنْ حَفِظَہَا وَحَافَظَ عَلَیْہَا حَفِظَ دِیْنَہٗ وَمَنْ ضَیَّعَہَا فَھُوَ لِمَا سِوَاھَا اَضْیَعُ ثُمَّ کَتَبَ
اَنْ صَلُّوا الظُّہْرَ اِذَا کَانَ الْفَیْئُ ذِرَاعًا اِلٰی اَنْ یَکُوْنَ ظِلُّ اَحَدِکُمْ مِثْلَہٗ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ
مُرْتَفِعَۃٌ بَیْضَاءُ نَقِیَّۃٌ قَدْرَ مَا یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فَرْسَخَیْنِ اَوْ ثَلٰثَۃً قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَالْمَغْرِبَ
اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَیْنُہٗ فَمَنْ نَامَ فَلَا
نَامَتْ عَیْنُہٗ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَیْنُہٗ وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِیَۃٌ مُشْتَبِکَۃٌ **ترجمہ** نافع عبداللہ بن عمرؓ
کے مولی (غلام آزاد) سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطابؓ نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ تمہاری سب خدمتوں میں نماز بہت ضرور اور
اہم ہے میرے نزدیک جس نے نماز کے مسائل اور احکام یاد کیے اور وقت پہ پڑھی تو اُس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے نماز کو تلف
کیا تو اور خدمتیں زیادہ تلف کریگا پھر لکھا کہ نماز پڑھو ظہر کی جب آفتاب ڈھل جاوے اور سایہ آدمی کے ایک ہاتھ برابر ہو یہاں تک
کہ سایہ آدمی کا اُسکے برابر ہو جاوے اور نماز پڑھو عصر کی جب تک کہ آفتاب بلند اور سفید صاف ہو ایسا کہ بعد نماز عصر کے
اونٹ کی سواری پر چھ میل یا نو میل قبل غروب کے آدمی پہونچ سکے اور نماز پڑھو مغرب کی جب سورج ڈوب جاوے اور
عشا کی نماز پڑھو جب شفق غائب ہو جاوے تہائی رات تک جو شخص سو جاوے عشا کی نماز سے پہلے تو خدا کرے نہ لگے
آنکھ اُسکی نہ لگے آنکھ اُسکی نہ لگے آنکھ اُسکی اور نماز پڑھو صبح کی اور تارے صاف گنے ہوئے ہوں **ف**
یعنے اندھیرے میں نماز فجر کی پڑھو کہ تارے غائب نہ ہونے پاویں اور شفق سرخی کو کہتے ہیں جو بعد آفتاب ڈوبنے کے
محسوس ہوتی ہے اور نماز مغرب کی سورج ڈوبتے ہی پڑھنا چاہیے دیر نہ کرنا چاہیے امام احمد نے ابی عبد اللہ صنابحی
سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ امت میری بہتری سے رہیگی جب تک مغرب کی تاخیر نہ کریگی یہود کے
مشابہت کیواسطے اور فجر کی تاخیر نہ کرے گی نصاریٰ کی مشابہت کے واسطے (زرقانی) **عن** مَالِکِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ
الْاَصْبَحِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَتَبَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنْ صَلِّ الظُّہْرَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ
وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ نَقِیَّۃٌ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَہَا صُفْرَۃٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَاَخِّرِ الْعِشَاءَ مَا لَمْ تَنَمْ وَصَلِّ
الصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِیَۃٌ مُشْتَبِکَۃٌ وَاقْرَاْ فِیْہَا بِسُوْرَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ مِنَ الْمُفَصَّلِ **ترجمہ** مالک بن ابی
عامر اصبحی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ نماز پڑھ ظہر کی جب سورج ڈھل جاوے اور نماز پڑھ عصر کی
اور آفتاب سفید صاف ہو زردی نہ ہونے پاوے اور نماز پڑھ مغرب کی جب سورج ڈوبے اور دیر کر عشا کی نماز میں جہاں تک تو جاگ سکے اور
نماز پڑھ صبح کی اور تارے صاف گھنے ہوئے ہوں اور پڑھ فجر کی نماز میں دو سورتیں لمبی مفصل سے **ف** مفصل کلام اللہ کی ساتویں
منزل سورہ حجرات سے اخیر تک ہے (زرقانی) **عن** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَتَبَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ
اَنْ صَلِّ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ نَقِیَّۃٌ قَدْرَ مَا یَسِیْرُ الرَّاکِبُ ثَلٰثَۃَ فَرَاسِخَ وَاَنْ صَلِّ الْعِشَاءَ مَا بَیْنَکَ
وَبَیْنَ ثُلُثِ اللَّیْلِ فَاِنْ اَخَّرْتَ فَاِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ وَلَا تَکُنْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ **ترجمہ** عروہ بن زبیر سے روایت

کہ حضرت عمر بن الخطاب نے ابو موسی اشعری کو لکہا کہ نماز پڑہ عصر کی اور آفتاب سفید صاف ہو اتنا دن باقی ہو کہ اونٹ
کا سوار بعد نماز عصر کے نو میل جا سکے اور پڑہ عشا کی نماز تہائی رات تک آخر درجہ آدہی رات تک اور غافل مت
ہو نماز سے **ف** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محافظت کریگا پانچوں نمازوں پر نہ لکہا جاوے
گا غافلوں میں اس حدیث کو حاکم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا اور صحیح کہا زرقانی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَافِعٍ
مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سَاَلَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ
اَنَا اُخْبِرُکَ صَلِّ الظُّھْرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَکَ وَالْعَصْرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَیْکَ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ
الشَّمْسُ وَالْعِشَآءَ مَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ ثُلُثِ اللَّیْلِ وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَبَشٍ یَعْنِی الْغَلَسَ **ترجمہ** عبد اللہ بن رافع
جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ام سلمہ کے مولی ہیں انہوں نے پوچہا ابو ہریرہ سے نماز کا وقت کہا ابو
ہریرہؓ نے میں بتاؤں تجھکو نماز پڑہ ظہر کی جب سایہ تیرا تیرے برابر ہو جاوے اور عصر کی جب سایہ تیرا تجہ سے دونا ہو
اور مغرب کی جب آفتاب ڈوب جاوے اور عشا کی تہائی رات کی اوپر اور صبح کی اندہیرے منہ **عَنْ** اِسْحَاقَ بْنِ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰی بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ
فَیَجِدُھُمْ یُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ **ترجمہ** انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نماز عصر کی پڑہتے تہے ساتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے مدینہ میں پہر ہم میں سے کوئی جاتا بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں تو پاتا انکو عصر کی نماز میں **ف** بنی
عمرو بن عوف کا محلہ مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر تہا زرقانی یا قریب تین میل کے مسجد نبوی سے (مصفی) اور وہ
لوگ کہیتی باڑی والے تہے اپنے ضروری کاموں سے فرصت پاکر نماز عصر کی پڑہا کرتے اوسط وقت میں تو آنحضرت کی
نماز میں جلدی ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَذْھَبُ الذَّاھِبُ اِلٰی قُبَآءَ فَیَاْتِیْھِمْ
وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ **ترجمہ** انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نماز عصر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ پڑہتے
تہے پہر ہم میں سے کوئی جانیوالا قبا کو جاتا تہا پہر وہان کے لوگون کو ملتا تہا اور آفتاب بلند رہتا تہا **ف** قبا مدینہ
سے تین میل کے فاصلہ پر ہے زرقانی ومحلی **عَنْ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّہٗ قَالَ مَا اَدْرَکْتُ النَّاسَ اِلَّا وَھُمْ
یُصَلُّوْنَ الظُّھْرَ بِعَشِیٍّ **ترجمہ** قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کہتے ہیں کہ میں نے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو ظہر ڈہلے
وقت پڑہتے دیکہا **ف** عشی سے مراد یہی ہے کہ ٹہنڈے وقت ظہر پڑہتے تہے شاہ ولی اللہ صاحب نے مصفی میں لکہا ہے کہ عشی
اہل مدینہ کی عرف میں ایک مثل کے قریب کو کہتے ہیں **وَقْتُ الْجُمُعَۃِ** جمعہ کے وقت کا بیان **عَنْ** مَالِکِ بْنِ
اَبِیْ عَامِرٍ الْاَصْبَحِیِّ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ اَرٰی طِنْفِسَۃً لِعَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ تُطْرَحُ اِلٰی جِدَارِ الْمَسْجِدِ
الْغَرْبِیِّ فَاِذَا غَشِیَ الطِّنْفِسَۃَ کُلَّھَا ظِلُّ الْجِدَارِ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَلَّی الْجُمُعَۃَ قَالَ ثُمَّ
نَرْجِعُ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ فَنَقِیْلُ قَائِلَۃَ الضَّحَاءِ **ترجمہ** مالک بن ابی عامر اصبحی سے روایت ہے کہا انہوں نے

مین دیکہتا تہا ایک بوریا عقیل بن ابی طالب رضہ کا ڈالا جاتا تہا جمعہ کے دن مسجد نبوی کے پچہم کیطرف کی دیوار کے تلے
تو جب سارے بوریا پر دیوار کا سایہ آجاتا عمر بن الخطاب نکلتے اور نماز پڑہتے جمعہ کی مالک نے کہا کہ ہم بعد نماز کے اگر
پہر جمعہ میں قیلولہ کرتے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نماز جمعہ
بہت جلد پڑہا کرتے اسوجہ سے لوگ جمعہ کے دن دوپہر کے اول نہ سوتے تہے بلکہ غسل وغیرہ مین مشغول رہتے بعد
نماز کے اوسکا معاوضہ کرتے (زرقانی) **عن** ابْنِ اَبِي سَلِيطٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ صَلَّى الْجُمُعَةَ بِالْمَدِينَةِ
وَصَلَّى الْعَصْرَ بِمَلَلٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن اسید بن عمرو بن قیس سے روایت ہے کہ عثمان رضہ نے نماز پڑہی جمعہ کی
مدینہ میں اور عصر کی ملل مین **ف** کہا امام مالک نے سبب اس کا یہ تہا کہ جمعہ کی نماز بہت جلدی پڑہی
بعد زوال کے اور جلدی چلے **ملل** ایک مقام ہے مدینہ سے سترہ میل کے فاصلہ پر یا اٹہارہ میل
کے یا بائیس میل کے (زرقانی) **مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ** بیان اوس شخص
کا جس نے ایک رکعت پائی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً
مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس نے ایک رکعت نماز میں سے پالی تو اوس نے وہ نماز پالی **ف** اس حدیث کے مطلب مین کئی قول ہین
ایک یہ کہ جس نے ایک رکعت کی مقدار وقت نماز کا پایا تو نماز اسکی ادا ہوگئی قضا نہ ہوگی جیسے نماز فجر اور عصر مین
یہ مضمون اوپر تصریح سے گذرا دوسرے یہ کہ جس نے جماعت کی ایک رکعت پالی تو گویا اوس نے جماعت پالی یعنے
اسکو ثواب جماعت کا ملیگا تیسرے یہ کہ جس نے رکوع پالیا تو گویا اُس نے وہ رکعت پالی اگر رکوع نہ ملا تو وہ رکعت گئی
اب اگر سجدہ ملے بہی تو وہ حساب مین نہین ہے چوتہی یہ کہ جس نے ایک رکعت کی مقدار وقت پایا یا معذورین مین سے
تو اسکو وہ نماز لازم ہوگی پانچوین یہ کہ نماز سے جمعہ مراد ہے جس نے جمعہ کی ایک رکعت بہی پالی تو اوس نے جمعہ
پا پایا اب وہ ایک رکعت اور پڑہ لیوے اور جو ایک رکعت بہی نہ ملے تو چار رکعتین پڑہے واللہ اعلم **عن** نَافِعٍ
اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ فَقَدْ فَاتَتْكَ السَّجْدَةُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر فرماتے ہین جب
قضا ہوجاوے رکوع تیرا تو قضا ہوگیا سجدہ تیرا **ف** یعنے اگر رکوع نہ ملا امام کے ساتہ تو وہ رکعت گئی
اب اگر سجدہ اسکا ملے بہی تو بہی حساب مین نہین **عن** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَا
يَقُوْلَانِ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ **ترجمہ** امام مالک کہتے ہین کہ مجہے پہونچا عبد اللہ بن عمر اور زید بن
ثابت رضہ کو وہ دونون فرماتے تہے جس نے رکوع پا پایا تو اوس نے سجدہ پالیا **ف** یعنے رکعت پالی **عن**
مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَهٗ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ
فَاتَهٗ خَيْرٌ كَثِيْرٌ **ترجمہ** امام مالک کہتے ہین کہ مجہے پہنچا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے فرماتے تہے کہ جس شخص نے

رکوع پالیا تو اوسنے سجدہ پایا یعنے وہ رکعت پائی اور جسکو سورۂ فاتحہ پڑھنا نملا تو اوس کی بہت خیر جاتی رہی **ف** یعنے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا ثواب گیا اور آمین کہنے کا رتبا ہے۔ اثر مخالف ہے اوسکے جس کو بخاری نے رسالہ قرارت خلف الامام میں روایت کیا ہے اِنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ اِذَا اَدْرَكْتَ الْقَوْمَ رُكُوْعًا لَمْ يُعْتَدَّ بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ یعنے جب پاوے تو قوم کو رکوع میں تو مت حساب میں لا اوس رکعت کو ۔ اور یہی قول ہے ایک جماعت کا بلکہ بخاری نے قرارت خلف الامام میں کہا ہے کہ جو وجوب قراءۃ خلف الامام کا قائل ہے اوسکا یہی مذہب ہے اور اختیار کیا ہے اسکو ابن خزیمہ اور ضبعی وغیرہ محدثین شافعیہ نے اور متاخرین میں سے شیخ تقی الدین سبکی نے اسکی تقویت کی ہے کذا فی فتح الباری و اختیارہ الشوکانی فی النیل وغیرہ

دُلُوْكُ الشَّمْسِ وَغَسَقُ اللَّيْلِ **ف**

اللہ جل جلالہ نے فرمایا اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ الآیۃ اس باب میں تفسیر ہے دلوک الشمس کی اور غسق اللیل کی **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَقُوْلُ دُلُوْكُ الشَّمْسِ مَيْلُهَا **ترجمہ** روایت ہے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر رض کہتے تھے دلوک الشمس سے آفتاب کا ڈھلنا مراد ہے **عَنْ** دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُخْبِرٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ دُلُوْكُ الشَّمْسِ اِذَا فَاءَ الْفَيْءُ وَغَسَقُ اللَّيْلِ اجْتِمَاعُ اللَّيْلِ وَظُلْمَتُهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس کہتے تھے دلوک الشمس جب ہوتا ہے کہ سایہ پلٹے پچھم سے پورب کو اور غسق اللیل رات کا گزرنا اور اندھیرا اسکا

جَامِعُ الْوُقُوْتِ **ف**

وقتوں کا بیان اس باب میں مختلف حدیثیں مذکور ہیں جن سے نماز کے وقتوں کا حال اور حکم دریافت ہوتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کی قضا ہو جاوے عصر کی نماز تو گویا لُٹ گیا گھر بار اوسکا **ف** عصر کی نماز کی بہت تاکید آئی ہے اکثر مفسرین کے نزدیک صلوۃ وسطے سے عصر ہی کی نماز مراد ہے اور قضا ہو جانے سے یہ مراد ہے کہ آفتاب زرد ہو جاوے۔ ابو داؤد کی روایت میں یہ تفسیر تصریح موجود ہے اور نافع نے یہ تفسیر کی ہے کہ آفتاب ڈوب جاوے لُٹ جانے سے یہ غرض ہے کہ اوس کے اعمال صالحہ حبط ہو جاویں گے یا اوس کو اتنا غم و صدمہ لاحق ہونا چاہیے جتنا اُس شخص کو لاحق ہوتا ہے جسکا گھر بار لُٹ جاوے کذا فی الزرقانی و المصفی واللہ اعلم **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَلَقِيَ رَجُلًا لَمْ يَشْهَدِ الْعَصْرَ فَقَالَ مَا حَبَسَكَ عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَذَكَرَ لَهُ الرَّجُلُ عُذْرًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ طَفَّفْتَ **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب عصر کی نماز پڑھکر لوٹے ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو عصر کی جماعت میں نتھا پوچھا آپ نے کس وجہ سے تم رک گئے جماعت میں سے اوسنے کچھ عذر بیان کیا تب فرمایا آپ نے طَفَّفْتَ **کہا** امام مالک نے طَفَّفْتَ تطفیف کو سے عرب لوگ کہا کرتے ہیں لِكُلِّ شَيْءٍ وَفَاءٌ وَتَطْفِيْفٌ **ف** وفا کے معنے پورا دینا اور تطفیف کے معنے کم کرنا اور گھٹانا تو طففت کے یہ معنے ہوئے کہ کم کیا تو نے ثواب اپنا

یا نقص کیا اپنے اعمال کو (زرقانی) وحدثنی عن یحیی بن سعید انہ کان یقول ان المصلی لیصلی الصلوۃ وما فاتہ
وقتہا ولما فاتہ من وقتہا اعظم وافضل من اہلہ ومالہ ترجمہ یحیی بن سعید کہتے تھے کہ نمازی کبھی نماز پڑھتا ہے اور
وقت جاتا نہیں رہتا لیکن جسقدر وقت گذر گیا وہ اچھا اور بہتر تھا اوسکے گھر بار سے **ف** ابن عبد البر نے کہا کہ یہ قول
یحیی کا حکم میں حدیث مرفوع کے ہے کیونکہ اپنی رائے سے ایسا مضمون کہہ نہیں سکتے چنانچہ دارقطنی نے سنن میں
ابو ہریرہ سے بسند ضعیف روایت کیا کہ تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے وقت پر لیکن جو اول وقت گذر گیا وہ بہتر تھا اوسکے
گھر بار سے اور خود ابن عبد البر نے مرفوعاً ابن عمر سے روایت کیا آدمی پالیتا ہے نماز کو لیکن جسقدر وقت گذر گیا وہ بہتر تھا اوسکے
گھر بار سے اور اخراج کیا اس حدیث کا سعید بن منصور نے ابن عمر سے موقوفاً اور طلق بن حبیب سے مرسلاً مرفوعاً (زرقانی)
کہا امام مالک نے اگر کوئی شخص سفر میں ہو اور نماز کا وقت آجاوے پھر وہ شخص بھول چوک کر نماز میں دیر کرے یہانتک
کہ اپنے گھر میں آجاوے اور وقت باقی ہو تو وہ نماز کو پوری پڑھے مثل مقیم کے قصر نکرے اور جو وقت گزر گیا ہو تو قصر
پڑھے کیونکہ اب تو وہ نماز کو قضا پڑھے گا اور قضا ویسی ہی پڑھی جاوے گی جیسے واجب ہوئی تھی **کہا امام مالک**
نے ہم نے اپنے شہر والوں کو اور اپنے شہر کے عالموں کو اسی حکم پر پایا **کہا امام مالک نے** شفق سرخی کو کہتے ہیں جو مغرب
کی جانب ہوتی ہے تو جب سرخی جاتی رہی نماز عشا کا وقت آجاویگا اور مغرب کا گذر جاوے گا **عن** نافع ان
عبد اللہ بن عمر اغمی علیہ فذہب عقلہ فلم یقض الصلوۃ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر بیہوش ہوگئے
اونکی عقل جاتی رہی پھر انہوں نے نماز کی قضا نہ پڑھی **کہا امام مالک نے** ہمارے نزدیک درست وقت نماز کا جاتا رہا ہوگا کیونکہ
جو شخص ہوش میں آجاوے اور وقت باقی ہو تو وہ نماز پڑھے

النوم عن الصلوۃ نماز سے سو جانیکا بیان

عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من خیبر اسری حتی اذا کان من آخر
اللیل عرس وقال لبلال اکلا لنا الصبح ونام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وکلا بلال ما قدر لہ
ثم استند الی راحلتہ وہو مقابل الفجر فغلبتہ عیناہ فلم یستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا
بلال ولا احد من الرکب حتی ضربتہم الشمس ففزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ہذا یا بلال فقال
بلال یا رسول اللہ اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتادوا فبعثوا رواحلہم
واقتادوا شیئا ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالا فاقام الصلوۃ فصلی بہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الصبح ثم قال حین قضی الصلوۃ من نسی الصلوۃ فلیصلہا اذا ذکرہا
فان اللہ عز وجل یقول اقم الصلوۃ لذکری **ترجمہ** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے جنگ خیبر سے رات کو چلے جب اخیر رات ہوئی تو آپ اوتر پڑے
اور بلال سے فرمایا کہ صبح کی نماز کا تم خیال رکھو اور آپ سو رہے اور اصحاب بھی سو رہے اور جب تک

خدا کو منظور تہا بلال جاگتے رہے پہر بلال نے تکیہ لگایا اپنے اونٹ پر اور منہ اپنا صبح کیطرف کیے رہے اور لگ گئی آنکہہ بلال کی تو نہ جاگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال اور نہ کوئی شتر سوار یہانتک کہ پڑنے لگی اون پر تیزی دہوپ کی۔ تب چونکا اوٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے یہ اے بلال کہا بلال نے زور کیا مجہہ پر اوس چیز نے جس نے آپ پر زور کیا یعنے نیند نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کرو تو لادے لوگوں نے کجاوے اپنے تہوڑی دور چلے تہے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو تکبیر کہنے کا تو تکبیر کہی بلال نے نماز کی پہر نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی بعد اوس کے فرمایا جب نماز پڑہ چکے جو شخص بہولجاوے نماز کو تو چاہیے کہ پڑہ لے اسکو جب یاد آوے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے قائم کر نماز کو جسوقت یاد کرے مجہکو **ف** ہرچند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہیں سوتی تہیں اور دل نہ سوتا تہا مگر یہ پروردگار کا فضل ہے کہ ایک وقت دل کو بہی غافل کردیا تاکہ امت کو یہ مسئلہ معلوم ہوجاوے بعد نماز کے آپنے کلیہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص بہول جاوے نماز کو جب یاد آوے پڑہ لے خواہ نیند کے سبب سے بہول جاوے یا جاگتے میں بہول جاوے اور بعض کہتے ہیں کہ نیند کا مسئلہ تو خود آپ کی فعل سے صحابہ کو معلوم ہوگیا اور جاگ کر بہول جانے کا اتفاق نہوا تہا اس لیے آپنے زبانی اوسکو بتادیا اور ایک حدیث میں سونے اور بہول جانے دونوں کا ذکر آیا ہے جو پہلے گذر چکی ہے **عن** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا أَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَّرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ وَقَدْ فَزِعُوْا فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ وَقَالَ إِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّنْزِلُوْا وَأَنْ يَّتَوَضَّئُوْا وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُّنَادِيَ بِالصَّلٰوةِ أَوْ يُقِيْمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ وَقَدْ رَأٰى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰہَ قَبَضَ أَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا إِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا فَإِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ إِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ أَتٰى بِلَالًا وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فَأَضْجَعَهٗ فَلَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهٗ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِيْ أَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رات کو اترے راہ میں مکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مقرر کیا بلال کو اسکام پر کہ جگاویں انکو واسطے نماز کے تو سوگئے بلال اور سوگئے لوگ پہر جاگے اور سورج نکل آیا تہا اور گہبرائے لوگ اس سبب قضا ہوجانے نماز کے تو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے سواری پہیر کا تاکہ نکل جاوین اوس وادی سے اور فرمایا کہ اس وادی مین شیطان ہی پس سوار ہوئے اور نکل گئے اس وادی سے
تب حکم کیا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوترنیکا اور وضو کرنیکا اور حکم کیا بلال کو اذان کا یا تکبیر کا پہر نماز پڑہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون کے ساتھ پہر متوجہ ہوئے آپ لوگون کیطرف اور دیکھا انکی گھبراہٹ کو تو فرمایا آپنے ای
لوگو بیشک روک رکھا اللہ تعالی نے ہماری جانون کو اور اگر چاہتا تو وہ پہیر دیتا ہماری جانون کو سوا اسوقت کے اور کسیوقت تو جب
سو جاوے کوئی تم مین سے نماز سے یا بہول جاوے اوسکو پہر گھبرا کے اوٹھے نماز کے لیے تو چاہیے کہ پڑہ لیوے اوسکو جیسے پڑہتا اوسکو وقت
پر پہر متوجہ ہوئے آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کیطرف اور فرمایا آپنے شیطان آیا بلال پاس اور وہ کہڑے ہوئے نماز پڑہتے تھے تو
لٹا دیا انکو پہر لگا تھپکنے انکو جیسے تھپکتے ہین بچے کو یہانتک کہ سو رہے وہ پہر بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو
پس بیان کیا بلال نے حال اپنا اوسی طرح جیسے فرمایا تہا آپنے حال انکا ابوبکر رضہ سے تو کہا ابوبکر رضہ نے مین گواہی دیتا ہون
اس امر کی کہ آپ اللہ کے رسول ہین **ف** اگرچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہلے سے بہی یقین تہا اس بات کا کہ آپ
اللہ تعالی کے رسول ہین مگر یہ معجزہ دیکھکر اور بہی زیادہ یقین مین قوت ہوئی اسواسطے پہر گواہی دی رسالت کی

النہی عن الصلوۃ بالہاجرۃ ٹہیک دوپہر کے وقت نماز کی ممانعت کا بیان

عن عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوۃ
وقال اشتکت النار الی ربہا فقالت یا رب اکل بعضی بعضا فاذن لہا بنفسین فی کل عام نفس فی الشتاء ونفس
فی الصیف **ترجمہ** عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیزی گرمی کی جہنم کے جوش
سے ہے تو جب تیز ہو گرمی تاخیر کرو نماز مین ٹھنڈتک اور فرمایا آپنے شکوہ کیا آگ نے اپنے پروردگار سے اور کہا کہ
اے پروردگار مین اپنے کو آپ کہانے لگی تو اذن دیا اوسکو پروردگار نے دو سانس کا ایک سال اندر کو سانس لینے کا جاڑے
مین اور باہر کو سانس نکالنے کا گرمی مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گرمی کی شدت ہو تو ظہر کی
نماز دیر کرکے پڑہنا چاہیے اور یہی مذہب ہے ابن المبارک و احمد و اسحق کا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم وذکر ان النار اشتکت الی ربہا فاذن
لہا فی کل عام بنفسین نفس فی الشتاء ونفس فی الصیف **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب تیز ہو گرمی تو تاخیر کرو نماز کی ٹھنڈک تک اسلیے کہ تیزی گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے اور فرمایا آپنے کہ آگ نے
گلہ کیا پروردگار سے تو اذن دیا پروردگار نے اوسکو دو سانس کا ایک سانس جاڑے مین اور ایک سانس گرمی مین **عن**
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوۃ فان شدۃ الحر من
فیح جہنم **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیز ہو گرمی تو تاخیر کرو نماز کی ٹھنڈک
تک کیونکہ تیزی گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے **ف** بعض لوگون نے فابردوا عن الصلوۃ کے یہ معنی کیے ہین کہ اول وقت

پڑھیے تو انکو کچھ بہی بیان جنابت کی خلاف ہے اور بخاری مسلم نے ابوذر رضی سے روایت کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
سفر میں تہے تو موذن نے ارادہ کیا اذان کا فرمایا آپ نے ٹھنڈا کر یہانتک کہ دیکھا ہمنے سایہ ٹیلون کا اس حدیث سے بہی معلوم
ہوتا ہے کہ ابردوا عن الصلوٰۃ کے صحیح معنی وہی ہیں جو ہمنے بیان کیے یعنی تاخیر کرو نماز کی ٹھنڈک تک زرقانی (النہی
عن دخول المسجد بریح الثوم وتغطیۃ الفم فی الصلوٰۃ مسجد میں لہسن کہا کر
جانے کی ممانعت کا بیان ۱ اور نماز میں منہ ڈہانپنے کی ممانعت کا بیان عن سعید بن المسیب ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل من ھذہ الشجرۃ فلا یقرب مساجدنا یؤذینا بریح الثوم ترجمہ سعید بن
المسیب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہایا اس درخت میں سے یعنی لہسن میں سے
تو نزدیک نہ ہو ہماری مسجد کے تاکہ ہمکو تکلیف دیوے اسکی بو سے **ف** کچے لہسن یا کچے پیاز کہا کر مسجد میں جانا
مکروہ ہے جب تک منہ میں بو ہو عن عبد الرحمن بن المجبر انہ کان یری سالم بن عبد اللہ اذا رأی الانسان
یغطی فاہ وھو فی الصلوٰۃ جبذ الثوب جبذا شدیدا حتی ینزعہ عن فیہ ترجمہ عبد الرحمن بن مجبر سے روایت
ہے کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر رض جب کسیکو دیکھتے تہے کہ منہ اپنا ڈہانپے ہے نماز میں کہینچ لیتے تہے کپڑا زور سے یہانتک
کہ کھل جاتا منہ اسکا العمل فی الوضوء وضو کی ترکیب کا بیان عن عمرو بن یحیی المازنی عن
ابیہ انہ قال لعبد اللہ بن زید بن عاصم وھو جد عمرو بن یحیی وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ھل تستطیع ان ترینی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ فقال عبد اللہ بن زید نعم
فدعا بوضوء فافرغ علی یدہ فغسل یدیہ مرتین مرتین ثم مضمض واستنثر ثلاثا ثم غسل وجہہ
ثلاثا ثم غسل یدیہ مرتین مرتین الی المرفقین ثم مسح رأسہ بیدیہ فاقبل بھما وادبر بدأ بمقدم
رأسہ ثم ذھب بھما الی قفاہ ثم ردھما حتی رجع الی المکان الذی بدأ منہ ثم غسل رجلیہ ترجمہ
عمرو بن یحیی المازنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن زید سے جو دادا ہیں عمرو بن یحیی
کے اور صحابہ میں سے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تم مجہکو دکہا سکتے ہو کس طرح وضو کرتے
تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا انہوں نے ہان تو منگایا انہوں نے پانی وضو کا پہر ڈالا اسکو اپنے ہاتہ پر
اور دہویا دونوں ہاتہوں کو دو دو بار پہر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار پہر منہ دہویا تین بار پہر دونوں ہاتہ
دہوئے کہنیوں تک دو دو بار پہر مسح کیا سر کا دونوں ہاتہوں سے آگے سے لیگئے اور پیچہے سے لائے یعنی دونوں
ہاتہوں سے مسح شروع کیا پیشانی سے گدی تک پہر گدی سے پیشانی تک لائے پہر دونوں پیر دہوئے **ف** عبد اللہ
بن زید عمرو بن یحیی کے نہ دادا ہیں نہ نانا یہ وہم موطا کی رواۃ سے واقع ہوا ہے صحیح یہ ہے کہ ایک شخص نے پوچہا عبد اللہ
سے اور وہ شخص عمارہ بن ابی حسن تہا جو دادا ہے عمرو بن یحیی کا زرقانی عن ابیہ انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قال اذا توضأ احدکم فلیجعل فی انفہ ماء ثم لینثر ومن استجمر فلیوتر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے کوئی تم میں تو پانی ڈالے ناک میں پھر جھنکے اور جو ڈھیلے لیوے استنجا کے
تو طاق لیوے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ فلیستنثر ومن استجمر فلیوتر
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وضو کرے تو ناک جھنکے اور جو ڈھیلے لیوے تو طاق
لیوے کہا یحییٰ نے سنا میں نے مالک سے کہتے تھے اگر کوئی شخص ایک ہی چلو سے کلی کرے اور ناک میں پانی بھی ڈالے
تو کچھ حرج نہیں ہے عن مالک انہ بلغہ ان عبد الرحمن بن ابی بکر دخل علی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یوم مات سعد بن ابی وقاص فدعا بوضوء فقالت لہ عائشۃ یا عبد الرحمن اسبغ الوضوء فانی سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ویل للاعقاب من النار ترجمہ امام مالک روایت کرتے ہیں کہ مجھکو پہونچا کہ عبد الرحمن
بن ابی بکر صدیق گئے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا پاس جس دن مرے سعد بن ابی وقاص تو منگایا عبد الرحمن نے پانی وضو کا پس کہا
عائشہ نے پورا کرو وضو کو کیونکہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خرابی ہے ایڑیوں کو آگ سے ف
یعنے خرابی ہے ان لوگون کے لیے جنکی ایڑیاں وضو میں سوکھی رہجاتی ہیں ماخوذ ایڑیوں کی خرابی سے ہے جہنم کی آگ
ان کو جلاوے گی اسی طرح تمام اعضای وضو کا حکم ہے کوئی عضو سوکھا نہ رہجاوے احتیاط رکھے عن
عبد الرحمن بن عثمان التیمی انہ سمع عمر بن الخطاب یتوضأ بالماء وضوءا لما تحت ازارہ ترجمہ عبد الرحمن
بن عثمان سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب کہتے تھے کہ پانی سے دھوؤ اپنے ستر کو ف استنجا کر کے بعد ڈھیلوں سے
پاک کر کے پھر پانی لینا ادب ہے اور سو جب فضیلت ہے ابن خزیمہ اور بزار نے عویم بن ساعدہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے مسجد قبا میں تو کہا وہان کے لوگون سے کہ اللہ نے تمہاری تعریف کی ہے طہارت کے باب میں تو کیسی
طہارت تمہاری ہے کہا انہوں نے یا رسول اللہ ہم نہیں جانتے مگر ہمارے ہمسایہ میں چند یہودی رہتے تھے وہ پائخانہ کر کے پانی
سے استنجا کرتے تھے تو ہمنے بھی ایسا ہی کیا اور بزار کی عبارت یہ ہے کہ ہم بعد ڈھیلوں کے پانی سے پاک کرتے ہیں تو فرمایا
آپنے ہان یہی مراد ہے خداوند کریم کی لازم پکڑو تم اسکو اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استنجا
پانی سے کرتے تھے کہا یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک اوس شخص سے جس نے وضو کیا تو بھول کر قبل کلی کرنیکے منہ دھو لیا یا پہلے
ہاتھ دھو لیے اور منہ نہ دھویا کہا امام مالک نے جس شخص نے منہ دھو لیا کلی کرنیکے پیشتر وہ تو کلی کر لیوے اور دوبارہ منہ نہ دھووے
لیکن جس نے ہاتھ دھو لیے منہ دھونے سے پیشتر تو اسکو چاہیے کہ منہ دھو کر ہاتھون کو دوبارہ دھووے تاکہ دھونا ہاتھ کا بعد دھونے منہ
کے ہو جاوے جب تک وضو کرنے والا اپنی جگہ میں ہے یا قریب اوس کے ف تو اگر وضو کرنیوالا وضو کر کے اٹھ گیا اور اعضا
اسکے سوکھ گئے تو صرف منہ کو دھو لیوے (زرقانی) کہا یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک اوس شخص سے جو وضو میں کلی کرنا یا ناک میں
پانی ڈالنا بھول گیا اور نماز پڑھ لی کہا مالک نے ہو گئی نماز اوسکی دوبارہ پھر نماز پڑھنا لازم نہیں لیکن آیندہ کی نماز کیلیے کلی کرے

باب مین ہاتھ پانی مین ڈالنے سے پہلے دھونے کا **وُضُوْءُ النَّائِمِ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ** جو کوئی سوکر نماز کو اوٹھے اوسکے وضو کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْیَغْسِلْ یَدَهٗ قَبْلَ اَنْ یُّدْخِلَهَا فِیْ وَضُوْئِهٖ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے سوکر اوٹھے تو پہلے اپنے ہاتھ دھو کر پانی مین ہاتھ ڈالے اس لیے کہ معلوم نہین کہان رہی ہتیلی اوسکی **ف** یعنی پاک جگہہ یا ناپاک جگہہ بعض لوگون کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے اور بعضون کے نزدیک وجوبی اور جب رات کو سوکر اٹھے اور استحبابی جب دن کو سوکر اوٹھے (زرقانی) **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ مُضْطَجِعًا فَلْیَتَوَضَّأْ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے کہ کہا عمر بن خطاب نے جو شخص تم مین سے سو جاوے لیٹ کر تو وضو کرے **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ تَفْسِیْرَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ اَنَّ ذٰلِكَ اِذَا قُمْتُمْ مِنَ الْمَضَاجِعِ یَعْنِی النَّوْمَ **ترجمہ** زید بن اسلم نے کہا کہ یہ جو فرمایا اللہ جل جلالہ نے جب اوٹھو تم نماز کے لیے تو دھو منہ اپنا اور ہاتھ اپنے کہنیون تک اور مسح کرو سرون پر اور دھو پاؤن اپنے ٹخنون تک اس سے یہ غرض ہے کہ جب اوٹھو نماز کے لیے سوکر **ف** ورنہ جب کوئی نماز کو اوٹھے تو اوسکو وضو کرنا لازم ہوگا **کہا** امام مالک نے ہمارے نزدیک نکسیر پھوٹنے یا خون نکلنے یا پیپ بہنے سے وضو لازم نہین آتا بلکہ وضو نہ کرے مگر اس حدث سے جو دبر یا ذکر سے نکلے یا سو جاوے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ یَنَامُ جَالِسًا ثُمَّ یُصَلِّیْ وَلَا یَتَوَضَّأُ **ترجمہ** ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ وہ بیٹھے بیٹھے سو جاتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے

اَلطَّهُوْرُ لِلْوُضُوْءِ وضو کے پانی کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَیْتَتُهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کہا اُسنے یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے ہین سمندر مین اور اپنے ساتھ پانی تہوڑا رکھتے ہین اگر اُسی سے وضو کرین تو پیاسے رہین کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کرین فرمایا آپنے پاک ہے پانی اُسکا حلال ہے مردہ اُسکا **ف** اگرچہ سائل نے صرف سمندر کے پانی کا حال پوچھا تہا مگر آپ نے سمندر کے کہانے کا بہی حال بیان کر دیا کیونکہ جیسے وہان پانی کی کمی ہوتی ہے کبہی کہانے کی بہی کمی ہوتی ہے حلال ہے مردہ اُسکا یعنے جتنے جانور سمندر مین رہتے ہین جن کی زندگی بغیر پانی کے نہین ہو سکتی وہ سب حلال ہین اگرچہ مچہلی کی صورت پر نہ ہون بلکہ کتے یا سور کی صورت پر ہون (زرقانی) امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس حدیث مین مردہ سے صرف مچہلی مراد ہے نہ اور جانور سمندر کے مگر اس تخصیص پر کوئی دلیل صریح چاہیے اور یہ حدیث مطلق ہے زرقانی لکہتے ہین کہ یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے اصول اسلام سے تمام ائمہ نے اسکو قبول کیا ہے اور فقہا نے اسکے ساتھ تمسک کیا ہے ہر زمانہ مین ہر ملک مین اور روایت کیا اس حدیث کو بڑی

بڑے بڑے اماموں نے مثل مالک اور شافعی اور احمد اور اصحاب سنن اربعہ اور دارقطنی اور بیہقی اور حاکم وغیرہم نے طرق متعددہ سے
اسکو صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور ابن مندہ نے اور ترمذی نے حسن صحیح کہا اور کہا کہ پوچھا میں نے بخاری سے تو انہوں
نے بھی صحیح کہا انتہی زرقانی **عن** كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا
فَجَاءَتْ هِرَّةٌ لِتَشْرَبَ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا أَبُو قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ
أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ
إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ **ترجمہ** کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابو قتادہ انصاری رضی اللہ
عنہ گئے اونکے پاس تو رکھا کبشہ نے ایک برتن میں پانی اونکے وضو کے لیے پس آئی بلی انہیں سے پینے کو تو جھکا دیا برتن کو
ابو قتادہ نے یہانتک کہ پی لیا بلی نے پانی کہا کبشہ نے تو دیکھ لیا ابو قتادہ نے کہ میں انکی طرف تعجب سے دیکھتی ہوں تو پوچھا ابو قتادہ نے
کیا تعجب کرتی ہو تم اے بھتیجی میری کہا میں نے ہاں تو کہا ابو قتادہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو
رات دن پھرنے والیوں میں سے ہے تیسیر کہا یحیی نے کہا امام مالک نے کچھ حرج نہیں بلی کے جھوٹے میں مگر یہ کہ اسکے منہ پر پلیدی
معلوم ہو **عن** يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتَّى وَرَدُوا
حَوْضًا فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِصَاحِبِ الْحَوْضِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَإِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا **ترجمہ** یحیی بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب
نکلے چند سواروں میں انہیں عمرو بن العاص بھی تھے راہ میں ایک حوض ملا تو عمرو بن العاص نے حوض والے سے پوچھا کہ تیری
حوض پر درندے جانور پانی پینے کو آتے ہیں تو کہا عمر بن الخطاب نے اے حوض والے مت بتا ہمکو اسلیے کہ درندے کبھی ہم سے آگے آتے ہیں
اور کبھی ہم درندوں سے آگے آتے ہیں **ف** یعنی یہ جنگل کا حوض ہے یہاں اتنا ہی کارخانہ جاری ہے کہ آدمی انکا پانی
پیتے ہیں پھر درندے پھر آدمی پھر درندے اسلیے بضرورت یہ پاک ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے لیے ہے جو وہ پی
گئے اور ہمارے لیے ہے جو باقی ہے پینے کے لیے اور طہارت کرنے کے لیے روایت کیا اسکو عبد الرزاق نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پانی پاک ہے اسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی روایت کیا اسکو طیالسی اور شافعی اور احمد وغیرہم نے از زرقانی **عن**
نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ إِنْ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ لَيَتَوَضَّؤُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ جَمِيعًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کہ مرد اور عورتیں وضو کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اکٹھا
ف ایک برتن سے جیسا کہ روایت کیا ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابو داود نے کہ ڈالتے تھے ہم ہاتھ اپنے برتن میں کہا زرقانی
نے ظاہر حدیث یہ ہے کہ عورت مرد ملکر ایک ہی وقت میں وضو کرتے تھے قبل اوترنے آیۃ حجاب کے اور بعد اوترنے حجاب کے یہ حدیث خاص
ہوگی ازواج اور محارم کے ساتھ اور صحیح ابن خزیمہ میں مروی ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے
اصحاب کو اور عورتوں کو سب ملکر ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے اور اس حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ عورت کے وضو کر

جو پانی بچ رہا اوس سے وضو درست ہے اور یہی مذہب جمہور کا **مَا لَا يَجِبُ فِيهِ الْوُضُوءُ** جن امورات
سے وضو لازم نہیں آتا انکا بیان **عَنْ** أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ **ترجمہ** ابراہیم بن عبد الرحمن کی اُم ولد نے پوچھا اُم المؤمنین اُم سلمہ سے کہ میرا دامن
نیچا اور لمبا رہتا ہے اور ناپاک جگہہ مین چلنے کا اتفاق ہوتا ہے تو کہا اُم سلمہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پاک کرتا ہے اوسکو جو بعد اوس کے ہے **ف** یعنی اگر کسی کے دامن مین راہ کی نجاست لگ جاوے اور پھر وہ دامن پاک زمین
سے بھی لگے اور خشک ہو جاوے تو ملد ینے سے یا جہاڑ دینے سے پاک ہو جاوے گا یہ سبب ضرورت اور رفع حرج کے ہے
عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقْلِسُ مِرَارًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يَنْصَرِفُ وَلَا يَتَوَضَّأُ حَتّٰى يُصَلِّيَ
ترجمہ امام مالک کہتے ہین کہ مین نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کو دیکھا کئی مرتبہ انہون نے قی کی پانی اور وہ مسجد مین تھے پہر وضو نکیا
اور نماز پڑہ لی کہا یحیی نے پوچہے گئے مالک اوس شخص سے جس نے اوگا کہانیکو کیا اوس پر وضو ہے کہا اوس پر وضو نہین ہے
بلکہ کلی کر ڈالے اور منہ دہو لیوے **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَنَّطَ ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ
فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض نے خوشبو لگائی سعید بن زید کے بچے کو جو میت تہا اور اوٹھایا
اُسکو پہر مسجد مین آئے اور نماز پڑہی اور وضو نکیا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مردہ کی اوٹہانے یا خوشبو لگانے سے
وضو نہین جاتا اور بعض نسخون مین موطا کی بجائے حنط کی حنک ہے جس کے معنے یہ ہوتے ہین کہ کہجور کو چبا کر بچے کے منہ مین دی
اور امام محمد نے حنط روایت کیا ہے اور یہی ٹہیک ہے جیسا روایت کیا بخاری نے (محلی) کہا زرقانی نے کہ غرض امام مالک کے
اس اثر کے لانے سے یہ ہے کہ وہ جو حدیث مروی ہے مرفوعًا جو شخص میت کو غسل دیوے وضو کرے اور میت کو اوٹہاوے سے وہ
وضو کرے اوس پر عمل نہین کیا علمانے اور شاید وہ امر استحبابًا ہو یا مراد اوس سے یہ ہے کہ جو جنازہ اوٹہاوے اوسکو
با وضو رہنا چاہیے تاکہ نماز جنازہ فوت نہو جاوے اور حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور راوی اس کے سب ثقہ ہین
مگر عمرو بن عمیر مجہول ہے اور ابو داؤد نے اس حدیث کو منسوخ کہا ہے لیکن اسکے ناسخ کو بیان نہین کیا اور حاکم نے حکایت
کی کہ اس باب مین کوئی حدیث ثابت نہین (زرقانی) اور شاہ ولی اللہ صاحب نے مصفے اور مسوی مین لکھا ہے کہ جمہور
علما اسیپر ہین کہ میت کے اوٹہانے سے وضو لازم نہین آتا کہا یحیی نے سوال ہوا مالک سے کہ قے مین وضو ہے یا نہین کہا
وضو نہین ہے مگر کلی کر لے اور منہ دہو ڈالے **تَرْكُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ** جو کہانا آگ
سے پکا ہو اوس کو کہا کر وضو نہ کرنے کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دست کا گوشت بکری کا پہر نماز پڑہی اور وضو نکیا **عَنْ** سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ

اللہ علیہ وسلم عام خیبر حتی اذا کانوا بالصہباء وھی من ادنی خیبر نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی العصر
ثم دعا بالازواد فلم یؤت الا بالسویق فامر بہ فثری فاکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکلنا ثم قام الی
المغرب فمضمض ومضمضنا ثم صلی ولم یتوضأ ترجمہ سوید بن النعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نکلے ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس سال جنگ خیبر ہوئی یہانتک کہ جب پہونچے صہبا میں جو ایک موضع ہے قریب کی جانب
خیبر سے مدینہ کیطرف اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مانگا آپ نے توشہ توشہ آیا مگر ستو پس حکم کیا آپنے اُس کے کہولنے
کا سو کہولا گیا پھر کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم لوگوں نے پھر کہڑے ہوئے آپ نماز مغرب کے لیے کلی کرکے
اور ہمنے بھی کلیاں کریں پھر نماز پڑھی آپنے اور وضو نہ کیا عن ربیعۃ بن عبد اللہ بن الھدیر انہ
تعشی مع عمر بن الخطاب ثم صلی ولم یتوضأ ترجمہ ربیعہ بن عبد اللہ نے شام کا کہانا کہایا حضرت عمر کے
ساتھ پھر حضرت عمر نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا عن ابان بن عثمان ان عثمان بن عفان اکل خبزا و
لحما ثم مضمض وغسل یدیہ ومسح بھما وجھہ ثم صلی ولم یتوضأ ترجمہ ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ
عثمان بن عفان رض نے روٹی اور گوشت کہا کر کلی کی اور ہاتھ دہو کر منہ پونچھا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا عن
مالک انہ بلغہ ان علی بن ابی طالب وعبد اللہ بن عباس کانا لا یتوضآن مما مست النار ترجمہ
امام مالک کو پہنچا حضرت علی اور عبد اللہ بن عباس سے کہ وہ دونو وضو نکرتے تھے اوس کہانے سے جو آگ سے پکا ہو عن
یحیی بن سعید انہ سال عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ عن الرجل یتوضأ للصلوۃ ثم یصیب طعاما قد مستہ
النار ایتوضأ قال رایت ابی یفعل ذلک ولا یتوضأ ترجمہ یحیی بن سعید نے پوچھا عبد اللہ بن عامر سے کہ ایک شخص
وضو کرے نماز کے لیے پھر کہاوے وہ کہانا جو پکا ہو آگ سے کیا وضو کرے دوبارہ کہا عبد اللہ نے کہ دیکہا میں نے اپنے
باپ عامر بن ربیعہ بن کعب بن مالک کو جو صحابی مشہور ہیں کہ وہ آگ کا پکا ہوا کہانا کہاتے تھے پھر وضو نہیں کرتے
تھے عن ابی نعیم وھب بن کیسان انہ سمع جابر بن عبد اللہ الانصاری یقول رایت ابا بکر الصدیق اکل
لحما ثم صلی ولم یتوضأ ترجمہ ابو نعیم وہب بن کیسان نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ اونہوں نے دیکہا ابا بکر صدیق
کو گوشت کہایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا عن محمد بن المنکدر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی لطعام فقرب
الیہ خبز ولحم فاکل منہ ثم توضأ ثم صلی ثم اتی بفضل ذلک الطعام فاکل منہ ثم صلی ولم یتوضأ ترجمہ محمد بن
المنکدر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ہوئی کہانے کی تو سامنے کیا گیا اونکے روٹی اور گوشت میں
کہایا آپنے اُس میں سے اور وضو کرکے نماز پڑھی پھر اُس کہانے کا بچا ہوا آیا اوس کو کہا کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا عن عبد الرحمن بن
زید الانصاری ان انس بن مالک قدم من العراق فدخل علیہ ابو طلحۃ وابی بن کعب فقرب لھما طعاما قد
مستہ النار فاکلوا منہ فقام انس فتوضأ فقال ابو طلحۃ وابی بن کعب ما ھذا یا انس اعراقیۃ فقال

النَّبِيِّ لَمْ أَفْعَلْ وَقَامَ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَصَلَّيَا وَلَمْ يَتَوَضَّآ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید انصاری سے روایت ہے
کہ انس بن مالک جب عراق سے آئے تو گئے انکی ملاقات کو ابو طلحہ اور ابی بن کعب تو سامنے کیا انس نے ان دونوں
کے کھانا جو پکا ہوا تھا آگ سے پھر کیا یا سب نے تو اٹھے انس اور وضو کیا پس کہا ابو طلحہ اور ابی بن کعب نے کہ یہ کھانا کھا کر وضو
کرنا کیا تم نے عراق سے سیکھا ہے پس کہا انس نے کاش میں وضو نکرتا اور کھڑے ہوئے ابو طلحہ اور ابی بن کعب تو نماز پڑھی دونوں
نے اور وضو نہ کیا

جَامِعُ الْوُضُوْءِ اس باب میں مختلف مسائل طہارت کے مذکور ہیں **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ فَقَالَ أَوَلَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ثَلٰثَةَ أَحْجَارٍ ترجمہ عروہ
بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے استنجے سے تو فرمایا آپ نے کیا نہیں پاتا کوئی تم میں سے
تین پتھروں کو **ف** یعنی تین پتھر پاک کرنیکے لیے کافی ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجے کیا
ہے **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ
وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ أَنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ إِخْوَانَنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَسْنَا بِإِخْوَانِكَ
قَالَ بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ وَإِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَأْتِيْ بَعْدَكَ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا
يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى
الْحَوْضِ فَلَا يُذَادَنَّ رَجُلٌ عَنْ حَوْضِيْ كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ أُنَادِيْهِمْ أَلَا هَلُمَّ أَلَا هَلُمَّ أَلَا هَلُمَّ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ
قَدْ بَدَّلُوْا بَعْدَكَ فَأَقُوْلُ فَسُحْقًا فَسُحْقًا فَسُحْقًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے مقبرہ کو سو کہا سلام
تمہارے اوپر ہے قوم مومنوں کی اور ہم اگر خدا چاہے تو تم سے ملنے والے ہیں تمنا کی میں نے کہ میں دیکھوں اپنے بھائیوں کو تو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ
کیا نہیں ہیں ہم بھائی آپکے فرمایا بلکہ تم بھائیوں سے بڑھکر اصحاب ہو میرے اور بھائی میرے وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے
دنیا میں اور میں قیامت کے روز انکا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر تب کہا صحابہ نے یا رسول اللہ آپ کیونکر پہچانینگے
اُن لوگوں کو قیامت کے روز جو دنیا میں بعد آپکے پیدا ہونگے امت میں آپکے فرمایا آپ نے تم مجھکو بتلاؤ اگر کسی شخص کے سفید
منہ اور سفید پاؤں کے گھوڑے خالص مشکی گھوڑوں میں ملجاویں کیا وہ اپنے گھوڑے نہ پہچانیگا کہا صحابہ نے پہچانیگا
پس فرمایا آپ نے کہ قیامت کے روز وہ بھائی میرے آوینگے چمکتے ہونگے منہ اور پاؤں انکے وضو سے اور میں انکا پیش خیمہ ہونگا
حوض کوثر پر تو ایسا نہو کہ کوئی شخص نکالا جاوے میرے حوض سے جیسے نکالا جاتا ہے وہ اونٹ جو اپنے مالک سے چھٹ گیا ہو
پکاروں گا میں انکو ادھر آؤ ادھر آؤ ادھر آؤ کہا جاوے گا مجھسے کہ ان لوگوں نے بدل دیا تیری سنت کو بعد تیرے تب میں کہونگا
دور ہو دور ہو دور ہو **ف** معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار کرنیکا وبال ایسا سخت
ہے کہ آپ جو باوصف کثرت محبت اور شفقت کے فرماوینگے دور ہو دور ہو اور عبد اللہ بن عمر نے کہا جو شخص دین میں ایسی بات نکالیگا

فُسْحَقًا

اس باب میں مختلف مسائل طہارت کے مذکور ہیں

جب سے اللہ تعالیٰ نہیں تو جو عضو کہ شرع سے زیادہ نکالا جاویگا بدعت کہیں اور ذکر کرنے سے یہ غرض ہے کہ اعضاء وضو کو مقدار فرض
سے زیادہ دھونا مستحب ہے زرقانی نے کہا عن حمران مولی عثمان بن عفان ان عثمان بن عفان جلس علی
المقاعد فجاء المؤذن فآذنه بصلوة العصر فدعا بماء فتوضأ ثم قال والله لاحدثنكم حديثا لولا انه في كتاب
الله ما حدثتكموه ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من امرئ يتوضأ فيحسن وضوءه
ثم يصلي الصلوة الا غفر له ما بينه وبين الصلوة الاخرى حتى يصليها ترجمہ روایت ہے حمران سے جو غلام آزاد ہیں
عثمان بن عفان کے کہ عثمان بن عفان بیٹھے تھے چبوترہ پر اتنے میں موذن آیا اور نماز عصر کی خبر دی حضرت عثمان نے پانی منگوایا
اور وضو کیا پھر کہا کہ قسم خدا کی میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر وہ حدیث اللہ کی کتاب میں نہ ہوتی تو میں بیان نہ کرتا
سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی آدمی نہیں ہے کہ وضو کرے اچھی طرح پھر نماز پڑھے مگر جتنے گناہ اسکے اس نماز
سے لیکر دوسری نماز تک ہونگے سب معاف کر دیے جاوینگے یہانتک کہ دوسری نماز پڑھے کہا یحیی نے کہا امام مالک نے کہ مراد حضرت
عثمان کی شاید یہ آیت ہے اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين
ف یعنے قائم کر نماز کو دونو طرف دن کے اور کچھ ساعتیں رات کی تحقیق نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے
واسطے ذکر کرنیوالوں کے نیکیاں دور کرتی ہیں برائیونکو یعنی جس طرح جو نیکیاں کرے اوسکی برائیاں معاف ہوں اور جو نیکیاں کچھ
اوس سے خوب ایسوں کے چھوٹے اور جس ملک میں نیکیونکا رواج ہو وہاں بلا آتی اور اگر ہی ہٹی لیکن تینوں جگہ وزن غالب
چاہیے جتنا میل اوتنا صابون رسم القرآن عن عبد الله الصنابحي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال اذا توضأ العبد المؤمن فمضمض خرجت الخطايا من فيه فاذا استنثر خرجت الخطايا من انفه فاذا غسل وجهه
خرجت الخطايا من وجهه حتى تخرج من تحت اشفار عينيه فاذا غسل يديه خرجت الخطايا من يديه حتى تخرج من
تحت اظفار يديه فاذا مسح براسه خرجت الخطايا من راسه حتى تخرج من اذنيه فاذا غسل رجليه خرجت
الخطايا من رجليه حتى تخرج من تحت اظفار رجليه قال ثم كان مشيه الى المسجد وصلوته نافلة له ترجمہ روایت
ہے عبد اللہ صنابحی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت وضو شروع کرتا ہے بندہ مومن پھر کلی کرتا ہے نکل جاتی ہیں
گناہ اس کے منہ سے پھر جس وقت ناک سنکتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اوس کے ناک سے پھر جس وقت منہ دھوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اوسکے منہ سے
یہانتک کہ نکل جاتے ہیں پلکوں کی اوگنے کی جگہ کے نیچے سے یعنے پپوٹوں سے پھر جس وقت ہاتھ دھوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اسکے
دونوں ہاتھوں سے یہانتک کہ نکل جاتے ہیں دونوں ہاتھ کے ناخونوں سے پھر جس وقت مسح کرتا ہے سر کا نکل جاتے ہیں گناہ اس کے
سر سے یہانتک کہ نکل جاتے ہیں اس کے دونوں کانوں سے پھر جس وقت پاؤں دھوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اس کے دونوں
پاؤں سے یہانتک کہ نکل جاتے ہیں اسکے دونوں پاؤں کے ناخونوں سے پھر چلنا اسکا مسجد کی طرف اور نماز الگ
ہے یعنی اوسکا ثواب جداگانہ ہے ف گناہوں سے مراد صغیرہ ہیں نہ کبائر ترجمہ شیخ کل سب گناہ صغائر ہیں

اوسکی بالکل معاف ہوجاتے ہین اور جسکے صغائر اور کبائر دونون ہین تو صغائر عفو ہوجاتے ہین اور جسکے کل گناہ کبائر ہین تو ان
مین تخفیف ہوجاتی ہے بقدر صغائر اور جسکے پاس صغائر ہین نہ کبائر اوسکی نیکیون مین ترقی ہوتی ہو ایسا ہی بیان کیا علما
نے اسحدیث کی شرح مین مگر ظاہر حدیث مطلق ہے شامل ہو صغائر اور کبائر کو (زرقانی) **عن** ابی ہریرۃ ان رسو
ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجہہ خرجت من وجہہ کل خطیئۃ
نظر الیہا بعینیہ مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل یدیہ خرجت من یدیہ کل خطیئۃ بطشتہا یداہ مع
الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل رجلیہ خرجت کل خطیئۃ مشتہا رجلاہ مع الماء او مع اخر قطر الماء حتی
یخرج نقیا من الذنوب **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت وضو شروع کرتا ہی
بندہ مسلمان یا مومن پھر دہوتا ہے مونہ اپنا نکل جاتا ہے اوسکے مونہ سے جو گناہ کہ دیکھا تہا اسکو اپنی آنکھون سے ساتھ پانیکے یا ساتھ
اخیر قطرہ کے پانی سے پھر جب ہاتھ دہوتا ہے نکل جاتا ہے اوسکے ہاتھون سے جو گناہ کہ پکڑا تہا اوسکو اوسکے ہاتھون نے ساتھ
پانیکے یا ساتھ اخیر قطرہ پانیکے پھر جب دہوتا ہے پاؤن اپنے نکلجاتا ہے جو گناہ کہ چلے تھے اوسکے لیے پاؤن اوسکے ساتھ پانیکے
یا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یہانتک کہ نکل آتا ہے پاک صاف گناہون سے **ف** اسحدیث مین راوی کو دو مقام پر شک ہے
ایک یہ کہ شروع حدیث مین حضرت نے بندہ مسلمان فرمایا یا بندہ مومن دوسرے یہ کہ ساتھ پانی کے فرمایا یا ساتھ اخیر قطرہ پانی کو
اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ شک نہین راوی کو بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسطور فرمایا ہے تاکہ معلوم ہو کہ مسلمان
اور مومن کے ایک معنی ہین اور شروع ہوتا ہے نکلنا گناہ کا پانی بہنے کے شروع سے اور تمام ہوتا ہے نکلنا اوسکا اخیر قطرہ
پانیکے ساتھ (زرقانی) **عن** انس بن مالک انہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحانت صلوۃ العصر
فالتمس الناس وضوء فلم یجدوہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوضوء فی اناء فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی ذلک الاناء یدہ ثم امر الناس یتوضؤن منہ قال انس فرأیت الماء ینبع من تحت اصابعہ فتوضأ الناس حتی
توضؤا من عند اخرہم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آگیا تہا عصر کا وقت
پس ڈھونڈھا لوگون نے پانی وضو کیلیے مگر نپایا اور ایک برتن مین پانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے اپنا ہاتھ اوس
برتن مین رکھدیا اور لوگون کو حکم دیا وضو کرنیکا انس کہتے ہین کہ مین دیکھتا تہا پانی کا فوارہ نکلتا تہا آپکی انگلیون کے نیچے
سے پھر وضو کرلیا لوگون نے یہانتک کہ جو سب کے اخیر مین تہا اوسنے بھی وضو کرلیا **ف** وہ برتن ایک پیالہ
تہا جو آدہا یا تہائی پانی سے بھرا تہا اور وضو کرنے والے قریب تین سو آدمیون کے تھے یہ معجزہ ہمارے پیغمبر صاحب کا
حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے معجزہ سے بھی زیادہ عجیب ہے کیونکہ حضرت موسی کے معجزہ سے پتھر سے پانی نکل آتا تہا اور
یہ انگلیون سے نکلتا تہا سبحان اللہ ہزار جان قربان ایسے پروردگار کا ہونا چاہیے جس نے اپنے بندونکو سمجہانے کیلیے طرح طرح کے
معجزات پیغمبر کو عطا فرمائے (زرقانی) مع زیادہ **عن** نعیم بن عبد اللہ المجمر انہ سمع ابا ہریرۃ یقول من

فاحسن وضوءه ثم خرج عامدا الى الصلوة فانه في صلوة ما دام يعمد الى الصلوة فانه يكتب له باحدى
خطوتيه حسنة ويمحى عنه بالاخرى سيئة فاذا سمع احدكم الاقامة فلا يسع فان اعظمكم اجرا ابعدكم
دارا قالوا لم يا ابا هريرة قال من اجل كثرة الخطى **ترجمہ** نعیم بن عبد اللہ نے سنا ابوہریرہ سے کہتے تھے جس نے وضو کیا اچھی
طرح پھر نکلا نماز کی نیت سے تو وہ گویا نماز میں ہے جب تک نماز کا قصد رکھتا ہے ہر ایک قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور
دوسرے قدم پر ایک برائی مٹائی جاتی ہے تو جب کوئی تم میں سے تکبیر نماز کی سنے تو نہ دوڑے کیونکہ زیادہ ثواب اسی کو ہے جس کا
مکان زیادہ دور ہے کہا انہوں نے کیوں اے ابوہریرہ کہا اس وجہ سے کہ اس کے قدم زیادہ ہوں گے **عن** یحیی بن سعید
انه سمع سعيد بن المسيب يسأل عن الوضوء من الغائط بالماء فقال سعيد انما ذلك وضوء النساء **ترجمہ**
سعید بن المسیب سے سوال کیے گئے بعد پخانہ کے پانی لینے سے تو کہا کہ طہارت عورتوں کی ہے **ف** یعنی مرد کو استنجا
کرنا ڈھیلوں سے کفایت کرتا ہے اور پانی سے آبدست لینا عورتوں کا کام ہے اور قاضی ابو الولید نے کہا کہ اسکو دو معنی ہو سکتے
ہیں ایک یہ کہ عادت عورتوں کی ہے کہ پانی سے آبدست کرتی ہیں اور مردوں کی یہ کہ ڈھیلوں سے پاک کرتے ہیں دوسرے یہ کہ مردوں کو آبدست
پانی سے کرنا معیوب ہے لیکن امام مالک اور اکثر اہل علم کا مذہب نہیں ہے نووی نے کہا جس پر اجماع کیا اہل فتوی اور جمہور علماء نے
وہ یہ ہے کہ ڈھیلوں سے پاک کرکے پانی سے آبدست کرنا افضل ہے اور جو ایک پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہے لیکن پانی پر اکتفا
کرنا بہتر ہے ڈھیلی **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا شرب الكلب في اناء احدكم
فليغسله سبع مرات **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پی جاوے کتا تمہارے
کسی برتن میں تو دھو ڈالو اسکو سات بار **عن** مالك انه بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال استقيموا و
لن تحصوا واعلموا ان خير اعمالكم الصلوة ولا يحافظ على الوضوء الا مؤمن **ترجمہ** مالک کو پہنچا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سیدھے رہو اور نہ شمار کر سکو گے تم اس کے ثواب کا یا طاقت رکھو گے تم استقامت کی اور سب کاموں میں تمہارے
بہتر نماز ہے اور نہ محافظت کریگا وضو پر مگر مومن **ف** ابن ماجہ اور بیہقی نے اس حدیث کو مسنداً ابن عمرو سے روایت
کیا ہے اور اس میں یہ ہے کہ جانو تم افضل تمہارے کاموں میں نماز ہے اور روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابن ماجہ اور ابن حبان
اور حاکم نے ثوبان سے (زرقانی) **ما جاء في المسح بالراس والاذنين** سر اور کانوں کے مسح کا بیان
عن نافع ان عبد الله بن عمر كان ياخذ الماء باصبعيه لاذنيه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر اپنے کانوں کے مسح کے
واسطے دو انگلیوں سے پانی لیتے تھے **ف** بیہقی اور حاکم نے بسند صحیح روایت کیا عبد اللہ بن زید سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو وضو کرتے تھے اور لیتے تھے واسطے دونوں کانوں کے نیا پانی سوا اس پانی کے جو لیا تھا سر کے لیے اور حدیث مشہور کہ دونوں
کان سر میں سے ہیں اگر صحیح ہو تو اس بات پر دلالت کریگی کہ سر کا مسح کافی ہے کانوں کے مسح سے اور یہ خلاف ہے اجماع کی رو سے
عن مالك انه بلغه ان جابر بن عبد الله الانصاري سئل عن المسح على العمامة فقال لا حتى يمسح الشعر بالماء

ترجمہ مالک کو پہنچا کہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے پوچھے گئے کہ عمامہ پر مسح کرنے سے تو کہا کہ نہیں یہانتک کہ مسح کرے بالوں کا پانی سے

عن عروة بن الزبير انه كان ينزع العمامة ويمسح راسه بالماء ترجمہ عروہ بن الزبیر عمامہ اتار کر سر پر مسح
کرتے تھے عن نافع انه رأى صفية بنت ابي عبيد امرأة عبد الله بن عمر تنزع خمارها وتمسح على راسها بالماء
ونافع يومئذ صغير ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا صفیہ کو جو بی بی تھیں عبد اللہ بن عمر کی اوتارتی تھیں سر
کپڑا کو جس سے سر ڈھانپتے ہیں اور مسح کرتی تھیں اپنے سر پر پانی سے اور نافع اسوقت میں نابالغ تھے **ف** ورنہ صفیہ کا
سر کیسے دیکھتے ابن عبد البر نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح کرنا عمامہ پر ثابت ہے عمرو بن امیہ اور بلال اور مغیرہ اور
انس کی روایت سے اور بخاری نے عمرو کی حدیث کو روایت کیا ہے اور جائز کہا ہے مسح عمامہ پر احمد اور اوزاعی اور
داود وغیرہم نے (زرقانی) اور صحابہ میں سے بہت لوگ اسطرف گئے ہیں انہیں میں سے ہیں ابو بکر و عمر و انس اور اسحق و وکیع
بن الجراح کا بھی یہی مذہب ہے اور قاضی شوکانی نے اسکو اختیار کیا ہے مصفے میں ہے کہ حدیث مسلم سے ثابت ہے کہ آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا پیشانی پر سفر میں اور تمام کیا اسکو عمامہ پر تو جب عمامہ کھولنا دشوار ہو مسح کا تمام
کر لینا عمامہ پر مستحب ہے کہا یحیی نے پوچھے گئے امام مالک مسح سے اوپر عمامے کے یا سربند کے تو کہا کہ مرد کو عمامہ پر اور عورت
کو سربند پر مسح درست نہیں ہے بلکہ مسح کرنا سر پر لازم ہے **ف** یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا
کہا یحیی نے اور پوچھے گئے مالک اس شخص سے جس نے وضو کیا اور سر کا مسح بھول گیا یہانتک کہ اعضاے وضو خشک ہو گئے تو
جواب دیا کہ مسح کرے اپنے سر پر اور جو نماز پڑھ لی ہو اسکا اعادہ کرے

ما جاء في المسح على الخفين

موزوں پر مسح کرنیکا بیان عن المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب لحاجته في غزوة تبوك
قال المغيرة فذهبت معه بماء فجاء فسكبت عليه الماء فغسل وجهه ثم ذهب يخرج يديه من كمي جبته
فلم يستطع من ضيق كمي الجبة فاخرجهما من تحت الجبة فغسل يديه ومسح براسه ومسح على الخفين
فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وعبد الرحمن بن عوف يؤمهم وقد صلى لهم ركعة فصلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم الركعة التي بقيت عليهم ففزع الناس فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوته قال
احسنتم ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے حاجت ضروری کو جنگ تبوک میں تو میں بھی ساتھ
گیا تو جب آپ فارغ ہو کر آئے میں نے پانی ڈالا تو دھویا آپ نے منہ اپنا پھر نکالنے لگے ہاتھ اپنے آستینوں سے مگر وہ اسقدر تنگ تھیں
کہ ہاتھ نہ نکل سکے آخر نکالا آپ نے ہاتھوں کو جبہ کے نیچے سے اور ہاتھ دھوئے اور مسح کیا سر پر اور موزوں پر پھر آئے آپ تو عبد الرحمن
بن عوف امامت کر رہے تھے اور ایک رکعت ہو چکی تھی پس پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت جو باقی تھی عبد الرحمن
بن عوف کے پیچھے اور لوگ گھبرائے جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ اچھا کیا تم نے **ف** یعنے گھبراؤ مت اچھا کیا
تم نماز کو کھڑے ہو گئے بعد اسکے حضرت نے فرمایا کسی نبی کی وفات نہیں ہوئی مگر اس نے اپنے امت میں سے ایک مرد صالح

موزوں پر مسح کرنیکا بیان

کے پیچھے نماز پڑھی اور اس سے رد ہو گیا قول ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ نماز حضرتؐ کی کسی کے پیچھے درست نہیں ہے **عن**
نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْكُوفَةَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ اَمِيرُهَا فَرَاٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عُمَرَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ سَلْ اَبَاكَ اِذَا قَدِمْتَ عَلَيْهِ فَقَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِيَ اَنْ يَسْاَلَ
عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ سَعْدٌ فَقَالَ اَسَاَلْتَ اَبَاكَ فَقَالَ لَا فَسَاَلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ اِذَا اَدْخَلْتَ رِجْلَيْكَ فِي الْخُفَّيْنِ
وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَامْسَحْ عَلَيْهِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاِنْ جَاءَ اَحَدُنَا مِنَ الْغَائِطِ قَالَ عُمَرُ نَعَمْ وَاِنْ جَاءَ اَحَدُكُمْ
مِنَ الْغَائِطِ **ترجمہ** نافع اور عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر آئے کوفہ میں سعد بن ابی وقاص کے اور وہ
حاکم تھے کوفہ کے تو دیکھا انکو عبد اللہ نے کہ مسح کرتے ہیں موزوں پر پس انکار کیا اس فعل کا عبد اللہ نے کہا سعد نے تم اپنے
باپ سے پوچھنا جب جانا تو جب آئے عبد اللہ بھول گئے پوچھنا اپنے باپ سے یہاں تک کہ سعد آئے اور انہوں نے ذکر کیا کہ تم نے اپنے
باپ سے پوچھا تھا عبد اللہ نے کہا نہیں پھر پوچھا عبد اللہ نے تو فرمایا حضرت عمرؓ نے جب ڈالے تو پاؤں اپنے موزوں کے اندر اور پاؤں
پاک ہوں تو مسح کر موزوں پر کہا عبد اللہ نے اگرچہ ہم پاخانہ سے ہو کر آویں کہا ہاں اگرچہ کوئی تم میں پاخانہ سے ہو کر آوے **ف** پھر اس
مسح کی کچھ مدت مقرر نہیں امام مالک کے نزدیک جب تک چاہے اپنی مسح کیا کرے اور احادیث متعددہ سے یہ امر ثابت ہے
کہ مدت مسح کی مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر کے لیے تین دن تین رات **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
بَالَ فِي السُّوقِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ رَاْسَهُ ثُمَّ دُعِيَ لِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا حِيْنَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ
فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے پیشاب کیا بازار میں پھر وضو کیا اور دھویا
منہ اور ہاتھوں کو اپنے اور مسح کیا سر پر پھر بلائے گئے جنازہ کی نماز کے لیے جب جا چکے مسجد میں تو مسح کیا موزوں پر پھر نماز
پڑھی جنازہ پر **ف** ابن عمر نے موزوں کا مسح شاید بھولے سے یا بازار میں بیٹھ کسی بیماری کے بیٹھ نہ سکے تو مسجد میں
آنکر مسح کیا اور مسجد بازار سے قریب ہے زرقانی **عن** سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رُقَيْشٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ اَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ اَتٰى قُبَاءَ فَبَالَ ثُمَّ اُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ
ثُمَّ جَاءَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى **ترجمہ** سعید بن عبد الرحمن سے دیکھا انس بن مالک کو آئے وہ قبا کو تو پیشاب کیا پھر لایا گیا پانی وضو کا
تو وضو کیا دھویا منہ کو اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک اور مسح کیا سر کا اور مسح کیا موزوں پر پھر مسجد میں آنکر نماز پڑھی کہا
یحیی نے کہ سوال ہوا امام مالک سے اس شخص کا جس نے وضو کیا نماز کے لیے پھر پہنا دونوں موزوں کو پھر پیشاب کیا پھر اتار لیے
موزے پھر پہن لیے کیا وضو پھر کرے تو جواب دیا امام مالک نے کہ موزے اتار کر وضو کرے اور پاؤں دھووے اور موزوں پر وہی شخص
مسح کرے جس نے موزوں کو پہنا تھا اور پاؤں اس کے پاک تھے وضو کی پاکی سے لیکن جس نے موزوں کو نکال ہی پہنا کہ وہ پاؤں اسکے وضو
کی پاکی سے پاک نہ تھے تو وہ مسح نہ کرے موزوں پر **ف** مطلب یہ کہ موزے پہنتے وقت باوضو ہو کہا یحیی نے سوال ہوا امام
مالک سے اس شخص کا جس نے وضو کیا اور موزے پہنے ہوا تھا لیکن بھول کر موزوں کا مسح نہ کیا یہاں تک کہ وضو اسکا سوکھ گیا اور اسنے نماز پڑھ لی

تو جواب دیا کہ وہ شخص موزوں پر مسح کرے اور نماز کا اعادہ کرے مگر وضو کا اعادہ ضرور نہیں ہے کہا یحییٰ نے اور سوال ہوا امام مالک
سے اس شخص کا جس نے پاؤں دہو کر موزے پہن لیے پھر وضو شروع کیا تو جواب دیا کہ موزے اتار کر وضو کرے اور پاؤں دہووے **ف**
اس سبب سے کہ موزہ پہنتے وقت با وضو نہ تھا بلکہ صرف پاؤں دہو لیے تھے اور پاؤں دہو لینے سے پورا وضو نہیں ہوتا

العمل فی المسح علی الخفین موزوں پر مسح کی ترکیب کا بیان

موزوں پر مسح کی ترکیب کا بیان

عن هشام بن عروة انه رای اباه یمسح علی الخفین قال وکان لا یزید اذا مسح علی الخفین علی ان یمسح ظهورهما ولا یمسح بطونهما **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کو دیکھا جب مسح کرتے موزوں پر تو مسح کرتے موزوں کی پشت پر نہ اندر کی جانب **ف** یعنی جو زمین سے ملا ہوا تلوے کے نیچے ابو داؤد نے حضرت علی سے روایت کیا کہ اگر دین کا مدار عقل پر ہوتا تو موزوں کی اندر کی جانب کا مسح اولیٰ ہوتا اوسکی پشت پر مسح کرنے سے اور میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے موزوں کی پشت پر (محلی) کہا مالک نے پوچھا میں نے ابن شہاب سے کہ کس طرح مسح ہوتا ہے موزوں پر تو ابن شہاب نے ایک ہاتھ موزے کے نیچے رکھا اور ایک ہاتھ اوپر پھر دونوں کو کھینچ لیا مالک کہتے ہیں کہ ابن شہاب کا قول مجھے بہت پسند ہے **ف** یعنی تمام موزے پر مسح کرنا چاہیے اور حنفیہ کے نزدیک ترکیب مسح کی یہ ہے کہ دہنے ہاتھ کی انگلیوں کو داہنے موزے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزے پر آگے سے رکھ کر پنڈلی تک کھینچ لیوے اور انگلیوں کو کھلا رکھے زرقانی محلی

ما جاء فی الرعاف نکسیر پھوٹنے کا بیان

نکسیر پھوٹنے کا بیان

عن نافع ان عبد الله بن عمر کان اذا رعف انصرف فتوضأ ثم رجع فبنی ولم یتکلم **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کی جب نکسیر پھوٹتی نماز میں پھر آتے اور وضو کر کے لوٹ جاتے پھر بنا کرتے اور بات نہ کرتے **ف** یعنی جتنی نماز باقی رہی تھی اسقدر پڑھ لیتے اعادہ نہ کرتے اور جو بات کر لی بغیر عذر کے تو نماز باطل ہو جاوے گی اب سرے سے پڑھنا چاہیے (زرقانی) **عن** مالک انه بلغه ان عبد الله بن عباس کان یرعف فیخرج فیغسل الدم ثم یرجع فیبنی علی ما قد صلی **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عباس کی نکسیر پھوٹتی تو باہر جا کر خون دہو کر پھر لوٹ کر بنا کر لیتے جسقدر پڑھ چکے تھے **ف** اس واسطے کہ وضو ٹوٹا نہیں اور کوئی کام منافی نماز کے کیا نہیں اور بہنے سے وضو نہیں جاتا (زرقانی) **عن** یزید بن عبد الله بن قسیط اللیثی انه رای سعید بن المسیب رعف وهو یصلی فاتی حجرة ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فاتی بوضوء فتوضأ ثم رجع فبنی علی ما قد صلی **ترجمہ** یزید بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب کے نکسیر پھوٹی نماز میں تو آئے حجرہ میں ام سلمہ کے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر لایا گیا پانی وضو کا تو وضو کیا پھر لوٹ گئے اور بنا کر لی نماز اپنی سابق پر **ف** وضو کر لینا اسبب سے ہے کہ خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے بدلیل اثر روایت کرتا آگے ہے **عن** عبد الرحمن بن حرملة الاسلمی انه قال رایت سعید بن المسیب یرعف فیخرج منه الدم حتی تختضب اصابعه من الدم الذی یخرج من انفه ثم یصلی ولا یتوضأ **ترجمہ** عبد الرحمن نے سعید بن المسیب کو دیکھا کہ انکی نکسیر پھوٹتی اور خون نکلتا یہاں تک کہ انگلیاں انکی رنگین ہو جاتیں ناک سے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے **عن** عبد الرحمن بن المجبر انه رای سالم بن عبد الله یخرج من انفه الدم حتی تختضب اصابعه ثم یفتله ثم یصلی ولا یتوضأ **ترجمہ**

عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا سالم بن عبداللہ بن عمر کو خون نکلتا تھا انکی ناک سے یہانتک کہ بھر جاتی تھیں انگلیاں انکی
پھر اُٹھا لیتے اسکو پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے تھے **العمل فيمن غلبه الدم من جرح او رعاف**
جس شخص کا خون زخم یا نکسیر ہو ٹوٹنے سے برابر بہتا رہے اسکا بیان **عن** المسور بن مخرمة انه اخبره ان عمر بن الخطاب من
الليلة التي طعن فيها فايقظ عمر لصلوة الصبح فقال عمر نعم ولا حظ في الاسلام لمن ترك الصلوة فصلى عمر وجرحه
يثعب دما **ترجمہ** مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ وہ گئے حضرت عمر پاس اس رات کہ جسمیں زخمی ہوئے تھے تو جگایا گئے حضرت عمر نماز صبح
کیواسطے پس فرمایا کہ ہاں اچھا نہیں حصہ اس شخص کا اسلام میں جو ترک کرے نماز کو تو نماز پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور زخم سے انکے خون بہتا
تھا **ف** سیوطی نے کہا کہ اس حدیث سے تمسک کیا ہے اون لوگوں نے جو کافر کہتے ہیں اس شخص کو جو نماز ترک کرے قصدا اور یہی
مذہب ہے ایک جماعت کا صحابہ سے اور یہی قول ہے امام احمد و اسحق کا زرقانی **عن** يحيى بن سعيد ان سعيد بن المسيب
قال ما ترون في من غلبه الدم من رعاف فلم ينقطع عنه قال يحيى بن سعيد ثم قال سعيد بن المسيب ارى ان
يومي برأسه ايماء **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب نے کہا کہ جس شخص کا خون نکسیر ہونے سے جاری ہے اور کسی طرح
بند نہ ہو تو اوسکے حق میں تم کیا کہتے ہو کہا یحیی بن سعید نے کہ پھر کہا سعید بن المسیب نے کہ میرے نزدیک نماز اشارہ سے پڑھ لیوے
ف یعنی رکوع اور سجدہ نہ کرے اس خوف سے کہ کپڑا اسکا خون سے بھر جاوے یا مقام سجدہ گندہ ہو جاوے امام محمد نے موطا میں کہا کہ
جب کسی شخص کی نکسیر کا خون بہت بہتا ہو تو اگر رکوع سجدہ کرنے سے نہ بہے تو اشارہ سے پڑھ لیوے اور جو ہر حال میں بہتا ہو تو
سجدہ کرے اور رکوع کرے (محلی) **کہا مالک نے** کہ قول سعید بن المسیب کا بہت پسند ہے مجھکو سب قولوں سے اور اون اقوال کے سے بہتر
میں نے سنا میں **الوضوء من المذي** مذی سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان **ف** مذی رطوبت ہے جو بسبب
کہ وقت قبل ازجماع کے ظاہر ہوتی ہے اور اسکو نکلنے کے بعد شہوت کم نہیں ہوتی اور منی وہ پانی ہے کودکر نکلنے والا جسکے
نکلنے سے شہوت کم ہوجاتی ہے اور ودی وہ پانی ہے جو بعد پیشاب کے نکلتا ہے **عن** المقداد بن الاسود ان علي بن
ابي طالب امره ان يسال له رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل اذا دنا من اهله فخرج منه المذي ماذا عليه
قال علي فان عندي ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا استحيي ان اسأله قال المقداد فسألت رسول الله صلى
الله عليه وسلم عن ذلك فقال اذا وجد ذلك احدكم فلينضح فرجه بالماء وليتوضأ وضوءه للصلوة **ترجمہ** مقداد
بن الاسود کو حکم کیا حضرت علی نے کہ پوچھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جسکو ہو نزدیکی کرے اپنی عورت سے اور نکل آوے مذی تو کیا لازم ہوتا ہے
اس شخص پر کہا علی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں اس سبب سے مجھے پوچھنے میں شرم آتی ہے تو پوچھا مقداد
نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کسیکو ایسا اتفاق ہو تو دھو ڈالے ذکر کو پانی سے اور وضو کرے جیسے کہ وضو ہوتا
ہے نماز کیلئے **عن** اسلم العدوي ان عمر بن الخطاب قال اني لاجده ينحدر مني مثل الخريزة فاذا وجد ذلك
احدكم فليغسل ذكره وليتوضأ وضوءه للصلوة يعني المذي **ترجمہ** اسلم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت عمر

نے کہا مذی اسطرح گرتی ہے مجھپر جیسے بلور کا دانہ تو جب ایسا اتفاق ہو تم مین کسیکو تو دہو ڈالے اپنے ذکر کو اور وضو کرے جیسے وضو کرتا ہے نماز کے لیے **عن** جندب مولی عبد اللہ بن عیاش المخزومی انہ قال سألت عبد اللہ بن عمر عن المذی فقال اذا وجدتہ فاغسل فرجک وتوضأ وضوءک للصلوۃ **ترجمہ** جندب سے روایت ہے کہ پوچھا مینے عبد اللہ بن عمر سے مذی کا حکم تو کہا انھون نے جب دیکھے تو مذی نکلی تو دہو ڈال ذکر کو اپنے اور وضو کر جیسے وضو کرتا ہے نماز کے لیے **الرخصۃ**

فی ترک الوضوء من الودی ودی کے نکلنے سے وضو معاف ہونیکا بیان **عن** یحیی بن سعید عن سعید ابن المسیب انہ سمع رجلا یسألہ فقال انی لاجد البلل وانا اصلی افانصرف فقال سعید لو سال علی فخذی ما انصرفت حتی اقضی صلوتی **ترجمہ** یحیی بن سعید کہتے ہین کہ سعید بن المسیب سے پوچھا ایک شخص نے اور مین سنتا تھا کہ مجھے تری معلوم ہوتی ہے نماز مین کیا توڑ دون مین نماز کو تو کہا سعید نے کہ اگر بہہ آوے میری ران تک تو نہ توڑون مین نماز کو یہانتک کہ تمام کرون نماز

ف معنے یہ ہین کہ اکثر علما وضو معاف ہونیکے قائل نہین ہین کیونکہ پیشاب کا اگر ایک قطرہ نکلے تو وضو سب کے نزدیک ٹوٹ جاویگا اور ودی بھی ایک قطرہ ہی پیشاب کا ہے اور بغوی نے تاویل کی ہے اس اثر کی اور جو اثر آگے آتا ہے اسطرح سے کہ مراد یہ ہے کہ شک سے وضو نہین ٹوٹتا تو اگر مصلے کو وسوسہ ہو کہ ذکر سے کچھ تری نکلی تو اسطرف التفات نکرے اور اپنی نماز کو پورا کرے اور سعید بن المسیب کا یہ قول بطور مبالغہ کے ہے شک کے رفع کرنیکے لیے اور زرقانی نے کہا کہ سعید بن المسیب کا مذہب یہی ہے کہ نماز مین تری نکلنے سے وضو نہین جاتا اگرچہ ٹپکے اور بہے اور مالک نے اسکو حمل کیا ہے مذی پر جو بیماری کے عارضہ سے ہو یہی کہا باجی نے اور ابو عمر نے کہا کہ مذی اگر اسقدر جاری ہوتی ہو کہ مبتلا ہو گیا اسمین مصلی کا بہہ جاوے تو وہ مانع نماز نہین ہے اگرچہ قبل نماز کے اسکو دہو لینا چاہیے اور امام مالک کا مذہب یہی ہے کہ منی یا مذی یا پیشاب اگر بیمار نکلا کرے تو اسسے وضو نہین ٹوٹتا اور ابو حنیفہ اور شافعی نے اسمین خلاف کیا ہے انکے نزدیک ایسے شخص کو ہر نماز کے لیے وضو کرنا چاہیے تھا اختصار امام محمد نے اپنی موطا مین لکھا ہے کہ ہمارا بھی مذہب یہی ہے کہ اگر کسی آدمی کو وسوسہ ہو اور شیطان اسکے دلمین شک ڈالا کرے تو وہ اپنی نماز کو نہ توڑے اور یہی قول ابو حنیفہ کا ہے **عن** الصلت بن زبید انہ قال سألت سلیمان بن یسار عن البلل اجدہ فقال انضح ما تحت ثوبک بالماء واله عنہ **ترجمہ** صلت بن زبید سے روایت ہے کہ انھون نے پوچھا سلیمان بن یسار سے کہ تری پاتا ہون مین کہا پانی چھڑک اپنے تہبند یا ازار پر اور غافل ہو جا اُس سے یعنی اسکا خیال مت کر اور بھلا دے اسکو **الوضوء من مس**

الفرج شرمگاہ کے چھونے سے وضو لازم ہونیکا بیان **عن** عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم انہ سمع عروۃ بن الزبیر یقول دخلت علی مروان بن الحکم فتذاکرنا ما یکون منہ الوضوء فقال مروان ومن مس الذکر الوضوء فقال عروۃ ما علمت ذلک فقال مروان بن الحکم اخبرتنی بسرۃ بنت صفوان انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضأ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ انھون نے سنا عروہ بن الزبیر سے کہ مین گیا مروان بن الحکم پاس اور ذکر کیا ہمنے ان چیزونکا جنسے وضو لازم آتا ہے تو کہا مروان نے کہ ذکر کے چھونے سے بھی

ودی کے نکلنے سے وضو معاف ہونیکا بیان

شرمگاہ کے چھونے سے وضو لازم ہونیکا بیان

وضو لازم آتا ہی عروہ نے کہا میں اسکو نہیں جانتا مروان نے کہا مجھ خبر دی بسرہ بنت صفوان نے اوس نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہی جب چھوی کوئی تم میں سے اپنے ذکر کو تو وضو کرے **ف** چھونے سے یہ غرض ہے کہ ہتھیلی سے بغیر کسی حائل کے ذکر کو چھوے یہ امر وضو ٹوٹ جانیکا باعث ہی کیونکہ ترمذی کی روایت میں ہی نماز نہ پڑہے جب تک کہ وضو نکرے زرقانی نے کہا کہ اس حدیث کو شافعی اور احمد اور اصحاب سنن اور ابن خزیمہ اور ابن الجارود اور حاکم نے روایت کیا ہی اور احمد اور یحیی بن معین اور ترمذی اور حاکم اور دارقطنی اور بیہقی اور حازمی نے تصریح کر دی ہی اس بات کی کہ یہ حدیث صحیح ہے بخاری کی شرط پر اور اسکی تائید میں سترہ صحابیوں نے روایت کیا ہے اور سیوطی نے اس حدیث کو متواتر کہا ہی انتہے ملخصا مصفے میں ہی کہ شاید یہ وضو احتیاطی ہو اسیوجہ سے بعض صحابہ نے اوسکو لازم کیا اور بعضوں نے لازم نکیا کیونکہ وضو شرعی کی ضرورت اور کثرت وقوع ظاہر ہے لیکن یہ بات بعید ہی کہ اجلاے صحابہ ایسے امور میں اختلاف کریں ہان جو امر احتیاطا اور تورعا ہو اسمین صحابہ کا اختلاف شائع تہا بلکہ اکثر صحابہ رخصت کیطرف مائل ہوتے تہے انتہے **عن** مصعب بن سعد بن ابی وقاص انہ قال کنت امسک المصحف علی سعد بن ابی وقاص فاحتککت فقال سعد لعلک مسست ذکرک قال قلت نعم قال قم فتوضأ فقمت فتوضأت ثم رجعت **ترجمہ** مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ مین کلام اللہ لیے رہتا تہا اور سعد بن ابی وقاص سنتے تہے ایک وزمین نے کہجایا تو سعد نے کہا کہ شاید تو نے اپنے ذکر کو چہوا مینے کہا ہان تو سعد نے کہا اوٹہہ وضو کر سو مین کہڑا ہوا اور وضو کیا پہر آیا **عن** نافع ان عبد اللہ ابن عمر کان یقول اذا مس احدکم ذکرہ فقد وجب علیہ الوضوء **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جب کوئی تم میں سے کوئی ذکر اپنا تو واجب ہوا اوسپر وضو **ف** اس اثر کو بزار نے مرفوعا روایت کیا ہے زرقانی **عن** عروۃ بن الزبیر انہ کان یقول من مس ذکرہ فقد وجب علیہ الوضوء **ترجمہ** عروہ بن الزبیر کہتے تہے جو شخص چھوے ذکر کو اپنے تو واجب ہوا اوسپر وضو **ف** اس اثر کو بزار نے عائشہ سے مرفوعا روایت کیا ہے زرقانی **عن** سالم بن عبد اللہ انہ قال رایت ابی عبد اللہ بن عمر یغتسل ثم یتوضأ فقلت لہ یا ابت اما یجزئک الغسل من الوضوء قال بلی ولکن احیانا امس ذکری فاتوضأ **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مین نے دیکہا اپنے باپ عبد اللہ بن عمر کو غسل کرکے پہر وضو کرتے ہین تو پوچہا مین نے اے باپ میرے کیا غسل کافی نہیں ہے وضو سے کہا ہان کافی ہی لیکن کبہی ایسا ہوتا ہے کہ بعد غسل کے چہو لیتا ہون مین ذکر اپنا تو وضو کرتا ہون **عن** سالم بن عبد اللہ انہ قال کنت مع عبد اللہ بن عمر فی سفر فرایتہ بعد ان طلعت الشمس توضأ ثم صلی قال فقلت لہ ان ہذہ لصلوۃ ما کنت تصلیہا قال انی بعد ان توضأت لصلوۃ الصبح مسست فرجی ثم نسیت ان اتوضأ فتوضأت وعدت لصلوتی **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مین سفر مین ساتہ تہا عبد اللہ بن عمر کی تو دیکہا مینے جب آفتاب نکلا وضو کیا اونہون نے اور نماز پڑہی مینے کہا کہ آج آپ نے ایسی نماز پڑہی جسکو آپ نہ

پڑھتے تھے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ آج میں نے وضو کر کے اپنے ذکر کو چھو لیا تھا پھر وضو کرنا بھول گیا اور میں نے نماز
صبح کی پڑھ لی اسلیے میں نے اب وضو کیا اور نماز کو دوبارہ پڑھا **ف** زرقانی نے کہا کہ حدیث وضو لازم آنیکی ذکر کے چھونے سے مشہور متواتر
ہے بسرہ سے انلوگوں نے روایت کیا جنکا ذکر ہوا اور ابن ماجہ نے اسکو جابر اور ام حبیبہ سے اور حاکم نے سعد اور ابوہریرہ اور ام سلمہ
سے اور احمد نے زید بن خالد جہنی اور ابن عمر سے اور بزار نے ابن عمر اور عائشہ صدیقہ سے اور بیہقی نے ابن عباس اور
اروی بنت انیس سے اور ابن مندہ نے ابی اور انس اور قبیصہ اور معاویہ اور نعمان بن بشیر سے روایت کیا لیکن ان
حدیثوں میں زیادہ صحیح بسرہ کی روایت ہے جیسا کہا بخاری نے انتہی **الوضوء من قبلة الرجل**
امرأته بوسہ لینے سے اپنی عورت کے وضو ٹوٹ جانیکا بیان **عن** ابن عمر انه كان يقول قبلة الرجل امرأته
وجسها بيده من الملامسة فمن قبل امرأته او جسها بيده فعليه الوضوء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کہ بوسہ لینا مرد کا اپنی
عورت کو اور چھونا اسکا ہاتھ سے ملامست میں داخل ہے **ف** یعنی اللہ جل جلالہ کے اس قول میں اولامستم النساء **ف**
تو جو شخص بوسہ لیوے اپنی عورت کا یا چھووے اسکو اپنے ہاتھ سے **ف** بغیر کسی حائل کے بہ شہوت نزدیک مالک کے **پس**
تو اوس پر وضو ہے **عن** مالك انه بلغه ان عبد الله بن مسعود كان يقول من قبلة الرجل امرأته الوضوء **ترجمہ**
مالک کو پہنچا عبد اللہ بن مسعود سے کہتے تھے بوسہ سے مرد کے اپنی عورت کو وضو لازم آتا ہے **عن** ابن شهاب انه كان
يقول من قبلة الرجل امرأته الوضوء **ترجمہ** ابن شہاب زہری کہتے تھے بوسہ سے مرد کے اپنی عورت کو وضو لازم آتا
ہے **العمل فی غسل الجنابة** غسل جنابت کی ترتیب کا بیان **عن** عائشة ام المؤمنين ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اغتسل من الجنابة بدأ بغسل يديه ثم توضأ كما يتوضأ للصلوة ثم يدخل
اصابعه في الماء فيخلل بها اصول شعره ثم يصب على رأسه ثلث غرفات بيديه ثم يفيض الماء على جلده كله
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت سے تو پہلے دونوں ہاتھ
دھوتے تھے پھر وضو کرتے جیسے وضو ہوتا ہے نماز کے لیے پھر انگلیاں اپنی پانی میں ڈالکر بالوں کی جڑوں کا انگلیوں سے خلال کرتے
پھر اپنے سر پر تین چلو دونوں ہاتھ سے بھر کر ڈالتے پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتے **عن** عائشة ام المؤمنين ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل من اناء هو الفرق من الجنابة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اس برتن سے جس میں تین صاع پانی آتا تھا جنابت سے **ف** مدینہ کی صاع کے حساب سے کہ
رطل کا ہوتا ہے ہندوستان کے من کے موافق آٹھ سیر پانی آتا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے مصفیٰ میں لکھا ہے کہ یہ
اندازہ بطور تعیین کے نہیں ہے کہ اس سے کم و بیش نہ ہو سکے بلکہ آدمی باعتبار قلت اور کثرت جثہ کے متفاوت ہیں کبھی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین صاع پانی سے غسل کرتے تھے اور کبھی کم سے یہاں تک کہ صحیحین میں مروی ہے کہ آپ
غسل کرتے تھے ایک صاع یا مثل پانچ مد تک اور وضو کرتے تھے ایک مد سے صاع اہل مدینہ کے نزدیک پانچ رطل اور تہائی

بوسہ لینے یا چھونے سے عورت کے وضو ٹوٹ جانے کا بیان

غسل جنابت کی ترتیب کا بیان

رطل کا ہوتا ہے اور ایک صاع کے چار مد ہوتے ہیں تو مد اہل مدینہ کے حساب سے ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوگا **عن** نافع
ان عبد اللہ بن عمر کان اذا اغتسل من الجنابۃ بدأ فافرغ علی یدہ الیمنی فغسلہا ثم غسل فرجہ ثم مضمض
واستنثر ثم غسل وجہہ ونضح فی عینیہ ثم غسل یدہ الیمنی ثم غسل یدہ الیسری ثم غسل رأسہ ثم اغتسل
وافاض علیہ الماء **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب غسل کرتے جنابت کا تو پہلے اپنے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالکر دھوتے
پھر اپنی شرمگاہ دھوتے پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے پھر منہ دھوتے اور آنکھوں کے اندر پانی مارتے پھر داہنا ہاتھ
دھوتے پھر بایاں ہاتھ دھوتے پھر سر دھوتے پھر سارے بدن پر پانی ڈالکر غسل کرتے **ف** آنکھوں کے اندر پانی
پہنچانا اکثر علما کے نزدیک ضرور نہیں صرف عبد اللہ بن عمر کا مذہب ہے (مصفی) **عن** مالک انہ بلغہ ان عائشۃ
ام المؤمنین سئلت عن غسل المرأۃ من الجنابۃ فقالت لتحفن علی رأسہا ثلاث حفنات ولتضغث رأسہا
بیدیہا **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عائشہ ام المؤمنین سے پوچھا کہ کس طرح غسل کرے عورت جنابت سے کہا کہ ڈالے
اپنے سر پر تین چلو دونوں ہاتھ سے بھر بھر کر اور ملے اپنے سر کو دونوں ہاتھ سے **ف** تاکہ پانی اندر بالوں کے سر کے
کھال تک پہنچ جاوے اور چوٹی کھولنا ضرور نہیں ہے (زرقانی) اور پاؤں کا دھونا بعض روایتوں میں وضو کے
ساتھ آیا ہے اور بعض روایتوں میں غسل کے بعد اور ہر ایک کی ایک وجہ ہے (مصفی) وجہ یہی ہے کہ اگر جائے
غسل کی پاک صاف ہو اور پانی وہاں نہ ٹھہرتا ہو تو وضو کے ساتھ پاؤں کو بھی دھولیوے ورنہ بعد غسل کے دھووے

وجوب الغسل اذا التقی الختانان

دخول سے غسل واجب ہونے کا بیان اگرچہ انزال نہ ہو **عن**
سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانوا یقولون اذا مس
الختان الختان فقد وجب الغسل **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت عثمان بن عفان
اور حضرت عائشہ کا قول یہی تھا کہ جب مس کرے ختنہ ختنہ سے یعنی سر ذکر عورت کی قبل میں غائب ہو جاوے تو واجب ہوا غسل **عن**
ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف انہ قال سألت عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما یوجب الغسل
فقالت هل تدری ما مثلک یا ابا سلمۃ مثل الفروج یسمع الدیکۃ تصرخ فیصرخ معہا اذا جاوز الختان الختان
فقد وجب الغسل **ترجمہ** ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے کس چیز سے غسل واجب ہوتا ہے تو کہا
حضرت عائشہ نے کہ تو جانتا ہے اپنی صفت کو اے ابو سلمہ صفت تیری مثل چوزہ مرغ کے ہے جب مرغ کو بانگ کرتے سنتا ہے تو آپ بھی
بانگ کرنے لگتا ہے جب تجاوز کرے ختنہ ختنے سے تو واجب ہوا غسل **ف** ابن عبد البر نے کہا حضرت عائشہ نے غصہ کیا
ابو سلمہ پر اس لیے کہ وہ مسئلہ میں مقلد تھا اوس شخص کے جسکو اسکا علم نہ تھا کیونکہ عائشہ اس قسم کے مسائل کو خوب جانتی تھیں
بسبب قرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہ نسبت اور صحابہ کے اور ابو سلمہ فقط دخول سے غسل نہیں کرتے تھے مدلل حدیث
اور سے جو ابتدائے اسلام میں حضرت نے ارشاد فرمائی تھی الماء من الماء یعنی غسل جب چاہیے ہے کہ پانی نکلے

پس نفرت کی حضرت عائشہ نے ابوسلمہ سے اور بعض کہتے ہیں کہ ابوسلمہ نابالغ تھے اونکو اس مسئلہ کے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی
مگر چونکہ اور لوگونکو اونہوں نے اس مسئلہ میں بحث کرتے پایا اسلیے خود بھی تحقیق کرنے لگے زرقانی **عن**
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ أَتَى عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ
اخْتِلَافُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرٍ إِنِّي لَأُعْظِمُ أَنْ أَسْتَقْبِلَكِ بِهِ فَقَالَتْ مَا هُوَ مَا كُنْتَ سَائِلًا عَنْهُ
أُمَّكَ فَسَلْنِي عَنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ يُصِيبُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ وَلَا يُنْزِلُ فَقَالَتْ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ
الْغُسْلُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ لَا أَسْأَلُ عَنْ هٰذَا أَحَدًا بَعْدَكِ أَبَدًا **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ابوموسی
اشعری آئے حضرت عائشہ پاس اور کہا اونسے کہ بہت سخت گذرا مجھکو اختلاف صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک
مسئلہ میں میں شرماتا ہوں کہ ذکر کروں اسکو تمہارے سامنے تو فرمایا عائشہ نے کہ کیا ہے وہ مسئلہ جو تو اپنی ماں سے
پوچھ سکتا ہے پوچھ لے مجھسے کہا ابوموسی نے کوئی جماع کرے اپنے بی بی سے پھر دخول کرے لیکن انزال نہو تو کیا
حکم ہے اسکا کہا حضرت عائشہ نے کہ جب تجاوز کرجاوے ختنہ ختنے سے واجب ہوا غسل کہا ابوموسی نے کہ اب نپوچھونگا
اس مسئلہ کو کسی سے بعد تمہارے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيَّ
سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ وَلَا يُنْزِلُ فَقَالَ زَيْدٌ يَغْتَسِلُ فَقَالَ
مَحْمُودٌ إِنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ لَا يَرَى الْغُسْلَ فَقَالَ زَيْدٌ إِنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ نَزَعَ عَنْ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ **ترجمہ**
محمود بن لبید انصاری نے پوچھا زید بن ثابت انصاری سے کہ ایک شخص جماع کرے اپنی بی بی سے پھر دخول کرے لیکن
انزال نہو کہا زید نے غسل کرے کہا محمود نے کہ ابی بن کعب اس صورت میں غسل کو واجب نہیں جانتے تھے
کہا زید نے کہ ابی بن کعب قبل اپنی موت کے پھر گئے اس قول سے **عن** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ
إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے تھے جب تجاوز کرجاوے ختنہ ختنے سے
واجب ہوا غسل **ف** ابن العربی نے کہا کہ اسپر اجماع کیا صحابہ و من بعدہم اور ائمہ اربعہ نے مگر داؤد نے خلاف کیا اور انکی اختلاف
کا اعتبار نہیں ہے اور خطابی نے کہا کہ غسل کی عدم وجوب پر بھی ایک جماعت صحابہ گئی ہے اور تابعین میں سے اعمش
اوسکے قائل ہیں اور ابوسلمہ سے باسناد صحیح ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور عبدالرزاق نے ہشام بن عروہ اور عطا سے بھی
ایسا ہی روایت کیا تو خلاف اس مسئلہ میں موجود تھا صحابہ اور تابعین و من بعدہم میں مگر صواب یہی ہے جسپر اکثر علما
ہیں یعنی غسل کے واجب ہونے پر **وُضُوءُ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَطْعَمَ قَبْلَ**
أَنْ يَغْتَسِلَ جنب جب سونا یا کھانا کھانیکا ارادہ کرے غسل سے پہلے تو وضو کرے سونے یا کھانے کا بیان **عن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ذکر کیا رسول

فا مذہب حنفیہ یہی ہے کہ اگر ایلاج کیا اور حشفہ غائب ہوا تو غسل واجب ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اُسی رات مجھکو نہانے کی حاجت ہوتی ہے تو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کر لے اور دہو ڈال ذکر اپنے کو پھر سو رہ **ف** حضرت عمر نے عبداللہ بن عمر کا ذکر کیا تھا کہ انکو رات کو نہانیکی حاجت ہوتی ہے اور غسل اُسوقت ممکن نہین ہوتا تو آپ نے یہ جواب ارشاد فرمایا اخرجہ نسائی کی روایت میں یہ قصہ تصریح موجود ہے اور یہ حکم وضو کا استحباباً ہے نزدیک ائمہ اربعہ اور جمہور علما کے اور بعض علماء ظاہر کے نزدیک وجوباً ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا کانت تقول اذا اصاب احدکم المرأۃ ثم اراد ان ینام قبل ان یغتسل فلا ینم حتی یتوضأ وضوءہ للصلوٰۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ کہتی تہین جب کوئی تم میں سے جماع کرے اپنی عورت سے پھر سونا چاہے قبل غسل کے تو نہ سووے یہانتک کہ وضو کر لیوے جیسے کہ وضو ہوتا ہے نماز کے لیے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا اراد ان ینام او یطعم وھو جنب غسل وجھہ ویدیہ الی المرفقین ومسح براسہ ثم طعم او نام **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ جب سونے یا کہانیکا ارادہ کرتے حالت جنابت میں تو منہ دہوتے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور مسح کرتے سر پر پھر کہانا کہاتے یا سو رہتے **ف** پاؤں نہ دہوتے اسلیے کہ یہ وضو واجب نہین استحبابی ہے یا کسی عذر کے سبب امام محمد نے موطا میں کہا ہے کہ ہمکو خبر دی ابو حنیفہ نے انہوں نے روایت کیا ابی اسحاق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جماع کر لیتے پھر سو رہتے تھے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے کہا محمد نے یہ حدیث سہل ہے ہم کو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا انتہے محدثین نے اس حدیث میں کلام کیا ہے کہ ابو اسحق نے غلطی کی ہے اور صحیحین میں ابو سلمہ سے روایت ہے انہوں نے عائشہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنب ہوتے تب سونیکا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے مثل وضو نماز کے اور ابن عمر کا پاؤں نہ دہونا محمول ہے عذر پر اور بیہقی نے باسناد حسن روایت کیا حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنب ہوتے تب سونیکا ارادہ کرتے تو وضو یا تیمم کر لیتے یعنی جب پانی نہ ملتا تو تیمم کر لیتے از زرقانی باختصار **اعادۃ الجنب الصلوٰۃ وغسلہ اذا صلی ولم یذکر وغسلہ ثوبہ** جنب کا نماز کو لوٹانا اور غسل کرنا جب اُس نے نماز پڑھ لی ہو بھول کر بغیر غسل کے اور اپنے کپڑے دہونا اگر اُس مین نجاست لگی ہو **عن** عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبّر فی صلوٰۃ من الصلوٰت ثم اشار الیھم بیدہ ان امکثوا فذھب ثم رجع وعلی جلدہ اثر الماء **ترجمہ** عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی کسی نماز میں نمازوں میں سے پھر اشارہ کیا مقتدیوں کو اپنے ہاتھ سے اس بات کا کہ اپنی جگہ پر ٹھیرے رہو اور آپ گئے گہر میں بعد اُسکے لوٹ کر آئے اور آپکے بدن پر پانی کا نشان تھا **ف** ابو داؤد اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ یہ نماز صبح کی تھی اور ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے کہ آپ غسل کر کے آئے اور سر سے پانی ٹپکتا تھا پھر تکبیر کہی **عن** زبید بن الصلت انہ قال خرجت مع عمر بن الخطاب الی الجرف فنظر فاذا ھو قد احتلم وصلی ولم یغتسل فقال واللہ ما ارانی الا قد احتلمت وما شعرت وصلیت وما اغتسلت قال فاغتسل وغسل ما رأی فی ثوبہ ونضح ما لم یر واذّن او اقام ثم صلی بعد ارتفاع الضحی متمکنا **ترجمہ** زبید بن الصلت سے روایت ہے کہ نکلا میں ساتھ عمر بن الخطاب کے جرف تک تو دیکھا عمر نے اپنے کپڑے کو اور پایا نشان احتلام کا اور نماز پڑھ چکے تھے بغیر غسل کے تب کہا قسم اللہ کی نہیں دیکھتا ہوں میں اپنے کو

مگر مجھے احتلام ہوا اور خبر نہوئی اور نماز پڑھ لی اور غسل نہیں کیا کہا زبید نے پس غسل کیا حضرت عمر نے اور دھویا جو نشان کہ دیکھا کپڑے
میں اور جو نہ دیکھا اوس پر پانی چھڑک دیا اور اذان کہی یا اقامت کہی پھر نماز پڑھی جب آفتاب بلند ہو گیا اطمینان سے ف
جرف ایک موضع ہے مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر عن سلیمان بن یسار ان عمر بن الخطاب غدا الی ارضہ بالجرف فرای فی
ثوبہ احتلاما فقال لقد ابتلیت بالاحتلام منذ ولیت امر الناس فاغتسل وغسل ما رای فی ثوبہ من الاحتلام
ثم صلی بعد ان طلعت الشمس ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب صبح کو گئے اپنی زمین کو جو جرف
میں تھی پس دیکھا اپنے کپڑے میں نشان احتلام کا پھر کہا کہ میں مبتلا ہو گیا احتلام میں جب سے خلیفہ ہوا پھر غسل کیا اور دھویا جو نشان
پایا اپنے کپڑے میں احتلام کا پھر نماز پڑھی جب آفتاب نکل آیا ف یہ جو کہا کہ جب سے خلیفہ ہوا مبتلا ہو گیا احتلام
میں اسکی وجہ یہ ہے کہ خلافت کے کاموں کے سبب سے فرصت نہیں ہوتی کہ صحبت کریں عورتوں سے عن سلیمان بن یسار ان
عمر بن الخطاب صلی بالناس الصبح ثم غدا الی ارضہ بالجرف فوجد فی ثوبہ احتلاما فقال انا لما اصبنا الودک لانت
العروق فاغتسل وغسل الاحتلام من ثوبہ وعاد لصلاتہ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی پڑھائی لوگوں کو پھر گئے اپنی زمین کی طرف جو جرف میں تھی پس دیکھا اپنے کپڑے میں نشان احتلام کا
تو کہا کہ جب سے ہم کھانے لگے چربی نرم ہو گئیں رگیں پھر غسل کیا اور دھویا احتلام کے نشان کو اپنے کپڑے سے اور لوٹایا نماز کو ف
اور جن لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی تھی انکو اعادہ نماز کا حکم نہ دیا کیونکہ جو شخص جنب یا محدث کے پیچھے نماز پڑھ لیوے اور اسکو
خبر نہ ہو کہ امام محدث یا جنب ہے نہ امام کو یاد ہو کہ میں محدث یا جنب تھا تو مقتدی کی نماز درست ہو جاویگی اور امام پر جب اسکو
یاد آوے اعادہ لازم ہوگا یہ مذہب امام مالک کا ہے اور شافعی کے نزدیک اگر امام کو معلوم بھی ہو کہ میں محدث ہوں یا جنب اور
مقتدیوں کو خبر نہو تو مقتدیوں کی نماز ہو جاویگی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مقتدیوں کی صحیح ہے نہ امام کی دونوں صورتوں میں اور جب
معلوم ہو تو اعادہ ضرور ہے عن یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب انہ اعتمر مع عمر بن الخطاب فی رکب فیہم عمرو بن العاص
ان عمر بن الخطاب عرس ببعض الطریق قریبا من بعض المیاہ فاحتلم عمر وقد کاد ان یصبح فلم یجد مع الرکب ماء
فرکب حتی جاء الماء فجعل یغسل ما رای من ذلک الاحتلام حتی اسفر فقال لہ عمرو بن العاص اصبحت
ومعنا ثیاب فدع ثوبک یغسل فقال عمر بن الخطاب واعجبا لک یا ابن العاص لئن کنت تجد ثیابا افکل
الناس یجد ثیابا واللہ لو فعلتہا لکانت سنۃ بل اغسل ما رایت وانضح ما لم ار ترجمہ یحیی بن عبد الرحمن
بن حاطب سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرہ کیا ساتھ عمر بن الخطاب کے کئی شتر سواروں میں اور انمیں عمرو بن العاص بھی تھے
اور عمر بن الخطاب نے اونکو اوترے قریب پانی کے تو احتلام ہوا حضرت عمر کو اور صبح قریب تھی اور قافلہ میں پانی نہ تھا تو سوار
ہو حضرت عمر یہانتک کہ آئے پانی پاس اور دھونے لگے کپڑے اپنے یہانتک کہ روشنی ہو گئی تو عمرو بن العاص نے کہا حضرت عمر
سے صبح ہو گئی ہمارے پاس کپڑے ہیں آپ اپنا کپڑا چھوڑ دیجیے دھو ڈالا جاویگا اور ہمارے کپڑوں میں سے ایک کپڑا پہن لیجیے تو کہا عمر بن الخطاب

نے کہ تعجب ہے اے عمرو بن العاص کیا تمہارے پاس کپڑے ہین تو تم سمجھتے ہو کہ سب آدمیون پاس کپڑے ہونگے قسم خدا کی اگر مین ایسا کرون تو
یہ امر سنت ہوجائے بلکہ دھو ڈالتا ہون مین جہان نجاست معلوم ہوتی ہے اور پانی چھڑک دیتا ہون جہان نہین معلوم ہوتی کہا
یحییٰ نے کہا مالک نے کہ ایک شخص نے اپنے کپڑے مین نشان احتلام کا پایا اور اسکو خبر نہین کہ کب احتلام ہوا اور نہ خواب مین جو
دیکھا یاد ہے تو وہ غسل کرے اخیر خواب سے اگر اوس نے سبا سے خواب کے نماز پڑھی ہے تو اسکا اعادہ کرے اسلیے کہ کبھی آدمیکو
احتلام ہوتا ہے اور کچھ نہین دیکھتا اور کبھی دیکھتا ہے مگر احتلام نہین ہوتا جب تری دیکھے غسل اوسکو لازم ہوگا وجہ اسکی
یہ ہے کہ عمر بن الخطاب نے جو نماز پڑھی تھی اخیر نیند کے بعد اوسکا اعادہ کیا اور اوس سے پہلے کی نماز کا اعادہ نہ کیا **غُسْلُ**
الْمَرْأَةِ إِذَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ عورتکو اگر احتلام ہو مثل مرد کے تو اوسپر
غسل واجب ہے **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ
مَا يَرَى الرَّجُلُ أَتَغْتَسِلُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ أُفٍّ لَكِ وَهَلْ
تَرَى ذَلِكَ الْمَرْأَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ وَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر
سے روایت ہے کہ ام سلیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت اگر دیکھے خواب مین جیسا کہ مرد دیکھتا ہے کیا غسل کرے فرمایا آپنے
ہان غسل کرے تو کہا عائشہ نے ام سلیم کو نوج تمکو کیا عورت بھی دیکھتی ہے خواب مین یعنی اوسکو بھی احتلام ہوتا ہے تو فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہووے اپنا ہاتھ تیرا اور کہان سے ہوتی ہے مشابہت **ف** یعنی کبھی بچہ مشابہ
ہوتا ہے صورت مین باپ کے اور کبھی مان کی تو اس سے معلوم ہوا کہ عورت مین بھی منی موجود ہے پھر جب منی عورت مین موجود
ہے تو اسکو احتلام ہونا کچھ بعید نہین ہے (مصفی) یہ جو حضرت نے فرمایا کہ خاک آلودہ ہووے ہاتھ تیرا یہ واسطے تعجب کے یا
تنبیہ کے کہا کچھ بد دعا نہین ہے **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ
أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى
الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہ ام سلیم آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پاس تو کہا یا رسول اللہ اللہ نہین شرماتا ہے سچ سے کیا عورت پر بھی غسل ہے جب اسکو احتلام ہو فرمایا آپ نے ہان جب دیکھے پانی کو
جَامِعُ غُسْلِ الْجَنَابَةِ اس باب مین مختلف مسائل غسل جنابت کے مذکور ہین **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ
كَانَ يَقُولُ لَا بَأْسَ أَنْ يُغْتَسَلَ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ مَا لَمْ تَكُنْ حَائِضًا أَوْ جُنُبًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کچھ مضائقہ
نہین کہ مرد غسل کرے اوس پانی سے جو عورت کی طہارت سے بچا ہو جبکہ وہ عورت حیض اور جنابت سے نہ ہو **ف** ورنہ مکروہ ہے
اور جمہور صحابہ و تابعین علماء کراہت کیطرف گئے ہین اور یہی سب تمام فقہا کا قول ہے سوا احمد بن حنبل کے (زرقانی) **عَنْ**
نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کو پسینا آتا کپڑے مین اور
وہ جنبی تھے پھر اوسی کپڑے سے نماز پڑھتے **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْسِلُ جَوَارِيَهُ رِجْلَيْهِ وَيُعْطِينَهُ الْخُمْرَةَ

عورتکو اگر احتلام ہو مثل مرد کے تو اسپر غسل واجب ہے

اس باب مین مختلف مسائل غسل جنابت کے مذکور ہین

وَهُنَّ حُيَّضٌ **ترجمہ** ابن عمر کی لونڈیاں انکی پاؤں دھوتی تھیں اور انکو جانماز اوٹھا کر دیتی تھیں حالت حیض میں **کہا** یحیی
نے پوچھے گئے امام مالک اوس شخص سے جسکے پاس بیبیاں اور لونڈیاں ہیں کیا سب سے وطی کرے غسل سے پیشتر تو جواب دیا کہ
اگر جماع کرے اپنی لونڈی سے قبل غسل کے تو کچھ حرج نہیں ہے اور آزاد بی بیوں ایک کے باری میں دوسرے سے جماع
کرنا مکروہ ہے ہاں یہ بات کہ ایک لونڈی سے جماع کرے پہر غسل سے پیشتر دوسری لونڈی سے جماع کرے اسمیں کچھ قباحت
نہیں ہے **کہا** یحیی نے اور پوچھے گئے امام مالک کہ جنب نے اوس رکھا پانی غسل کو سو بہولکر اسمیں انگلی ڈالدی پانی کی سرد
یا گرمی دیکہنے کو تو جواب دیا مالک نے کہ اگر اوسکی انگلی میں نجاست نہ لگی ہو تو پانی نجس نہوگا

التیمم تیمم کا بیان

عن عائشة ام المؤمنين انها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض اسفاره حتى اذا
كنا بالبيداء او بذات الجيش انقطع عقد لي فاقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على التماسه واقام
الناس معه وليسوا على ماء وليس معهم ماء فاتى الناس الى ابي بكر الصديق فقالوا الا ترى ما صنعت
عائشة اقامت برسول الله صلى الله عليه وسلم وبالناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت فجاء ابو بكر
ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع راسه على فخذي قد نام فقال حبست رسول الله صلى الله عليه
وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت عائشة فعاتبني ابو بكر وجعل يطعن بيده في خاصرتي
فلا يمنعني من التحرك الا مكان راس رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذي فنام رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اصبح على غير ماء فانزل الله تعالى اية التيمم فقال اسيد بن الحضير ما هي باول بركتكم يا ال ابي بكر قالت
فبعثنا البعير الذي كنت عليه فوجدنا العقد تحته **ترجمہ** عائشہ رضی سے روایت ہے کہ ہم نکلی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کسی سفر میں تو جب پہنچے ہم بیدا یا ذات الجیش کو گلوبند میرا ٹوٹ کر گر پڑا تو ٹہر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے ڈہونڈنے
کے لیے اور لوگ بہی ٹہیر گئے ساتھ آپکے اور وہان پانی نہ تہا اور نہ ساتھ لوگونکے پانی تہا تب لوگ آئے ابو بکر صدیق پاس اور کہا کہ دیکہا
تمنے کیا کیا عائشہ رضی نے ٹہیرا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگونکو اور نہ یہان پانی ہے نہ سب کے ساتھ پانی ہے تو ابو بکر آئے میرے
پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری ران پر رکہی ہوئے سو رہے تہے تو کہا ابو بکر نے روک دیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور لوگونکو اور نہ یہان پانی ملتا ہے نہ اونکی پاس پانی ہے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے غصہ ہوئے میرے اوپر ابو بکر اور
انہوں نے میری کوکہہ میں مارنے لگے تو میں ہلجاتی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری ران پر تہا اسلیے ہل سکتی تہی نہیں
سوئے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ صبح ہوئی اور پانی نہ تہا تو اتاری اللہ جل جلالہ نے آیت تیمم کی تب کہا اسید بن
الحضیر نے اے ابو بکر کے گہر والو یہ کچھ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے یعنی تم سے ہمیشہ ایسی ہی برکتیں ہوئے ہیں مسلمانونکو حاصل
ہوئی ہیں کہا عائشہ رضی نے جب ہم چلنے لگی تو وہ گلوبند اوس اونٹ کے نیچے سے نکلا جسپر ہم سوار تہے **ف** بیدا اور ذات
الجیش دونوں مقام کے نام ہیں اللہ جل جلالہ کی اس اتارنے اور گلوبند کہو دینے میں بہی حکمت تہی تا کہ مسلمانونکو تیمم کا مسئلہ

معلوم ہو جاوے اور حاجت کیوقت سب کام آوے کہا یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک اوس شخص سے جسنے تیمم کیا ایک نماز کے لیے پھر دوسری نماز
کا وقت آیا کیا تیمم کرے یا وہی تیمم کافی ہے تو جواب دیا کہ تیمم کرے ہر نماز کے لیے کیونکہ اوسپر واجب ہے پانی ڈھونڈھنا ہر نماز کیلیے
تو جب پانی ڈھونڈھے اور نہ ملے تیمم کرے کہا یحییٰ نے اور پوچھے گئے امام مالک اوس شخص سے جسنے تیمم کیا کیا وہ امامت کرے اون
لوگون کی جنہون نے وضو کیا ہے تو کہا امام مالک نے کہ اگر اور کوئی امامت کرے تو اچھا ہے اور جو وہی امامت کرے تو بھی کچھ قباحت
نہیں ہے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ جس شخص نے تیمم کیا جب پانی نہ پایا تو وہ کھڑا ہوا نماز کو اور تکبیر تحریمہ کہہ لی اب ایک آدمی آیا اور
نکلا جسکے پاس پانی ہے تو نماز کو نہ توڑے بلکہ تیمم کیسے تمام کر لیوے بعد نماز کے اگر پانی ملے تو آئندہ کے لیے وضو کر لیوے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے
جو شخص کھڑا ہوا نماز کو اور پانی اوسکو نہ ملا سو اوسنے تیمم کر لیا تو اطاعت کی اوسنے اللہ جل جلالہ کی اب جس شخص نے پانی پایا وہ کچھ
طہارت میں نماز کی فضیلت میں اوس سے زیادہ نہیں ہے کیونکہ دونون نے اللہ جل جلالہ کے فرمودہ کے موافق عمل کیا اور اسیکا فرمودہ یہی
ہے کہ جو شخص پانی پاوے قبل نماز کے وضو کر لیوے وہ وضو کر لیوے اور جو نہ پاوے وہ تیمم کر لیوے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ جو شخص جنب ہووے
تیمم کر لیوے اور پڑھے جسقدر معمول ہو اوسکا قرآن پڑھنے کا ہے اور نفل نماز ادا کرے جبتک پانی نہ پاوے اور اوسی مقام میں جہان کہ
اوسکو تیمم سے پڑھنا درست ہے **العمل فی التیمم** تیمم کی ترکیب کا بیان **عن** نافع انہ اقبل ھو وعبد اللہ
ابن عمر من الجرف حتی اذا کانا بالمربد نزل عبد اللہ فتیمم صعیدا طیبا فمسح بوجہہ ویدیہ الی المرفقین ثم صلی
ترجمہ نافع کہتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن عمر جرف سے آئے تو جب پہنچے مربد کو اوترے عبداللہ اور متوجہ ہوئے پاک زمین کیطرف تو تیمم
کیا اپنے منہ کا اور ہاتھون کا کہنیون تک پھر نماز پڑھی **ف** اس اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ تیمم کے صحیح ہونے کے لیے
سفر شرط نہیں ہے بلکہ حضر میں بھی اگر پانی نہ ملے تو تیمم کرے یا پانی دور ہو حضر میں اگرچہ ایک میل سے کم ہو اور یہی مذہب ہے امام
مالک کا کیونکہ جرف اور مربد مدینہ سے بہت قریب ہیں جرف مدینہ سے تین میل پر ہے اور مربد تو ایک ہی میل پر ہے اسیطرح جو شخص
مقیم ہو اور تندرست ہو لیکن نماز کے قضا ہو جانے کا خوف ہو اوسکو بھی تیمم درست ہے مصفی مع زیادۃ و اختصار **عن**
نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یتیمم الی المرفقین **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر تیمم کرتے تھے دونون کہنیون تک
کہا یحییٰ نے پوچھے گئے امام مالک تیمم کی ترکیب اور کہانتک کرنا چاہیے تو کہا کہ ایک دفعہ ہاتھ مار کر منہ پر مسح کرے اور دوسری دفعہ
ہاتھ مار کر ہاتھون کا مسح کرے کہنیون تک **ف** صحیحین میں عمار سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی تہا
تجھکو یہ پیارا حضرت نے دونو ہتھیلیونکو اپنی خاک پر اور پھونک ماری اون میں اور مسح کیا منہ پر اور دونو ہاتھون کا ہتھیلیون
تک سو حدیث کیطرف امام احمد اور اصحاب حدیث گئے اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا اور دو دفعہ ہاتھ مارنے کی بارہ میں جتنی
حدیثین آئی ہین اکثر اون میں ضعیف ہین **تیمم الجنب** جنب کو تیمم کرنیکا بیان **عن** عبد الرحمن بن حرملۃ
ان رجلا سال سعید بن المسیب عن الرجل الجنب یتیمم ثم یدرک الماء فقال سعید اذا ادرک الماء فعلیہ
الغسل لما یستقبل **ترجمہ** عبدالرحمن بن حرملہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا سعید بن المسیب سے کہ جنب ہے

تیمم کیا پھر پایا پانی کو تو کہا سعید نے کہ جب پاوے پانی تو واسطے غسل جب ہوگا آئندہ کے واسطے **ف** یعنی جو نماز تیمم سے
پڑھ چکا اسکا اعادہ ضرور نہیں اگرچہ وقت باقی ہو کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جس شخص کو احتلام ہو سفر میں اور نہ ہو اسکے
پاس پانی مگر سوافق وضو کے تو اگر اسکو پیاس کا خوف نہ ہو تو دھو ڈالے پانی سے اپنی شرمگاہ اور جو نجاست لگ گئی ہو دھو ڈالے
پھر تیمم کرے خاک پاک پر جیسا کہ حکم کیا ہے اسکو اللہ جل جلالہ نے کہا یحییٰ نے سوال ہوا مالک سے کہ ایک جنبی کو تیمم کی ضرورت
ہوئی تو نہ پائی اس نے مٹی مگر کھاری مٹی نمک کی کیا تیمم کرے اس سے اور کیا مکروہ ہے نماز اس میں تو جواب دیا مالک نے کھاری
نمکین مٹی سے تیمم کرنے میں اور پھر نماز پڑھنے میں کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا
پس قصد کرو زمین پاک کا تو جو چیز زمین کی سی ہو وے اس سے تیمم کیا جاوے اگرچہ کھاری نمکین ہو ویا اور کچھ

مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

حائضہ عورت سے مرد کو جو کام کرنا درست ہے اسکا بیان

عن زيد بن أسلم أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما يحل لي من امرأتي وهي حائض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لتشد عليها إزارها ثم شأنك بأعلاها **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا درست ہے مجھکو اپنی عورت سے جب وہ حائض ہو تو فرمایا آپ نے باندھ لے اوپر تہبند اسکی پھر تجھے اختیار ہے تہبند کے اوپر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک عورت حائضہ سے لذت نہ اٹھانا چاہیے یہی مذہب ہے جمہور علما کا **عن** ربيعة ابن أبي عبد الرحمن أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كانت مضطجعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثوب واحد وأنها قد وثبت وثبة شديدة فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لك لعلك نفست يعني الحيضة قالت نعم قال فشدي على نفسك إزارك ثم عودي إلى مضجعك **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ لیٹی تھیں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کپڑے میں تو انہوں نے کود کر الگ ہو گئیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید حیض آیا تجھ کو کہا ہاں تو فرمایا آپ نے باندھ لے تہبند اپنی پھر آکر یہیں لیٹ جا **عن** نافع أن عبيد الله بن عبد الله ابن عمر أرسل إلى عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم يسألها هل يباشر الرجل امرأته وهي حائض فقالت لتشد إزارها على أسفلها ثم يباشرها إن شاء **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے بھیجا کسی آدمی کو حضرت عائشہ کے پاس پوچھا کہ مرد مباشرت کرے اپنی عورت سے حالت حیض میں تو کہا حضرت عائشہ نے چاہیے کہ باندھ لے تہبند نیچے کے جسم پر پھر اگر چاہے مباشرت کرے اس سے **عن** مالك أنه بلغه أن سالم بن عبد الله وسليمان بن يسار سئلا عن الحائض هل يصيبها زوجها إذا رأت الطهر قبل أن تغتسل فقالا لا حتى تغتسل **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر اور سلیمان بن یسار پوچھے گئے حائضہ عورت سے جب پاک ہو جاوے تو جماع کرے خاوند اسکا قبل غسل کے کہا ان دونوں نے نہیں جب تک غسل نہ کرے **ف** برابر ہے کہ حیض اسکا اکثر مدت میں ختم ہوا ہو یا اقل مدت میں یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور احمد اور زفر اور جمہور فقہا کا اور نقل کیا اسحق بن راہویہ نے اجماع تابعین کا اسپر اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

نے کہا کہ اگر دس دن کی مدت میں حیض ختم ہوا تو قبل غسل کے اوس سے وطی جائز ہے اور جو دس سے کم میں ختم ہوا تو جب تک غسل نکرے
یا اوسپر وقت ہو اتنا کہ غسل اور تکبیر تحریمہ کے نگذر جاوے وطی درست نہیں ہے ابن عبد البر نے کہا کہ یہ صرف تحکم ہے کوئی وجہ اسکی
معلوم نہیں ہوتی (زرقانی) **طُهْرُ الْحَائِضِ** حائضہ کب پاک ہوتی ہے حیض سے اسکا بیان **عَنْ** اُمِّ عَلْقَمَةَ مَوْلَاةِ
عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يَبْعَثْنَ اِلٰى عَائِشَةَ بِالدِّرَجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ فِيْهِ الصُّفْرَةُ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ يَسْأَلْنَهَا
عَنِ الصَّلٰوةِ فَتَقُوْلُ لَهُنَّ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ **ترجمہ** مرجانہ
سے جو ماں ہیں علقمہ کی اور مولاۃ ہیں حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ عورتیں ڈبیوں میں روئی رکھکر حضرت عائشہ کو دکھانیکو
بھیجتی تھیں اوس روئی میں زردی ہوتی تھی حیض کے خون کی پوچھتی تھیں کہ نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں تو کہتی تھیں حضرت
عائشہ مت جلدی کرو تم نماز میں یہانتک کہ دیکھو سفید قصہ مراد یہ تھی کہ پاک ہو جاؤ حیض سے **ف** قصہ وہ پانی
ہے سفید جو وقت بند ہونے حیض کے رحم سے نکلتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ قصہ سے مراد وہ کپڑا ہے جو عورتیں فرج میں
رکھتی ہیں جب بالکل سفید نکلی تو معلوم ہوا کہ اب خون بند ہو گیا مصفے میں ہے کہ قصہ ایک چیز ہے مثل سفید دھاگے کی
جو نکلتا ہے بعد خون بند ہونیکے اور سیہیر اکثر اہل علم میں مالک نے کہا کہ پوچھا میں نے عورتوں سے قصہ کو تو وہ پہچانتی
تھیں اسکو **عَنْ** بِنْتِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ بَلَغَهَا اَنَّ النِّسَاءَ كُنَّ يَدْعُوْنَ بِالْمَصَابِيْحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ
اِلَى الطُّهْرِ فَكَانَتْ تَعِيْبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِنَّ وَتَقُوْلُ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا **ترجمہ** ام کلثوم سے جو بیٹی ہیں
زید بن ثابت کی روایت ہے کہ اون کو خبر پہنچی اس بات کی کہ عورتیں منگاتی ہیں چراغ بیچا بیچ رات کو اور دیکھتی ہیں کہ حیض
سے پاک ہوئیں یا نہ ام کلثوم عیب جانتی تھیں اس بات کو اور کہتی تھیں کہ صحابہ کی عورتیں ایسا نہیں کرتی تھیں **ف**
یعنی بیفائدہ تکلیف اٹھانا ہے نہ اسوقت نماز کا وقت ہے نہ کچھ پھر کیا ضرور ہے کہ اتنا خوض کریں حافظ نے کہا کہ اس قول
پر اعتراض یہ ہے کہ اسوقت عشا کا وقت ہوتا ہے بعضوں نے کہا عیب اسوجہ سے ہے کہ رات کو زردی سفیدی سے ملتبس ہو گی
تو وہ نماز پڑھلیں گی قبل طہر کے (زرقانی) شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا کہ عیب اسوجہ سے ہے کہ بیچا بیچ رات میں دیکھنا
کیا ضرور ہے جب رات اتنی باقی رہی کہ غسل اور نماز کو مکتفی ہو اوسوقت دیکھ لیں کہا یحیے نے پوچھے گئے امام مالک
حائضہ سے جب پاک ہو جاوے لیکن پانی نہ پاوے تو تیمم کرے کہا ہاں تیمم کرلے کیونکہ مثال اسکی جنب کی سی ہے جنب کو پانی
نملے تو وہ بھی تیمم کر لیوے **جَامِعُ الْحَيْضَةِ** اس باب میں مختلف مسائل حیض کے مذکور ہیں **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ
اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِي الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ اَنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** امام مالک
کو پہونچا حضرت عائشہ سے کہ کہا انہوں نے عورت حاملہ اگر دیکھے خون کو تو چھوڑ دیوے نماز کو **ف** کیونکہ حاملہ کو بھی کبھی
حیض آتا ہے یہی مذہب ہے ابن المسیب اور ابن شہاب اور امام مالک کا اور ابو حنیفہ اور احمد اور سفیان ثوری کا مذہب ہے کہ وہ حیض
نہیں ہے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ تَكُفُّ عَنِ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** امام مالک نے پوچھا ابن شہاب

سے کہ عورت حاملہ اگر دیکھے خون کو تو کہا انہوں نے باز رہے نماز سے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ ہمارے نزدیک یہی ہے **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت كنت ارجل راس رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا حائض **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا میں کنگھی کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں اور میں حائضہ ہوتی تھی **عن** اسماء بنت ابي بكر الصديق انها قالت سألت امرأة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت ارأيت احدانا اذا اصاب ثوبها الدم من الحيضة كيف تصنع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اصاب ثوب احداكن الدم من الحيضة فلتقرصه ثم لتنضحه بالماء ثم لتصل فيه **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر ہمارے کپڑے کو خون حیض کا لگ جاوے تو کیا کریں فرمایا آپ نے جب جاوے کسی کے کپڑے میں تم میں سے خون حیض کا تو مل ڈالے اسکو پھر دھو ڈالے پانی سے پھر نماز پڑھے اس کپڑے سے

ما جاء في المستحاضة

مستحاضہ کا بیان مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہیں جسکا خون بعد ایام حیض کے بھی آیا کرے **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت قالت فاطمة بنت ابي حبيش يا رسول الله اني لا اطهر أفأدع الصلاة فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ذلك عرق وليست بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فاتركي الصلاة فاذا ذهب قدرها فاغسلي عنك الدم وصلي **ترجمہ** عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے کہا یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا چھوڑ دوں نماز کو فرمایا آپ نے یہ خون کسی رگ کا ہے اور حیض نہیں ہے تو جب حیض آوے **ف** یعنے وہ دن آویں جن دنوں میں قبل اس بیماری کے حیض آیا تھا **ف** تو چھوڑ دے نماز کو پھر جب وہ مدت گذر جاوے تو خون دھو کر نماز پڑھ لے **ف** یعنے بعد غسل کے جیسا بخاری کی روایت میں صرح ہے اب ہر نماز کے لیے وضو کرنا اسکو مستحب ہے کیونکہ اس خون نکلنے سے وضو اسکا نہ ٹوٹیگا نزدیک امام مالک کے اور بعض ائمہ کے نزدیک ہر نماز کے لیے وضو کرنا ضرور ہے **عن** ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان امرأة كانت تهراق الدماء في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتت لها ام سلمة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لتنظر الى عدد الليالي والايام التي كانت تحيضهن من الشهر قبل ان يصيبها الذي اصابها فلتترك الصلاة قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت ذلك فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل **ترجمہ** ایک عورت کا خون بہا کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تو فتوی پوچھا اسکے لیے ام سلمہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے کہ شمار کر لے ان دنوں اور راتوں کا جن میں حیض آتا تھا قبل اس بیماری کے تو چھوڑ دے نماز کو اسقدر مدت ہر مہینے میں سے جب گذر جاوے وہ مدت تو غسل کرے اور ایک کپڑا باندھ لیوے فرج پر پھر نماز پڑھے **عن** زينب بنت ابي سلمة انها رأت زينب بنت جحش التي كانت تحت عبد الرحمن بن عوف وكانت تستحاض فكانت تغتسل وتصلي **ترجمہ** زینب بنت ابی سلمہ نے دیکھا زینب بنت جحش کو جو نکاح میں تھیں عبد الرحمن بن عوف کے اور مستحاضہ تھیں اور وہ غسل کر کے نماز پڑھتی تھیں **ف** غلطی ہو گئی ہے اور زینب بنت جحش تو عبد الرحمن بن عوف کے کبھی نکاح

نہین کیا بلکہ اون سے زید بن حارثہ نے نکاح کیا تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور عبد الرحمن کے نکاح مین ام حبیبہ بنت
جحش تھین جو بہن ہین زینب بنت جحش کی اور دوسری حدیثون مین مذکور ہے کہ استحاضہ حمنہ بنت جحش کو ہو گیا تھا
ابن عبد البر نے کہا کہ عجیب بات ہے کہ جحش کی تینون بیٹیان استحاضہ مین مبتلا تھین اور بعضون نے کہا کہ سوا حمنہ
کے کسیکو استحاضہ نتھا واللہ اعلم ازرقانی عن سُمَیٍّ مولی ابی بکر ان القعقاع بن حکیم وزید بن اسلم ارسلاہ
الی سعید بن المسیب یسئلہ کیف تغتسل المستحاضۃ فقال تغتسل من طہر الی طہر وتتوضأ لکل صلوۃ فان غلبہا
الدم استثفرت ترجمہ قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نے سمی کو بھیجا سعید بن المسیب پاس کہ پوچھین کہ کیونکر غسل کرے مستحاضہ
کہا سعید نے غسل کرے ایک طہر سے دوسرے طہر تک اور وضو کرے ہر نماز کے لیے تو اگر خون بہت آئے ایک کپڑا باندہ لیوے اپنی فرج پر ف
ایک طہر سے دوسرے طہر تک اسکے یہ معنی ہین کہ جب مدت مقرر حیض کی گذر جاوے تو غسل کرے اب جب پھر حیض کے دن آکر
گذر جاوین تو پھر غسل کرے عن عروۃ بن الزبیر انہ قال لیس علی المستحاضۃ الا ان تغتسل غسلا واحدا ثم
تتوضأ بعد ذلک لکل صلوۃ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہا انہون نے مستحاضہ پر ایک ہی غسل ہے پھر وضو کیا کرے ہر نماز کے
لیے کہا یحیی نے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ مستحاضہ جب نماز پڑہنے لگے تو خاوند کو جماع بھی درست ہے اسیطرح نفاس والی جب
مدت نفاس کی تمام کر چکے غسل کر لیوے اور بعد اسکے بھی خون دیکھے تو خاوند اوس سے جماع کر سکتا ہے اور یہ خون بھی بمنزلہ استحاضہ
کے ہے ف نفاس والی وہ عورت ہے جو جننے کے بعد خون دیکھتی ہے کہا یحیی نے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم مستحاضہ
کا عروہ کی حدیث کے موافق ہے جسکو روایت کیا عروہ نے عائشہ سے انہون نے آنحضرت صلعم سے جو اسکے باب مین گذری اور حدیثین
جو ہین اس باب مین اس سے مجھکو وہ روایت زیادہ پسند ہے

ما جاء فی بول الصبی

بچے کے پیشاب کا بیان عن عائشۃ انہا قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصبی فبال علی ثوبہ فدعا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بماء فاتبعہ ایاہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لڑکا لائے
سو اس نے پیشاب کر دیا آپکے کپڑے پر پس منگایا آپنے پانی تو ڈالدیا اوسپر عن ام قیس بنت محصن انہا اتت بابن لہا
صغیر لم یاکل الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجلسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فبال علی
ثوبہ فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بماء فنضحہ ولم یغسلہ ترجمہ ام قیس سے روایت ہے کہ وہ اپنے چھوٹے
بچے کو جسنے کہانا نہ کہایا تہا لے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو بٹھالیا آپنے اوس بچے کو گود مین اپنی سو موتا بچہ اوپر
آپکے کپڑے کے پس منگایا آپنے پانی اور ڈالدیا اوسپر اور نہ دہویا کپڑے کو ف یعنی نچوڑ کر نہ دہویا فقط پانی اوسپر بہا دیا
زرقانی نے کہا کہ یہان پر تین مذہب ہین ایک یہ کہ لڑکے کے پیشاب پر صرف پانی چھڑکنا کافی ہے نہ لڑکی کی دوسری یہ کہ دونو
کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے اور تیسری یہ کہ دونو کے پیشاب کو دہونا چاہیے یہ خلاف جب ہے کہ لڑکا لڑکی کہانا نہ کہاتے ہون
صرف دودہ پیتے ہون ورنہ بالاتفاق دہونا چاہیے

ما جاء فی البول قائما وغیرہ

کہڑے ہو کر پیشاب کرنے وغیرہ کا

بیان عن یحیی بن سعید انہ قال دخل اعرابی المسجد فکشف عن فرجہ لیبول فصاح الناس بہ حتی علا الصوت
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترکوہ فترکوہ فبال ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذنوب من ماء فصب
علی ذلک المکان ترجمہ یحیی بن سعید انصاری سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں آیا اور ستر اپنا کھولا موتنے کے لیے تو غل مچایا
لوگوں نے اور بڑا پکارا ہوا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اسکو پس چھوڑ دیا لوگوں نے جب پیشاب کر چکا تو حکم کیا آپ نے ایک
ڈول پانی کا ڈالدیا گیا اس جگہ پر **ف** مسلم کی روایت میں ہے کہ جب وہ پیشاب کر چکا تو آپ نے اسکو بلا کر سمجھایا کہ مسجدیں
پیشاب پاخانہ کے لیے نہیں بنائی گئیں بلکہ اللہ جل جلالہ کے ذکر اور نماز اور قرآن شریف پڑھنے کے لیے اس حدیث سے کمال
خلق اور رحم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معلوم ہوا بعض علما نے کہا ہے کہ اس میں بڑی بڑی حکمتیں ہیں اگر اسی وقت اس گنوار
کو لوگ نکالدیتے یا مارتے تو وہ بد دل ہو جاتا اور بات نہ سمجھتا یا موتتا چلا جاتا تمام مسجد آلودہ ہو جاتی اگر بند کرتا تو بیمار ہو جاتا واللہ
اعلم عن عبد اللہ بن دینار انہ قال رایت عبد اللہ بن عمر یبول قائما ترجمہ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عبد اللہ
بن عمر کو کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہوئے **ف** بعض احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منقول
ہے مگر حاکم اور بیہقی نے ابوہریرہ سے روایت کیا کہ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا کیونکہ آپکے گھٹنوں میں درد تھا لیکن یہ روایت ضعیف
ہے اور بعض علما نے کہا کہ حدیث کھڑے ہو کر پیشاب کرنیکی منسوخ ہے حدیث عائشہ سے کہ آنحضرت نے پیشاب کھڑے ہو کر نہیں
کیا جب سے قرآن اترا روایت کیا اسکو ابو عوانہ اور حاکم نے زرقانی نے کہا کہ صحیح یہ بات ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنیکی حدیث
منسوخ نہیں ہے کیونکہ عمر اور عبد اللہ بن عمر اور علی اور زید بن ثابت سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منقول ہے اور ممانعت میں اسکی کوئی حدیث
آنحضرت سے ثابت نہیں ہوئی انتہے کہا یحیی نے سوال ہوا مالک سے کہ بعد پیشاب یا پاخانہ کے پانی سے استنجا کرنے میں کوئی حدیث
آئی ہے تو جواب دیا کہ مجھے پہنچا ہے بعض سلف سے کہ وہ استنجا کرتے تھے پانی سے بعد پاخانہ کے اور میں چاہتا ہوں استنجا پانی سے
بعد پیشاب کے **ف** اگر صرف ڈھیلا لینا بھی کفایت کرتا ہے زرقانی

ما جاء فی السواک مسواک کرنیکا

مسواک کرنیکا بیان

بیان عن ابن السباق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی جمعة من الجمع یا معشر المسلمین ان ھذا
یوم جعلہ اللہ عیدا فاغتسلوا ومن کان عندہ طیب فلا یضرہ ان یمس منہ وعلیکم بالسواک ترجمہ عبید بن السباق
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جمعہ کو فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جسکو اللہ تعالی نے عید کا دن کیا ہے تو غسل کرو اور جسکے
پاس خوشبو ہو تو اسکو خوشبو لگانا نقصان نہیں ہے اور لازم کر لو تم مسواک کو عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر مشکل نہ گذرتا میری امت پر تو واجب کر دیتا میں مسواک انکو عن ابی ھریرة انہ قال لولا ان یشق
علی امتہ لامرہم بالسواک مع کل وضوء ترجمہ ابوہریرہ نے کہا اگر شاق نہ ہوتا حضرت کی امت پر تو آپ حکم کرتے انکو مسواک
کرنیکا ہر وضو کے ساتھ **ف** ابن عبد البر نے کہا کہ یہ حدیث کو معن بن عیسی اور ایوب بن صالح اور عبد الرحمن بن مہدی

وغیرہم نے امام مالک سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس لفظ سے لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ اور اسیطرح روایت کیا اسکو شافعی نے مسند میں اور بیہقی نے اور طبرانی نے معجم اوسط میں باسناد حسن حضرت علی سے مرفوعاً اور روایت کیا حاکم اور بیہقی نے ابوہریرہ سے مرفوعاً لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْھِمُ السِّوَاکَ مَعَ الْوُضُوْءِ کہا حاکم نے صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِھِمَا وَلَمْ یُخْرِجَاہُ وَلَیْسَ لَہٗ عِلَّۃٌ اور بخاری کی روایت میں مع کل صلوٰۃ ہے اور اسیطرح مسلم کی روایت میں اور اختلاف کیا علماء نے مسواک کے حکم میں تو اکثر اہل علم عدم وجوب کی طرف گئے ہیں اور اسحاق بن راہویہ اور داود ظاہری سے وجوب منقول ہے یہانتک کہ اسحٰق بن راہویہ نے کہا کہ اگر قصداً مسواک ترک کریگا تو نماز اوسکی باطل ہو جاویگی (زرقانی)

مَا جَاءَ فِی النِّدَاءِ لِلصَّلٰوۃِ

اذان کے بیان میں عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَرَادَ اَنْ یَّتَّخِذَ خَشَبَتَیْنِ یُضْرَبُ بِھِمَا لِیَجْتَمِعَ النَّاسُ لِلصَّلٰوۃِ فَاُرِیَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ثُمَّ مِنْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ خَشَبَتَیْنِ فِی النَّوْمِ فَقَالَ اِنَّ ھَاتَیْنِ لَنَحْوٌ مِّمَّا یُرِیْدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ اَلَا تُؤَذِّنُوْنَ لِلصَّلٰوۃِ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ لَہٗ ذٰلِکَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْاَذَانِ ترجمہ یحیی بن سعید انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا دو لکڑیاں بنانیکا اسلیے کہ جب انکو ماریں تو آواز سنکر لوگونکو اور جمع ہوں لوگ نماز کے لیے پس دکھائی گئیں خواب میں عبداللہ بن زید کو دو لکڑیاں اور کہا کہ یہ لکڑیاں تو ویسی ہی ہیں جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں پھر کہا گیا اونسے خواب میں کہ تم اذان کیوں نہیں دیتے نماز کے لیے تو جب جاگے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اونسے خواب پس حکم دیا آپ نے اذان کا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان کو تو کہو جیسا کہ کہتا جاتا ہے مؤذن ف یعنے جو کلمہ مؤذن کہے سننے والا بھی وہی کہے مسلم نے عمر سے اور بخاری نے معاویہ سے روایت کی کہ جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَحَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو سننے والا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جواب اذان کا دینا واجب ہے اور یہی مذہب ہے بعض سلف کا اور یہی قول ہے حنفیہ اور ظاہریہ اور ابن وہب کا اور جمہور کے نزدیک واجب نہیں ہے شمس الائمہ نے کہا کہ جواب دینا صرف زبان سے نہیں کافی ہے بلکہ اذان ہوتے ہی مسجد کو چلنا چاہیے تو جس نے زبان سے جواب دیدیا اور مسجد نہ چلا اسنے جواب ہی نہ دیا (زرقانی و محلی) اور جب تکبیر ہو تو اسکا بھی جواب اسیطرح دے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے وقت اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہے جیسا حدیث میں وارد ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَھِمُوْا عَلَیْہِ لَاسْتَھَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّھْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر معلوم ہوتا لوگونکو جو کچھ اذان دینے میں اور صف اول میں ثواب ہے پھر نہ پاسکتے ان کو بغیر قرعہ کے البتہ قرعہ ڈالتے اور اگر معلوم ہوتا لوگوں کو جو کچھ نماز کے اول وقت پڑھنے میں ثواب ہے البتہ جلدی کرتے اسکی طرف اور اگر معلوم ہوتا جو کچھ ثواب ہے عشاء اور صبح کی

نماز جماعت سے پڑھنے کا البتہ آئی جماعت میں گھٹنوں کی بل گھسٹتے ہوئے **ف** سبب عشا و فجر کا انکو اول وقت اور جماعت سے پڑھنا ضروری ہی عشا اور فجر کو آپنے خاص کیا کیونکہ یہ نیند کا وقت ہوتا ہے اکثر آدمی سے غفلت ہو جاتی ہی ایک حدیث مین آیا ہے کہ عشا کی نماز جماعت سے پڑھنا آدہی رات کی عبادت سے بہتر ہے اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھنا ساری رات کی عبادت سی بہتر ہے ابن عمرؓ کہتے تہے کہ جب ہم کسی آدمی کو عشا اور نماز فجر مین نپاتے تہے تو اسکیطرف گمان بد کرتے تھے یعنی اس امر کا کہ وہ شخص مومن مسلمان نہین ہی منافق ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ثوب بالصلوۃ فلا تاتوھا وانتم تسعون واتوھا وعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا فان احدکم فی صلوۃ ما کان یعمد الی الصلوۃ **ترجمہ** ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ دوڑتے ہوئے آؤ تم بلکہ آؤ اطمینان اور سہولت سے تو جتنی نماز تمکو ملے پڑھ لو اور جو نملے اسکو پورا کر لو کیونکہ جب کوئی تم مین سے قصد کرتا ہے نماز کا تو وہ نماز ہی مین ہوتا ہے **ف** یعنی نماز کو جانا گویا نماز پڑھنا ہے تو جیسے نماز پڑھنے مین اطمینان و سہولت چاہیے ویسا ہی نماز کیطرف چلنے مین چاہیے اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے اس بات پر کہ جو کوئی امام کو رکوع مین پاوے تو وہ رکعت حساب کی جاویگی اور یہی قول ہے ابوہریرہ اور ایک جماعت کا اور ابن خزیمہ وغیرہ نے اسکو اختیار کیا ہے اور تقی سبکی نے اسکی تقویت کی ہے اور یہی مذہب ہے شوکانی کا اور اسکی تحقیق نیل الاوطار مین کیا ہے نبی کریم **عن** عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعۃ الانصاری ان ابا سعید الخدری قال لہ انی اراک تحب الغنم والبادیۃ فاذا کنت فی غنمک او بادیتک فاذنت بالصلوۃ فارفع صوتک بالنداء فانہ لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیء الا شھد لہ یوم القیمۃ قال ابو سعید سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد الرحمن انصاری سے ابو سعید خدری نے کہا کہ تو بکریونکو اور جنگل کو دوست رکھتا ہے تو جب جنگل مین ہو اپنی بکریون مین اذان دے نماز کی بلند آواز سے کیونکہ نہین پہنچتی آواز اذان موذن کی جن کو اور نہ آدمی کو اور نہ کسی شی کو مگر وہ گواہ ہوتا ہے اسکا قیامت کے روز کہا ابو سعید نے سنا مینے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی للصلوۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع التاذین فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل ان یدری کم صلی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب اذان ہوتی ہو نماز کے لیے شیطان پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہوا جاتا ہے تاکہ نہ سنے اذان کو پھر جب اذان ہو چکتی ہی چلا آتا ہے پھر جب تکبیر ہوتی ہو بھاگ جاتا ہے پھر جب تکبیر ہو چکتی ہے چلا آتا ہے یہانتک کہ وسوسہ ڈالتا ہے نمازی کے دل مین اور کہتا ہو اس سے خیال کر فلان چیز کا خیال کر فلان چیز کا جسکا خیال نمازی کو اول بہی نتہا یہانتک کہ رہجاتا ہے نمازی یہ نہین خبر ہوتی اسکو کتنی رکعتین پڑہین **عن** سھل بن سعد الساعدی انہ قال ساعتان تفتح لھما ابواب السماء وقل داع ترد علیہ دعوتہ حضرۃ النداء للصلوۃ والصف فی سبیل اللہ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے کہا انہون نے دو وقت کہلتے ہین دروازہ آسمان کے اور کم ہوتا ہے ایسا دعا کرنیوالا کہ رد کیا جاوے

دعا اسکی ایک جسوقت اذان ہو نماز کی دوسری جسوقت صف باندہی جاوے جہاد کے لیے **ف** طبرانی اور حاکم اور دیلمی نے
اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کیا حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ساعتیں
ایسی ہیں کہ نہیں چاہتا ہے ان میں کوئی مسلمان مگر قبول کرتا ہے خدا اللہ تعالی دعا اسکی جبتک دعا کرے نا تو ڈھیلی یا رنج نہ کیا کی ایک جسوقت موذن
اذان دیتا ہے نماز کی یہانتک کہ فارغ ہو دوسرے جسوقت مسلمانوں اور کافروں کی صفیں جہاد میں ملجاتی ہیں یہانتک کہ اللہ فیصلہ کرے
انکا اور جسوقت پانی اترتا ہے آسمان سے یہانتک کہ تھم جاوے **کہا یحیی نے** سوال ہوا امام مالک سے کیا جائز ہے جمعہ کی اذان قبل وقت
کے تو کہا نہیں جبتک کہ آفتاب ڈھل نجاوے **ف** یہی مذہب جمہور کا ہے اور امام احمد کے نزدیک نماز جمعہ کی قبل زوال کے درست
ہے انتہی (زرقانی) **کہا یحیی نے** سوال ہوا امام مالک سے دو مسئلوں میں پہلا مسئلہ یہ کہ اذان اور اقامت دو دو بار کہی جاوے **ف** یعنی
کلمات اذان اور اقامت کے مثلاً اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح یہ سب دو دو
بار کہی جاویں یا ایک ایک بار **ص** دوسرا مسئلہ یہ کہ لوگ کب کھڑے ہوں نماز کے لیے جب تکبیر کہی جاوے تو کہا امام مالک نے کہ
اذان اور اقامت میں مجھکو کوئی حدیث نہیں پہنچی مگر میں نے اپنے شہر کے لوگوں کو جسطرح پایا وہی جانتا ہوں **ف**
یعنی اذان کے کلمات دو دو بار کہی جاویں اسلیے کہ بخاری نے انس سے روایت کیا کہ بلال کو حکم ہوا دو دو بار کہنے کا اذان میں اور ایک ایک بار
کہنے کا اقامت میں لیکن ابو داود اور طیالسی اور ابو داود اور ابن حبان اور نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان میں دو دو بار کہی جاوے مگر اخیر کا لا الہ الا اللہ اس سے مستثنی ہے کیونکہ وہ سب کے نزدیک ایکبار کہنا چاہیے
(زرقانی) **ص** اور اقامت ایک ایک بار کہی جاوے **ف** اسطرح اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ
حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور بعضوں کے نزدیک قد قامت الصلوٰۃ کو دو مرتبہ کہیں کیونکہ
بخاری کی روایت میں قد قامت الصلوٰۃ کا استثنا مذکور ہے زرقانی نے کہا کہ یہ استثنا حدیث میں داخل نہیں ہے بلکہ ایوب کا قول ہے
ص اور یہی طریقہ ہے ہمارے شہر کے لوگوں میں اور لیکن اٹھنا لوگوں کا وقت تکبیر تو میں نے اسکی کوئی حد نہیں سنی جو مقرر کیجاوے
مگر میں اسکو لوگوں کی طاقت اور قوت کے لحاظ سے کہتا ہوں **ف** یعنی جو شخص طاقتور ہے وہ تکبیر شروع ہوتے ہی
اٹھ کھڑا ہووے اور جو شخص کمزور ہو وہ جب تکبیر ختم ہو اوسوقت اٹھے اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ اگر امام مقتدیوں کے ساتھ مسجد
میں ہو تو مقتدی لوگ نہ اٹھیں جب تک تکبیر سے فراغت نہو اور جو مسجد میں نہو تو جبتک امام نہ آلیوے تب تک نہ اٹھیں ابن المنذر
نے انس سے روایت کیا کہ وہ اٹھتے تھے جب موذن قد قامت الصلوٰۃ کہتا تھا اور سعید بن منصور نے سند عبد اللہ کو صحابہ سے روایت
کیا اور سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ جب موذن اللہ اکبر کہے تو مقتدیوں کو اٹھنا واجب ہو جاتا ہے اور جب حی علی الصلوٰۃ کہے تو صفیں
برابر کیجاویں اور جب لا الہ الا اللہ کہے امام تکبیر کہے اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ جب حی علی الصلوٰۃ ہو تو اٹھیں اور جب قد قامت
الصلوٰۃ ہو تو امام تکبیر تحریمہ کہے کہتا ہے کہ صحیح ہمارے نزدیک یہی ہے کہ تکبیر شروع ہوتے ہی اٹھیں کیونکہ عبد الرزاق نے ابن شہاب
سے روایت کیا کہ صحابہ جب موذن اللہ اکبر کہتا تو اٹھ کھڑے ہوتے اور جبتک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے

صفین برابر ہو جاتین اور بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ تکبیر ہوئی پس برابر کین لوگون نے صفین پہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
مسلم کی روایت مین ہے کہ تکبیر ہوئی پس کہڑے ہوئے ہم اور برابر کیا ہم نے صفون کو قبل اس بات کے کہ نکلین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ف امام مالک باوجود اس بات کے کہ محدثین کے نزدیک بڑے واقف اور کامل ہین علم حدیث مین اور امام ہین اہل مدینہ کے مگر اون کو اس
مضمون مین کوئی حدیث نہین پہنچی تہی اس سے صاف معلوم ہوا کہ ہر مجتہد کو تمام حدیثین پہنچنا ضرور نہین ہے اور نہ یہ بات تسلیم کیجاتی
آتی ہے کہ ائمہ اربعہ مین سے کسی امام کو بہی ساری حدیثین پہونچی ہون علی الخصوص امام اعظم اور امام مالک کو کیونکہ ان دونو کا زمانہ
بہت اول تہا اور اسوقت تک حدیث کی کتابین جمع نہین ہوئی تہین جابجا صحابہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملکون ملکون
پہیل کر انتقال کرچکے تہے ایک ایک حدیث سننے کے واسطے لوگ صدہا کوس سفر کرتے تہے برخلاف اس زمانہ کے کہ تمام کتابین
حدیث کی مدون ہوگئین اب حدیثون کا ملنا آسان ہوگیا اسیوجہ سے امام اعظم اور امام مالک وغیرہ کی بہت سے مسائل ایسے ہین جن
مین انہون نے قیاس پر عمل کیا اور حدیث نہ پائی اب اگر قیاس ان کا مطابق حدیث صحیح کے نکلے تو قبول کیا جاوے ورنہ حدیث
صحیح کا اتباع ضرور ہے پابندی اون کے قیاس کی لازم نہین ہے اس فائدہ کو یاد رکہنا چاہیے **کہا** یحیٰی نے سوال ہوا امام
مالک سے کہ اگر چند مقیم لوگ ارادہ کرین کہ جماعت سے ادا کرین فرض نماز کو تو صرف تکبیر کہہ لینا کافی ہے یا اذان بہی دینا ضرور
تو جواب دیا امام مالک نے کہ تکبیر کہہ لینا کافی ہے اور اذان واجب ہے اون مسجدون مین جہان جماعت سے نماز ہوا کرتی ہے کہا یحیٰی
نے سوال ہوا امام مالک سے کہ بعد اذان کے موذن سلام کرے امیر کو اور بلاوے اسکو نماز کے لیے اور کون وہ شخص ہے جسپر اول سلام کیا
موذن نے تو جواب دیا امام مالک نے کہ مجہے یہ خبر نہین پہونچی کہ اول زمانہ مین موذن سلام کرتا ہوا امیر کو **ف** یعنی زمانہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین مین یہ دستور نہ تہا بلکہ موذن اذان کہدیتا تہا پہر اگر امام کسیکام مین ہوتا تو موذن اسکو
آنکر خبر کردیتا کہ جمع ہین اب جو یہ تکلفات نکلی ہین کہ موذن امیر و حاکم کے دروازہ پر آنکر کہتا ہے السلام علیک یہا الامیر
رحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوۃ یرحمک اللہ یہ سب تکبر اور غرور کی باتین ہین اور نماز حاضر ہی اور غرور توڑنے کے لیے ہی کیونکہ موذن
جب اذان کہتا ہے تو اللہ تعالی جل شانہ کیطرف سے حی علے الصلوۃ کہکر نماز کو بلاتا ہے پہر امیر و فقیر سب غلام ہین پروردگار جل
شانہ کے فورًا بندگی کرنیکو جانا چاہیے ابو محذورہ نے بعد اذان کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب بلایا تو حضرت عمر خفا ہوئے کیونکہ یہ
کام نیا نکالا گیا دین مین اسکی اصل زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مین نہ تہی ابن عبد البر نے کہا کہ اول اس کام کا رواج معاویہ رضی اللہ عنہ
نے پہیلایا اور موذن کو حکم دیا کہ بعد اذان کے آنکر اس طرح خبر کردیا کرے السلام علی امیر المؤمنین الصلوۃ یرحمک اللہ بعضون
نے کہا کہ سب سے پہلے اس فعل کو مغیرہ بن شعبہ نے رواج دیا لیکن پہلا قول صحیح ہے ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا کہ جب عمر
مکہ مین آگئے تو ابو محذورہ اذان کہکر اون کے بلانیکو آئے اور کہا الصلوۃ یا امیر المؤمنین حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح تو حضرت عمر
نے کہا خرابی ہو تیری کیا تو دیوانہ ہے کیا اذان کا بلانا کافی نہ تہا اور ہم نہ آتے پہر کاہیکو بلانیکو آیا حاصل تحقیق اس باب
مین یہی ہے کہ یہ فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تہا نہ خلفای راشدین کے زمانہ مین بلکہ بعد اسکے امرا اور حکام نے اسکو

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امام اعظم و [illegible] ضرور [illegible] مین [illegible] یہان اول [illegible]

رواج دیا پس اولی یہی ہے کہ ترک کیا جاوے اور اختیار کیا جاوے طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین کا کیونکہ اوس مین
بہتری ہی دنیا اور دین کی اور واقدی نے جو نقل کیا ہے کہ بلال رض بعد اذان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آنکر کہتے
تہے السلام علیک یا رسول اللہ پہر ابوبکر کے زمانہ مین کہتے تہے السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ الصلوٰۃ یا خلیفہ رسول اللہ
قابل اعتماد کے نہین ہے کیونکہ واقدی متروک ہے محدثین کے نزدیک علی الخصوص جبکہ نقل اوسکی مخالف ہو روایات معتبرہ کے
(زرقانی باختصار) کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک موذن نے اذان دی پہر انتظار کیا لوگون کا لیکن کوئی نہ آیا تو اوسنے
اکیلے تکبیر کہکر نماز پڑہ لی جب وہ نماز پڑہ چکا تو لوگ آئے اب موذن پہر اون لوگون کے ساتہہ نماز پڑہے یا نہ پڑہے تو جواب دیا امام مالک نے کہ موذن
اور جو لوگ آئے ہین وہ اکیلے اکیلے نماز پڑہ لیوین **ف** مذہب یہ ہے کہ وہی موذن امام بہی ہو مسجد کا تو اگر امام سہو لوگونکو
درست ہے کہ جماعت سے پڑہ لیوین اور موذن بہی اگر چاہے پہر انکو ساتہ پڑہ لیوے یہ مذہب امام مالک کا ہے کہ جس مسجد مین امام
مقرر ہو وہان دو جماعتین ایک نماز کی نہ کیجاوین اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور امام ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما کا
مذہب اسکے خلاف ہے وہ یہ کہتے ہین کہ دو یا تین بار جماعت کا ہونا مسجد مین کچہ قباحت نہین رکہتا اور نہ اللہ نے اس سے منع کیا اور اسکے
رسول نے اور دلیل جواز کی یہہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جماعت سے نماز پڑہ چکے تہے پہر ایک شخص آیا اور اوسنے اکیلی نماز پڑہنے کا
ارادہ کیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی شخص تم مین سے تصدق کرتا ہے اسپر تو نماز پڑہے ساتہہ اسکے سو ایک شخص کہڑا
ہوا اور وہ نماز پڑہ چکا تہا ساتہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر نماز پڑہی اوسنے ساتہہ اس شخص کے (زرقانی) کہا یحییٰ
نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک موذن نے اذان دی پہر نفل پڑہنے لگا اب لوگون نے یہ ارادہ کیا کہ جماعت کہڑی کرین دوسری
شخص کے تکبیر سے تو جواب دیا امام مالک نے کہ اس مین کچہ قباحت نہین ہے خواہ موذن تکبیر کہے یا اور کوئی شخص کہے دونون برابر ہین
ف اور یہی قول ابوحنیفہ کا ہے اور لیث اور ثوری اور شافعی اور اکثر اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص اذان دیوے
وہی تکبیر کہے اور دلائل ہر ایک کے موجود ہین کتب احادیث مین کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ صبح کی اذان تو قدیم سے قبل وقت کے
ہوتی چلی آتی ہے لیکن اور نمازون کی اذان بعد وقت کے چاہیے **ف** جمہور علما اور ائمہ ثلثہ کا مذہب یہی ہے کہ فجر کی اذان
صبح صادق سے اول درست ہے بدلیل حدیث ابن عمر کے جو آگے آتی ہے اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان بہی قبل وقت کے
نہ دیجاوے کہا امام مالک نے اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُؤْذِنُهُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ
مِنَ النَّوْمِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر پاس موذن آیا نماز صبح
کی خبر کرنیکو تو سوتا ہوا پایا حضرت عمر کو پس کہا اوسنے الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ یعنے نماز بہتر ہے سونے سے اے امیر مومنون کے تو حکم
کیا حضرت عمر نے موذن کو کہ کہا کرے اس کلمہ کو صبح کی اذان مین **ف** اس اثر کو دارقطنی نے ابن عمر سے مسندا روایت
کیا ہے کہ عمر نے موذن سے کہا جب پہنچو تو حی علی الفلاح پر فجر کے اذان مین تو کہہ بعد اوسکے الصلوٰۃ خیر من النوم دو بار پہر
حضرت عمر نے موذن سے کہا کہ اس کلمہ کو صبح کی اذان مین کہا کر اس سے یہ غرض ہے کہ اذان کے باہر اس کلمہ کے کہنے کا موقع نہین ہے

اور بکروہ رکہا حضرت عمر نے بعد اذان کے بیر اعلام کرنیکو جیسے کہ امرا اور حکام نے نکالا ہے چنانچہ ابھی اسکا ذکر گذرا اور نہ یہ کلمہ نکالا
ہوا حضرت عمر کا نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہی نماز فجر میں یہ کلمہ کہا جاتا تھا چنانچہ ابن ماجہ نے روایت کیا بلال
کہ وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کرنیکے لیے واسطے نماز صبح کے تو لوگوں نے کہا کہ آپ سوتے ہیں تو بلال نے کہا کہ الصلوۃ
خیر من النوم بعد اوسکے یہ کلمہ مقرر کیا گیا اذان فجر میں اور ایسا ہی حکم باقی رہا اور ابو محذورہ سے روایت ہے کہ میں لڑکا تھا تو دی
اذان دی فجر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حنین کے روز تو جب پہونچا میں حی علی الفلاح پر فرمایا آپ نے ملادے اوس میں
الصلوۃ خیر من النوم **عن** مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَصْبَحِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَدْرَكْتُ عَلَيْهِ النَّاسَ إِلَّا النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ
ترجمہ مالک بن ابی عامر اصبحی جد امام مالک کے کہتے ہیں کہ میں نہیں دیکھتا کسی چیز کو کہ باقی ہو اس طور پر جیسے پایا میں نے
صحابہ رضی اللہ عنہم کو مگر اذان کو **ف** یعنی سوا اذان کے اور تمام عبادات میں لوگوں نے تغیر اور تبدیل کر لیا ہے اور وہ
طریقہ چھوڑ دیا ہے جس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تھے سبحان اللہ جب تابعین کے زمانہ میں یہ قدر دین میں انقلاب
ہوا تھا کہ سوا اذان کے سب عبادتیں لوگوں نے بدل ڈالیں تھیں تو اس زمانہ پر آشوب اور فتنوں کا کیا کہنا اب بھی جو شخص طالب
حق ہے اور خدا اور رسول خدا کی اطاعت کا شائق اور شریعت کا عاشق ہے اسکو کچھ مشکل نہیں ہے زمانہ کے فسادات اور علما کے
اختلافات سے قطع نظر کرکے کتاب اللہ اور اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری کو اپنا دستور العمل بناوے تب اچھی طور
سے ایمان اور یقین کی حلاوت پاوے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ فوس ہے کہ اس زمانہ اخیر میں اذان
بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر نہیں رہی بعض لوگوں نے اذان کے کلمات میں کمی بیشی کی کسی نے اول آخر میں اذان کے نئی
نئی دعائیں تراش لیں کسی نے ترجیع اکسی نے تذکیر نکالی کسی نے انگلیوں کا چومنا آنکھوں سے لگانا ضروری جانا مگر اذان کے جو آپ
کو جو سنت تھا چھوڑ دیا کسی نے راگ کی طرح اذان میں گانا شروع کیا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ زرقانی نے کہا کہ
اس خبر سے حجت پکڑی ان لوگوں نے جو کہتے ہیں اہل مدینہ کا قول اور فعل کچھ شرعاً حجت نہیں ہے بلکہ حجت وہی ہے جو باسانید صحیحہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آئمہ خلفای راشدین سے منقول ہے مترجم کہتا ہے کہ جب اکابر علماء نے تصریح کر دی اس بات کی کہ مدینہ
منورہ بلکہ معظمہ کے لوگوں کا قول و فعل کچھ سند نہیں ہے کیونکہ دونو مقاموں میں بدعات کا رواج بہت ہو گیا ہے بلکہ سند
کتاب اللہ ہے یا سنت رسول اللہ ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے کتاب اللہ اور حدیث نبوی پر عمل کرنیکی توفیق دیوے اور گمراہی سے
بچاوے **عن** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَمِعَ الْإِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَقِيعِ فَأَسْرَعَ الْمَشْيَ إِلَى الْمَسْجِدِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے
کہ عبد اللہ بن عمر نے تکبیر سنی اور وہ بقیع میں تھے تو جلدی جلدی چلے مسجد کو **ف** زرقانی نے کہا کہ مراد جلدی چلنے سے
یہ ہے کہ معمولی چال سے ذرا تیز چلے نہ یہ کہ دوڑے کیونکہ حدیث مرفوع اور گذری کہ مت آؤ نماز کو دوڑتے ہوئے ابن عبد البر نے کہا کہ وہ سب
سے جب نماز کو چلے تو بہتر چال اطمینان سے خواہ نماز کے ملنے کی امید ہو یا نہ ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم یہی ہے
اور وہی حجت ہے جو بواسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے اور محمد بن سیرین نے عبد اللہ بن عمر سے نقل کیا ہے جلد وہ

اور مثل [illegible] اذان میں بدعت

نماز کو جاتے تو اتنا آہستہ جاتے کہ اگر چیونٹی اون کے ساتھ چلتی تو پیچھے رہ جاتی واللہ اعلم **النداء فی السفر وعلی غیر وضوء** سفر میں اور بے وضو اذان کہنے کا بیان **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر اذّن بالصلوٰۃ فی لیلۃ ذات برد و ریح فقال الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلۃ باردۃ ذات مطر یقول الا صلوا فی الرحال **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے اذان دی نماز کی رات کو جس میں سردی اور ہوا بہت تھی پھر کہا کہ نماز پڑھلو اپنے اپنے ڈیروں میں پھر کہا ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے موذن کو جب رات ٹھنڈی ہوتی تھی یا پانی برستا تھا یہ کہ پکار دے نماز پڑھلو اپنے اپنے ڈیروں میں **ف** صحیح ابو عوانہ میں ہے کہ رات ٹھنڈی ہوتی تھی یا پانی برستا تھا یا ہوا چلتی تھی معلوم ہوا کہ ان تینوں امروں میں سے اگر ایک امر بھی ہو تو جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان لا یزید علی الاقامۃ فی السفر الا فی الصبح فانہ کان ینادی فیہا و یقیم و کان یقول انما الاذان للامام الذی یجتمع الناس الیہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر سفر میں صرف تکبیر کہتے تھے مگر نماز فجر میں اذان بھی کہتے تھے اور عبد اللہ بن عمر یہ بھی کہا کرتے تھے کہ اذان اس امام کے لیے ہے جسکے پاس لوگ جمع ہوں **ف** یہی مذہب ہے مالک کا اور ائمہ ثلثہ اس کے خلاف ہیں **عن** ہشام بن عروۃ ان اباہ قال لہ اذا کنت فی سفر فان شئت ان تؤذن و تقیم فعلت و ان شئت فاقم ولا تؤذن **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے اونکے باپ نے کہا کہ جب تو سفر میں ہو تو تجھے اختیار ہے چاہے اذان اور اقامت دونوں کہہ چاہے فقط اقامت کہے اور اذان نہ کہے یحییٰ نے کہا سنا میں نے مالک سے وہ کہتے تھے سوار ہو کر اذان دینے میں کچھ قباحت نہیں ہے **عن** سعید بن المسیب انہ کان یقول من صلی بارض فلاۃ صلی عن یمینہ ملک و عن شمالہ ملک فان اذن و اقام الصلوٰۃ صلی وراءہ من الملئکۃ امثال الجبال **ترجمہ** سعید بن مسیب نے کہا جو شخص نماز پڑھتا ہے میدان میں تو داہنی طرف اسکے ایک فرشتہ اور بائیں طرف اسکے ایک فرشتہ نماز پڑھتا ہے اگر اذان دیکر تکبیر کہکر نماز پڑھی تو اوس کے پیچھے بہت فرشتے نماز پڑھتے ہیں مثل پہاڑوں کے **ف** اس مضمون کو نسائی نے سلمان فارسی سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے موقوفاً روایت کیا ہے بعض شافعیہ نے اس اثر سے استدلال کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے اکیلے نماز جنگل میں پڑھی پھر قسم کھائی اس بات کی کہ میں نے جماعت سے نماز پڑھی تو وہ اپنی قسم میں سچا ہوگا اس لیے کہ فرشتوں کی جماعت سے اوس نے نماز پڑھی **قدر السحور من النداء** اذان کا سحر کے وقت ہونا **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رات رہے سے اذان دیتے ہیں تم کھایا پیا کرو جب تک اذان دیوے عبد اللہ بیٹا ام مکتوم کا **عن** سالم بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم قال و کان ابن ام مکتوم رجلا اعمی لا ینادی حتی یقال لہ اصبحت اصبحت **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال اذان دیتا ہے رات کو تو تم کھایا پیا کرو جب تک اذان نہ

دیویں بیٹا ام مکتوم کا کہا ابن شہاب نے یا سالم نے یا عبد اللہ بن عمر نے کہ تہا بیٹا ام مکتوم کا اندہا اذان نہ دیتا تہا جب تک لوگ اوس سے کہتے تہے صبح ہو گئی صبح ہو گئی **ف** اس حدیث سے اندہے کی اذان کا درست ہونا اور دو اذانوں کا درست ہونا معلوم ہوا لیکن ایک کی بعد ایک ہو ساتہہ ہی دو اذانوں کا ہونا بعضوں نے مکروہ رکہا ہی

افتتاح الصلوٰۃ نماز کے شروع کرنیکا بیان

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفعھما کذلک ایضا وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع کرتے تہے نماز کو اوٹہاتے تہے دونوں ہاتہہ برابر دونوں مونڈہوں کے اور جب سر اوٹہاتے تہے رکوع سے تب بہی دونوں ہاتہوں کو اسیطرح اوٹہاتے اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد اور سجدوں کے بیچ میں ہاتہہ نہ اوٹہاتے نہ سجدہ کو جاتے وقت **ف** ابن وہب اور ابن قاسم اور ابن مہدی اور محمد بن الحسن اور عبد اللہ بن یوسف اور ابن نافع وغیرہم نے اپنے اپنے موطا میں امام مالک سے روایت کیا واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعھما کذلک ایضا یعنے جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اوٹہاتے تب بہی دونوں ہاتہوں کو اسیطرح اوٹہاتے اور یحیی بن یحیی کی روایت میں اذا رکع کا لفظ چہوٹ گیا ہی ابن عبد البر نے کہا کہ روایت اور لوگوں کی ٹہیک ہے اور ابن شہاب سے اور لوگ بہی سوا مالک کے اسی طرح روایت کرتے ہیں اختلاف کیا علماء نے ہاتہہ اوٹہانے میں وقت رکوع کے اور وقت سر اوٹہانے کے رکوع سے تو جمہور علماء مثل شافعی اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور طبری اور جماعت اہلحدیث کی نزدیک دونوں وقت ہاتہہ اوٹہانا چاہیے اور یہی صحیح روایت ہے مالک سے اور ابو حنیفہ نے اسکے خلاف کہا ہی امام بخاری نے کتاب رفع الیدین میں عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا ہی کہ وہ جب کسی کو دیکہتے ہاتہہ نہیں اوٹہاتا وقت رکوع کے اور وقت سر اوٹہانے کے رکوع سے مارتے اوسکو کنکروں سے اور بخاری نے روایت کیا عبد اللہ بن عمر سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہتے دو رکعت پڑہکے کہڑے ہوتے اور تکبیر کہتے اور دونوں ہاتہہ اوٹہاتے اور ابو داؤد نے حضرت علی اور ابو حمید ساعدی سے ایسا ہی روایت کیا اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے تو چار مقام پر ہاتہوں کا اوٹہانا نماز میں ثابت ہوا ایک شروع نماز کیوقت دوسرے جب رکوع کو جہکتے تیسرے جب رکوع سے کہڑے ہوتے چوتہے جب پہلا تشہد پڑہکر کہڑے ہوتے امام بخاری نے کتاب رفع الیدین میں کہا کہ رفع الیدین کی حدیث کو سترہ صحابیوں نے روایت کیا اور حاکم اور ابن مندہ نے عشرہ مبشرہ کو رفع کے رواۃ میں ذکر کیا اور بعض محدثین نے تلاش کیا رفع کی روایتوں کو تو پچاس صحابہ کی روایت سے پایا اور سوا ابن مسعود اور اصحاب ابن مسعود کے کسی سے بسند صحیح ترک اسکا ثابت نہیں واللہ اعلم (زرقانی) **عن** علی بن حسین بن علی بن ابی طالب انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الصلوٰۃ کلما خفض ورفع فلم تزل تلک صلوتہ حتی لقی اللہ ترجمہ امام زین العابدین جنکا اسم مبارک علی ہی اور وہ بیٹے ہیں حضرت امام حسین بن علی بن ابی طالب کے روایت ہے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز میں جب جہکتے اور جب اوٹہتے اور ہمیشہ رہی اسیطرح سے نماز آپکی یہانتک کہ ملے اللہ جل جلالہ سے **ف** سوا ایک جگہ کے جب

سر اٹھاتے رکوع سے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا و لک الحمد جیسا اوپر گذرا (زرقانی) عن سلیمان بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یرفع یدیہ فی الصلوة ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اٹھاتے تھے ہاتھ
نماز میں ف شعبہ کی روایت میں ہے اور اٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں کو جب تکبیر کہتے تھے شروع نماز میں اور جب اٹھاتے سر
رکوع سے (زرقانی) عن ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف ان ابا ہریرة کان یصلی لہم فیکبر کلما خفض و رفع فاذا انصرف
قال واللہ انی لاشبہکم بصلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ امام ہوتے تھے اور تکبیر
کہتے تھے جب جھکتے اور جب اٹھتے اور پھر جب فارغ ہوتے تو کہا قسم خدا کی میں زیادہ مشابہ ہوں تم سب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی نماز سے عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یکبر فی الصلوة کلما خفض و رفع ترجمہ سالم بن عبد اللہ
سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر تکبیر کہتے نماز میں جب جھکتے اور اٹھتے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا افتتح الصلوة
رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما دون ذلک ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب شروع
کرتے نماز کو اٹھاتے دونوں ہاتھ برابر دونوں مونڈھوں کے اور جب سر اٹھاتے رکوع سے اٹھاتے دونوں ہاتھ ذرا کم اس سے ف
یعنی مونڈھوں سے کچھ ذرا نیچے رکھتے اس حدیث کو ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور دون ذلک کا لفظ سوا مالک
کے اور کسی نے روایت نہیں کیا بلکہ ابن جریج نے نافع سے پوچھا کہ کیا پہلی بار میں ابن عمر زیادہ بلند کرتے تھے ہاتھ بہ نسبت بعد
کے کہا نہیں (زرقانی) عن ابی نعیم وهب بن کیسان عن جابر بن عبد اللہ انہ کان یعلمہم التکبیر فی الصلوة
قال فکان یامرنا ان نکبر کلما خفضنا و رفعنا ترجمہ وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری سکھاتے
تھے ان کو تکبیر نماز میں تو حکم کرتے تھے کہ تکبیر کہیں ہم جب جھکیں ہم اور اٹھیں ہم عن ابن شہاب انہ کان یقول اذا ادرک
الرجل الرکعة فکبر تکبیرة واحدة اجزأت عنہ تلک التکبیرة ترجمہ ابن شہاب کہتے تھے جب پا لیا کسی شخص نے
رکوع اور ایک تکبیر کہہ لی تو یہ تکبیر کافی ہو جاوے گی تکبیر تحریمہ سے ف : اگرچہ نیت نہ کرے تکبیر تحریمہ کی یہ مذہب ابن شہاب کا ہے
اور یحییٰ نے کہا کہ مالک نے کہا ہمارے نزدیک جب کافی ہوگی کہ اس تکبیر سے تکبیر تحریمہ کی نیت کرے (زرقانی) کہا یحییٰ نے پوچھے
گئے مالک اس شخص سے جو امام کے ساتھ شریک ہوا نماز میں اور بھول گیا تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کو یہاں تک کہ ایک رکعت پڑھ لی
پھر یاد کیا کہ اس نے تکبیر تحریمہ نہیں کہی تھی نہ رکوع کے وقت تکبیر کہی تھی بلکہ دوسری رکعت میں تکبیر کہی تو جواب دیا امام مالک
نے کہ پھر سے پڑھنا نماز کا بہتر ہے اور جو امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہنا بھول گیا لیکن رکوع کے وقت تکبیر کہہ لی تو یہ تکبیر کافی
ہو جاوے گی تکبیر تحریمہ سے جب کہ نیت کی ہو اس نے اس تکبیر سے تکبیر تحریمہ کی کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جو شخص نماز پڑھنے لگا اور بھول
جاوے تکبیر تحریمہ تو پھر سے پڑھے نماز کو کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہ امام اگر بھول جاوے تکبیر تحریمہ اور فارغ ہو جاوے نماز سے
تو پھر پڑھے اور جن لوگوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھی ہو وہ بھی نماز لوٹا دیں اگرچہ ان لوگوں نے تکبیر تحریمہ کہی ہو ف
تکبیر تحریمہ جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کے نزدیک رکن ہے نماز کا لیکن رکوع کی تکبیر اس سے کافی ہو جاتی ہے

اور مقتدی ایسے جو امام کے ساتھ اٹھ کر شریک ہوئے بعض علماء کے نزدیک اور بعض کے نزدیک جب کافی ہوتی ہے کہ نیت کرے تو تکبیر تحریمہ کی (زرقانی)

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مغرب اور عشا کی نماز میں قرات کا بیان

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا سورۂ طور کو مغرب کی نماز میں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ لَهُ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ اِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ ترجمہ ام فضل نے عبداللہ بن عباس کو سورۂ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہا اے بیٹے میرے یاد دلا دیا تو نے یہ سورہ پڑھ کر اخیر جو سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سورہ کو پڑھا تھا آپ نے مغرب میں عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّهُ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ فَصَلَّيْتُ وَرَاءَهُ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ مِنْ قِصَارِ الْمُفَصَّلِ ثُمَّ قَامَ فِي الثَّالِثَةِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنَّ ثِيَابِي لَتَكَادُ اَنْ تَمَسَّ ثِيَابَهُ فَسَمِعْتُهُ قَرَأَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَبِهٰذِهِ الْاٰيَةِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ترجمہ ابو عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہ میں آیا مدینہ میں جب ابوبکرؓ خلیفہ تھے تو پڑھی میں نے پیچھے ان کے مغرب کی نماز تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورہ مفصل کی چھوٹی سورتوں میں سے پڑھی پھر جب تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو میں نزدیک ہو گیا ان کے یہاں تک کہ میرے کپڑے قریب تھے کہ چھو جاویں کپڑوں سے تو سنا میں نے پڑھی انہوں نے سورہ فاتحہ اور اس آیت کو رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ **ف** مفصل کی سورتیں کس سورۃ سے شروع ہیں اس میں بڑا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں سورہ والصافات سے بعض کہتے ہیں سورہ جاثیہ سے بعض کہتے ہیں سورہ فتح سے بعض کہتے ہیں سورہ حجرات سے بعض کہتے ہیں سورہ قاف سے بعض کہتے ہیں سورہ صف سے بعض کہتے ہیں تبارک سے بعض کہتے ہیں سورہ اعلیٰ سے بعض کہتے ہیں سورہ والضحیٰ سے اور مالکیہ اور شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک اصح یہی ہے کہ سورہ حجرات سے شروع ہے اس اثر سے معلوم ہوا کہ پچھلی رکعتوں میں بھی بعد سورہ فاتحہ کے قرات قرآن درست ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک اخیر کی رکعتوں میں سورہ فاتحہ پر قناعت کرنا چاہیے کیونکہ روایت کیا بخاری و مسلم نے ابو قتادہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورہ پڑھتے اور پچھلی دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھتے اور بعضوں نے کہا کہ اس آیت کو حضرت ابوبکر نے بطور قنوت کے پڑھا اور ایک جماعت علماء نے جائز رکھا قنوت کو ہر نماز میں (زرقانی و علی)

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ يَقْرَأُ فِي الْاَرْبَعِ جَمِيعًا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَكَانَ اَحْيَانًا يَقْرَأُ بِالسُّورَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَرِيضَةِ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ كَذٰلِكَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب اکیلے نماز پڑھتے تھے تو چاروں

رکعتون مین سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑہتے تہے اور کبہی دو دو تین تین یا تین ایک رکعت مین پڑہتے تہے فرض کی نمازمین
اور مغرب کی نماز مین دو رکعتون مین فاتحہ اور سورت پڑہتے تہے **عن** البراء بن عازب انہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم العشاء فقرأ فیہا بالتین والزیتون **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے کہ مین نے نماز پڑہی ساتہہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشا کی تو پڑہی آپنے اوس مین والتین والزیتون **ف** پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت
مین انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور صحیحین مین ہے کہ آپنے عشا کی نماز مین اذا السماء انشقت پڑہی اور معاذ کو آپنے فرمایا تم
عشا کے لیے کیون نہین پڑہتا تو سورہ بروج اور انشقاق کی مانند از زرقانی مع زیادۃ **العمل فی القراءۃ**
کلام اللہ پڑہنے کا طریقہ **عن** علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبس القسی وعن تختم الذہب
وعن قراءۃ القرآن فی الرکوع **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے کہ منع کیا حضرت نے ریشمی کپڑا اور سونے کی انگوٹھی پہننے
سے اور قرآن کو رکوع مین پڑہنے سے **ف** ابو مصعب و قعنبی و ابن حسن کی روایت مین والمعصفر زیادہ ہے یعنی منع
کیا کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے یہ ممانعت مردون کے لیے ہے نہ عورتون کے لیے از زرقانی **عن** فروۃ بن عمرو البیاضی ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی الناس وہم یصلون وقد علت اصواتہم بالقراءۃ فقال ان المصلی یناجی ربہ فلینظر بما
یناجیہ بہ ولا یجہر بعضکم علی بعض بالقرآن **ترجمہ** فروہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے لوگون پاس
وہ نماز پڑہ رہے تہے آوازین انکی بلند تہین کلام اللہ پڑہنے سے تو فرمایا آپنے نمازی کانا پہوسی کرتا ہے اپنے پروردگار سے تو چاہیے کہ
سمجہ کر کانا پہوسی کرے اور نہ پکارے ایک تم مین کا دوسرے پر قرآن پڑہنے مین **ف** کانا پہوسی سے یہ مراد ہے کہ اپنے پروردگار
کے سامنے کہڑے ہو کر بحضور قلب اور خشوع اور خضوع کی اوس سے عرض معروض کرتا ہے اور اچہی کانا پہوسی کرنے سے یہ غرض
ہے کہ اچہے طور سے کلام اللہ پڑہے اعراب و مخارج صحیح اداکرے از زرقانی **عن** انس بن مالک قال قمت وراء ابی بکر
وعمر وعثمان فکلہم کان لا یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم اذا افتتحوا الصلوۃ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ نماز کو کہڑا ہوا
مین پیچہے ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے جب نماز شروع کرتے تو کوئی اون مین سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑہتا **ف**
یعنے پکار کر نہ پڑہتا یہی مذہب ہے اکثر علما کا اور یہی راجح ہے باعتبار قوت دلیل کے مگر آہستہ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ساتہ سورہ فاتحہ اور ہر سورۃ کے پڑہنا ضرور ہے اکثر علما کے نزدیک جلال الدین سیوطی نے کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پڑہنے
اور نہ پڑہنے اور آہستہ سے پڑہنے اور پکار کے پڑہنے سب بابون مین احادیث بہت وارد ہین اور دونون امر ثابت ہین اور
صحیح ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** مالک بن ابی عامر الاصبحی انہ قال کنا نسمع قراءۃ عمر بن الخطاب عند
دار ابی جہم بالبلاط **ترجمہ** مالک بن ابی عامر اصبحی سے روایت ہے کہ ہم سنتے تہے قراءۃ عمر بن خطاب کی اور وہ ہوتے تہے نزدیک
دار ابی جہم کے اور ہم ہوتے تہے بلاط مین **ف** بلاط ایک مقام ہے مدینہ مین درمیان بازار اور مسجد کے ابن عبد البر نے کہا کہ
حضرت عمر کی آواز بلند ہوتی تہی یہانتک کہ بلاط کے لوگ قراءت سنتے تہے اس سے معلوم ہوا کہ امام کو نماز مین جہر پکار کر کلام اللہ پڑہنا

درست ہے اور کراہت اس شخص کے لیے ہے جو تنہا پڑھتا ہو اور اشہب نے امام مالک سے روایت کیا کہ نفل نماز پڑھنے والا اگر اپنے گھر میں پکار کر
کلام اللہ پڑھے تو کچھ حرج نہیں بلکہ یہ باعث ہو نشاط اور قوت کا زرقانی ۔ **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا فَاتَهٗ
شَيْءٌ مِنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ اَنَّهٗ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَرَأَ لِنَفْسِهٖ
فِيْمَا يَقْضِيْ وَجَهَرَ ۔ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب فوت ہو جاتی کچھ نماز ان کی ساتھ امام کے جن میں امام نے پکار کر
قرارت کی تھی تو جب سلام پھیرتا امام تو عبداللہ بن عمر اٹھ کر پڑھتے جو رہ گئی تھی نماز پکار کر ۔ **عن** يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ
اِلٰى جَانِبِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ فَيَغْمِزُنِيْ فَاَفْتَحُ عَلَيْهِ وَنَحْنُ نُصَلِّيْ ۔ **ترجمہ** یزید بن رومان سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھتا تھا نافع کے
ایک جانب تو اشارہ کر دیتے تھے مجھ کو پس بتا دیتا تھا میں انکو جہاں وہ بھول جاتے تھے اور ہم نماز میں ہوتے تھے ۔ **ف** اس
اثر سے معلوم ہوا کہ سوا اپنے امام کے اور کو بھی بتا دینا درست ہے اور اہل کوفہ نے اپنے امام کو بھی بتانا مکروہ رکھا ہے اور مالک
اور شافعی کے نزدیک درست ہے کیونکہ اللہ اور رسول نے منع نہیں کیا اس سے اور ایک آیت میں متردد ہوئے تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تو جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا شاید ابی بن کعب تھے مطلب یہ تھا کہ اگر وہ ہوتے تو بتا دیتے زرقانی ۔ **اَلْقِرَاءَةُ
فِي الصُّبْحِ** صبح کی نماز میں قرارت کا بیان ۔ **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهَا سُوْرَةَ
الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا ۔ **ترجمہ** عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے نماز پڑھائی صبح کی تو پڑھی انہیں سورۂ بقر
دونوں رکعتوں میں ۔ **ف** پھر جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا آفتاب قریب تھا کہ نکل آوے فرمایا ابوبکر نے کہ اگر نکلتا تو ہم کو
غافل نہ پاتا اس اثر سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز میں قرارت طول کرنا اولی ہے اور وہ جو حدیث آئی ہے اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ
لِلْاَجْرِ روشن کرو فجر کو کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے اس سے یہی غرض ہے کہ نماز میں اتنی قرارت کرو کہ فجر روشن ہو جاوے جیسا ابوبکر
نے کیا کہ نماز تاریکی میں شروع کی اور لمبی سورت پڑھ کر فجر کو روشن کر دیا زرقانی ۔ **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهَا بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ وَسُوْرَةِ الْحَجِّ
قِرَاءَةً بَطِيْئَةً فَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ فَقَالَ اَجَلْ ۔ **ترجمہ** عروہ بن زبیر نے سنا عبداللہ
بن عامر بن ربیعہ سے کہتے تھے نماز پڑھی ہم نے پیچھے عمر بن خطاب کے صبح کی تو پڑھی انہوں نے سورۂ یوسف اور سورۂ حج ٹھہر ٹھہر کر عروہ
نے کہا کہ قسم خدا کی پس اس وقت کھڑے ہوتے ہوں گے نماز کو جب نکلتی ہو صبح صادق کہا عبداللہ نے ہاں ۔ **ف** یعنی بہت
سویرے صبح صادق نکلتی ہی کھڑے ہوتے ہوں گے تب تو اتنی بڑی بڑی سورتیں پڑھتے تھے اور پھر جلدی جلدی نہیں بلکہ ٹھہر ٹھہر
کر پڑھتے تھے ۔ **عن** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ الْفُرَافِصَةَ بْنَ عُمَيْرِ الْحَنَفِيَّ قَالَ مَا اَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ
ابْنِ عَفَّانَ اِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا ۔ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ فرافصہ بن عمیر حنفی نے کہا کہ میں نے
سورۂ یوسف یاد کر لی حضرت عثمان کے پڑھنے سے آپ صبح کی نماز میں اسکو بہت پڑھا کرتے تھے ۔ **ف** ابن عبد البر نے
کہا کہ حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان سب مقتدیوں کا حال پہچانتے تھے اور ان کی قوت اور حرص دیکھ کر اتنی بڑی بڑی سورتیں پڑھتے تھے

پڑھتے تھے اور مالک نے مستحب کہا ہے طول قرأت کو صبح کی نماز خصوصاً جاڑے کے دنوں میں لیکن آجکل کے زمانہ میں سخت تخفیف لازم
ہے جماعت میں البتہ اگر اکیلے پڑھے تو جتنی چاہے لمبی سورت پڑھے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو دھمکایا تھا لمبی سورت
کے پڑھنے پر اور کہا تھا کیا تو فساد پیدا کرتا ہے کیوں نہیں پڑھتا اقرأ باسم ربک والشمس وضحٰہا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ فِي السَّفَرِ بِالْعَشْرِ السُّوَرِ الْاُوَلِ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةٍ ترجمہ نافع سے روایت ہے
کہ عبد اللہ بن عمر سفر میں مفصل کے پہلے دس سورتوں میں سے ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھا کرتے تھے ف
بخاری میں ہے کہ آپ نے صبح کی نماز میں سورہ طور پڑھی اور ایک روایت میں ہے کہ ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک ایک رکعت یا
دونوں رکعتوں میں پڑھتے تھے اور مسلم میں ہے کہ صبح میں آپ نے سورہ قاف پڑھی اور ایک روایت میں ہے کہ والصافات پڑھی اور حاکم
نے روایت کیا کہ سورہ واقعہ پڑھی اور ایک روایت میں ہے کہ چھوٹی چھوٹی دو سورتیں پڑھیں اور یہ اختلاف بوجہ اختلاف احوال
اور مواقع کے ہے واللہ اعلم (زرقانی)

مَا جَاءَ فِي اُمِّ الْقُرْاٰنِ سورہ فاتحہ کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ مَوْلَى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادٰى اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ لَحِقَهٗ
فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى يَدِهٖ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ
لَا تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَعْلَمَ سُوْرَةً مَا اُنْزِلَ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا قَالَ اُبَيٌّ فَجَعَلْتُ اُبْطِئُ فِي الْمَشْيِ
رَجَاءَ ذٰلِكَ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ وَعَدْتَنِيْ قَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ اِذَا افْتَتَحْتَ الصَّلٰوةَ قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ هٰذِهِ السُّوْرَةُ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَ
الْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا ابی بن کعب کو اور وہ نماز پڑھ رہے تھے تو
جب نماز سے فارغ ہوئے مل گئے آپ سے پس رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنا ابی کے ہاتھ پر اور وہ نکلنا چاہتے تھے مسجد کے دروازے
سے فرمایا آپ نے میں چاہتا ہوں کہ نکلو تم مسجد کے دروازے سے یہاں تک کہ سیکھ لے ایک سورت ایسی کہ نہیں اتری توریت اور
انجیل اور قرآن میں مثل اُس کی کہا ابی نے پس ٹھہر ٹھہر کر چلنے لگا میں اسی امید میں پھر کہا میں نے اے رسول اللہ وہ سورت جسکا آپ نے
وعدہ کیا تھا سکھلانے کا مجھکو فرمایا آپ نے کیونکر پڑھتا ہے تو جب شروع کرتا ہے نماز کو کہا ابی نے تو میں پڑھنے لگا الحمد للہ رب العلمین
یہانتک کہ ختم کیا میں نے سورہ کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی سورت ہے اور یہ سورت سبع مثانی اور قرآن عظیم
ہے جو میں دیا گیا ف سبع مثانی سورہ فاتحہ کا نام ہے اسلیے کہ اس میں سات آیتیں ہیں پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہے اور مثانی اسکو اس لیے کہتے ہیں کہ یہ سورت دو بار اتری ایکبار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں یا اس لیے کہ ہر رکعت
میں پڑھی جاتی ہے تو نماز میں مکرر ہوتی ہے یا اسلیے کہ اسمیں ثنا اور تعریف ہے پروردگار کی یا اسلیے کہ مستثنیٰ ہوئی یہ سورت
خاص اس امت کے لیے یا اسلیے کہ اسکے ساتھ ایک سورت ملائی جاتی ہے اور قرآن عظیم بھی اسکا نام ہے کیونکہ یہ سورت
تمام قرآن کے مضامین کو شامل ہے اوصاف الٰہی اور ثنائے پروردگار اور اعتراف عبودیت بندہ کیجانب سے اور توحید اور

وعا سب اس میں موجود ہے یہ سورہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے اوس آیت کی ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم

عن ابی نعیم وهب بن کیسان انه سمع جابر بن عبد الله یقول من صلی رکعة لم یقرأ فیها بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام ترجمہ ابی نعیم وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا جابر بن عبد اللہ انصاری سے کہتے تھے جس شخص نے ایک رکعت پڑھی اور اوس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو گویا اوس نے نماز نہ پڑھی مگر جب کہ امام کے پیچھے ہو **ف** اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ سورہ فاتحہ پڑھنا نماز میں فرض ہے خواہ اکیلے نماز پڑھے یا امام کے پیچھے نماز جہری ہو یا سری ہر حال میں پڑھنا اسکا ضروری ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور مالک کا مذہب یہ ہے کہ نماز جہری میں امام کے پیچھے نہ پڑھے اور سری میں پڑھ لے اور ابو حنیفہ کا قول یہ ہے کہ امام کے پیچھے نہ پڑھے خواہ نماز جہری ہو یا سری صاحب تعلیق نے اپنے حاشیہ میں مسئلہ شعار اہلحدیث لکھا ہے اور جو لوگ فاتحۃ الکتاب خلف الامام اور جو کہتے ہیں پڑھنا فاتحہ کا امام کے پیچھے مگر یہ قول جابر بن عبد اللہ کا سوا ابو حنیفہ کے مذہب

القراءة خلف الامام فیما لا یجهر فیه بالقراءة

سورہ فاتحہ امام کے پیچھے امام کے سری نماز میں پڑھنے کا بیان

عن ابی السائب مولی هشام بن زهرة یقول سمعت ابا هریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من صلی صلوة لم یقرأ فیها بام القرآن فهی خداج هی خداج هی خداج غیر تمام قال فقلت یا ابا هریرة انی احیانا اکون وراء الامام قال فغمز ذراعی ثم قال اقرأ بها فی نفسک یا فارسی فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال الله تبارک وتعالی قسمت الصلوة بینی وبین عبدی نصفین فنصفها لی ونصفها لعبدی ولعبدی ما سأل قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرؤا یقول العبد الحمد لله رب العالمین یقول الله حمدنی عبدی یقول العبد الرحمن الرحیم یقول الله اثنی علی عبدی یقول العبد مالک یوم الدین یقول الله مجدنی عبدی یقول العبد ایاک نعبد وایاک نستعین فهذه الآیة بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل یقول العبد اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فهؤلاء لعبدی ولعبدی ما سأل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے پڑھی نماز اور نہ پڑھی اس میں سورۂ فاتحہ تو نماز اوسکی ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے ہرگز تمام نہیں ہے ابو السائب نے کہا اے ابوہریرہ کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو دبا دیا ابوہریرہ نے میرا بازو اور کہا پڑھ لے اپنے دل میں اے فارس کے رہنے والے کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالی نے بٹ گئی نماز میری اور میرے بندے کے بیچ میں آدھوں آدھ آدھی میری اور آدھی اوسکی اور جو بندہ میرا مانگے اوسکو دونگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو بندہ کہتا ہے سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب ہے سارے جہان کا پروردگار کہتا ہے میری تعریف کی میرے بندے نے بندہ کہتا ہے بڑی رحمت کرنیوالا مہربان پروردگار کہتا ہے خوبی بیان کی میری میرے بندے نے بندہ کہتا ہے مالک ہے انصاف کے دن کا پروردگار کہتا ہے بڑائی کی میری میرے بندے نے بندہ کہتا ہے خاص تجھ کو پوجتے ہیں ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے بیچ میں ہے اپنے پروردگار کی عظمت ہے اور بندہ کیطرف سے اقرار ہے بندگی کا بندہ کہتا ہے دکھا ہمکو سیدھی راہ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے اپنا کرم کیا نہ دشمنوں کا اور

اور گمراہون کی تو یہ آیتین بندہ کے لیے ہین اور یہ ہر بندہ جو مانگے سو دونگا **ف** اس حدیث سے نماز کی نہایت عظمت اور
بزرگی ثابت ہوئی کیونکہ نماز ایسی عبادت ٹھہری جس مین پروردگار سے باتین ہوتین ہین پس بندہ کو اس سے زیادہ اور کیا شرف
اور فخر ہوگا کہ اُسکا مالک بلکہ مالک سارے جہان کا اوس سے باتین کرے اور اُسکی مرادین برلانیکا وعدہ فرماوے اس حدیث سے یہ
بھی معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۂ فاتحہ کی جزو نہین ہے اس صورت مین أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پر چھٹی آیت ختم ہوگی اور
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ساتوین آیت ہوگی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس نماز مین سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جاوے وہ نماز ناقص
ناتمام ہے تو ظاہر حدیث مطلق ہے اور شامل ہے منفرد اور مقتدی دونون کو اس لیے ابو ہریرہ نے ابو السائب کے سوال کا یہ جواب دیا
کہ جب تو امام کے پیچھے ہو چپکے چپکے دل مین پڑھ لیا کر اب اختلاف ہوا ہے اس مین کہ امام کے ساتھ پڑھتا جاوے یا امام جو بیچ مین سکتے
کرتا ہے اوس مین پڑھتا جاوے یا امام جب وَلَا الضَّالِّينَ پر سکتہ کرے اوس وقت پڑھ لیوے اس حدیث سے یہ بات معلوم نہین ہوتی
کہ مقتدی جہری نماز مین امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے اور سری مین پڑھے بلکہ یہ حدیث عام ہے دونو صورتون مین پڑھنا چاہیے
پس امام مالک نے جو سری نماز مین پڑھنے کے لیے اس حدیث کو خاص کیا اوسکی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اور ناقص اور ناتمام کہنے
سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ نماز ہو جاتی ہے لیکن ناقص ہوتی ہے کیونکہ ناقص کا تمام کرنا ضرور ہے اور ناقص ایسی شے کو کہتے ہین جس کا
کوئی جز فوت ہو جاوے **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ **ترجمہ**
عروہ بن الزبیر سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے امام کے پیچھے سری نماز مین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ **ترجمہ** قاسم بن محمد امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ
پڑھتے تھے سری نماز مین **عَنْ** يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ
الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ **ترجمہ** نافع سورۂ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھتے تھے سری نماز مین کہا یحیی نے کہ مالک نے کہا کہ مجھکو یہ نہایت پسند
ان روایتون مین جو پہنچی اس باب مین

تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ

سورۂ فاتحہ جہری نماز
مین امام کے پیچھے نہ پڑھنے کا بیان **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ إِذَا
صَلَّى أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ وَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ
الْإِمَامِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سے جب کوئی پوچھتا کہ سورۂ فاتحہ پڑھی جاوے امام کے پیچھے تو جواب دیتے کہ جب
کوئی تم مین سے نماز پڑھے امام کے پیچھے تو کافی ہے اُسکو قرارت امام کی اور جو اکیلے پڑھے تو پڑھ لیوے کہا نافع نے اور تھے
عبداللہ بن عمر نہین پڑھتے تھے پیچھے امام کے **ف** بظاہر الفاظ سے یہی ابو حنیفہ کے مذہب کو ہے یعنے جب امام کے پیچھے
ہو سری نماز مین یا جہری نماز مین تو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے لیکن امام مالک نے اسکو نماز جہری سے خاص کیا ہے کہا یحیی نے سنا مین
نے امام مالک سے کہتے تھے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ نماز جہری مین امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اور سری مین پڑھے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِي مِنْكُمْ

أحدٌ آنفاً فقال رجل نعم انا يا رسول الله قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى اقول مالى انازع القرآن فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلعم فيما جهر فيه رسول الله صلعم بالقراءة حين سمعوا ذلك من رسول الله صلعم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے ایک نماز جہری سے پھر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ کلام اللہ پڑھا تہا ایک شخص بول اٹھا کہ ہاں میں نے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے جب ہی میں کہتا تہا اپنے دلمیں کیا ہوا ہے مجھکو چھینا جاتا ہے مجھ سے کلام اللہ کہا ابن شہاب یا ابو ہریرہ نے تب لوگوں نے موقوف کیا قرارت کو حضرت کے پیچھے نماز جہری میں جب یہ حدیث سنی آپ سے

ف اس حدیث سے صرف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ ایسی آواز سے نہ پڑہے جسکے باعث سے امام کے سننے میں خلل ہو اور ممانعت پڑہنے کی ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اگر آپ کو ممانعت منظور ہوتی تو صاف فرما دیتے کہ امام کے پیچھے پڑہو ہی مت کرو نہ آہستہ نہ زور سے اور ابن شہاب یا ابو ہریرہ کا کلام کہ لوگوں نے پڑہنا چھوڑ دیا حضرت کے پیچھے نماز جہری میں یہ ایک حکایت ہے اسکا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ پکار کر پڑہنا چھوڑ دیا یا سورہ فاتحہ سے زیادہ جو کچھ کلام اللہ پڑہتے تھے اسکا پڑہنا چھوڑ دیا یا حضرت کے ساتھ پڑہنا چھوڑ دیا بلکہ جب آپ سکتہ کرتے تو پڑہ لیتے واللہ سبحانہ اعلم منا ومن الکل

ما جاء في التامين خلف الامام

امام کے پیچھے آمین کہنے کا بیان۔ آمین کے معنے یہ ہیں کہ ہمکو بس رکھ اے پروردگار یا قبول کر ہماری دعا کو عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامينه تامين الملئكة غفر له ما تقدم من ذنبه قال ابن شهاب كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول آمين ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب امام کہے آمین تو تم بہی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین ملجاوے گی ملائکہ کی آمین سے بخشدیے جاویں گے اگلے گناہ اسکے کہا ابن شہاب نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تہے۔

امام کے پیچھے آمین کہنے کا بیان

ف یہ حدیث مرسل ہے دار قطنی نے غرائب اور علل میں اسکو موصولاً ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے روایت کیا اور کہا کہ حفص متفرد ہوا ساتھ اس روایت کے اور وہ ضعیف ہے اور ابن السراج نے روایت کیا ابن شہاب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین کہتے تو آمین پکار کر کہتے اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوتے سورہ فاتحہ سے بلند آواز سے آمین کہتے اور حمیدی نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کہتے ولا الضالین بلند آواز سے فرماتے آمین یہانتک کہ صف اول کے لوگ سنتے جو نزدیک تہے آپ سے اور وہ جو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جہر آمین کا ابتدائے اسلام میں تہا پھر منسوخ ہوا تو رد کرتا ہے اس کو وہ جو روایت کیا ترمذی اور ابو داود اور ابن حبان نے وائل بن حجر سے کہ نماز پڑہی انہوں نے پیچھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تو پکار کر آمین کہی آپ نے اور وائل بن حجر اخیر میں اسلام لائے ہیں علاوہ اسکے یہ حدیث امام مالک نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ جب امام آمین کہے تو تم بہی آمین کہو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آمین پکار کر کہنا چاہیے

امام کا آمین کہنا مقتدیونکو معلوم کیونکر ہوگا زرقانی رحمہ اللہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جسکا آمین کہنا برابر ہو
جاویگا ملائکہ کے کہنے کے بخشدیے جاوینگے اسکے اگلے گناہ اوسکے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین کوئی آمین کہتا ہے فرشتے بھی آسمان مین آمین کہتے ہین پس اگر برابر ہوجاوے
ایک آمین دوسری آمین سے تو بخشدیے جاتے ہین اگلے گناہ اوسکے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو **ف**
بعض روایات مین رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ہی بعض مین رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بعض مین اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بھی ہے بعض مین اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا
طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ ہے **ف** کیونکہ جسکا کہنا ملائکہ کے کہنے کے برابر ہوجاوے گا اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **اَلْعَمَلُ فِی الْجُلُوْسِ**
فِی الصَّلٰوةِ نماز مین بیٹھنے کا حال عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصْبَآءِ
فِی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ نَهَانِیْ وَقَالَ اصْنَعْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فَقُلْتُ وَکَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ قَالَ کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ وَضَعَ کَفَّهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ کُلَّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِیْ تَلِی
الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ کَفَّهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی وَقَالَ هٰکَذَا کَانَ یَفْعَلُ ترجمہ علی بن عبد الرحمن کہتے ہین کہ دیکھا مجھکو عبد اللہ بن
عمر نے نماز مین کنکریون سے کھیلتا ہوا تو جب فارغ ہوا مین نماز سے منع کیا مجھکو اور کہا کہ کیا کر جیسے کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین نے کہا کیسے کرتے تھے کہا جب بیٹھتے تھے آپ نماز مین تو داہنی ہتیلی کو داہنی ران پر رکھتے اور سب انگلیون کو بند کر لیتے اور کلمہ کی
انگلی سے اشارہ کرتے اور بائین ہتیلی کو بائین ران پر رکھتے اور کہا کہ اس طرح کرتے تھے آپ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جس وقت تشہد کے لیے بیٹھے اس وقت کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرے مسلم کی روایت مین ہے کہ فرمایا آپ نے یہ دفع کرنیوالی ہے
شیطان کو نہ بھولیگا کوئی تم مین جب تک اشارہ کرے گا اپنی انگلی سے اور بعض روایات مین حرکت دینا بھی انگلی کا منقول
ہے لیکن ایک رعیہ جو اٹھانا انگلی کا وقت اشہد ان لا الہ الا اللہ کی انکی کتابون مین مذکور ہے اوسکی اصل کسی حدیث سے
مین نے نہین پائی باوجودیکہ مینے تلاش کیا اسکی دلیل کو کتب حنفیہ و شافعیہ اور مالکیہ و حنابلہ مین مگر نہ پایا کوئی شاہد
اسکے لیے اور حدیث سے جو اشارہ ثابت ہے وہ یہی ہے کہ ابتدا ی قعدہ سے انگشت شہادت سے اشارہ کرتا رہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ
اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَصَلّٰی اِلٰی جَنْبِهٖ رَجُلٌ فَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ فِیْ اَرْبَعٍ تَرَبَّعَ وَثَنّٰی رِجْلَیْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ عَبْدُ اللّٰهِ عَابَ ذٰلِكَ
عَلَیْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِنِّیْ اَشْتَکِیْ ترجمہ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے

کہ عبد اللہ بن عمر کے پہلو میں نماز پڑھتے تھے ایک شخص نے تو جب وہ بیٹھا بعد چار رکعت کے چار زانو بیٹھا اور لپیٹ لئے دونوں پاؤں اپنے تو جب فارغ ہوئے عبد اللہ بن عمر نماز سے عیب کہا اس بات کو تو اس شخص نے جواب دیا کہ آپ ایسا کرتے ہیں کہا میں تو بیمار ہوں ف اختلاف کیا ہے علما نے کس طرح نماز میں بیٹھے شافعی نے کہا کہ پہلے قعدہ میں سیدھا پاؤں کھڑا کرے اور بائیں پر بیٹھے اور دوسرے قعدہ میں تورک کرے یعنی بائیں پاؤں کو ران کے نیچے سے نکال کر لٹا دیوے اور داہنے پاؤں کو کھڑا رکھے اور بائیں ران سرین سمیت زمین سے لگی رہے اور امام مالک نے کہا کہ دونوں قعدوں میں تورک کرے اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ دونو قعدوں میں سیدھا پاؤں کھڑا رکھے اور بائیں پاؤں پر بیٹھے اور سب صورتیں جائز ہیں اور خدا کا دین واسع ہے لیکن یہ اختلاف ہے کہ مستحب کونسی شکل ہے مصنفے عن المغیرة بن حکیم انه رای عبد الله بن عمر یرجع فی السجدتین فی الصلوة علی صدور قدمیه فلما انصرف ذکر ذلك له فقال انها لیست سنة الصلوة وانما افعل هذا من اجل انی اشتکی ترجمہ مغیرہ بن حکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا عبد اللہ بن عمر کو کہ بیٹھتے تھے درمیان دو سجدوں کے دونو پاؤں کی انگلیوں پر اور پھر سجدہ میں چلے جاتے تھے تو جب فارغ ہوئے نماز سے ذکر ہوا اسکا پس کہا عبد اللہ نے کہ اس طرح بیٹھنا نماز میں سنت نہیں ہے لیکن میں بیماری کی وجہ سے اس طرح بیٹھتا ہوں

عن عبید الله بن عبد الله بن عمر انه اخبره انه کان یری عبد الله بن عمر یتربع فی الصلوة اذا جلس قال ففعلته وانا یومئذ حدیث السن فنهانی عبد الله بن عمر وقال انما سنة الصلوة ان تنصب رجلك الیمنی وتثنی رجلك الیسری فقلت له فانك تفعل ذلك فقال ان رجلی لا تحملانی ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا عبد اللہ بن عمر کو چار زانو بیٹھتے ہوئے نماز میں تو وہ بھی چار زانو بیٹھے اور کم سن تھے وہ اون دنوں میں پس منع کیا انکو عبد اللہ نے اور کہا کہ سنت نماز میں یہ ہے کہ داہنے پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پاؤں کو لٹا دے کہا عبید اللہ نے کہ میں نے اون سے کہا تم تو چار زانو بیٹھتے ہو جواب دیا عبد اللہ نے کہ میرے پاؤں میرا بوجھ اٹھا نہیں سکتے

عن یحیی بن سعید ان القاسم بن محمد اراهم الجلوس فی التشهد فنصب رجله الیمنی وثنی رجله الیسری وجلس علی ورکه الایسر ولم یجلس علی قدمیه ثم قال ارانی هذا عبد الله بن عبد الله بن عمر وحدثنی ان اباه کان یفعل ذلك ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد نے سکھایا لوگوں کو بیٹھنا تشہد میں تو کھڑا کیا داہنے پاؤں کو اور جھکایا بائیں پاؤں کو اور بیٹھے بائیں سرین پر اور نہ بیٹھے بائیں پاؤں پر پھر کہا قاسم نے کہ بتایا مجھ کو اس طرح بیٹھنا عبد اللہ نے اور کہا کہ میرے باپ عبد اللہ بن عمر اسی طرح کرتے تھے

التشهد فی الصلوة تشہد کا بیان

عن عبد الرحمن بن عبد القاری انه سمع عمر بن الخطاب وهو علی المنبر یعلم الناس التشهد یقول قولوا التحیات لله الزاکیات لله الطیبات الصلوات لله السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ترجمہ عبد الرحمن بن عبد القاری نے سنا عمر بن الخطاب سے اور وہ منبر پر تھے سکھاتے تھے لوگوں کو تشہد کہتے تھے کہو التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ الخ عن نافع ان عبد الله بن عمر کان یتشهد فیقول بسم

اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ
شَهِدْتُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ يَقُوْلُ هٰذَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَيَدْعُوْ اِذَا قَضٰى تَشَهُّدَهٗ
بِمَا بَدَا لَهٗ فَاِذَا جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ تَشَهَّدَ كَذٰلِكَ اَيْضًا اِلَّا اَنَّهٗ يُقَدِّمُ التَّشَهُّدَ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا بَدَا لَهٗ فَاِذَا قَضٰى تَشَهُّدَهٗ
وَاَرَادَ اَنْ يُّسَلِّمَ قَالَ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ
يَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْاِمَامِ فَاِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ اَحَدٌ عَنْ يَّسَارِهٖ رَدَّ عَلَيْهِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر تشہد پڑھتے تھے اس
طرح بسم اللہ التحیات للہ الخ کہتے تھے پہلی دو رکعتوں کے بعد اور دعا مانگتے تھے بعد تشہد کے جو کچھ جی چاہتا تھا پھر جب اخیر قعدہ کرتے
تو اسیطرح تشہد پڑھتے مگر پہلے تشہد پڑھتے پھر دعا مانگتے جو چاہتے اور بعد تشہد کے جب سلام پھیرنے لگتے تو کہتے السلام علی النبی و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام علیکم داہنی طرف کہتے پھر امام کے سلام کا جواب دیتے پھر اگر کوئی
بائیں طرف والا انکو سلام کرتا تو اسکو بھی جواب دیتے **ف** اس اثر سے کئی باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ پہلے قعدہ میں بھی بعد
تشہد کے دعا مانگنا درست ہے دوسرے یہ کہ کوئی دعا خاص نہیں جو دل چاہے پروردگار سے مانگے تیسرے یہ کہ تین سلام کرے ایک سلام داہنے
طرف والونکو دوسرے امام کو تیسرے بائیں طرف والونکو اور جو بائیں طرف کوئی نہو تو وہی سلام کرے واللہ اعلم **عَنْ** عَائِشَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا تَشَهَّدَتْ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ **ترجمہ** حضرت بی بی عائشہ صدیقہ ام المومنین سے روایت ہے کہ وہ کہتیں
تشہد میں التحیات الطیبات الصلوات الزاکیات الخ **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا تَشَهَّدَتْ
اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ السَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا تشہد میں کہتی تھیں التحیات الطیبات الخ **ف** امام مالک نے تشہد حضرت عمر کا جو اوپر گذرا اختیار کیا ہے اور شافعی
نے تشہد عبداللہ بن عباس کا جو مسلم نے اور صحاب سنن نے روایت کیا اس لفظ سے اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اختیار کیا ہے اور اہلحدیث اور امام احمد اور امام اعظم اور اکثر علما نے تشہد ابن مسعود کا اختیار کیا ہے جسکو روایت کیا ائمہ ستہ نے
اس لفظ سے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ حافظ نے کہا کہ اہلحدیث نے اتفاق کیا اس امر پر کہ کوئی تشہد عبداللہ بن مسعود
کے تشہد سے زیادہ صحیح نہیں ہے اور راویوں نے اختلاف نہیں کیا اسکے الفاظ میں اور اتفاق کیا تو سب ائمہ ستہ نے لفظا ومعنی
ف عبداللہ بن عمر کے تشہد میں السلام علی النبی وارد ہے اور بخاری نے روایت کیا ابن مسعود سے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

زندہ تھے تو ہم یوں کہتے تھے نماز میں السلام علیک ایہا النبی پھر جب آپکی وفات ہوگئی تو ہم کہنے لگے السلام علی النبی اور روایت کیا اس
کو ابو عوانہ اور سراج اور جوزقی اور ابو نعیم اصبہانی اور بیہقی نے طرق متعددہ سے اور سب میں یوں ہے کہ جب آپ کی وفات ہوئی تو
ہم السلام علی النبی کہنے لگے اور ایسا ہی روایت کیا اسکو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ابو نعیم سے زرقانی نے کہا کہ یہ روایت ابن مسعود
سے بلا شک صحیح ہے اور نیز اسکا ایک متابع قوی پایا ہے ابن عبد الرزاق نے روایت کیا اخبرنا ابن جریج اخبرنی عطاء ان الصحابۃ
کانوا یقولون والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حی السلام علیک ایہا النبی فلما مات قالوا السلام علی النبی یعنی کہا عطا نے کہ صحابہ
رضی اللہ عنہم کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے السلام علیک ایہا النبی پھر جب آپ کی وفات ہوئی تو کہنے لگے السلام
علی النبی اور یہ اسناد صحیح ہے اور سعید بن منصور نے روایت کیا کہ عبد اللہ بن عباس نے بحث کی ابن مسعود سے کہ ہم السلام علیک
ایہا النبی جب کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے تو ابن مسعود نے جواب دیا کہ ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی
طرح سکھایا اور ہم ایسا ہی جانتے ہیں لیکن یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ ابو عبیدہ نے ابن مسعود سے نہیں سنا اور اسناد بھی
ضعیف ہے بلکہ صحیح روایت ابن مسعود کی وہی ہے جو بخاری نے بواسطہ ابو معمر کے روایت کیا اور اخراج کیا اسکا بہت ائمہ حدیث نے
طرق متعددہ اور اسانید صحیحہ سے پھر جب ثابت ہوگیا یہ امر عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور صحابہ کرام سے کہ وہ بعد آپ کی
وفات کے السلام علی النبی کہتے تھے تو وجہ ہے اتباع اسکا ہمپر ان آثار سے یہ امر صاف معلوم ہوگیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اعتقاد
یہی تھا کہ بعد وفات کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سلام کو نہیں سنتے ہیں پھر پکارنا جائز ہوگا تو جب سلام پڑھنا انکے سامنے
مختلف فیہ ہوا پھر مطلق ندا کا کیا حال ہوگا وہ کیونکر درست ہوگی۔ اہل سنت کا اعتقاد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر
شریف میں زندہ ہیں لیکن یہ زندگی دنیا کی سی زندگی نہیں ہے بلکہ ایک قسم کی حیات برزخی ہے جسکا ادراک ہم لوگوں کو نہیں
ہو سکتا اور جو شخص یہ سمجھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہہ اور ہر مقام میں پکار پکارنیوالے کی سن لیتے ہیں اور اسکی حاجت
روائی کرتے ہیں تو وہ مشرک ہے کیونکہ یہ صفت اللہ جل جلالہ کی ہے کہ ہر جگہہ اور ہر مکان سے سنتا ہے اور ہر ایک کی حاجت
اور مراد بر لاتا ہے سوا اللہ جل جلالہ کے کسی ولی یا نبی میں یہ قدرت نہیں ہے عن مالک انہ سال ابن شہاب و نافعا مولی
ابن عمر عن رجل دخل مع الامام فی الصلوۃ وقد سبقہ الامام برکعۃ ایتشہد معہ فی الرکعتین والاربع وان کان ذلک
لہ وترا فقالا لیتشہد معہ قال مالک وھو الامر عندنا ترجمہ امام مالک نے ابن شہاب زہری اور نافع مولی ابن عمر
سے پوچھا کہ ایک شخص امام کے ساتھہ آنکر شریک ہوا جب ایک رکعت ہو چکی تھی اب وہ امام کے ساتھہ تشہد پڑھے قعدہ اولے
اور قعدہ اخیر میں یا نہ پڑھے کیونکہ اوسکی تو ایک رکعت ہوئی قعدہ اولے میں اور تین رکعتیں ہوئیں قعدہ اخیر میں تو
جواب دیا دونوں نے کہ ہاں تشہد پڑھے امام کے ساتھہ امام مالک نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے ما یفعل من رفع
راسہ قبل الامام جو شخص اٹھالیوے امام کے پیشتر رکوع یا سجدہ میں اسکا بیان عن ابی ہریرۃ انہ قال الذی یرفع
راسہ ویخفضہ قبل الامام فانما ناصیتہ بید شیطان ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ جو شخص سر اٹھاتا ہے

[illegible] امام سے پہلے [illegible] سر اٹھانے کا بیان

یا جھکاتا ہے امام کے پیشتر تو اس کا ماتھا شیطان کے ہاتھ میں ہے **ف** یعنی خدا اور رسول خدا کی پابندی نہیں کرتا تو وہ گویا شیطان
کے ہاتھ میں ہے خدا کا حکم یہ ہے کہ امام کے ساتھ اوٹھاؤ اور جھکاؤ اور امام کی متابعت کرو اور وہ اس کا لحاظ نہیں کرتا
اس حدیث کو دراوردی نے مرفوعًا روایت کیا ہے اور ائمہ ستہ نے ابو ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا کہ جو شخص اپنا سر اٹھاتا ہے
امام کے پیشتر وہ اللہ تعالی سے نہیں ڈرتا کہ سر اوسکا مثل گدہے کے سر کے ہو جاوے یا اوسکی صورت گدہے کی ہو جاوے ان
احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ متابعت امام کی واجب ہے کہا مالک نے جو شخص بھولکر امام سے اول سر اٹھالیوے رکوع میں یا سجدہ میں
تو سنت یہ ہے کہ پھر رکوع یا سجدہ میں چلا جاوے اور امام کے سر اٹھانیکا انتظار نہ کرے اور جس شخص نے قصدًا ایسا کیا تو اوسنے
خطا کی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اسلیے امام ہوا ہے کہ اوسکی پیروی اور تابعداری کیجاوے تو نہ اختلاف کرو
اس سے یعنی آگے پیچھے اوس سے ارکان ادا نکرو اور ابو ہریرہ نے کہا کہ جو شخص سر اپنا اٹھاتا ہے یا جھکاتا ہے قبل امام کے تو ماتھا اسکا
شیطان کے ہاتھ میں ہے **ف** ظاہریہ اور امام احمد کے نزدیک اگر قصدًا کوئی امام کی مخالفت کریگا تو اسکی نماز نہ ہوگی
(زرقانی) **ما یفعل من سلم من رکعتین ساھیا** جس شخص نے دو رکعتین پڑھ کر بھولے سے سلام پھیر دیا اسکا
کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من اثنتین فقال لہ ذو الیدین اقصرت الصلوۃ ام نسیت
یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق ذو الیدین فقال الناس نعم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فصلی رکعتین اخریین ثم سلم ثم کبر فسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع ثم کبر فسجد مثل سجودہ او
اطول ثم رفع **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا دو رکعتین پڑھ کر تو کہا ذو الیدین
نے کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے اے رسول اللہ کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لوگوں سے کیا سچ کہتا ہے ذو الیدین
کہا لوگوں نے ہاں سچ کہتا ہے پس کھڑے ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑہین دو رکعتین پچھلی پھر سلام پھیر کر تکبیر
کہی اور سجدہ کیا مثل سجدوں کے یا کچھ بڑا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی اور سجدہ کیا مثل سجدوں کے یا کچھ بڑا پھر سر اوٹھایا **ف**
ذو الیدین ایک صحابی ہیں نام انکا خرباق بن عمرو سلمی ہے اونکے ہاتھ لنبے لنبے تھے یا وہ دونوں ہاتھ سے کام کیا کرتے تھے
یا وہ بہت سخی تھے اسلیے انکو ذو الیدین کہتے تھے۔ اس حدیث سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے ایک یہ کہ کلام کرنا بھولے سے نماز
میں نماز کو فاسد نہیں کرتا دوسرے یہ کہ ایک شخص کی شہادت قابل اعتماد کے نہیں ہے جب تک دوسرا اوسکا شریک ہو
تیسرے یہ کہ سجدہ سہو بعد سلام کے کرنا چاہیے چوتھے یہ کہ انبیا سے بھی سہو اور خطا ہوتی ہے **عن** ابی ہریرۃ یقول صلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العصر فسلم فی رکعتین فقام ذو الیدین فقال اقصرت الصلوۃ یا رسول اللہ ام نسیت
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ذلک لم یکن فقال قد کان بعض ذلک یا رسول اللہ فاقبل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس فقال اصدق ذو الیدین فقالوا نعم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاتم ما بقی من الصلوۃ ثم سجد سجدتین بعد التسلیم وھو جالس **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نماز پڑھی رسول

الله صلی الله علیه وسلم نے عصر کی تو سلام پھیر دیا دو رکعتیں پڑھ کر پس کھڑا ہوا ذو الیدین اور کہا کیا نماز کم ہو گئی یا بھول گئے آپ اے رسول
الله کے فرمایا آپ نے کوئی بات نہیں ہوئی ذو الیدین نے کہا کچھ تو ہوا ہے اے رسول الله کے پس متوجہ ہوئے آپ لوگوں پر اور کہا کیا
ذو الیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے کہا ہاں پس اٹھے رسول الله صلی الله علیه وسلم اور تمام کیا جس قدر نماز باقی تھی پھر دو سجدے کیے
بعد سلام کے اور آپ بیٹھے تھے عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکَعَ
رَکْعَتَیْنِ مِنْ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ النَّهَارِ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ مِنِ اثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الشِّمَالَیْنِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ زُهْرَةَ بْنِ کِلَابٍ
اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِیْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَمَا نَسِیْتُ فَقَالَ لَهٗ ذُو
الشِّمَالَیْنِ قَدْ کَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُو الْیَدَیْنِ
فَقَالُوْا نَعَمْ فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِیَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ ابی بکر بن سلیمان سے روایت ہے کہ پہنچا
مجھکو کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں ظہر یا عصر کی پھر سلام پھیر دیا تو کہا ذو الشمالین نے اور وہ ایک شخص تھا بنی
زہرہ بن کلاب سے کہ نماز کم ہو گئی یا رسول الله یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا ذو الشمالین نے کہا کچھ تو ہوا یا رسول
الله پس متوجہ ہوئے آپ لوگوں پر اور کہا کیا ذو الیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے کہا ہاں تو تمام کیا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے باقی
نماز کو پھر سلام پھیرا **ف** ذو الشمالین کا نام عمیر بن عبد تھا اور وہ شہید ہو گئے دن بدر کے اور ابو ہریرہ پانچ برس بعد جنگ بدر
کے اسلام لائے اس نظر سے محدثین نے کہا کہ یہ وہم ہے ابن شہاب کا حقیقت میں یہ ذو الیدین تھے جنکو انہوں نے بھولے سے ذو الشمالین کہا
جیسا اور روایات میں ہے اور اس روایت میں بھی بعد کو ذو الیدین کا لفظ موجود ہے اسمیں سجدہ سہو کا بھی ذکر نہیں کیا عَنْ
سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ سعید بن مسیب اور ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے بھی یہ حدیث اسیطرح
مروی ہے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے نماز میں بھولنا دو طرح کا ہے ایک یہ کہ بھولے سے نماز میں کچھ نقصان ہو جاوے تو سجدہ سہو قبل سلام
کے کرے دوسرے یہ کہ بھولے سے نماز میں کچھ زیادہ کر دے تو سجدہ سہو بعد سلام کے کرے **ف** اور شافعی کے نزدیک ہمیشہ سجدہ
سہو قبل سلام کے کرے اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہمیشہ بعد سلام کے کرے ابن عبد البر نے کہا کہ مالک کا قول قوی ہے کیونکہ اس سے جمع
ہو جاتا ہے حدیثوں میں اور امام احمد نے کہا کہ جس جس سہو میں حدیث آگئی ہے وہاں جیسا حضرت نے کیا ہے اسیطرح
کرے کہیں قبل سلام کے کہیں بعد سلام کے اور ما سوا انکے قبل سلام کے کرے نووی نے کہا کہ یہ اختلاف افضل میں ہے لیکن
جائز سب کے نزدیک ہے جاویگا خواہ بعد سلام کے کریگا یا قبل سلام کے اور داود ظاہری نے کہا کہ سجدہ سہو نکرے
مگر ان پانچ مقاموں میں جہاں آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے سجدہ کیا ہے **اِتْمَامُ الْمُصَلِّیْ مَا ذَکَرَ اِذَا شَكَّ فِیْ صَلٰوتِهٖ**
جب مصلی کو شک ہو جاوے تو اپنی یاد پر نماز تمام کریگا بیان عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَكَّ
اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی اَثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْیُصَلِّ رَکْعَةً وَّلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِیْمِ فَاِنْ کَانَتِ الرَّکْعَةُ
الَّتِیْ صَلّٰی خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَیْنِ السَّجْدَتَیْنِ وَاِنْ کَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِیْمٌ لِّلشَّیْطَانِ ترجمہ عطا بن یسار سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شک ہو تم میں سے کسی کو نماز میں تو نہ یاد رہے اوسکو کہ تین رکعتیں پڑھیں میں یا چار تو چاہیے کہ ایک رکعت اور پڑھ لے اور دو سجدہ کر لیوے قبل سلام کے پھر اگر یہ رکعت جو اوس نے پڑھی ہے درحقیقت پانچوین ہوگی تو ان سجدون سے ملکر ایک دوگانہ ہو جاویگا اور اگر چوتھی ہوگی تو ان سجدون سے ذلت ہوگی شیطان کو **ف** کیونکہ شیطان نے یہ سمجھکر اوسکو بہلایا تھا کہ نماز اوسکی درست نہو اب نماز کی نماز ہوگئی اور دو سجدون کا یا دو رکعتون کا ثواب ورہوا الٹی ذلت ہوئی شیطان مردود کو **عن سالم بن عبد الله** ان عبد الله بن عمر كان يقول اذا شك احدكم في صلوته فليتوخ الذي يظن انه نسي من صلوته فليصله ثم ليسجد سجدتي السهو وهو جالس **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جب شک کرے کوئی تم میں کا اپنی نماز میں تو سوچے جو بھول گیا ہے پھر پڑھ لے اوسکو اور دو سجدہ سہو کے بیٹھکر کر لیوے **عن عطاء بن يسار** انه قال سالت عبد الله بن عمرو بن العاص وكعب الاحبار عن الذي يشك في صلوته فلا يدري كم صلى اثلثا ام اربعا فكلاهما قالا ليصل ركعة اخرى ثم ليسجد سجدتين وهو جالس **ترجمہ** عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور کعب احبار سے اوس شخص سے جو شک کرے اپنی نماز میں تو نہ یاد رہے اوسکو کہ تین رکعتیں پڑھیں میں یا چار پس جواب دیا دونو نے کہ ایک رکعت اور پڑھکر دو سجدے سہو کے کر لیوے بیٹھے بیٹھے۔ **عن نافع** ان عبد الله بن عمر كان اذا سئل عن النسيان في الصلوة قال ليتوخ احدكم الذي يظن انه نسي من صلوته فليصله **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر سے سوال ہوا نماز میں بھول جانیکا تو کہا سوچ لیوے جو بھول گیا ہے پھر پڑھ لے اوسکو **من قام بعد الاتمام او في الركعتين** جو شخص پوری نماز پڑھکر یا دو رکعتیں پڑھکر کھڑا ہو جاوے اوسکا بیان **عن عبد الله بن بحينة** انه قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم قام فلم يجلس فقام الناس معه فلما قضى صلوته ونظرنا تسليمه كبر ثم سجد سجدتين وهو جالس قبل التسليم ثم سلم **ترجمہ** عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھکر اوٹھ کھڑے ہوئے اور نہ بیٹھے تب لوگ بھی آپکے ساتھ اوٹھ کھڑے ہوگئے جب تمام کیا نماز کو اور انتظار کیا ہمنے سلام کا تکبیر کہی آپنے اور دو سجدہ کیے بیٹھے بیٹھے قبل سلام کے پھر سلام پھیرا **عن عبد الله بن بحينة** انه قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر فقام في اثنتين ولم يجلس فيهما فلما قضى صلوته سجد سجدتين ثم سلم بعد ذلك **ترجمہ** عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پھر کھڑے ہوگئے دو رکعتیں پڑھکر اور نہ بیٹھے تو جب پورا کر چکے نماز کو دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا بعد اوسکے **ف** یعنے بعد سجدون کے پھر تشہد نہ پڑھا (زرقانی) کہا یحیی نے کہا امام مالک نے جو شخص چارون رکعتیں پڑھکر پھر بہولے سے کھڑا ہو جاوے اور قراءت کرے اور رکوع کرے پھر جب سر اوٹھاوے رکوع سے یاد کرے کہ وہ چارون رکعتیں پڑھکر نماز کو تمام کر چکا تھا تو اس شخص کو چاہیے کہ بیٹھ جاوے اور سجدہ نہ کرے اور اگر ایک سجدہ کر چکا ہے تو دوسرا نہ کرے پھر تشہد پڑھکر دو سجدہ کرے سہو کے بعد سلام کے **ف** اصل اس باب میں حدیث ابن مسعود کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں تو لوگون نے کہا کیا نماز زیادہ ہوگئی

فرمایا کیون لوگون نے کہا آپ نے پانچ رکعتین پڑہین تو سجدہ کیے آپ نے دو سجدہ بعد سلام کے پہر متوجہ ہوئے لوگون پر اور فرمایا کہ اگر نماز مین کوئی نئی بات ہوتی تو تمکو بتا دیتا لیکن مین بہی تمہاری طرح ایک آدمی ہون بہولجاتا ہون جیسے تم بہولتے ہو تو جب بہول جاؤن مین یاد دلا دو مجہکو اور جب کوئی شک کرے تم مین سے اپنی نماز مین تو چاہیے کہ سوچ بچار کر نماز کو تمام کرے پہر دو سجدے کرلیوے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **النظر فی الصلوة الی ما یشغلک عنها** نماز مین ایسی چیز کیطرف دیکہنے کا بیان جو غافل کردے نماز سے عن ام المومنین عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت اهدی ابو جهم بن حذیفة لرسول الله صلی الله علیه وسلم خمیصة شامیة لها علم فشهد فیها الصلوة فلما انصرف قال ردی هذه الخمیصة الی ابی جهم فانی نظرت الی علمها فی الصلوة فکاد یفتننی ترجمہ بیان ہے روایت ہے کہ عائشہ نے فرمایا کہ ابو جہم بن حذیفہ نے تحفہ بہیجی ایک چادر شام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جس مین نقش یعنے بیل بوٹے بنے ہوئے تہے تو نماز کو آئے آپ اسکو اوڑہ کر پہر جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا کہ پہیر دے یہ چادر ابو جہم کو کیونکہ مین نے دیکہا اسکے بیل بوٹو نماز مین پس قریب تہا کہ غافل ہو جاؤن مین عن عروة بن الزبیر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لبس خمیصة شامیة لها علم ثم اعطاها ابا جهم واخذ من ابی جهم انبجانیة له فقال یا رسول الله ولم قال انی نظرت الی علمها فی الصلوة ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر شام کی بنی ہوئی نقشی پہنی پہر وہ چادر ابو جہم کو دیدی اور ایک چادر موٹی سادی لے لی تو ابو جہم نے کہا کیون ایسا یا رسول اللہ فرمایا مین نے نماز مین اسکے نقش و نگار کیطرف دیکہا

ف خمیصہ کہتے ہین ہر ایک چادر کو جو اون کی بنی ہوئی ہوتی ہے اور انبجانیہ موٹی چادر کو دو نو قسم ہین کمبل کے آپ نے ابو جہم کی نقشی چادر پہیر کر سادی اون سے لے لی کیونکہ نقشی کے اوڑہنے سے نماز مین خیال اسکے نقش و نگار کیطرف جاتا تہا اور نماز مین خلل ہوتا تہا حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لباس اس قسم کی بہڑک رکہتا ہو کہ نماز مین اسکے پہننے سے خلل واقع ہو تو اسکو پہنکر نماز پڑہنا مکروہ ہے اسیطرح آرایش اور زیب و زینت مکان کی یا مسجد کی اس درجہ کرنا کہ نماز مین خیال اسکیطرف جاوے مکروہ ہے عن عبد الله بن ابی بکر ان ابا طلحة الانصاری کان یصلی فی حائط له فطار دبسی فطفق یتردد یلتمس مخرجا فاعجبه ذلک فجعل یتبعه بصره ساعة ثم رجع الی صلوته فاذا هو لا یدری کم صلی فقال لقد اصابتنی فی مالی هذا فتنة فجاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر له الذی اصابه فی حائطه من الفتنة وقال یا رسول الله هو صدقة لله فضعه حیث شئت ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نماز پڑہ رہے تہے اپنے باغ مین تو ایک چڑیا اوڑی اور وہ ڈہونڈنے لگی راہ نکلنے کی کیونکہ باغ بہت گنجان تہا اور پیڑ آپس مین ایسے ملے ہوئے تہے کہ چڑیا کو جگہ نکلنے کی نملتی تہی تو ابو طلحہ کو یہ بہت پسند آیا اور وہ خوش ہوئے اپنے باغ کا یہ حال دیکہکر تو ایک گہڑی تک اسیطرف دیکہتے رہے پہر خیال آیا نماز کا سو بہول گئے کہ کتنی رکعتین پڑہین تب کہا کہ مجہے فتنہ ہوا اس مال کی وجہ سے تو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا جو کچہ باغ مین فتنہ ہوا تہا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ

صدقہ ہے واسطے اللہ کے تصرف کیجیے اسکو جہان آپ چاہین عن عبد اللّٰہ بن ابی بکر ان رجلا من الانصار کان یصلی فی حائط لہ بالقف واد من اودیۃ المدینۃ فی زمان الثمر والنخل قد ذللت فھی مطوقۃ بثمرھا فنظر الیھا فاعجبہ ما رای من ثمرھا ثم رجع الی صلوتہ فاذا ھو لا یدری کم صلی فقال لقد اصابتنی فی مالی ھذا فتنۃ فجاء عثمان ابن عفان وھو یومئذ خلیفۃ فذکر لہ ذلک وقال ھو صدقۃ فاجعلہ فی سبل الخیر فباعہ عثمان ابن عفان بخمسین الفا فسمی ذلک المال الخمسین **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک شخص انصار مین سے نماز پڑہ رہا تہا اپنے باغ مین اور وہ باغ قف مین تہا جو نام ہے ایک وادی کا جو مدینہ کے وادیون سے ایسے موسم مین کہ کہجور پک کر لٹک رہی تہی گویا پہلون کے طوق شاخون کے گلون مین پڑے تہے تو اُس نے نماز مین اس طرف دیکہا اور نہایت پسند کیا پہلون کو پہر جب خیال کیا نماز کا تو بہول گیا کتنی رکعتین پڑہی ہین تو کہا کہ مجہے اس مال مین آزمایش ہوئی اللہ جل جلالہ کی پہر آیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پاس اور وہ ان دنون خلیفہ تہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور بیان کیا اون سے یہ قصہ پہر کہا کہ وہ صدقہ ہے تو صرف کرو اسکو نیک راہون مین پس بیچا اُسکو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پچاس ہزار کو اور اُس مال کا نام ہو گیا پچاس ہزار **ف** سبحان اللہ صحابہ کرام کی تقوی اور پرہیزگاری اس درجہ کو پہونچی تہی کہ ایسا مال عزیز کہا اور ایک دم پہر اُسکے باعث سے خدا کی عبادت مین غفلت ہوگئی تو اس مال کو نکال ڈالا حضرت سلیمان علیہ السلام نے بہی تمام گہوڑون کی کونچین کاٹ ڈالین اور اون کو قتل کیا جب اون کے دیکہنے کی وجہ سے نماز کا وقت فوت ہو گیا تہا **العمل فی السھو** نماز مین بہول جانے کا علاج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان احدکم اذا قام یصلی جاءہ الشیطان فلبس علیہ حتی لا یدری کم صلی فاذا وجد ذلک احدکم فلیسجد سجدتین وھو جالس **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک کوئی تم مین سے جب کہڑا ہوتا ہے نماز کو تو آتا ہے شیطان اوسکے پاس پہر بہلا دیتا ہے اُسکو یہانتک کہ اوسکو یاد نہین رہتا کتنی رکعتین پڑہین تو جب تم مین سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو وہ دو سجدے کرے عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال انی لانسی او انسی لاسن **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین بہولتا ہون یا بہلایا جاتا ہون تاکہ اپنی امت کے لیے ایک راہ پیدا کرون **ف** یعنی اور لوگون کا بہولنا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ شیطان اونپر غالب ہوجاتا ہے اور خدا کی یاد سے غافل کر دیتا ہے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر شیطان کا کچہ زور نہ چلتا تہا بلکہ اللہ جل جلالہ کی آپکے بہول جانے یا بہولا دینے مین یہ حکمت تہی کہ امت کو سہو کے مسائل معلوم ہوجاوین اگر آپ نماز مین نہ بہولتے تو لوگون کو یہ مسئلے کیونکر معلوم ہوتے ابن عبد البر نے کہا کہ اس حدیث کو سوا کسی کتاب مین محدثین کے نہین پایا نہ مسندا نہ مقطوعا اور یہ حدیث بہی منجملہ اون چار حدیثون کے ہے جو سوا موطا کے اور کتابون مین نہین پائی جاتین عن مالک انہ بلغہ ان رجلا سال القاسم

بن محمد فقال انی اھم فی صلوتی فیکثر ذلک علی فقال القاسم امض فی صلوتک فانہ لن یذھب عنک حتی تنصرف
وانت تقول ما اتممت صلوتی ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ ایک شخص نے قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق سے پوچھا کہ مجھ کو نماز میں
وہم ہوتا ہے اور بہت وہم ہوتا ہے تو قاسم نے کہا کہ تو نماز اپنی پڑھے جا اور وہم کی طرف مت خیال کر اس لیے کہ وہم شیطانی
نہ چھوڑیگا جب تک تو نماز سے فارغ ہو اور دل میں یہ خیال ہو کہ میں نے پوری نماز نہیں پڑھی **ف** یعنی جس شخص کو
وہم ہو جاوے تو اسکا یہی علاج ہے کہ ایک دفعہ نماز پڑھ لی اور وہم کے کہنے پر توجہ نہ کرے وہ تو یہی کہیگا کہ نماز پوری نہیں ہوئی
پھر پڑھنا چاہیے

العمل فی غسل یوم الجمعۃ جمعہ کے دن غسل کا بیان

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فی الساعۃ الاولی فکانما قرب بدنۃ ومن راح
فی الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعۃ
الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملئکۃ
یستمعون الذکر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے دن مانند غسل جنابت
کی پھر جاوے مسجد کو پہلی ساعت میں تو گویا اوس نے صدقہ دیا ایک اونٹ اور جو جاوے دوسری ساعت میں تو گویا اوس نے صدقہ دیا ایک
بیل یا گائے اور جو جاوے تیسری ساعت میں تو گویا اوس نے صدقہ دیا ایک مینڈھا سینگ دار اور جو چوتھی ساعت میں جاوے تو گویا
اوس نے صدقہ دیا ایک مرغ اور جو پانچویں ساعت میں جاوے تو اوس نے صدقہ دیا ایک انڈا پھر جس وقت امام نکلتا ہے خطبہ کو فرشتے
آتے ہیں خطبہ سننے کو **ف** بعض محدثین نے یہ معنی کیے ہیں کہ غسل کرے دن جمعہ کے جنابت کا یعنے اپنی بی بی سے
جماع کرکے جنابت کا غسل کرے جاوے اور اسکے ضمن میں جمعہ کا غسل بھی ادا ہو جاوے گا اور بعضوں نے یہ معنے کیا ہے کہ غسل
کرے مثل غسل جنابت کے یعنے جیسے جنابت کا غسل ہوتا ہے اوسطرح غسل کرے اور یہی معنی صحیح ہیں لیکن بیہقی نے شعب الایمان
میں روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے تم میں سے کوئی اس بات سے کہ صحبت کرے اپنی بی بی سے
ہر جمعہ کو تو اوسکو دو اجر ملیں گے ایک اپنے غسل کا دوسرے بی بی کے غسل کا اور یہ جو کہا کہ جو پہلی ساعت میں جاوے تو اوس نے گویا ایک
اونٹ صدقہ دیا اور جو دوسری ساعت میں جاوے اوس نے بیل صدقہ دیا تو ساعت سے یہاں لحظہ مراد ہے یعنے جو بعد زوال کے پہلے
لحظہ میں مسجد کو چلا اوسکو زیادہ اجر ہے پھر جو دوسرے لحظہ میں چلا پھر جو تیسرے لحظہ میں چلا اسی طرح اخیر تک اور اکثر علما نے
کہا ہے کہ ساعت سے مراد ساعت معروف ہے اس صورت میں ان ساعات کا حساب طلوع آفتاب سے ہوگا تو جو شخص بعد
طلوع آفتاب کے پہلے گھنٹہ میں جاویگا اوسکو زیادہ اجر ہے پھر جو دوسرے گھنٹہ میں جاوے گا اسی طرح اخیر تک عن ابی ہریرۃ
انہ کان یقول غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم کغسل الجنابۃ ترجمہ ابو ہریرہ کہتے تھے جمعہ کے دن غسل
کرنا واجب ہے ہر بالغ پر مثل غسل جنابت کے **ف** واجب سے مراد سنت موکدہ ہے اور ظاہریہ کے نزدیک واجب ہے اور واجب
شرعی مراد ہے اور یہی ایک روایت ہے احمد سے اور ابن عبد البر نے کہا کہ یہ حدیث ظاہر ہی مروی ہے مگر اسناد اوس کی

جمعہ کے دن غسل کا بیان

قوی نہیں ہے زرقانی عن سالم بن عبد الله انه قال دخل رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد
يوم الجمعة وعمر بن الخطاب يخطب فقال عمر اية ساعة هذه فقال يا امير المؤمنين انقلبت من السوق
فسمعت النداء فما زدت على ان توضأت فقال عمر والوضوء ايضا وقد علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يامر بالغسل ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص اصحاب میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد
میں جمعہ کے دن اور حضرت عمر خطبہ پڑھ رہے تھے تو بولے حضرت عمر کیا وقت ہے یہ آنیکا جواب دیا اوس شخص نے کہ میں بازار
سے آ رہا تھا میں نے اذان کو سن وضو کیا اور چلا آیا تو کہا حضرت عمر نے یہ دوسرا قصور ہے تمنے صرف وضو کیا حالانکہ تمکو معلوم
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے غسل کا **ف** یہ شخص حضرت عثمان بن عفان تھے جیسا کہ ابن وہب
اور ابن القاسم کی روایت میں ہے مالک کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے بیچ میں دین کی بات کرنا امام کو درست
ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جمعہ کا غسل فرض نہیں ہے اگر فرض ہوتا تو حضرت عثمان غسل کے لیے لوٹ جاتے اور
حضرت عمر اون کو غسل کرنے کا حکم دیتے ابن عبد البر نے کہا کہ اسی مضمون کی حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے لیکن وہ
وہم ہے کیونکہ یہ قصہ حضرت عمر کا ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زرقانی عن ابی سعيد الخدري ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا غسل جمعہ کا واجب ہے ہر شخص بالغ پر عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا جاء
احدكم الجمعة فليغتسل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آوے جمعہ کو تو غسل
کر کے آوے یا جو شخص نماز جمعہ کا ارادہ کرے تو غسل کرے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جس شخص نے غسل کر لیا جمعہ کے روز
صبح کے وقت اور نیت کی اوس نے غسل جمعہ کی تو یہ غسل کافی نہ ہوگا یہاں تک کہ غسل کرے نماز کو جاتی وقت کیونکہ عبد اللہ بن عمر
کی حدیث میں ہے جب کوئی تم میں سے نماز جمعہ کا ارادہ کرے تو غسل کرے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے
دن جلدی یا دیر سے اور نیت کرے غسل جمعہ کی پھر ٹوٹ جاوے وضو اسکا تو وضو کر لیوے اور غسل کافی ہو جاوے گا

ما جاء في الانصات يوم الجمعة والامام يخطب جمعہ کے دن جب خطبہ ہو تو چپ رہنا چاہیے عن
ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قلت لصاحبك انصت والامام يخطب يوم الجمعة فقد لغوت
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت امام خطبہ پڑھتا ہے اگر تو اپنے پاس والے سے کہے چپ
رہ تو تونے بھی ایک لغو حرکت کی **ف** کیونکہ جمعہ کے خطبہ کے وقت چپ رہنا چاہیے اور تو چپ نہ رہا بلکہ تونے کلام
کیا امام احمد اور بزار نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا کہ جس شخص نے بات کی جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہے تو وہ مثل
گدھے کی ہے جس پر کتابیں لدی ہوں اور جو اس سے کہے چپ رہ اسکا جمعہ نہ ہوگا یعنے کامل نہ ہوگا ابن عبد البر نے کہا کہ خطبہ
کے وقت چپ رہنا واجب ہے اکثر علما کے نزدیک عن ثعلبة بن ابي مالك القرظي انه اخبره انهم كانوا في زمن عمر بن

الخطاب يصلون يوم الجمعة حتى يخرج عمر بن الخطاب فاذا خرج عمر وجلس على المنبر اذن المؤذنون قال ثعلبة جلسنا نتحدث فاذا سكت المؤذنون وقام عمر يخطب انصتنا فلم يتكلم منا احد قال ابن شهاب فخروج الامام يقطع الصلوٰة وكلامه يقطع الكلام **ترجمہ** ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے روایت ہے کہ لوگ نماز پڑھا کرتے تھے جمعہ کے دن یہانتک کہ نکلیں عمر بن الخطاب پھر جب نکلتے عمر اور بیٹھتے منبر پر اور اذان دیتے اذان دینے والے تو ثعلبہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے باتیں کیا کرتے جب موذن چپ ہو رہتے اور عمر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تو کوئی بات نکرتا کہا ابن شہاب نے جب امام نکلے خطبہ کیلیے تو نماز موقوف کرنا چاہیے اور جب خطبہ شروع کرے تو بات موقوف کرنا چاہیے **عن** مالك عن مالك بن ابي عامر الاصبحي ان عثمان ابن عفان كان يقول في خطبته قل ما يدع ذلك اذا خطب اذا قام الامام يخطب يوم الجمعة فاستمعوا وانصتوا فان للمنصت الذي لا يسمع من الحظ مثل ما للمنصت السامع فاذا قامت الصلوٰة فاعدلوا الصفوف وحاذوا بالمناكب فان اعتدال الصفوف من تمام الصلوٰة ثم لا يكبر حتى ياتيه رجال قد وكلهم بتسوية الصفوف فيخبرونه ان قد استوت فيكبر **ترجمہ** مالک بن ابی عامر سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان جب خطبہ کو کھڑے ہوتے تو اکثر کہا کرتے بہت کم چھوڑتے تھے اگر کوئی امام کھڑا ہو خطبہ کیلیے تو سنو خطبہ کو اور چپ رہو کیونکہ جو شخص چپ رہیگا اور خطبہ اسکو نہ سنائی دیگا اسکو بھی اتنا ہی ثواب ملیگا جتنا اس شخص کو ملیگا جو چپ ہے اور خطبہ اسکو سنائی دیتا ہو اور جب تکبیر ہو نماز کی تو برابر کرو صفوں کو اور برابر کرو مونڈھوں کو کیونکہ صفیں برابر کرنا نماز کا تتمہ ہے پھر تکبیر تحریمہ نہ کہتے تھے عثمان یہانتک کہ خبر دیتے انکو وہ لوگ جنکو مقرر کیا تھا صفیں برابر کرنے پر اس بات کی کہ صفیں برابر ہو گئیں اسوقت تکبیر تحریمہ کہتے تھے **ف** صفیں برابر کرنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تاکید فرمائی ہے امام احمد کے نزدیک اگر کوئی صف کے باہر نماز پڑھیگا اور صف میں جگہ باقی ہو تو اس کی نماز باطل ہو گی اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک مکروہ ہو گی افسوس ہے کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کو اس طرف توجہ جاتی رہی صفوں کا اہتمام جیسا چاہیے ویسا نہیں کرتے کوئی آگے کھڑا ہوتا ہے کوئی پیچھے صف ٹیڑھی ہو جاتی ہے کوئی شخص صف اول میں جگہ ہوتے پر پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے حرمین شریفین میں قبل تکبیر کے حدیث تسویہ صفوف کی پڑھ دیتے ہیں لیکن اوسپر عمل نہیں کیا جاتا علمائے حرمین کو اسکا بندوبست کرنا چاہیے اللہ جل جلالہ انکو توفیق خیر بخشے اور سنت پر عمل کرنے کی ہدایت کرے **عن** نافع ان عبد الله بن عمر راى رجلين يتحدثان والامام يخطب يوم الجمعة فحصبهما ان اصمتا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے دیکھا دو مردوں کو کہ خطبہ کیوقت باتیں کر رہے ہیں تو کنکر پھینکے انپر اسلیے کہ چپ رہیں **ف** اس اثر سے معلوم ہوا کہ اشارہ سے منع کرنا درست ہے زبان سے منع نہ کرے اور امام مالک کے نزدیک اشارہ بھی نہ کرے کیونکہ اشارہ بھی مثل کہنے کے ہے اسلیے کہ حرکت لغو ہے زرقانی **عن** مالك انه بلغه ان رجلا عطس يوم الجمعة والامام يخطب فشمته انسان الى جنبه فسأل عن ذلك سعيد بن المسيب فنهاه عن ذلك وقال لا تعد **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ ایک شخص چھینکا دن جمعے کے اور امام خطبہ

پڑہتا تہا تو جواب دیا اوسکو ایک آدمی نے یعنے یرحمک اللہ کہا پہر پوچھا سعید ابن المسیب سے تو منع کیا اونہوں نے اس سے اور کہا کہ پہر ایسا نکر **ف** یعنی حالت خطبہ میں جب نماز پڑہنا منع ہے تو چھینک کا جواب یا سلام کا جواب دینا بطریق اولے ممنوع ہوگا یہی قول ہے اکثر علماء مدینہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا اور ایک روایت شافعی سے یہ ہے کہ چھینک کا جواب اور سلام کا جواب دیوے کیونکہ یہ فرض ہے اور دلیل پکڑی شافعی نے اوس حسن بصری کے حدیث سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چھینکے کوئی آدمی اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو جواب دیوے اوسکو اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ابراہیم نخعی سے کہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم جواب دیتے تھے سلام کا دن جمعہ کے خطبہ کیوقت اور جواب دیتے تہے چھینکنے والیکا (زرقانی) **عن** مالک انہ سأل ابن شہاب عن الکلام یوم الجمعۃ اذا نزل الامام عن المنبر قبل ان یکبر قال ابن شہاب لا باس بذلک ترجمہ امام مالک سے روایت ہے کہ اونہوں نے پوچھا ابن شہاب زہری سے کہ جب امام منبر سے اوترے خطبہ پڑہکر تو قبل تکبیر کے بات کہنا کیسا ہے کہا ابن شہاب نے کچھ قباحت نہیں ہے **ف** یہی مذہب ہے ابو یوسف اور محمد اور علماء مدینہ کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے (محلی)

ما جاء فی من ادرک رکعۃ یوم الجمعۃ جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت جمعہ کی پائی اسکا بیان **عن** ابن شہاب انہ کان یقول من ادرک من صلوۃ الجمعۃ رکعۃ فلیصل الیہا رکعۃ اخری قال مالک قال ابن شہاب وہی السنۃ ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے تہے جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پاوے تو وہ ایک رکعت اور پڑہ لے یہی سنت ہے **ف** یعنے جس نے ایک رکعت جمعہ کی امام کے ساتھ پائی تو اوسکا جمعہ صحیح ہو گیا اب وہ ایک رکعت اور پڑہ لیوے اور مجاہد اور سعید اور اکثر جماعت تابعین کا مذہب ہے کہ جس شخص نے خطبہ نپایا اوسکو جمعہ نہ ملا تو اوسکو چار رکعتیں ظہر کی پڑہنی چاہیے ابن شہاب نے جو کہا کہ یہی سنت ہے اس سے یہ غرض ہے کہ یہ قول حدیث کے مطابق ہے اور وہ حدیث یہ ہے من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ جیسا اوپر گذری اور ابو حنیفہ اور اصحاب ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر امام کے سلام پہیرنے کے اول شریک ہو گیا تو اوس نے جمعہ پالیا (زرقانی) کہا یحیی نے کہا مالک نے ہم نے اپنے شہر کے عالموں کو اسی قول پر پایا اور دلیل اس کی یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے ایک رکعت نماز میں سے پالی تو اوس نے وہ نماز پالی کہا یحیی نے کہا مالک نے اگر جمعہ کے دن آدمیوں کا ہجوم ہو اور کسی شخص کو رکوع کرنا ممکن ہو لیکن سجدہ نکر سکتا ہو جب تک امام سجدہ سے نہ اوٹھے یا اپنی نماز سے فارغ نہو تو اگر اوس شخص نے سجدہ کر لیا جب لوگ اوٹھے سجدہ سے تو فبہا ورنہ اگر سجدہ نکر سکا یہانتک کہ لوگ فارغ ہو گئے نماز سے تو اوسکو چاہیے کہ نئے سر سے ظہر کی چار رکعتیں پڑہے

ما جاء فیمن رعف یوم الجمعۃ جس شخص کی ناک سے خون بہے دن جمعہ کے اسکا بیان کہا یحیی نے کہا مالک نے جس شخص کی ناک سے خون بہنے لگے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑہتا ہو اور وہ باہر چلا جاوے پہر جب امام فارغ ہو جاوے نماز سے تو لوٹ کر آوے وہ چار رکعتیں ظہر کی پڑہے کہا یحیی نے کہا مالک نے جس شخص نے ایک رکعت پڑہی امام کے ساتھ جمعہ کی پہر اسکی ناک سے خون بہنے لگا

تو وہ باہر چلا گیا اب جب امام دونوں رکعتیں پڑھ چکا تو لوٹ کر آیا تو وہ ایک رکعت اور پڑھ لی اگر اس نے بات نکلی ہو سمجھا یحییٰ نے
کہا مالک نے جس شخص کے ناک سے خون بہنے لگے یا اور کوئی امر ایسا لاحق ہو کہ نکلنے کی ضرورت واقع ہو تو امام سے اجازت لینا
ضرور نہیں ہے **ف** اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور آیۃ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰۤی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ کو محمول کرتے ہیں
جہاد پر اور بعضوں کے نزدیک امام سے اجازت لیکر جاوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایسا ہی رواج تھا
آپ اشارہ سے اجازت دیتے تھے (مصفی) **مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ** جمعہ کے دن سعی کا بیان **عَنْ**
مَالِكٍ اَنَّہٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ
اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقْرَاُهَا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ **ترجمہ** امام
مالک نے پوچھا ابن شہاب سے کہ اس آیت کی تفسیر کیا ہے اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تو ابن شہاب نے
جواب دیا کہ حضرت عمر بن الخطاب اس آیت کو یوں پڑھتے تھے اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ **ف**
تو معلوم ہوا کہ فاسعوا کے معنے فامضوا ہیں سبب استفسار کا یہ ہوا کہ سعے کے معنے لغت میں دوڑنے کے آئے ہیں
تو ظاہر آیت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب اذان ہو نماز کی جمعہ کے روز تو دوڑو خدا کی یاد کے لیے حالانکہ دوڑنے سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کیونکہ فرمایا آپ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ چلتے ہوئے
سے اور جس قدر نماز ملے جاوے اسکو پڑھ لو جو باقی رہے اسکی قضا کر لو تو ابن شہاب نے یہ جواب دیا کہ حضرت عمر بجائے فاسعوا
کے فامضوا پڑھتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ سعے کے معنی یہاں دوڑنے کی نہیں ہیں بلکہ جانے کے اور گذرنے کے معنی
ہیں اذان سے مراد آیت میں وہ اذان ہے جو امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت ہوتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے عہد مبارک میں جمعہ کے روز یہی اذان تھی اور پہلی اذان حضرت عثمان کے وقت سے شروع ہوئی کہا یحییٰ نے
کہا مالک نے سعے سے مراد اللہ کی کتاب میں عمل اور فعل ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ یعنی جب
منہ پھیر جاتا ہے تو کام کرتا ہے زمین میں فساد کا اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى وَهُوَ يَخْشٰى یعنے جو تیرے پاس آیا
عمل کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا پروردگار سے اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى پھر پیٹھ موڑا کام کرتا ہوا فساد کا اور
فرمایا اللہ جل جلالہ نے اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى تمہارے کام اقسام کے ہیں کہا یحییٰ نے کہا مالک نے تو اس سعی سے بھی مراد عمل
اور فعل ہے نہ پاؤں سے چلنا اور نہ دوڑنا اور نہ تیز چلنا **مَا جَاءَ فِي الْاِمَامِ يَنْزِلُ بِقَرْيَةٍ يَوْمَ**
الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ امام کا جمعہ کے دن کسی گاؤں میں اترنے کا بیان کہا یحییٰ نے کہا مالک نے اگر امام ایسے گاؤں
میں اترا جہاں جمعہ ہوتا ہے اور امام مسافر ہے اور اس نے خطبہ پڑھا اور جمعہ ادا کیا تو گاؤں والے بھی اسکے ساتھ جمعہ پڑھ لیں
کہا یحییٰ نے کہا مالک نے اگر امام نے ایسے گاؤں میں جمعہ پڑھا جہاں پر جمعہ واجب نہیں ہے تو امام کا جمعہ درست ہوگا نہ گاؤں والوں کا
جمعہ اور نہ گاؤں والوں کا بلکہ جو لوگ مقیم ہیں وہ اپنی چار رکعتیں پوری کریں کہا یحییٰ نے کہا مالک نے مسافر پر جمعہ نہیں ہے

جمعہ کے دن سعی کا بیان

امام کا جمعہ کے دن کسی گاؤں میں اترنے کا بیان

ف اچھا تھا کیونکہ روایت کیا طبرانی نے معجم اوسط میں ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر پر جمعہ نہیں ہے (زرقانی)

مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن اس ساعت کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا جمعہ کا پھر کہا کہ اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور مانگتا ہے اسکے کچھ مگر دیتا ہے اللہ اوسی چیز کو اوسکو اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کہ وہ ساعت تھوڑی ہے **ف** یعنی زمانہ اسکا بہت قلیل ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ فَلَقِيتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوْرَاةِ وَحَدَّثْتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثْتُهُ أَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينِ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ بَصْرَةَ بْنَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ فَقُلْتُ مِنَ الطُّورِ فَقَالَ لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ مَا خَرَجْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِلَى مَسْجِدِي هَذَا وَإِلَى مَسْجِدِ إِيلِيَاءَ أَوْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ يَشُكُّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبِ الْأَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ قَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضْنَنْ عَلَيَّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ تَكُونُ آخِرَ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَتِلْكَ سَاعَةٌ لَا يُصَلَّى فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ فِيهِ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ ذَلِكَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں گیا کوہ طور کو تو ملا میں کعب الاحبار سے اور بیٹھا میں انکے پاس سو بیان کیں کعب الاحبار نے مجھ سے باتیں توراۃ کی اور میں نے بیان کیں اونسے باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمہ باتیں منجملہ اونکے کہیں اون سے ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر سب دنوں میں جنمیں سورج نکلا ہے جمعہ کا دن ہے اوسیدن پیدا ہوئے آدم اور اسیدن اتارے گئے جنت سے اور اسی دن معاف ہوا گناہ انکا اور اسیدن مرے اور اسیدن قیامت قائم ہوگی اور کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جو کان نہ لگا دے جمعہ کے دن آفتاب کے نکلنے تک قیامت کے خوف سے **ف** یعنی ہر جاندار کو جب صبح ہوتی ہے جمعہ کی تو اندیشہ رہتا ہے قیامت قائم ہونیکا

یہانتک کہ آفتاب نکل آتا ہے تو پھر اندیشہ جاتا رہتا ہے کیونکہ قیامت جمعہ کو علی الصباح قائم ہوگی ف مگر جنات اور آدمی غافل رہتے
ہیں اور جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں پاتا اُسکو مسلمان بندہ نماز میں اور سوال مانگتا اسے کچھ مگر دیتا ہے اللہ جل جلالہ اسکو ف جبتک
حرام کام کیلیے دعا نکرے پھر ابن حجر نے کہا ف کعب الاحبار نے کہا یہ تو ہر سال میں ایکدن ہوتا ہے میں نے کہا نہیں بلکہ ہر جمعہ میں تو کعب نے توراۃ
کو پڑھا پھر کہا کہ سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ نے پھر ملا میں بصرہ بن ابی بصرہ غفاری سے تو کہا انہوں نے کہاں
سے آتے ہو میں نے کہا کوہ طور سے کہا انہوں نے اگر قبل طور جانیکے تم مجھسے ملتے تو تم نہ جاتے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے نہ تیار کیے جاویں اونٹ مگر تین مسجد کیلیے ایک مسجد الحرام دوسری میری مسجد یعنی مدینہ طیبہ
تیسری مسجد ایلیا یا مسجد بیت المقدس شک ہے راوی کو ف یعنی مسجد ایلیا کہا یا مسجد بیت المقدس اگرچہ مراد دونوں لفظوں سے
ایک ہی ہے زرقانی نے کہا کہ مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے سفر نکیا جاوے سوا ان تین مسجدوں کے کیونکہ باقی
مسجدیں سب برابر ہیں فضیلت میں اور یہ مراد نہیں ہے کہ سوا ان تین مسجدوں کے اور کہیں سفر نہ کیا جاوے اور نووی نے کہا کہ اختلاف
کیا ہے علما نے سفر کرنے میں سوا ان تین مسجدوں کے جیسے سفر کرنا قبور صالحین کی زیارت کے لیے یا اور مواضع متبرکہ کیواسطے تو ابو
محمد جوینی اور عیاض مالکی نے یہی اختیار کیا ہے کہ وہ حرام ہے اور صحیح ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے اور اسیکو اختیار
کیا ہے امام الحرمین اور محققین نے اور حدیث کا یہ مطلب کہا ہے کہ سوا ان تین مسجدوں کے اور کسی مسجد کیطرف سفر نہ کیا جاوے اور دلیل ہے
اس توجیہ کی وہ جو روایت کیا امام احمد نے مسند میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہے مصلے کو کہ سفر کرے کسی مسجد
کیواسطے نماز کے سوا مسجد حرام اور مسجد اقصی اور میری مسجد کے مترجم کہتا ہے کہ ظاہر حدیث جو صحاح میں مروی ہے مطلق ہے اور
قول بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کا موید ہے اُس مذہب کا جو کہتے ہیں کہ مطلق سفر کرنا سوا ان تین مسجدوں کے اور کہیں کے لیے حرام ہے
اسواسطے کہ ابوہریرہ کوہ طور کو گئے تھے اور انہوں نے کہا کہ اگر تم مجھسے پیشتر ملتے تو نہ جاتے حالانکہ کوہ طور کوئی مسجد نہیں ہے اور نہ وہاں
نماز کیواسطے سفر کیا جاتا ہے اور مسند احمد کی حدیث کو ضعیف کہا محدثین نے بوجہ ضعف اسناد کے اور یہی مختار شیخ الاسلام ابن تیمیہ
اور شیخ علامہ ابن قیم رحمہما اللہ کا ہے ف کہا ابوہریرہ نے کہ پھر ملا میں عبد اللہ بن سلام سے اور بیان کیا میں نے اُنسے جو کچھ گفتگو کی تھی
میں نے کعب الاحبار سے جمعہ کے باب میں اور یہ بھی کہا کہ کعب الاحبار نے کہا تھا وہ دن ہر سال میں ایکبار ہوتا ہے تو عبد اللہ بن سلام
نے کہا کہ جھوٹ بولا کعب نے پھر میں نے کہا کہ کعب نے توراۃ کو پڑھکر کہا کہ بیشک یہ ساعت ہر جمعہ کو ہوتی ہے تب عبد اللہ بن سلام نے
کہا کہ سچ کہا کعب نے پھر کہا عبد اللہ بن سلام نے میں جانتا ہوں اُس ساعت کو وہ کونسی ہے ابوہریرہ نے کہا کہ بتاؤ مجھکو اور بخل نکرو تو عبد اللہ بن
سلام نے کہا کہ وہ آخر ساعت ہے جمعہ کی ابوہریرہ نے کہا کیونکر آخر ساعت ہوگی حالانکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پاتا
اُسکو مسلمان بندہ نماز میں مگر جو مانگتا ہے اللہ دیتا ہے اسکو اور یہ ساعت تو ایسی ہے کہ اسمیں نماز نہیں ہو سکتی ہے ف اسلیے
کہ منع کیا حضرت نے نماز پڑھنے سے بعد عصر کے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب ف تو جواب دیا عبد اللہ بن سلام نے کیا نہیں
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بیٹھے نماز کی انتظار میں تو وہ نماز ہی میں ہے یہانتک کہ نماز پڑھے اور ابوہریرہ نے کہا

نان عبد اللہ بن سلام نے کہا پس یہی مطلب ہے **ف** اکثر محدثین اسطرف گئے ہین کہ وہ ساعت یہی ہے جو بیان کی عبد اللہ بن سلام
نے اور ایک حدیث صحیح مین ابوموسی سے روایت ہے کہ وہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز کے ختم ہونے تک ہے روایت
کیا اسکو مسلم اور ابوداؤد نے اور جب خود شارع نے بیان کر دیا اُس ساعت کو تو اب کیا شبہ رہا بیچ التفات کرنا چاہیے
اور اقوال کیطرف زرقانی نے بیالیس قول بیان کیے ہین علما کے اُس ساعت کے باب مین پھر کہا کہ سب مین اچھا وہی قول
ہے جس پر ابوموسی کی حدیث دلالت کرتی ہے

اَلْهَيْئَةُ وَتَخَطِّي الرِّقَابِ وَاسْتِقْبَالُ الْاِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کپڑے بدلنے اور لوگون کو پھاندکر جانے اور امام کیطرف مُنہ کر کے بیٹھنے کا بیان

عن يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ لَوِ اتَّخَذَ ثَوْبَيْنِ لِلْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ **ترجمہ** یحیی بن سعید انصاری سے روایت ہے کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا نقصان ہے کسیکا تم مین سے اگر بنا رکھے دو کپڑے جمعہ کی نماز کیواسطے سوا روز مرہ کے کپڑون کے
ف زرقانی نے کہا کہ اس حدیث مین رغبت ہے گنجایش والے کو اچھے کپڑے بنانے کی جمعہ اور عیدین کیلیے اور تجمل کرے اور اسی طرح
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور عمامہ باندھتے تھے اور خوشبو لگاتے تھے اور اچھا کپڑا پہنتے تھے جمعہ اور عیدین
مین اور حکم کرتے تھے آپ مسواک اور خوشبو اور تیل لگانیکا ابن عبد البر نے اس حدیث کو موصولاً روایت کیا یحیی بن سعید سے
اونہون نے عمرہ سے اونہون نے عائشہ سے **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَرُوحُ اِلَى الْجُمُعَةِ اِلَّا ادَّهَنَ وَ
تَطَيَّبَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ حَرَامًا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نجاتے جمعہ کو جبتک نہ لگاتے تیل اور خوشبو مگر جب احرام
باندھے ہوتے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَاَنْ يُّصَلِّيَ اَحَدُكُمْ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّقْعُدَ حَتّٰى اِذَا قَامَ الْاِمَامُ
يَخْطُبُ جَاءَ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا اگر کوئی تم مین سے نماز پڑھے ظہر حرہ مین بہتر ہے اس سے
کہ بیٹھا رہے اپنے گھر مین پھر جب امام خطبہ پڑھنے کو کھڑا ہو تو پھاندتا ہوا گردنون کو لوگون کی دن جمعہ کے **ف** ظہر حرہ
ایک زمین ہے مدینہ کی باہر وہان کے پتھر سیاہ ہین گویا آگ سے جلے ہوے ہین اور اجماع کیا علما نے اس فعل کی کراہت پر
مگر دو صورتون مین ایک یہ کہ امام ہو تو اوسکو پھاندکر آگے جانا ضرور ہے دوسرے یہ کہ آگے کی صف مین جگہ خالی ہو اور بغیر پھاندے
ہوئے وہان تک جا نہ سکے اور باقی ضرورتونکو بھی اسیپر قیاس کرنا چاہیے (مصفی) کہا یحیی نے کہا مالک نے سنت ہمارے
نزدیک یہ ہے کہ جب امام خطبہ شروع کرے تو لوگ امام کیطرف مُنہ کرین خواہ قبلہ کے نزدیک ہون یا اور کسی جانب مین **ف**
تو جو لوگ امام کے سامنے ہین وہ تو امام کیطرف منہ کر ہی چکے اور قبلہ کیطرف بھی اور جو لوگ داہنے بائین ہین وہ امام کی
طرف منہ کرین قبلہ کیطرف سے منہ موڑ لین ابن عبد البر نے کہا کہ مین اسمین کسیکا اختلاف نہین پاتا اور کوئی حدیث
مسند اس باب مین نہین ملی مگر یہ کہ شعبی نے کہا سنت ہے امام کیطرف مُنہ کرنا دن جمعہ کے اور عدی بن ثابت نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تھے تو اصحاب آپکیطرف منہ کرتے تھے اور بیہقی نے ابن عمر سے اس فعل کو نقل کیا ہے اور
نعیم بن حماد نے باسناد صحیح انس سے روایت کیا کہ جب امام خطبہ شروع کرتا جمعہ کے روز تو وہ منہ کرتے امام کیطرف یہانتک کہ فارغ ہو

جمعہ کے دن اچھے کپڑے پہننے اور لوگون کو پھاندکر جانے اور امام کیطرف منہ کر کے بیٹھنے کا بیان

خطبہ سنا کہا ترمذی نے کہ اس باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صریحاً کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی (زرقانی) **اَلْقِرَاءَةُ فِي**
صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَالْاِحْتِبَاءُ وَمَنْ تَرَكَهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ نماز جمعہ مین قرأت کا بیان اور احتبا کا بیان اور
جمعہ کو جو ترک کرے بغیر عذر کے اسکا حال **عَنْ** الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّهُ سَاَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَاُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اِثْرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَاُ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ **ترجمہ** ضحاک بن قیس نے پوچھا نعمان بن بشیر
سے کہ کونسی سورت پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز بعد سورہ جمعہ کے کہا کہ پڑھتے تھے ہل اتاک حدیث الغاشیۃ۔
ف یعنی پہلی رکعت مین سورہ جمعہ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت مین ہل اتاک حدیث الغاشیۃ اور ایک روایت مین ہے کہ
پہلے رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے تھے اور دوسری رکعت مین ہل اتاک اور ایک روایت مین ہے کہ پہلی رکعت مین سورہ جمعہ اور
دوسرے رکعت مین اذا جاءک المنافقون امام مالک کے نزدیک پہلی رکعت مین سورہ جمعہ کو ترک نکرنا چاہیے اور دوسری رکعت مین
جو سورت چاہے پڑھے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَحْتَبِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ **ترجمہ** مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ
بن عمر احتبا کرتے تھے دن جمعہ کے اور امام خطبہ پڑھتا تھا **ف** احتبا کے معنی یہ ہین کہ دونو پاؤن کو کھڑا کرکے سرین پر
بیٹھے اور پاؤنکو کمر سے باندھ لیوے ہاتھہ سے یا کپڑے سے ابو داود نے مرفوعاً روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس بات
ممانعت کا یہ ہے کہ اسطرح بیٹھنا نیند لاتا ہے اگر نیند آنیکا خوف نہو تو مکروہ نہین ہے جیسا ابن عمر سے منقول ہے (مصفی) **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ
سُلَيْمٍ قَالَ مَالِكٌ لَا اَدْرِيْ اَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ لَا اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا عِلَّةٍ طَبَعَ
اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ **ترجمہ** صفوان بن سلیم سے روایت ہے لیکن مالک کہتے ہین کہ مجھے معلوم نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل
کیا یا نہین کہا جو شخص چھوڑ دیگا جمعہ کو تین بار بغیر عذر اور بیماری کے مہر کر دیگا اللہ تعالے اوس کے دل پر **ف** یعنی
اپنا فیض اوس کے دل سے روک لیگا اور جہل اور غفلت اور نفاق سے اسکا دل بھر کر بند کر دیگا اس حدیث کو شافعی نے اُم مین اور
احمد اور اصحاب سنن اور حاکم نے روایت کیا ابو الجعد ضمیری سے مرفوعاً کہ جو شخص چھوڑ دیگا جمعہ کو تین بار بغیر ضرورت کے مہر کر
دیگا اللہ تعالے اوس کے دل پر ابو عمر نے کہا کہ ایک شخص ابن عباس سے ایک مہینہ تک روز پوچھا کیا کرتا کہ تم کیا کہتے ہو اس شخص مین کہ روزہ
رکھتا ہے دنکو اور عبادت کرتا ہے راتکو لیکن حاضر نہین ہوتا جمعہ اور جماعت مین ابن عباس یہی کہتے تھے کہ وہ جہنم مین جاویگا
(زرقانی) **عَنْ** مُحَمَّدٍ الْبَاقِرِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ خُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ
جَلَسَ بَيْنَهُمَا **ترجمہ** امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خطبے پڑھے جمعہ کو اور بیٹھے درمیان مین **اَلتَّرْغِيْبُ**
فِي الصَّلٰوةِ فِيْ رَمَضَانَ رمضان مین تراویح پڑھنے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ
الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ
اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز جمعہ مین قرأت کا بیان اور احتبا کا بیان اور جمعہ کو بغیر عذر ترک کرنے کا وبال

بیان نماز تراویح

نے نماز پڑہی مسجد مین ایک رات **ف** مراد نماز تراویح ہے **ت** تو نماز پڑہی پیچہے آپکے لوگون نے پہر دوسری رات مین اسی
طرح پڑہی تو لوگ بہت آئے پہر جمع ہوئے لوگ تیسری یا چوتہی رات مین لیکن نہ نکلے آپ جب صبح ہوئی تو فرمایا کہ مین نے دیکہا جو تم نے
کیا لیکن نہ روکا مجہکو کسی چیز نے نکلنے سے مگر اسی خوف نے کہ فرض نہو جاوے تمپر اور یہ قصہ رمضان مین تہا **ف**
ابن حبان نے باسناد صحیح روایت کیا جابر سے کہ آپنے آٹہہ رکعتین پڑہین تہین اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے کہا زرقانی
نے یہ صحیح ہے اور وہ جو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے کہ آپنے بیس رکعتین پڑہین اور وتر ضعیف ہے مترجم
کہتا ہے اسکی اسناد مین ابو شیبہ قاضی واسط متروک الحدیث ہے پہر کیسے یہ روایت اعتماد کے لائق ہوگی علی الخصوص جبکہ روایت
صحیح جابر سے اوسکی معارض ہو **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامرہم
بعزیمۃ فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال ابن شہاب فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم والامر علی ذلک ثم کان الامر کذلک فی خلافۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر بن الخطاب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تہے لوگون کو تراویح پڑہنے کی رمضان کی راتون مین اور نہ حکم کرتے تہے بطور وجوب
کے تو فرماتے تہے جسنے تراویح پڑہی رمضان مین اوسکو حق سمجہ کر خاص خدا کے لیے بخشے جاوینگے اگلے گناہ اوسکے کہا ابن
شہاب نے پس وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ایسا ہی حال رہا **ف** یعنی کچہ لوگ تراویح پڑہتے تہے کچہ نہ پڑہتے
تہے کوئی اپنے گہر مین پڑہتا تہا کوئی مسجد مین اور مسجد مین بہی ایک امام کے پیچہے نہ پڑہتے تہے متفرق جماعتین ہوتی
تہین **ت** پہر ایسا ہی حال رہا حضرت ابوبکر کی خلافت مین اور شروع شروع حضرت عمر کی خلافت مین **عن**
عبد الرحمن بن عبد القاری انہ قال خرجت مع عمر بن الخطاب فی رمضان الی المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون یصلی
الرجل لنفسہ ویصلی الرجل فیصلی بصلوتہ الرہط فقال عمر واللہ انی لارانی لو جمعت ہولاء علی قاری واحد لکان امثل فجمعہم
علی ابی بن کعب قال ثم خرجت معہ لیلۃ اخری والناس یصلون بصلوۃ قاریہم فقال عمر نعمت البدعۃ ہذہ والتی تنامون
عنہا افضل من التی تقومون یعنی اخر اللیل وکان الناس یقومون اولہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ مین نکلا
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتہہ رمضان مین مسجد کو تو دیکہا کہ لوگ جدا جدا متفرق نماز پڑہ رہے ہین کوئی شخص اکیلے
پڑہ رہا ہے کسی شخص کے ساتہہ آٹہہ دس آدمی پڑہ رہے ہین تو کہا عمر نے قسم خدا کی مجہے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ان سبکو ایک
قاری کے پیچہے کر دون تو اچہا ہو پہر ان سب لوگون کو ابی بن کعب کے پیچہے کر دیا کہا عبد الرحمن نے پہر جب دوسری رات کو
مین اونکے ساتہہ آیا تو دیکہا کہ سب لوگ ابی بن کعب کے پیچہے نماز پڑہ رہے ہین تب کہا حضرت عمر نے اچہی ہے یہ بدعت اور جس وقت
تم سوتے ہو یعنی اخیر رات وہ بہتر ہے اس وقت سے جب نماز پڑہتے ہو یعنی اول رات اور لوگ کہڑے ہوتے تہے اول رات مین
ف بدعت لغت مین ہر نئی چیز اور نئے کام کو کہتے ہین اور اصطلاح شرع مین بدعت اس امر کو کہتے ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد دین مین نکالا جاوے اور کسی دلیل شرعی سے ثابت نہو تراویح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بہی جاری تہی

اور جماعت سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو تین راتوں تک پڑہا جیسا کہ اوپر کی حدیثوں سے معلوم ہوا پہر یہ قول حضرت عمر کا کہ یہی
ہے بدعت مراد اس سے بدعت شرعی نہیں ہو سکتی اسلیے کہ بدعت شرعی وہی امر ہے جو آنحضرت کے بعد دین میں نکالا جاوے اور کسی دلیل
شرعی سے ثابت نہو پس معلوم ہوا کہ مراد حضرت عمر کی بدعت سے بدعت لغوی ہے یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے زمانہ میں
تراویح کا اہتمام ایسا نہ تہا نہ ایک امام مقرر تہا اس لیے یہ ایک نیا امر ہوا پس لغۃً اسکو بدعت کہا نہ شرعاً کیونکہ بدعت شرعی کی تعریف
تراویح پر جو حضرت کے زمانہ میں موجود تہی کسطرح صادق آویگی اور بدعت شرعی کو حضرت عمر اچہا کیونکر کہتے بلکہ ہر بدعت شرعی
گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لیجاویگی جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار اس فائدہ
کو یاد رکہنا چاہیے عن السائب بن یزید انہ قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب وتمیما الداری ان یقوما للناس باحدی عشرۃ
رکعۃ قال وکان القاری یقرأ بالمئین حتی کنا نعتمد علی العصی من طول القیام وما کنا ننصرف الا فی فروع الفجر ترجمہ
سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت عمر نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو گیارہ رکعت پڑہانے کا ف یعنی آٹھ رکعت
تراویح اور تین رکعتیں وتر کی اور ایسا ہی ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا بخاری مسلم نے عائشہ سے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑہتے تہے اور روایت کیا سعید بن منصور نے کہ حضرت
عمر نے حکم دیا ابی بن کعب کو تو وہ پڑہاتے تہے نماز تراویح مردونکو اور تمیم داری امامت کرتے تہے عورتوں کی ف کہا سائب
بن یزید نے کہ امام پڑہتا تہا سو آیتیں ایک رکعت میں یہانتک کہ ہم ٹیکا لگاتے تہے لکڑی پر اور نہیں فارغ ہوتے تہے ہم
مگر قریب فجر کے عن یزید بن رومان انہ قال کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلاث وعشرین رکعۃ
ترجمہ یزید بن رومان سے روایت ہے کہ لوگ پڑہتے تہے حضرت عمر کے زمانہ میں تئیس ۲۳ رکعتیں ف یعنی بیس رکعتیں تراویح کی
اور تین رکعتیں وتر کی بیہقی نے اس روایت اور پہلی روایت میں جمع کیا ہے اسطور سے کہ پہلے وہ لوگ گیارہ رکعتیں پڑہتے تہے پہر
بیس رکعتیں پڑہنے لگے اور تین رکعتیں وتر کی اسلیے کہ پہلی رکعتیں بہت لمبی لمبی پڑہتے تہے پہر لوگ ضعیف ہو گئے تو زیادہ
کر دیا رکعتوں کو تاکہ بالکل فضیلت ہاتھ سے جانے نپاوے اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا مرفوعاً ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے جماعت سے رمضان میں بیس رکعتیں پڑہیں لیکن ضعیف کیا اس حدیث کو ابن عبد البر اور بیہقی نے اسوجہ سے کہ اسکی اسناد
میں ابو شیبہ ہے بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس رکعتیں تراویح کی پڑہنا بسند صحیح ثابت نہیں ہے بلکہ صرف آٹھ
رکعتیں پڑہنا ثابت ہوتا ہے اور بیس رکعتیں حضرت عمر کے زمانہ سے منقول ہیں تو آٹھ رکعتیں سنت نبوی ہیں اور سنت خلفا ہر دونوں میں
اور بیس رکعتیں سنت ہیں خلفاء راشدین کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین
لیکن سنت خلفا کی سنت موکدہ نہیں ہو سکتی بلکہ غایت درجہ یہ ہے کہ مستحب ہوگی اسصورت میں آٹھ رکعتیں سنت ہونگی اور
بیس رکعتیں مستحب اور یہی مذہب ہے علماے محققین کا شکر اللہ سعیہم عن داؤد بن الحصین انہ سمع الاعرج یقول ما
ادرکت الناس الا وہم یلعنون الکفرۃ فی رمضان قال وکان القاری یقرأ بسورۃ البقرۃ فی ثمانی رکعات فاذا قام بہا

فی اثنتی عشرۃ رکعۃ رای الناس انہ قد خفف **ترجمہ** داؤد بن الحصین نے سنا عبدالرحمن بن ہرمز اعرج سے کہتے تھے میں نے
پایا لوگوں کو لعنت کرتے تھے کافروں پر رمضان میں اور امام پڑھتا تھا سورہ بقرہ آٹھ رکعتوں میں جب بارہ رکعتوں میں
پڑھتا تھا تو لوگوں کو معلوم ہوتا تھا کہ تخفیف کی **ف** لعنت کرتے تھے کافروں پر یعنی وتر میں وہ قنوت پڑھتے تھے
جس میں لعنت ہو کافروں پر اور وہ قنوت یہ ہے اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبہم
واصلح ذات بینہم وانصرہم علی عدوک وعدوہم اللھم العن الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک
ویقاتلون اولیاءک اللھم خالف بین کلمتہم وزلزل اقدامہم وانزل بہم باسک الذی لا تردہ عن القوم المجرمین
جب مسلمانوں پر کوئی آفت نازل ہو تو اس دعا کو ہر نماز میں اخیر رکعت کے رکوع سے کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے اور مقتدی
آمین کہتے جاویں **عن** عبد اللہ بن ابی بکر انہ قال سمعت ابی یقول کنا ننصرف فی رمضان فنستعجل الخدم
بالطعام مخافۃ الفجر **ترجمہ** عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہتے تھے سنا میں نے اپنے باپ سے کہتے تھے ہم جب فارغ ہوتے تھے
تراویح رمضان میں تو جلدی مانگتے تھے نوکروں سے کھانے کو فجر ہو جانے کے ڈر سے **عن** عروۃ بن الزبیر ان ذکوان
ابا عمرو وکان عبدا لعائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعتقتہ عن دبر منہا کان یقوم یقرأ لہا فی رمضان
ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ ذکوان جو غلام تھے حضرت عائشہ کے اور انکو حضرت عائشہ نے آزاد کر دیا تھا اپنے
بعد کھڑے ہوتے تھے اور پڑھاتے تھے نماز انکی رمضان میں **ف** بخاری اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ کلام اللہ
سو دیکھ کر پڑھتے تھے اس اثر سے ثابت ہوتا ہے کہ غلام کی امامت درست ہے اور نوافل میں جیسے تراویح وغیرہ کلام اللہ دیکھ کر
پڑھنا اور اپنے امام کو بتانا درست ہے یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہیں ہے

ماجاء فی صلوۃ اللیل تہجد کا بیان **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من امرئ تکون لہ صلوۃ بلیل یغلبہ
علیہا نوم الا کتب اللہ لہ اجر صلوتہ وکان نومہ علیہ صدقۃ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو نماز پڑھا کرے ہمیشہ رات کو پھر غالب ہو جاوے اسپر نیند **ف** یعنی نیند کی وجہ سے اٹھ نہ
سکے یا اٹھے لیکن نماز نہ پڑھ سکے (باجی) **ف** مگر یہ کہ اللہ جل جلالہ لکھے گا اسکے لیے ثواب نماز کا اور سونا اسکا صدقہ
ہوگا **ف** یعنی نماز جو روز پڑھا کرتا ہے لیکن اوس رات نہ پڑھ سکا نیند کے باعث سے تو اوس نماز کے قصد سے اللہ جل جلالہ اوسکو
حساب لیگا اور نماز کا ثواب لکھدیگا **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کنت انام بین یدی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی فاذا قام بسطتہما قالت
والبیوت یومئذ لیس فیہا مصابیح **ترجمہ** عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ میں سوتی تھی سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور پاؤں میرے آپ کے سامنے تھے جب سجدہ کرتے تھے آپ دبا دیتے تھے مجھکو سمیٹ لیتی تھی میں پاؤں اپنے پھر
جب آپ کھڑے ہو جاتے پھیلا دیتی تھی میں پاؤں اپنے کہا حضرت عائشہ نے اور گھروں میں اون دنوں چراغ نہ تھے

عن عائشة زوج النبي صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا نعس احدکم وهو فی الصلوة فلیرقد حتی
یذهب عنه النوم فان احدکم اذا صلی وهو ناعس لا یدری لعله یذهب یستغفر فیسب نفسه ترجمه حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں سے نماز میں تو سو رہے یہانتک کہ نیند بہر جاوے کیونکہ اگر نماز پڑھے گا
اونگھتے ہوئے تو شاید وہ استغفار کرنا چاہے اور اپنے تئیں برا بولنے لگے ف یعنی دعا کے عوض بد دعا کرے کیونکہ نیند
میں آدمی کو ہوش نہیں ہوتا تو نیکی برباد گناہ لازم ہو عن اسمعیل بن ابی حکیم انه بلغه ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم سمع امرأة من اللیل تصلی فقال من هذه فقیل له هذه الحولاء بنت تویت لا تنام اللیل فکره رسول الله صلی الله
علیه وسلم ذلک حتی عرفت الکراهیة فی وجهه ثم قال ان الله تبارک وتعالی لا یمل حتی تملوا اکلفوا من العمل ما لکم به طاقة
ترجمه اسمعیل بن ابی حکیم کو پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے سنا ذکر ایک عورت کا جو نماز پڑھا کرتی تھی رات بہر
تو پوچھا کہ کون ہے یہ عورت کہا لوگوں نے یہ حولاء ہے بیٹی تویت کی نہیں سوتی ہے رات کو تو برا معلوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہانتک کہ معلوم ہوئی ناراضگی آپکے چہرہ سے پہر فرمایا آپنے خداوند کریم نہیں بیزار ہوتا تمہاری بیزاری تک
اوتنا عمل کرو جس کی طاقت رکھو ف یعنی اللہ تعالی کے پاس ثواب کی کمی نہیں ہے جسقدر تم عمل کرتے جاؤ گے وہ
ثواب دیا جاویگا لیکن تمکو چاہیے کہ طاقت کے موافق جہانتک جی لگے عبادت کرو اگر جی نہ لگے اور دل بیزار ہو تو ایسی
عبادت کس کام آویگی غرض یہ ہے کہ اللہ جل جلاله ثواب دینے سے تھک نجاویگا بلکہ بندہ عمل کرتے کرتے تھک جاویگا اور دل
اسکا اوچاٹ ہو جائیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہت مبالغہ کرنا عبادت میں اور نفس کو مطلق چین نہ دینا جیسا بعضے
جاہل درویش کیا کرتے ہیں کچھ اچھی بات نہیں ہے عمدہ وہی ہے جو طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا آپ انکو سوتے
بہی اور عبادت بہی کرتے روزہ بہی رکھتے افطار بہی کرتے عورتوں سے صحبت بہی کرتے کہاتے پیتے اچہے کپڑے
پہنتے خوشبو لگاتے عن اسلم ان عمر بن الخطاب کان یصلی من اللیل ما شاء الله حتی اذا کان من آخر اللیل ایقظ اهله
للصلوة یقول لهم الصلوة الصلوة ثم یتلو هذه الآیة وامر اهلک بالصلوة واصطبر علیها لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبة
للتقوی ترجمه اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رات کو نماز پڑھتے جتنا اللہ کو منظور ہوتا پہر جب اخیر رات ہوتی تو اپنے گہر والوں کو
جگاتے نماز کے لیے اور کہتے اوٹھو نماز نماز پہر پڑھتے اس آیت کو اور حکم کر اپنے گہر والوں کو نماز کا اور صبر کر اوس کے لیے ہم نہیں
مانگتے تجھ سے روٹی بلکہ ہم کہلاتے ہیں تجھکو اور عاقبت کی بہتری پرہیزگاری سے ہے عن مالک انه بلغه ان سعید بن المسیب
کان یقول یکره النوم قبل العشاء والحدیث بعدها ترجمه سعید بن المسیب کہتے تھے مکروہ ہے سونا عشا کی نماز سے پہلے اور باتیں
کرنا بعد نماز عشا کے ف اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ابو برزہ سے مرفوعا روایت کیا ہے عن مالک انه بلغه ان عمر بن
الخطاب کان یقول صلوة اللیل والنهار مثنی مثنی یسلم من کل رکعتین ترجمه امام مالک کو پہنچا حضرت عمر بن الخطاب
فرماتے تھے نماز نفل رات اور دن کی دو دو رکعتیں ہیں سلام پھیرے ہر دو رکعتوں کے بعد ف زرقانی نے کہا کہ حدیث سے

رد ہو گیا اہل کوفہ پر جو کہتے ہیں وس یا آٹھ یا چھ یا چار رکعتیں نفل ایک سلام سے درست ہیں اور ابن عمر نے روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پڑھتے تھے قبل ظہر کے دو رکعتیں اور بعد ظہر کے دو رکعتیں اور قبل عصر کے دو رکعتیں اور بعد مغرب کے دو رکعتیں زرقانی نے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے

صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الوتر وتر کا بیان

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل احدیٰ عشرۃ رکعۃ یوتر منہا بواحدۃ فاذا فرغ اضطجع علی شقہ الایمن **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے ایک رکعت ان میں سے وتر کی ہوتی تو جب فارغ ہوتے لیٹ جاتے داہنی کروٹ پر **ف** اکثر اصحاب نے ابن شہاب سے یوں روایت کیا کہ لیٹ جاتے آپ بعد سنتوں فجر کے داہنی کروٹ پر یہاں تک کہ آتا موذن اطلاع تکبیر کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر کی ایک رکعت بھی پڑھنا درست ہے محمد بن نصر مروزی نے کتاب قیام اللیل میں بہت دلیلوں سے رد کیا ہے ان لوگوں پر جو کہتے ہیں وتر تین رکعت سے کم پڑھنا درست نہیں ہے اور بیان کیا ہے کہ احادیث صحیحہ اور افعال اجلائے صحابہ سے وتر کی ایک رکعت اور تین رکعت اور پانچ رکعت اور سات رکعت پڑھنا ایک سلام سے اور دو سلام سے ثابت ہے اور یہی حق ہے **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف انہ سأل عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدیٰ عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلثا قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ اتنام قبل ان توتر فقال یا عائشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی

ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ سے کیونکر تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان میں تو کہا حضرت عائشہ نے نہیں زیادہ کرتے تھے آپ رمضان اور نہ غیر رمضان میں گیارہ رکعت پر پڑھتے تھے چار رکعتیں تو مت پوچھ انکی خوبی اور طول کا حال پھر پڑھتے تھے چار رکعتیں تو مت پوچھ انکی خوبی اور طول کا حال پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے پوچھا حضرت عائشہ نے اے رسول اللہ آپ سو جاتے ہیں وتر پڑھنے کے آگے تو فرمایا آپ نے اے عائشہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا **ف** یہ معجزہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آنکھ ظاہر میں سو جاتے لیکن دل ہوشیار رہتا اسی واسطے آپ سو کر اٹھتے اور وضو نہ کرتے پھر نماز پڑھتے یہ جو حضرت عائشہ نے چار چار رکعتوں کا حال بیان کیا اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھتے بلکہ ان کا حسن اور طول اور ترتیب کا حال بیان فرمایا کیونکہ روایت کیا عروہ نے عائشہ سے کہ آپ سلام پھیرتے تھے ہر دو رکعتوں کے بعد اور فرمایا آپ نے صلوۃ اللیل والنہار مثنیٰ مثنیٰ اور محال ہے کہ قول آپکا مخالف ہو فعل کے زرقانی **عن** عائشۃ ام المومنین انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باللیل ثلث عشرۃ رکعۃ ثم یصلی اذا سمع النداء بالصبح رکعتین خفیفتین **ترجمہ** عائشہ ام المومنین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے رات کو تیرہ رکعتیں پھر جب اذان سنتے صبح کی تو پڑھتے دو رکعتیں ہلکی پھلکی **ف** یہ پہلی روایت کے خلاف ہے مگر شاید حضرت عائشہ نے عشاء کی سنتوں کو بھی انہیں ملا لیا

کیونکہ آپ اُنکو گھر مین پڑھا کرتے تھے یا تہجد کے شروع مین پڑھتے تھے از زرقانی **عن** عبد الله بن عباس انه بات ليلة عند ميمونة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي خالته قال فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم واهله في طولها
فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا انتصف الليل او قبله بقليل او بعده بقليل استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس يمسح النوم
عن وجهه بيده ثم قرأ العشر الآيات الخواتم من سورة آل عمران ثم قام الى شن معلق فتوضأ منها فاحسن وضوءه ثم قام
يصلي قال ابن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذهبت فقمت الى جنبه فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى
على راسي واخذ باذني اليمنى يفتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين
ثم اوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہے کہ وہ ایک رات رہے اپنی خالہ میمونہ پاس جو بی بی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابن عباس نے پس لیٹا مین تکیہ کی عرض
کی طرف اور آپ اور آپکی بی بی لیٹے تکیہ کے طول مین پس سو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ جب آدھی رات ہوئی یا کچھ
پہلے یا کچھ بعد اوسکے جاگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو بیٹھے آپ اور ملنے لگے آنکھین اپنی ہاتھ سے پھر پڑھین دس آیتین اخیر
کی سورۂ آل عمران کی یعنے ان في خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار لآيات لاولي الالباب سے اخیر سورت تک
پھر گئے آپ ایک مشک پاس جو لٹک رہی تھی اور وضو کیا اُس سے اچھی طرح پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے ابن عباس نے کہا
مین بھی اوٹھ کھڑا ہوا اور جیسا آپ نے کیا ویسا ہی مین نے بھی کیا تو جب مین آپکے پاس گیا آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا
اور میرا داہنا کان پکڑ کر ملنے لگے پھر پڑھین آپ نے دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو
رکعتین پھر وتر پڑھا پھر لیٹ رہے جب موذن آیا تو دو رکعتین ہلکی پڑھین پھر باہر نکلے اور نماز پڑھی صبح کی **ف** آپنے نماز کے
اندر ابن عباس کے سر پر ہاتھ رکھا اور اُنکے کان ملے پیار سے تا کہ وہ اندھیری رات مین گھبراوین نہین تو سب تیرہ رکعتین ہوئین
بارہ تہجد کی اور ایک وتر کی **عن** زيد بن خالد الجهني انه قال لارمقن الليلة صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فتوسدت
عتبته او فسطاطه فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ركعتين طويلتين طويلتين طويلتين ثم صلى ركعتين وهما دون
اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون
اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم اوتر فتلك ثلث عشرة ركعة **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ
اونہون نے کہا مین ضرور دیکھونگا نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو کہا زید نے کہ تکیہ لگایا مین نے آپکے مکان کی چوکھٹ سے
یا گھر جو بالون سے ڈھپا ہوا تھا پھر کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو پڑھی دو رکعتین بہت لمبی بہت لمبی بہت لمبی پھر
پڑھین دو رکعتین اُن سے کچھ کم پھر پڑھین دو رکعتین اون سے کچھ کم پھر پڑھین دو رکعتین اون سے کچھ کم پھر پڑھین دو رکعتین اُن
سے کچھ کم پھر پڑھین دو رکعتین اون سے کچھ کم پھر ایک رکعت وتر کی پڑھی سب تیرہ رکعتین پڑھین **عن** عبد الله بن
عمر ان رجلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلوة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الليل مثنى

مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَۃً وَّاحِدَۃً تُوْتِرُ لَہٗ مَا قَدْ صَلّٰی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو تو فرمایا آپ نے رات کی نماز دو دو رکعتین ہین اور جب ڈر ہو صبح ہو نیکا پڑہ لیوے ایک رکعت جو طاق کر دے اوسکی نماز کو **ف** یہی ایک رکعت وتر ہے محمد بن نصر مروزی نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت پڑہو وتر کی تین رکعتین تاکہ مشابہت ہو مغرب کی نماز سے صحیح کیا اس حدیث کو حاکم نے اور روایت کیا محمد بن نصر مروزی اور ابن حبان اور حاکم نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً مانند اس کے اور طریقہ سے اور اسناد اسکا شیخین کے شرط پر ہے اور روایت کیا مروزی نے اور نسائی نے ابن عباس اور عائشہ سے کہ مکروہ ہے تین رکعتین وتر کی پڑہنا اور سلیمان بن یسار سے بھی ایسا ہی مروی ہے تاکہ مشابہ نہو نفل فرض کے اور کہا محمد بن نصر نے کہ ہمنے کوئی حدیث صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی نہین پائی جس سے وتر کی تین رکعتین ایک سلام سے پڑہنا ثابت ہو ہان تین رکعتین پڑہنا ثابت ہے اس سے باطل ہو گیا قول اُن لوگون کا جو کہتے ہین اجماع کیا صحابہ نے کہ وتر کی تین رکعتین ایک سلام سے پڑہنا چاہیے اور طول کیا محمد بن نصر مروزی نے کتاب قیام اللیل مین اور بہت اچھی طرح رد کیا وتر کے وجوب ہونے کو اور ثابت کیا ہے کہ وتر سنت ہے اور کہا کہ ابو حنیفہ نے جو اوس کے وجوب کو اختیار کیا ہے یہ حدیث سے کہ زیادہ کی اللہ نے تمہارے لیے ایک نماز اور وہ وتر ہے تو یہ حدیث ضعیف ہے باوجود اس کے اس سے وجوب نہین نکلتا پہر ابن المبارک سے نقل کیا کہ امام ابو حنیفہ علم حدیث مین یتیم تھے یعنے حدیثین اُنکو بہت کم پہونچین تہین واللہ اعلم **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَیْرِیْزٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ کِنَانَۃَ یُدْعَی الْمُخْدَجِیَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ یُکْنٰی اَبَا مُحَمَّدٍ یَقُوْلُ اِنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ قَالَ الْمُخْدَجِیُّ فَرُحْتُ اِلٰی عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ فَاعْتَرَضْتُ لَہٗ وَھُوَ رَائِحٌ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاَخْبَرْتُہٗ بِالَّذِیْ قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ قَالَ عُبَادَۃُ کَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ کَتَبَھُنَّ اللّٰہُ عَلَی الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِھِنَّ لَمْ یُضَیِّعْ مِنْھُنَّ شَیْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّھِنَّ کَانَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدٌ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ لَّمْ یَاْتِ بِھِنَّ فَلَیْسَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ **ترجمہ** عبد اللہ بن محیریز سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بنی کنانہ سے جسکو مخدجی کہتے تھے سنا ایک شخص سے شام مین جنکی کنیت ابو محمد ہے انصاری صحابی ہین کہتے تھے وتر واجب ہے مخدجی نے کہا کہ مین عبادہ بن الصامت پاس گیا اور ابو محمد کے قول کو نقل کیا عبادہ نے کہا کہ جھوٹ کہا ابو محمد نے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پانچ نمازین ہین جو فرض کین اللہ نے اپنے بندونکو جو شخص اُنکو پڑہے گا اور ہلکا جانکر اُنکو نہ چھوڑیگا تو اللہ جل جلالہ نے اسکے لیے عہد کر رکہا ہے کہ جنت مین اُسکو لیجاویگا اور جو شخص اُنکو چھوڑ دے تو اللہ پاس اوسکا کچھ عہد نہین ہے چاہے اُسکو عذاب کرے چاہے جنت مین پہنچاوے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ وتر واجب نہین ہے اور نماز کے ترک کرنے سے آدمی کافر نہین ہوتا لیکن حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ جس شخص نے نماز کی ترک کی قصداً وہ کافر ہو گیا امام احمد کا یہی مذہب ہے **عن** سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ اَسِیْرُ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ قَالَ سَعِیْدٌ فَلَمَّا خَشِیْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ اَدْرَکْتُہٗ فَقَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰہِ

ابن عمر این کنت فقلت له خشیت الصبح فنزلت فاوترت فقال عبد اللہ الیس لک فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
فقلت بلی واللہ قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر علی البعیر **ترجمہ** سعید بن یسار سے روایت ہے کہ میں انکو
سفر میں ساتھ تھا عبد اللہ بن عمر کے مکہ کی راہ میں کہا سعید نے مجھے ڈر ہوا صبح کا تو میں نے اونٹ پر سے اوتر کر وتر پڑھا پھر انکو آگے
بڑھکر پالیا تو عبد اللہ بن عمر نے مجھ سے پوچھا کہ تو کہاں تھا میں نے کہا مجھ کو صبح ہو جانیکا اندیشہ ہوا اسلیے میں نے اوتر کر وتر پڑھا تو عبد اللہ
نے کہا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا میں نے کہا کیوں نہیں کہا عبد اللہ نے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وتر
پڑھتے تھے اونٹ پر **ف** اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ وتر واجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے جبھی تو اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسکو ادا کیا **عن** سعید بن المسیب انہ قال کان ابو بکر الصدیق اذا اراد ان یاتی فراشہ اوتر وکان عمر بن الخطاب
یوتر آخر اللیل قال سعید بن المسیب اما انا فاذا جئت فراشی اوترت **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق جب
سونیکو آتے اپنے بچھونے پر وتر پڑھ لیتے اور عمر بن الخطاب آخر رات میں وتر پڑھتے تھے بعد تہجد کے اور سعید بن المسیب نے کہا کہ میں تو جب
اپنے بچھونے پر سونیکو آتا ہوں تو وتر پڑھ لیتا ہوں **ف** اس خوف سے کہ شاید آنکھ نہ کھلے اور وتر فوت ہو جاوے تو جس شخص کو
اپنے جاگنے کا اعتبار نہو وہ سونیکے اول وتر پڑھ لیوے اور جسکو اعتبار ہو وہ بعد تہجد کے اخیر رات میں پڑھے **عن** مالک انہ
بلغہ ان رجلا سال عبد اللہ بن عمر عن الوتر اواجب ھو فقال عبد اللہ بن عمر قد اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون
فجعل الرجل یردد علیہ وعبد اللہ یقول قد اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ
ایک شخص نے پوچھا عبد اللہ بن عمر سے کیا وتر واجب ہے تو کہا عبد اللہ بن عمر نے وتر ادا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے پھر اوس نے
دوبارہ پوچھا تھا وہ شخص اور عبد اللہ بن عمر یہی کہتے تھے وتر ادا کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے **ف** عبد اللہ
بن عمر نے وتر کو واجب نہ کہا کیونکہ واجب نہ تھا اور سنت ایسی نہ کہا کہ وہ شخص سستی نکرے وتر کے پڑھنے میں **عن** مالک انہ
بلغہ ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تقول من خشی ان ینام حتی یصبح فلیوتر قبل ان ینام ومن رجا ان یستیقظ آخر
اللیل فلیوخر وترہ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ بی بی عائشہ فرماتی تھیں جس شخص کو خوف ہو کہ اسکی آنکھ نہ کھلیگی صبح تک تو وہ
وتر پڑھ لیوے سونے سے پیشتر اور جو امید رکھے جاگنے کی آخر شب میں تو وہ دیر کرے وتر میں **عن** نافع انہ قال کنت
مع عبد اللہ بن عمر بمکۃ والسماء مغیمۃ فخشی عبد اللہ الصبح فاوتر بواحدۃ ثم انکشف الغیم فرای ان علیہ
لیلا فشفع بواحدۃ ثم صلی بعد ذلک رکعتین رکعتین فلما خشی الصبح اوتر بواحدۃ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ تھا میں عبد اللہ بن عمر
کے ساتھ مکہ کے رستہ میں اور آسمان پر ابر چھایا ہوا تھا تو ڈرے عبد اللہ بن عمر صبح ہو جانے سے پس پڑھی ایک رکعت وتر کی پھر کھل گیا
ابر تو دیکھا کہ ابھی رات باقی ہے پس دوگانہ کیا اس رکعت کو ایک رکعت اور پڑھ کر پھر اوسکے بعد دو دو رکعتیں پڑھیں پھر جب خوف ہوا
صبح کا تو ایک رکعت وتر پڑھی **ف** زرقانی نے کہا مثل اسکی مروی ہے حضرت علی و عثمان و ابن مسعود و ابن عباس و اسامہ و عروہ و
مکحول اور عمرو بن میمون سے اور اکثر اہل العلم کا مذہب یہ ہے کہ وتر کا پھر توڑنا درست نہیں اور یہی قول ہے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہیں دو وتر ایک رات میں روایت کیا اسکو نسائی نے اور ابن خزیمہ نے باسناد حسن طلق بن علی سے مترجم کہتا
ہے کہ فعل عبداللہ بن عمر کا اس حدیث کی منافی نہیں ہو کیونکہ انہوں نے جو پہلی ایک رکعت وتر کی پڑھی تھی اوسکو ایک رکعت اور
پڑھکر دوگانہ کر لیا اب نہ ہوا مگر ایک وتر جو اخیر میں اونہوں نے پڑھا **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یسلم بین الرکعتین
والرکعۃ فی الوتر حتی یامر ببعض حاجتہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سلام پھیرتے تھے دو رکعت وتر کی پڑھکر اور کچھ
کام ہوتا تو اسکو کہدیتے تھے پھر ایک رکعت پڑھتے تھے **ف** سعید بن منصور نے روایت کیا باسناد صحیح بکر بن عبداللہ مزنی سے
کہ ابن عمر نے دو رکعتیں وتر کی پڑھکر اپنے غلام سے بات کی پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھی اور طحاوی نے روایت کیا سالم
سے اونہوں نے باپ سے اپنے کہ وہ وتر کی دو رکعتیں پڑھکر سلام پھیرتے تھے پھر ایک رکعت پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے از زرقانی **عن** ابن شہاب ان سعد بن ابی وقاص کان یوتر بعد العتمۃ بواحدۃ
ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص وتر پڑھتے تھے بعد عشا کے ایک رکعت **کہا** مالک نے ہمارا عمل اسپر نہیں ہے
بلکہ کم سے کم وتر کی تین رکعتیں ہیں **ف** دو سلام سے لیکن روایت کیا ابوداؤد اور نسائی نے اور صحیح کیا اسکو ابن حبان نے
اور حاکم نے ابو ایوب انصاری سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وتر ضروری ہے جو چاہے وتر کی پانچ رکعتیں پڑھے اور جو چاہے
تین رکعتیں پڑھے اور جو چاہے ایک رکعت پڑھے پھر جب احادیث صحیحہ ناطق ہیں اسپر کہ ایک رکعت وتر کی پڑھنا درست ہے تو کون
کہہ سکتا ہے کہ نادرست ہے مگر جو غافل ہو ان احادیث سے **کہا** مالک نے جو شخص وتر پڑھ لے اول شب میں پھر سو کر اوٹھے اور نماز
نفل پڑھنا چاہے تو دو دو رکعتیں جیسے پڑھنا ہے پڑھے **ف** بعد ان رکعتوں کے وتر دوبارہ نہ پڑھے البتہ اگر ایک رکعت ان نوافل
کے پہلے پڑھکر وتر کا دوگانہ پورا کر دیوے بعد ان نوافل کے پھر وتر پڑھ لیوے جیسا عبداللہ سے ثابت ہوا **الوتر بعد الفجر**
وتر پڑھنا بعد فجر ہو جانے کے **عن** سعید بن جبیر ان عبد اللہ بن عباس رقد ثم استیقظ فقال لخادمہ انظر ما صنع
الناس وھو یومئذ قد ذھب بصرہ فذھب الخادم ثم رجع فقال قد انصرف الناس من الصبح فقام عبد اللہ بن
عباس فاوتر ثم صلی الصبح **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس سو رہے پھر جاگے تو کہا آپنے خادم سے دیکھ لوگ کیا
کر رہے ہیں اور ان دنوں میں عبداللہ بن عباس کی بصارت جاتی رہی تھی سو گیا خادم پھر آیا اور کہا کہ لوگ پڑھ چکے صبح کی نماز
تو کھڑے ہوئے عبداللہ بن عباس اور وتر پڑھا پھر نماز پڑھی صبح کی **ف** اس اثر سے ثابت ہوا کہ وتر بعد طلوع فجر کے پڑھ
سکتے ہیں جبتک نماز نہ پڑھی ہو صبح کی از زرقانی **عن** مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عباس وعبادۃ بن الصامت
والقاسم بن محمد وعبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ قد اوتروا بعد الفجر **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عباس اور عبادہ بن
الصامت اور قاسم بن محمد اور عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے وتر پڑھا بعد فجر ہو جانے کے **عن** عروۃ بن الزبیر ان عبد اللہ بن
مسعود قال ما ابالی لو اقیمت صلوۃ الصبح وانا اوتر **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ مجھ کو کچھ ڈر نہیں ہے اگر میں وتر پڑھتا ہوں اور تکبیر
ہو جائے صبح کی نماز کی **عن** یحیی بن سعید انہ قال کان عبادۃ بن الصامت یؤم قوما فخرج یوما الی الصبح فاقام المؤذن

صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَاسْکَتَ عُبَادَۃُ حَتّٰی اَوْتَرَ ثُمَّ صَلّٰی بِہِمُ الصُّبْحَ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ عبادہ بن الصامت امامت کرتے تھے ایک قوم کی تو نکلے ایک روز صبح کی نماز کے لیے اور موذن نے تکبیر کہی پس خاموش کیا عبادہ نے موذن کو یہانتک کہ وتر پڑھے پھر نماز پڑھائی صبح کی **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاُوْتِرُ وَاَنَا اَسْمَعُ الْاِقَامَۃَ لِلصُّبْحِ اَوْ بَعْدَ الْفَجْرِ یَشُکُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَیَّ ذٰلِکَ قَالَ **ترجمہ** عبد الرحمن بن القاسم سے روایت ہے کہ سنا انہون نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ کہتے تھے مین وتر پڑھتا ہون اور سنا کرتا ہون تکبیر صبح کی یا وتر پڑھتا ہون بعد فجر کے شک ہے عبد الرحمن کو کس طرح کہا انہون نے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاہُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاُوْتِرُ بَعْدَ الْفَجْرِ **ترجمہ** عبد الرحمن بن قاسم نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے مین وتر پڑھتا ہون بعد فجر ہو جانیکے **کہا** مالک نے بعد فجر ہو جانیکے وہ شخص وتر پڑھے جو سو گیا ہو اور وتر نہ پڑھا ہو لیکن کسی شخص کو قصداً یہ بات درست نہین کہ وتر بعد فجر ہو جانے کے پڑھے **ف** ورنہ وتر مکروہ ہوگا صحیح ابن خزیمہ مین ابو سعید سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو شخص صبح کرے اور وتر نہ پڑھے تو اسکا وتر نہ ہوگا اور یہ محمول ہے اس شخص پر جو قصداً ترک کرے وتر کو یہانتک کہ صبح ہو جاوے یعنی اسکا وتر کامل نہ ہوگا کیونکہ جو وقت اختیاری تہا اوسکو فوت کر کے وقت ضروری مین ڈالدیا اس لیے کہ ابو داود نے ابی سعید سے مرفوعاً روایت کیا جو شخص بھول جاوے وتر کو یا سو جاوے اسکے تو پڑھ لے اسکو جب یاد آوے وہ یعنی جب تک صبح کی نماز نہ پڑھی ہو اور ایک طائفہ نے کہا اون مین سے طاوس ہین کہ قضا کرلے وتر کے بعد طلوع آفتاب کے اور عطا اور اوزاعی نے کہا کہ قضا کر لے اگرچہ آفتاب نکل آوے غروب تک اور سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ قضا کرلے دوسری رات تک اور بعضون نے کہا ہے کہ ہر حال مین قضا کرے اور اکثر علما نے اون مین سے مالک ہین یہ کہا ہے کہ وتر کی قضا نکرے بعد صبح کی نماز کے محمد بن نصر مروزی نے کتاب قیام اللیل مین کہا کہ ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہین ملی جس سے یہ ثابت ہو کہ آپنے وتر کی قضا پڑھی یا حکم کیا اور اونکو قضا پڑھنے کا اور جس شخص نے یہ گمان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قضا کی تھی وتر کی جب صبح کی نماز قضا ہوئی تھی اوسکی وادی مین تو اسنے غلطی کی (زرقانی)

مَا جَاءَ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ صبح کی سنتون کا بیان

صبح کی سنتون کا بیان

عَنْ حَفْصَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ عَنِ الْاَذَانِ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوۃُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین حفصہ سے روایت ہے کہ جب اذان ہو چکتی صبح کی تو پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتین ہلکی جماعت کھڑی ہونے سے پیشتر **عَنْ** عَائِشَۃَ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُخَفِّفُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَقُوْلُ اَقَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اَمْ لَا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی پڑھتے تھے فجر کی سنتونکو یہانتک کہ مین کہتی تھی سورہ فاتحہ بھی پڑھی آپنے یا نہین **ف** اس حدیث کی بنا پر امام مالک اور ایک طائفہ نے کہا ہے کہ فجر کی سنتون مین صرف سورہ فاتحہ پر قناعت کرے یعنی بعد فاتحہ کے سورت نہ پڑھے لیکن جمہور علما کے نزدیک سورت پڑھے اور یہی صواب ہے کیونکہ روایت کیا مسلم نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے

فجر کی سنتوں میں سورۂ کافرون اور اخلاص اور ترمذی نے اور نسائی نے ابن عمر سے اور ابن مسعود سے ایسا ہی روایت کیا اور بزار نے
انس سے مثل اسکی نقل کیا اور ابن حبان نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے دو رکعتوں کو قبل فجر
کے اور فرماتے تھے کیا اچھی ہیں دو سورتیں جو پڑھی جاتی ہیں ان رکعتوں میں کافرون اور قل ہو اللہ احد **عن** ابی سلمۃ
بن عبد الرحمن انہ قال سمع قوم الاقامۃ فقاموا یصلون فخرج علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصلوتان
معا اصلوتان معا وذلک فی صلوۃ الصبح فی الرکعتین اللتین قبل الصبح **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ
لوگوں نے تکبیر سنی تو کھڑے ہو کر پڑھنے لگے سنتوں کو تب نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا دو دو نمازیں ایک
ساتھ کیا دو دو نمازیں ایک ساتھ اور فرمایا آپ نے یہ صبح کی نماز میں اون دو رکعتوں میں جو پڑھی جاتی ہیں قبل نماز صبح کے **ف**
اس حدیث سے تو صراحۃً یہ معلوم ہو گیا کہ فجر کی سنتوں کو نہ پڑھنا چاہیے جب فرض کی تکبیر ہو اگرچہ جماعت کے ملنے کی امید
ہو اسیطرح اور سنتوں کا بھی ترک کرنا چاہیے تکبیر ہوتے وقت کیونکہ روایت کیا مسلم اور اصحاب سنن اور ابن خزیمہ اور ابن حبان
نے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑھی جاوے سوا فرض کے ابن عدی
کی روایت میں ہے کہ صحابہ نے پوچھا فجر کی دو سنتوں کو فرمایا نہ فجر کی دو رکعتیں یعنے وہ بھی نہ پڑھی جاویں زرقانی نے
کہا کہ ابن عدی کی سند حسن ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک فجر کی دو سنتیں پڑھ لینا چاہیے اگر جماعت کے ملنے کی امید ہو
مگر اس کی کوئی دلیل قابل اعتماد کے ہم پائی نہیں گئی اور جو بعض روایات میں الا رکعتی الفجر کا استثنا منقول ہے
موضوع اور باطل ہے **عن** مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عمر فاتتہ رکعتا الفجر فقضاھما بعد ان طلعت الشمس
ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عمر کے فوت ہو گئیں سنتیں فجر کی تو پڑھ لیں اونہوں نے بعد آفتاب نکلنے کے **عن** القاسم
ابن محمد مثل الذی صنع ابن عمر **ترجمہ** قاسم بن محمد سے بھی ایسا ہی مروی ہے **ف** ترمذی نے روایت کیا ابو ہریرہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑھی ہوں سنتیں فجر کی تو وہ پڑھ لیوے بعد آفتاب نکلنے کے ابن عبد البر
نے کہا ان احادیث سے سنت مؤکدہ ہونا فجر کی دو رکعتوں کا ثابت ہوتا ہے اور شافعی اور عطا اور عمرو بن دینار نے جائز کہا
ہے قضا پڑھنا سنتوں کی فجر کی بعد سلام پھیرنے امام کے نماز فرض سے اور مالک اور اکثر علما نے اسکا انکار کیا ہے کیونکہ
منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے بعد نماز فجر کے یہانتک کہ نکلے آفتاب زرقانی نے کہا کہ شافعی
کی دلیل حدیث ہے عمرو بن قیس کی کہ دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پڑھتے ہے بعد صبح کے دو رکعتیں تو فرمایا آپ نے
نماز صبح کی دو ہی رکعتیں ہیں وہ شخص بولا کہ میں نے سنتیں نہیں پڑھی تھیں پہلے سو اب پڑھ لیں پس چپ ہو رہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

فضل صلوۃ الجماعۃ علی صلوۃ الفذ نماز جماعت کی فضیلت کا بیان —

باب جماعت کی فضیلت کا بیان

ف علامہ ابن القیم نے کتاب الصلوۃ میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے اس امر میں کہ جماعت سے نماز پڑھنا فرض
ہے یا سنت ہے تو عطاء بن ابی رباح اور حسن بصری اور ابو عمرو اوزاعی اور ابو ثور اور امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ جماعت

واجب ہی اور مالکیہ اور حنفیہ کے نزدیک سنت ہے سو بیان کیا بارہ دلیلین احادیث اور اجماع صحابہ سے اور یہ وجوب جماعت کے بہرحال
جماعت ایک امر عظیم ہے اگر بے عذر ترک کرے گا تو بعضون کے نزدیک نماز ہی نہو گی مگر یہ ضرور نہین کہ جماعت مسجد ہی مین ہو
بلکہ گھر مین بھی اگر جماعت سے پڑہے تو کافی ہے اور ایک روایت مین امام احمد سے گھر مین بھی جماعت بدون عذر کے درست
نہین ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ
دَرَجَةً **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہے اکیلی نماز پڑہنے
سے ستائیس درجہ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ
بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی افضل ہے اکیلی نماز
پڑہنے سے پچیس حصہ **ف** یہ روایت پہلی روایت کے مخالف نہین کیونکہ جب جماعت کی نماز ستائیس درجہ افضل ہوگی تو پچیس درجہ
ضرور افضل ہوگی اور بعضون نے کہا ہے کہ درجہ حصہ سے کچھ کم ہے تو پچیس حصہ کر ستائیس درجہ ہونگے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ
رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا
اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس شخص کی جس
کے قبضے مین میری جان ہے مینے قصد کیا کہ حکم کرون لکڑیان توڑ کر جلانے کا پہر حکم کرون مین نماز کا اور اذان ہو پہر حکم
کرون ایک شخص کو امامت کا اور وہ امامت کرے پہر جاؤن مین پیچھے سے اون لوگون پاس جو نہین آئے جماعت مین اور
جلادون اونکے گھرون کو قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے اگر کسی کو اون مین سے معلوم ہوجاوے
کہ ایک ہڈی عمدہ گوشت کی یا دو کھر بکری کے اچھے ملینگے تو ضرور آوے عشا کی جماعت مین **ف** اس حدیث سے جماعت
کی بہت تاکید ثابت ہوئی کیونکہ جماعت مین حاضر نہونے کی سزا آپنے یہ تجویز کی کہ مکان اونکے جلادیے جائین اور انکے گھر
ویران کردیے جاوین امام ہمام ابن القیم علیہ الرحمۃ نے اسکی بڑی تفصیل کتاب الصلوۃ مین بیان کی ہے جس کو شوق ہو دیکھے **عَنْ**
بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ صَلٰوتُكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ **ترجمہ** بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن
ثابت نے کہا افضل نماز وہ ہی جو گھرون مین پڑہی جاوے مگر فرض **ف** کہ اسکا مسجد مین جماعت سے پڑہنا ضرور ہے بخاری مسلم
اور ابوداود اور ترمذی نے زید بن ثابت سے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اس لفظ سے خَيْرُ صَلٰوتِكُمْ صَلٰوتُكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِلَّا الصَّلٰوةَ
الْفَرِيْضَةَ

مَا جَاءَ فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ عشا اور صبح کی جماعت کی فضیلت کا بیان

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ شُهُوْدُ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَهُمَا
اَوْ نَحْوَ هٰذَا **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور منافقون کے درمیان
مین فرق یہ ہے کہ وہ صبح اور عشا کی جماعت مین نہین آسکتے یا مثل اسکے کچھ کہا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

عشا اور صبح کی جماعت کی فضیلت کا بیان

الله عليه وسلم قال بينما رجل يمشي بطريق اذ وجد غصن شوك على الطريق فاخره فشكر الله له فغفر له وقال
الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جا رہا تھا راہ میں اوسنے ایک کانٹا پایا تو اوسکو ہٹا دیا پس راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ
اوس سے تو بخشدیا اوسکو اور فرمایا آپ نے شہید پانچ قسم کے لوگ ہیں جو طاعون (ایک پھوڑا ہوتا ہے بغل میں) سے
مر جاوے یا دستوں میں مرے یا ڈوب جاوے یا مکان گر کر مر جاوے یا اللہ جل جلالہ کی راہ میں شہید ہو جاوے **ف**
علما نے کہا ہے کہ یہ حدیثیں نماز کے باب میں تو امام مالک اسلیے لائے ہیں کہ اس باب میں کیوں لائے بعضوں نے کہا اسوجہ سے کہ جب
کانٹے دور کرنے کا یہ ثواب ہو کہ گناہ بخشدیے جاویں اور جنت میں جاوے تو عشا اور فجر کی جماعت میں حاضر ہونیکا جو نہایت
شاق ہے کسقدر ثواب ہوگا مگر یہ توجیہ دوسری حدیث میں جس میں شہیدوں کا ذکر ہے چل نہیں سکتی اور حق یہ ہے کہ مقصود
اصل حدیث اخیر ہے لو يعلمون ما في العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا ہے مگر امام نے بیان کیا ان احادیث کو جیسا کہ سنا تھا
وقال ايضا لو يعلم الناس ما في النداء والصف الاول ثم لم يجدوا الا ان يستهموا عليه لاستهموا ولو يعلمون
ما في التهجير لاستبقوا اليه ولو يعلمون ما في العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا **ترجمہ** اور بھی فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے اگر جانیں لوگ جو کچھ ثواب ہے اذان میں اور صف اول میں پھر نہ پاویں اسکو بغیر قرعہ کے البتہ قرعہ
ڈالیں اسپر اور اگر جانیں جو کچھ ثواب ہے نماز کے اول وقت پڑھنے میں البتہ جلدی کریں طرف اوسکی اور اگر جانیں جو
کچھ ثواب ہے عشا اور صبح کی جماعت میں حاضر ہونیکا البتہ آویں گو گھسٹتے ہوئے گھٹنوں اور کہنیوں پر **ف** یہ اخیر
کی حدیث موطا کے مشہور نسخوں میں نہیں پائی جاتی زرقانی نے کہا کہ شاید عبید اللہ بن یحییٰ نے یہ خیال کیا کہ یہ حدیث
اوپر گذر چکی ہے پس اسکا پھر ذکر کرنا بیجا اصل ہے اسلیے چھوڑ دیا لیکن ابن وضاح کی روایت میں یحییٰ بن یحییٰ سے یہ
حدیث موجود ہے اور مناسب باب سے اصل مقصود اسی حدیث کا ذکر ہے **عن** ابي بكر بن سليمان بن ابي حثمة ان
عمر بن الخطاب فقد سليمان بن ابي حثمة في صلوة الصبح وان عمر بن الخطاب غدا الى السوق ومسكن سليمان بين السوق
والمسجد فمر على الشفاء ام سليمان فقال لها لم ار سليمان في صلوة الصبح فقالت انه بات يصلي فغلبته عيناه
فقال عمر لان اشهد صلوة الصبح في الجماعة احب الي من ان اقوم ليلة **ترجمہ** ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت
ہے کہ عمر بن الخطاب نے نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز میں اور عمر بن الخطاب گئے بازار کو اور گھر سلیمان کا بازار
اور مسجد کے بیچ میں تھا سو ملے انکو شفا ماں سلیمان کی تو پوچھا حضرت عمر نے شفا سے کہ مینے نہیں دیکھا سلیمان کو صبح
کی نماز میں تو کہا شفا نے کہ وہ رات کو نماز پڑھتے رہے اسلیے اون کی آنکھیں لگ گئیں تب فرمایا حضرت عمر نے البتہ
صبح کی جماعت میں حاضر ہونا رات کی عبادت سے بہتر معلوم ہوتا ہے **عن** عبد الرحمن بن ابي عمرة الانصاري انه قال
جاء عثمان بن عفان الى صلوة العشاء فراى اهل المسجد قليلا فاضطجع في مؤخر المسجد ينتظر الناس ان يكثروا

فَاَتَاہُ ابْنُ اَبِیْ عَمْرَۃَ فَجَلَسَ اِلَیْہِ فَسَاَلَہٗ مَنْ ھُوَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ مَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ لَہٗ عُثْمَانُ مَنْ شَھِدَ
الْعِشَاءَ فَکَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ لَیْلَۃٍ وَمَنْ شَھِدَ الصُّبْحَ فَکَاَنَّمَا قَامَ لَیْلَۃً **ترجمہ** عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے
روایت ہے کہ عثمان بن عفان آئے مسجد میں نماز عشا کے لیے تو دیکھا کہ لوگ کم ہیں تو لیٹ رہے مسجد کے اخیر میں انتظار
کرتے تھے لوگوں کے جمع ہونے کا پس آگئے ابن ابی عمرہ اور بیٹھے عثمان کے پاس پس پوچھا عثمان نے کہ کون ہو تم
تو بیان کیا اون سے ابن ابی عمرہ نے نام اپنا پھر پوچھا عثمان نے کہ کتنا قرآن تم کو یاد ہے تو بیان کیا اونھون نے
پھر فرمایا حضرت عثمان نے اون سے جو شخص حاضر ہو عشا کی جماعت میں تو گویا اوسنے آدھی رات عبادت کی اور جو حاضر ہو
صبح کی جماعت میں تو گویا اوس نے ساری رات عبادت کی **ف** مسلم اور ابوداؤد و ترمذی کی روایت میں حضرت عثمان
نے بیان کیا کہ یہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

اِعَادَۃُ الصَّلٰوۃِ مَعَ الْاِمَامِ

امام کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنے کا بیان **عن** مِحْجَنِ بْنِ اَبِیْ مِحْجَنِ الدِّیْلِیِّ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوۃِ فَقَامَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ جَالِسٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ
النَّاسِ وَاِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ **ترجمہ** محجن بن ابی محجن سے روایت ہے کہ وہ بیٹھے تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اتنے میں اذان ہوئی نماز کی تو اٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑھکر آئے تو دیکھا کہ محجن وہین بیٹھے
ہین تب فرمایا اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون تمنے نماز نہین پڑھی سب لوگون کے ساتھ کیا تم مسلمان
نہین ہو کہا محجن نے کیون نہین یا رسول اللہ بلکہ مین پڑھ چکا تھا نماز اپنے گھر مین تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب تو آوے مسجد مین تو نماز پڑھ لوگون کے ساتھ اگرچہ تو پڑھ چکا ہو **ف** اس حدیث کو بخاری نے ادب مفرد مین
اور نسائی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور طبرانی نے معجم اوسط مین روایت کیا عبداللہ بن سرجس سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھ لے کوئی تم مین سے اپنے گھر مین پھر جاوے مسجد کو اور لوگ نماز پڑھ رہے
تو پڑھے ساتھ اونکے وہ نفل ہو جاویگی **عن** نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنِّیْ اُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِیْ ثُمَّ
اُدْرِکُ الصَّلٰوۃَ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّیْ مَعَہٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اَیَّتَھُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِیْ فَقَالَ لَہٗ
ابْنُ عُمَرَ اَوَ ذٰلِکَ اِلَیْکَ اِنَّمَا ذٰلِکَ اِلَی اللّٰہِ یَجْعَلُ اَیَّتَھُمَا شَاءَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا عبداللہ بن
عمر سے کہ مین نماز پڑھ لیتا ہون اپنے گھر مین پھر پاتا ہون جماعت کو ساتھ امام کے کیا پھر پڑھون ساتھ امام کے کہا عبداللہ
بن عمر نے ہان کہا اوس شخص نے پس دو نمازون مین سے کونسی نماز کو فرض سمجھون اور کس کو نفل تو جواب دیا عبداللہ
بن عمر نے کہ تجھکو اس سے کیا مطلب یہ تو اللہ جل جلالہ کا اختیار ہے جسکو چاہے فرض کر دیوے اور جسکو چاہے
نفل کر دیوے **ف** اوپر کی حدیث سے جسکو طبرانی نے روایت کیا یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ پہلے نماز فرض
ہوگی اور دوسری نفل اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور بعضون کے نزدیک دوسری نماز فرض ہوگی اور عبداللہ

امام کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنے کا بیان ... مَا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلٰکِنِّیْ قَدْ صَلَّیْتُ فِیْ اَھْلِیْ

بن عمر کا جواب اچھا ہے نزدیک **عن** یحیی بن سعید ان رجلا سال سعید بن المسیب فقال انی اصلی فی بیتی
ثم اتی المسجد فاجد الامام یصلی افاصلی معہ فقال سعید نعم فقال الرجل فایتھما اجعل صلوتی فقال
لہ سعید او انت تجعلھا انما ذلک الی اللہ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا سعید بن المسیب سے
مین نماز پڑھ لیتا ہون اپنے گھر مین پھر آتا ہون مسجد مین سو پاتا ہون امام کو نماز پڑھتا ہوا کیا پھر پڑھون اوس کے
ساتھہ کہا سعید نے ہان تو کہا اوس شخص نے پھر کس نماز کو فرض سمجھون کہا سعید نے تو فرض اور نفل کر سکتا ہے یہ کام اللہ جل جلالہ
کا ہے **عن** رجل من بنی اسد انہ سال ابا ایوب الانصاری فقال انی اصلی فی بیتی ثم اتی المسجد
فاجد الامام یصلی افاصلی معہ فقال ابو ایوب نعم صل معہ فان من صنع ذلک فان لہ سھم جمع او
مثل سھم جمع **ترجمہ** ایک شخص سے جو بنی اسد کے قبیلہ سے تہا روایت ہے کہ اوس نے پوچھا ابو ایوب انصاری سے تو
کہا کہ مین نماز پڑھ لیتا ہون گہر مین پہر آتا ہون مسجد کو تو پاتا ہون امام کو نماز پڑھتے ہوئے کیا نماز پڑھ لون دوبارہ
ساتھہ امام کے کہا ابو ایوب نے ہان جو ایسا کرے گا اوسکو ثواب جماعت کا ملے گا یا مثل ثواب جماعت کے یا اوسکو لشکر
اسلام کے ثواب کا ایک حصہ ملیگا یعنے غازی کا ثواب پاوے گا یا اوسکو مزدلفہ مین رہنے کا ثواب ہوگا یا اوسکو دوہرا
ثواب ملیگا ایک اکیلے نماز پڑہنے کا دوسرا جماعت سے پڑہنے کا **ف** اس حدیث کو ابوداود نے مرفوعًا روایت کیا
ہے زرقانی **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من صلی المغرب او الصبح ثم ادرکھما مع الامام
فلا یعد لھما **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جو شخص نماز پڑھ لیوے مغرب یا صبح کی پہر
پاوے جماعت کو تو دوبارہ نہ پڑہے **کہا** امام مالک نے جو شخص نماز پڑھ لیوے اکیلے پہر پاوے نماز کو ساتھہ امام کے تو دوبارہ
پڑھ لینے مین کچھ حرج نہین ہے مگر مغرب کی نماز کیونکہ وہ دوبارہ پڑہنے مین طاق نہ رہیگی بلکہ تین دوگانہ ہوجاوینگی
ف امام محمد نے اسکی وجہ یہ بیان کی ہے کہ مغرب دوبارہ پڑہنے سے نفل ہوگی اور نفل کی طاق رکعتین مشروع
نہین ہین مگر اسکا علاج یہ ہوسکتا ہے کہ امام کی فراغت کے بعد ایک رکعت اور کھڑے ہوکر پڑھ لے بعض علماء
کے نزدیک فجر اور عصر کی نماز کو بہی دوبارہ نہ پڑہے اسلیے کہ بعد فجر کے اور عصر کے نماز پڑہنے کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور بعض علما یہ کہتے ہین کہ یہ حدیث مطلق ہے ہر نماز کو دوبارہ پڑھ سکتا ہے بلکہ خاص صبح
کی نماز مین الحدیث تصریح سے موجود ہے جسکو روایت کیا ابوداود نے یزید بن الاسود سے کہ مین آیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ حجۃ الوداع مین تو نماز پڑہی مین نے آپکے ساتھ صبح کی تو جب نماز پڑھ چکے آپ دیکہا دو شخصون کو انہون
نے نماز نہین پڑہی آپکے ساتھہ تو پوچہا آپنے اون سے کیون تم نے نماز نہین پڑہی ساتھہ ہمارے انہون نے
جواب دیا ہم پڑھ چکے تہے اپنے ڈیرون مین فرمایا آپنے ایسا نکرو جب تم پڑھ چکو نماز اپنے ڈیرے مین پہر آؤ مسجد مین
تو نماز پڑہو امام کے ساتھہ وہ نفل ہوجاوے گی زرقانی **العمل فی صلوۃ الجماعۃ** جماعت سے نماز پڑہنے

کا بیان عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیہم السقیم والضعیف والکبیر واذا صلی احدکم لنفسہ فلیطول ما شاء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز پڑہاوے کوئی تم میں سے تو چاہیے کہ تخفیف کرے کیونکہ جماعت میں بیمار اور ضعیف اور بوڑہے بہی ہوتے ہیں اور جب اکیلا پڑہے تو جتنا چاہے طول کرے **ف** تخفیف سے یہ غرض ہے کہ موافق سنت کے جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پڑہا کرتے تہے اسطرح پڑہاوے اور ارکان کو کہینچ کر ادا کرے علامہ ابن قیم نے اسکی تحقیق خوب بیان کی ہے جسکا جی چاہے اسکی کتاب الصلوۃ کو ملاحظہ کرے **عن** نافع انہ قال قمت وراء عبد اللہ بن عمر فی صلوۃ من الصلوات ولیس معہ احد غیری فخالف عبد اللہ بن عمر بیدہ فجعلنی حذاءہ عن یمینہ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ میں کہڑا ہوا نماز کو ساتھ عبد اللہ بن عمر کے اور کوئی تہا سوا میرے تو پیچہے سے پکڑ کر عبد اللہ نے مجہے اپنی دہنی طرف کہڑا کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ایک ہی مقتدی ہو امام کے ساتھ تو امام کے برابر دہنی طرف کہڑا ہو **عن** یحیی بن سعید ان رجلا کان یؤم الناس بالعقیق فارسل الیہ عمر بن عبد العزیز فنہاہ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص امامت کرتا تہا لوگوں کی عقیق میں اور ایک مقام ہے مدینہ میں انکو منع کر دا بہیجا امامت سے اسکو عمر بن عبد العزیز رح نے کہا مالک نے منع کر دا بہیجا اوسکو امامت سے اس لیے کہ اسکا باپ معلوم نہوتا تہا **ف** یعنی وہ ولد الزنا تہا اور ولد الزنا کے پیچہے نماز مکروہ ہے امام محمد نے کتاب الآثار میں ابراہیم نخعی سے روایت کیا کہ اعرابی اور ولد الزنا اور غلام اگر قرأت جانتا ہو تو اوسکے پیچہے نماز پڑہنے میں کچہ قباحت نہیں ہے **صلوۃ الامام وھو جالس** امام کا بیٹہکر نماز پڑہنا **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسا فصرع عنہ فجحش شقہ الایمن فصلی صلوۃ من الصلوات وھو قاعد وصلینا وراءہ قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے ایک گہوڑے پر سو گر پڑے اوس پر سے تو چہل گیا داہنا جانب آپکا پس نماز پڑہی آپنے بیٹہکر اور نماز پڑہی ہمنے آپکے پیچہے بیٹہکر پہر جب فارغ ہوئے آپ نماز سے تو فرمایا کہ امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اسکی پیروی کیجاوے تو جب امام کہڑے ہو کر نماز پڑہے تو تم بہی کہڑے ہو کر پڑہو اور جب امام رکوع کرے تو تم بہی رکوع کرو اور جب امام سر اوٹہا دے تو تم بہی سر اوٹہاؤ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب امام بیٹہکر نماز پڑہے تو تم سب بہی بیٹہکر پڑہو **ف** امام احمد اور اسحاق کا یہی مذہب ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک اگر امام کو عذر ہو اور وہ بیٹہکر پڑہے تو مقتدی کہڑے ہو کر پڑہیں شافعی نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے بدلیل اس حدیث کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں

بیٹھکر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی رحلے الظاہر یہ حدیث مخالف ہے حضرت عائشہ کے حدیث کے جو بعد اس کے ہے اور صورت تطبیق کی یہ ہے کہ انس کی روایت میں اختصار ہے گویا کہ انس نے وہی حال بیان کیا ہے جو بعد امر بالجلوس کے قرار پایا از زرقانی **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو شاكٍ فصلى جالسا وصلى وراءه قوم قياما فأشار إليهم أن اجلسوا فلما انصرف قال إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا ركع فاركعوا وإذا رفع فارفعوا وإذا صلى جالسا فصلوا جلوسا أجمعون ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری سے بیٹھکر اور لوگوں نے کھڑے ہوکر پڑھنا شروع کیا تب اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہ بیٹھ جاؤ پھر جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اسکی پیروی کیجاوے تو جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اوٹھاوے تم بھی سر اوٹھاو اور جب امام بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی بیٹھکر نماز پڑھو **عن** عروة ابن الزبير أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج في مرضه فأتى المسجد فوجد أبا بكر وهو قائم يصلي بالناس فاستأخر أبو بكر فأشار إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم أن كما أنت فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى جنب أبي بكر وكان أبو بكر يصلي بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان الناس يصلون بصلاة أبي بكر ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے مرض موت میں سو آئے مسجد میں اور پایا ابوبکر کو نماز پڑھا رہے تھے کھڑے ہوکر تو پیچھے ہٹنا چاہا حضرت ابوبکرؓ نے پس اشارہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اپنی جاے پر رہو اور بیٹھ گئے آپ برابر پہلو میں ابوبکرؓ کے تو ابوبکر حضرت کی نماز کے پیروی کرتے تھے اور لوگ ابوبکر کی پیروی کرتے تھے **ف** یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ بطور مکبر کے ہوگئے تھے بوجہ ضعف کے حضرت کی آواز سب مقتدیوں کو نہ پہنچتی اسواسطے ابوبکر زور سے تکبیر کہتے فی الحقیقت امام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اس حدیث کو اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ ناسخ ہے پہلی حدیث کی امام احمد اور اسحاق نسخ کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں جب امام بیٹھکر نماز پڑھے تو مقتدیوں کو بھی بیٹھکر پڑھنا چاہیے اگرچہ وہ قیام پر قادر ہوں امام احمد نے کہا کہ ایسا ہی کیا چار صحابیوں نے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ جابر اور ابوہریرہ اور اسید بن حضیر اور قیس بن فہد ہیں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصلی کو اشارہ کر دینا درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر امام بدلجاوے تو نماز میں خلل نہیں ہوتا

فضل صلوة القائم على صلوة القاعد

کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان بیٹھکر پڑھنے سے **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلوة أحدكم وهو قاعد مثل نصف صلوته وهو قائم ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھکر نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ہے بنسبت کھڑے ہوکر پڑھنے کے **ف** یعنی نفل نماز کو اگر بیٹھکر ادا

کریگا اور کھڑے ہونیکی طاقت رکھتا ہے تو آدھا ثواب ہوگا لیکن فرض بیٹھکر پڑھنا اسی صورت میں درست ہے جب کھڑے
ہونیکی طاقت نہو **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ قال لما قدمنا المدینۃ نالنا وباء من وعکھا شدید فخرج
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس وھم یصلون فی سبحتھم قعودا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلوۃ القاعد مثل نصف صلوۃ القائم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ جب آئے ہم مدینہ میں تو بخار
وبائی بہت سخت ہوگیا ہمکو پس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس اور وہ نفل نماز میں بیٹھ کر پڑھ رہے تھے
سو فرمایا آپنے جو بیٹھ کر پڑھیگا اوسکو کھڑے ہوکر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملیگا

ما جاء فی صلوۃ القاعد فی النافلۃ

نفل نماز بیٹھکر پڑھنے کا بیان

عن حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت ما رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی سبحتہ قاعدا قط حتی کان قبل وفاتہ بعام فکان یصلی فی سبحتہ
قاعدا ویقرأ بالسورۃ فیرتلھا حتی تکون اطول من اطول منھا **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نفل نماز بیٹھکر پڑھتے ہوئے کبھی مگر وفات سے ایک سال پہلے آپ نفل بیٹھکر پڑھتے اور
سورت کو اسقدر ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ بڑی سے بڑی ہوجاتی **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ و
سلم انھا اخبرتہ انھا لم تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوۃ اللیل قاعدا قط حتی اسن فکان یقرأ
قاعدا حتی اذا اراد ان یرکع قام فقرأ نحوا من ثلثین او اربعین ایۃ ثم رکع **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ
صدیقہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے کبھی نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے مگر
جب سن آپکا زیادہ ہوگیا تو بیٹھکر پڑھنے لگے جب بھی تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں کھڑے ہوکر پڑھ لیتے پھر رکوع
کرتے **ف** یعنی پہلے بیٹھکر پڑھنا شروع کرتے جب رکوع قریب ہوتا تو کچھ آیتیں کھڑے ہوکر پڑھ لیتے پھر رکوع کرتے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل کا زمین بیٹھے سے کھڑے ہوجانا درست ہے اسیطرح کھڑے سے بیٹھ جانا بھی درست ہے **عن**
عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس
فاذا بقی من قراءتہ قدر ما یکون ثلثین او اربعین ایۃ قام فقرأ وھو قائم ثم رکع وسجد ثم صنع فی
الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھتے تو پڑھا کرتے کلام اللہ
کو بیٹھے بیٹھے جب تیس یا چالیس آیتیں باقی رہتیں تو کھڑے ہوکر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے اور دوسری رکعت
میں اسیطرح کرتے **عن** مالک انہ بلغہ ان عروۃ بن الزبیر وسعید بن المسیب کانا یصلیان النافلۃ وھما محتبیان
ترجمہ امام مالک کو پہنچا عروہ بن الزبیر اور سعید بن المسیب کہ وہ نفل نماز پڑھتے بیٹھکر دونوں پاؤں کو کھڑا کرکے اور سرین زمین
سے لگاکر **ف** نفل نماز میں بیٹھنے کی کوئی صورت خاص مقرر نہیں جس طرح چاہے بیٹھے خواہ نماز فرض کی قعدہ کیطرح یا چار
زانو یا سرین پر دارقطنی نے روایت کیا عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے چار زانو بیٹھکر قاضی عبد البر

نے کہا کہ یہی صورت نصب ہے

الصلوة الوسطى نماز وسطی کا بیان

عن ابی یونس مولی عائشة ام المؤمنین انه قال امرتنی عائشة ان اکتب لها مصحفا ثم قالت اذا بلغت هذه الآیة فآذنی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وقوموا لله قانتین فلما بلغتها آذنتها فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر وقوموا لله قانتین ثم قالت سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابو یونس سے روایت ہے کہ حکم کیا مجھکو ام المؤمنین حضرت عائشہ نے کلام اللہ کے لکھنے کا اور کہا کہ جب تم اس آیت پر پہونچو حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطے الآیہ تو مجھ سے خبر کردینا پس جب پہنچا میں اس آیت کو تو خبر دیدی میں نے انکو کہا اونہوں نے یوں لکھ حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطے وصلوة العصر یعنے محافظت کرو نماز وں پر اور وسطے نماز پر اور عصر کی نماز پر پھر کہا عائشہ نے کہ سنا میں نے اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صلوة وسطے عصر کی نماز نہیں ہے لیکن یہ روایت یون ہی آئی ہے والصلوة الوسطے صلوة العصر بغیر واو عطف کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عطف تفسیری ہے نووی نے کہا کہ احادیث صحیحہ اس امر پر ناطق ہین کہ صلوة وسطے عصر کی نماز ہے اور بعضوں کے نزدیک فجر کی نماز ہے اور بعضوں کے نزدیک ظہر کی اور بعضوں کے نزدیک مغرب کی اور بعضوں کے نزدیک عشا کی اور بعضوں کے نزدیک جمعہ کی اور بعضوں کے نزدیک وتر کی اور بعضوں کے نزدیک عیدین کی لیکن ان سب اقوال مین صحیح یہ ہے کہ صلوة وسطے عصر کی نماز ہے اور یہی مذہب ہے حنابلہ اور حنفیہ کا یہ قول کہ صبح کی نماز ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور مالکیہ کا بعضوں نے کہا ہے صلوة وسطے ہر شخص کی نسبت مختلف ہے جو شخص جس نماز مین سستی کرتا ہے اور وہ اسپر شاق ہوتی ہے اوس کے حق مین وہی وسطے ہے اور مصلحت صلوة وسطی کے پوشیدہ رکھنے مین وہی ہے جو ساعة جمعہ اور شب قدر کو مخفی رکھنے مین ہے تاکہ لوگ ہر نماز کی محافظت کو لازم جانین

عن عمرو بن رافع انه قال کنت اکتب مصحفا لحفصة ام المؤمنین فقالت اذا بلغت هذه الآیة فآذنی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وقوموا لله قانتین فلما بلغتها آذنتها فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر وقوموا لله قانتین ترجمہ عمرو بن رافع سے روایت ہے کہ مین کلام اللہ لکھتا تھا حضرت ام المؤمنین حفصہ کیواسطے تو کہا انہوں نے جب تم اس آیت کو پہنچو حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی تو مجھ سے اطلاع کرنا پس جب مین پہنچا اس آیت پر خبر کی مین نے انکو تو لکھوایا اونہوں نے اسطرح حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطے وصلوة العصر وقوموا للہ قانتین یعنے محافظت کرو نمازوں پر اور بیچ والی نماز پر اور عصر کی نماز پر اور کھڑے ہو اللہ کے سامنے چپ اور خاموش

عن عبد الرحمن بن سعید بن یربوع المخزومی انه قال سمعت زید بن ثابت یقول الصلوة الوسطی صلوة الظهر ترجمہ عبد الرحمن بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا زید بن ثابت سے کہتے تھے صلوة وسطی ظہر کی نماز ہے

عن مالك انه بلغه ان علی بن ابی طالب وعبد الله بن عباس کانا یقولان الصلوة

الوُسطیٰ صلوٰۃ الصُّبحِ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا حضرت علی بن ابیطالب اور عبداللہ بن عباس سے وہ دونوں صاحب فرماتے تھے کہ صلوۃ وسطیٰ صبح کی نماز ہے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے اور قول حضرت علی اور عبداللہ بن عباس کا سب روایتوں میں مجھے زیادہ پسند ہو

اَلرُّخصَۃُ فِی الصَّلوٰۃِ فِی الثَّوبِ الوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان

عن عُمَرَ بنِ اَبِی سَلَمَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی فِی ثَوبٍ وَّاحِدٍ مُّشتَمِلًا بِہٖ فِی بَیتِ اُمِّ سَلَمَۃَ وَاضِعًا طَرَفَیہِ عَلٰی عَاتِقَیہِ **ترجمہ** عمرو بن ابی سلمہ سے روایت ہو کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے ایک کپڑے میں لپیٹے تھے آپ اوسکو اور دونوں کنارے اسکے دونوں کندھوں پر تھے حضرت ام سلمہ کے گھر میں **ف** دونوں کنارے اوسکے دونوں کندھوں پر تھے اس سے یہ مطلب ہو کہ ایک کنارہ آپ نے داہنے ہاتھہ کے نیچے سے لیکر بائیں کندھے پر ڈال لیا اور دوسرا کنارہ بائیں ہاتھہ کے نیچے سے لیکر داہنے کندھے پر ڈال لیا اسکو زبان عربی میں توشیح اور اضطباع بھی کہتے ہیں **عن** اَبِی ھُرَیرَۃَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلوٰۃِ فِی ثَوبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَوَلِکُلِّکُم ثَوبَانِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا نماز درست ہو ایک کپڑے میں فرمایا آپ نے کیا تم میں سے ہر کسی کو دو کپڑے ملتے ہیں **ف** یعنی ہر شخص کے پاس دو کپڑے نہیں ہوتے اور نماز پڑھنا فرض ہے پھر خواہ ایک کپڑے سے پڑھیگا اس سے معلوم ہوگیا کہ ایک کپڑے سے نماز پڑھنا درست ہے **عن** سَعِیدِ بنِ المُسَیِّبِ اَنَّہٗ قَالَ سُئِلَ اَبُو ھُرَیرَۃَ ھَل یُصَلِّی الرَّجُلُ فِی ثَوبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ نَعَم فَقِیلَ لَہٗ ھَل تَفعَلُ اَنتَ ذٰلِکَ فَقَالَ نَعَم اِنِّی لَاُصَلِّی فِی ثَوبٍ وَّاحِدٍ وَّاِنَّ ثِیَابِی لَعَلَی المِشجَبِ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہو کہ پوچھے گئے ابو ہریرہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے تو کہا درست ہے پس کہا گیا اون سے کیا تم بھی ایسا کرتے ہو جواب دیا کہ ہاں میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہوں باوجود اس بات کے کہ میرے کپڑے تپائی پر رکھے ہوتے ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجود کپڑے موجود ہونے کے ایک کپڑے سے نماز درست ہو لیکن فضل یہی ہو کہ دو کپڑوں سے پڑھے خصوصاً مسجدوں میں جانا اچھے کپڑے پہنکر اولے ہو فرمایا اللہ جل جلالہ نے خُذُوا زِینَتَکُم عِندَ کُلِّ مَسجِدٍ یعنے لیلو زینت اپنی ہر مسجد میں جاتے وقت **عن** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ جَابِرَ بنَ عَبدِ اللّٰہِ کَانَ یُصَلِّی فِی الثَّوبِ الوَاحِدِ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ جابر بن عبداللہ انصاری نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے میں **ف** روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے اور زیادہ کیا کہ جابر نے کہا دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے ایک کپڑے میں اور ایک روایت میں ہو کہ جابر نے نماز پڑھی ایک تہبند میں اور کپڑے اون کے تپائی پر رکھے ہوئے تھے پس بولا ایک شخص کیا تم نماز پڑھتے ہو ایک تہبند میں جابر نے جواب دیا کہ میں نے یہ امر اس لیے کیا تھا تا کہ تجھسا بے وقوف مجھے دیکھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے زمانہ میں ہم لوگوں میں کس کے پاس دو کپڑے تھے زرقانی **عن** رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو
ابْنِ حَزْمٍ کَانَ یُصَلِّیْ فِی الْقَمِیْصِ الْوَاحِدِ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ محمد بن عمرو بن حزم نماز پڑھتے
تھے صرف کرتہ پہنکر **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَجِدْ ثَوْبَیْنِ فَلْیُصَلِّ فِیْ
ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّلْتَحِفًا بِہٖ فَاِنْ کَانَ الثَّوْبُ قَصِیْرًا فَلْیَتَّزِرْ بِہٖ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہ پاوے دو کپڑے تو نماز پڑھے ایک کپڑا لپیٹ کر اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اسکی تہ بند کر لیوے کہا
یحییٰ نے کہا مالک نے جو شخص نماز پڑھے ایک قمیص میں تو اسکو چاہیے کہ اپنے مونڈھوں پر کوئی کپڑا ڈال لیوے **ف**
کیونکہ بخاری نے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نماز پڑھے کوئی تم میں سے ایک کپڑا پہنکر مونڈھے کھولکر قمیص
سے مراد اس مقام میں شاید وہ قمیص ہے جس میں بانہیں نہیں ہوتیں مثل صدری کے بنایا جاتا ہے اس لیے مونڈھے چھپانیکا حکم
کیا یا وہ قمیص جسکا چاک مونڈھے پر ہوں اور چھپ نسکتے ہوں **اَلرُّخْصَۃُ فِیْ صَلٰوۃِ الْمَرْاَۃِ فِی الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ**
عورت کی نماز فقط کرتے اور سر بند میں ہو جانیکا بیان **ف** اس باب میں مجاہد کے قول کا رد منظور ہے انہوں نے
کہا کہ عورت کی نماز چار کپڑوں سے کم میں نہیں ہو سکتی ایک کرتہ دوسرے خمار جسکو سر بند کہتے ہیں تیسرے ازار چوتھے
دوپٹہ ابن منذر نے کہا کہ جمہور علما کے نزدیک عورت کو کرتہ اور سر بند ہونا ضرور ہے اور غرض اسے یہ ہے کہ اسکا تمام
بدن اور سر نماز میں چھپا رہے پس اگر ایک ہی کپڑا اسقدر بڑا ہو کہ سر سمیت سارا بدن ڈھپ جاوے تو نماز درست ہو جاویگی
زرقانی **عن** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ تُصَلِّیْ فِی الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ **ترجمہ** امام
مالک کو پہنچا کہ حضرت ام المومنین عائشہ نماز پڑھتی تہیں کرتہ اور سر بند میں **ف** مگر وہ کرتہ اتنا لمبا ہوتا تہا جس سے
سارا بدن ڈھپ جاتا تہا یہانتک کہ پاؤں بہی ڈھپے رہتے تہے جیسا کہ آگے کی حدیث میں آتا ہے **عن** اُمِّ حَرَامٍ اَنَّہَا سَاَلَتْ
اُمَّ سَلَمَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاذَا تُصَلِّیْ فِیْہِ الْمَرْاَۃُ مِنَ الثِّیَابِ فَقَالَتْ فِی الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ اِذَا غَیَّبَتْ
ظُہُوْرَ قَدَمَیْہَا **ترجمہ** ام حرام سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا حضرت ام سلمہ سے عورت کس قدر کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے
تو جواب دیا کہ خمار اور کرتہ میں مگر وہ کرتہ ایسا لمبا ہو کہ اسکے پاؤں ڈھپ جاویں **عن** عُبَیْدِ اللّٰہِ الْخَوْلَانِیِّ وَکَانَ
فِیْ حَجْرِ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَیْمُوْنَۃَ کَانَتْ تُصَلِّیْ فِی الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ لَیْسَ عَلَیْہَا اِزَارٌ **ترجمہ** عبید اللہ
خولانی جو پالک تہے حضرت میمونہ ام المومنین رض کے اونسے روایت ہے کہ حضرت میمونہ نماز پڑھتی تہیں کرتہ اور خمار یعنے سر بند
میں اور ازار نہیں پہنتی ہوتیں تہیں **عن** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ امْرَاَۃً اسْتَفْتَتْہُ فَقَالَتْ اِنَّ الْمِنْطَقَ یَشُقُّ عَلَیَّ اَفَاُصَلِّیْ فِیْ
دِرْعٍ وَّخِمَارٍ فَقَالَ نَعَمْ اِذَا کَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے ایک عورت نے پوچھا کہ ازار باندھنا دشوار ہوتا ہے
مجھکو کیا نماز پڑھ لوں میں کرتہ اور سر بند میں جواب دیا عروہ نے کہ ہاں جب کرتہ خوب بڑا ہو **ف**
یہانتک پہنچا کہ پاؤں کی پشت چھپی رہے اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا سارا بدن ستر ہے سوا مونہہ اور

ف عورت کی نماز فقط کرتے اور سر بند میں ہو جانیکا بیان

دو نوکی کا اور یہی مذہب ہے اکثر علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر پاؤن کی پشت بہی کہلی رہے تو نماز ہو جاوے گی (مصفی)

بَابُ الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ دو نمازون کے جمع کرنے کا بیان سفر اور حضر مین

عَنْ الْاَعْرَجِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِیْ سَفَرِهٖ اِلٰی تَبُوْکَ **ترجمہ** عبد الرحمن اعرج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تہے ظہر اور عصر کو سفر تبوک مین **ف** تبوک ایک مقام کا نام ہے جہان پر لڑائی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے تہے زرقانی نے کہا کہ جمع دو طرح کا ہوگا ایک جمع تقدیم دوسرا جمع تاخیر جمع تقدیم یہ ہے کہ ظہر کے وقت مین عصر بہی پڑہ لے اور جمع تاخیر یہ کہ عصر کے وقت مین ظہر پڑہے اسیطرح مغرب اور عشا مین جمع تقدیم یہ کہ مغرب کے وقت مین عشا بہی پڑہ لے اور جمع تاخیر یہ ہے کہ عشا کے وقت مین مغرب پڑہے ابو داود نے کہا اکثر حدیثین جمع تاخیر پر دلالت کرتے ہین اور جمع تقدیم مین کوئی حدیث قائم نہین پائی گئی مگر ترمذی اور احمد اور ابن حبان کی روایت مین ہے معاذ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر تبوک مین جب کوچ کرتے قبل زوال آفتاب کے تو جمع تاخیر کرتے اور جب کوچ کرتے بعد زوال آفتاب کے تو جمع تقدیم کرتے اور احمد نے ابن عباس سے بہی ایسا ہی روایت کیا ہے مرفوعا لیکن اسکی اسناد مین ضعف ہے اور بیہقی نے باسناد صحیح ابن عباس سے موقوفا روایت کیا جمع تقدیم کو علما کے اس مقام مین بہت مذہب ہین حنفیہ کا یہ قول ہے کہ جمع بالکل درست نہین ہے مگر عرفات مین ظہر اور عصر اور مزدلفہ مین مغرب اور عشا کا حج مین اور شافعی کے نزدیک سفر کو جمع درست ہے اسیطرح جب پانی برستا ہو اور احمد اور اسحاق کے نزدیک سفر اور مطر اور مرض مین جمع درست ہے اور محققین اہل الحدیث کے نزدیک حضر مین بہی حاجت دنیویہ یا دینیہ کے لیے جمع کرنا درست ہے بشرطیکہ عادت اسکی نہ کرے اور یہی مختار ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْکَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَاَخَّرَ الصَّلٰوةَ یَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِیْعًا ثُمَّ قَالَ اِنَّکُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَیْنَ تَبُوْکَ وَاِنَّکُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰی یُضْحِیَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا فَلَا یَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَیْئًا حَتّٰی اٰتِیَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا اِلَیْهَا رَجُلَانِ وَالْعَیْنُ تَبِضُّ بِشَیْءٍ مِنْ مَاءٍ فَسَاَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَسِسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَیْئًا فَقَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَقُوْلَ ثُمَّ غَرَفُوْا بِاَیْدِیْهِمْ مِنَ الْعَیْنِ قَلِیْلًا قَلِیْلًا حَتَّی اجْتَمَعَ فِیْ شَیْءٍ ثُمَّ غَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِ وَجْهَهٗ وَیَدَیْهِ ثُمَّ اَعَادَهٗ فِیْهَا فَجَرَتِ الْعَیْنُ بِمَاءٍ کَثِیْرٍ فَاسْتَقَی النَّاسُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ یَا مُعَاذُ اِنْ طَالَتْ بِکَ حَیَاةٌ اَنْ تَرٰی مَا هٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ صحابہ نکلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک کے سال تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو پس ایک دن تاخیر کی ظہر کی پہر نکلے اور ظہر اور عصر کو ایک ساتھ پڑہا پہر داخل ہوئے ایک مقام مین پہر وہان سے نکلکر مغرب اور عشا کو ایک ساتھ پڑہا پہر فرمایا کل اگر خدا چاہے

تو تم پہنچ جاؤ گے تبوک کے چشمہ پر سو تم ہرگز نہ پہونچو گے یہاں تک کہ دن چڑھ جاوے گا اگر تم میں سے کوئی اُس چشمہ پر پہونچے تو اوسکے پانی کو نہ چھوئے جب تک کہ میں نہ آؤن سو ہم پہونچے اوس چشمہ پر اور ہم سے آگے دو شخص وہان پہونچ چکے تھے اور چشمہ میں کچھ تھوڑا سا پانی چمکتا تھا تسمہ کی طرح پوچھا ان دونون شخصون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم نے چھوا اُسکا پانی بولے ہان سو خفا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون دونون پر اور سخت کہا انکو اور جو منظور تھا اللہ کو وہ کہا اون سے پھر لوگون نے چلوؤن سے تھوڑا تھوڑا پانی چشمہ سے لیکر ایک برتن میں اکٹھا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ اور ہاتھ دونو اوس میں دھو کر وہ پانی پھر اوس چشمہ میں ڈالدیا پس چشمہ خوب بھر کر بہنے لگا سو پیا لوگون نے پانی اور پلایا جانورون کو بعد اسکے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے اے معاذ اگر زندگی تیری زیادہ ہو تو دیکھے گا تو یہ پانی بھر دیگا باغون کو **ف** یہہ پیشین گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچ ہوئی معاذ نے اپنی زندگی میں دیکھہ لیا کہ اُسکا پانی باغون میں بھرا جاتا تھا ابن وضاح نے کہا کہ میں نے خود جاکر اُس مقام کو دیکھا چشمہ کے گرد تمام باغ سرسبز لگے ہوئے تھے اور شاید قیامت تک ایسا ہی رہے

عن نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا سفر میں منظور ہوتا تو جمع کر لیتے مغرب اور عشا کو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ اَرٰى ذٰلِكَ كَانَ فِيْ مَطَرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ایک ساتھ اور مغرب اور عشا ایک ساتھ یعنی جمع کیا انکو بغیر خوف اور بغیر سفر کے امام مالک نے کہا کہ میرے نزدیک شاید یہ واقعہ بارش کے وقت ہوگا **ف** یہ خیال امام مالک کا صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ صحیح مسلم اور اصحاب سنن کی روایت میں من غير خوف ولا مطر موجود ہے یہی حدیث دلیل ہے محققین اہل حدیث کی اس باب میں کہ جمع کرنا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کا حضر میں حاجت دینیہ یا دنیویہ کے لیے درست ہے اگرچہ ائمہ اربعہ اس کے خلاف ہیں پھر جب حدیث صحیح موجود ہو تو خلاف ائمہ اربعہ بلکہ سارے جہان کے ائمہ اور علما کا ضرر نہیں کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطا نہیں ہو سکتی اور سارے جہان کے مولوی اور علما خطا کر سکتے ہیں بعض لوگون نے اس کے خلاف میں استدلال کیا ہے اس حدیث سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جمع کیا دو نمازون میں سوا عذر کے اوس نے ایک کبیرہ گناہ کیا روایت کیا اسکو ترمذی نے **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ استدلال بالکل نادرست ہے کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے باجماع محدثین پھر کیونکر معارض ہوگی حدیث صحیح کے **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا جَمَعَ الْاُمَرَاءُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي الْمَطَرِ جَمَعَ مَعَهُمْ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جمع کر لیتے حاکمون کے ساتھ مغرب اور عشا میں بارش کے وقت **عن** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ سَاَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

هَلْ يُجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ نَعَمْ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ صَلٰوةِ النَّاسِ بِعَرَفَةَ **ترجمہ** ابن شہاب نے پوچھا سالم بن عبد اللہ بن عمر سے کیا سفر مین ظہر اور عصر جمع کیجاوین بولے کچھ حرج نہین ہے کیا تم نے عرفات مین نہین دیکھا ظہر اور عصر کو جمع کرتے ہین

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسِيرَ يَوْمَهُ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسِيرَ لَيْلَهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ **ترجمہ** امام زین العابدین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن کو چلنا چاہتے تھے ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے اور جب رات کو چلنا چاہتے مغرب اور عشا کو جمع کر لیتے **ف** بعض حنفیہ نے اس جمع کے معنے یہ بیان کیے ہین کہ مراد جمع سے جمع صوری ہے نہ حقیقی یعنے ظہر کی تاخیر کرنا اسقدر کہ جب نماز ظہر کی پڑھ لیوے تو عصر کا وقت ہوجاوے پھر عصر پڑھ لین تو صورۃً یعنی ظاہر مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونون نمازون کا جمع ہوا مگر نفس الامر اور حقیقت مین ایسا نہین ہے بلکہ ہر ایک نماز اپنے وقت مین ہے لیکن یہ توجیہ مردود ہے اس لیے کہ جمع مشروع ہوا ہے واسطے آسانی اور رفع حرج کے چنانچہ ابن عباس سے جب سوال ہوا اسکا تو انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع سے یہ قصد کیا کہ میری اُمت کو حرج نہ ہو اور جمع صوری مین تو طلبی وقت اور نہایت حرج ہے کیونکہ اول و آخر وقت کا کسی کو آسانی سے معلوم نہین ہوسکتا بلکہ سوا اخص الخواص کے بہت خواص اور تمام عوام اسکی دریافت سے عاجز ہین

قَصْرُ الصَّلٰوةِ سفر مین نماز قصر کرنے کا بیان

عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّا نَجِدُ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَصَلٰوةَ الْحَضَرِ فِي الْقُرْاٰنِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوةَ السَّفَرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَإِنَّا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَاهُ يَفْعَلُ **ترجمہ** امیہ بن عبد اللہ نے پوچھا عبد اللہ بن عمر سے کہ ہم پاتے ہین خوف کی نماز اور حضر کی نماز کو قرآن مین اور نہین پاتے ہین ہم سفر کی نماز کو قرآن مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ اے بھتیجے میرے اللہ جل جلالہ نے بھیجا ہماری طرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوقت مین کہ ہم کچھ نہ جانتے تھے پس کرتے ہین ہم جس طرح ہمنے دیکھا حضرت کو کرتے ہوئے **ف** یعنی کلام اللہ مین قصر کا ذکر موجود ہے لیکن اسی شرط سے جب خوف ہو کفار کا اور بغیر خوف کے سفر مین قصر کرنے کا کلام اللہ مین ذکر نہین ہے یہ حدیث سے ثابت ہے مسلم کی روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے یہ صدقہ ہے اللہ کا قبول کرو اسکو اور ابن عباس نے کہا کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے بیچ مین دو دو رکعتین پڑھین اور ہم امن سے تھے کسیطرح کا خوف نہ تھا

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ کہا انہون نے نمازین دو دو رکعتین فرض ہوئین تھین حضر اور سفر مین بعد اسکے سفر کی نماز اپنے حال پر رہی اور حضر کی نماز بڑھا دی گئی **ف** بخاری کی روایت مین ہے کہ نماز پہلے دو دو رکعتین فرض ہوئین تھین پھر جب ہجرت کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو چار ہوگئین اور ابن خزیمہ

اور ابن حبان اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ حضر اور سفر مین دو دو رکعتین فرض ہوئین تہین لیکن جب آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اور اطمینان ہو گیا تو حضر کی نماز مین دو دو رکعتین اور بڑہا دی گئین اور فجر کی نماز اپنے حال پر رہی تاکہ اوس مین قرارت طول کیجاوے اور مغرب کی نماز اپنے حال پر رہی کیونکہ وہ وتر ہے دن کا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین چار رکعتین پوری پڑہنا درست نہین ہے کیونکہ اصل سفر کی نماز دو ہی رکعتین مشروع ہوئین ہین اور بعض ائمہ کے نزدیک سفر مین قصر کرنا رخصت ہے اور تمام کرنا افضل ہے زرقانی **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَا أَشَدَّ مَا رَأَيْتَ أَبَاكَ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَالِمٌ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ بِذَاتِ الْجَيْشِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ بِالْعَقِيقِ **ترجمہ** یحیی بن سعید نے کہا سالم بن عبداللہ سے کہ تم نے اپنے باپ کو کہان تک دیر کرتے دیکہا مغرب کی نماز مین سفر مین سالم نے کہا آفتاب ڈوب گیا تہا اور ہم اوسوقت ذات الجیش مین تہے پہر نماز پڑہی مغرب کی عقیق مین **ف** حالانکہ ذات الجیش سے عقیق بارہ میل ہے اور ابن وضاح نے کہا سات میل ہے اور ابن وہب نے کہا چہ میل ہے بہرحال مغرب کو دیر کر کے عشا کے وقت مین عشا کی ساتہ پڑہا اس سے جمع کرنا سفر مین ثابت ہوا **ما يجب فيه قصر الصلوة** نماز قصر کی مسافت کا بیان علما نے اختلاف کیا ہے اس مین بعض کہتے ہین دو دن کی راہ مین قصر کرنا چاہیے بعض کہتے ہین ایک دن کی بعض کہتے ہین تین دن کی راہ مین مگر محققین اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ جسکو عرف عام مین سفر کہین اُس مین قصر کرنا چاہیے اور جسکو سفر نہ کہین اوسمین قصر نہ کیا جاوے اسلیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی مدت خاص قصر کی صحیح اسناد سے منقول نہین ہے اور وہ جو حدیث ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے اہل مکہ نہ قصر کرو تم نماز کا چار برد سے کم مین تو یہ حدیث ضعیف ہے قابل اعتماد کے نہین ہے روایت کیا اسکو دارقطنی اور ابن ابی شیبہ نے اور اللہ جل جلالہ کا کلام وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ مطلق ہے شامل ہے ہر قسم کے سفر کو واللہ اعلم **عن** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا قَصَرَ الصَّلَاةَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب مدینہ سے نکلتے مکہ کو حج یا عمرہ کے لیے تو قصر کرتے نماز کا ذو الحلیفہ سے **ف** ذو الحلیفہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے چہ میل پر وہی میقات ہے اہل مدینہ کا **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَكِبَ إِلَى رِيمٍ فَقَصَرَ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرِهِ ذَلِكَ **ترجمہ** سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انکے باپ عبداللہ بن عمر مدینہ سے سوار ہوئے ریم کو جانے کے لیے تو قصر کیا نماز کو راہ مین **کہا یحیی** نے کہا مالک نے کہ ریم مدینہ سے چار برد کے فاصلہ پر ہے **ف** برد برید کی جمع ہے ایک برید چار فرسخ کا ہوتا ہے اور ایک فرسخ تین میل کا تو چار برید کے اڑتالیس میل ہوئے اور اڑتالیس میل کے چوبیس کوس ہوتے ہین جو ہندوستان کی دو منزلین ہوئین اس سے دو منزل کی مسافت مین قصر کرنا ثابت ہوتا ہے **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَكِبَ إِلَى ذَاتِ النُّصُبِ فَقَصَرَ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرِهِ ذَلِكَ **ترجمہ** سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سوار ہوئے مدینہ سے ذات النصب کو تو

قصر کیا نماز کو راہ میں۔ کہا مالک نے ذات النصب اتنی دور ہے جتنا برید ہوگا عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یسافر الی
خیبر فیقصر الصلوٰۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سفر کرتے تھے مدینہ سے خیبر کا تو قصر کرتے تھے نماز کا ف مدینہ سے
خیبر ۹۶ میل ہے عبد الرزاق نے نافع سے روایت کیا کہ ادنیٰ مسافت قصر کی اتنی تھی عبد اللہ بن عمر کے نزدیک
زرقانی عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یقصر الصلوٰۃ فی مسیرۃ الیوم التام ترجمہ سالم
بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر قصر کرتے تھے نماز کا پورے ایکدن کی مسافت میں عن نافع انہ کان یسافر مع عبد اللہ
بن عمر البرید فلا یقصر الصلوٰۃ ترجمہ نافع سفر کرتے تھے عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ایک برید کا تو نہیں قصر کرتے تھے
نماز کا عن مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عباس کان یقصر الصلوٰۃ فی مثل ما بین مکۃ والطائف وفی
مثل ما بین مکۃ وعسفان وفی مثل ما بین مکۃ وجدۃ ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عباس قصر کرتے تھے
نماز کا اس قدر مسافت میں جتنی مکہ اور طائف کے بیچ میں ہے اور جتنی مکہ اور عسفان کے بیچ میں ہے اور جتنی مکہ اور جدہ کے
بیچ میں ہے کہا مالک نے یہ روایت بہت پسند ہے مجھے قصر کے باب میں اور یہ مسافتیں چار برد کی ہوں گی کہا
مالک نے نہ قصر کرے مسافر نماز کا جبتک نکل نہ جاوے آبادی سے شہر کے اور نہ ترک کرے قصر کو جبتک آبادی میں شہر کے
داخل نہ ہو یا اوسکے قریب نہ ہو جاوے ف زرقانی نے کہا کہ یہ امر اجماعی ہے لیکن جب سفر کو نکلنے لگے تو قصر کہاں سے
شروع کرے اسمیں اختلاف ہے بعض سلف نے یہ کہا ہے کہ جب ارادہ سفر کا کرلیوے تو اپنے گھر سے قصر کرسکتا ہے اور ابن منذر
نے اسکو رد کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی روایتیں آئی ہیں سب سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ بعد مدینہ سے باہر ہوجانیکے آپ
قصر کیا صلوٰۃ المسافر اذا لم یجمع مکثا مسافر جب نیت اقامت کی نہ کرے اور یوں ہی ٹھیر جاوے تو
قصر کریگا بیان عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یقول اصلی صلوٰۃ المسافر ما لم اجمع مکثا وان حبسنی ذلک
اثنتی عشرۃ لیلۃ ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے میں نماز قصر کیا کرتا ہوں جبتک نیت نہیں کرتا
اقامت کی اگرچہ بارہ راتوں تک اٹکا رہوں ف ترمذی نے کہا اجماع کیا اہل علم نے کہ اگر مسافر نیت اقامت کی نہ کرے
مگر کسی باعث سے ٹھیر جاوے تو وہ قصر کیا کرے اگرچہ کئی سال اسیطرح گذر جاویں عن نافع ان ابن عمر اقام بمکۃ
عشر لیال یقصر الصلوٰۃ الا ان یصلیہا مع الامام فیصلیہا بصلوتہ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر مکہ میں دس رات
تک ٹھیرے رہے اور نماز کا قصر کرتے رہے مگر جب امام کے ساتھ پڑھتے تو پوری پڑھ لیتے صلوٰۃ المسافر اذا
اجمع مکثا مسافر جب نیت اقامت کی کرے تو اسکا بیان عن عطاء الخراسانی انہ سمع سعید بن المسیب یقول
من اجمع اقامۃ اربع لیال وہو مسافر اتم الصلوٰۃ ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تھے جو شخص نیت کرے چار راتوں کے ٹھیرنے کی
تو وہ پورا پڑھے نماز کو کہا مالک نے مجھے پسند ہے ف اور شافعی اور ابو ثور اور داؤد اور ایک جماعت علما کا یہی مذہب ہے دلیل انکی حدیث
علاء بن حضرمی کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیرے مہاجر بعد ادا کرنے ارکان حج کے مکہ میں تین دن اور

معلوم ہوا کہ اگر چار دن ٹھیرے گا تو مکہ کا مقیم ہو جاوے گا اور مہاجر پر مدینہ کو اس بارہ میں مکہ کی اقامت درست نہ تھی تو رہی اتر
ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک پندرہ روز کی اقامت کی نیت نہ کرے قصر کرتا رہے اور ایسا ہی مروی ہے ابن عمر اور ابن عباس
سے طحاوی نے کہا کہ مخالفت ان دونوں صحابہ کی اور صحابیوں کی جانب سے ثابت نہیں ہے تو ضرور ہے عمل کرنا ان کے قول
پر امام محمد نے موطا میں کہا کہ ہم اس روایت سعید بن المسیب کو بابت نقل کی سند اخذ نہیں کرتے بلکہ ہمارے نزدیک جب تک
مسافر پندرہ روز ٹھیرنے کی نیت نہ کرے قصر کیا جاوے اور یہی قول ہے ابن عمر اور ابن المسیب کا ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے
روایت کیا کہ ابن عمر جب پندرہ روز ٹھیرنے کی نیت کرتے تو نماز پوری پڑھتے (محلی و زرقانی) کہا یحییٰ نے سوال ہوا
امام مالک سے قیدی کی نماز کا تو جواب دیا کہ قیدی مثل مقیم کے نماز پڑھے مگر جب مسافر ہو تو قصر کرے **صَلٰوۃُ**
الْمُسَافِرِ اِذَا کَانَ اِمَامًا اَوْ وَرَاءَ اِمَامٍ مسافر کا امام ہونا یا امام کے پیچھے نماز پڑھنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ اِذَا قَدِمَ مَکَّۃَ صَلّٰی لَھُمْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا اَھْلَ مَکَّۃَ اَتِمُّوْا صَلٰوتَکُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب جب مدینہ سے مکہ میں آتے تو جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے پھر کہتے اے مکہ والو تم اپنی نماز پوری
پڑھو کیونکہ ہم مسافر ہیں **ف** ترمذی نے اس حدیث کو مرفوعاً عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ میں حاضر ہوا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے فتح مکہ میں تو آپ نے اقامت کی مکہ میں اٹھارہ راتوں تک نہیں پڑھتے تھے آپ مگر دو رکعتیں پھر فرماتے تھے اے شہر والو
تم پڑھو چار رکعتیں کیونکہ ہم مسافر ہیں زرقانی نے کہا اسناد اسکی ضعیف ہے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یُصَلِّیْ
وَرَاءَ الْاِمَامِ بِمِنًی اَرْبَعًا فَاِذَا صَلّٰی لِنَفْسِہٖ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر امام کے پیچھے منا میں چار رکعتیں
پڑھتے تھے اور جب اکیلے پڑھتے تھے تو دو رکعتیں پڑھتے **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّہٗ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰہِ
ابْنُ عُمَرَ یَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ صَفْوَانَ فَصَلّٰی لَنَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُمْنَا فَاَتْمَمْنَا **ترجمہ** صفوان بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ
عبد اللہ بن عمر عیادت کرنے آئے عبد اللہ بن صفوان کے پاس تو دو رکعتیں پڑھائیں ہم کو جب انہوں نے سلام پھیرا ہم اٹھے اور
پورا کیا نماز کو **صَلٰوۃُ النَّافِلَۃِ فِی السَّفَرِ بِالنَّھَارِ وَاللَّیْلِ** سفر میں رات اور دن کو نفل پڑھنے کا
بیان اور جانور پر نماز پڑھنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ یُصَلِّیْ مَعَ صَلٰوۃِ الْفَرِیْضَۃِ فِی السَّفَرِ شَیْئًا قَبْلَھَا
وَلَا بَعْدَھَا اِلَّا مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ عَلَی الْاَرْضِ وَعَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ تَوَجَّھَتْ بِہٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سفر میں
فرض کے ساتھ نفل نہیں پڑھتے تھے نہ آگے فرض کے نہ بعد فرض کے مگر رات کو زمین پر اور کبھی اونٹ ہی پر نفل پڑھتے
تھے اگرچہ منہ اونٹ کا قبلہ کی طرف نہ ہوتا **ف** صحیح مسلم میں حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ہوا
مکہ کی راہ میں تو ظہر کی دو رکعتیں فرض کی پڑھ کر چلے آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ چلے آئے پھر دیکھا لوگوں کو نماز پڑھتے
سو پوچھا کیا پڑھتے ہیں لوگوں نے کہا سنت پڑھتے ہیں ابن عمر نے کہا کہ میں ساتھ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان کے ان میں سے کوئی دو رکعتوں فرض سے زیادہ نہ پڑھتا تھا پھر اس آیت کو پڑھا

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ زرقانی نے کہا کہ بعض احادیث میں کبھی کبھی نفل پڑھنا سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے ثابت ہے ابو داؤد و ترمذی نے براء بن عازب سے روایت کیا کہ میں نے اٹھارہ سفر کیے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
کبھی ترک نہیں کی آپ نے دو رکعتیں سنت کی قبل ظہر کے اور تمام سلف سے جواز سنتوں کے پڑھنے کا سفر میں ثابت ہے
مترجم کہتا ہے کہ ہمارے مشائخ کا طریقہ سفر میں یہ ہے کہ سوا فجر کی سنتوں کے اور ایک رکعت وتر کے کوئی سنت نہیں پڑھتے
بلکہ صرف فرض پڑھ لیتے ہیں اور ظہر عصر اور مغرب عشا کو جمع کرتے ہیں کبھی جمع تقدیم کبھی جمع تاخیر رضی اللہ عنہم
عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ قَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانُوا يَتَنَفَّلُونَ فِي السَّفَرِ ترجمہ امام
مالک کو پہنچا کہ قاسم بن محمد اور عروہ بن الزبیر اور ابوبکر بن عبد الرحمن نفل پڑھا کرتے تھے سفر میں کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے
سفر میں نفل پڑھنے کا تو جواب دیا کہ کچھ قباحت نہیں ہے اور بعض اہل علم سے مجھے پہونچا ہے کہ وہ نفل پڑھتے تھے سفر میں
عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى ابْنَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ترجمہ نافع سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن عمر اپنے بیٹے عبید اللہ کو سفر میں نفل پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے پھر کچھ انکار نہ کرتے تھے اون پر ف اس سے
سے جواز ثابت ہوا اور اس میں کسیکو کلام نہیں ہے غرض ہماری اولویت سے ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلٰى خَيْبَرَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے گدھے پر اور رخ آپ کا خیبر کی جانب تھا ف رکوع اور سجود اشارہ سے کرتے تھے
زرقانی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ
قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اونٹ پر سفر میں جس طرف اونٹ کا منہ ہوتا تھا اوسی طرف اپنا منہ کرتے تھے
عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر بھی ایسا کرتے تھے ف یعنی نفل نماز پڑھتے تھے اسلئے کہ فرض بغیر
کے سواری پر درست نہیں اور پہلے حدیث میں عبد اللہ بن عمر نے جو بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی
اور عمر اور عثمان رضی سفر میں فرض پر زیادہ نہ کرتے تھے اس سے یہ غرض ہے کہ نوافل کو زمین پر نہیں پڑھتے تھے بلکہ اونٹ یا سواری
پر پڑھتے تھے پس اب یہ روایت اس روایت کی مخالف نہ ہوگی واللہ اعلم عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي
سَفَرٍ وَهُوَ يُصَلِّي عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ إِيمَاءً مِنْ غَيْرِ أَنْ يَضَعَ وَجْهَهُ عَلٰى شَيْءٍ ترجمہ یحییٰ بن سعید
سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا حضرت انس کو نماز پڑھتے تھے سفر میں گدھے پر اور منہ انکا قبلہ کیطرف نہ تھا رکوع اور سجدہ اشارہ سے کرتے تھے
بغیر اس کے کہ منہ اپنا کسی چیز پر رکھیں ف بخاری و مسلم نے زیادہ کیا کہ انس کہتے تھے اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو میں نہ کرتا صلوٰۃ الضحیٰ چاشت کی نماز کا بیان جسکو اشراق کی نماز بھی کہتے ہیں وقت
اسکا آفتاب کے بلند ہونے سے دوپہر تک ہے عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلّی عام الفتح ثمانی رکعات ملتحفاً فی ثوب واحد **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس
سال مکہ فتح ہوا آٹھہ رکعتیں چاشت کی پڑہیں ایک کپڑا اوڑھکر **عن** ام ہانی بنت ابی طالب تقول ذہبت الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عام الفتح فوجدتہ یغتسل وفاطمۃ ابنتہ تسترہ بثوب قالت فسلمت علیہ فقال من ہذہ فقلت ام ہانی
بنت ابی طالب فقال مرحبا بام ہانی فلما فرغ من غسلہ قام فصلی ثمانی رکعات ملتحفا فی ثوب واحد ثم انصرف فقلت
یا رسول اللہ زعم ابن امی علی انہ قاتل رجلا اجرتہ فلان بن ہبیرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اجرنا من
اجرت یا ام ہانی قالت ام ہانی وذلک ضحی **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے کہ میں گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال
فتح ہوا مکہ تو پایا میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے اور فاطمہ بیٹی آپ کی چھپائے ہوئی تہیں آپکو ایک کپڑے سے کہا ام ہانی نے سلام
کیا میں نے آپ کو تو پوچھا آپ نے کون ہے میں نے کہا ام ہانی بیٹی ابوطالب کی تب فرمایا آپ نے خوشی ہو ام ہانی کو پھر جب فارغ ہوئے آپ
غسل سے کہڑے ہو کر آٹھہ رکعتیں پڑہیں ایک کپڑا لپیٹکر جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ میرے بہائی علی کہتے ہیں میں
مار ڈالونگا اوس شخص کو جسکو تو نے پناہ دی ہے وہ شخص فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم نے بہی
پناہ دی اوس شخص کو جسکو تو نے پناہ دی اے ام ہانی کہا ام ہانی نے اوسوقت چاشت کا وقت تھا **ف** اس حدیث سے آٹھہ رکعتیں
ضحی کی معلوم ہوئیں اور یہ بہی معلوم ہوا کہ امان دینا عورت کا صحیح ہے اور یہی مذہب ہے ائمہ اربعہ کا **عن**
عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی سبحۃ الضحی قط وانی
لاسبحہا وان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدع العمل وہو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ الناس فیفرض
علیہم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نہیں دیکہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت کی پڑہتے
ہوئے کبہی مگر میں پڑہتی ہوں اوسکو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تہا کہ ایک بات کو دوست رکہتے تہے مگر اسکو نہیں کرتے
تہے اس خوف سے کہ لوگ بہی اوسکو کرنے لگیں اور وہ فرض ہو جاوے **ف** اور صحابہ کی روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا نماز ضحی پڑہنا ثابت ہے اس صورت میں حضرت عائشہ کا نہ دیکہنا ضرر نہیں کرتا چنانچہ عبد الرحمن بن عوف اور عبد اللہ بن
مسعود اور عبد اللہ بن عمر کو بہی اس نماز کا علم نہ تہا اور نہ وہ اوسکو پڑہتے تہے لیکن مسلم نے روایت کیا عائشہ سے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نماز ضحی کی چار رکعتیں پڑہتے تہے اور زیادہ کرتے تہے جسقدر اللہ چاہتا مگر یہ حدیث اوس حدیث
کے منافی نہیں ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبہی کبہی ضحی کی نماز پڑہتے تہے پس جائز ہے کہ حضرت عائشہ
نے اپنی آنکہوں سے اوسے نہ دیکہا ہو مگر جس شخص نے دیکہا تہا اوس سے سنکر پڑہنے کا حال اون کو معلوم ہوا جب تو
حضرت عائشہ نے کہا میں اسکو پڑہا کرتی ہوں اگر بالکل حضرت سے اوسے نہ پڑہا ہوتا تو حضرت عائشہ کب پڑہتیں
عن عائشۃ ام المومنین انہا کانت تصلی الضحی ثمانی رکعات ثم تقول لو نشر لی ابوای ما ترکتہن
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ نماز ضحی کی آٹھہ رکعتیں پڑہکر تین پہر کہتیں اگر میرے ماں باپ جی اوٹہیں تو میں ان

رکعتوں کو نہ چھوڑو **عن** انس بن مالک ان جدتہ ملیکۃ دعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام فاکل منہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا فلاصلی لکم قال انس فقمت الی حصیر لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحتہ بماء فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصففت انا والیتیم وراءہ والعجوز من ورائنا فصلی لنا رکعتین ثم انصرف

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ انکی نانی ملیکہ نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہایا آپ نے کہانا پہر فرمایا کہ کہڑے ہوتا کہ مین **پڑہا** دون تمہارے واسطے کہا انس نے پس کہڑا ہوا مین ایک بوریہ کیطرف جو سیاہ ہوگیا تہا بوجہ بڑا ہونیکے تو بہگویا مین نے اسکو پانی سے اور کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر اور صف باندہی مین نے اور یتیم نے پیچہے آپکے اور بڑہیا نے پیچہے ہمارے تو پڑہائین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پہر چلے گئے آپ **ف** یہ دعوت ملاقات کا تہا کیونکہ بعد ہی اسوجہ سے یہ نماز پڑہنے کی سمجہی گئی اس حدیث سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے عورت کی دعوت قبول کر لینا پرانی فرش جسکی نجاست اور طہارت کا حال معلوم نہو نماز پڑہ لینا نفل نماز کو جماعت سے پڑہنا اور ایک مرد اور ایک لڑکے کا پیچہے امام کے صف باندہکر کہڑا ہونا عورت کا مردون کے پیچہے کہڑے ہونا **عن** عبید اللہ بن عتبۃ بن مسعود انہ قال دخلت علی عمر بن الخطاب بالہاجرۃ فوجدتہ یسبح فقمت وراءہ فقربنی حتی جعلنی حذاءہ عن یمینہ فلما جاء یرفا تاخرت فصففنا وراءہ **ترجمہ** عبید اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ مین گیا عمر بن الخطاب پاس گرمی کے وقت تو پایا مین نے انکو نفل پڑہتے ہوئے پس کہڑا ہوا مین انکے پیچہے انکے سو قریب کر لیا انہون نے مجہکو اور کہڑا کیا آپنے برابر داہنے طرف بعد اوسکے جب آیا یرفا تو پیچہے ہٹ گیا مین اور صف باندہی ہم دونو نے پیچہے حضرت عمر کے **ف** یرفا حضرت عمر کے خادم کا نام تہا اس حدیث سے ہی نوافل مین امامت اور جماعت کا جائز ہونا معلوم ہوا

التشدید فی ان یمر احد بین یدی المصلی

نمازی کے سامنے سے چلا جانیکا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم یصلی فلا یدع احدا یمر بین یدیہ ولیدراہ ما استطاع فان ابی فلیقاتلہ فانما ھو شیطان **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں کوئی نماز پڑہتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے ندے اگر کوئی جانا چاہے تو اوسکو اشارہ سے منع کرے اگر نہ مانے تو پہر زور سے منع کرے اسلیے کہ وہ شیطان ہے **ف** یعنے شیطان کا سا کام کرتا ہے کیونکہ باوجود منع کرنے کے بے کام سے باز نہین آتا بعضون نے کہا فلیقاتلہ سے مراد یہ ہے کہ بعد نماز کے اس سے لڑے اور جہگڑا کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین ہاتہہ سے اشارہ کرنا درست ہے **عن** ابی جہیم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ قال ابو النضر لا ادری اقال اربعین یوما او شہرا او سنۃ **ترجمہ** ابو جہیم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے گذرنے والا سامنے سے نمازی کے کہ کتنا عذاب ہے اوسپر البتہ چالیس (دن یا مہینے یا برس) کہڑا رہنے تو بہتر معلوم ہو اوسکو

نمازی کے سامنے سے جانیوالے کی وعید کا بیان

گذر جانے سے شک ہے اس روایت مین ابو النضر کو **ف** ابن ماجہ اور ابن حبان کی روایت مین ہے کہ سو برس تک کھڑا رہے
تو بہتر معلوم ہوا اسکو اس ایک قدم سے احدیث سے نمازی کے سامنے سے چلے جانے کی بڑے وعید ثابت ہوئی مگر
افسوس ہے کہ اس زمانہ مین لوگ اس فعل کو آسان سمجھتے ہین علی الخصوص حرمین شریفین مین تو بلا تکلف نمازی کے سامنے
سے لوگ آتے جاتے ہین وہان کے علما کو بھی اسطرف توجہ نہین ہے کہ عوام کو منع کرتے ہین **عن** عطاء بن یسار
ان کعب الاحبار قال لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یخسف بہ خیر الہ من ان یمر بین یدیہ **ترجمہ**
عطا ابن یسار سے روایت ہے کہ کعب الاحبار نے کہا جو شخص گذرتا ہے نمازی کے سامنے سے اگر اسکو معلوم ہو عذاب اس فعل کا البتہ اگر
دھنس جاوے زمین مین تو اچھا معلوم ہو اسکو سامنے گذر جانے سے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان لا یمر بین یدی
احد ولا یدع احدا یمر بین یدیہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نہین گذرتے تھے نماز مین کسی کے سامنے سے اور
نہ اپنے سامنے کسیکو گذرنے دیتے تھے **الرخصۃ فی المرور بین یدی المصلی** نمازی کے سامنے سے گذر جانے
کی اجازت **عن** عبد اللہ بن عباس انہ قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناہزت الاحتلام ورسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی للناس بمنی فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت فارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف
فلم ینکر ذلک علی احد **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ مین گدہی پر سوار ہوکر آیا اور مین سن قریب بلوغ کے تھا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے منا مین تو گذر گیا مین تھوڑی صف کے سامنے سے پھر اترا مین اور چھوڑ دیا گدہی
کو وہ چرتی رہی اور مین صف مین شریک ہو گیا بعد نماز کے کسی نے کچھ برا نہ مانا **ف** اسوجہ سے کہ امام کے سامنے سترہ
ہوگا اور امام کا سترہ مقتدیون کو کفایت کرتا ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا گدھے کا سامنے سے گذرنا نماز کو نہین توڑتا
اور ایسا ہی عورت اور سیاہ کتے کا سامنے سے گذر جانا نماز کو فاسد نہین کرتا لیکن امام احمد کے نزدیک اگر سیاہ کتا
نمازی کے سامنے سے گزر جاوے تو نماز فاسد ہو جاوے گی **عن** مالک انہ بلغہ ان سعد بن ابی وقاص کان یمر بین
یدی بعض الصفوف والصلوۃ قائمۃ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ سعد بن ابی وقاص صفون کے سامنے سے گذر جاتے تھے
نماز مین کہا مالک نے مین اس فعل کو جائز جانتا ہون اس صورت مین کہ نماز کھڑی ہو جاوے اور امام تکبیر تحریمہ کہہ لیوے
اور آدمی کو اندر جانے کی جگہ نہ ملے بغیر صفون کے سامنے سے جائے ہوئے **ف** لیکن یہ بھی ضرور ہے کہ اندر جانے کی
کوئی ضرورت واقع ہو مثلاً پہلی صف مین کچھ جگہہ خالی ہو یا اور کوئی باعث ہو ورنہ جائز نہین الا اس صورت مین کہ امام
کے سامنے سترہ ہووے **عن** مالک انہ بلغہ ان علی بن ابی طالب قال لا یقطع الصلوۃ شیء مما یمر بین یدی المصلی
ترجمہ امام مالک کو پہنچا حضرت علی سے کہتے تھے نمازی کے سامنے سے کوئی چیز بھی گذر جاوے مگر نماز اسکی نہین ٹوٹتی
ف اس حدیث کو سعید بن منصور نے حضرت علی اور عثمان سے موقوفاً روایت کیا ہے ازرقانی **عن** سالم بن
عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر کان یقول لا یقطع الصلوۃ شیء مما یمر بین یدی المصلی **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت

ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے نمازی کے سامنے سے کوئی چیز بھی گذر جائے مگر اسکی نماز نہیں ٹوٹتی ف دارقطنی نے حدیث
مرفوعاً روایت کیا ہے مگر اسکی اسناد ضعیف ہے اور ابوداؤد نے ابوسعید سے اور دارقطنی نے انس اور ابی امامہ سے مثل اسکی روایت
کیا ہے اور طبرانی نے اوسط میں جابر سے ایسا ہی اخراج کیا ہے مگر اسناد ان سب روایتوں کی ضعیف ہے یہی مذہب ہے مالک اور
شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علما کا اور ایک قوم کے نزدیک عورت یا گدہے یا سیاہ کتے کے سامنے نکلنے سے نماز فاسد ہوجاتی
ہے کیونکہ ابوذر کی حدیث میں ہے کہ جب کوئی تم میں سے نماز کو کھڑا ہو تو اپنے سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر
رکھ لے ورنہ توڑ دیگی نماز اسکی عورت اور گدہا اور سیاہ کتا الحدیث روایت کیا اسکو مسلم نے اور بھی مسلم نے مرفوعاً ابوہریرہ
سے روایت کیا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے عورت اور گدہے اور کتے کے سامنے گزر جانے سے اور اگر سامنے کوئی چیز مثل پالان کی لکڑی کے
ہو تو ان سب آفات سے نماز بچ جاتی ہے محققین اہلحدیث کا مذہب ہے کہ حدیثیں نماز ٹوٹ جانیکی عورت اور گدہے اور کتے کے گذرنے
سے صحیح ہیں اور حدیث نہ ٹوٹنے نماز کی کسی چیز سے ضعیف ہے اس قابل نہیں کہ معارض ہو ان احادیث صحیحہ کے پس اخذ کرنا احادیث صحیحہ
سے بہتر ہے علی الخصوص جسکہ اسمیں احتیاط بھی ہو واللہ اعلم قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں اس مقام پر بہت بسط کیا ہے
خلاصہ تحقیق یہ ہے کہ سیاہ کتے اور عورت حائضہ کے گذرجانے سے بیشک نماز ٹوٹ جاتی ہے اور گدہے اور عورت غیر
حائضہ اور کتے سے جو سیاہ نہیں ہے نماز ٹوٹنے میں کلام ہے **سُترَۃُ المُصَلِّی فِی السَّفَرِ** سفر میں سترہ
کا بیان **عَن** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَبدَ اللّٰہِ بنَ عُمَرَ کَانَ یَستَتِرُ بِرَاحِلَتِہٖ اِذَا صَلّٰی **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن
عمر اپنے اونٹ کو سترہ بنا لیتے جب نماز پڑھتے سفر میں **ف** صحیحین میں یہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے
عَن ہِشَامِ بنِ عُروَۃَ اَنَّ اَبَاہُ کَانَ یُصَلِّی فِی الصَّحرَآءِ اِلٰی غَیرِ سُترَۃٍ **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے
باپ نماز پڑھتے تھے صحرا میں بغیر سترہ کے **ف** وجہ یہ ہے کہ وہاں کسی کے آنے یا گذرنے کا احتمال نہ تھا ایسے مقام پر سترہ لگانا
بھی کچھ ضرور نہیں ہے سترہ وہاں چاہیے جہاں کسی کے گذرنے کا احتمال ہو **مَسحُ الحَصبَاءِ فِی الصَّلٰوۃِ** نماز میں
کنکروں کا ہٹانا **عَن** اَبِی جَعفَرٍ القَارِیِّ اَنَّہٗ قَالَ رَاَیتُ عَبدَ اللّٰہِ بنَ عُمَرَ اِذَا اَہوٰی لِیَسجُدَ مَسَحَ الحَصبَاءَ لِمَوضِعِ جَبہَتِہٖ
مَسحًا خَفِیفًا **ترجمہ** ابوجعفر قاری سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے عبداللہ بن عمر کو جب جھکتے تھے سجدہ کرنے کیلیے تو اپنے سجدہ کے مقام
سے ہلکے سے کنکریوں کو ہٹا دیتے تھے **عَن** یَحیَی بنِ سَعِیدٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ کَانَ یَقُولُ مَسحُ الحَصبَاءِ مَسحَۃً وَاحِدَۃً
وَتَرکُہَا خَیرٌ مِن حُمرِ النَّعَمِ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ پہنچا انکو کہ ابوذر کہتے تھے کنکریوں کا ہٹانا ایک بار درست ہے اور
نہ ہٹانا سرخ اونٹوں سے بہتر ہے **ف** احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابوذر سے مرفوعاً روایت
کیا کہ جب کوئی تم میں سے نماز کو کھڑا ہوجائے تو رحمت اسکے سامنے ہوتی ہے پس نہ ہٹا دے کنکریوں کو اور عبدالرزاق نے ابوذر
سے روایت کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہر چیز کو پوچھا یہاں تک کہ کنکریاں ہٹانے کو بھی پوچھا تو آپ نے ایکبار کی
اجازت دی پھر کہا چھوڑ دے اور امام احمد نے جابر سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کنکریاں

صفون برابر کرنیکا بیان

ہٹانیکو آپنے ایکبار کی اجازت دی اور کہا کہ اگر تو باز رہے اس سے تو بہتر ہے سو اونٹون کالی آنکھہ والون سے اور جن صحابہ سے
کنکریان ہٹانا ثابت ہی وہ اوسی پر محمول ہے کہ سجدہ نہ ہو سکتا ہو اگر سجدہ ہو سکتا ہو تو نہ ہٹانا اولے ہے **ما جاء فی تسویۃ
الصفوف** صفین برابر کرنیکا بیان **عن** نافع ان عمر بن الخطاب کان یامر بتسویۃ الصفوف فاذا جاؤہ
فاخبروہ ان قد استوت کبر ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب لوگون کو صفین برابر کرنیکا حکم دیتے تھے جب وہ
لوگ لوٹکر خبر دیتے کہ صفین برابر ہوگئین اسوقت تکبیر کہتے **ف** ابو داؤد اور ابن خزیمہ اور حاکم نے باسناد صحیح روایت
کیا ابن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفون کو اور مونڈھے سے مونڈھا ملاؤ اور بیچ مین جگہہ جو خالی ہو
اسکو بند کرو اور بیچ مین خالی جگہ شیطان کے واسطے نہ چھوڑو اور بخاری نے انس سے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفون کو کیونکہ صفین برابر کرنا نماز کو قائم کرنے سے ہے اور ایک روایت مین مسلم اور ابو داود کے
ہے کہ نماز کے تمہ سے ہے اور ایک روایت مین بخاری کی ہے کہ صفین اپنی برابر کرو ورنہ اللہ جل جلالہ تمہارے بیچ مین پھٹ
ڈالدیگا اسیطرح بہتسی حدیثین صفین برابر کرنے کی تاکید مین آئی ہین مگر افسوس ہی کہ اس زمانہ مین لوگون کو جیسا چاہیے
ویسا اسکا خیال نہین اللہ انکو ہدایت کرے **عن** مالک بن ابی عامر الاصبحی انہ قال کنت مع عثمان بن عفان فقامت
الصلوۃ وانا اکلمہ فی ان یفرض لی فلم ازل اکلمہ وھو یسوی الحصباء بنعلیہ حتی جاءہ رجال قد کان وکلھم
بتسویۃ الصفوف فاخبروہ ان الصفوف قد استوت فقال لی استو فی الصف ثم کبر ترجمہ مالک بن ابی عامر اصبحی سے
روایت ہی کہ تھا مین عثمان بن عفان کے ساتھ اتنے مین تکبیر ہوئی نماز کی اور مین اون سے باتین کرتا رہا اس لیے کہ میرا وظیفہ
مقرر کرین اور وہ برابر کر رہے تھے کنکریون کو اپنے جوتون سے یہانتک کے آن پہنچے وہ لوگ جنکو صفین برابر کرنیکے
کے لیے مقرر کیا تہا اور انہون نے خبر دی انکو اس بات کی کہ صفین برابر ہوگئین تو کہا مجھسے کہ شریک ہو جا صف
مین پہر تکبیر کہی **ف** اس اثر سے باتین کرنیکا جواز تکبیر کیوقت ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام کو تکبیر
کے تہوڑا وقفہ کرنا چاہیے جبتک صفون کے برابر کرنے کی خبر نہ آجاوے **وضع الیدین احدھما علی
الاخری فی الصلوۃ** نماز مین داہنا ہاتھہ بائین ہاتھہ پر رکھنا **عن** عبد الکریم بن ابی المخارق البصری
انہ قال من کلام النبوۃ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ووضع الیدین احدھما علی الاخری فی الصلوۃ یضع الیمنی
علی الیسری وتعجیل الفطر والاستیناء بالسحور ترجمہ عبد الکریم سے روایت ہی کہ اونہون نے کہا نبوت کی باتون مین سے
یہ بات ہی کہ جب تجھے حیا نہ ہو تو جو چاہے کر اور نماز مین داہنا ہاتھ بائین ہاتھہ پر رکھنا اور روزہ جلدی افطار کرنا اور سحری
کھانے مین دیر کرنا یعنی صبح کے قریب کھانا **ف** زرقانی نے کہا کہ یہ امر اتفاقی ہے مگر اس کے مقام مین اختلاف
ہے کوئی موضع معروف نہین ہے عبد الوہاب نے کہا شافعی کا مذہب ہی کہ سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر رکھے اور
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ناف کے نیچے رکھے اور امام مالک سے دو روایتین ہین ایک روایت مین ہاتھ باندھ

نماز مین داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھنا

اور ایک روایت مین چھوڑ دے لیکن روایت ثانی کی کوئی دلیل احادیث اور افعال صحابہ سے پائی نہین جاتی اور ابن القاسم
نے امام مالک سے اسکو نقل نہین کیا مگر اکثر اصحاب مالک کے ارسال کیطرف گئے ہین مترجم کہتا ہے کہ صحیح ابن خزیمہ
مین باسناد صحیح مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سینہ پر باندھے اور ابوداؤد مین حضرت علی کا قول
مذکور ہے کہ سنت ہے ایک کف کا دوسری کف پر رکھنا ناف کے نیچے اور ابن ابی شیبہ نے وائل بن حجر سے مرفوعا تحت
السرہ کو نقل کیا ہے اور سب واسع ہے اہل تحقیق کے نزدیک مگر ہاتھ چھوڑنا بالکل مرجوح ہے اصحاب مالکیہ کو اسپر
عمل نکرنا چاہیے اور احادیث صحیحہ پر جو ہاتھ باندھنے مین طرق متعددہ سے وارد ہین عمل کرنا چاہیے علی الخصوص اس
صورت مین کہ امام مالک نے موطا مین بھی ہاتھ باندھنے کو ثابت کیا ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ
يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ يَنْمِي ذٰلِكَ
ترجمہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ لوگ حکم کیے جاتے تھے نماز مین داہنا ہاتھ
بائین ہاتھ پر رکھنے کا کہا ابو حازم نے کہ مین یہی سمجھتا ہون کہ سہل اس حدیث کو مرفوع کرتے تھے **ف** شافعی
نے کہا ابن خزیمہ نے وائل سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سینہ پر باندھے اور بزار نے
روایت کیا کہ نزدیک سینہ کے باندھے اور زیادات مسند مین ہے حضرت علی کی حدیث سے کہ انہون نے ہاتھ نیچے
ناف کے باندھے مگر اسناد اسکی ضعیف ہے **اَلْقُنُوْتُ فِي الصُّبْحِ** صبح کی نماز مین قنوت پڑھنے کا بیان

صبح کی نماز مین قنوت پڑھنے کا بیان

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر
قنوت نہین پڑھتے تھے کسی نماز مین **ف** احادیث صحیحہ سے قنوت پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز صبح
مین بعد رکوع کے ثابت ہے اور ترک بھی ثابت ہے سچ یہ ہے کہ اکثر آپ نے ترک کیا کبھی کبھی پڑھا ہے بددعا
کے لیے کفار پر امام ہمام ابن القیم نے کتاب الصلوۃ مین کہا ہے کہ احادیث متفق ہوگئین اسپر کہ آپ نے قنوت
پڑھا بعد رکوع کے اور وہ بھی کسی عارضہ سے پھر چھوڑ دیا اوسکو امام احمد نے کہا کہ احادیث صحیحہ اکثر اسیطرف
ہین کہ آپ نے وتر مین بھی قنوت بعد رکوع کے پڑھا ہے تو عمل اسپر اولے ہے اور قبل رکوع کے بھی جائز
ہے وتر مین جو قنوت صحیح طور سے ثابت ہو وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ اخیر تک اور
یہ قنوت اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ سے آخر تک بسند ضعیف ابن مسعود سے موقوفا مروی ہے صحاح مین اسکا ذکر نہین
ہے ابن القیم نے کتاب الصلوۃ مین لکھا ہے کہ عبدوس بن مالک عطار نے سوال کیا امام احمد بن حنبل سے کہ مین ایک
شخص مسافر ہون بصرہ کے رہنے والا اور ہمارے وہان لوگون نے چند امور مین اختلاف کیا ہے تو ہم چاہتے
ہین کہ آپ سے پوچھین کہا اونھون نے کہہ مین نے کہا کہ بصرہ مین بعض لوگ نماز مین قنوت پڑھا کرتے ہین
اون کے پیچھے نماز درست ہے امام احمد نے جواب دیا کہ ہان درست ہے اگلے زمانہ مین لوگ نماز

پڑہا کرتے تہے اون لوگون کی پیچہے جو قنوت پڑہا کرتے تہے اور جو نہین پڑہتے تہے البتہ اگر قنوت مین کوئی حرف یاد دعا اپنی طرف سے زیادہ کرین جیسے انا نستعینک یا عندا ایک الجد یا نخفد تو تو اپنی نماز کو توڑ کر الگ ہو جا انتہی مترجم کہتا ہے کہ منقول ہے امام احمد کی ثابت ہوتا ہے کہ اللہم انا نستعینک و نستغفرک الخ اس قنوت کی کوئی اصل صحیح حدیث سے نہین پائی جاتی مگر جزری نے حصن حصین مین ابن السنی کی اذکار اور ابن ابی شیبہ کی مصنف اور بیہقی کی سنن کبیر سے اس قنوت کو کسیقدر مرفوعًا اور کسیقدر موقوفًا ابن مسعود اور عمر بن الخطاب سے نقل کیا ہے اور ابتدا اسے کتاب مین جزری نے لکہا ہے ان جوان یکون جمیع ما فیہ صحیحًا اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسناد بہی اس کی صحیح ہو آیندہ العلم عند اللہ ہمارے مشائخ دعا قنوت مین اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ جو سند صحیح سے مروی ہے پڑہا کرتے ہین

النہی عن الصلوٰۃ والانسان یرید حاجتہ پاخانہ یا پیشاب کی حاجت کیوقت نماز نہ پڑہنا **عن** عروۃ بن الزبیر ان عبد اللہ بن الارقم کان یؤم اصحابہ فحضرت الصلوٰۃ یومًا فذہب لحاجتہ ثم رجع فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اراد احدکم الغائط فلیبدا بہ قبل الصلوٰۃ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن الارقم امامت کرتے تہے اپنے لوگون کی تو ایک دن جب نماز طیار ہوئی چلے گئے حاجت کو پہر آئے اور بولے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جب قصد کرے کوئی تم مین سے پاخانہ کا تو پہلے پاخانہ کرلیوے پہر نماز پڑہے **عن** زید بن اسلم ان عمر بن الخطاب قال لا یصلین احدکم وہو ضام بین ورکیہ **ترجمہ** حضرت عمر نے فرمایا کوئی تم مین سے نماز نہ پڑہے جب وہ روکے ہو پیشاب یا پاخانہ کو

انتظار الصلوٰۃ والمشی الیہا نماز کے انتظار کرنے کا اور نماز کو جانے کا ثواب **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الملائکۃ تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاہ الذی یصلی فیہ ما لم یحدث اللہم اغفر لہ اللہم ارحمہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتے دعا کرتے ہین اس شخص کی لیے جو بیٹہا رہے اس جگہہ مین جہان وہ نماز پڑہ چکا ہے جبتک اسکو حدث نہ ہو کہتے ہین الٰہی بخش دے اسکو رحم کر اوسپر **ف** یعنی ایک نماز پڑہ کر دوسری نماز کی انتظار مین بیٹہا رہے کہا مالک نے حدث سے مراد وہ امر ہے جس سے وضو ٹوٹ جاوے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال احدکم فی صلوٰۃ ما کانت الصلوٰۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب الی اہلہ الا الصلوٰۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ہی مین رہتا ہے وہ شخص جسکو نماز گہر جانے سے روکی رہے **ف** یعنی ایک نماز پڑہکر دوسری نماز کی انتظار مین بیٹہا رہے اور اپنے گہر کو نہ جاوے محض نماز کے واسطے تو اوسکے لیے ثواب نماز کا لکہا جاویگا اگرچہ وہ خالی بیٹہا رہے **عن** سمی مولی ابی بکر ان ابا بکر بن عبد الرحمن کان یقول من غدا او راح الی المسجد لا یرید غیرہ لیتعلم خیرا او لیعلمہ ثم رجع الی بیتہ کان کالمجاہد فی سبیل اللہ رجع غانمًا **ترجمہ** ابو بکر بن عبد الرحمن کہتے تہے جو شخص صبح کو یا سہ پہر کو جاوے مسجد مین نیک امر سیکہنے کو یا سکہانیکو پہر لوٹ آوے اپنے گہر مین

پاخانہ یا پیشاب کی حاجت کیوقت نماز نہ پڑہنا

نماز کے انتظار کرنے کا اور نماز کو جانیکا ثواب

تو گویا جہاد سے غنیمت لیکر لوٹا **ف** طبرانی نے اس حدیث کو مرفوعاً سہل بن سعد اور ابی امامہ سے روایت کیا ہے لیکن ابی امامہ کی روایت میں یوں ہے کہ اوسکو ایک حج کا ثواب ملیگا **عن** ابی هریرة یقول اذا صلی احدکم ثم جلس فی مصلاه لم تزل الملئکة تصلی علیہ اللهم اغفر له اللهم ارحمه فان قام فی مصلاه فجلس فی المسجد ینتظر الصلوة لم یزل فی صلوة حتی یصلی **ترجمہ** ابو ہریرہ کہتے تھے جو شخص تم میں سے نماز پڑھکر وہیں بیٹھا رہے تو ملائکہ دعا کرتے ہیں اوسکے لیے یا اللہ بخشدے اوسکو رحم کر اوسپر اگر کھڑا ہو گیا اوس جگہ سے لیکن بیٹھا رہا مسجد میں نماز کی انتظار میں تو گویا وہ نماز ہی میں ہے جبتک نماز پڑھے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الا اخبرکم بما یمحو الله به الخطایا ویرفع به الدرجات اسباغ الوضوء عند المکاره وکثرة الخطا الی المساجد وانتظار الصلوة بعد الصلوة فذلکم الرباط فذلکم الرباط فذلکم الرباط **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتاؤں میں تم کو وہ چیزیں جو دور کرتی ہیں گناہوں کو اور بڑہاتی ہیں درجوں کو پورا کرنا وضو کا تکلیف کے وقت **ف** یعنے وضو کے اعضا کو سنت کے موافق دہونا اوس میں کمی نکرنا تکلیف کے وقت مثلاً سردی یا ہوا کے وقت یا بیماری کے وقت **ف** اور قدم بہت ہونا مسجد تک۔ **ف** یعنی مکان دور ہو مسجد سے وہاں سے مسجد کو آنا اور جانا بنی سلمہ نے جب ارادہ کیا کہ مسجد نبوی کے پاس آرہیں کیونکہ اونکے مکان دور تھے تو فرمایا آپنے دیارکم تکتب آثارکم اپنے گھروں میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں **ف** اور انتظار کرنا نماز کا بعد ایک نماز کے یہی رباط ہے یہی رباط ہے یہی رباط **ف** یعنی اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا تو رابطوا سے یہی مراد ہے رابطوا سے نماز پر مواظبت کرنا مقصود ہے اور اصل میں رباط کہتے ہیں دشمن کے فکر میں رہنے کو اور سرحد میں دشمن کا انتظار کرنے کو **عن** مالک انه بلغه ان سعید بن المسیب قال یقال لا یخرج احد من المسجد بعد النداء الا احد یرید الرجوع الیه الا منافق **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا کہتے ہیں مسجد سے بعد اذان کے جو نکلے اور پھر آنیکا ارادہ نہو تو وہ منافق ہے **ف** مقصود یہ ہے کہ یہ کام ایسا منافقوں کا سا ہے اگر نماز جماعت سے پڑھ چکا ہے تو تکبیر شروع ہونے سے اول نکل سکتا ہے اگر تکبیر ہو جاوے تو پھر پڑھ لے

النهی عن الجلوس لمن دخل المسجد قبل ان یصلی جو شخص مسجد میں جاوے تو بغیر دو رکعتین نفل پڑھے نہ بیٹھے **عن** ابی قتادة الانصاری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس **ترجمہ** ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی مسجد میں جاوے تو دو رکعتین پڑھکر بیٹھے **ف** اسکو تحیۃ المسجد کہتے ہیں اگر مسجد حرام میں جاوے تو وہاں طواف شروع کرے اور دوگانہ طواف کا تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جاویگا **عن** ابی النضر مولی عمر بن عبید الله عن ابی سلمة بن عبد الرحمن انه قال له الم ار صاحبک اذا دخل المسجد یجلس قبل ان یرکع قال ابو النضر یعنی بذلک عمر بن عبید الله ویعیب ذلک علیه ان یجلس اذا دخل المسجد قبل ان یرکع

ترجمہ ابو النضر سے روایت ہے کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا مجھ سے میں نہیں دیکھتا تمہارے صاحب یعنی عمر بن عبید اللہ کو تحیۃ المسجد پڑھتے ہوئے جب آتے ہیں مسجد کو تو بیٹھ جاتے ہیں بغیر دو رکعتیں پڑھے ہوئے ابو النضر نے کہا کہ ابو سلمہ عیب کرتے تھے اس امر کا عمر بن عبید اللہ پر کہا مالک نے تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہے واجب نہیں ہے **ف** باتفاق ائمہ اربعہ کے اور ظاہریہ کے نزدیک واجب ہے مگر ابن حزم نے عدم وجوب لکھا ہے زرقانی نے کہا اس میں کچھ اشکال نہیں ہے اگرچہ ابن حزم ظاہری ہیں مگر بعض مسائل میں خلاف کرنا کچھ ممنوع نہیں ہے جیسے بہت مقلدین ائمہ اربعہ میں سے بعض مسائل میں خلاف انہی ائمہ کا کرتے ہیں

وَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلٰى مَا يُوْضَعُ عَلَيْهِ الْوَجْهُ فِي السُّجُوْدِ

جس چیز پر سجدہ کرے اسی پر دونوں ہاتھ رکھے **ف** یعنی اگر سجدہ زمین پر کرے تو ہاتھ بھی زمین پر رکھے یہ نہ کرے کہ ہاتھ سردی کے مارے کپڑے میں کر یا برنس لگا رکھے

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ يَضَعُ عَلَيْهِ وَجْهَهٗ قَالَ نَافِعٌ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْبَرْدِ وَاِنَّهٗ لَيُخْرِجُ كَفَّيْهِ مِنْ تَحْتِ بُرْنُسٍ لَهٗ حَتّٰى يَضَعَهُمَا عَلَى الْحَصْبَاءِ

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب سجدہ کرتے تھے تو جس چیز پر سجدہ کرتے تھے اسی پر ہاتھ رکھتے تھے نافع نے کہا کہ سخت جاڑے کے دن میں عبد اللہ بن عمر کو دیکھا اپنے ہاتھ نکالتے تھے جبہ سے اور رکھتے تھے ان کو کنکریلی زمین پر

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهٗ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ يَضَعُ عَلَيْهِ جَبْهَتَهٗ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص اپنی پیشانی زمین پر رکھے تو اپنے ہاتھ بھی زمین پر رکھے پھر منہ اٹھاوے تو ہاتھ بھی اٹھاوے اس لیے کہ ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسے منہ سجدہ کرتا ہے

اَلْاِلْتِفَاتُ وَالتَّصْفِيْقُ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

نماز میں کسی طرف دیکھنا یا دستک دینا وقت حاجت کے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّيْ لِلنَّاسِ فَاُقِيْمَ فَقَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ مِنَ التَّصْفِيْقِ الْتَفَتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ حَتَّى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِيْقِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَاِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ

ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے بنی عمرو بن عوف کے پاس ان میں صلح کرنے کو **ف** کیونکہ وہاں کے لوگ آپس میں لڑتے تھے پھر وہاں سے **ف** اور وقت آگیا نماز کا تو موذن ابو بکر صدیق پاس آیا کہا اگر تم نماز پڑھو تو میں تکبیر کہوں کہا اچھا

پس شروع کی نماز ابو بکر نے اور آ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ نماز پڑہ رہے تہے سو آپ صفون کو چیر کر پہلی صف
مین آ کر کہڑے ہو گئے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صفون کو چیر کر صف اول مین جانا درست ہے جب وہان جگہہ خالی ہو
یا وہ شخص امام ہو **ف** تب بین دستک دی لوگون نے مگر ابو بکر نماز مین کسیطرف دہیان نہین کرتے تہے یہانتک
کہ لوگون نے بہت زور سے دستکین دینا شروع کین تب دیکہا ابو بکر رضنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ارادہ کیا
پیچہے ہٹنے کا پس اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہہ پر ہو تو دونون ہاتہہ اٹہا کر ابو بکر رضنے خدا کا شکر
کیا اس بات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو امام رہنے کا حکم دیا **ف** اس سے ثابت ہوا کہ دونون ہاتہہ اٹہانا دعا
یا ثنا کے لیے نماز مین درست ہے **ف** پہر پیچہے ہٹ آئے ابو بکر اور آگے بڑہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز
پڑہا کر فارغ ہوئے **ف** اس سے ثابت ہوا کہ ایک نماز دو امامون کے پیچہے درست ہے اور اگر امام غائب
ہو تو دوسرے کو امامت کرنا درست ہے پہر اگر اصلی امام آجاوے تو اوس کو اختیار ہے چاہے اقتدا کرے یا
خود امام ہو جاوے اور جو شخص پہلے کہڑا ہو گیا تہا وہ پیچہے آجاوے ابن عبد البر نے کہا کہ یہ امر اور امام کے لیے
نہین ہو سکتا بلکہ یہ خصائص مین سے تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دعوے کیا اجماع کا اس فعل کے عدم جواز
پر زرقانی نے کہا کہ دعوی اجماع غلط ہے بلکہ شافعیہ کے نزدیک صحیح مشہور یہی ہے کہ یہہ فعل جائز ہے اور نماز فاسد نہ ہوگی
ف پہر فرمایا آپنے اے ابو بکر تم کیون اپنی جگہہ پر کہڑے نہ رہے جب مین نے تمسے اشارہ کیا تہا ابو بکر نے کہا بہلا ابو قحافہ
کے بیٹے کو یہ پہونچتا ہے کہ نماز پڑہاوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے ہوئے **ف** حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی
عنہ نے اپنے نام کو تواضع اور انکسار کی راہ سے بیان نہین کیا ابو قحافہ حضرت ابو بکر کے باپ کی کنیت ہے اور نام
انکا عثمان بن عامر ہے اگر کوئی کہے ابو بکر نے مخالفت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی کیونکہ آپ نے حکم
کیا تہا کہ اپنی جگہہ رہیو اور الامر فوق الادب کا لحاظ نہ کیا تو جواب ایسا ہے کہ ابو بکر نے قرینہ حال سے پہچان لیا کہ یہ
امر اختیاری تہا نہ وجوبی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد نماز پڑہانے کا نہ تہا ورنہ صفین چیر کر آپ نہ آتے زرقانی
ف تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے تم نے اس قدر دستکین کیون بجائین جس شخص کو نماز
مین کچہ حادثہ پیش آوے تو سبحان اللہ کہے لوگ اوس طرف دیکہنے لگے اور دستک دینا عورتون کے لیے ہے **ف**
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بغیر ضرورت کے نماز مین داہنے بائین دیکہنا مکروہ ہے اور اہل ظاہر کے نزدیک حرام ہے
بدلیل حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے کہ التفات یعنی داہنے بائین دیکہنا نماز مین شیطان کی اوچک
ہے اوچک لیتا ہے نماز مین سے اور حدیث ابی ذر کی کہ اللہ تعالے متوجہ رہتا ہے بندہ کی طرف نماز مین جب
تک وہ قبلہ کیطرف دیکہتا رہے پہر جب وہ قبلہ سے منہ پہیرتا ہے تو اللہ اوسکی طرف سے منہ پہیر لیتا ہے
بعض علما نے لکہا ہے کہ نماز مین التفات تین قسم ہے ایک یہ کہ بغیر گردن پہیرے کے صرف گوشہ چشم سے اور اسکو

دیکھے یہ مکروہ نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے دوسرے یہ کہ گردن موڑ کر ادہر ادہر دیکھے یہ مکروہ ہے
تیسرے یہ کہ سینہ موڑ کر دیکھے اس سے نماز ٹوٹ جاویگی عن نافع ان عبد اللہ بن عمر لم یکن یلتفت فی صلوتہ ترجمہ
نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نماز میں التفات نہیں کرتے تھے عن ابی جعفر القاری انہ قال کنت اصلی وعبد اللہ بن
عمر ورائی ولا اشعر بہ فالتفت فغمزنی ترجمہ ابو جعفر قاری سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھتا تھا اور عبد اللہ بن عمر پیچھے
تھے مجھ کو خبر نہ تھی میں نے انکو دیکھا تو دبا دیا انہوں نے مجھ کو یعنے منع کیا التفات سے ما یفعل من جاء والامام راکع
جو شخص آیا اور امام کو رکوع میں پایا وہ کیا کرے عن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف انہ قال دخل زید بن ثابت المسجد
فوجد الناس رکوعا فرکع ثم دب حتی وصل الصف ترجمہ ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ زید بن ثابت مسجد میں
آئے تو امام کو رکوع میں پایا انہوں نے رکوع کر لیا پھر آہستہ چلکر صف میں ملگئے عن مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن مسعود کان
یدب راکعا ترجمہ امام مالک کو پہنچا عبد اللہ بن مسعود کو وہ رکوع میں آہستہ چلتے تھے صف میں ملجانیکو ف مطلب
ہے کہ جس شخص کو خیال ہو کہ جب تک صف میں جا کر پہونچوں گا تو امام رکوع سے کھڑا ہوجاویگا اور رکعت فوت ہوجاویگی وہ
جہاں پر ہو وہیں رکوع کرکے آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر صف میں شریک ہوجاوے شافعی نے اس فعل کو مستحب کہا ہے اور ابو حنیفہ
نے مکروہ کہا ہے ایک شخص کے واسطے اور جائز کہا ہے جماعت کے واسطے ما جاء فی الصلوۃ علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم درود شریف کے بیان میں عن ابی حمید الساعدی انہم قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک فقال قولوا
اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی
آل ابراہیم انک حمید مجید ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ صحابہ نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا
رسول اللہ کیونکر درود بھیجیں آپ پر تو فرمایا آپ نے کہو اے پروردگار رحمت اتار اپنی محمد اور انکی بی بیوں اور انکی
آل پر جیسے رحمت کی تو نے ابراہیم پر اور برکت اتار محمد اور انکی بیبیوں پر اور آل پر جیسے تو نے برکت اتاری ابراہیم
کی اولاد پر بیشک تو تعریف کے لائق اور بڑا ہے عن ابی مسعود الانصاری انہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی مجلس سعد بن عبادۃ فقال لہ بشیر بن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک
قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسألہ ثم قال قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل
محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم فی العالمین انک حمید
مجید والسلام کما قد علمتم ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے ہمارے
پاس سعد بن عبادہ کے مکان میں تو کہا آپ سے بشیر بن سعد نے حکم کیا ہم کو اللہ جل جلالہ نے درود بھیجنے کا آپ پر
تو کیونکر درود بھیجیں آپ پر پس چپ ہو رہے آپ یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش نہ پوچھتے آپ سے پھر فرمایا آپ نے
کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی

درود شریف کے بیان میں

العالمین انک حمید مجید اور سلام بھیجنے کی ترکیب جسے تم جان چکے ہو ف یعنی السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عن عبد اللہ بن دینار قال رأیت عبد اللہ بن عمر یقف علی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی علی النبی وعلی ابی بکر وعمر ترجمہ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عبد اللہ بن عمر کو کھڑے ہوتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پھر درود بھیجتے تھے آپ پر اور ابوبکر اور عمر پر ف یعنی آپ پر درود بھیجکر ان دونوں کے لیے دعا کرتے تھے یا ابوبکر اور عمر پر بھی ساتھ ہی آپکے نام کے درود بھیجتے تھے اور غیر نبی پر درود بھیجنا نبی کی متابعت سے درست ہے مثلا یوں کہتے اللہم صل علی محمد وعلی صاحبیہ ابی بکر وعمر

الکمال فی جامع الصلوۃ متفرق حدیثیں نماز کی

عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الظہر رکعتین وبعدہا رکعتین وبعد المغرب رکعتین فی بیتہ وبعد صلوۃ العشاء رکعتین وکان لا یصلی بعد الجمعۃ حتی ینصرف فیصلی رکعتین ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ظہر کے اول دو رکعتیں اور بعد ظہر کے دو رکعتیں اور بعد مغرب کے دو رکعتیں اپنے گھر میں اور بعد عشا کے دو رکعتیں اور نہیں پڑھتے تھے بعد جمعہ کے مسجد میں کچھ یہانتک کہ گھر میں آتے تو دو رکعتیں پڑھتے ف امام بخاری نے روایت کیا عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے اول چار رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے غرض یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر کے اول دو سنتیں بھی ثابت ہیں اور چار بھی ثابت ہیں امام ہمام ابن قیم نے کتاب الصلوۃ میں چار سنتیں ظہر کے اول اختیار کی ہیں سب سنتیں دن رات میں بارہ ہوئیں دو قبل فجر کے اور چار قبل ظہر کے اور دو بعد اسکے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے اور قبل عصر کے سنتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں مگر اصحاب سنن نے مرفوعا روایت کیا کہ رحم کرے اللہ تعالی اس شخص پر جو عصر کے اول چار رکعتیں پڑھ لیوے اسیطرح جمعہ کے اول سنتوں کا پڑھنا حدیث صحیح سے ثابت نہیں مگر چند ضعیف حدیثیں آئی ہیں اور بعد جمعہ کے ایک روایت میں دو سنتیں اور ایک روایت میں چار آئی ہیں مگر ان سنتوں کو حضرت گھر میں پڑھتے تھے

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اترون قبلتی ہہنا فواللہ ما یخفی علی رکوعکم ولا سجودکم انی لاراکم من وراء ظہری ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم دیکھتے ہو میرا منہ قبلہ کیطرف قسم خدا کی مجھ پر چھپا نہیں ہے خشوع تمہارا نماز میں اور رکوع تمہارا میں دیکھتا ہوں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے ف یعنی وحی سے تمہارا حال معلوم کرلیتا ہوں یا التفات کرکے تمہیں دیکھ لیتا ہوں یا خلاف عادت بطور معجزہ کے پیچھے سے بھی تمکو دیکھتا ہوں یہی اخیر قول صحیح ہے

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قباء راکبا وماشیا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے تھے قبا میں سوار ہوکر اور پیدل ف ہر ہفتہ کے دن آپ نے کہا کہ قبا کو سوار ہوکر آنا حدیث لا تشد الرحال کے منافی نہیں ہے اس واسطے کہ وہ حدیث مقصود سفر کی ممانعت میں ہے اور اپنے شہر کی مسجدوں میں سوار ہوکر

جانا کچھ ممنوع نہیں ہے البتہ اگر کوئی قضا کی نیت کرے اور کسی سترے سے آگے تو ممنوع ہے عن النعمان بن مرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ترون فی الشارب والسارق والزانی وذلک قبل ان ینزل فیہم قالوا اللہ ورسولہ
اعلم قال ہن فواحش وفیہن عقوبۃ واسوأ السرقۃ الذی یسرق صلوتہ قالوا وکیف یسرق صلوتہ یا
رسول اللہ قال لا یتم رکوعہا ولا سجودہا ترجمہ نعمان بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا رائے ہے تمہاری اس شخص مین جو شراب پیے اور چوری کرے اور زنا کرے اور تھا یہ امر قبل اترنے حکم کے
اون کے باب مین لوگون نے کہا صحابہ نے اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپنے یہ برے کام ہین اُن کی سزا ضرور ہے
اور سب چوریون مین بری نماز کی چوری ہے پوچھا صحابہ نے نماز کا چور کیونکر ہے فرمایا آپ نے نماز کا چور وہ ہے
جو رکوع اور سجدہ کو پورا نکرے **ف** اس حدیث کو بہت ائمہ حدیث نے مسنداً ابوہریرہ اور ابوسعید خدری
سے روایت کیا ہے اور ابوسعید کی روایت مین ہے کہ نماز کا چور وہ ہے جو رکوع اور سجدے اور خشوع پورا نکرے
رکوع مین اچھی طرح جھکنا اور پیٹھ کو اور سر کو برابر کرنا اور قبل رتبہ تین بار سبحان ربی العظیم کہنا پھر رکوع سے
سر اوٹھا کر سیدھا کھڑا ہوجانا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنا اچھی طرح اطمینان سے پھر سجدہ کرنا اور ہر سجدہ مین
کم سے کم تین بار سبحان ربی الاعلی کہنا اور دو سجدون کے بیچ مین اچھی طرح بیٹھنا اور اطمینان و وقار اور سہولت
سے سب ارکان ادا کرنا اسکا نام تعدیل ارکان ہے بعض کے نزدیک یہ امر واجب ہے اور بعض ائمہ اور محققین اہل حدیث
کے نزدیک فرض ہے اور رکن ہے نماز کا بغیر اسکے نماز ادا نہوگی بلکہ نیکی برباد گناہ لازم ہوگا امام ہمام ابن قیم نے
تعدیل ارکان کی فرضیت کو احادیث متعددہ سے کتاب الصلوۃ مین خوب ثابت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل نے بھی
رسالۃ الصلوۃ مین اسکو خوب لکھا ہے بخوف تطویل اون دونو کتابون کے مضامین یہان نہین لکھے عن عروۃ
ابن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا من صلوتکم فی بیوتکم ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ ایک حصہ اپنی نمازون سے اپنے گھرون مین ادا کرو **ف** تا کہ گھر مثل قبرستان
کے نہوجاوین دوسری حدیث مین ہے کہ افضل نماز آدمی کی وہ ہے جو اپنے گھر مین ہو مگر فرض کہ وہ مسجد مین جماعت سے ادا کرنا
چاہیے اور نوافل کا گھر مین پڑھنا اولی ہے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول اذا لم یستطع المریض السجود اومی
برأسہ ایماء ولم یرفع الی جبہتہ شیئا ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے بیمار کو اگر سجدہ کرنے کی طاقت نہو
تو سر سے اشارہ کرے لیکن کوئی چیز اپنی پیشانی کے سامنے اونچی نرکھے **ف** مثل تکیہ وغیرہ کے تا کہ اوسپر سجدہ کرے
کیونکہ یہ مکروہ ہے اکثر علما کے نزدیک اور ابن عباس اور عروہ بن الزبیر اور ام سلمہ کے نزدیک درست ہے عن ربیعۃ
ابن ابی عبد الرحمن ان عبد اللہ بن عمر کان اذا جاء المسجد وقد صلی الناس بدأ بصلوۃ المکتوبۃ ولم یصل قبلہا
شیئا ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب مسجد مین آتے اور معلوم ہوتا کہ جماعت ہو چکی ہے تو فرض

شروع کرتے اور سنتیں پڑھتے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر مر علی رجل وھو یصلی فسلم علیہ فرد الرجل کلاما
فرجع الیہ عبد اللہ بن عمر فقال لہ اذا سلم علی احدکم وھو یصلی فلا یتکلم ولیشر بیدہ ترجمہ نافع سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن عمر گذرے ایک شخص پر اور وہ نماز پڑھ رہا تہا تو سلام کیا اسکو اوس نے جواب دیا زبان سے پھر لوٹے عبد اللہ
بن عمر اور کہا اوس سے جب کوئی سلام کرے تم پر اور تم نماز پڑھتے ہو تو زبان سے جواب نہ دو بلکہ ہاتھ سے اشارہ کر دو ف
کیونکہ زبان سے جواب سلام کا دینا فاسد کرتا ہے نماز کو ائمہ اربعہ کے نزدیک اور قتادہ اور حسن اور ایک جماعت تابعین
کی نزدیک فاسد نہیں کرتا بلکہ زبان سے جواب دینا نماز میں درست ہے ابن عبد البر نے کہا کہ مصلی کو سلام کرنا بعض
کے نزدیک درست ہے اور بعض کے نزدیک نادرست ہے اور دلیل جواز کی حدیث ہے انصار کی کہ وہ آتے تھے اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں ہوتے تھے پس سلام کرتے تھے انصار اور آپ جواب دیتے تھے اشارہ سے بعضوں نے اوسکی
تاویل یوں کی ہے کہ آپ اشارہ سے منع کرتے تھے کہ پھر ایسا نکریں (زرقانی) یہ تاویل ظاہر تبادر کی بالکل خلاف ہے
اس لیے کہ اگر مقصود آپ کو منع ہوتا تو بعد نماز کے ایک بار منع کر دیتے تاکہ انصار پھر ایسا نکرتے مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ
انصار جب آتے تھے اور آپ نماز میں ہوتے تھے تو سلام کرتے تھے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من
نسی صلوۃ فلم یذکرھا الا وھو مع الامام فاذا سلم الامام فلیصل الصلوۃ التی نسی ثم لیصل بعدھا
الاخری ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص بھولجاوے نماز کو پھر یاد کرے اور وہ دوسری نماز
میں امام کے پیچھے ہو تو جب امام سلام پھیرے تو چاہیے کہ اوس نماز کو پڑھکر جو بھولا تہا امام کے ساتھ پڑھی ہے اسکا اعادہ کرے
ف مثلاً ظہر کی نماز پڑھنا بھولگیا اور عصر کی نماز جماعت سے پڑھ رہا تہا جب اسکو یاد آیا کہ ظہر کی نماز نہیں پڑھی تو بعد
امام کے فراغت کر ظہر کی نماز پڑھے اور پھر عصر کو دوبارہ پڑھے اسلیے کہ عصر اوسکی درست نہیں ہوئی بوجہ ترتیب فوت
ہوجانیکے ائمہ ثلثہ یعنے ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک ظہر پڑھ لے اور عصر کا اعادہ نکرے
عن واسع بن حبان انہ قال کنت اصلی وعبد اللہ بن عمر مسند ظہرہ الی جدار القبلۃ فلما قضیت صلوتی انصرفت
الیہ من قبل شقی الایسر فقال عبد اللہ بن عمر ما منعک ان تنصرف عن یمینک قال فقلت رایتک فانصرفت الیک
فقال عبد اللہ فانک قد اصبت ان قائلا یقول انصرف عن یمینک فاذا کنت تصلی فانصرف حیث شئت ان
شئت عن یمینک وان شئت عن یسارک ترجمہ واسع بن حبان سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تہا اور عبد اللہ بن عمر قبلہ
کی طرف ٹیکیے ہوئے بیٹھے تھے جب نماز میں فارغ ہوا بائیں طرف مڑ کر انکے پاس گیا تو عبد اللہ بن عمر نے کہا تو دہنی
طرف سے کیوں نہ مڑا میں نے کہا کہ آپ کو دیکھکر بائیں طرف مڑ کر چلا آیا عبد اللہ نے کہا تو نے اچھا کیا ایک صاحب
کہتے ہیں جب نماز پڑھکر لوٹو تو دہنی طرف سے مگر تو جب نماز پڑھے تو جدہر چاہے مڑکر جا دہنی طرف سے یا بائیں طرف سے
ف حضرت سے دونوں منقول ہیں اس شرط سے عبد اللہ بن عمر نے انکار کیا اور شمشیر پر جدا اپنے طرف سے

مریضکو لازم جانا تھا عن عروة بن الزبير عن رجل من المهاجرين لم يربه بأسا انه سأل عبد الله بن عمرو بن
العاص أصلي في عطن الابل فقال عبد الله لا ولكن صل في مراح الغنم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
ایک شخص نے پوچھا کیا نماز پڑھوں میں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہہ میں کہا نہیں لیکن پڑھ لے بکری کے تھانوں میں ف
یہ حدیث اسانید متعددہ سے مرفوعا بھی مروی ہے اونٹوں کے اجتماع کی جگہہ میں نماز کو منع فرمایا اسلیے کہ وہاں نماز کے ٹوٹ
جانیکا یا نمازی کو صدمہ پہنچنے کا احتمال ہے برخلاف بکریوں کے اور ایک روایت میں ابو داود کے ہے کہ اونٹوں کے بیٹھنے
کی جگہہ میں شیاطین ہیں اور بکریوں کی جگہہ میں برکت ہے تو وہاں نماز پڑھ عن سعيد بن المسيب انه قال ما
صلوة يجلس في كل ركعة منها ثم قال سعيد هي المغرب اذا فاتتك منها ركعة ترجمہ سعید بن المسیب
نے کہا کہ وہ کونسی نماز ہے جسمیں ہر رکعت کے بعد بیٹھنا پڑے پھر خود ہی کہا وہ نماز مغرب کی ہے جب ایک رکعت فوت
ہو جاوے امام کے ساتھ کہا مالک نے یہی طریقہ ہے کل نمازوں کا ف یعنی ہر نماز میں جسقدر فوت ہو جاوے اوسکو
آخر نماز میں سمجھنا اور جسقدر ملے اوسکو اول اپنی نماز کا جاننا اسیواسطے اگر کسی شخص کو مغرب کی ایک رکعت ملی تو وہ ایک
رکعت اور پڑھکر بیٹھے کیونکہ اب اسکی دو رکعتیں ہوئیں اس سے معلوم ہوا کہ جو رکعت اوسنے پائی تھی وہ ابتدا ہے اُس کی
نماز کی ورنہ اگر اخیر ہوتی تو دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا پڑتا یہی حکم ہر نماز میں ہے اور بعضوں نے اس عبارت کے معنے یہ
کیے ہیں کہ ہر نماز میں یہ سوال پورا ہو سکتا ہے دوگانہ نماز جیسے فجر کی اسمیں تو ظاہر ہے اور چار رکعتی نماز میں
اس طور سے کہ ایک شخص نے امام کے پیچھے اقتدا کی اور وہ ایک رکعت پڑھ چکا تھا تو اب ایک رکعت پڑھکے
امام کیساتھ بیٹھا پھر اوسکی نکسیر پھوٹی اور وضو کرکے آیا جب تک امام نماز پڑھ چکا اب وہ ایک رکعت اور پڑھکر بیٹھیگا پھر
تیسری رکعت پڑھکر بھول کے بیٹھ گیا اب وہ چوتھی رکعت پڑھکر پھر بیٹھے گا تو ہر رکعت کے بعد قعدہ ہوا عن ابي
قتادة الانصاري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهو حامل امامة بنت زينب بنت رسول
الله صلى الله عليه وسلم ولابي العاص بن ربيعة بن عبد شمس فاذا سجد وضعها واذا قام حملها ترجمہ ابو قتادہ انصاری سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اپنی نواسی امامہ کو جو بیٹی زینب کی تھیں ابو العاص سے اٹھائے ہوئے
تو جب سجدہ کرتے آپ بٹھا دیتے اونکو زمین پر پھر جب کھڑے ہوتے اوٹھا لیتے ف زینب بنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
سب سے بڑی بیٹی تھیں شوہر اونکے ابو العاص بن ربیعہ کافر تھے پھر اسلام لائے قبل فتح کے اور ہجرت کی تو دیدیا آنحضرت نے زینب کو
انہیں کو اور مریں زینب اونکے نکاح میں امام مالک نے تاویل اس حدیث کی یہ کی ہے کہ یہ فعل نوافل میں تھا کیونکہ یہ عمل کثیر ہے اور عمل
کثیر فاسد کرتا ہے نماز کو مگر یہ تاویل صحیح نہیں اسلیے کہ مسلم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے
تھے لوگوں کی اور امامہ اونکے کندھے پر تھیں اور ابو داود کی روایت میں ہے کہ یہ واقعہ ظہر یا عصر کی نماز میں تھا اور بعضی
نے کہا کہ بعض مالکیہ نے اس حدیث کے منسوخ ہونے کا دعوی کیا ہے بعضوں نے یہ کہا ہے یہ فعل خصائص میں سے ہے آپ کے

تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضون نے کہا ہے جب ورتکے تھا اور یہ سب وضع ہی باطل اور مردود ہین اور حق یہ ہے کہ اس قدر عمل سے نماز باطل نہین ہوتی ازرقانی باختصار **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یتعاقبون فیکم ملئکۃ باللیل وملئکۃ بالنھار ویجتمعون فی صلوۃ العصر وصلوۃ الفجر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسألھم وھو اعلم بھم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناھم وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آتے جاتے رہتے ہین فرشتے تمہارے پاس رات کو جدا اور دن کے جدا اور جمع ہوجاتے ہین سب عصر کی اور فجر کی نماز مین پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے ساتھ رہتے ہین چڑھ جاتے ہین اوپر پس پوچھتا ہے ان سے پروردگار اور وہ خوب جانتا ہے کس حال مین چھوڑا تمنے میرے بندون کو کہتے ہین ہمنے چھوڑا اون کو نماز مین اور جب ہم گئے تھے جب بھی وہ نماز پڑھتے تھے **ف** یعنی دن کے فرشتے الگ مقرر ہین اور رات کو الگ مگر فجر کی نماز کے وقت رات کے فرشتے جانے کا قصد کرتے ہین اتنے مین دن کے فرشتے آجاتے ہین تو آپس مین ملاقات ہوجاتی ہے اسیطرح عصر کی نماز مین دن کے فرشتے جانیکا قصد کرتے ہین اتنے مین رات کو فرشتے آجاتے ہین پس باہم ملاقات ہوجاتی ہے جو فرمایا آپ نے کہ فرشتے چڑھ جاتے ہین اور جب اون سے پروردگار پوچھتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ پروردگار جل شانہ اوپر ہے اور اپنے عرش مقدس پر ہے نیچے ہماری یا ہر جگہہ جیسے بعض ملحدون کا اعتقاد ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مروا ابابکر فلیصل للناس فقالت عائشۃ ان ابابکر یا رسول اللہ اذا قام فی مقامک لم یسمع الناس من البکاء فمر عمر فلیصل للناس فقال مروا ابابکر فلیصل للناس قالت عائشۃ فقلت لحفصۃ قولی لہ ان ابابکر اذا قام فی مقامک لم یسمع الناس من البکاء فمر عمر فلیصل للناس ففعلت حفصۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکن لانتن صواحب یوسف مروا ابابکر فلیصل للناس فقالت حفصۃ لعائشۃ ما کنت لاصیب منک خیرا **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مرض موت مین ابوبکر کو نماز پڑھانے کا تو کہا مین نے یا رسول اللہ ابوبکر جب آپکی جگہہ کھڑے ہونگے تو روتے روتے اونکی آواز نہ نکلے گی **ف** اسلیے کہ وہ نرم دل ہین صحیحین ا **ف** تو حکم کیجیے عمر کو نماز پڑھانے کا فرمایا آپنے کہو ابوبکر سے نماز پڑھا دیگا کہا عائشہ نے کہ مینے حفصہ سے کہا تم کہو آنحضرت سے ابوبکر جب آپکی جگہہ کھڑے ہونگے تو روتے روتے اونکی آواز نہ نکلے گی پس حکم کیجیے عمر کو نماز پڑھانیکا سو کہا حفصہ نے تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم یوسف کی ساتھیان ہو کہو ابوبکر ہی نماز پڑھانے کو پس کہا حفصہ نے عائشہ سے تم سے مجھے بھلائی نہوئی **ف** یوسف کی ساتھیون سے زلیخا مراد ہے جب دل مین کچھہ مطلب ہو کہا تہا اور ظاہر مین کچھہ و لیکن تہ بغرض تہی کہ عورتین حضرت یوسف کا حسن وجمال دیکھکر مجھے اون کے عشق مین معذور رکھین یا ظاہر مین دعوت کا بہانہ کیا تہا اسیطرح بیان ہو یوسف کی ساتھیون سے صرف حضرت عائشہ مقصود ہین

پروردگار جل شانہ [illegible] اور [illegible] عرش [illegible] جیسے بعض ملحدون کا اعتقاد ہے

ظاہر ہیں اونہوں نے ابوبکر کے دل کی نرمی اور رقت بیان کر کے دو دو تین تین بار حضرت سے پوچھ لیا اور اصل غرض یہی تھی کہ ابوبکر
کی امامت مقرر ہو جاوے اور کسی کو عذر کی گنجایش اوس مین نرہے اس حدیث سے ابوبکر کی فضیلت حضرت عمر بلکہ تمام صحابہ پر
پائی گئی کیونکہ امامت صغری قرینہ ہے امامت کبری کا اور تصریح سے آپ نے امامت کبری کرواسطے ابوبکر کے ثابت
نکیا اسلیے کہ اس بارہ مین کوئی وحی نہیں ہوئی تہی مگر دل سے آپ ابوبکر کا خلیفہ ہونا چاہتے تہے (زرقانی)
عن عبید اللہ بن عدی بن الخیار انہ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس بین ظہرانی الناس اذ
جاءہ رجل فسارہ فلم ندر ما سارہ به حتی جہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ہو یستاذنہ فی قتل رجل
من المنافقین فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین جہر الیس یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول
اللہ قال الرجل بلی ولا شہادۃ له قال الیس یصلی قال بلی ولا صلوۃ له قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولئک
الذین نہانی اللہ عنہم ترجمہ عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے تہے لوگون مین اتنے
مین ایک شخص آیا اور کان مین کچھ بات آپ سے کہنے لگا ہمکو خبر نہیں ہوئی کیا کہتا ہے یہانتک کہ آپ پکار کر بولے تب
معلوم ہوا کہ وہ شخص حضرت سے ایک منافق کے قتل کی اجازت چاہتا تہا تو جب پکار اوٹہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا وہ شخص گواہی نہیں دیتا اس امر کی کہ کوئی معبود حق نہیں ہے سوا خدا کے اور محمد بیشک اوسکے رسول ہین اس
شخص نے کہا ہان مگر اسکی گواہی کا کچھ اعتبار نہیں تب فرمایا آپ نے کیا وہ نماز نہیں پڑہتا بولا ہان نماز پڑھتا ہے لیکن
اوسکی نماز کا کچھ اعتبار نہیں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگون کی قتل سے منع کیا ہے مجھکو اللہ نے **ف**
جو اللہ کی توحید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے قائل ہین اور نماز پڑہتے ہین انکا قتل دین کی وجہ سے
درست نہیں ہے البتہ قصاصًا یا حدًا درست ہے عن عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم
لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیاءہم مساجد ترجمہ عطاء بن یسار سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے پروردگار مت بنا قبر میری کو بت کہ لوگ اوسکو پوجین بہت بڑا
غضب اللہ کا اون لوگون پر ہے جنہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنا لیا **ف** وثن کہتے ہین اوس چیز کو جو
پوجی جاوے سوا اللہ کے چاہے جہاڑ ہو چاہے پہاڑ لکڑی ہو یا پتہر قبر ہو یا بت جہنڈا ہو یا نیزہ چلہ ہو یا درگاہ فرمایا
اللہ جل جلالہ نے فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور بچو تم بتون کی نجاست سے اور جہوٹ بولنے سے
بتون کی نجاست شریک کرنا ہے انکا اللہ جل جلالہ کے ساتھ صفات مین پہر یہ جو فرمایا کہ اون لوگون نے اپنے انبیا
کی قبرون کو مسجد بنا لیا تہا اسکے چند معنی ہین ایک یہ کہ مسجد جگہہ عبادت اور نماز کی ہے اون لوگون نے اپنے انبیا
کی قبرون پر عبادت اور نماز شروع کی تہی دوسرے یہ کہ مسجدون کیطرح قبرون کیطرف سجدہ کرتے تہے تیسرے
یہ کہ قبرون کو سجدہ کی جگہہ سمجھکر وہان سجدہ کرتے تہے چوتھی یہ کہ مسجدون کی طرح قبرون پر آمد و رفت

کرتے تھے دوسری روایت مین ہے کہ لعنت کرے اللہ تعالیٰ اون لوگون پر جنہون نے اپنے انبیاء کی قبرون کو مسجدین بنایا زرقانی
نے کہا جب یہ افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر منع ہوئے تو تمام انبیاء اور صلحا کا یہی حال ہوگا بلکہ امام مالک نے
مکروہ رکھا ہے ڈھونڈھنا ایسے مقامات کا جیسے ڈھونڈھنا شجرہ رضوان کی جگہہ کا تاکہ مخالفت ہو یہود اور نصاریٰ کی
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شجرہ رضوان کو کٹوا ڈالا جب سنا کہ لوگ اوس کی زیارت کو آتے جاتے ہین یہہ
حال اس حدیث صحیح سے یہ امر ثابت ہوا کہ جو شخص کسی نبی یا ولی کی قبر کو سجدہ کرے یا نماز مین اوس طرف منہ کرے جیسے
بعض لوگ حضرت غوث الاعظم کی مزار کیطرف مونہہ کرکے نماز پڑہتے ہین یا اون کی پرستش اور عبادت کی نیت سے
وہان رکوع کرے یا ہاتہہ باندہکر کھڑا ہو وہ مغضوب علیہ اور ملعون ہے معاذ اللہ من ذلک امام ہمام ابن القیم
نے اغاثۃ اللہفان مین اس حدیث کی خوب تحقیق کی ہے جسکو منظور ہو دیکہہ لیوے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ
وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى قَالَ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** محمود بن لبید انصاری سے روایت ہے کہ عتبان بن مالک امامت کرتے تھے اپنی قوم کی اور
انکی بینائی مین ضعف تہا کہا انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی اندہیرا یا پانی یا بہاؤ ہوتا ہے
اور میری بینائی مین فرق ہے تو آپ میرے گہر مین کسی مقام پر نماز پڑہ دیجیے تاکہ مین اوس جگہہ کو اپنا مصلے
بناؤن پس آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کہا کس جگہہ تم پسند کرتے ہو نماز میری اونہون نے ایک
جگہہ بتادی آپ نے وہان نماز پڑہ دی **ف** محمود بن لبید یحییٰ کی غلطی ہے صحیح محمود بن الربیع ہے زرقانی
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى
رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ مین نے دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے
تھے مسجد مین ایک پاؤن آپ کا دوسرے پاؤن پر تہا **ف** صحیحین مین جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ منع کیا
آپ نے اس سے بعض لوگون نے کہا ہے کہ منع اوس صورت مین ہے جب شرمگاہ کے کہلنے کا خوف ہو ورنہ درست
ہے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ **ترجمہ** سعید بن مسیب
سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان ایسا کیا کرتے تھے یعنی ایک پاؤن دوسرے پاؤن پر رکھہ کر
چت لیٹتے تھے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ لِإِنْسَانٍ إِنَّكَ فِي زَمَانٍ كَثِيرٌ فُقَهَاؤُهُ قَلِيلٌ قُرَّاؤُهُ
تُحْفَظُ فِيهِ حُدُودُ الْقُرْآنِ وَتُضَيَّعُ حُرُوفُهُ قَلِيلٌ مَنْ يَسْأَلُ كَثِيرٌ مَنْ يُعْطِي يُطِيلُونَ فِيهِ الصَّلَاةَ وَيَقْصُرُونَ الْخُطْبَةَ
يُبَدُّونَ أَعْمَالَهُمْ قَبْلَ أَهْوَائِهِمْ وَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ قَلِيلٌ فُقَهَاؤُهُ كَثِيرٌ قُرَّاؤُهُ تُحْفَظُ فِيهِ حُرُوفُ الْقُرْآنِ وَتُضَيَّعُ

حُدُودُهُ كَثِيرٌ مَنْ يَسْأَلُ قَلِيلٌ مَنْ يُعْطِي يُطِيلُونَ فِيهِ الْخُطْبَةَ وَيُقْصِرُونَ الصَّلٰوةَ يُبَدُّوْنَ فِيهَا أَهْوَاءَهُمْ قَبْلَ أَعْمَالِهِمْ

ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص سے تم ایسے زمانہ مین ہو کہ عالم اوس مین بہت ہین حروف لفظ پڑہنے والے کم ہین عمل کیا جاتا ہے قرآن کے حکمون پر اور لفظون کا ایسا خیال نہین کیا جاتا پوچھنے والے کم ہین جواب دینے والے بہت ہین یا بہیک مانگنے والے کم ہین اور دینے والے بہت ہین لنبا کرتے ہین نماز کو اور چہوٹا کرتے ہین خطبہ کو نیک عمل پہلے کرتے ہین اور نفس کی خواہش کو مقدم نہین کرتے اور قریب ہے کہ ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کم ہونگے عالم اوس وقت مین الفاظ پڑہنے والے بہت ہونگے یاد کیے جاوینگے الفاظ قرآن کے اور اوسکی حکمونپر عمل نہ کیا جاوے گا پوچھنے والے اور مانگنے والے بہت ہونگے اور جواب دینے والے اور دینے والے بہت کم ہونگے لنبا کرینگے خطبہ کو اور چہوٹا کرینگے نماز کو اپنی خواہش نفس پر چلینگے اور عمل نیک نہ کرینگے **ف** وہ وقت اب آیا ہے کہ قرآن شریف کو یاد کرنیوالے بہت لوگ ہین مگر اوس کے معانی سمجہنے والے اور اوسپر عمل کرنے والے کم ہین بلکہ بعض شیاطین ایسے پیدا ہوے ہین جو قرآن شریف اور حدیث کے معنی پڑہانے سے اور اوسکا ترجمہ عوام کو سکہانے سے منع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ قرآن کے ترجمہ پڑہنے سے آدمی گمراہ ہوجاتا ہے معاذ اللہ من ذلک **عن** یحیی بن سعید انہ قال بلغنی ان اول ما ینظر فیہ من عمل العبد الصلوۃ فان قبلت منہ نظر فیما بقی من عملہ وان لم تقبل منہ لم ینظر فی شیء من عملہ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ پہنچا انکو قیامت کے دن پہلے نماز دیکہی جاوے گی اگر نماز قبول ہوگئی تو پہر اور عمل اوسکے دیکہے جاوینگے ورنہ کوئی عمل پہر نہ دیکہا جاوے گا **ف** طبرانی نے معجم اوسط مین روایت کیا انس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اول سب عملون سے نماز دیکہی جاوے گی اگر وہ اچہی نکلی تو سب عمل اچہے ہونگے ورنہ سب خراب ہونگے اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے بہی مانند اس کی روایت کیا ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان احب العمل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یدوم علیہ صاحبہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کام بہت پسند تہا جو ہمیشہ آدمی اوسکو کرتا رہے **ف** دوسری روایت مین ہے کہ پسند کام اللہ جل جلالہ کے نزدیک وہ ہے جسکو آدمی ہمیشہ کرتا رہے اگرچہ قلیل ہی ہو **عن** سعد بن ابی وقاص انہ قال کان رجلان اخوان فہلک احدہما قبل صاحبہ باربعین لیلۃ فذکرت فضیلۃ الاول عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم یکن الآخر مسلما قالوا بلی یا رسول اللہ وکان لا باس بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یدریکم ما بلغت بہ صلوتہ انما مثل الصلوۃ کمثل نہر غمر عذب بباب احدکم یقتحم فیہ کل یوم خمس مرات فما ترون ذلک یبقی من درنہ فانکم لا تدرون ما بلغت بہ صلوتہ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ دو بہائی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اون مین سے ایک دوسرے سے چالیس دن پہلے مرگیا تو لوگون نے تعریف کی اوسکی جو پہلے مرا تہا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوسرا بہائی مسلمان نہ تہا بولے ہان مسلمان تہا وہ بہی کچہ برا نہ تہا تب فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کیا جانو دوسری کی نماز نے اوسکو کس درجہ پر پہنچایا نماز کی مثال ایسی ہے جیسے ایک نہر میٹھے پانی کی
بہت گہری کسی کے دروازہ پر بہتی ہو اور وہ اوس میں پانچ وقت غوطہ لگایا کرے کیا اوسکے بدن پر کچھ میل رہیگا پہر تم کیا
جانو کہ نماز نے دوسرے بہائی کا مرتبہ کس درجہ کو پہونچایا **ف** یعنی چالیس دن تک کی نمازیں اوسکی زائد ہوئین پہلے بہائی کی
نمازون سے پہر سقدر اوسکا درجہ اللہ جل جلالہ نے بڑہایا ہوگا یا اللہ تو ہمارے اعمال کو قبول فرما اور ہماری نمازوں کو پسند کرے
اور ہم کو توفیق دے اچھی طرح دل لگا کر نماز پڑہنے کی اور بچا دے ہمکو شیطان کے وسوسون سے **عن** مالک انہ بلغہ ان عطاء
ابن یسار کان اذا مر علیہ بعض من یبیع فی المسجد دعاہ فسألہ ما معک وما ترید فان اخبرہ انہ یرید ان یبیعہ قال
علیک بسوق الدنیا فانما ھذا سوق الآخرۃ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عطاء بن یسار جب دیکہتے کسی شخص کو جو سودا بیچتا ہے مسجد میں بلا
اسکو پہر پوچہتے اس سے کیا ہے تیرے پاس اور تو کیا چاہتا ہے اگر وہ بولتا کہ میں بیچنا چاہتا ہوں تو کہتے جا تو دنیا کے بازار میں یہ تو آخرت کا
بازار ہے **ف** یعنی یہاں آخرت کا سودا ہوتا ہے دنیا کی چیزیں بیچنے کا یہاں کیا موقع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کسی شخص کو تم مسجد میں بیچتے دیکہو تو کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اور جب کسی کو مسجد میں اپنی چیز ڈھونڈہتے
دیکہو بولو اللہ کرے تیری چیز نہ ملے اور فرمایا حضرت نے کہ مسجدیں بنائی گئیں ہیں واسطے ذکر الہی کے **عن** مالک انہ بلغہ
ان عمر بن الخطاب بنی رحبۃ فی ناحیۃ المسجد تسمی البطیحاء وقال من کان یرید ان یلغط او ینشد شعرا او یرفع
صوتہ فلیخرج الی ھذہ الرحبۃ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمرؓ نے ایک جگہہ بنا دی مسجد کے کونے میں اوسکا
نام بطیحا تہا اور کہدیا تہا کہ جو کوئی بک بک کرنا چاہے یا شعر پڑہنا چاہے یا پکارنا چاہے تو اوس جگہہ چلا جاوے
ف تاکہ مسجد کی تعظیم نہ جاوے اس لیے کہ مسجدیں بنائی گئی ہیں نماز اور ذکر الہی کے لیے ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مسجد میں شعر پڑہنے سے اور بیع و شرا سے مگر اگر شعر کا مضمون اچھا ہو جیسے اللہ جل جلالہ کی اطاعت
اور عبادت کا شوق اور ذوق زیادہ ہو تو بعضوں نے پڑہنا جائز کہا ہے اور دلیل انکی حدیث ہے ابو ہریرہ کی کہ حضرت عمر نے
منع کیا حسان کو شعر پڑہنے سے مسجد میں تو حسانؓ نے جواب دیا کہ میں نے شعر پڑہے اوس شخص کے سامنے جو تم سے بہتر تہا یعنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر صحیح یہ ہے کہ اگر شعر اچہے مضمون کے بہی ہوں جب بہی مسجد میں نہ پڑہنا اولے ہے **عن** طلحۃ بن عبید اللہ
یقول جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اھل نجد ثائر الرأس یسمع دوی صوتہ ولا یفقہ ما یقول حتی دنا
فاذا ھو یسأل عن الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ قال ھل علی غیرھن
قال لا الا ان تطوع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصیام شھر رمضان قال ھل علی غیرہ قال لا الا ان تطوع قال وذکر رسول
اللہ صلعم الزکوۃ فقال ھل علی غیرھا ما قال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل وھو یقول واللہ لا ازید علی ھذا ولا انقص منہ
فقال رسول اللہ صلعم افلح ان صدق **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے وہ کہتے تہے آیا ایک شخص رسول اللہ صلعم پاس نجد کا
رہنے والا اسکے سر کے بال بکہرے ہوئے تہے اور اوسکی آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تہی لیکن اوسکی بات سمجھ میں نہ آتی

تھی یہانتک کہ قریب آیا تو وہ پوچھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے معنے فرمایا آپ نے پانچ نمازین ہیں ہر دن رات ادن مین تب وہ شخص بولا سوا انکی اور بھی کوئی نماز مجھپر ہے آپنے فرمایا نہیں مگر نفل پڑھنا چاہے تو تو پڑھ فرمایا آپنے اور روزے رمضان کے بولا سوا ان کے اور بھی کوئی روزہ مجھپر ہے فرمایا آپنے نہیں مگر اگر نفل رکھے تو پھر ذکر کیا آپنے زکوٰۃ کا وہ شخص بولا اسکے سوا بھی کچھ صدقہ مجھپر فرض ہے فرمایا نہیں مگر اگر تو چاہے تو دے پس پیٹھ موڑ کر چلا وہ شخص تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر اسکا یار ہوا اگر سچ بولا **ف** یعنی ان سب باتون پر عمل کیا تو اوسکو نجات ہو جاویگی

عن ابی هریرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يعقد الشيطان على قافية راس احدكم اذا هو نام ثلث عقد يضرب مكان كل عقدة عليك ليل طويل فارقد فان استيقظ فذكر الله انحلت عقدة فان توضا انحلت عقدة فان صلى انحلت عقدة فاصبح نشيطا طيب النفس والا اصبح خبيث النفس كسلان **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی سوجاتا ہے تو باندھتا ہے شیطان اسکی گدی پر تین گرہیں ہر گرہ مار کر کہتا جاتا ہے کہ ابھی تجھکو بڑی رات باقی ہے تو سورہ پس اگر جاگتا ہے آدمی اور یاد کرتا ہے اللہ جل جلالہ کو کھلجاتی ہے ایک گرہ اگر وہ ضو کرتا ہے کھلجاتی ہے دوسری گرہ پھر اگر نماز پڑھتا ہے صبح کی کھلجاتی ہے تیسری گرہ پس رہتا ہے وہ شخص اوسدن خوشدل اور خوش مزاج ورنہ رہتا ہے بدنفس مجہول

العمل في غسل العيدين

عیدین کی غسل کا بیان کہا مالک نے کہ مینے سنا ہے بہت علما سے کہتے تھے عید فطر اور عید اضحی مین اذان اور اقامت نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ سے ابتک مالک نے کہا ہمارے نزدیک اسمین کچھ اختلاف نہین **ف** بخاری اور مسلم مین ابن عباس اور جابر سے مروی ہے کہ اذان نہین ہوتی تھی عیدین کی نماز کے لیے اور نہ اقامت اور نسائی نے روایت کیا ابن عمر سے اور ابوداود نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی عید کی بغیر اذان اور اقامت کے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ اول جس نے اذان نکالی عید مین معاویہ ہین اور شافعی نے کہا کہ حجاج نے نکالا اذان کو جب حاکم ہوا مدینہ کا اور ابن منذر نے روایت کیا کہ زیاد نے بصرہ مین اس فعل کو ایجاد کیا اور داود نے کہا کہ مروان نے نکالا اس فعل کو اور ابن حبیب نے کہا کہ ہشام نے اور ابن منذر نے روایت کیا ابوقلابہ سے کہ اول اسکو عبداللہ بن الزبیر نے نکالا جمہور علما کا یہی مذہب ہے کہ عیدین مین اذان اور اقامت نہین ہے **عن** نافع ان عبد الله بن عمر كان يغتسل يوم الفطر قبل ان يغدو الى المصلى **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر غسل کرتے تھے عید فطر کے دن قبل عیدگاہ جانے کے

الامر بالصلوة قبل الخطبة في العيدين

نماز عید کی قبل خطبہ پڑھنا **عن** ابن شهاب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلى يوم الفطر ويوم الاضحى قبل الخطبة **ترجمہ** روایت ہے ابن شہاب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عید فطر اور عید اضحے کی قبل خطبہ کے لیکن خطبہ عیدین کا بعد نماز عیدین کے پڑھتے تھے **ف** اس حدیث کو مالک نے مرسلا روایت کیا ہے بخاری و مسلم

نے اسکو سند کیا عبید اللہ سے انھون نے نافع سے اونھون نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تھے عید کی فطر اور ضحے مین پہر خطبہ پڑہتے تھے بعد نماز کے **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَا يَصْنَعَانِ ذٰلِكَ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت ابا بکر اور عمر بہی ایسا ہی کرتے تھے یعنی بعد نماز کے خطبہ پڑہتے تھے **عن** ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ اَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ يَوْمَيْنِ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْاٰخَرُ يَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَجَاءَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ وَقَالَ اِنَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْ اَهْلِ الْعَالِيَةِ اَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ اَذِنْتُ لَهُ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فَجَاءَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ **ترجمہ** ابو عبید سے جو مولیٰ ہین عبد الرحمن بن ازہر کے روایت ہے کہ مین حاضر ہوا عید کو ساتہ عمر بن الخطاب کے تو نماز پڑہی حضرت عمر نے پہر فارغ ہو کر خطبہ پڑہا تو کہا کہ یہ دو دن (عید فطر اور عید اضحے کے) وہ دن ہین کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکہنے سے ان دنون مین یہ عید الفطر وہ دن ہے جسدن تم روزہ موقوف کرتے ہو اور عید اضحے وہ دن ہے کہ جسمین اپنی قربانی کا گوشت کہاتے ہو ابو عبید نے کہا کہ پہر حاضر ہوا مین عید کو عثمان بن عفان کے ساتہ تو اونھون نے آنکر نماز پڑہی پہر نماز سے فارغ ہو کر خطبہ پڑہا اور کہا کہ آج کے روز دو عیدین ہین (ایک عید الفطر اور ایک جمعہ) تو جس شخص کا جی چاہے باشندون عوالی سے **ف** یعنی گاؤن کے رہنے والون سے جو مدینہ کے اطراف مین دور دور واقع تھے یعنی انکا جی چاہے اس سے کم **ف** تو ٹہیر جاوے جمعہ کیواسطے اور جو چاہے کہ اپنے گہر جاوے تو چلا جاوے مینے اجازت دی کہا ابو عبید نے پہر حاضر ہوا مین عید کو ساتہہ علی بن ابی طالب کے اور عثمان گہرے ہوے تہے **ف** یعنی باغیون نے انکو گہر کے اندر مکان مین گہیر رکہا تہا **ف** تو حضرت علی نے آنکر نماز پڑہائی پہر نماز سے فارغ ہو کر خطبہ پڑہا **ف** ان حدیثون سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفای راشدین کا یہہ دستور تہا کہ عیدین مین نماز کے بعد خطبہ پڑہتے تہے لیکن مروان نے یہ بدعت ایجاد کی کہ خطبہ نماز کے اول پڑہا روایت کیا اسکو مسلم نے اور حضرت عثمان سے جو ابن المنذر نے روایت کیا کہ انہون نے خطبہ پڑہا نماز کے اول اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے حضرت عمر سے ایسا ہی نقل کیا معارض ہے اس روایت کے یہ روایات صحیحہ تو عمل ان روایات پر اولیٰ ہو علی الخصوص اسصورت مین جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہی ایسا ہی ثابت ہے فرمایا اللہ جل جلالہ نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ تمکو رسول اللہ کی پیروی اچہی ہے زرقانی نے کہا کہ اس حدیث سے عید کی نماز پڑہنا بغیر امام اور حاکم کے ثابت ہوئی تو جمعہ پڑہنا بطریق اولیٰ درست ہوگا اس لیے کہ عثمان محصور تہے اور علی بن ابی طالب اسوقت تک امام نہوئے تہے لیکن ابو حنیفہ نے جمعہ اور عیدین کو مثل حدود کے کر دیا کہ بغیر سلطان کے ادا نہین ہو سکتین **الامر بالاكل قبل الغدو**

فی الْعِیدِ عید الفطر میں نماز کو جانے کے اول کچھ کھا لینا **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهُ کَانَ یَاْکُلُ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ یَغْدُوَ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر عید الفطر کے روز کھانا کھا لیتے قبل نماز کو جانے کے **ف** بخاری نے روایت کیا انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جاتے تھے نماز کو عید الفطر کے دن یہاں تک کہ کھا لیتے تھے چند کھجوریں طاق عدد میں (یعنی تین یا پانچ یا سات یا نو) **عَنْ** سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّاسَ کَانُوا یُؤْمَرُونَ بِالْاَکْلِ قَبْلَ الْغُدُوِّ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ لوگوں کو حکم ہوتا تھا کھانا کھا لینے کا قبل نماز کو جانے کے مالک نے کہا کہ میں کھانا کھانا لازم نہیں دیکھتا عید اضحی میں قبل نماز کے **ف** بلکہ تاخیر کھانا افضل ہے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا بریدہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کھاتے تھے عید اضحی کو جبتک نماز نہ پڑھتے

مَا جَاءَ فِی التَّکْبِیرِ وَالْقِرَاءَةِ فِی صَلٰوةِ الْعِیدَیْنِ

عیدین کی تکبیرات اور قرأت کا بیان **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّیْثِیَّ مَا کَانَ یَقْرَاُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ کَانَ یَقْرَاُ بِهِمَا ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ **ترجمہ** عمر بن الخطابؓ نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی سورتیں پڑھتے تھے عیدین میں بولے سورہ ق اور سورہ قمر **ف** اور اکثر روایات میں یہ ہے کہ سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے **عَنْ** نَافِعٍ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰی وَالْفِطْرَ مَعَ اَبِی هُرَیْرَةَ فَکَبَّرَ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی سَبْعَ تَکْبِیرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِی الْاٰخِرَةِ خَمْسَ تَکْبِیرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ میں نے نماز پڑھی عید اضحی اور عید الفطر کی ساتھ ابو ہریرہؓ کے تو پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں قبل قرأت کے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیر قبل قرأت کے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **ف** احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مرفوعاً کہ تکبیریں نماز عید الفطر میں سات ہیں پہلی رکعت میں اور پانچ ہیں دوسری رکعت میں اور دونوں رکعتوں میں قبل قرأت کے ترمذی نے علل میں کہا کہ میں نے بخاری سے اس حدیث کو پوچھا انہوں نے کہا صحیح ہے کہا مالک نے اگر کوئی شخص پہنچا عیدگاہ میں اور دیکھا کہ لوگ فارغ ہو گئے ہیں عید کی نماز سے تو وہ نماز عید کی نہ پڑھے نہ عیدگاہ میں نہ اپنے گھر میں اس پر بھی اگر اس نے پڑھ لی عیدگاہ میں یا اپنے گھر میں تو کچھ قباحت نہیں ہے لیکن پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہے قبل قرأت کے اور دوسری رکعت میں پانچ قبل قرأت کے **ف** اور سفیان ثوری اور احمد کے نزدیک اگر اکیلے نماز عید کی پڑھے تو چار رکعتیں پڑھے کیونکہ روایت کیا سعید بن منصور نے کہ جس شخص کے فوت ہو جاوے نماز عید امام کے ساتھ تو وہ چار رکعتیں پڑھے عید کی نماز ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے اور امام مالک اور جمہور علما کے نزدیک سنت ہے اور یہی صحیح ہے

تَرْکُ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِیدَیْنِ وَبَعْدَهُمَا

عیدین کی نماز کے اول اور بعد نفل نہ پڑھنا **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ یَکُنْ یُصَلِّی یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نہیں نفل پڑھتے تھے قبل نماز عید کے اور نہ بعد نماز کے **ف** صحیحین میں ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے دن عید فطر کے تو پڑھی

عید الفطر میں نماز کو جانے کے اول کچھ کھا لینا

عیدین کی تکبیرات اور قرأت کا بیان

عیدین کی نماز کے اول اور بعد نفل نہ پڑھنا

دو رکعتین اور نہین نماز پڑھی قبل اوسکے اور نہ بعد اوسکے اور ابن ماجہ اور حاکم نے ابی سعید سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نہین نفل پڑھتے تھے عید کی نماز کے پہلے لیکن جب نماز سے فارغ ہو کر گھر مین آتے تو دو رکعتین پڑھتے
عن مالك انه بلغه ان سعيد بن المسيب كان يغدو الى المصلى بعد ان يصلى الصبح قبل طلوع الشمس **ترجمہ** امام مالک کو
پہنچا کہ سعید بن المسیب عیدگاہ کو جاتے تھے نماز صبح کی پڑھکر قبل طلوع آفتاب کے **ف** ابن الساعاتی نے شرح مسند مین روایت کیا
کہ ایک شخص نے نماز پڑھی عید کی اول نفل تو منع کیا اوس کو حضرت علی نے اوس نے کہا اے علی مین جانتا ہون کہ اللہ جل
جلالہ مجھے عذاب نکریگا نماز پڑھنے پر حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل نہین پڑھے قبل نماز
عید کے اور تو پڑھتا ہے تو یہ تیرا پڑھنا مخالفت ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اللہ جل جلالہ عذاب کریگا تجھکو

باب الرخصة فی الصلوة قبل العيدين وبعدهما

قبل نماز عید کے اور بعد اوسکے نفل پڑھنے کی اجازت
عن عبد الرحمن بن القاسم ان اباه القاسم كان يصلى قبل ان يغدو الى المصلى اربع ركعات **ترجمہ** قاسم بن محمد قبل
عیدگاہ جانیکے چار رکعتین نفل اپنے گھر مین پڑھکر جاتے تھے **ف** اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عیدگاہ مین نہ پڑھنا ثابت ہے تو یہ
اثر اوس حدیث کے منافی نہین ہے **عن** عروة بن الزبير انه كان يصلى يوم الفطر قبل الصلوة فى المسجد **ترجمہ** عروہ بن
الزبیر سے روایت ہے کہ وہ نفل پڑھتے تھے قبل نماز عید کے مسجد مین **ف** زرقانی نے کہا کہ اپنے محلہ کی مسجد مین قبل عیدگاہ
جانے کے

غدو الامام يوم العيد وانتظار الخطبة

امام کا نماز عید کو جانیکا وقت اور انتظار کرنا
خطبہ کا کہا مالک نے وہ سنت جسمین ہمارے نزدیک اختلاف نہین ہے یہ ہے کہ امام عید الفطر اور عید اضحے کے لیے اوس وقت گھر سے
نکلے کہ عیدگاہ تک پہونچتے پہونچتے نماز کا وقت آجاوے **ف** ابن ابی شیبہ نے روایت کیا نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر نماز صبح
کی پڑھکر عیدگاہ کو چلے جاتے عید کی نماز کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سے زوال تک ہے باجماع فقہا لیکن اول وقت پڑھنا
اوسکا اولی و افضل ہے کہا مالک نے جس شخص نے نماز پڑھلی عید الفطر کی امام کے ساتھ اوسکو جائز نہین ہے کہ قبل خطبہ سننے
کے چلا آوے بلکہ جب امام لوٹے تو وہ بھی لوٹے

صلوة الخوف

نماز خوف کا بیان **عن** صالح بن خوات عمن صلى مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم يوم ذات الرقاع صلوة الخوف ان طائفة صفت معه وصفت طائفة وجاه العدو فصلى بالتى معه ركعة
ثم ثبت قائما واتموا لانفسهم ثم انصرفوا فصفوا وجاه العدو وجاءت الطائفة الاخرى فصلى بهم الركعة التى بقيت من
صلوته ثم ثبت جالسا واتموا لانفسهم ثم سلم بهم **ترجمہ** روایت ہے اوس شخص سے جس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع مین خوف کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگ کھڑے ہوئے نماز کو اور کچھ لوگ
دشمن کے سامنے رہے تو پہلے آپ نے ایک رکعت پڑھی ان لوگون کے ساتھ پھر آپ کھڑے رہے اور وہ لوگ اپنی نماز پوری کر کر
چلے گئے اور جہان لوگ دشمن کے سامنے تھے وہ آئے انکو ساتھ آپنے ایک رکعت پڑھی پھر آپ بیٹھے رہے اور ان لوگون نے ایک رکعت
اور پڑھی جب آپنے ان کو ساتھ سلام پھیرا **عن** سهل بن ابى حثمة الانصارى قال ان صلوة الخوف ان يقوم الامام ومعه

طائفة من أصحابه وطائفة مواجهة العدو فيركع الإمام ركعة ويسجد بالذين معه ثم يقوم فإذا استوى قائما ثبت وأتموا لأنفسهم الركعة الباقية ثم يسلمون وينصرفون والإمام قائم فيكونون وجاه العدو ثم يقبل الآخرون الذين لم يصلوا فيكبرون وراء الإمام فيركع بهم ويسجد بهم ثم يسلم فيقومون فيركعون لأنفسهم الركعة الباقية ثم يسلمون ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نماز خوف کی اس طرح ہے کہ امام کچھ لوگوں کو اپنے ساتھ نماز کو کھڑا کرے اور کچھ لوگ دشمن کے سامنے رہیں تو امام ایک رکعت پڑھے اور سجدہ کرے جب سجدہ سے کھڑا ہو تو امام کھڑا رہے اور مقتدی اپنی ایک رکعت جو باقی ہے پڑھکر سلام پھیر کر چلے جاویں دشمن کے سامنے اور دشمن کے سامنے جو لوگ تھے وہ آنکر تکبیر تحریمہ کہکر امام کے ساتھ شریک ہوں تو امام رکوع اور سجدہ سے فارغ ہو کر سلام پھیرے اور لوگ کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھکر سلام پھیریں **ف** امام مالک کا عمل اسی حدیث پر ہے

عن نافع أن عبد الله بن عمر كان إذا سئل عن صلاة الخوف قال يتقدم الإمام وطائفة من الناس فيصلي بهم الإمام ركعة وتكون طائفة منهم بينه وبين العدو لم يصلوا فإذا صلى الذين معه ركعة استأخروا مكان الذين لم يصلوا ولا يسلمون ويتقدم الذين لم يصلوا فيصلون معه ركعة ثم ينصرف الإمام وقد صلى ركعتين فيقوم كل واحد من الطائفتين فيصلون لأنفسهم ركعة ركعة بعد أن ينصرف الإمام فيكون كل واحد من الطائفتين قد صلوا ركعتين فإن كان خوفا هو أشد من ذلك صلوا رجالا قياما على أقدامهم أو ركبانا مستقبلي القبلة أو غير مستقبليها ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سے جب سوال ہوتا نماز خوف کا کہتے امام آگے بڑھے نماز کو اور کچھ لوگ اسکے پیچھے ہوں تو انکے ساتھ امام ایک رکعت پڑھا دے اور کچھ لوگ دشمن کے سامنے ہوں تو جب وہ لوگ جو امام کے پیچھے تھے ایک رکعت پڑھ چکیں دشمن کے سامنے چلے جاویں بغیر سلام پھیرے اور وہ لوگ چلے آویں جنہوں نے نماز نہیں شروع کی اب وہ لوگ امام کے پیچھے ایک رکعت پڑھیں پھر امام سلام پھیر دیوے اور باری باری ہر گروہ کے لوگ آکر ایک ایک رکعت اور پڑھکر نماز اپنی تمام کریں تاکہ ہر ایک گروہ کی دو دو رکعتیں ہو جاویں اور اگر خوف بہت سخت ہو تو کھڑے کھڑے پیادے نماز پڑھ لیں اشارہ سے اور سوار سواری پر اگرچہ منہ انکا قبلہ کیطرف نہو **ف** جمہور ائمہ کا مذہب اس حدیث پر ہے محمد نے کہا کہ ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے کہا مالک نے کہا نافع نے کہ عبداللہ بن عمر نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی **ف** جیسا کہ ابن ماجہ نے اس حدیث کو باسناد صحیح مرفوعاً ابن عمر سے روایت کیا ہے

عن سعيد بن المسيب أنه قال ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر يوم الخندق حتى غابت الشمس ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز نہیں پڑھی جنگ خندق میں یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب **ف** کیونکہ لڑائی سے فرصت نہیں ہوئی بعض روایتوں میں ہے کہ مغرب بھی قضا ہوگئی بعض روایتوں میں ہے کہ چار نمازیں فوت ہوگئیں۔ اس حدیث کو اس باب میں لانے سے یہ غرض ہے کہ اگر خوف بہت سخت ہو اور لڑائی سے فرصت نہو تو نماز کی تاخیر کی جاوے کہا مالک نے میرے نزدیک یہ روایت قاسم بن محمد کی صالح بن خوات سے صلوۃ الخوف میں اچھی ہے **ف** اور وہ سہل بن ابی حثمہ کی حدیث ہے جو اوپر

العمل في صلوة كسوف الشمس نماز کسوف کا بیان

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت خسفت الشمس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس فقام فاطال القيام ثم ركع فاطال الركوع ثم قام فاطال القيام وهو دون القيام الاول ثم ركع فاطال الركوع وهو دون الركوع الاول ثم رفع فسجد ثم فعل في الركعة الآخرة مثل ذلك ثم انصرف وقد تجلت الشمس فخطب الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذلك فادعوا الله وكبروا وتصدقوا ثم قال يا امة محمد والله ما من احد اغير من الله ان يزني عبده او تزني امته يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا

ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ گہن لگا سورج کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو نماز پڑھی آپ نے ساتھ لوگوں کے پس کھڑے ہوئے بہت دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر کھڑے ہوئے بڑی دیر تک لیکن اول سے کچھ کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن اول رکوع سے کچھ کم پھر سر اٹھایا رکوع سے پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب روشن ہو گیا تھا پھر خطبہ پڑھا اور حمد و ثنا کی اللہ جل جلالہ کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں پروردگار کے نشانیوں سے کسی کی موت یا زیست کی وجہ سے ان میں گہن نہیں لگتا **ف** اس قول سے آپ نے رد کیا ان لوگوں پر جو کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کے انتقال کی وجہ سے سورج کو گہن لگا ہے روایت کیا اسکو بخاری اور ابن حبان اور احمد اور نسائی اور ابن ماجہ اور انکی روایتوں میں ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں سورج اور چاند کو نہیں گہن لگتا ہے مگر کسی بڑے کی موت سے اور یہ خیال غلط ہے اس سے معلوم ہوا کہ چاند اور سورج کے گہن سے جو بعض احمق یہ سمجھا کرتے ہیں کہ فلانے بادشاہ یا ملک پر آفت آویگی یہ بالکل غلط اور لغو ہے **ف** تو جب دیکھو تم گہن پس دعا کرو اللہ سے اور تکبیر کہو اور صدقہ دو پھر فرمایا آپ نے اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قسم خدا کی اللہ جل جلالہ سے کسی کو زیادہ غیرت نہیں ہے اس امر میں کہ اسکا بندہ یا اسکی لونڈی زنا کرے اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم جانتے ہو جو میں جانتا ہوں البتہ ہنستے تم تھوڑا اور روتے بہت **ف** اس لیے کہ نیکیاں کم ہیں اور برائیاں بیشمار اور منزل نہایت سخت اور دور دراز ہے اس حدیث پر عمل کیا ہے ائمہ ثلثہ نے کسوف میں اور ہر رکعت میں دو رکوع ثابت کیے ہیں اور نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ صلوۃ کسوف کی دو رکعتیں ہیں ہر رکعت میں ایک ایک رکوع ہے موافق اور نمازوں کے

عن عبد الله بن عباس انه قال خسفت الشمس فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس معه فقام قياما طويلا نحوا من سورة البقرة قال ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم سجد ثم قام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذلك فاذكروا الله قالوا يا رسول الله رأيناك تناولت شيئا في مقامك هذا ثم رأيناك تكعكعت فقال

إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ أَفْظَعَ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ گہن لگا سورج مین تو نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگون نے ساتھ آپ کے پھر کہڑے ہوئے آپ بہت دیر تک جیسے سورہ بقرہ پڑہنے مین دیر ہوتی ہے **ف** زرقانی نے کہا کہ اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ قرارت آپ کی آہستہ تہی کسوف مین اور یہ جو بعض لوگون نے تاویل کی ہے کہ ابن عباس صغیر السن تہے اس وجہ سے صفون کے پیچھے کہڑے ہون گے تو انکو آواز نہ آئی ہوگی مردود ہے ابن عباس کے قول سے کہ مین کہڑا ہوا تہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین مگر ایک حرف بہی قرارت کا مینے نہ سنا **ف** پہر رکوع کیا ایک لنبا رکوع پہر سر اوٹہایا پہر کہڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک لیکن پہلے قیام سے کچہ کم پہر رکوع کیا ایک رکوع لنبا لیکن اول رکوع سے کچہ کم پہر سجدہ کیا پہر کہڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک لیکن اول قیام سے کچہ کم پہر رکوع کیا لنبا رکوع لیکن اول رکوع سے کم پہر سر اٹہایا پہر کہڑے ہوئے بڑی دیر تک لیکن اول قیام سے کچہ کم پہر رکوع کیا ایک لنبا رکوع لیکن اول رکوع سے کچہ کم پہر سجدہ کیا تو فارغ ہوئے آپ نماز سے اور آفتاب روشن ہوگیا تہا پس فرمایا آپ نے سورج اور چاند دو نشانیان ہین اللہ تعالی کی نشانیون مین سے نہین گہن لگتا ہے ان مین کسی کی زندگی اور موت سے جب تم ایسا دیکہو تو ذکر کرو اللہ کا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکہا نماز مین آپ آگے بڑہے کسی چیز کو لینے کے لیے پہر پیچہے ہٹ آئے آپ تو فرمایا آپنے دیکہا مین نے جنت کو پس لینا چاہا مین نے اُس مین سے ایک گچہا (خوشہ) اگر میرے ہاتہہ لگ جاتا تو تم اوس سے کہایا کرتے جب تک دنیا باقی رہتی **ف** کیونکہ جنت کے پہل کبہی فنا نہین ہوتے فرمایا اللہ تعالے نے أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا کہانے اوسکے ہمیشہ رہین گے اور فرمایا لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ کبہی تمام نہ ہونگے اور نہ کبہی روکے جاوینگے **ف** اور مینے دیکہا جہنم کو ایسی ہولناک اور مہیب صورت مین کہ کبہی مین نے ایسی صورت نہ دیکہی تہی اور مین نے دیکہا کہ جہنم مین عورتین زیادہ ہین صحابہ نے کہا کیون یا رسول اللہ فرمایا آپ نے عورتون کی ناشکری نے اُنکو جہنم مین ڈالا کہا صحابہ نے کیا کفر کرتی ہین ساتہ اللہ کے فرمایا آپنے اور کفر کرتی ہین یعنے ناشکری کرتی ہین خاوند کی اور بہول جاتی ہین احسان کو اگر کسی عورت کے ساتہ ساری عمر احسان کرو پہر کوئی رنج اوسکو ہو پہنچے تو کہنے لگتی ہے خاوند سے مجہے کبہی تجہ سے بہلائی نہین پہونچی **ف** اس حدیث سے بہی ہر ایک رکعت مین دو رکوع ثابت ہوئے اور مسلم نے جابر سے تین رکوع ہر رکعت مین روایت کیے اور ابن عباس سے چار رکوع ہر رکعت مین اور ابو داود نے ابی بن کعب سے اور بزار نے علی سے پانچ رکوع ہر رکعت مین روایت کیے **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللهِ

ذلك ثم ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة مركبا فخسفت الشمس فرجع ضحى فمر بين ظهراني الحجر ثم قام يصلي
وقام الناس وراءه فقام قياما طويلا ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا
وهو دون الركوع الاول ثم رفع فسجد ثم قام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول
ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع فسجد ثم انصرف فقال
ما شاء الله ان يقول ثم امرهم ان يتعوذوا من عذاب القبر **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت
آئی اون کے پاس مانگنے کو تو کہا اوس نے اللہ بچاوے تم کو قبر کے عذاب سے جب پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کیا لوگوں کو عذاب ہوگا قبروں میں فرمایا حضرت نے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس عذاب سے پھر سوار ہوئے آپ ایک
دن سواری پر سو گہن لگا آفتاب کو اور لوٹے آپ حجروں کے بیچ میں سے پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور لوگ آپ کے پیچھے
کھڑے ہوئے پھر قیام کیا آپ نے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور قیام کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے
قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سر اٹھا کر سجدہ کیا پھر قیام کیا بڑی دیر تک
لیکن اول رکعت کے قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا لمبا رکوع لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سر اٹھایا اور قیام کیا بڑی
دیر تک لیکن پہلے قیام سے کچھ کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سر اٹھا کر سجدہ کیا پھر نماز سے
فارغ ہو کر جو کچھ اللہ تعالے نے چاہا باتیں کہیں پھر حکم کیا اون کو کہ پناہ مانگیں اللہ سے قبر کے عذاب سے

ما جاء في صلوة الكسوف

اوس چیز کا بیان جو نماز کسوف کے باب میں آئی ہے

عن اسماء بنت ابي بكر انها قالت
اتيت عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين خسفت الشمس فاذا الناس قيام يصلون واذا هي قائمة تصلي فقلت ما
للناس فاشارت بيدها نحو السماء وقالت سبحان الله فقلت آية فاشارت براسها ان نعم قالت فقمت حتى تجلاني الغشي
وجعلت اصب فوق راسي الماء فحمد الله رسول الله صلى الله عليه وسلم واثنى عليه ثم قال ما من شيء كنت لم اره الا وقد
رأيته في مقامي هذا حتى الجنة والنار ولقد اوحي الي انكم تفتنون في القبور مثل او قريبا من فتنة الدجال لا ادري ايتهما
قالت اسماء يؤتى احدكم فيقال له ما علمك بهذا الرجل فاما المؤمن او الموقن لا ادري اي ذلك قالت اسماء فيقول
هو محمد رسول الله جاءنا بالبينات والهدى فاجبنا وآمنا واتبعنا فيقال له نم صالحا فقد علمنا ان كنت لمؤمنا واما
المنافق او المرتاب لا ادري ايتهما قالت اسماء فيقول لا ادري سمعت الناس يقولون شيئا فقلته **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر
سے روایت ہے کہ میں آئی عائشہ پاس جس وقت گہن لگا آفتاب کو تو دیکھا میں نے لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے اور عائشہ بھی کھڑی
ہوئی نماز پڑھ رہی تھیں تو میں نے کہا کیا ہوا لوگوں کو تو اشارہ کیا حضرت عائشہ نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اور سبحان
اللہ کہا میں نے کہا کیا کوئی نشانی ہے انہوں نے اشارہ سے کہا ہاں کہا اسماء نے تو میں کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مجھ کو غشی
آنے لگی اور میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اسکی پھر فرمایا جو چیز

نماز کسوف کے باب میں جو چیزیں آئی ہیں ان کا بیان

اپنے نہ دیکہی تہی وہ آج مینے دیکہہ لی اس جگہہ یہانتک کہ جنت اور دوزخ کو بہی دیکہا اور مجہو حی سے معلوم ہوا کہ قبرمین تم
فتنہ مین پڑجاؤ گے مثل فتنہ دجال کے یا اوس کے قریب معلوم نہین اسمانے کیا کہا آئین گے اوس کے پاس فرشتے اور پوچہین
گے اوس سے تو کیا سمجہتا ہے اس شخص کو یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتو جو ایمان رکہتا ہے یا یقین رکہتا ہے معلوم نہین
کیا کہا اسما نے وہ کہیگا یہ شخص محمد ہین اللہ جل جلالہ کے بہیجے ہوئے ہمارے پاس کہلی کہلی نشانیان اور ہدایت یعنی کلام
اللہ لیکر آئے پس قبول کیا ہمنے اور ایمان لائے ہم اور پیروی کی ہمنے اون کی تب فرشتے اوس سے کہینگے سو رہ اچہی طرح
ہم تو پہلے ہی جانتے تہے کہ تو مومن ہے اور منافق یا جس کو شک ہے حضرت کی رسالت مین معلوم نہین کیا کہا اسمانے
وہ کہیگا مین نہین جانتا لوگون سے مینے جو سنا وہ کہا **ف** تب فرشتے کہینگے تو نے کچہ نہ جانا نہ پڑہا اور ماریگے اوسکو
لوہے کی گرزون سے اگر پہاڑ پر اوس گرز سے مارین تو پہاڑ خاک ہو جاوے عبد الرزاق ابن بطال نے کہا کہ اس حدیث سے
تقلید کی بڑی مذمت ثابت ہوئی اسلیے کہ وہ منافق یا شک کرنیوالا یہ کہے گا کہ مین نے لوگون سے جو سنا وہ کہا اوسپر
فرشتے اوسکو مارینگے یہی حال مقلدون کا ہے کہتے ہین ہم قرآن اور حدیث کو کیا جانین جو کچہ اگلے لوگ لکہہ گئے ہین ہمکو
وہ کافی ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ تقلید کوئی اچہی چیز نہین ہے بلکہ مجبوری کی راہ سے جب کوئی نص آیت یا حدیث سے
نہ ملی تو اوسوقت تقلید کسی مجتہد کی کر لیوے پہر اوسوقت بہی تقلید اچہی نہین ہے بلکہ ہر شخص کو چاہیے کہ قرآن وحدیث
کی بخوبی تحصیل کر کے آپ خود وہ لیاقت پیدا کرے جو اگلے لوگون کو تہی اور اون مین سے احکام نکالے بعض بیوقوف یہ سمجہتے
ہین کہ اس زمانہ مین مجتہد کا ہونا محال ہے اور یہ نہین سمجہتے کہ اس زمانہ مین مجتہد ہونا بہت سہل ہے چنانچہ ہمیشہ ایسا ہی
ہوا کیا کہ پچہلے مجتہد وسعت اور کثرت علم مین اگلے مجتہد سے ممتاز ہوئے مثلاً مالک کو ابوحنیفہ کی نسبت زیادہ حدیثیں
ملین پہر شافعی کو مالک کی نسبت پہر امام احمد حنبل تو سب مجتہدین اور محدثین کے پیشوا ہوئے اتنی حدیثین کسی مجتہد کو
پہلے اون سے حاصل نہین ہوئی تہین پہر اون کے بعد امام بخاری کو اون سے بہی زیادہ ملے ہذا القیاس متاخر کو متقدم
سے زیادہ علم حاصل کرنا آسان ہو جاتا ہے اخیر زمانہ مین امام ہمام ابن تیمیہ اور امام ہمام ابن القیم دو شیخ اتنے بڑے درجہ
کے گذرے جنہون نے قرآن وحدیث کی بہت خدمت کی اور بہت مسائل مختلف فیہ مین حق کو ظاہر کیا اللہ ان سب بزرگوار و
سے راضی ہو اور اونکی طفیل مین ہمارا بہی خاتمہ بخیر کرے **اَلْعَمَلُ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ** استسقا کا بیان **عن** عبد اللہ
ابن زید المازنی یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی فاستسقی وحول رداءہ حین استقبل
القبلۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن زید مازنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے نماز استسقا کے لیے اور الٹا آپنے
اپنی چادر کو جسوقت منہ کیا قبلہ کیطرف **ف** شیخین کی روایت مین ہے کہ آپنے دو رکعتین پڑہین اور
جہر کیا اون مین قرارت کو بخاری کی روایت مین ہے کہ پہر کہڑے ہوگئے آپ اور دعا کی پہر منہ کیا قبلہ کی طرف اور
چادر کو الٹا بعض محدثین نے کہا ہے کہ چادر سلیے اولٹی تا کہ حال زمانہ کا اولٹ جاوے یعنے قحط و گرانی

موقوف ہوکر بارش اور ارزانی ہوجاوے کہا یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ نماز استسقا کی کتنی رکعتین ہین تو جواب
دیا کہ دو رکعتین ہین امام کو چاہیے کہ پہلے نماز پڑہے پہر خطبہ پڑہے اور دعا مانگے اور منہ کرے قبلہ کیطرف
ف جب فارغ ہو خطبہ سے یا خطبہ ہی مین **ف** اور جب منہ کرے قبلہ کی طرف تو چادر کو الٹے اور دونو
رکعتون مین جہر سے قرأت کرے اور چادر کو اسطرح الٹے کہ داہنی طرف کا کنارہ بائین طرف کرے اور بائین طرف
کا داہنی طرف اور مقتدی بہی اسیطرح اپنی اپنی چادرون کو پلٹین جب امام پلٹے **ف** کیونکہ روایت کیا امام
احمد نے عبد اللہ بن زید سے کہ لوگون نے بہی چادرین اپنی الٹین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ (زرقانی) **ف**
اور منہ قبلہ کیطرف کرین بیٹہے بیٹہے **عن** عمرو بن شعیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استسقی قال اللہم
اسق عبادک وبہیمتک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے پانی برسنے کے واسطے تو فرماتے یا اللہ پانی پلا اپنے بندونکو اور جانورونکو اور
پہیلا دے اپنی رحمت کو اور جلا دے اپنے مرے ہوئے ملک کو **ف** مرا ہوا ملک وہ ہے جس مین پانی نہ برسا
اور زمین وہانکی خشک ہوگئی **عن** انس بن مالک انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول
اللہ ہلکت المواشی وتقطعت السبل فادع اللہ فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمطرنا من الجمعۃ الی الجمعۃ قال
فجاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ تہدمت البیوت وانقطعت السبل وہلکت المواشی
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم ظہور الجبال والآکام وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر قال فانجابت عن
المدینۃ انجیاب الثوب **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے
اے رسول اللہ کے مر گئے جانور اور بند ہوگئی راستے **ف** بوجہ نہ ملنے پانی گہاس کے ضعیف ہوجانے اونٹون کے **ف** سو دعا کیجیے اللہ
سے پس دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو برسا پانی ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پہر ایک شخص آیا اور اوس نے کہا اے رسول
خدا کے گر پڑے گہر اور بند ہوگئین راہین اور مر گئے جانور **ف** پانی کی کثرت سے **ف** تب دعا کی آپنے یا اللہ برسا پہاڑون
پر اور ٹیلون پر اور نالون پر اور درختون کے ارد گرد کہا انس نے جب یہ دعا کی آپنے تو پہٹ گیا ابر مدینہ سے جیسے پہٹ
جاتا ہے پرانا کپڑا کہا مالک نے اگر کسیکو نماز استسقا کی نہ ملے لیکن خطبہ ملجاوے تو اسکو اختیار ہے چاہے دو رکعتین
استسقا کی مسجد مین پڑہے یا گہر مین آن کر پڑہ لیوے یا نہ پڑہے **ف** کیونکہ نماز استسقا کی نفل ہے **الاستمطار**
بالنجوم ستارونکی گردش سے پانی برسنے کا اعتقاد رکہنا **عن** زید بن خالد الجہنی انہ قال صلی لنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح بالحدیبیۃ علی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال اتدرون
ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر بی فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ
فذلک مؤمن بی کافر بالکوکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی مؤمن بالکوکب **ترجمہ**

ستارون کی گردش سے بارش کا اعتقاد رکھنا

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی حدیبیہ میں اور رات کو پانی برس چکا تھا تو جب نماز سے فارغ ہوئے متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا کیا تم جانتے ہو جو کہا تمہارے پروردگار نے صحابہ نے کہا اللہ اور اسکا رسول کو معلوم ہے . فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے صبح کو میرے بندے دو قسم کے تھے ایک وہ جو ایمان لایا میری اور پر دوسرے وہ جس نے کفر کیا ساتھ میرے جس شخص نے کہا کہ پانی برسا اللہ کے فضل اور رحمت سے تو وہ میرا اور پر ایمان لایا اور تاروں پر اعتقاد نہ کیا اور جو بولا کہ پانی برسا فلانے تارہ کی گردش سے تو اوس نے کفر کیا میرے ساتھ اور ایمان لایا تاروں پر

ف یعنی تاروں کو جس نے موثر سمجھا اور یہ خیال کیا کہ پانی برسانا اون کا فعل ہے وہ کافر ہو گیا دائرہ ایمان سے نکل گیا پانی برسانا روزی دینا یہ سب کام اللہ جل جلالہ کے ہیں کسی کو اوس میں دخل نہیں ہے **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اِذَا اَنْشَاَتْ بَحْرِيَّةً ثُمَّ تَشَاءَمَتْ فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ابر اٹھے سمندر کی طرف سے پھر شام کی طرف جانے لگے تو جانو کہ ایک چشمہ ہے بھرپور

ف مدینہ کی جانب سے سمندر پچھاں کی طرف ہے اور شام اوتر کی طرف مطلب یہ ہے کہ جب ابر پچھاں کی طرف سے اٹھے اور اوتر کو جانے لگے تو وہ خوب برسیگا **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ اِذَا اَصْبَحَ وَقَدْ مُطِرَ النَّاسُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ الْفَتْحِ ثُمَّ يَتْلُو هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ ابو ہریرہ کہتے تھے جب صبح ہوتی تھی اور پانی برس جاتا تھا پانی برسا اللہ کے حکم سے پڑھتے تھے اس آیت کو مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الآیۃ یعنی اللہ جل جلالہ اگر لوگوں پر رحمت کرنا چاہے تو کوئی اوسکو روک نہیں سکتا اور جو روکنا چاہے تو کوئی چھوڑ نہیں سکتا **النہی** **عن اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْاِنْسَانُ يُرِيدُ حَاجَتَهُ** قبلہ کی طرف منہ کرنا پاخانہ یا پیشاب کے وقت **عن** اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي كَيْفَ اَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَابِيسِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ لِغَائِطٍ اَوْ لِبَوْلٍ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا بِفَرْجِهِ

ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے جو صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ مصر میں کہتے تھے قسم خدا کی میں کیا کروں ان پاخانوں کو حالانکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاوے کوئی تم میں سے پاخانہ یا پیشاب کو تو نہ منہ کرے قبلہ کی طرف اور نہ پیٹھ کرے **عن** رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى اَنْ تُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةُ لِبَوْلٍ اَوْ غَائِطٍ **ترجمہ** ایک مرد انصاری سے روایت ہے اوس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تھے آپ قبلہ کی طرف منہ کرنے سے پیشاب یا پاخانہ میں **الرُّخْصَةُ فِي اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِبَوْلٍ اَوْ لِغَائِطٍ** پاخانہ یا پیشاب میں قبلہ کی طرف منہ کرنے کی اجازت **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ اِذَا قَعَدْتَ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ

ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ قَالَ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ قَالَ مَالِكٌ يَعْنِي الَّذِيْ يَسْجُدُ وَلَا يَرْتَفِعُ عَنِ الْاَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْاَرْضِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جب تو اپنی حاجت کو جاوے تو منہ نکر قبلہ اور بیت المقدس کی طرف عبد اللہ بن عمر نے کہا میں لیٹے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ اینٹوں پر حاجت ادا کر رہے ہیں منہ انکا بیت المقدس کی طرف ہے پھر کہا عبد اللہ بن عمر نے واسع بن حبان سے شاید تو ان لوگوں میں ہے جو اپنے سرینوں پر نماز پڑھتے ہیں واسع نے کہا میں نہیں سمجھا کہا مالک نے اس قول کی تفسیر یہ ہے وہ لوگ وہ ہیں جو سجدہ میں زمین سے لگ جاتے ہیں اپنی پیٹ کو سرین سے جدا نہیں کرتے **ف** بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ فعل منسوخ ہے حدیث نہی کا بعض کہتے ہیں ممانعت صحرا میں ہے نہ مکانوں میں بعض کہتے ہیں ہر جا ممانعت ہے لیکن حق یہ ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے بوجہ خلاف ادب کے سو جہ ترک بھی اسکا درست ہے

اَلنَّهْيُ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْقِبْلَةِ قبلہ کی طرف تھوکنے کی ممانعت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تھوک پڑا ہے قبلہ کی دیوار پر سو کھرچ ڈالا اوسکو پھر متوجہ ہوئے لوگوں پر اور فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو اپنے سامنے نہ تھوکے اسلئے کہ اللہ اوس کے سامنے ہے جب وہ نماز پڑھ رہا ہے **ف** خطابی نے کہا اس سے یہ غرض ہے کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر کے قصد کرتا ہے اپنے پروردگار کا تو گویا پروردگار اوس کے سامنے ہے بعضوں نے کہا عظمت اللہ کی اور رحمت اسکی اوسکے سامنے ہے اور استدلال جہمیہ اور معتزلہ کا اس حدیث سے اس امر پر کہ پروردگار ہر مکان میں ہے باطل ہے کیونکہ اسی حدیث میں یہ موجود ہے کہ تھوک لیوے اپنے قدموں کے نیچے پس اگر اللہ ہر مکان میں ہوتا تو کہیں تھوکنا درست نہ ہوتا بلکہ پروردگار عالم اپنے عرش معلےٰ پر ہے اور علم و قدرت اس کی ہر شے سے متعلق ہے یہی اعتقاد ہے اہلسنت اور جماعت کا اور تفصیل اس مسئلہ کی انتہا فی الاستوا میں ہے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ بُصَاقًا اَوْ مُخَاطًا اَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا دیوار میں قبلہ کے تھوک یا رینٹ یا بلغم تو کھرچ ڈالا اوسکو **ف** بغیر ملنا یا اوسکو تھوک یا لکڑی سے مسجد میں تھوکنا ممنوع ہے مگر جب اسکو دفن کر دیوے اس طرح کہ زمین مسجد کی کچی ہووے تھوک کو مٹی کے اندر کر دیوے ورنہ کپڑے میں تھوک لیوے

مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ قبلہ کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ لوگ نماز پڑھتے تھے مسجد قبا میں صبح کی

قبلہ کی طرف تھوکنے کی ممانعت

اعتقاد اہل سنت و جماعت کا کہ پروردگار عالم اپنے عرش معلےٰ پر ہے

قبلہ کا بیان

لتے مین ایک شخص آ کر بولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رات کو قرآن اترا اور حکم ہوا کعبہ کیطرف مُنہ کرنیکا پس پھر گئے وہ لوگ نماز ہی مین کعبہ کیطرف اور پہلے مُنہ اونکے شام کیطرف تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسقدر عمل نماز کو فاسد نہین کرتا اور نماز مین کسیکا کلام سُننا اور اوسپر عمل کرنا درست ہے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ قَبْلَ بَدْرٍ بِشَهْرَيْنِ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد مدینہ مین آنے کے سولہ مہینے تک بیت المقدس کیطرف پھر قبلہ بدل گیا دو مہینے اول جنگ بدر سے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ اِذَا تُوُجِّهَ قِبَلَ الْبَيْتِ **ترجمہ** حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا کہ درمیان پورب اور پچھم کے قبلہ ہے جب مُنہ کرے خانہ کعبہ کیطرف **ف** یہ اہل مدینہ کے واسطے ہے کیونکہ اونکا قبلہ جنوب کیطرف ہے اور یہ جو قید لگائی کہ سمت کعبہ کیطرف کرے اس سے یہ غرض ہے کہ مشرق اور مغرب کو بیچ مین سمت شمالی بھی واقع ہے لیکن اوس طرف مُنہ کرنے سے کعبہ کی طرف پیٹھ ہوگی اس قول سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ اور ملکون مین واقع ہین جہان سے کعبہ نظر نہین آتا اُنکو عین کعبہ کیطرف توجہ کرنا ضرور نہین ہے بلکہ جہت کعبہ کافی ہے معرفت قبلہ کے کئی طور سے ہوسکتی ہے ایک رویت کعبہ سے دوسری دلیل عقلی قطعی سے تیسرے مسجد کے محرابون سے چوتھی سچے آدمی کے کہنے سے پانچوین اپنی رائے سے اجتہاد کرنے سے بدلائل ظنیہ چھٹی تقلید سے اوس شخص کے جسنے قبلہ کو پہچانا ہو اجتہاد سے لیکن جب تک اول کے تین امور ملین تو چوتھے اور پانچوین کیطرف التفات نکرے اور جب چوتھا اور پانچوان امر ملے تو چھٹے کیطرف نجاوے اور صحیح یہ ہے کہ ہر نماز کے لیے نیا اجتہاد ضرور نہین ہے مگر جب کوئی شبہ عارض ہو سب سے سہل طریقہ قبلہ پہچاننے کا یہ ہے کہ جن مسجدون کو اگلے لوگون نے بنایا ہے اُن مین جاکر زوال کیوقت سایہ کو امتحان کرین کہ قبلہ سے کس جانب پڑتا ہے اوسکو یاد رکھکر اور جنگل مین آفتاب کی روشنی مین کھڑے ہوکر سایہ دیکھین اور اس سے قبلہ کی سمت پہچان لیوین اور مغرب اور عشا اور فجر مین طلوع اور غروب اور شفق کا لحاظ رکھین کہ قبلہ سے کس جانب ہوتا ہے لیکن یہ اندازہ جب تک چلیگا کہ اون مسجدون سے بہت دور نگئے ہون مثلاً جب دس بارہ منزل وہان سے دور ہوجاوین تو وہان کی مسجدون سے پھر اندازہ کرین (مصنف)

مَا جَاءَ فِیْ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسجد نبوی کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز پڑھنا میری مسجد مین بہتر ہے ہزار نمازون سے دوسری مسجد مین سوا مسجد حرام کے **ف** یعنے خانہ کعبے کے وہان ایک نماز مین لاکھ نماز کا ثواب ہے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا عبداللہ بن الزبیر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھنا میری مسجد مین بہتر ہے ہزار نمازون سے دوسری مسجد مین سوا مسجد حرام کے اور مسجد حرام مین

ایک نماز پڑہنا بہتر ہے سو نمازون سے میری مسجد مین اور ابن ماجہ کی روایت مین ہے کہ مسجد حرام مین ایک نماز پڑہنا بہتر ہے
لاکہہ نمازون سے دوسری مسجد مین اور بزار اور طبرانی نے ابو الدردا سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک نماز پڑہنا مسجد حرام مین لاکہہ نماز کے برابر ہے اور ایک نماز میری مسجد مین ایک ہزار نماز کے برابر ہے
اور بیت المقدس مین ایک نماز پانسو نماز کے برابر ہے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة ومنبری علی حوضی **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گہر اور منبر کے بیچ مین ایک بغیچہ ہے جنت کے بغیچون مین سے اور منبر میرا اپنے
حوض پر ہے **ف** دوسری روایت مین یہ ہے کہ میری قبر اور منبر کے بیچ مین ایک بغیچہ ہے جنت کے بغیچون مین سے
مگر قبر آپ کی وہین ہے جہان آپ کا گہر تہا یعنے حجرہ حضرت ام المومنین عائشہ رض کا اس حدیث کے معنون مین علما کا
اختلاف ہے بعض نے اسکو ظاہر پر کہا ہے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ قیامت کو دن اس مقام پر بغیچہ ہوگا اور منبر
میرا حوض کوثر پر کہا جاوے گا اور بعض نے کہا کہ اس حدیث سے تشبیہ منظور ہے یعنے جیسے روضہ جنت مین قلب کو
رحمت اور وسعت ہوگی ویسے ہی اس مقام مین ہر مومن کو خوشی اور راحت ہوتی ہے واللہ اعلم **عن** عبد اللہ بن
زید المازنی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة **ترجمہ** عبد اللہ
بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گہر اور منبر کے بیچ مین ایک بغیچہ ہے جنت کے بغیچون
مین سے **ف** امام اعظم سے کسی شخص نے پوچہا اگر کوئی حلف کرے کہ اگر مین جنت مین نماز نہ پڑہون تو بیبی اوسکی
طالق ہے وہ کیا کرے تو جواب دیا کہ روضہ شریف اور منبر شریف کے درمیان نماز پڑہ لیوے

ماجاء فی خروج النساء الی المساجد

عورتون کو مسجد جانے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر انہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت منع کرو اللہ جل جلالہ کی لونڈیون کو مسجدون مین آنے سے **ف** ابن خزیمہ نے
زیادہ کیا کہ گہر اون کے بہتر ہین اون کے لیے **عن** بسر بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شہدت
احدکن صلوة العشاء فلا تمس طیبا **ترجمہ** بسر بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
مین سے کوئی عورت عشا کی جماعت مین آوے تو خوشبو لگا کر نہ آوے **عن** عاتکة بنت زید بن عمرو بن نفیل
امرأة عمر بن الخطاب انہا کانت تستأذن عمر بن الخطاب الی المسجد فیسکت فتقول واللہ لاخرجن الا ان تمنعنی
فلا یمنعہا **ترجمہ** حضرت عمر بن الخطاب کی بی بی عاتکہ اجازت مانگتی تہین حضرت عمر سے مسجد جانے کی تو چپ
ہو جاتے حضرت عمر پس کہتین عاتکہ مین تو قسم خدا کی جاؤن گی جب تک تم منع نہ کروگے تو نہین منع کرتے تہے حضرت
عمر انکو **ف** بسبب فرمانے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ منع کرو اللہ کی لونڈیون کو اللہ کی مسجدون سے

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت لو ادرك رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احدث النساء
لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني اسرائيل قال يحيى بن سعيد فقلت لعمرة اومنع نساء بني اسرائيل المسجد قالت
نعم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ نے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے جو اس زمانہ میں عورتوں نے نکالا ہے
ف خوشبو لگانا آرایش کرنا اچھی طرح ستر نکرنا ننگرانا مین جانا **ف** البتہ روک دیتے انکو مسجدوں میں جانے سے جیسے روک
دی گئی تھیں عورتیں بنی اسرائیل کی کہا یحیی بن سعید نے میں نے پوچھا عمرہ سے کیا بنی اسرائیل کی عورتیں روکی
گئی تھیں مسجدوں سے کہا ہاں **ف** اس حدیث سے بعض لوگوں نے تمسک کیا ہے اس پر کہ عورتوں کا مسجد میں جانا
مکروہ ہے مگر یہ تمسک تام نہیں کیونکہ یہ قول حضرت عائشہ کا بسبیل ظن ہے اور ایسا قول کسی حکم شرعی کو مفید نہیں ہو
سکتا ہے فضیلت البتہ وہ تو اسی میں ہے کہ عورت اپنی گھر میں نماز پڑھے **الامر بالوضوء لمن مس
القرآن** قرآن چھونے کے واسطے باوضو ہونا ضرور ہے **عن** عبد الله بن ابي بكر بن حزم ان في الكتاب الذي كتبه رسول
الله صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم ان لا يمس القرآن الا طاهر **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت ہے کہ جو کتاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی تھی عمرو بن حزم کے واسطے اوس میں یہ بھی تھا کہ قرآن نہ چھووے مگر جو شخص باوضو
ہو **کہا** یحیی نے کہا مالک نے کوئی شخص کلام اللہ کو فیتہ پکڑ کر یا تکیہ پر رکھکر نہ اوٹھاوے مگر وضو سے **ف**
اسیطرح غلاف اسکا اور جلد اوسکی نہ چھووے بغیر وضو کے اور یہی قول ہے شافعی کا مگر ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک
جو چیز کلام اللہ سے الگ ہو سکے مثل غلاف یا فیتہ وغیرہ کے اوسکا بیوضو چھونا درست ہے اور جلد کا بے وضو چھونا
درست نہیں ہے **کہا** مالک نے اگر فیتہ پکڑ کر یا تکیہ پر رکھکر بے وضو اوٹھانا درست ہوتا تو جلد کو بھی بے وضو چھونا درست
ہوتا اور بے وضو چھونا کلام اللہ کا اس لیے مکروہ ہے کہ اوسکی عظمت اور شان کے خلاف ہے نہ اس لیے کہ اٹھانے
والے کے ہاتھ میں کوئی نجاست ہو اور وہ مصحف میں لگ جاوے **ف** کیونکہ اگر اس لیے مکروہ ہوتا تو جب ہاتھ
صاف ہوں تو چاہیے کہ بے وضو چھونا درست ہو جاوے **کہا** مالک نے احسن اسباب میں یہ آیت ہے لا يمسه الا
المطهرون نہیں چھوتے اوسکو مگر پاک لوگ اور یہ آیت قریب ہے اوس آیت کے جو عبس و تولی میں ہے كلا انها تذكرة
فمن شاء ذكره في صحف مكرمة مرفوعة مطهرة بايدي سفرة كرام بررة کلام اللہ ایک نصیحت ہے جس کا جی چاہے اوسکو
قبول کرے بڑے عزت والے جلدوں میں جو پاک ہیں بڑے بزرگ نیک پیغمبروں کے ہاتھ میں **الرخصة في قراءة
القرآن على غير وضوء** کلام اللہ بے وضو پڑھنے کی اجازت **عن** محمد بن سيرين ان عمر بن الخطاب
كان في قوم وهم يقرؤون القرآن فذهب لحاجته ثم رجع وهو يقرأ القرآن فقال له رجل يا امير المؤمنين
اتقرأ ولست على وضوء فقال عمر من افتاك بهذا امسيلمة **ترجمہ** محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رض
لوگوں میں بیٹھے اور وہ لوگ قرآن پڑھ رہے تھے پھر گئے حاجت کو اور پھر آنکر قرآن پڑھنے لگے ایک شخص نے کہا

آپ کلام اللہ پڑہتے ہین بغیر وضو کے حضرت عمر نے کہا تجہسے کس نے کہا کہ یہ منع ہے کیا مسیلمہ نے کہا **ف** یہ شخص تہا
بنی حنیفہ سے پہلے مسیلمہ کذاب پہر جہوٹا دعوی پیغمبری کا کرتا تہا ایمان لایا تہا پہر توبہ کر کے مسلمان ہوا تہا اسیواسطے
حضرت عمر نے یہ کہا کہ یہ فتوے تجہکو مسیلمہ نے دیا یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے وضو کلام اللہ پڑہا کرتے
تہے اون کا تو یہ فتوے نہین ہے شاید مسیلمہ کذاب کا ہو **مَاجَاءَ فِیْ تَحْزِیْبِ الْقُرْاٰنِ** کلام اللہ کا ورد مقرر
کرنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَہٗ حِزْبُہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَقَرَأَہٗ حِیْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ
اِلَی صَلٰوۃِ الظُّھْرِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَفُتْہُ اَوْ کَاَنَّہٗ اَدْرَکَہٗ **ترجمہ** عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے
فرمایا جس سے کا ورد رات کا ناغہ ہو جاوے اور وہ دوسرے دن زوال تک ظہر کی نماز تک پڑہ لیوے تو گویا فوت نہین ہوا
بلکہ اوس نے پا لیا **ف** ابن عبد البر نے کہا کہ صحیح روایت ابن شہاب کی ہے اور اُس مین یہ ہے کہ جس سے کا وظیفہ
رات کو نہو سکے پہر وہ فجر اور ظہر کے درمیان مین اوسکو پڑہ لیوے تو لکہا جاوے گا کہ اُس نے رات کو پڑہا اور بعض
اصحاب ابن شہاب نے اسکو مرفوع کیا ہے زرقانی **عَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ اَنَا وَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی
ابْنِ حَبَّانَ جَالِسَیْنِ فَدَعَا مُحَمَّدٌ رَجُلًا فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ بِالَّذِیْ سَمِعْتَ مِنْ اَبِیْکَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَنَّہٗ
اَتَی زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ لَہٗ کَیْفَ تَرٰی فِیْ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ فِیْ سَبْعٍ فَقَالَ زَیْدٌ حَسَنٌ وَلَاَنْ اَقْرَاَہٗ فِیْ نِصْفِ
شَھْرٍ اَوْ عِشْرِیْنَ اَحَبُّ اِلَیَّ وَسَلْنِیْ لِمَ ذٰلِکَ قَالَ فَاِنِّیْ اَسْاَلُکَ قَالَ زَیْدٌ لِکَیْ اَتَدَبَّرَہٗ وَ اَقِفَ عَلَیْہِ **ترجمہ**
یحیے بن سعید سے روایت ہے اونہون نے کہا مین اور محمد بن یحیے بن حبان بیٹہے ہوئے تہے سو محمد نے ایک شخص کو
بلایا اور کہا تم نے جو اپنے باپ سے سنا ہے اوسکو بیان کرو اوس شخص نے کہا میرا باپ گیا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پاس
اور اون سے پوچہا کہ سات روز مین کلام اللہ تمام کرنا کیسا ہے بولے اچہا ہے مگر میرے نزدیک پندرہ روز
یا بیس روز مین تمام کرنا بہتر ہے پوچہو مجہسے کیون کہا اونہون نے مین پوچہتا ہون کیون زید نے کہا تاکہ مین
اوسکو سمجہتا جاؤن یاد رکہتا جاؤن **ف** اور یہ امر جلدی پڑہنے مین حاصل نہوگا فرمایا اللہ تعالے نے لِیَدَّبَّرُوْا
اٰیَاتِہٖ تاکہ سوچین اوسکی آیتون کو اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا آہستہ آہستہ پڑہ کلام اللہ کو فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے کلام اللہ کو تین دن سے کم مین پڑہا وہ اوس کو نہ سمجہا اور فرمایا کہ ختم
کیا جاوے قرآن تین روز سے کم مین ہمارے مشائخ رحمہم اللہ کا عمل یہ ہے کہ اگر فرصت اور فراغت
اور بے فکری ہو تو سات روز مین کلام اللہ ختم کیا جاوے ورنہ پندرہ روز مین بہتر ہے ہمارا بہی عمل اسیپر
ہے ہم پندرہ روز مین ایک ختم کیا کرتے ہین اور اس سے کم مین خوف رکہتے ہین بہول جانیکا مگر یہ حافظون کے
واسطے ہے ناظرہ خوان کو اختیار ہے کہ جب تک جی لگے غور اور فکر اور شوق اور ذوق سے جتنا جی چاہے
پڑہے **مَاجَاءَ فِی الْقُرْاٰنِ** قرآن کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِیِّ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ

الخطاب يقول سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان على غير ما اقرؤها وكان رسول الله صلى
الله عليه وسلم هو الذي اقرأنيها فكدت ان اعجل عليه ثم امهلته حتى انصرف ثم لببته بردائه فجئت
به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على غير ما اقرأتنيها
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسله ثم قال اقرأ فقرأ القراءة التي سمعته يقرأ فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم هكذا انزلت ثم قال لي اقرأ فقرأتها فقال هكذا انزلت ان هذا القرآن انزل على سبعة
احرف فاقرأوا ما تيسر منه **ترجمہ** عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ میں نے سنا عمر بن الخطاب سے کہتے
تھے میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو پڑہتے سنا سورۂ فرقان کو اور طرح سوا اوس طور کے جس طرح میں پڑہتا تہا اور
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی پڑہایا تہا اس سورۃ کو قریب ہوا کہ میں جلدی کرکے اُن پر غصہ نکالوں لیکن میں
چپ ہو رہا یہانتک کہ وہ فارغ ہوئے نماز سے تب میں اُنہیں کی چادر اون کے گلے میں ڈالکر لے آیا اون کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ میں نے اون کو سورۂ فرقان پڑہتے سنا اور طور پر خلاف اُس طور کے
جس طرح آپنے مجھے پڑہایا ہے تب فرمایا آپنے چہوڑ دو اون کو پہر فرمایا اون سے پڑہو تو پڑہا ہشام نے اوسی طور سے
جس طرح میں نے انکو پڑہتے ہوئے سنا تہا تب فرمایا آپ نے اوسی طرح اوتری ہے یہ سورۃ پہر فرمایا مجھہ سے پڑہو تو میں
نے پڑہا تو سکوت فرمایا آپ نے اسی طرح اوتری ہے یہ سورت پہر ارشاد کیا آپ نے کہ قرآن شریف اوترا ہے سات
حرف پر تو پڑہو جس طور سے آسان ہو **ف** اس حدیث کی تفسیر میں محدثین کا بڑا اختلاف ہے قریب چالیس قول کے اس
میں منقول ہیں ابو جعفر نحوی نے کہا کہ یہ حدیث مشکلات میں سے ہے اس کا معنے معلوم نہیں ہوتے لیکن ان سب
معنوں میں دو قول صحیح ہیں ایک یہ کہ قرآن شریف سات لغتوں میں اوترا ہے جیسے لغت حجاز اور بنی تمیم وغیرہ کے دوسرے
یہ کہ سات لفظوں کے ساتہ اوترا ہے لیکن معنے اون سب کے ایک ہیں جیسے اقبل وتعال وہلم وعجل واسرع ان سب
الفاظ کے معنے ایک ہیں یعنے (آ) مگر یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنی خواہش سے ایک لفظ کی جگہہ دوسرا لفظ مرادف
رکھہ لیوے بلکہ ضرور ہے سُننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ بہی اوس زمانہ میں تہا جب تک کلام اللہ جمع
اور مرتب نہوا تہا اب جو جمع اور ترتیب حضرت عثمان کے عہد میں ہوئی اسکا خلاف نکرنا چاہیے بعض لوگوں نے کہا کہ
سات حرفوں سے مراد سات قراتیں ہیں قراء سبعہ کی ان میں سے ہر ایک قرارت کے طور پر پڑہنا کلام اللہ کا درست
ہے لیکن یہ توجیہ اہل علم کے نزدیک مقبول نہیں ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ سوا ان قراءات کے جو ائمہ راشدین
سے الفاظ ثابت ہیں وہ قرآن شریف میں داخل نہوں بلکہ صحیح وہ ہے جو طبری نے کہا ہے کہ یہ ساتوں قراتیں
ایک حرف میں داخل ہیں (ملتقطا من الزرقانی) **عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما
مثل صاحب القرآن كمثل صاحب الابل المعقلة ان عاهد عليها امسكها وان اطلقها ذهبت **ترجمہ**

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حافظ قرآن کی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ والے
کی جب تک اونٹ کو بندھا رکھے گا وہ رہیگا جب چھوڑ دے گا چلا جاوے گا **ف** اسی طرح حافظ قرآن جب
تک قرآن پڑھتا رہیگا تو یاد رہے گا جب چھوڑ دیگا تو بھول جاوے گا ایک حدیث صحیح میں ہے میرے
روبرو سب گناہ میری امت کے مجھ پر پیش کیے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھکر نہ دیکھا کہ شخص کو ایک
آیت یا سورت یاد ہو پھر وہ اسکو بھلا دیوے ہمارے مشائخ کا یہ طریقہ ہے کہ ہر مہینے میں دو ختم کلام اللہ کے
کیا کرتے ہیں اور اس سے کم میں خوف رکھتے ہیں بھولجانے کا **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ
مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَاَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ
فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے
روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کس طرح وحی آتی ہے آپ نے فرمایا اسطرح
کبھی آتی ہے جیسے گھنٹہ کی آواز اور وہ نہایت سخت ہوتی ہے مجھ پر اور پھر جب موقوف ہو جاتی ہے تو میں
یاد کر لیتا ہوں جو کہتا ہے فرشتہ اور کبھی فرشتہ آدمی کی شکل بنکر مجھ سے باتیں کرتا ہے تو میں یاد کر لیتا ہوں
جو کہتا ہے حضرت ام المومنین عائشہ کہتی ہیں کہ جب وحی اترتی تھی آپ پر سخت جاڑے کے دن پھر موقوف
ہوتی تھی تو پیشانی سے آپکی پسینا بہتا تھا **ف** وحی کی سختی سے اور شاید یہ پہلے قسم میں ہو جس کے آواز
مثل گھنٹہ کے ہوتی تھی سوا ان دو صورتوں کے اور بھی وحی کے طریقے تھے مثلاً دل میں الہام ہونا خواب میں دیکھنا
بلا واسطہ شب معراج میں اللہ جل شانہ سے کلام کرنا فرشتے کو اپنی صورت اصلی پر دیکھنا اور اسکا کلام سننا حلیمی
نے کہا ہے کہ وحی آپ پر چھیالیس قسم سے آتی تھی **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَالَ اُنْزِلَتْ عَبَسَ وَتَوَلّٰى فِي عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ جَاءَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا مُحَمَّدُ اسْتَدْنِنِي وَعِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْاٰخَرِ وَيَقُولُ
يَا اَبَا فُلَانٍ هَلْ تَرٰى بِمَا اَقُولُ بَأْسًا فَيَقُولُ لَا وَالدِّمَاءِ مَا اَرٰى بِمَا تَقُولُ بَأْسًا فَاُنْزِلَتْ عَبَسَ وَتَوَلّٰى
اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰى **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہا انہوں نے عبس و تولی اترا ہے عبد اللہ بن ام مکتوم میں وہ آئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگے اے محمد بتاؤ مجھکو کوئی جگہہ قریب اپنے تاکہ بیٹھوں میں وہاں اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اسوقت ایک شخص بیٹھا تھا بڑے آدمیوں میں سے مشرکوں کے ابی بن خلف یا عتبہ بن ربیعہ تو آپ
توجہ نکرتے تھے عبد اللہ کیطرف بلکہ متوجہ ہوتے تھے اس شخص کیطرف اور کہتے تھے اے باپ فلان کی کیا حرج کہتا ہوں میں جو

ف عَبَسَ وَتَوَلّٰی تمہارے کہنے مین کچھ حرج نہین ہے تب یہ آیتین اوتریں
اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی اس سبب سے کہ اندہا اوس کے پاس آیا وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّکّٰی اَوْ یَذَّکَّرُ
فَتَنْفَعَهُ الذِّکْرٰی شاید وہ پاک ہو جاوے یا نصیحت قبول کرے اور اسکو کام آوے اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی
فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی بے پرواہی کرتا ہے (ابی بن خلف) اوسیکا تو قصد کرتا ہے وَمَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّکّٰی اور تیرے
اوپر کچھ نہین اگر وہ ستہرا نہ ہو وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰی وَهُوَ یَخْشٰی فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی اور جو تیرے پاس دوڑکر آتا ہے ڈرتا ہوا
تو اوس سے تغافل کرتا ہے یعنی عبد اللہ بن ام مکتوم سے ان آیات مین اللہ جل جلالہ نے عتاب فرمایا اپنے رسول پر
کہ رسول نے اندہے کیطرف خیال نہ کیا جو صدق دل سے آیا تہا اور ہدایت کا رستہ ڈہونڈہتا تہا اور متوجہ ہوئے
ایک دنیادار کیطرف جو دل سے طالب و مشتاق ہدایت کا نہ تہا اگرچہ غرض رسول کی اس سے یہ تہی کہ اندہے کی ہدایت
سب سے اسکے بہی ممکن ہے اور دنیادار کو اگر ہدایت ہو جاوے گی تو اوسکے سبب سے دین کی بڑی ترقی ہو گی مگر یہ غرض پوری
ہونے والی نہ تہی اللہ جل جلالہ کو اسکا علم تہا اس لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نوعی عتاب ہوا ابو یعلے نے
انس سے روایت کیا کہ بعد ان آیات اوترنے کے آپ عبد اللہ کی بہت تعظیم کرتے اور ابن عباس کے روایت مین ہے کہ
جب انکو آتے دیکہتے تو پہلے سے چادر اپنی بچہا دیتے انکو بیٹھنے کے لیے اور جب مدینہ سے آپ باہر جاتے تو اون کو خلیفہ کر جاتے
نماز پڑہانے کے لیے حضرت ام المومنین عائشہ نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے اس سورت مین عتاب فرمایا اپنے نبی پر اور اگر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ چہپاتے تو یہ آیتین چہپاتے عن اسلم العدوی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یسیر فی بعض اسفارہ وعمر بن الخطاب یسیر معہ لیلا فسالہ عمر عن شیء فلم یجبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم
سالہ فلم یجبہ فقال عمر ثکلتک امک عمر نزرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات کل ذلک لا یجیبک قال
عمر فحرکت بعیری حتی کنت امام الناس وخشیت ان ینزل فی قران فما نشبت ان سمعت صارخا یصرخ بی قال
فقلت لقد خشیت ان یکون نزل فی قران قال فجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ فقال لقد انزلت
علی اللیلة سورة لهی احب الی مما طلعت علیه الشمس ثم قرا انا فتحنا لک فتحا مبینا ترجمہ اسلم عدوی سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سفر مین سوار ہو کر چل رہے تہے اور عمر بن الخطاب بہی اونکے ساتھ تہے پس حضرت عمر رض
نے ایک بات پوچہی آپ سے تو جواب نہ دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر پوچہی جب بہی جواب نہ دیا پہر پوچہی جب بہی
جواب نہ دیا اوسوقت حضرت عمر نے دلمین کہا کاش تو مر گیا ہوتا اے عمر تین بار تو نے گڑگڑا کر پوچہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے اور کسی بار مین آپ نے جواب نہ دیا عمر کہتے ہین کہ مین نے اپنے اونٹ کو تیز کیا اور آگے بڑہ گیا لیکن
میرے دلمین یہ خوف تہا کہ شاید میرے باب مین کلام اللہ اوترے گا تو تہوڑی دیر مین ٹہہرا تہا اتنے مین مینے
ایک پکارنیوالے کو سنا جو مجہکو پکارتا ہے اوسوقت مجہے اور زیادہ خوف ہوا اس بات کا کہ کلام اللہ میرے باب مین

اوترا ہوگا سو آیا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور سلام کیا مینے تب آپنے (جواب دیکر) ارشاد فرمایا کہ رات کو میرے
اوپر ایک سورت ایسی اوتری ہے جو ساری دنیا کی چیزون سے مجھکو زیادہ محبوب ہے پھر پڑہی آپنے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا
ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق اس درجہ کا تہا کہ آپ ادنے ادنے لوگون سے باتین کرتے تہے اور اون
کو جواب دیتے تہے حضرت عمر تو آپکے خاص رفیق تہے اور مصاحب تہے لیکن اوسوقت آپنے اس وجہ سے جواب نہ دیا کہ یہ سورت
اوتر رہی تہی اور آپ اوسکے سننے مین مشغول تہے ایسی حالت مین جواب دینا ناممکن تہا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ
آخر کیسے ہی درجہ اور قدر اور منزلت کے آدمی تہے لیکن بشر تہے لوازم بشریت سے پاک نہ تہے انہون نے یہ خیال کیا کہ شاید
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات کو قابل جواب کے نہ سمجہا اس لیے اعتنا نہ کی تو دل مین انکے ایک خفیف سا ملال ہوا
اسی باعث اونٹ اپنا بڑہا کر آگے لے گئے مگر قوت ایمانیہ کیوجہ سے دلمین یہی خیال رہا کہ ایسا نہو کہ اللہ جل جلالہ اس سوء
کے اوپر بہی مواخذہ کرے میری نسبت کچہ عتاب کلام اللہ مین اتار دے مگر جب سورت اِنَّا فَتَحْنَا سنی تو دل کو تسکین
ہوئی پریشانی دور ہوئی **عن** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ
فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَأَعْمَالَكُمْ مَعَ أَعْمَالِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَلَا
يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ تَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا تَرَى شَيْئًا وَتَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ
فَلَا تَرَى شَيْئًا وَتَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا تَرَى شَيْئًا وَتَتَمَارَى فِي الْفُوقِ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہا کہ سنا
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے نکلینگے تم مین سے کچہ لوگ جو حقیر جانینگے تمہاری نماز کو اپنی نماز کے مقابلہ
مین اور تمہارے روزونکو اپنے روزون کے مقابلہ مین اور تمہارے اعمال کو اپنے اعمال کے مقابلہ مین پڑہینگے کلام اللہ
کو وہ نہ اوتریگا انکے حلقون کے نیچے **ف** یعنی دلون تک نہ پہونچیگا اور نہ تاثیر کریگا **ق** نکل جاوینگے
دین سے جیسے نکلجاتا ہے تیر اوس جانور مین سے جو شکار کیا جاوے آر پار ہوکر صاف اگر پیکان کو دیکہے اوس مین بہی
کچہ نہ پاوے اگر تیر کی لکڑی کو دیکہے اوس مین بہی کچہ نہ پاوے اگر پر کو دیکہے اوس مین بہی کچہ نہ پاوے اور سوفار مین
شک ہو کہ کچہ لگا ہے یا نہین **ف** مطلب یہ ہے کہ اون لوگون کی مثال دین سے نکل جانے کی ایسی ہے جیسے تیر نہایت زور
سے مارا جاوے اور وہ جانور کو لگ کر فی الفور آر پار صاف نکل جاوے تو اوس تیر مین کچہ نہین لگا رہتا نہ گوشت نہ خون ایسے
ہی مثال اون لوگون کی ہے پیشین گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوارج کے باب مین تہی جنہون نے حضرت امیر
المومنین علی رضی سے مقابلہ کیا تہا ظاہر مین بہت دینداری کی باتین کرتے تہے نماز اور روزہ اچہی طرح سے ادا
کرتے تہے لیکن دل مین ایمان کا نور ذرا بہی نہ تہا **عن** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ مَكَثَ عَلَى سُورَةِ
الْبَقَرَةِ ثَمَانِيَ سِنِينَ يَتَعَلَّمُهَا **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عمر سورۂ بقر آٹہہ برس تک سیکہتے رہے **ف**
یہ غرض نہین ہے کہ انکی قوت حافظہ مین قصور تہا بلکہ مطلب یہ ہے کہ سورۂ بقر کے فرائض اور احکام اور اسکے متعلقات

مین آٹھ برس تک غور کرتے رہے اس اثر کو ابن سعد نے طبقات مین مسلسل اخراج کیا ہے اور خطیب نے روایت کیا کہ
عبد اللہ بن عمر نے سیکھا سورۂ بقر کو بارہ سال مین جب ختم ہوئی تو ایک اونٹ قربانی کیا **ماجاء فی سجود القرآن**
سجدۂ تلاوت کے بیان مین سجدہ تلاوت سنت ہے یا مستحب اور حنفیہ کے نزدیک واجب ہے **عن** ابی سلمة بن عبد الرحمٰن
ان اباهریرة قرأ لهم اذا السماء انشقت فسجد فیها فلما انصرف اخبرهم ان رسول الله صلى الله علیه
وسلم سجد فیها **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ ابوہریرہ نے پڑھا سورۂ اذا السماء انشقت کو تو سجدہ
کیا اور جب فارغ ہوئے سجدہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اوس مین **عن** نافع مولى
ابن عمر ان رجلا من اهل مصر اخبره ان عمر بن الخطاب قرأ سورة الحج فسجد فیها سجدتین ثم قال ان هذه السورة
فضلت بسجدتین **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مصر والون مین سے خبر دی مجھ کو کہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ نے سورۂ حج کو پڑھا تو اوس مین دو سجدے کیے پھر فرمایا کہ یہ سورت فضیلت دی گئی بسبب دو سجدون کے
عن عبد الله بن دینار انه قال رأیت عبد الله بن عمر سجد فی سورة الحج سجدتین **ترجمہ** عبد اللہ
بن دینار سے روایت ہے اونھون نے دیکھا عبد اللہ بن عمر رض کو سورۂ حج مین دو سجدے کرتے ہوئے **ف** اور
حدیث مرفوع بھی موجود ہے کہ سورۂ حج مین دو سجدے ہین باوجود ان دلائل کے حنفیہ کا یہ کہنا کہ سورۂ حج مین ایک
سجدہ ہے قابل اعتبار نہین ہو سکتا **عن** الاعرج ان عمر بن الخطاب قرأ بالنجم اذا هوى فسجد فیها ثم
قام فقرأ بسورة اخرى **ترجمہ** اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے والنجم اذا ہوی پڑھکر سجدہ کیا پھر
سجدہ سے کھڑے ہو کر ایک اور سورۃ پڑھی **ف** طبرانی کی روایت مین ہے کہ وہ سورۃ اذا زلزلت تھی تاکہ رکوع
بعد قرارت کے ہو جاوے یہ امر مستحب ہے (زرقانی) **عن** عروة بن الزبیر ان عمر بن الخطاب قرأ سجدة وهو على المنبر
یوم الجمعة فنزل فسجد وسجد الناس معه ثم قرأها یوم الجمعة الاخرى فتهیأ الناس للسجود فقال عمر
على رسلكم ان الله لم یكتبها علینا الا ان نشاء فلم یسجد ومنعهم ان یسجدوا **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت
ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آیت سجدہ کی منبر پر پڑھی جمعہ کے روز اور منبر پر سے اوترکر سجدہ کیا تو لوگون
نے بھی اونکے ساتھ سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ مین اوسکو پڑھا اور لوگ مستعد ہوئے سجدہ کو تب کہا حضرت عمر نے اپنے
حال پر رہو اللہ جل جلالہ نے سجدہ تلاوت کو ہمارے اوپر فرض نہین کیا ہے مگر جب ہم چاہین تو سجدہ کرین پس سجدہ
نہ کیا حضرت عمر نے اور منع کیا اون کو سجدہ کرنے سے **ف** اور کسی صحابی نے اسکا انکار نہین کیا زرقانی نے
کہا اس سے اجماع ثابت ہوا صحابہ کا سجدہ کے وجوب نہ ہونے پر بخاری کی روایت مین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے یہی فرمایا کہ جو شخص سجدہ کرے تو اوس نے اچھا کیا اور جو سجدہ نہ کرے تو اوس پر کچھ گناہ نہین ہے
کہا مالک نے ہمارا مذہب یہ نہین ہے کہ اگر امام منبر پر آیت سجدہ کی پڑھے تو منبر سے اوترکر سجدہ کرے **ف**

امام شافعی نے کہا کہ ہمارے نزدیک اس مین کچھ قباحت نہین ہے اور حنفیہ کا بھی یہی قول ہے کیونکہ روایت کیا حاکم نے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ ص کو منبر پر پڑھا پہر منبر سے اتر کر سجدہ کیا اور لوگون نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ
کیا **کہا** یحیی نے کہا مالک نے ہماری نزدیک یہ حکم ہے کہ موکد سجدہ قرآن مین گیارہ ہین اون مین سے مفصل مین کوئی
نہین ہے **ف** یعنے مفصل کی سورتون مین کوئی سجدہ موکد اور ضروری نہین ہے ورنہ اذا السماء انشقت مین سجدہ
ہے جیسا کہ اوپر گذرا اور سورہ والنجم مین سجدہ ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا **کہا** مالک نے کسی شخص کو نہ چاہیے کہ بعد نماز فجر
اور نماز عصر کے آیت سجدہ کی پڑہے اس لیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے بعد صبح کے یہان
تک کہ طلوع ہو آفتاب اور منع کیا نماز سے بعد عصر کے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب اور سجدہ تلاوت بھی بمنزلہ نماز
کے ہے تو کسی شخص کو نہین چاہیے کہ آیت سجدہ کی ان دونون وقتون مین پڑہے **ف** اور حنفیہ کے نزدیک آیت
سجدہ کی پڑہے مگر سجدہ نکرے بعد طلوع یا غروب کے کر لیوے **سوال** ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص نے آیت سجدہ کی پڑہی
اور ایک عورت حائضہ نے سنا کیا وہ عورت بھی سجدہ کرے تو جواب دیا مالک نے کہ نہین مرد یا عورت دونو کو سجدہ جب ہی
درست ہے کہ وہ دونو باوضو ہون **ف** ابن عبد البر نے اسپر اجماع ثابت کیا ہے لیکن بخاری نے روایت کیا ابن عمر
سے کہ وہ سجدہ کرتے تھے بغیر وضو کے اور معارض ہے اس کے جو روایت کیا بیہقی نے باسناد صحیح ابن عمر سے کہ نہ سجدہ
کرے کوئی شخص مگر جب طاہر ہو (زرقانی) **کہا** یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک عورت نے آیت سجدہ کی پڑہی اور
کسی مرد نے اوسکو سنا کیا وہ مرد بھی سجدہ کرے عورت کی ساتھ جواب دیا نہین بلکہ سجدہ سننے والے پر جب واجب ہوتا
ہے کہ وہ سننے والے مقتدی ہون اوس شخص کے جو آیت سجدہ کی پڑہتا ہے اور یہ بات نہین ہے کہ جو شخص آیت سجدہ کی
کسی سے سنے اور وہ مقتدی نہ ہو پڑہنے والے کا تو وہ سجدہ کرے **ف** اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک سننے والے پر ہر حال
مین سجدہ واجب ہوتا ہے دلیل ہماری یہ ہے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے زید بن اسلم سے کہ ایک لڑکے نے آیت
سجدہ کی پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور انتظار کیا کہ حضرت سجدہ کرین لیکن آپ نے سجدہ نہ کیا
تب اوس لڑکے نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اوس مین سجدہ نہین ہے بولے ہان لیکن تو اگر امام ہوتا تو ہم پر سجدہ واجب
ہوتا زرقانی نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن رجال اسکے ثقات ہین اور زید بن اسلم نے عطا ابن یسار سے
بھی ایسا ہی روایت کیا ہے (زرقانی) **مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَتَبَارَكَ**
الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ قل ہو اللہ احد اور تبارک الذی کی فضیلت کا بیان **عَنْ** اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ
سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ
وَكَاَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ**
ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ انہون نے سنا ایک شخص کو قل ہو اللہ احد بار بار پڑہتے ہوئے تو جب صبح ہوئی آئے وہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا اون سے یہ امر اور ابو سعید اپنی دانست مین کم جانتے تھے اس سورت کو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے کہ یہ سورت برابر ہے تہائی قرآن کے **ف** اس وجہ سے کہ یہ سورت شامل ہے اعظم مقاصد اور اہم مطالب کو یعنے توحید اور اثبات صفات اور تنزیہ کو **عن** ابی ہریرۃ یقول اقبلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع رجلا یقرأ قل ہو اللہ احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت فسألتہ ماذا یا رسول اللہ قال الجنۃ قال ابو ہریرۃ فاردت ان اذہب الی الرجل فابشرہ ثم فرقت ان تفوتنی الغداء مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فآثرت الغداء ثم ذہبت الی الرجل فوجدتہ قد ذہب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہتے تھے آیا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو سنا آپنے ایک شخص کو قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے فرمایا واجب ہوگئی پوچھا مین نے کیا چیز فرمایا جنت کہا ابو ہریرہ نے مینے چاہا کہ اوس شخصکو جا کر خوشخبری دون لیکن مین ڈرا ایسا نہ ہو کہ میرا صبح کا کہانا جاتا رہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو مینے پہلے کہانا کہایا پھر گیا مین تو دیکہا کہ وہ شخص چلا گیا تہا **عن** حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان قل ہو اللہ احد تعدل ثلث القرآن وان تبارک الذی بیدہ الملک تجادل عن صاحبہا **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے کہا کہ قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے اور تبارک الذی بیدہ الملک لڑیگی اپنے پڑہنے والے کی طرف سے۔

ف اصحاب سنن اور امام احمد نے اور حاکم نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ ایک سورت ہے کلام اللہ مین تیس آیتون کی شفاعت کی اوس نے ایک شخص کی یہانتک کہ بخشا گیا وہ اور روایت کیا ابن مردویہ اور طبرانی نے انس سے مرفوعًا کہ ایک سورت نے جھگڑا کیا اپنے پڑہنے والے کی طرف سے یہانتک کہ داخل کرایا اوس کو جنت مین وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہے اور عبد بن حمید اور طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ابن عباس سے کہ اونہون نے کہا ایک شخص سے پڑہ تبارک الذی بیدہ الملک کیونکہ یہ سورت نجات دینے والی ہے قبر کے عذاب سے اور بحث کرنیوالی ہے اپنے رب کے پاس پڑہنے والے کیطرف سے یہ چاہیگی کہ اپنے پڑہنے والے کو عذاب نہ ہو اور چھوٹ جاوے گا اسکا پڑہنے والا اس کے باعث سے قبر کے عذاب سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین چاہتا ہون کہ یہ سورت ہر مسلمان کے دلمین ہو ایک روایت مین ہے کہ سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک عذاب فرشتونکو بہوکے گی جب وہ قبر مین آوینگے سر اور پاؤن اور ہر طرف سے از زرقانی ،

ماجاء فی ذکر اللہ تعالیٰ

ذکر الہی کے فضیلت کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یأت احد بافضل مما جاء بہ الا احد عمل اکثر من ذلک **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے جو شخص کہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر ایک روز مین سو بار تو گویا اوس نے دس غلام
آزاد کیے اور سو نیکیان اوس کے لیے لکھی جاوین گی اور سو برائیان اوسکی مٹی جاوین گی اور وہ اوس دن بھر شیطان کے
شر سے بچا رہے گا یہانتک کہ شام ہو اور کوئی شخص اوس سے بہتر عمل نہ لاویگا مگر جو اُس سے بھی زیادہ عمل کرے عن
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت عنہ خطایاہ
وان کانت مثل زبد البحر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کہا سبحان
اللہ وبحمدہ ایکدن مین سو بار مٹی جاوین گی گناہ اوسکے اگرچہ ہون مثل سمندر کی پھین کے عن ابی ھریرۃ انہ قال
من سبح دبر کل صلوۃ ثلثا وثلثین وکبر ثلثا وثلثین وحمد ثلثا وثلثین وختم المائۃ بلا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر غفرت ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا جو شخص
سبحانہ کے بعد سبحان اللہ کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور ختم کرے سو کی عدد
کو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک لہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر پر بخشدیے جاوینگے گناہ اوسکے اگرچہ ہون مثل
سمندر کی پھین کے ف یہ حدیث مرفوعاً بھی بہت طرق سے مروی ہے ایک روایت مین گیارہ گیارہ بار ہے اور
ایک روایت مین دس دس بار بھی عن سعید بن المسیب قال فی الباقیات الصالحات انھا قول العبد اللہ اکبر
وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا کہ باقیات صالحات یہ کلمے
ہین اللہ اکبر سبحان اللہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ عن ابی الدرداء انہ قال الا اخبرکم بخیر
اعمالکم لکم وارفعھا فی درجاتکم وازکاھا عند ملیککم وخیر لکم من اعطاء الذھب والورق وخیر لکم من ان
تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم قالوا بلی قال ذکر اللہ تعالی ترجمہ ابو الدرداء نے
کہا کیا مین تم کو نہ بتاؤن وہ کام جو تمہارے سب کامون سے بہتر ہے تمہارے لیے اور درجے مین سب سے زیادہ بلند ہے
اور تمہارے مالک کے نزدیک سب کامون سے زیادہ عمدہ ہے اور بہتر ہے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر ہے
اس سے کہ تم اپنے دشمن سے بھڑ کر اوسکی گردن مارو اور وہ تمہاری گردن مارے کہا صحابہ نے ہان بتاؤ کہا انھون
نے ذکر اللہ سبحانہ کا ف یہ سب کامون سے بڑھکر ہے اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم اور ابن عبد البر
نے مرفوعاً روایت کیا ہے ابو الدرداء سے اور بیہقی نے ابن عمر سے زرقانی و حلی عن ابی عبد الرحمن معاذ
ابن جبل انہ قال ما عمل ابن آدم من عمل انجی لہ من عذاب اللہ من ذکر اللہ ترجمہ معاذ بن جبل نے کہا
آدمی نے کوئی عمل ایسا نہین کیا جو زیادہ نجات دینے والا ہو اوسکو اللہ کے عذاب سے سوا ذکر الٰہی کے ف
اس حدیث کو امام احمد اور ابن عبد البر اور بیہقی نے طرق متعددہ سے معاذ سے مرفوعاً روایت کیا ہے عن رفاعۃ
ابن رافع انہ قال کنا یوماً نصلی وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ من

الركعة قال سمع الله لمن حمده قال رجل وراءه ربنا لك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما انصرف رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال من المتكلم آنفا قال الرجل انا يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد
رأيت بضعة وثلثين ملكا يبتدرونها ايهم يكتبهن اولا ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے کہ ہم ایک روز
نماز پڑھ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو جب سر اوٹھایا آپنے رکوع سے اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ ایک
شخص بولا ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ پس جب فارغ ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فرمایا کون
شخص بولا تھا ابھی اوس شخص نے کہا میں تھا یا رسول اللہ تب فرمایا آپنے میں نے دیکھا کہ تیس کے اوپر کچھ فرشتے جلدی کر
رہے تھے کہ کون پہلے لکھے اسکو ف کیونکہ اس کلمہ کا ثواب بہت بڑا تھا تو ہر فرشتہ حرص کرتا تھا اوس کے لکھنے
باب ما جاء في الدعاء دعا کے بیان میں عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لكل نبي دعوة
يدعو بها فاريد ان اختبئ دعوتي شفاعة لامتي في الآخرة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ہر نبی کے لیے ایک دعا مقرر ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اوس دعا کو اٹھا رکھوں اپنی امت
کی شفاعت کے واسطے دن آخرت کے عن يحيى بن سعيد انه بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو فيقول
اللهم فالق الاصباح وجاعل الليل سكنا والشمس والقمر حسبانا اقض عني الدين واغنني من الفقر وامتعني بسمعي
وبصري وقوتي في سبيلك ترجمہ یحیی بن سعید کو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے پس فرماتے تھے اے اللہ پیدا
کرنیوالے صبح کی اور رات کو راحت بنانیوالے اور سورج اور چاند کو حساب سے چلانیوالے ادا کر تو قرض میرا اور غنی کر مجھکو محتاجی
سے اور فائدہ دے مجھکو میرے کان اور آنکھ سے اور میری قوت سے اپنی راہ میں عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال لا يقل احدكم اذا دعا اللهم اغفر لي ان شئت اللهم ارحمني ان شئت ليعزم المسألة فانه لا مكره له ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے یا خدا بخش دے مجھکو اگر چاہے تو بلکہ
یوں کہے بخشدے مجھکو اسلیے کہ اللہ جل جلالہ پر کوئی جبر کرنیوالا نہیں ہے ف تو وہ جو کام کرتا ہے اپنے اختیار اور مشیت اور رضا
سے کرتا ہے پھر یہ کہنا کہ بخشدے تو اگر چاہے تو اوس میں ایک بے پروائی کا مضمون ہے بندہ کی طرف سے ایسا کلام جب وہ اپنے
مالک سے کچھ مانگے سزاوار نہیں ہے عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يستجاب لاحدكم ما لم يعجل
فيقول قد دعوت فلم يستجب لي ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا قبول ہوتی ہے جب
تک دعا مانگنے والا جلدی نکرے اور یہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی سو دعا میری قبول نہوئی ف کیونکہ یہ کلمہ یاس کا ہے اور
ناامیدی کا اپنے مالک سے ناامید نہ ہونا چاہیے وہ اپنے غلاموں کی مصلحت اور بہتری کو خوب جانتا ہے ایک حدیث میں آیا
ہے کہ پروردگار عالم کسی مومن کی دعا کو بیکار نہیں کرتا یا دنیا میں قبول کرتا ہے یا آخرت کے لیے رکھ چھوڑتا ہے عن
ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة الى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل

ذکر نزول رب العزت کا بیان

الآخر يقول من يدعوني فاستجيب له ومن يسألني فاعطيه من يستغفرني فاغفر له **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوترتا ہے رب ہمارا ہر رات کو آسمان دنیا تک جب تہائی رات کی باقی رہتی ہے سو فرماتا ہے
کون شخص ہے جو دعا کرے مجھ سے پس قبول کرون مین دعا اوسکی کون شخص ہے جو مانگے مجھ سے پس دون مین اوسکو کون
شخص ہے جو بخشش چاہے مجھ سے سو بخشدون اوسکو **ف** یہ حدیث نہایت صحیح ہے ذہبی نے کہا کہ اس حدیث کو کچھ اوپر بیس
صحابیون نے روایت کیا ہے صابونی نے اپنے عقائد مین لکھا ہے کہ یہ حدیث باسانید صحیحہ ابو ہریرہ اور عبادہ بن
الصامت اور جابر بن عبد اللہ اور علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو الدرداء اور ابن عباس اور عائشہ اور ام سلمہ رض
وغیرہم سے مروی ہے اور ہمنے ان سب طریقون کو اپنی کتاب جسکا نام انتصار ہے جمع کیا ہے امام ہمام شیخ الاسلام ابن
تیمیہ نے کتاب النزول میں اس حدیث کو ثابت کرکے خوب تفصیل کی ہے اور بڑا رد کیا ہے جہمیہ اور معتزلہ پر جو ایسی حدیثون کی
تاویل بعید کرکے اونکے معانی اور مطالب ظاہری کا انکار کرتے ہین صابونی نے اپنے عقائد مین لکھا ہے کہ اہلحدیث
پروردگار عالم کا اوترنا ہر رات کو ثابت کرتے ہین بغیر تشبیہ اور تمثیل اور تکییف کے اور جاری کرتے ہین حدیث صحیح
کو ظاہر پر بعض لوگون نے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ اوسکا حکم اوترتا ہے یا رحمت اوسکی اوترتی ہے اور منسوب
کیا ہے اس تاویل کو امام مالک کیطرف لیکن یہ تاویل بالکل لغو اور مردود ہے بچند وجوہ **اول** یہ کہ نسبت اس قول
کی امام مالک کیطرف غلط ہے بسند صحیح اون سے یہ تاویل ثابت نہین ہے **دوسری** یہ کہ یہ حدیث بسند صحیح اس طرح
سے بھی مروی ہے اذا اراد اللہ ان ینزل عن عرشہ نزل بذاتہ یعنے جب پروردگار عرش سے اوترنا چاہتا ہے تو اوترتا
ہے اپنی ذات سے اب تاویل چل نہین سکتی **تیسری** یہ کہ اس حدیث کے بعض طرق مین ہے لا اسأل عن عبادی غیری اور
ظاہر ہے یہ امر کہ ایسا کلام امر اور رحمت کیطرف منسوب نہین ہوسکتا **چوتھی** یہ کہ دعا کا قبول کرنا گناہون کا بخشدینا
جو مانگے سو دینا امر اور رحمت سے نہین ہوسکتا **پانچوین** یہ کہ اوس کے امر اور رحمت کا اوترنا اوپر سے دلالت کرتا ہے
اس امر پر کہ خداوند عالم اوپر ہے اور یہ تاویل کرنے والا اس امر کا منکر ہے اسیواسطے اسحاق بن راہویہ نے ایک جہمی سے پوچھا
کہ جب امر اور رحمت کس شخص کے پاس سے اوترتی ہے حالانکہ تیرے نزدیک تو اوپر کوئی ہے ہی نہین **چھٹی** یہ کہ کسی
طریقون مین یہ موجود ہے کہ یہ امر فجر کے وقت تک رہتا ہے پھر پروردگار چڑھ جاتا ہے **ساتوین** یہ کہ امر اور رحمت اگر
کسی اگلے آسمان تک اوترکر رہجاوے تو ہمارا اوس مین کیا فائدہ ہے بلکہ رحمت کو مرحوم تک پہونچنا چاہیے **آٹھوین** یہ کہ
امر اور رحمت اوسکی ہر وقت اوترا کرتی ہے اسوقت کی خصوصیت کیا ہے **نوین** یہ کہ امر اور رحمت کی تاویل سے بھی
معنے صحیح نہین ہوسکتے اس لیے کہ امر اور رحمت کوئی جسم نہین ہے جو نزول کے لائق ہو پھر امر اور رحمت کی زبان نہین
ہے جو بندون سے خطاب کرے یا ہاتھ نہین ہے جو پھیلا دے پھر تاویل در تاویل لازم ہوگی **دسوین** یہ کہ
جب ذات کا اوترنا یا چڑھنا کسی آیت یا حدیث سے باطل ہوجاوے اوسوقت اس تاویل کی ضرورت ہے

ورنہ محض فضول ہے۔ بعضون نے یہ تاویل کی ہے کہ ایک فرشتہ اوترتا ہے اور یہ مضمون کہتا ہے مگر یہ تاویل پہلی تاویل سے
بہی زیادہ پوچ ہے اسواسطے کہ فرشتہ یہ کہان کہہ سکتا ہے کہ مین اپنے بندون سے کچہہ نہین چاہتا سوا اسکے جو مانگیگا سو دونگا
دعا قبول کرونگا گناہ بخشدونگا یہ امور تو سواے ذات الہی کے کسی کے امکان مین نہین ہین زیادہ تفصیل اس مقام کی یہان
نہین ہو سکتی جسکا جی چاہے ہماری کتاب انتہا فی الاستوا یا کتاب النزول ابن تیمیہ کی ملاحظہ کرے **عن** محمد بن
ابراهيم بن الحارث التيمي ان عائشة ام المؤمنين قالت كنت نائمة الى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم ففقدته
من الليل فلمسته بيدي فوضعت يدي على قدميه وهو ساجد يقول اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من
عقوبتك وبك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك **ترجمہ** محمد بن ابراہیم سے روایت ہے ام المومنین
عائشہ نے کہا مین سو رہی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین سو نہ پایا مین نے اونکو پس چہوا مینے آپکو تو رکہا مین نے
ہاتہہ اپنا آپکے قدمون پر اور آپ سجدہ مین تہے فرماتے تہے پناہ مانگتا ہون مین تیری رضامندی کی تیرے غصہ سے
اور تیری عفو کی تیرے عقاب سے اور تیری تجہہ سے مین تیری پوری تعریف نہین کرسکتا تو ایسا ہے جس طرح تو نے
اپنی تعریف خود کی ہے **ف** سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسا ارشاد فرماوین اور لوگ یہ کہین کہ
پروردگار کیسے اوترتا ہے کیسے چڑہتا ہے اوسکے ہاتہ کیونکر ہون گے اوسکی آنکہہ کیونکر ہوگی ان سب لوگون کا جواب
دندان شکن یہی ہے کہ پروردگار اپنی ذات اور لوازم ذات کو تم سے زیادہ جانتا ہے پہر جب وہ خود اپنی ذات کیواسطے
ان امور کو ثابت کرتا ہے تو تمکو کیا خبط ہو گیا ہے کہ اوہام باطلہ لگا کر ان امور سے اوسکو منزہ سمجہتے ہو **عن**
طلحة بن عبيد الله بن كريز ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال افضل الدعاء دعاء يوم عرفة وافضل ما
قلت انا والنبيون من قبلي لا اله الا الله وحده لا شريك له **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دعاؤن مین دعا دن عرفہ کی ہے اور افضل اون سب کلمات مین جو مین نے کہے ہین اور
اگلے پیغمبرون نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ہے **عن** عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم
هذا الدعاء كما يعلمهم السورة من القرآن يقول اللهم اني اعوذ بك من عذاب جهنم واعوذ بك من عذاب
القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا والممات **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتے تہے انکو یہ دعا جیسے سکہاتے تہے انکو ایک سورت قرآن کی فرماتے تہے اے
اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون
تیری دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتا ہون تیری زندگی اور موت کے فتنہ سے **ف** دجال کو مسیح اسلیے
کہتے ہین کہ وہ مسح کرے گا تمام زمین پر یعنے ساری زمین پر پہرے گا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو بہی مسیح
کہتے ہین اسواسطے کہ وہ جس بیمار یا روگی یا اپاہج پر ہاتہہ پہیر دیتے وہ اچہا ہو جاتا دجال کا فتنہ یہ ہے کہ وہ لوگون کو گمراہ کریگا

زندگی کا فتنہ سے جیسے بیدین اور ملحدون کی باتین ہین جنسے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے اور موت کا فتنہ وہ ہے جو موت کے وقت ہو یا قبر کا اور عذاب ہین یا منکر نکیر کا سوال **عن** عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلوة من جوف الليل يقول اللهم لك الحمد انت نور السموات والارض ولك الحمد انت قيام السموات والارض ولك الحمد انت رب السموات والارض ومن فيهن انت الحق وقولك الحق ووعدك الحق ولقاؤك حق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللهم لك اسلمت وبك امنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك حاكمت فاغفر لي ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الهي لا اله الا انت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو بیچ رات کے تو یہ فرماتے یا اللہ تجھکو سزاوار ہے سب تعریف تو ہی نور ہے آسمانون کا اور زمینون کا **ف** یعنی تیرے سبب سے آسمان اور زمین منور ہین یا تو ہی روشن کرنے والا ہے (زرقانی) **ف** تجھی کو سب تعریف سزاوار ہے تو ہی قائم رکھنے والا ہے آسمانون اور زمین کا تجھی کو سب تعریف سزاوار ہے تو ہی پروردگار ہے آسمانون کا اور زمین کا اور ان کا جو آسمان اور زمین کے بیچ مین ہین تو حق ہے تیرا قول سچا ہے تیرا وعدہ برحق ہے تجھ سے ملنا حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے قیامت حق ہے اے پروردگار تیرے حکم کا مین تابعدار ہون اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسا کیا اور تیری ہی طرف دل سے متوجہ ہوا اور تیری مدد سے مین لڑا کافرون سے اور تجھی کو مین نے حاکم بنایا جب اختلاف ہوا سو بخشدے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے گناہ تو میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہین ہے **عن** عبد الله بن عبد الله بن جابر بن عتيك انه قال جاءنا عبد الله بن عمر في بني معاوية وهي قرية من قرى الانصار فقال هل تدرون اين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من مسجدكم هذا فقلت له نعم واشرت له الى ناحية منه فقال لي هل تدري ما الثلاث التي دعا بهن فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت نعم قال فاخبرني بهن فقلت دعا بان لا يظهر عليهم عدوا من غيرهم ولا يهلكهم بالسنين فاعطيهما ودعا بان لا يجعل باسهم بينهم فمنعها قال صدقت قال عبد الله فلن يزال الهرج الى يوم القيمة **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر ہمارے پاس آئے بنی معاویہ مین اور وہ ایک گاؤن ہے انصار کے گاؤن مین سے تو پوچھا مجھ سے تمکو معلوم ہے کس جگہ نماز پڑھی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد مین تمہاری مین نے کہا ہان معلوم ہے اور ایک کونا بتا دیا پھر پوچھا مجھ سے تمکو معلوم ہے وہ تین دعائین کونسی ہین جو مانگی تھین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین نے کہا ہان ابن عمر نے کہا بتاؤ مجھکو مین نے کہا دعا کی آپنے اس امر کی کہ مسلمانون پر کوئی دشمن انکے غیر قوم کا یعنے کافرون مین سے مسلط نہ کرے اور انکو قحط سے ہلاک نہ کرے تو یہ دونون دعائین قبول ہو گئین **ف** مطلب ان دعاؤن کا یہ ہے کہ تمام مسلمان مغلوب نہ ہو جاوین یا مر جاوین ایسا دشمن ان پر مسلط نہ ہو جو بالکل ان کا استیصال کر دے اسطرح ایسے قحط مین مبتلا نہ ہون جس سے سب تباہ ہو جاوین **ف** تیسری دعا یہ تھی کہ مسلمانون کے آپس مین کشت وخون اور جنگ نہ ہو

تو یہ دعا قبول نہ ہوئی عبد اللہ بن عمر نے کہا سچ کہا تو نے پھر کہا کہ اب قیامت تک فساد آپس میں چلا جاوے گا **ف** یہہ
پیشین گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دعائیں سچی ہوئیں اب تک مسلمانوں پر کوئی ایسا دشمن غالب نہیں ہوا جو بالکل
سب کو تباہ کر دیوے نہ ایسا قحط آیا البتہ آپس میں لڑائیاں ہوا کیں اور قیامت تک ہوتی چلی جاویں گی **عن** زید بن اسلم
انہ کان یقول ما من داع یدعو الا کان بین احدی ثلث اما ان یستجاب لہ واما ان یدخر لہ واما ان یکفر عنہ
ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے وہ کہتے تھے جو شخص دعا کرتا ہے تو اوسکی دعا تین حال سے خالی نہیں ہوتی یا قبول ہو جاتی ہے
یا رکھہ چھوڑی جاتی ہے قیامت کے دن پر یا گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے **ف** ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے
ابو سعید سے مرفوعاً روایت کیا کہ دعا مسلمان کی رد نہیں کی جاتی جب تک گناہ یا قطع رحم کے لیے دعا نہ کرے یا دنیا
میں اوس کی دعا قبول ہو جاویگی یا آخرت کے لیے رکھی جاویگی یا اوس کے گناہ مٹے جاوینگے زرقانی **العمل**
فی الدعاء دعا کی ترکیب **عن** عبد اللہ بن دینار انہ قال رآنی عبد اللہ بن عمر وانا ادعو واشیر باصبعین
اصبع من کل ید فنہانی **ترجمہ** عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ دیکھا مجھکو عبد اللہ بن عمر نے دعا کرتے ہوئے
اور میں دعا انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا ہر ایک ہاتھ کی ایک ایک انگلی تھی سو منع کیا مجھکو **ف** اس لیے کہ یہ امر
خلاف سنت ہے دعا میں سنت تو یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر دعا کرے یا اگر اشارہ کرے تو ایک انگلی سے اشارہ کرے
تاکہ دلالت کرے توحید الٰہی پر زرقانی **عن** یحیی بن سعید ان سعید بن المسیب کان یقول ان الرجل لیرفع
بدعاء ولدہ من بعدہ وقال بیدیہ نحو السماء فرفعہما **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے بیشک آدمی کا درجہ بلند
ہو جاتا ہے اوس کے لڑکے کے دعا کرنے سے بعد اوس کے مرجانے کے اور اشارہ کیا آپ نے دونو ہاتھوں سے
آسمان کی طرف پھر اٹھایا اون کو **ف** ابن عبد البر نے بسند صحیح روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مومن کا درجہ بلند ہوگا جنت میں سو وہ کہے گا کس سبب سے اے رب میرا درجہ بلند ہوا کہا جاویگا
اوس سے تیرے لڑکے نے تیری بعد دعا کی تیرے لیے اور ایک روایت میں ہے کہ تیرے لڑکے کی استغفار کے سبب
سے تیرا درجہ بلند ہوا زرقانی **عن** عروۃ بن الزبیر انہ قال انما انزلت ہذہ الآیۃ ولا تجہر بصلوتک
ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا فی الدعاء **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ یہ آیت ولا تجہر بصلوتک
الآیۃ دعا میں اتری ہے **ف** یعنے دعا نہ بہت پکار کر مانگے نہ آہستہ بلکہ درمیان میں مانگنا چاہیے بعضوں نے کہا
ہے نماز میں کلام اللہ نہ بہت آہستہ پڑھے نہ بہت پکار کر اوسی میں یہ آیۃ اوتری ہے **کہا** یحیی نے سوال ہوا امام
مالک سے کہ نماز فرض میں دعا مانگنا کیسا ہے بولے کچھ حرج نہیں ہے **ف** خواہ شروع نماز میں مانگے یا بیچ میں
یا آخر میں فرض میں یا نفل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے اندر بعد تکبیر تحریمہ کے اور کبھی رکوع میں اور
کبھی سجدہ میں اور کبھی جب رکوع سے سر اٹھاتے اور کبھی بعد تشہد کے دعا مانگتے اور یہ دعا عام ہے خواہ دین

گے کا سوں کے لیے ہو اور دنیا کی اور ابو حنیفہ کے نزدیک ضرور ہے کہ دونوں شامل نہوں اور سیوں کی آپس کی گفتگو سے کہ ول اُن نماز فاسد ہوجاویگی رشتی ہوتی ان عن مالك أنه بلغه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو فيقول اللهم إني أسألك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين وإذا أردت في الناس فتنة فاقبضني إليك غير مفتون ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے نیک کام کرنا اور برے کاموں کا چھوڑنا اور محبت مسکینوں کی اور جب تو کسی بلا کو لوگوں میں اتارا چاہے تو مجھ کو اپنے پاس بلا لے اس بلا سے بچا کر عن مالك أنه بلغه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من داع يدعو إلى هدى إلا كان له مثل أجر من اتبعه لا ينقص ذلك من أجورهم شيئا وما من داع يدعو إلى ضلالة إلا كان عليه مثل أوزارهم لا ينقص ذلك من أوزارهم شيئا ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص راہ نیک کی طرف بلاوے تو اوسکو مثل اوسکی ثواب ملیگا ان سب کی پیروی کرنے کا کچھ کم نہ ہوگا اون کے ثواب سے ف یعنی پیروی کرنے والے کا الگ پورا ثواب ہوگا اور رستے کے برابر ہدایت کا رستہ بتانے والے کو بھی اجر ملے گا یہ نہ ہوگا کہ پیروی کرنے والے کا ثواب کم ہوکر اوسکو ملے بدرستے ف اور جو شخص گمراہی کی طرف بلاوے اوس پر اوتنا گناہ ہوگا جتنا پیروی کرنے والے پر ہوگا کچھ کم نہ ہوگا پیروی کرنے والے کے گناہ سے عن مالك أنه بلغه أن عبد الله بن عمر قال اللهم اجعلني من أئمة المتقين ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے یا اللہ مجھکو متقیوں کا پیشوا بنا ف یہ ترجمہ ہے اس آیت کا واجعلنا للمتقين إماما اے پروردگار ہمکو پرہیزگاروں کا امام بنا تاکہ اون کے اعمال کا بھی ثواب ہاتھ آوے عن مالك أنه بلغه أن أبا الدرداء كان يقوم من جوف الليل فيقول نامت العيون وغارت النجوم وأنت الحي القيوم ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ ابو الدرداء جب اٹھتے تھے رات کو کہتے تھے سو گئیں آنکھیں اور غائب ہوگئے تارے اور تو اے پروردگار زندہ ہے بیدار ہے

النهي عن الصلوة بعد الصبح وبعد العصر

یعنی صبح اور عصر کے نماز پڑھنے کی ممانعت

صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت

عن عبد الله الصنابحي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الشمس تطلع ومعها قرن الشيطان فإذا ارتفعت فارقها ثم إذا استوت قارنها فإذا زالت فارقها فإذا دنت للغروب قارنها فإذا غربت فارقها ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في تلك الساعات ترجمہ عبد اللہ صنابحی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اوسکے نزدیک ہوتا ہے پھر جب بلند ہوجاتا ہے تو اوس سے الگ ہوجاتا ہے پھر جب سر پر آجاتا ہے نزدیک ہوجاتا ہے پھر جب ڈھل جاتا ہے تو الگ ہوجاتا ہے پھر جب ڈوبنے لگتا ہے تو نزدیک ہوجاتا ہے پھر جب ڈوب جاتا ہے الگ ہوجاتا ہے اوس سے اور منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ساعتوں میں نماز پڑھنے سے عن عروة بن الزبير أنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا بدا حاجب الشمس فأخروا الصلوة حتى تبرز وإذا غاب حاجب الشمس فأخروا الصلوة حتى تغيب ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کنارہ آفتاب کا نکلے تو نماز میں توقف کرو یہانتک کہ پورا آفتاب نکل آوے اور جب کنارہ
آفتاب کا ڈوب جاوے تو توقف کرو نماز میں یہانتک کہ پورا آفتاب ڈوب جاوے **عن** العلاء بن عبد الرحمن انہ قال
دخلنا علی انس بن مالک بعد الظہر فقام یصلی العصر فلما فرغ من صلوتہ ذکرنا تعجیل الصلوۃ او ذکرہا فقال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تلک صلوۃ المنافقین یجلس احدہم حتی اذا اصفرت الشمس وکانت
بین قرنی الشیطان او علی قرن الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر اللہ فیہا الا قلیلا **ترجمہ** علا بن عبد الرحمن
سے روایت ہے کہ ہم گئے انس بن مالک پاس بعد ظہر کے تو کھڑے ہو کر نماز عصر کے پڑھنے لگے پھر جب فارغ ہوئے نماز سے یاد
کیا ہم نے یا انہوں نے نماز جلد پڑھنے کا حال تو کہا انس نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نماز
منافقوں کی ہے کہ بیٹھے رہتے ہیں جب آفتاب زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے سر کی دونوں جانبوں کے بیچ میں ہوتا ہے
یا اوپر کے اوپر ہوتا ہے **ف** اس طرح پر کہ شیطان غروب کے قریب آفتاب کے سامنے جا کر کھڑا ہوتا ہے تاکہ آفتاب اس کے
سینگ کے بیچ میں ہوتا ہے تاکہ مشرکین جب آفتاب کو سجدہ کریں تو وہ سجدہ شیطان کے لیے ہو جاوے **ف** تو کھڑے ہو کر چار
ٹھونگیں لگا لیتا ہے اور اس میں نہیں یاد کرتا ہے اللہ کو مگر تھوڑا **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یتحری احدکم فیصلی عند طلوع الشمس ولا عند غروبہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے قصد کر کے نماز نہ پڑھے آفتاب کے نکلتے اور ڈوبتے وقت
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وعن الصلوۃ
بعد الصبح حتی تطلع الشمس **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
نماز سے بعد عصر کے یہانتک کہ ڈوب جاوے آفتاب اور بعد صبح کے یہانتک کہ نکل آوے آفتاب **عن** عبد اللہ بن عمر ان
عمر بن الخطاب کان یقول لا تحروا بصلوتکم طلوع الشمس ولا غروبہا فان الشیطان یطلع قرناہ مع طلوع الشمس
ویغربان مع غروبہا وکان یضرب الناس علی تلک الصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
فرماتے تھے قصد نہ کرو نماز کا آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت کیونکہ شیطان کے دو جانب سر کے ساتھ نکلتے ہیں آفتاب
کے اور ساتھ ہی ڈوبتے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ مارتے تھے لوگوں کو اس وقت نماز پڑھنے پر **عن** السائب بن
یزید انہ رای عمر بن الخطاب یضرب المنکدر فی الصلوۃ بعد العصر **ترجمہ** سائب بن یزید نے دیکھا حضرت
عمر کو مارتے تھے منکدر کو اس لیے کہ انہوں نے نماز پڑھی تھی بعد عصر کے

کتاب الجنائز

کتاب جنازوں کے احکام میں

غسل المیت

مردہ کو غسل دینے کا بیان **عن** محمد الباقر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل
فی قمیص **ترجمہ** امام محمد بن باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل دیے گئے ایک قمیص میں **ف**
جو قمیص آپ پہنے ہوئے تھے اسی میں غسل دیے گئے یہ حکم خاص ہے آپ سے جب لوگوں نے ارادہ آپ کے کپڑے اتارنے کا کیا

تو ایک آواز سُنی کہ قمیص آپ کا مت اوتارو بلکہ اسی طرح غسل دو اور لوگون کا حکم یہ ہے کہ غسل کے وقت اون کے کپڑے
اوتار ے جاوین اور ستر کسی کپڑے سے ڈہانپ دیا جاوے **عن** اُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا
أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ يَعْنِيْ بِحِقْوِهِ إِزَارَهُ
ترجمہ اُم عطیہ انصاریہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا تو آئے ہمارے
پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا غسل دو انکو تین بار یا پانچ بار پانی اور بیری کے پتون سے اور اخیر مین کافور
بہی تہوڑا سا کر دو اور جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجہے اطلاع دو کہا اُم عطیہ نے جب غسل سے ہم فارغ ہوئے تو آپ کو خبر
دی آپنے اپنا تہ بند دیا اور کہا کہ یہ اونکے بدن پر لپیٹ دو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَأَةَ
أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ غَسَّلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ حِيْنَ تُوُفِّيَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَأَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ
إِنِّيْ صَائِمَةٌ وَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ فَقَالُوْا لَا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ اسما
بنت عمیس نے اپنے شوہر ابوبکر صدیق کو غسل دیا جب اون کی وفات ہوئی پہر نکلکر مہاجرین سے پوچہا کہ مین روزے سے ہون اور
آج سردی بہت ہے کیا مجہ پر بہی غسل لازم ہے بولے نہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو غسل دینے کے بعد
غسال پر غسل لازم نہین آتا بلکہ مستحب ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ زوجہ اپنے زوج کو غسل دے سکتی ہے اور اسیطرح
زوج اپنی زوجہ کو کیونکہ حضرت علی نے غسل دیا فاطمہ رضہ کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المومنین عائشہ
سے فرمایا کہ اگر تو مر جاوے گی میرے سامنے تو تجہے غسل دونگا امام اعظم نے دوسری صورت مین خلاف کیا یعنے زوج
کو درست نہین کہ زوجہ کو غسل دیوے اور ام عطیہ کی حدیث سے استدلال کیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
صاحبزادی کے غسل کا عورتون کو حکم دیا اور آپکے زوج کو اجازت ندی مگر یہ استدلال صحیح نہین ہے اسلیے کہ اس
سے ممانعت بہی ثابت نہین ہوتی نہ اجازت اور احتمال ہے کہ شوہر اونکے اوسوقت موجود نہ ہون یا عورتون کو غسل دینا
اولے ہو شوہر کے غسل دینے سے (زرقانی) **کہا** امام مالک نے کہ مینے سنا اہل علم سے کہتے تہے جب عورت مر جاوے اور دوسری
عورتین نہون جو اوسکو غسل دین اور نہ کوئی اوسکا محرم ہو نہ شوہر ہو تو اوسکو تیمم کرایا جاوے اسکے منہ اور کفین
پر خاک سے **کہا** امام مالک نے اسی طرح اگر مرد مر جاوے اور وہان پر سوائے عورتون کے مرد کوئی نہ ہو تو اوسکو تیمم کرایا
جاوے **کہا** امام مالک نے ہمارے نزدیک غسل میت کی کوئی حد مقرر نہین ہے بلکہ جب تک میت پاک ہو جاوے تو کافی ہے

مَا جَاءَ فِيْ كَفَنِ الْمَيِّتِ

مردے کو کفن پہنانے کا بیان **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے تین سفید کپڑون مین جو سحول

کے بنے ہوئے تھے نہ اون میں قمیص تھا نہ عمامہ **ف** سحول ایک بستی کا نام ہے ملک یمن میں حدیث سے معلوم ہوا کہ سفید کپڑا کفن کے
لیے بہتر ہے اصحاب سنن اور حاکم نے روایت کیا ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سفید کپڑے
پہنا کرو اور اسی میں کفن دیا کرو اپنے مردوں کو اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ تین کپڑوں سے زیادہ کپڑے کفن میں
شریک کرنا مکروہ ہے علی الخصوص عمامہ جسکو متاخرین حنفیہ اور مالکیہ نے تجویز کیا ہے یہ بالکل بدعت ہے **عن**
یحیی بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلثۃ اثواب بیض سحولیۃ **ترجمہ** یحیی
بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے تین سفید کپڑوں میں جو سحول کے بنے ہوئے
تھے **عن** یحیی بن سعید انہ قال بلغنی ان ابا بکر الصدیق قال لعائشۃ وھو مریض فی کم کفن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فی ثلثۃ اثواب بیض سحولیۃ فقال ابوبکر الصدیق خذوا ھذا الثوب علیہ
قد اصابہ مشق او زعفران فاغسلوہ ثم کفنونی فیہ مع ثوبین اخرین فقالت عائشۃ وما ھذا فقال ابوبکر
الحی احوج الی الجدید من المیت وانما ھذا للمھلۃ **ترجمہ** یحیی بن سعید کہا مجھ کو پہونچا کہ ابوبکر صدیق نے حضرت
عائشہ صدیقہ سے کہا اپنی بیماری میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑوں میں کفن دیے گئے تھے کہا عائشہ نے
سفید تین کپڑوں میں سحول کے تب ابوبکر صدیق نے کہا کہ یہ کپڑا جو میں پہنے ہوں اوس میں گیرو یا زعفران لگا ہوا
تھا اوسکو دھو کر اور دو کپڑے لیکر مجھے کفن دیدینا حضرت عائشہ بولیں یہ کیا بات ہے کیا اور کپڑے نہیں ہیں ابوبکر بولے
کہ مردے سے زیادہ زندے کو کپڑے کی حاجت ہے کفن تو پیپ اور خون کے لیے ہے **ف** یعنی زندہ کو کپڑے
کی زیادہ ضرورت ہے مردے کو کچھ ایسا مقصود نہیں کیسا ہی عمدہ کفن ہو گا پیپ اور خون میں ملکر خاک میں گلجائیگا
عن عمرو بن العاص انہ قال المیت یقمص ویؤزر ویلف بالثوب الثالث فان لم یکن الا ثوب واحد کفن
فیہ **ترجمہ** عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ مردہ قمیص پہنایا جاوے اور تہ بند پہنایا جاوے پھر تیسرے کپڑے میں لپیٹ دیا
جاوے اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوسی میں کفن دیا جاوے **المشی امام الجنازۃ** جنازہ کے آگے چلنے کا
بیان **عن** ابن شہاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر الصدیق وعمر کانوا یمشون امام
الجنازۃ والخلفا ھلم جرا وعبد اللہ بن عمر **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
ابوبکر صدیق اور عمر بن الخطاب اور تمام خلفا آگے جنازے کے چلتے تھے اور عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے
تھے **ف** معارض ہے اس کے جو روایت کیا عبد الرزاق نے طاؤس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تا دم
وفات جنازہ کے پیچھے چلتے رہے اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضرت علی جنازہ کے پیچھے چلتے تھے الخ
عن ربیعۃ بن عبد اللہ بن الھدیر انہ اخبرہ انہ رای عمر بن الخطاب یقدم الناس امام الجنازۃ
فی جنازۃ زینب بنت جحش **ترجمہ** ربیعہ بن عبد اللہ بن الہدیر سے روایت ہے اونھوں نے دیکھا حضرت

عمر رض کو آگے چلتے تھے زینب بنت جحش کے جنازہ میں **عن** ہشام بن عروۃ انہ قال ما رأیت ابی فی جنازۃ قط الا امامھا ثم یاتی البقیع فیجلس حتی یمروا علیہ **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ میں نے باپ عروہ کو ہمیشہ جنازہ کے آگے چلتے دیکھا یہانتک کہ وہ بقیع میں آجاتے اور بیٹھے رہتے یہانتک کہ جنازہ ادہر گذر جاتا **عن** ابن شہاب انہ قال المشی خلف الجنازۃ من خطاء السنۃ **ترجمہ** ابن شہاب نے کہا جنازہ کے پیچھے چلنا خطا ہے یعنی خلاف سنت ہے **ف** یہ کیونکر مسلم ہو گا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی سے اسکا خلاف ثابت ہو **النہی ان تتبع الجنازۃ بنار** جنازہ کے پیچھے آگ لیجانیکی ممانعت **عن** اسماء بنت ابی بکر انہا قالت لاھلھا اجمروا ثیابی اذا مت ثم حنطونی ولا تذروا علی کفنی حناطا ولا تتبعونی بنار **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر نے کہا اپنے گھر والوں سے میں جب مرجاؤں تو میرے کپڑوں کو خوشبو سے بسانا پھر بدن پر خوشبو لگانا لیکن میرے کفن پر نہ چھڑکنا اور میرے جنازہ کے ساتھ آگ نہ رکھنا **عن** ابی ھریرۃ انہ نھی ان یتبع بعد موتہ بنار **ترجمہ** ابو ہریرہ نے منع کیا کہ اون کے جنازہ کے ساتھ آگ رکھی جاوے **کہا** یحییٰ نے امام مالک بھی برا جانتے تھے اس فعل کو **التکبیر علی الجنائز** جنازہ کی تکبیرات کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی للناس فی الیوم الذی مات فیہ وخرج بھم الی المصلی فصف بھم وکبر اربع تکبیرات **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جسدن نجاشی بادشاہ حبش کا انتقال ہوا اُسے روز آپ نے لوگوں کو خبر دی اوسکی موت کی اور نکلے مصلے کو اور صف کہڑی کرکے نماز پڑہی جنازہ کی اور چار تکبیریں کہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کی میت غائب پر درست ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اکثر سلف کا **عن** ابی امامۃ بن سھل بن حنیف ان مسکینۃ مرضت فاخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمرضھا قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود المساکین ویسأل عنھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ماتت فآذنونی بھا فخرج بجنازتھا لیلا فکرھوا ان یوقظوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بالذی کان من شانھا فقال الم آمرکم ان تؤذنونی بھا فقالوا یا رسول اللہ کرھنا ان نخرجک لیلا ونوقظک فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی صف بالناس علی قبرھا وکبر اربع تکبیرات **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایک عورت مسکین بیمار ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپکو اوس کی خبر ہوئی اور آپ کا قاعدہ یہ تہا کہ بیمار پرسی کرتے تھے مسکینوں کی اور اُن کا حال پوچھتے تھے سو فرمایا آپ نے جب مرجاوے یہ عورت تو مجھے خبر کرنا سو رات کو اوس کا جنازہ نکلا اور صحابہ نے ناپسند کیا کہ جگا دیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب صبح ہوئی تو اوس کی کیفیت معلوم ہوئی فرمایا آپ نے میں نے تو تم سے کہدیا تہا کہ مجھے خبر کر دینا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہمکو آپ کا جگانا اور رات کو

باہر نکالنا ناگوار ہوا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی قبر پر اور صف باندہی اوسکی قبر پر اور چار تکبیرین کہین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ دوبارہ نماز جنازہ کی پڑہنا قبر پر درست ہے جمہور علما کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہین ہے وہ کہتے ہین کہ یہ امر خاص تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امام احمد نے کہا کہ قبر پر نماز جنازہ پڑہنا چہہ طریقون سے ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن عبد البر نے کہا نو طریقون سے وہ سب کے سب حسن ہین از زرقانی **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الرَّجُلِ يُدْرِكُ بَعْضَ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَيَفُوتُهُ بَعْضُهُ قَالَ يَقْضِيْ مَا فَاتَهُ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** امام مالک نے پوچہا ابن شہاب سے کہ جس شخص کو بعض تکبیرین جنازہ کی ملین اور بعض نہ ملین وہ کیا کرے کہا جسقدر نہ ملین اونکی قضا کر لیوے

مَا يَقُوْلُ الْمُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ جنازہ کی دعا کا بیان

عن اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ تُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا لَعَمْرُ اللّٰهِ اُخْبِرُكَ اَتَّبِعُهَا مِنْ اَهْلِهَا فَاِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ وَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهٖ ثُمَّ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ **ترجمہ** ابو سعید مقبری نے پوچہا ابو ہریرہ سے کس طرح تم نماز پڑہتے ہو جنازہ کی کہا ابو ہریرہ نے قسم ہے اللہ جل جلالہ کی بقا کی مین تمہین خبر دونگا مین جنازہ کی ساتہہ ہوتا ہون اوس کے گہر سے پہر جب رکہا جاتا ہے تو مین تکبیر کہہ کر اللہ کی تعریف کرتا ہون اور اوس کے پیغمبر پر درود بہیجتا ہون پہر کہتا ہون یا اللہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا اس بات کی گواہی دیتا تہا کہ کوئی معبود سچا سوا تیرے نہین ہے اور بیشک حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے پیغمبر ہین اور تو اوسکا حال خوب جانتا ہے اے پروردگار اگر وہ نیک ہے تو زیادہ کر اجر اوسکا اور جو گنہگار ہو تو درگذر کر اوسکے گناہون سے اے پروردگار مت محروم کر ہم کو اوس کے ثواب سے **ف** یعنے اوسکی جنازہ پر نماز پڑہنے کے ثواب سے یا اوس کی موت پر صبر کرنے کے ثواب سے **ف** اور مت فتنہ مین ڈال ہمکو بعد اوسکے **عن** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تہے نماز پڑہی مین نے ابو ہریرہ کے پیچہے ایک لڑکے پر جو بیگناہ تہا تو سنا مین نے اون سے کہتے تہے اے اللہ بچا اسکو قبر کے عذاب سے **ف** قبر کے عذاب سے مراد وحشت اور تنہائی کی مصیبت ہے نہ وہ عذاب جو بڑون کو ہوتا ہے **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر قرآن نہین پڑہتے تہے جنازہ کی نماز مین **ف** یعنے سورہ فاتحہ نہین پڑہتے تہے یہی قول ہے ابو حنیفہ اور مالک کا اور بخاری نے روایت کیا ہے کہ ابن عباس نے سورہ فاتحہ پڑہی جنازہ کی نماز مین اور کہا مین نے اس لیے پڑہا تاکہ تم کو معلوم ہو کہ یہ سنت ہے اور یہی قول ہے شافعی

اور اسکا **الصلوٰۃ علی الجنائز بعد الصبح وبعد العصر** نماز جنازہ کی بعد نماز صبح اور
نماز عصر کے پڑھنے کا بیان **عن** محمد بن ابی حرملۃ مولی عبد الرحمن بن ابی سفیان بن حویطب ان زینب بنت
ابی سلمۃ توفیت وطارق امیر المدینۃ فاتی بجنازتھا بعد صلوٰۃ الصبح فوضعت بالبقیع قال وکان طارق یغلس
بالصبح قال ابن ابی حرملۃ فسمعت عبد اللہ بن عمر یقول لاھلھا اما ان تصلوا علی جنازتکم الان واما ان
تترکوھا حتی ترتفع الشمس **ترجمہ** محمد بن ابی حرملہ سے روایت ہے کہ زینب بنت ابی سلمہ (حضرت ام المؤمنین ام سلمہ کی
بیٹی پہلے خاوند سے) مرگئین اور اس زمانہ مین طارق حاکم تہے مدینہ کے تو لایا گیا جنازہ اونکا بعد نماز صبح کے اور رکہا گیا
بقیع مین اور طارق نماز پڑہا کرتے تہے صبح کی اندہیرے مین ابن ابی حرملہ نے کہا مین نے عبد اللہ بن عمر سے سنا
وہ کہتے تہے زینب کے لوگون سے یا تو تم جنازہ کی نماز اب پڑہ لو **ف** اندہیرے مین قبل روشنی کے **ف**
یا رہنے دو یہانتک کہ آفتاب بلند ہوجاوے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر قال یصلی علی الجنازۃ بعد العصر
وبعد الصبح اذا صلیتا لوقتھما **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا نماز جنازہ کی پڑہی جاوے بعد عصر کے
اور بعد صبح کے جب یہ دونون نمازین اپنے وقت مین پڑہی جاوین **ف** یعنے صبح اندہیرے مین پڑہی جاوے اور
عصر قبل زرد ہونے آفتاب کے **الصلوٰۃ علی الجنائز فی المسجد** مسجد مین نماز جنازہ پڑہنے کا
بیان **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا امرت ان یمر علیھا بسعد بن ابی وقاص فی المسجد
حین مات لتدعو لہ فانکر ذلک الناس علیھا فقالت عائشۃ ما اسرع الناس ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم علی سھیل بن بیضاء الا فی المسجد **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے حکم دیا کہ
سعد بن ابی وقاص کا جنازہ مسجد مین سے ہوکر اونکے حجرہ پر سے جاوے تاکہ مین دعا کرون اون کے لیے سو لوگون نے
اوس پر اعتراض کیا تب کہا آپ نے کیا جلدی لوگ بہول گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر نماز
نہین پڑہی مگر مسجد مین **ف** جمہور علما کے نزدیک نماز جنازہ کی مسجد مین درست ہے اور ابو حنیفہ اور مالک
کے نزدیک مکروہ ہے **عن** عبد اللہ بن عمر انہ قال صلی علی عمر بن الخطاب فی المسجد **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر نماز پڑہی گئی مسجد مین **ف** ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ
نے نماز پڑہی ابوبکر رض پر مسجد مین اور صہیب نے نماز پڑہی عمر رضی اللہ عنہ پر مسجد مین اور جنازہ منبر کے سامنے رکہا گیا
ابن عبد البر نے کہا کہ یہ فعل صحابہ کے حضور مین واقع ہوا اور کسی نے اوسکا انکار نہین کیا اس سے اجماع سکوتے
نکل آیا **جامع الصلوٰۃ علی الجنائز** نماز جنازہ کے احکام **عن** مالک انہ بلغہ ان عثمان بن عفان
وعبد اللہ بن عمر وابا ھریرۃ کانوا یصلون علی الجنائز بالمدینۃ الرجال والنساء فیجعلون الرجال مما یلی الامام والنساء
مما یلی القبلۃ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عثمان بن عفان اور عبد اللہ بن عمر نماز پڑہتے تہے عورتون اور مردون پر ایک

نماز جنازہ کی بعد نماز صبح اور نماز عصر کے پڑہنے کا بیان

مسجد مین نماز جنازہ پڑہنے کا بیان

نماز جنازہ کے احکام

ایک ہی بار مین تو مردون کو امام کے نزدیک کہتے تھے اور عورتون کو قبلہ کے نزدیک **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر
کان اذا صلی علی الجنائز یسلم حتی یسمع من یلیہ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب نماز پڑھ چکتے تھے
جنازہ کی سلام پھیرتے تھے (پکار کر) یہانتک کہ اون کے نزدیک جو لوگ ہوتے تھے وہ سن لیتے تھے **عن** نافع ان عبد اللہ
بن عمر کان یقول لا یصلی الرجل علی الجنازۃ الا وھو طاھر **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جنازہ
کی نماز بغیر وضو کے کوئی نہ پڑھے **کہا یحیی** نے سنا مین نے مالک سے کہتے تھے مین نے کسی اہل علم کو نہین دیکھا جو ولد الزنا یا اسکے
ماں پر نماز جنازہ پڑھنے کو منع کرتا ہو **ف** امام محمد نے کہا سب اہل قبلہ پر نماز پڑھی جاوے اور یہی قول ہے
ابو حنیفہ کا لیکن جو شخص خودکشی کرے اوس پر نماز نہ پڑھین ابو یوسف کے نزدیک اور ائمہ اربعہ اور محمد کے نزدیک پڑھین

ماجاء فی دفن المیت

مردہ کے دفن کے بیان مین **عن** مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم توفی یوم الاثنین ودفن یوم الثلثاء وصلی علیہ الناس افذاذا لا یؤمھم احد فقال ناس یدفن عند المنبر
وقال اخرون یدفن بالبقیع فجاء ابو بکر الصدیق فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما دفن نبی
قط الا فی مکانہ الذی توفی فیہ فحفر لہ فیہ فلما کان عند غسلہ ارادوا نزع قمیصہ فسمعوا صوتا یقول
لا تنزعوا القمیص فغسل وھو علیہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وفات کی دوشنبہ کے روز اور دفن کیے گئے منگل کے روز اور نماز پڑھی آپ پر لوگون نے اکیلے اکیلے کوئی انکا امام نہ تھا
پھر کہا بعض لوگون نے دفن کیے جاوین آپ منبر کے پاس اور بعض نے کہا بقیع مین تو آئے حضرت ابو بکر صدیق اور
کہا سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین دفن کیا گیا کوئی نبی مگر اوس مقام مین جہان اوس
کی وفات ہوئی پھر کہودی گئی قبر اوسی مقام مین جہان آپ نے وفات کی تھی جب غسل کا وقت آیا لوگون نے آپ کا کرتہ اتارنا
چاہا سو ایک آواز سنی مت اوتارو کرتے کو پس نہ اوتارا گیا کرتہ آپ کا اور آپ غسل دیے گئے کرتہ پہنے ہوئے **عن**
عروۃ بن الزبیر انہ قال کان بالمدینۃ رجلان احدھما یلحد والاخر لا یلحد فقالوا ایھما جاء اول عمل
عملہ فجاء الذی یلحد فلحد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ دو آدمی قبر کہودنے
والے تھے ایک ان مین سے بغلی بناتا تھا اور دوسرا نہین بناتا تھا لوگون نے کہا جو پہلے آویگا وہی اپنا کام شروع کریگا
تو پہلے وہی آیا جو بغلی بناتا تھا پس قبر آپ کی بغلی بنائی **ف** اس حدیث سے بغلی قبر کی فضیلت بہ نسبت صندوقی کے
ثابت ہوئی ابو داود نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا کہ بغلی قبر ہمارے لیے ہے اور صندوقی اورون کے لیے ہے
مگر یہ حدیث ضعیف ہے اور اس سے ممانعت صندوقی کی مقصود نہین ہے زرقانی **عن** مالک انہ بلغہ ان
ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تقول ما صدقت بموت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم حتی سمعت وقع الکرازین **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ بی بی ام سلمہ کہتی تھین مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی وفات کا یقین نہین ہوا یہانتک کہ مین نے کدال مارنے کی آواز سنی **ف** یعنے جب قبر کہدنے لگی اور پہاوڑے کی آواز آئی
اوسوقت یقین ہوا یہ امر بسبب حیرت اور دہشت اور تعجب کے تہا نہ اور کسی سبب سے جیسے حضرت عمر کو ابتدا مین حضرت صلعم
کی وفات مین شبہ ہوا تہا پہر جب حضرت ابوبکر نے یہ آیۃ کریمہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ سنائی تو دل کو تسکین ہوئی
وحشت جاتی رہی اس سے کوئی یہ نہ سمجہے کہ عمر رضہ کو اس آیت سے اطلاع نہ تہی بلکہ قلق اور صدمہ مین اکثر آدمی کی ہوش و
حواس باختہ ہوجاتے ہین اور یاد ہوئی چیز بہول جاتی ہے **عن** یحیی بن سعید ان عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت رأیت ثلاثۃ اقمار سقطن فی حجری فقصصت رؤیای علی ابی بکر الصدیق
قالت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودفن فی بیتہا قال لہا ابوبکر ہذا احد اقمارک وہو خیرہا
ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا مین نے خواب مین دیکہا کہ میرے
حجرہ مین تین چاند گر پڑے سو مین نے اس خواب کو ابوبکر صدیق سے بیان کیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات
ہوئی تو حضرت عائشہ کے حجرہ مین دفن ہو چکے ابوبکر نے کہا کہ اون تین چاندون مین سے ایک چاند آپ ہین اور یہ تینون
چاندون مین بہتر ہین **عن** غیر واحد ممن یثق بہ ان سعد بن ابی وقاص وسعید بن زید بن عمرو بن نفیل
توفیا بالعقیق وحملا الی المدینۃ ودفنا بہا **ترجمہ** کئی ایک معتبر لوگون سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور سعید بن
زید رضہ کی وفات ہوئی عقیق مین (ایک موضع ہے قریب مدینہ کے) اور اون کا جنازہ اوٹہکر مدینہ مین آیا اور وہان دفن ہوئے
ف تاکہ نماز جنازہ مین بہت سے لوگ شریک ہون یا قبر کی زیارت لوگ کیا کرین اور دعا ہو اگرچہ جنازہ کو ایک شہر
سے دوسرے شہر مین لیجانا مختلف فیہ ہے بعضون کے نزدیک مکروہ ہے بعضون کے نزدیک مستحب ہے زرقانی **عن**
عروۃ بن الزبیر انہ قال ما احب ان ادفن بالبقیع لان ادفن فی غیرہ احب الی من ان ادفن فیہ انما ہو
احد رجلین اما ظالم فلا احب ان ادفن معہ واما صالح فلا احب ان تنبش لی عظامہ **ترجمہ** عروہ بن
الزبیر نے کہا مجہے بقیع مین دفن ہونا پسند نہین ہے اگر مین کہین اور دفن ہون تو اچہا ہے اس لیے کہ بقیع مین جہان پر
مین دفن ہون گا وہان یا کوئی گنہگار شخص دفن ہو چکا ہے تو اوس کے ساتہ مجہہ دفن ہونا منظور نہین ہے اور یا کوئی
نیک شخص دفن ہو چکا ہے تو مین نہین چاہتا کہ میرے لیے اوسکی ہڈیان کہودی جاوین **الوقوف**
للجنائز والجلوس علی المقابر جنازہ کو دیکہکر کہڑے ہو جانا اور بیٹہنا قبرون پر **عن**
علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقوم فی الجنائز ثم
جلس بعد **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہو جاتے تہے جنازون مین پہر بیٹہنے
لگے بعد اوسکے **ف** جنازہ مین دو وقت کہڑے ہونے کے تہے ایک جب شخص جنازہ کو دیکہے تو اوٹہہ کہڑا ہو
دوسرے جو شخص جنازہ کے ساتہ ہو وہ کہڑا رہے جب تک جنازہ زمین پر رکہا جاوے یہ دونون حکم حدیث

سے منسوخ ہو گئے ابتدا میں آپ کا عمل ایسا ہی تھا پھر یہود کی مشابہت سے آپ نے ترک کیا (زرقانی) **عن** مالك
انه بلغه ان علي بن ابي طالب كان يتوسد القبور ويضطجع عليها **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ تکیہ لگاتے تھے قبروں پر اور لیٹ جاتے تھے اون پر **ف** امام احمد نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا قبروں پر بیٹھنے سے اور مسلم نے روایت کیا کہ فرمایا آپ نے نہ بیٹھو قبروں پر نہ نماز پڑھو
قبروں کیطرف اور فرمایا آپ نے اگر کوئی تم میں سے آگ پر بیٹھے اور اوس کے کپڑے جل کر کھال تک آگ پہونچے تو بہتر
ہے اس سے کہ قبروں پر بیٹھے یہ حدیثیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فعل کے مخالف نہیں اسواسطے امام مالک نے یہ توجیہ
کی کہا مالک نے قبروں پر بیٹھنا منع ہے حاجت کے واسطے یعنی پیشاب اور پاخانہ کے لیے **ف** اور ان حدیثوں
میں ممانعت سے یہی مقصود ہے امام اعظم کا بھی قول یہی ہے **عن** ابي امامة بن سهل بن حنيف يقول كنا
نشهد الجنائز فما يجلس آخر الناس حتى يؤذنوا **ترجمہ** ابو امامہ کہتے تھے ہم جنازوں میں جاتے تھے تو اخیر کا
شخص بھی بدون اذن کے نہ بیٹھتا تھا **ف** یعنی بعد نماز کے جب اون کو اذن ہو جاتا اوسوقت بیٹھتے یا چلے جاتے
بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ میت کے لوگوں سے اجازت لیکر جانا چاہیے اور اکثر علماء کے نزدیک جب جنازہ دفن ہو جاوے
تو اجازت لینا ضرور نہیں ہے

النهي عن البكاء على الميت میت پر رونے کی ممانعت

عن جابر بن عتيك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء يعود عبد الله بن ثابت فوجده قد غلب فصاح به فلم
يجبه فاسترجع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال غلبنا عليك يا ابا الربيع فصاح النسوة وبكين فجعل جابر
بن عتيك يسكتهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهن فاذا وجب فلا تبكين باكية فقالوا يا رسول
الله وما الوجوب قال اذا مات فقالت ابنته والله ان كنت لارجو ان تكون شهيدا فانك قد كنت
قضيت جهازك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قد اوقع اجره على قدر نيته وما تعدون
الشهادة قالوا القتل في سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهداء سبعة سوى القتل في
سبيل الله المطعون شهيد والغرق شهيد وصاحب ذات الجنب شهيد والمبطون شهيد والحرق
شهيد والذي يموت تحت الهدم شهيد والمرأة تموت بجمع شهيد **ترجمہ** جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کو آئے تو دیکھا اون کو بیماری کی شدت میں سو پکارا آپ نے
اون کو اونہوں نے جواب نہ دیا پس آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور فرمایا ہم مغلوب ہو گئے تمہارے پر اے ابو الربیع
ف ابو الربیع کنیت ہے جابر بن عتیک کی **ف** پس رونا شروع کیا عورتوں نے چلا کر اور جابر بن عتیک
اون کو چپ کرانے لگے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابھی عورتوں کو رونے دو جب آن پڑے تو اوس
وقت کوئی نہ روے رونیوالی پوچھا صحابہ نے کیا مطلب ہے آن پڑنے کا فرمایا جب مر جاوے **ف**

اس حدیث سے پکار کر رونے کا جواز قبل موت کے ثابت ہوا لیکن بعد موت کے پکار کر رونا درست نہیں ہے آہستہ رونا درست
ہے یہی مذہب ہے جماعت علماء کا آنحضرت صلعم اپنی صاحبزادی ابراہیم پر اور اپنی صاحبزادی زینبؓ پر روئے لیکن چلا کر نوحہ
کرنا یا میت کے اوصاف بیان کر کے رونا حرام ہے **ف** اتنے مین عبداللہ بن ثابت کی بیٹی نے کہا
مجھے امید تھی کہ تم شہید ہوگے کیونکہ تم سب سامان جہاد کا کر چکے تھے تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اللہ جل جلالہ اوس کو اجر دیگا موافق اوس کی نیت کے تم کس چیز کو شہادت سمجھتی ہو بولے اللہ جل جلالہ
کی راہ مین مارے جانے کو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اوس کے سات شہید اور ہین **ایک**
وہ جو طاعون سے مرجاوے **ف** طاعون کہتے ہین اُس بیماری کو جو عام ہو جاوے جیسے وبا یا اوس پھوڑے
کو جو بغل مین نکلتا ہے **ف** دوسرے وہ جو ڈوب کر مرجاوے تیسرے جو ذات الجنب سے مرجاوے
ف ذات الجنب ایک بیماری ہے مشہور پسلی مین درد ہوتا ہے **ف** چوتھے جو پیٹ کے عارضہ سے مرجاوے
ف مثلاً دستون سے یا استسقا سے یا قولنج سے **ف** پانچوین وہ جو آگ مین جل کر مرجاوے چھٹے
وہ جو دب کر مرجاوے **ف** مثلاً مکان یا دیوار گر پڑے **ف** ساتوین وہ عورت جو زچگی سے مرجاوے
ف یا قبل زچگی کے اوس کے درد سے مرجاوے اور بچہ پیٹ ہی مین رہجاوے (زرقانی) **عَنْ** عَمْرَةَ اَنَّهَا
سَمِعَتْ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقُوْلُ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ
الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُوْدِيَّةٍ تَبْكِيْ عَلَيْهَا اَهْلُهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ
قَبْرِهَا **ترجمہ** عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے انہون نے سنا حضرت عائشہ سے جب اون کے سامنے بیان کیا گیا
کہ عبداللہ بن عمر کہتے ہین مردہ عذاب کیا جاتا ہے زندے کے رونے سے خدا بخشے ابا عبد الرحمن کو **ف**
ابو عبد الرحمن کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی **ف** اونہون نے جھوٹ نہین بولا لیکن وہ بھول گئے یا چوک گئے اصل
اتنی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک یہودن پر جو مر گئی تھی اور لوگ اوس کے اوپر رو رہے تھے
تو آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اوس پر رو رہے ہین اور اوس پر عذاب ہو رہا ہے قبر مین **ف** اس سے عبداللہ بن
عمر یہ سمجھے کہ لوگون کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے درحقیقت ایسا نہین ہے جس کا عمل اوسی کے ساتھ
اللہ جل جلالہ نے فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ایک کا بوجھ دوسرے پر نہ لادا جاوے گا حضرت عمرؓ
نے بھی اس حدیث کا مطلب یہی سمجھا تھا جو عبداللہ بن عمر نے سمجھا واقعہ مین یہ دہوکا تھا اوسکو حضرت ام المومنین
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بیان کر دیا واللہ اعلم **الْحِسْبَةُ فِي الْمُصِيْبَةِ** مصیبت کے وقت
صبر کرنے کا ثواب **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

تموت لاحد من المسلمين ثلثة من الولد فتمسه النار الا تحلة القسم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے تین بچے مرجاویں پھر وہ جہنم میں جاوے یہ ممکن نہیں مگر قسم پورا کرنے کو
ف وہ قسم یہ ہے وان منکم الا واردھا یعنے کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو جہنم پر سے نہ جاوے اس لیے کہ
پلصراط جہنم کے اوپر بنا ہے اوسپر سے ہوکر سب جاویں گے مسلمان پار ہوکر جنت میں جاویں گے اور کافر کٹ
کر جہنم میں گرجاویں گے **عن** ابی النضر السلمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموت لاحد
من المسلمین ثلثة من الولد فیحتسبھم الا کانوا له جنة من النار فقالت امرأة عند رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ او اثنان قال او اثنان **ترجمہ** ابوالنضر سلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین لڑکے مرجاویں اور وہ صبر کرے تو قیامت کے روز وہ لڑکے بچاویں گے اوس کو
جہنم سے ایک عورت نے پوچھا یا رسول اللہ اگر دو مرجاویں آپ نے فرمایا دو بھی **ف** صحیح روایتوں میں دو سے کم نہیں
ہیں لیکن طبرانی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا روایت کیا کہ جس شخص نے تین لڑکوں کو دفن
کیا پھر صبر کیا تو جنت واجب ہوئی اوس کے لیے ام ایمن نے کہا یا رسول اللہ اگر دو کو دفن کیا فرمایا دو بھی پھر اوس نے کہا
اگر ایک کو دفن کیا فرمایا ایک بھی اور ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے آگے بھیجے تین لڑکے نابالغ تو وہ ایک مضبوط قلعہ ہوجاویں گے اوس کے لیے جہنم سے
ابوذر نے کہا میں نے دو بھیجے آپ نے فرمایا دو بھی ابی بن کعب نے کہا میں نے ایک بھیجا آپ نے فرمایا ایک ہی بھی
اور ابن عباس سے بھی ایسا ہی روایت کیا مگر یہ حدیثیں ضعیف ہیں البتہ بخاری نے روایت کیا ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ جب میں اپنے بندے کے بچے کو بلا لیتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے تو اوس کی
کوئی جزا نہیں ہے سوا جنت کے اور یہ حدیث صحیح ہے شامل ہے ایک لڑکے اور دو یا تین سب کو ایک صحیح حدیث میں آیا
ہے کہ یہ لڑکے نابالغ ہوں کیونکہ نابالغ پر شفقت زیادہ ہوتی ہے **عن** ابی هريرة رضي الله تعالى عنه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما يزال المؤمن يصاب في ولده وحامته حتى يلقى الله و
ليست له خطيئة **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمیشہ مسلمان کو مصیبت پہونچتی ہے اوسکی اولاد اور عزیزوں میں یہانتک کہ ملتا ہے اپنے پروردگار سے اور
کوئی گناہ اوسکا نہیں ہوتا **ف** یعنی گناہ اوس کے بوجہ مصیبت اور رنج کے معاف ہوجاتے ہیں **جامع**
الحسبة في المصيبة مصیبت میں صبر کرنے کی مختلف حدیثیں **عن** عبد الرحمن بن القاسم
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليعز المسلمين في مصائبهم المصيبة بي **ترجمہ** عبدالرحمن
بن القاسم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی تمام مصیبتیں ہلکی ہوجاتی ہیں میری مصیبت

کو یاد کرے **ف** یعنی آپ کی وفات سے بڑھکر کوئی مصیبت نہیں ہے تمام دکھہ اور رنج اوسکے مقابلہ میں ہیچ ہین **عن**
اُمِّ سَلَمَةَ زَوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ فَقَالَ
كَمَا اَمَرَهُ اللهُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَاَعْقِبْنِي خَيرًا مِنْهَا اِلَّا فَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ
بِهِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قُلْتُ وَمَنْ خَيرٌ مِنْ اَبِي سَلَمَةَ فَاَعْقَبَهَا اللهُ رَسُولَهُ
صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَهَا **ترجمہ** حضرت بی بی اُم سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص کو کوئی مصیبت پہونچے پہر وہ جیسا اوس کو خدا نے حکم کیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ کر کہے اے
پروردگار مجھکو اس مصیبت مین اجر دے اور اس سے بہتر نیک بدلہ مجھے عنایت فرما تو اللہ تعالی اپنے فضل سے اس
کے ساتھہ ایسا ہی کریگا اُم سلمہ کہتی ہین جب میرے خاوند ابو سلمہ نے وفات پائی تو مین نے یہی دعا مانگی پہر
مینے اپنے جی مین کہا ابو سلمہ سے کون بہتر ہوگا سو اللہ تعالی نے اوسکا بدلہ یہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون سے نکاح کیا **عن** القَاسِمِ بنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ قَالَ هَلَكَتِ امْرَاَةٌ لِي فَاَتَانِي مُحَمَّدُ بنُ كَعْبٍ القُرَظِيُّ يُعَزِّيْنِي بِهَا
فَقَالَ اِنَّهُ كَانَ فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ رَجُلٌ فَقِيهٌ عَالِمٌ عَابِدٌ مُجْتَهِدٌ وَكَانَتْ لَهُ امْرَاَةٌ وَكَانَ بِهَا مُعْجَبًا وَلَهَا مُحِبًّا
فَمَاتَتْ فَوَجَدَ عَلَيهَا وَجْدًا شَدِيدًا وَلَقِيَ عَلَيهَا اَسَفًا حَتّٰى خَلَا فِي بَيتٍ وَغَلَّقَ عَلٰى نَفْسِهِ البَابَ وَاحْتَجَبَ مِنَ النَّاسِ
فَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيهِ اَحَدٌ وَاِنَّ امْرَاَةً سَمِعَتْ بِهِ فَجَاءَتْهُ فَقَالَتْ اِنَّ لِي اِلَيهِ حَاجَةً اَسْتَفْتِيهِ فِيهَا لَيْسَ يُجْزِيْنِي
فِيهَا اِلَّا مُشَافَهَتُهُ فَذَهَبَ النَّاسُ وَلَزِمَتْ بَابَهُ وَقَالَتْ مَا لِي مِنْهُ بُدٌّ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ اِنَّ هٰهُنَا امْرَاَةً اَرَادَتْ
اَنْ تَسْتَفْتِيَكَ وَقَالَتْ اِنْ اَرَدْتُ اِلَّا مُشَافَهَتَهُ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ وَهِيَ لَا تُفَارِقُ البَابَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهَا فَدَخَلَتْ
عَلَيهِ فَقَالَتْ اِنِّي جِئْتُكَ اَسْتَفْتِيكَ فِي اَمْرٍ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنِّي اسْتَعَرْتُ مِنْ جَارَةٍ لِي حُلِيًّا فَكُنْتُ اَلْبَسُهُ وَاُعِيرُهَا
زَمَانًا ثُمَّ اِنَّهُمْ اَرْسَلُوا اِلَيَّ فِيهِ اَفَاُؤَدِّيهِ اِلَيهِمْ فَقَالَ نَعَمْ وَاللهِ فَقَالَتْ اِنَّهُ مَكَثَ عِنْدِي زَمَانًا فَقَالَ ذٰلِكَ اَحَقُّ لِرَدِّكِ
اِيَّاهُ عَلَيهِمْ حِينَ اَعَارُوكِيهِ زَمَانًا قَالَ فَقَالَتْ اَيْ يَرْحَمُكَ اللهُ اَفَتَاْسَفُ عَلٰى مَا اَعَارَكَهُ اللهُ ثُمَّ اَخَذَهُ مِنْكَ
وَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْكَ فَاَبْصَرَ مَا كَانَ فِيهِ وَنَفَعَهُ اللهُ بِقَوْلِهَا **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ میری زوجہ مرگئی سو
آئے محمد بن کعب قرظی تعزیت دینے مجکو اور کہا کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص فقیہ عالم عابد مجتہد تہا اور اوسکی ایک بیوی تہی
جسپر وہ نہایت شیفتہ تہا اور اوسکو بہت چاہتا تہا اتفاق سے وہ عورت مرگئی تو اس شخص کو نہایت رنج ہوا اور بڑا
افسوس ہوا اور وہ ایک گہر مین دروازہ بند کرکے بیٹھ رہا اور لوگون سے ملاقات چہوڑدی تو اوسکے پاس کوئی
نہ جاتا تہا ایک عورت نے یہ قصہ سُنا اور اوسکے دروازہ پر جاکر کہا کہ مجھکو ایک مسئلہ پوچھنا ہے مین اُسی
سے پوچھونگی بغیر اوس سے ملے ہوئی یہ کام نہین ہوسکتا تو اور جتنے لوگ آئے تہے وہ چلے گئے اور
وہ عورت دروازہ پر جمی رہی اور کہا کہ بغیر اوس سے ملے کوئی علاج نہین ہے سو ایک شخص نے اندر

جاکر اوسکو اطلاع دی اور بیان کیا کہ ایک عورت مسئلہ پوچھنے کو تم سے آئی ہے اور وہ کہتی ہے کہ مین تمسے ملا چاہتی ہون
تو سب لوگ چلے گئے مگر وہ عورت دروازہ چھوڑکر نہین جاتی تب اوس شخص نے کہا اچہا اوسکو آنے دو پس آئی
وہ عورت اوسکی پاس اور کہا کہ مین ایک مسئلہ تجہہ سے پوچھنے کو آئی ہون وہ بولا کیا مسئلہ ہے اوس عورت نے کہا مین
نے اپنے ہمسایہ مین ایک عورت سے کچھ زیور مانگ کر لیا تہا تو مین ایک مدت تک اسکو پہنا کی اور اور لوگون کو مانگنے پر
دیا کی اب اوس عورت نے وہ زیور مانگ بہیجا ہے کیا مین اوسے پہر دیدون اس شخص نے کہا ہان قسم خدا کی پہیر دے عورت
نے کہا وہ زیور ایک مدت تک میرے پاس رہ چکا ہے اوس شخص نے کہا کہ اس سبب سے اور زیادہ تجہے پہیرنا ضرور ہے
کیونکہ ایک زمانے تک تجہے اوس نے مانگنے پر دیا عورت بولی اے فلانے خدا تجہہ پر رحم کرے تو کیون افسوس کرتا ہے
اوس چیز پر جو اللہ جل جلالہ نے تجہے مستعار دی تہی پہر تجہہ سے لے لی اللہ جل جلالہ اوسکا زیادہ حقدار ہے تجہہ سے جب اوس
شخص نے غور کیا اور عورت کی بات سے اللہ تعالے نے اوسکو نفع دیا **ف** اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مثال
کے طور پر کوئی بات کرنا جہوٹ نہین ہوتا **مَا جَاءَ فِي الْاِخْتِفَاءِ وَهُوَ النَّبْشُ** کفن چوری کے بیان
مین **عَنْ** عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُوْلُ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَفِيَ وَالْمُخْتَفِيَةَ
یعنے نَبَّاشَ الْقُبُوْرِ **ترجمہ** عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
مرد پر جو کفن چورا وے اور اوس عورت پر جو کفن چورا وے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُوْلُ كَسْرُ عَظْمِ الْمُسْلِمِ مَيِّتًا كَكَسْرِهٖ وَهُوَ حَيٌّ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ فرماتی تہین کہ میت مسلمان کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنا
کہا امام مالک نے یعنے گناہ مین دونو برابر مین **ف** اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے عائشہ صدیقہ
سے مرفوعاً روایت کیا ہے **جَامِعُ الْجَنَائِزِ** جنازون کے احکام مین مختلف حدیثین **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى صَدْرِهَا
وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے انہون
نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وفات کے پیشتر جب آپ تکیہ لگائے ہوئے تہے حضرت عائشہ کے سینے پر اور حضرت
عائشہ کان لگائی ہوئی تہین آپ کی طرف فرماتی تہی یا اللہ بخشدے مجہہ کو اور رحم کر مجہہ پر اور ملادے مجہہ کو بڑے
درجے کے رفیقون سے **ف** یعنی انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین سے اور بعضون نے کہا رفیق اعلی
سے مراد جبریل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام مین اور بعضون نے کہا جنت مراد ہے اور بعضون نے کہا
خود اللہ جل جلالہ کی ذات مقدس مراد ہے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوْتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ قَالَتْ فَسَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ ذَاهِبٌ **ترجمہ**

حضرت بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کوئی پیغمبر نہیں مرتا ہے یہانتک کہ اوسکو اختیار دیا
جاتا ہے **ف** دنیا میں رہنے یا دنیا سے جانے میں **ف** کہا حضرت عائشہ نے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں نے اختیار کیا بلند رفیقوں کو جب میں نے جانا کہ آپ جانے والے ہیں دنیا سے **ف**
ابو الاسود نے مغازی میں روایت کیا کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے آپ پر حالت مرض میں اور مرضی مبارک کو دریافت
کیا اور امام احمد نے روایت کیا کہ فرمایا آپ نے مجھے دنیا کے اور جنت کے خزانوں کی کنجیاں ملیں اور مجھے اختیار دیا گیا کہ
دنیا کو لوں یا اپنے پروردگار کی ملاقات کو اور جنت کو تو میں نے اختیار کیا اپنے رب کی ملاقات کو (زرقانی) **عن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ
وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ
لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح اور شام اوسکو مقام اوسکا بتایا جاتا ہے اگر جنت والوں میں سے ہے تو
جنت میں اور جو دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ میں اور کہا جاتا ہے کہ یہ ٹھکانا ہے تیرا جب تجھے اوٹھاوے گا
اللہ جل جلالہ دن قیامت کے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ
اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام بدن کو آدمی
کے زمین کھاجاتی ہے مگر ریڑھ کی ہڈی کو اوسی سے پیدا ہوا اور اوسی سے پیدا کیا جاویگا دن قیامت کے **ف** اس حدیث
سے انبیا اور شہدا کے بدن مستثنی ہیں اون کے بدنوں کو زمین نہیں کھاتی **عن** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ يَعْلُقُ فِيْ شَجَرَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ اِلٰى جَسَدِهٖ
يَوْمَ يَبْعَثُهٗ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح ایک پرندہ
کی شکل بن کر جنت کے درخت سے لٹک رہتی ہے یہانتک کہ اللہ جل جلالہ پھر اوس کو لوٹا دے گا اوس کے بدن
کی طرف جس دن اوسکو اوٹھاویگا **ف** بعض علما نے کہا ہے کہ مراد اوس مومن سے وہ مومن ہے جو شہید ہوکر
مرے اور بعضوں نے کہا ہے ہر مومن مراد ہے (زرقانی) **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ عَبْدِيْ لِقَائِيْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِيْ كَرِهْتُ لِقَاءَهٗ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ جل جلالہ نے جب میرا بندہ میری ملاقات چاہتا ہے تو میں بھی اوسکی ملاقات چاہتا ہوں اور
جب وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے تو میں بھی اوس سے نفرت کرتا ہوں **ف** صحیحین میں ہے کہ جب
آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تو حضرت عائشہ رضی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سبھی موت کو برا

جانتے ہین آپ نے فرمایا اس حدیث کا یہ مطلب نہین ہے کہ جب مومن کی موت قریب آتی ہے تو اوسکو خوشخبری
دی جاتی ہے اللہ جل جلالہ کی رضامندی اور کرامت کی تو وہ سب چیزون سے زیادہ چاہتا ہے اللہ جل جلالہ سے ملنے کو اور کافر
کی جب موت قریب آتی ہے تو اوسکو اطلاع دیجاتی ہے اللہ جل جلالہ کے عذاب اور عقوبت سے تو وہ سب چیزون سے زیادہ
برا جانتا ہے اللہ جل جلالہ سے ملنے کو از زرقانی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ فَاحْرِقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ بِهٖ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَ
اَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَغَفَرَ لَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہین کی تھی جب وہ مرنے لگا
تو اپنے لوگون سے بولا کہ بعد مرنے کے مجھے جلانا اور میری راکھ کے دو حصے کرکے ایک حصہ خشکی مین ڈالدینا
اور ایک حصہ دریا مین اس لیے کہ اگر اللہ تعالے نے مجھے پالیا تو ایسا عذاب کرے گا کہ سارے جہان مین ویسا عذاب کسی
کو نکرے گا جب وہ مرگیا تو اوس کے لوگون نے ایسا ہی کیا اللہ جل جلالہ نے خشکی کو حکم کیا اوس نے تمام راکھ اکٹھا
کردی پھر دریا کو حکم کیا اُس نے بھی اکٹھا کردی بعد اُس کے اللہ جل جلالہ نے پوچھا کہ تو نے ایسا کیون کیا وہ بولا
تیرے خوف سے اے پروردگار اور تو خوب جانتا ہے پس بخشدیا اوسکو اللہ جل جلالہ نے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ
اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ كَمَا تُنَاتَجُ الْاِبِلُ مِنْ بَهِيْمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يَمُوْتُ وَ
هُوَ صَغِيْرٌ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہر بچہ پیدا ہوتا ہے دین اسلام پر پھر ماں باپ اوسکو اوسکو یہودی بناتے ہین یا نصاری بناتے ہین **ف**
یعنے جب آدمی پیدا ہوتا ہے تو اوس کی طبیعت قابل ہوتی ہے ہدایت کے مگر ماں باپ کی صحبت سے جس دین
پر وہ ہوتے ہین اوسی طریقہ پر وہ بھی ہوجاتا ہے **ف** جیسے اونٹ پیدا ہوتا ہے صحیح سلامت جانور سے بھلا
اوس مین کوئی کنکٹا بھی ہوتا ہے **ف** پھر لوگ اوس کا کان کاٹ کر کنکٹا کردیتے ہین وہ تو صحیح الاعضا
پیدا ہوتا ہے **ف** صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جو بچے چھوٹے پن مین مرجاوین اون کا کیا حال ہوگا فرمایا آپ
نے اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے بڑے ہوکر **ف** اس لیے اون کا حال معلوم نہین تو نہ اون کو جنتی کہہ
سکتے ہین نہ دوزخی شاید یہ حدیث کافرون کے بچون مین ہے ورنہ مسلمانون کی بچے جنتی مین باجماع علما
کافرون کے بچون مین علما کا بہت اختلاف ہے اوس مین دس قول مین ذکر کیا اون کو زرقانی نے بعضون کے
نزدیک اللہ تعالے کی مشیت پر موقوف مین چاہے جنتی کرے چاہے دوزخی بعضون کے نزدیک اپنے

والدین سے زیادہ ہیں بعضوں کے نزدیک جنت اور دوزخ کے بیچ میں رہیں گے بعضوں کے نزدیک جنت والوں کے
خادم ہوں گے بعضوں کے نزدیک خاک ہو جاویں گے بعضوں کے نزدیک جہنم میں جاویں گے بعضوں کے نزدیک
اون کا امتحان ہوگا بعضوں کے نزدیک اس مسئلہ میں توقف ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے بعضوں
کے نزدیک زبان کو اس مسئلہ میں روکنا چاہیے بعضوں کے نزدیک جنت میں جاویں گے واللہ اعلم (زرقانی) مخفی
نرہے کہ توقف کرنا اور زبان کو روکنا دونوں ایک ہیں فرق کرنا ان میں مشکل ہے ہکذا فی فتح الباری **عن**
ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول
یا لیتنی مکانہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہیں قائم ہوگی
یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے شخص کے قبر کے سامنے سے نکلکر کہے گا کاش کہ میں اسکی جگہ قبر میں ہوتا **ف** یہ سبب
بلا سے دنیا کے فتنوں کے اور زوال دین کے خوف سے یا معاصی کے ظہور سے اور کثرت فسق و فجور سے یا بلیات اور مصائب
کی کثرت سے **عن** ابی قتادۃ بن ربعی انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال
مستریح و مستراح منہ قالوا یا رسول اللہ ما المستریح وما المستراح منہ قال العبد المؤمن یستریح من
نصب الدنیا واذاھا الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب **ترجمہ**
ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گذرا ایک جنازہ تو فرمایا آپ نے مستریح ہے یا مستراح منہ صحابہ نے
پوچھا مستریح کسکو کہتے اور مستراح منہ کسکو کہتے ہیں فرمایا آپ نے بندہ مومن مستریح ہے یعنے جب مرجاتا ہے تو دنیا
کی تکلیفوں اور ایذیتوں سے نجات پاکر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں راحت پاتا ہے اور بندہ فاسق مستراح منہ ہے جب
وہ مرجاتا ہے تو لوگوں کو اور بستیوں کو اور درختوں کو اور جانوروں کو اس سے راحت ہوتی ہے **ف** اسواسطے
کہ وہ اپنی زندگی میں لوگوں پر ظلم کرتا تھا شہروں کو بستیوں کو اوجاڑتا تھا درختوں کو کاٹتا تھا جانوروں سے طاقت
سے زیادہ محنت لیتا تھا **عن** ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لما مات عثمان بن مظعون ومر بجنازتہ ذھبت ولم تلبس منھا بشیء **ترجمہ**
ابو النضر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب گذرا اون پر جنازہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا تم چلے گئے تم دنیا سے اور نہیں لیا اوس میں سے کچھ **ف** یعنی وہ چیز جو خدا سے غافل کرے کیونکہ
دنیا اوسی کا نام ہے **بیت** چیست دنیا از خدا غافل بدن نے قماش و نقرہ و فرزند و زن +
عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فلبس
ثیابہ ثم خرج قالت فامرت جاریتی بریرۃ تتبعہ فتبعتہ حتی جاء البقیع فوقف فی ادناہ ما شاء اللہ ان یقف ثم
انصرف فسبقتہ بریرۃ فاخبرتنی فلم اذکر لہ شیئا حتی اصبح ثم ذکرت ذلک لہ فقال انی بعثت الی

اَهْلِ الْبَقِيعِ لِاَدْعُوَ لَهُمْ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے کہ گم ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک رات تو اور کپڑے پہنے پہر چلے آپ تو کہا مین نے اپنی لونڈی بریرہ سے کہ پیچھے پیچھے جا ان کے اپنے گئی تو گئی
وہ یہانتک کہ آپ پہونچے بقیع کو اور کہڑے ہوئے قریب اوس کے جب تک خدا کو منظور تہا آپ کا کہڑا رہنا پہر لوٹے
آپ تو بریرہ آپ سے اول میرے پاس آن پہونچی اور مین نے کچھ ذکر آپ سے نہین کیا یہانتک کہ صبح ہوئی پہر
مین نے ذکر کیا اُس کا حضرت سے تو فرمایا مجھے حکم ہوا تہا بقیع والون پاس جانے کا تاکہ دعا کرون اون کے لیے
ف بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا اللہم اجعلہ مدفنی یا رب العالمین **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ
اَسْرِعُوا بِجَنَائِزِكُمْ فَاِنَّمَا هُوَ خَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهُ اِلَيْهِ اَوْشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ **ترجمہ**
نافع سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جلدی کرو جنازہ کو لیے ہوئے چلنے مین اس لیے کہ اگر وہ اچھا ہے تو جلدی
اوسکو بہتری کیطرف لیے جاتے ہو اور اگر برا ہے تو اپنے کندہون سے جلدی اوتارتے ہو **ف** مراد یہ ہے کہ معمولی چال
سے ذرا تیز چلے اور یہ امر استحبابی ہے نہ وجوبی لیکن ابن حزم کے نزدیک وجوبی ہے اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ
رضی اللہ تعالے عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے **تَمَّ كِتَابُ الْجَنَائِزِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ** تمام ہوئی کتاب جنازون کی حمد کا
شکر ہے خدا اکریم کا اتمام ہوا **شروع ہوا كِتَابُ الصِّيَامِ** کتاب روزہ کے بیان مین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

مَاجَاءَ فِي رُؤْيَةِ الْهِلَالِ لِلصِّيَامِ وَالْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ

رمضان کا چاند دیکھنے کا بیان اور رمضان مین روزہ افطار کرنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَاتَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَاتُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ
فَاقْدُرُوْا لَهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا تو فرمایا نہ روزہ
رکہو تم یہانتک کہ چاند دیکہو رمضان کا اور نہ روزے موقوف کرو یہانتک کہ چاند دیکہو شوال کا سو اگر چاند چھپ جاوے
ابر سے پس گن لو دن رمضان کے **ف** یعنے تیس دن پورے کر لو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ فَلَاتَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَاتُفْطِرُوْا حَتّٰى
تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے تو روزہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھو اور نہ روزہ موقوف
کرو جب تک چاند نہ دیکھو پس اگر ابر ہووے تو شمار کرو **ف** یعنی تیس دن پورے کرلو جب ابر ہو تو رمضان
کے چاند کے واسطے ایک گواہ عادل یا دو گواہ کافی ہین اور شوال کے چاند کے واسطے دو گواہ ضرور ہین یہ ابوحنیفہ
اور شافعی علیہما الرحمۃ والغفران کا قول ہے اور امام احمد اور مالک کے نزدیک رمضان کے چاند کے واسطے
بہی دو گواہ ضرور ہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ

لَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کر کے کہ نہ روزہ رکہو جب تک چاند نہ دیکہو تو اگر ابر ہو تو تیس روزے پورے کرو **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ الْهِلَالَ رُئِيَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِعَشِيٍّ فَلَمْ يُفْطِرْ عُثْمَانُ حَتّٰى أَمْسٰى وَغَابَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عثمان بن عفان رضے اللہ تعالی عنہ کے زمانہ مین چاند دکہائی دیا تیسرے پہر کو تو روزہ نہ توڑا حضرت عثمان نے یہانتک کہ شام ہوگئی اور آفتاب ڈوب گیا **ف** کیونکہ یہ چاند گذشتہ رات کا نہ تہا بلکہ آیندہ رات کا تہا البتہ اگر قبل زوال کے دکہائی دیوے تو گذشتہ رات کا ہے بعضون کے نزدیک اور بعضون کے نزدیک آیندہ رات کا ہے یہی صحیح ہے **کہا** یحیی نے سُنا مین نے مالک سے کہتے تہے جو شخص اکیلا آپ ہی رمضان کا چاند دیکہے وہ روزہ رکہے اس لیے کہ اوسکو افطار کرنا درست نہین جب وہ جانتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہے اور جس نے آپ ہی اکیلے شوال کا چاند دیکہا تو وہ روزہ نہ توڑے اس واسطے کہ لوگ متہم کرین گے کہ ہم مین سے وہ شخص جس کا اعتبار نہین ہے روزہ نہین رکہتا اور جب اون لوگون پر چاند ہونا کہلجاوے تو کہے کہ مین نے چاند دیکہا تہا **ف** مگر مین نے نہین کہا - یہ قول ابو حنیفہ اور احمد کا ہے اور شافعی اور ابو ثور کے نزدیک روزہ نہ رکہے البتہ اگر تہمت کا خوف ہو تو رکہے مگر نیت افطار کی رکہے **ف** اور جس نے دن ہی سے شوال کا چاند دیکہا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ تمام کرے اس لیے کہ وہ چاند اوس رات کا ہے جو آنے والی ہے **کہا** یحیی نے سُنا مین نے مالک سے کہ اگر لوگون نے عید کے روز روزہ رکہا اس گمان سے کہ وہ رمضان کا دن ہے پہر ایک شخص معتبر آیا اور اوس نے کہا کہ تمہارے روزہ رکہنے سے پیشتر ایک روز چاند دکہائی دیا اور یہ دن اکتیسوان ہے تو وہ روزہ توڑ ڈالین جس وقت انکو یہ خبر پہونچے مگر جب زوال آگیا ہو تو نماز عید کی نہ پڑہین **ف** اوس روز بلکہ دوسرے روز پڑہین اگر قبل زوال کے خبر پہونچے تو روزہ توڑ کر عید کی نماز بہی پڑہ لین

مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ

روزہ کی نیت کا بیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَصُومُ إِلَّا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضے نے کہا روزہ کسی شخص کا درست نہین ہوتا جب تک کہ نیت نہ کرے قبل صبح صادق کے -
ف خواہ رمضان کا روزہ ہو یا غیر رمضان کا یہی مذہب مشہور اور صحیح ہے اور بعضون کے نزدیک نفل روزے کی نیت زوال کے قبل تک درست ہے **عَنْ** عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ اور ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہما نے بہی ایسا ہی فرمایا

مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْفِطْرِ

روزہ جلد افطار کرنے کا بیان **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ اچہے رہینگے اپنے دین مین جب تک وہ جلدی

افطار کر گئے **فائدہ** یعنے جب آفتاب کے غروب کا یقین ہوجاوے دیکھنے سے یا شہادت سے تو روزہ کھولنے مین دیر نہ کرے ابوداود اور ابن خزیمہ نے زیادہ بیان کیا اس لیے کہ یہود اور نصاریٰ دیر کرتے ہین روزہ کھولنے مین تارے دکھائی دینے تک یہ حکم مستحب ہے اگر کوئی قصداً تاخیر کو افضل سمجھکر دیر کرے گا تو مکروہ ہے اور جو یہ سمجھکر تاخیر کرے کہ روزہ پورا ہوگیا غروب آفتاب سے تو مکروہ نہین ہے افسوس ہے اس زمانہ مین برعکس معاملہ ہوگیا سحری کھانے مین دیر کرنا چاہیے اوسکو جلدی بہت رات رہتے سحری کھا لیتے ہین اور روزہ جلد کھولنا چاہیے اس مین دیر کرتے ہین اسیوجہ سے اون کا دین اچھا نہ رہا پیشین گوئی آپ کی ٹھیک ہوئی **عن** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ اچھے رہین گے جبتک روزہ جلدی کھولین گے **عن** حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ کَانَا یُصَلِّیَانِ الْمَغْرِبَ حِیْنَ یَنْظُرَانِ اِلَی اللَّیْلِ الْاَسْوَدِ قَبْلَ اَنْ یُفْطِرَا ثُمَّ یُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ وَذٰلِکَ فِیْ رَمَضَانَ **ترجمہ** حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ اور حضرت عثمان بن عفانؓ نماز پڑھتے تھے مغرب کی رمضان مین جب سیاہی ہوتی تھی پچھان کی طرف پھر بعد نماز کے روزہ کھولتے تھے **ف** کیونکہ مغرب کی نماز جلدی پڑھتے تھے اسوجہ سے روزہ کا وقت مکروہ نہ ہوتا تھا ابن ابی شیبہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ مین نے کبھی نہین دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے مغرب کی قبل افطار کے اگرچہ ایک ہی گھونٹ پانی کا ہو۔ پس پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدم ہے حضرت عمر اور عثمان کی پیروی سے اور شاید یہ فعل اون کا کسی عذر کے سبب سے ہو **مَا جَاءَ فِیْ صِیَامِ الَّذِیْ یُصْبِحُ جُنُبًا** جو شخص جنب ہو اور صبح ہوجاوے اوسکے روزہ کا بیان **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ وَاقِفٌ عَلَی الْبَابِ اَنَا اَسْمَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُصْبِحُ جُنُبًا وَاَنَا اُرِیْدُ الصِّیَامَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُصْبِحُ جُنُبًا وَاَنَا اُرِیْدُ الصِّیَامَ فَاَغْتَسِلُ وَاَصُوْمُ فَقَالَ لَہُ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَخْشَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَعْلَمَکُمْ بِمَا اَتَّقِیْ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کھڑے ہوئے تھے دروازہ پر اور مین سن رہی تھی اے رسول اللہ صبح ہوجاتی ہے اور مین جنب ہوتا ہون روزہ کی نیت سے تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین بھی جنب ہوتا ہون اور صبح ہوجاتی ہے روزہ کی نیت سے تو مین غسل کرکے روزہ رکھتا ہون بولا وہ شخص یا رسول اللہ آپ کا کیا کہنا آپ ہم سے تھوڑے ہین اللہ جل جلالہ نے آپکے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشدیے تو غصے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ف** اسواسطے کہ وہ اس فعل کو خاصہ آپ کا سمجھا حالانکہ آپنے فرمایا

کہ یہ امر درست ہے دوسرے یہ بات ہے کہ وہ یہ سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ مغفرت گناہوں کے بےخوف ہیں
حالانکہ ایسا نہ تھا **ف** فرمایا آپ نے مین امید رکہتا ہون کہ تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا اور تم سب سے
زیادہ جاننے والا پرہیزگاری کی باتون کا ہون گا **فائدہ** اس لیے کہ آپ سب سے زیادہ مقرب تہے خداوند کریم کے
اور جسقدر آدمی زیادہ مقرب ہو اوسیقدر اوسکو احتیاط کرنا پڑتی ہے **عن** عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا قَالَتَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ
فِي رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُومُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اون دونون نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنب ہوتے تہے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہو جاتی تہی رمضان مین پہ روزہ
رکہتے تہے **ف** احتلام پیغمبرون کو نہین ہوتا کیونکہ احتلام شیطان کے زور سے ہے اور پیغمبرون پر شیطان کا بس
نہین چلتا اور بعضون کے نزدیک پیغمبرون کو بہی احتلام ہوتا ہے لیکن پہلا مذہب بہت مشہور ہے (زرقانی)
عن أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَذُكِرَ لَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
يَقُولُ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَتَذْهَبَنَّ إِلَى أُمَّيِ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ
وَأُمِّ سَلَمَةَ فَلْتَسْأَلْهُمَا عَنْ ذٰلِكَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا كُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذُكِرَ لَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ
ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَتَرْغَبُ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصْنَعُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا وَاللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا
مِنْ جِمَاعٍ مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ
كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا قَالَتَا فَقَالَ مَرْوَانُ أَقْسَمْتُ
عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَتَرْكَبَنَّ دَابَّتِي فَإِنَّهَا بِالْبَابِ فَلْتَذْهَبَنَّ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَإِنَّهُ بِأَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ فَلْتُخْبِرَنَّهُ
بِذٰلِكَ فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَتَحَدَّثَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ
فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا عِلْمَ لِي بِذٰلِكَ إِنَّمَا أَخْبَرَنِيهِ مُخْبِرٌ **ترجمہ** ابو بکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ مین اور میرے باپ
عبد الرحمن دونون بیٹہے تہے مروان بن الحکم کے پاس اور مروان اون دنون مین حاکم تہے مدینہ کے تو اون سے
ذکر کیا گیا کہ ابو ہریرہ کہتے ہین جو شخص جنب ہو اور صبح ہو جاوے تو اوس کا روزہ نہو گا مروان نے کہا قسم دیتا ہون تم
کو اے عبد الرحمن تم جاؤ ام المومنین حضرت عائشہ اور ام المومنین ام سلمہ پاس اور پوچہو اون سے یہ مسئلہ تو گئے عبد الرحمن
اور گیا مین ساتہ اون کے یہانتک کہ پہونچے ہم ام المومنین عائشہ پاس تو سلام کیا اونکو عبد الرحمن نے پہر کہا اے ام المومنین
ہم بیٹہے تہے مروان بن الحکم کے پاس اون سے ذکر ہوا کہ ابو ہریرہ کہتے ہین جس شخص کو صبح ہو جاوے اور وہ جنب ہو تو اسکا

روزہ نہ ہوگا فرمایا حضرت عائشہ رضی نے ایسا نہیں ہے جیسا کہ کہا ابوہریرہ رضی نے اے عبد الرحمن کیا تو منہ پھیرتا ہے اوس کام
سے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے کہا عبد الرحمن نے نہیں قسم خدا کی فرمایا حضرت عائشہ نے مین گواہی
دیتی ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ اونکو صبح ہو جاتی تہی اور وہ جنب ہوتے تھے جماع سے نہ احتلام سے پھر روزہ
رکھتے تھے اوسدن کہا ابوبکر نے پھر نکلے ہم یہانتک کہ پہونچے ام المومنین ام سلمہ پاس اور پوچہا ہم نے اون سے
اس مسئلہ کو اونہون نے بہی یہی کہا جو حضرت عائشہ رضی نے کہا تہا ابوبکر نے پھر نکلے ہم اور آئے مروان بن الحکم
پاس اون سے عبد الرحمن نے بیان کیا قول حضرت عائشہ اور ام سلمہ کا تو کہا مروان نے قسم دیتا ہون مین تم کو اے
ابو محمد تم سوار ہو کر جاؤ میرے جانور پر جو دروازہ پہ ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ پاس کیونکہ وہ اپنی زمین میں
ہے عقیق مین **ف** عقیق ایک مقام کا نام ہے جو تہوڑے فاصلہ پہ ہے مدینہ سے **ف** اور اطلاع کرو
اون کو اس مسئلہ سے تو سوار ہوئے عبد الرحمن اور مین بہی اون کے ساتہہ سوار ہوا یہانتک کہ آئے ہم ابوہریرہ پاس
تو ایک ساعت تک باتین کین اون سے عبد الرحمن نے پھر بیان کیا اون سے اس مسئلہ کو تو ابوہریرہ نے کہا
مجہے علم نہین تہا اس مسئلہ کا بلکہ ایک شخص نے مجہہ سے بیان کیا تہا **ف** یعنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے بلا واسطہ اس مسئلہ کو نہین سنا تہا اسیواسطے غلطی ہوئی **عَنْ** عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا قَالَتَا إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ
احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ اور ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جنب ہوتے تہے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہو جاتی تہی پہر روزہ رکہتے تہے **مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ
فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ** روزہ دار کو بوسہ لینے کی اجازت کا بیان **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ
امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فِي رَمَضَانَ فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ وَجْدًا شَدِيْدًا فَأَرْسَلَ امْرَأَتَهُ تَسْأَلُ لَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَدَخَلَتْ
عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهَا فَأَخْبَرَتْهَا أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَرَجَعَتْ إِلٰى زَوْجِهَا فَأَخْبَرَتْهُ فَزَادَهُ ذٰلِكَ شَرًّا وَقَالَ لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ يُحِلُّ لِرَسُوْلِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ رَجَعَتِ امْرَأَتُهُ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَتْ عِنْدَهَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِهٰذِهِ الْمَرْأَةِ فَأَخْبَرَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَخْبَرْتِيْهَا أَنِّيْ أَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ قَدْ أَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ إِلٰى زَوْجِهَا
فَأَخْبَرَتْهُ فَزَادَهُ ذٰلِكَ شَرًّا وَقَالَ لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ مَا شَاءَ فَغَضِبَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهِ **ترجمہ** عطاء بن یسار سے
روایت ہے کہ ایک شخص نے بوسہ دیا اپنی عورت کو اور وہ روزہ دار تہا رمضان مین سو اوسکو بڑا رنج ہوا **ف**

اس خیال سے کہ شاید یہ بڑا گناہ ہے **ف** اور اوس نے اپنی عورت کو بہیجا ام المؤمنین ام سلمہ پاس تاکہ پوچہے اون سے
اس مسئلہ کو تو آئی وہ عورت ام سلمہ پاس اور بیان کیا اون سے ام سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے ہین
روزے مین تب وہ اپنے خاوند پاس گئی اور اسکو خبر کردی پس اور زیادہ رنج ہوا اوسکے خاوند کو اور کہا اوس نے ہم
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سی نہین ہین اللہ اپنے رسول کے لیے جو چاہتا ہے حلال کر دیتا ہے پہر آئی اوسکی عورت
ام سلمہ پاس اور دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی وہین موجود ہین سو پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا
اوس عورت کو تو بیان کیا آپ سے ام سلمہ نے سو فرمایا آپ نے تو نے کیون نہ کہدیا اس سے کہ مین بہی یہ کام کرتا ہون یعنی
روزے مین بوسہ لیتا ہون ام سلمہ نے کہا مین نے کہدیا لیکن وہ گئی اپنے خاوند پاس اور اوسکو خبر کی سو اسکو اور زیادہ
رنج ہوا اور وہ بولا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے نہین ہین حلال کرتا ہے اللہ جل جلالہ جو چاہتا اپنے رسول
کے لیے پس غصہ ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا آپ نے قسم خدا کی مین تم سب سے زیادہ ڈرتا ہون اللہ تعالے
سے اور تم سب سے زیادہ پہچانتا ہون اوسکی حدون کو **ف** یعنے فرائض اور ارکان دین اور حلال وحرام کو تم سب سے
زیادہ پہچانتا ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بوسہ لینا جوان اور بوڑہے دونون کو درست ہے لیکن جوان کو جب مکروہ ہے
کہ خوف جماع کا ہو اگر صرف بوسہ پر اوس نے قناعت کی تو روزے مین کچہ نقصان نہین البتہ اگر انزال ہو گیا تو روزہ فاسد
ہوگا **عن** عائشة ام المؤمنين انها قالت ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليقبل بعض ازواجه
وهو صائم ثم تضحك **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ کہتی تہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتے تہے اپنی
بعض بیبیون کو اور وہ روزہ دار ہوتے تہے پہر ہنستی تہین **ف** اس لیے کہ بعض بیبیون سے وہی خود آپ مراد ہین
لیکن بوجہ شرم کے تصریح نہین کرتی تہین **عن** يحيى بن سعيد ان عاتكة ابنة زيد بن عمرو بن نفيل
امرأة عمر بن الخطاب كانت تقبل رأس عمر بن الخطاب وهو صائم فلا ينهاها **ترجمہ** یحیے بن سعید سے
روایت ہے کہ عاتکہ بیبی حضرت عمر کی بوسہ دیتی تہین سر کو حضرت عمر کے اور حضرت عمر روزہ دار ہوتے تہے لیکن اون کو
منع نہین کرتے تہے **عن** عائشة بنت طلحة انها كانت عند عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
فدخل عليها زوجها هنالك وهو عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي بكر الصديق وهو صائم فقالت له عائشة
ما يمنعك ان تدنو من اهلك فتقبلها وتلاعبها فقال اقبلها وانا صائم قالت نعم **ترجمہ** عائشہ بنت
طلحہ سے روایت ہے کہ وہ ام المومنین عائشہ پاس بیٹہی تہین اتنے مین اون کے خاوند عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر
صدیق بہتیجے حضرت عائشہ کے آئے اور وہ روزہ دار تہے تو کہا اون سے حضرت عائشہ نے تم کیون نہین جاتے اپنی
بی بی پاس پس بوسہ لو اون کا اور کہیلو اون سے تو کہا عبد اللہ نے بوسہ لون مین اون کا اور مین روزہ دار ہون
حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا ہان **عن** زيد بن اسلم ان ابا هريرة وسعد بن ابي وقاص كانا يرخصان

فی القبلۃ للصائم ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابوہریرہ اور سعد بن ابی وقاص روزہ دار کو اجازت دیتے تھے بوسہ

کی ماجاء فی التشدید فی القبلۃ للصائم روزہ دار کو بوسہ کی ممانعت کا بیان عن

مالک انہ بلغہ ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت اذا ذکرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کان یقبل وھو صائم تقول وایکم املک لنفسہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ

امام مالک کو پہنچا کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا جب بیان کرتین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے روزے

مین تو فرماتین کہ تم مین سے کون زیادہ قادر ہے اپنے نفس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ف یعنی تم لوگون کو

بوسہ سے بچنا چاہیے اس خیال سے کہ نفس تمہارا تمہارے اختیار مین نہین ہے کہا یحییٰ نے کہا مالک نے کہا ہشام

بن عروہ نے کہا عروہ بن الزبیر نے روزہ دار کو بوسہ لینا اچھے کام کی طرف نہین لیجاتا عن عطاء بن یسار ان

عبد اللہ بن عباس سئل عن القبلۃ للصائم فارخص فیھا للشیخ وکرھھا للشاب ترجمہ عبد اللہ بن

عباس سے سوال ہوا روزہ دار کو بوسہ لینا کیسا ہے تو اجازت دی بوڑھے کو اور مکروہ رکھا جوان کے لیے عن

نافع ان عبد اللہ بن عمر کان ینھی عن القبلۃ والمباشرۃ للصائم ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ

بن عمر منع کرتے تھے روزہ دار کو بوسہ اور مباشرت سے ف مباشرت عورت سے بدن ملانے کو کہتے ہین اور لپٹنے کو

بغیر جماع کے ماجاء فی الصیام فی السفر سفر مین روزہ رکھنے کا بیان عن عبد اللہ بن عباس

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی مکۃ عام الفتح فی رمضان فصام حتی بلغ الکدید ثم

افطر فافطر الناس معہ وکانوا یاخذون بالاحدث فالاحدث من امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ

عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے مکہ کو جس سال مکہ فتح ہوا رمضان مین تو روزہ

رکھا یہانتک کہ پہونچے کدید کو ف کدید ایک مقام ہے سات منزل پر مدینہ سے وہان سے مکہ تین منزل رہ جاتا ہے

ف پھر افطار کیا تو لوگون نے بھی افطار کیا اور صحابہ کا یہ قاعدہ تھا کہ نئے کام کو لیتے تھے پھر اوس سے نئے

کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کامون مین ف یعنی اوس فعل پر عمل کیا کرتے تھے جو جدید ہوتا تھا اور قدیم

کو چھوڑ دیتے تھے پھر جدید کے بعد دوسرا کام جو اس سے بھی جدید ہوتا اوس پر عمل کرتے ۔ کدید پر جا کر آپ نے روزہ

کھولدالا اس لیے کہ آپ کو خبر پہونچی روزہ کے شاق ہونے کی لوگون پر عن بعض اصحاب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر الناس فی سفرہ عام الفتح بالفطر وقال تقووا لعدوکم

وصام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر قال الذی حدثنی لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم بالعرج یصب علی راسہ الماء من العطش او من الحر ثم قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان طائفۃ

من الناس قد صاموا حین صمت قال فلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکدید دعا بقدح فشرب

فافطر الناس ترجمہ بعضے صحابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لوگون کو سفر مین جس سال مکہ
فتح ہوا ہے روزہ نہ رکہنے کا فرمایا آپ نے تا کہ تم قوی رہو دشمن کے مقابلہ مین اور روزہ رکہا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہا ابو بکر بن عبد الرحمن نے مجہہ سے بیان کیا اُس صحابی نے جس نے حدیث بیان کی مجہہ سے کہ مین نے
دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عرج مین ف عرج ایک مقام کا نام ہے جو تین منزل ہے مدینہ منورہ سے
ف کہ پانی ڈالا جاتا تہا آپکے سر پر پیاس کیوجہ سے یا گرمی کی وجہ سے پہر کہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ بعض لوگون نے بہی روزہ رکہا ہے آپکے روزہ رکہنے کے سبب سے تو جب پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کدید مین ایک پیالہ پانی کا منگایا اور پانی پیا تب لوگون نے بہی روزہ کہولڈالا عن انس بن مالک انہ قال
سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے کہ ہمنے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ رمضان مین تو نہ عیب کیا روزہ دار
نے روزہ کہولنے والے پر اور نہ بے روزہ دار نے روزہ دار پر ف اسواسطے کہ دونو امر درست ہین عن
عروۃ بن الزبیر ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ انی رجل اصوم
أفاصوم فی السفر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ عروہ
بن الزبیر سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مین روزہ رکہا کرتا ہون تو کیا روزہ
رکہون سفر مین آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ رکہہ چاہے نہ رکہہ عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان
لا یصوم فی السفر ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر روزہ نہین رکہتے تہے سفر مین عن ہشام بن
عروۃ عن ابیہ انہ کان یسافر فی رمضان ونسافر معہ فیصوم عروۃ ونفطر نحن فلا یامرنا بالصیام
ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ عروہ بن الزبیر سفر کرتے تہے رمضان مین اور ہم بہی سفر کرتے تہے ساتہ اونکے
تو روزہ رکہتے تہے عروہ اور ہم نہ رکہتے تہے سو ہم کو حکم نہین کرتے تہے روزہ رکہنے کا

ما یفعل من قدم من سفر او اراده فی رمضان

جو شخص رمضان مین سفر سے آوے یا سفر کو جاوے اُسکا بیان عن مالک
انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب کان اذا کان فی سفر فی رمضان فعلم انہ داخل المدینۃ من اول یومہ
دخل وہو صائم ترجمہ امام مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب جب رمضان مین سفر مین ہوتے پہر اون کو
معلوم ہوتا کہ آج کے روز شہر مین داخل ہون گے دو پہر سے اول تو روزہ رکہکر داخل ہوتے ف اگر قبل فجر کے
شہر مین داخل ہوجاوے تو روزہ رکہنا واجب ہوجاتا ہے ورنہ مستحب ہے کہا یحیی نے کہا مالک نے جو شخص سفر مین ہو
اور اُس کو معلوم ہوجاوے کہ مین سویرے داخل ہو جاون گا شہر مین پہر راہ مین اوسکو صبح ہوگئی تو روزہ رکہکر داخل
ہووے کہا یحیی نے کہا مالک نے اور جب رمضان مین سفر کرنے کا ارادہ کرے اور شہر ہی مین اوسکو صبح ہوجاوے

تو وہ اوس دن روزہ رکھے **ف** وجوب یہ قول امام مالک اور شافعی اور امام اعظم کا ہے اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک
روزہ نہ رکھنا اوسکو درست ہے لیکن جب باہر شہر کے ہو جاوے تو روزہ کھولے اگر شہر ہی مین کھول ڈالے تو کفارہ
واجب نہ ہوگا بالاتفاق ہمارے مشائخ کا عمل اسی پر ہے کہ جب کوئی شخص سفر کو جاوے تو اوسکو اختیار ہے خواہ اوس دن
روزہ رکھے یا نہ رکھے کہا یحیی نے کہا مالک نے جو شخص سفر سے آوے اور اوسکو روزہ نہ ہو اور عورت بھی اوسکی روزہ سے
نہ ہو مثلاً حیض سے اوس روز پاک ہوئی ہو تو اوس کے خاوند کو جماع کرنا درست ہے اگر چاہے

كَفَّارَةُ مَنْ اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ

جو شخص رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالے اوسکے کفارہ کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ اَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اَوْ اِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فَقَالَ لَا اَجِدُ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقِ تَمْرٍ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ اَحْوَجَ مِنِّیْ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ كُلْهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
روزہ توڑ ڈالا رمضان مین تو حکم کیا اوسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بردہ آزاد کرنے کا یا دو مہینے روزے
رکھنے کا یا ساٹھہ مسکینون کو کہانا کہلانے کا سو اوس نے کہا مجھ سے یہ کوئی کام نہین ہو سکتا اتنے مین ایک
ٹوکرا کھجور کا آپ پاس آیا تو آپ نے اوسکو دیا اور کہا کہ اسکو صدقہ کر دے وہ شخص بولا یا رسول اللہ مجھسے زیادہ
کوئی محتاج نہین ہے آپ ہنسے یہانتک کہ آپ کی کچلیان کہل گئین پھر فرمایا آپنے تو ہی کہالے اسکو **ف**
پھر جب اوسکو خدا دے تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا یہی مذہب ہے اکثر علما کا اور بعض نے کہا ہے کہ یہ حکم خاص تہا
اوس شخص کے لیے اور کے ذمہ سے کفارہ ساقط نہ ہوگا اگر تینون کامون کے مقدور نہ ہو تو جب تک مقدور ہو
انتظار کرے اور بعض نے کہا ہے کہ جس شخص کا یہ حال ہے اوسکا حکم یہی ہے جو اس حدیث مین بیان ہوا
واللہ اعلم

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ نَحْرَهٗ وَيَنْتِفُ شَعْرَهٗ وَيَقُوْلُ هَلَكَ الْاَبْعَدُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالَ اَصَبْتُ اَهْلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُهْدِیَ بَدَنَةً قَالَ لَا قَالَ فَاجْلِسْ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقِ تَمْرٍ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ مَا اَحَدٌ اَحْوَجَ مِنِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ كُلْهُ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَ مَا اَصَبْتَ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اپنا سینہ کوٹتا ہوا اور بال نوچتا ہوا اور کہتا تہا ہلاک ہوا وہ شخص جو دور ہے نیکیون سے تو فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا بولا مین نے صحبت کی اپنی بی بی سے رمضان کے روزہ مین تو فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک بردہ آزاد کر سکتا ہو بولا نہیں فرمایا آپنے ایک اونٹ ہانکا سکتا ہے ہدی کر سکتا ہے **ف** یعنے قربانی کے لیے حرم بہیج سکتا ہے یہ جملہ عطا کی روایت ہو ہے اس کو غلط کہا محدثین نے صحیح یہ ہے کہ دو مہینے پے درپے روزہ رکھہ سکتا ہے جیسا اور حدیثون مین ہو اور اسپر اجماع ہے مجتہدین کا کہ بردہ آزاد کرے اگر اوس کے قدرت نہ رکہے تو دو مہینے لگاتار روزے رکہے اگر اوسپر قدرت نہ رکہے تو ساٹھ مسکینون کو کہانا کہلا دے مگر حسن بصری نے اس روایت پر ہی فتوے دیا ہے (زرقانی) **ف** بولا نہیں فرمایا آپنے بیٹھ اتنے مین ایک ٹوکرا کھجور کا آپ پاس آیا آپنے فرمایا اسکو لے اور صدقہ کر وہ بولا مجہسے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے یارسول اللہ آپ نے فرمایا کہالے اوسکو اور ایک روزہ رکھلے اوسدن کے بدلے جس مین تو نے یہ کام کیا ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ قضا روزہ کی کفارہ سے جدا لگانہ لازم ہے اور یہی قول ہے ائمہ اربعہ اور جمہور کا اور بعضون کے نزدیک جب کفارہ لازم ہو تو قضا ساقط ہے (زرقانی) **کہا** مالک نے کہا عطا نے پوچہا مین نے سعید بن المسیب سے کتنی کھجور ہوگی اوس ٹوکرے مین بولے پندرہ صاع سے لیکر بیس صاع تک **ف** یعنی ایک سو بیس رطل سے لیکر ایک سو ساٹھہ رطل تک کیونکہ ایک صاع آٹھہ رطل کا ہوتا ہے **کہا** یحیی نے کہا مالک نے سنا مین نے اہل علم سے کہتے تہے جو شخص رمضان کی قضا کا روزہ توڑ ڈالے جماع سے یا اور کسی امر سے تو اوسپر کفارہ نہین ہے بلکہ اوسپر قضا ہے اوس دن کی اور یہ قول بہت پسند ہو مجہکو

حجامۃ الصائم روزہ دار کو پچہنے لگانے کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یحتجم وہو صائم ثم ترک ذلک بعد فکان اذا صام لم یحتجم حتی یفطر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ وہ پچہنے لگاتے تہے روزے مین پہر چہوڑ دیا اوس کو تو جب روزہ دار ہوتے پچہنے نہ لگاتے یہانتک کہ روزہ افطار کرتے **ف** اسواسطے کہ پہلے طاقت تہی تو پچہنے لگانے سے روزہ مین ضعف کا خوف نہ تہا پہر جب طاقت گہٹ گئی تو موقوف کر دیا اس سے معلوم ہوا کہ پچہنے لگانے سے روزہ ٹوٹتا نہین مگر ضعف کے خوف سے نہ لگانا چاہیے ایک حدیث مرفوع مین ہے افطر الحاجم والمحجوم یعنے پچہنے لگانے والے اور جسکو پچہنے لگائی جاوین دونون کا روزہ ٹوٹ گیا یہ حدیث منسوخ ہے اور احادیث سے اور بعضون نے کہا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی کو پچہنے لگانا یا لگوانا منظور ہو تو روزہ نہ رکہے کیونکہ پچہنے لگانے والے کے مونہہ مین اکثر خون وغیرہ چلا جاتا ہے اور لگوانے والے کو ضعف ہو جاتا ہے تو روزہ توڑنا پڑتا ہے **عن** ابن شہاب ان سعد بن ابی وقاص وعبد اللہ بن عمر کانا یحتجمان وہما صائمان **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہو کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر پچہنے لگاتے تہے روزے مین **عن** عروۃ بن الزبیر انہ کان یحتجم وہو صائم ثم لا یفطر قال وما رأیتہ احتجم قط الا وہو صائم **ترجمہ** عروہ بن الزبیر پچہنے لگاتے تہے روزے مین پہر افطار نہین کرتے تہے کہا ہشام نے مین نے کبہی نہین دیکہا عروہ کو

پچھنے لگانے سے ہوئے مکروہ روزے سے ہوگئے تھے کہا یحیی نے کہا مالک نے پچھنے لگانا روزہ دار کو مکروہ نہیں ہے مگر اس
خوف سے کہ ضعیف ہو جاوے اور اگر ضعف کا خوف نہ ہو تو مکروہ نہیں ہے ۔
پس اگر ایک شخص نے پچھنے لگائے رمضان میں پھر روزہ توڑنے سے بچ گیا تو اُسپر
کچھ لازم نہیں ہے نہ اوسکو اوسدن کی قضا کا حکم ہے کیونکہ پچھنے لگانا جب مکروہ ہے جب روزہ ٹوٹ جانے کا
خوف ہو پس اگر پچھنے لگائے اور روزہ توڑنے سے بچا یہانتک کہ شام ہو گئی تو اوسپر کچھ لازم نہیں نہ اوسپر
قضا ہے اوسدن کی **صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ** عاشوراء کے روزہ کا بیان **ف** عاشوراء نویں تاریخ
ہے محرم کی یا دسویں تاریخ اسیواسطے ان دونوں تاریخوں میں روزہ رکہنا مستحب ہے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ
النَّاسَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةَ وَتُرِكَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ
شَاءَ تَرَكَهُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے اونہوں نے کہا عاشوراء کے دن لوگ روزہ رکہتے تہے جاہلیت
میں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی اوسدن روزہ رکہتے تہے زمانہ جاہلیت میں پہر جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مدینہ میں تو روزہ رکہا آپنے اوسدن اور لوگوں کو بہی حکم کیا روزہ رکہنے کا پہر جب فرض ہوا رمضان تو رمضان
ہی کے روزے فرض رہ گئے اور عاشوراء کا روزہ چھوڑ دیا گیا سو جسکا جی چاہے اوسدن روزہ رکہے اور جسکا جی چاہے
نہ رکہے **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ
عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِهٰذَا الْيَوْمِ
هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ **ترجمہ**
حُمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے اُنہوں نے سُنا معاویہ بن ابی سفیان سے کہتے تہے جس سال اُنہوں نے حج کیا اور
وہ منبر پر تہے اے اہل مدینہ کہاں ہیں علماء تمہارے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے اسدن
کو یہ دن عاشوراء کا ہے اسدن روزہ تمہارے اوپر فرض نہیں ہے اور میں روزہ دار ہوں سو جسکا جی چاہے روزہ
رکہے اور جسکا جی چاہے نہ رکہے **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرْسَلَ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ غَدًا
يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَصُمْ وَأْمُرْ أَهْلَكَ أَنْ يَصُومُوا **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے کہلا بہیجا حارث بن
ہشام کو کہ کل عاشورے کا روز ہے تو روزہ رکہہ اور حکم کر اپنے گہر والوں کو وہ بہی روزہ رکہیں **ف** یہ حکم استحبابًا
تہا نہ وجوبًا **صِيَامُ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحٰى وَالدَّهْرِ** عید الفطر اور عید اضحی کے دن
روزہ رکہنے کا اور سدا روزہ رکہنے کا بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ

صیام یومین یوم الفطر ویوم الاضحی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنے سے ایک یوم الفطر دوسرے یوم الاضحی میں **ف** تو ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے اسیطرح ایام تشریق یعنے ۱۱-۱۲-۱۳ ذوالحجہ کو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے کہا امام مالک نے میں نے سنا اہل علم سے کہتے تھے سدا روزہ رکھنا کچھ برا نہیں ہے سوا ان دنوں میں روزہ نہ رکھے جن دنوں میں منع کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روزے سے اور وہ تین دن ہیں منا میں رہنے کے یعنے ۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ اور ایک یوم الفطر اور ایک یوم الاضحے اور یہ ہم کو بہت پسند ہے **ف** بعض علما کے نزدیک صوم الدہر یعنے سدا روزہ رکھنا مکروہ ہے بلکہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا جسکو صوم داؤدی کہتے ہیں افضل ہے

النہی عن الوصال فی الصیام تے کے روزوں کی ممانعت کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الوصال فقالوا یا رسول اللہ فانک تواصل فقال انی لست کھیئتکم انی اطعم واسقی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تے کے روزے رکھنے سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ رکھتے ہیں فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں کھلایا جاتا ہوں اور پلایا جاتا ہوں **ف** اللہ جل جلالہ کے پاس سے مراد اس سے جنت کے کھانے اور پانی ہیں اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا یا یہ مراد ہے کہ مجھے خدا سے روحانی غذا ذکر الہی اور محبت الہی سے حاصل ہے اسوجہ سے مجھ کو ضعف نہیں ہوتا

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والوصال ایاکم والوصال قالوا فانک تواصل یا رسول اللہ قال انی لست کھیئتکم انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم تے کے روزے رکھنے سے بچو تم تے کے روزے رکھنے سے لوگوں نے کہا آپ رکھتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے رات کو میرا رب کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے

صیام الذی یقتل خطاء او یتظاہر کفارہ قتل خطا اور کفارہ ظہار کے روزوں کا بیان

کہا یحیی نے سنا میں نے امام مالک سے فرماتے تھے جس شخص پر دو مہینے کے روزے پے در پے واجب ہوں قتل خطا یا ظہار میں **ف** قتل خطا یہ ہے کہ زید کو شکار سمجھکر مار ڈالا یا شکار کو مارتا تھا حربہ زید کو لگ گیا اور ظہار یہ ہے کہ اپنی بی بی کو اپنے محرم کے کسی عضو سے تشبیہ دے مثلا یوں کہے تو مجھپر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ دونوں میں کفارہ لازم ہے **ف** اور وہ روزے شروع کرے پھر بیچ میں کوئی مرض ایسا اسکو لاحق ہو جس کی وجہ سے روزوں کا سلسلہ ٹوٹ جاوے تو جب اس مرض سے اچھا ہو اور روزہ پر قادر ہو فی الفور روزہ شروع کرے اور جتنے روزے رکھ چکا ہے ان پر بنا کرے یعنے وہ روزے حساب میں رہیں گے **ف** تو اگر مرض سے اچھا ہونے ہی اور روزہ کی طاقت ہوتے ہی اس نے روزے شروع نہ کیے بلکہ کچھ دنوں تاخیر کی تو اب نئے

صوم وصال کی ممانعت کا بیان

کفارہ قتل خطا اور کفارہ ظہار کے روزوں کا بیان

سفر کے سبب دو مہینے کے روزے رکہنا شروع کرے اور جتنے روزے رکہہ چکا ہے اونکا حساب ہوگا **ف** اسی طرح ایک عورت پر بسبب قتل خطا کے دو مہینے کے روزے لازم ہوئے اور اوسنے روزے رکہنا شروع کئے لیکن بیچ مین حیض آگیا تو وہ حیض سے پاک ہوتے ہی روزے شروع کردے اور اگلے روزون پر بنا کرے یعنے وہ روزے حساب مین رہین گے اور جس شخص پر دو مہینے کے روزے لگاتار فرض ہون تو اوسکو بیچ مین افطار کرنا درست نہین مگر بیماری یا حیض کیوجہ سے اور یہ نہین ہوسکتا کہ سفر کرے اور اس کیوجہ سے افطار کرے **کہا** یحیٰی نے کہا مالک نے یہ قول اچہا ہے جو سنا مین نے اس باب مین

مَا يَفْعَلُ الْمَرِيضُ فِي صِيَامِهِ

مریض کے روزے کا بیان **کہا** یحیٰی نے سنا مین نے مالک سے کہتے تہے مین نے جو سنا اہل علم سے وہ یہہ ہے کہ مریض کو جب ایسا مرض لاحق ہو جس کیوجہ سے روزہ رکہنا اوسپر شاق ہوجاوے اور روزہ اوسکو تکلیف پہونچاوے اور وہ مرض اس درجہ پر پہونچ جاوے تو اوس کو افطار کرنا درست ہے اسی طرح جب مریض کو کہڑا ہونا دشوار ہو نماز مین اور یہ مرض اس درجہ کو پہونچ جاوے کہ عذر گنا جاوے اللہ جل جلالہ کے نزدیک اور اللہ تعالےٰ اوسکو زیادہ جانتا ہے بندہ سے اور یہی مرض مین سے بعض ایسا ہے جو اس درجہ کا نہین ہے بہرحال جب مرض اس درجہ کو پہونچے تو وہ بیٹہکر نماز پڑہے کیونکہ دین اللہ تعالےٰ کا آسان ہے اور اللہ جل جلالہ نے مسافر کو رخصت دی روزہ نہ رکہنے کی سفر مین حالانکہ وہ زیادہ قادر ہے روزہ پر مریض سے فرمایا اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مقدس مین جو شخص تم مین سے مریض ہو یا مسافر ہو تو وہ اوتنے روز شمار کرکے دوسرے دنون مین روزہ رکہہ لیوے پس رخصت دی اللہ جل جلالہ نے مسافر کو افطار کی حالانکہ وہ زیادہ قادر ہے روزے پر مریض سے اور یہ بہت پسند ہے مجہکو اون اقوال مین جنکو سنا مین نے اس باب مین اور ہمارے نزدیک یہ امر اتفاقی اور مجمع علیہ ہے

النَّذْرُ فِي الصِّيَامِ وَالصِّيَامُ عَنِ الْمَيِّتِ

روزہ نذر کا بیان اور میت کی طرف سے روزہ رکہنے کا بیان **عن** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ صِيَامَ شَهْرٍ هَلْ لَهُ أَنْ يَتَطَوَّعَ فَقَالَ سَعِيدٌ لِيَبْدَأْ بِالنَّذْرِ قَبْلَ أَنْ يَتَطَوَّعَ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے نذر کی ایک مہینے روزہ رکہنے کی اب اوسکو نفل روزہ رکہنا درست ہے جواب دیا کہ پہلی نذر کے روزے رکہہ لیوے پہر نفل رکہے **ف** اسواسطے کہ نذر کا پورا کرنا فرض ہے **کہا** مالک نے مجہکو سلیمان بن یسار سے بہی ایسا ہی پہونچا ہے **کہا** یحیٰی نے کہا مالک نے جو شخص مر جاوے اور اوسپر نذر ہو ایک بردہ آزاد کرنے کی یا روزے رکہنے کی یا صدقہ دینے کی یا قربانی کرنیکی پہر وہ وصیت کر جاوے کہ میرے مال مین سے یہ نذر ادا کرنا تو ثلث مال سے ادا کی جاویگی اور اسکا ادا کرنا اور وصیتون پر مقدم سمجہا جاویگا مگر جو وصیت مثل اوسکی واجب ہے کیونکہ اور وصیتین جو نفل مین مثل اس وصیت کی نہین ہوسکتین جیسے نذر وغیرہ ہے اسلیئے کہ یہ واجب ہے

اور یہہ وصیت تہائی مال مین سے اوس وقت خاص ہوئی کہ اگر کل مال مین نافذ ہو تو ہر شخص ایسے امورات کو جو اوسپر واجب ہین دیر کرکے اپنی موت پر رکھیگا جسوقت قریب ہوگی اور مال اوسکی وارثون کا حق ہوگا تو اوسوقت وہ ان چیزون کو بیان کرے کا خاص کرکے ایسی چیزونکو جسکا تقاضا کرنے والا کوئی نہ تہا اور شاید کہ یہ چیزین اوسکی تمام مال کو گہیر لیوین اور وارث محروم رہجاوین اسواسطی کل مال مین اوسکو اختیار نہین ہے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْاَلُ هَلْ يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَيَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ

ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عمر سے پوچہتے کیا کوئی روزہ رکہے کسی کیطرف سے یا نماز پڑہے کسی کیطرف سے بولتے نہ کوئی روزہ رکہی کسی کیطرف سے اور نہ کوئی نماز پڑہے کسی کیطرف سے **ف** نماز مین اجماع ہے مگر روزے مین اختلاف ہی مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا یہی قول ہے اور امام احمد کا یہ قول ہے کہ روزہ میت کی طرف سے رکہہ سکتا ہے صحیحین مین حضرت عائشہ رضی سے مروی ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مرجاوے اور اوسپر روزی ہوون تو اوس کے بدلے اوسکا ولی روزی رکہے اور ابن عباس سے بہی ایسا ہی مروی ہی۔ ہمارے مشائخ کا عمل اسپر ہے کہ میت کیطرف سے روزہ اور نماز دونون اوا کرنا درست ہین اور اللہ جل جلالہ سے امید ہی کہ وہ میت کو ذمہ کو بری کردیوے **مَا جَاءَ فِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ وَالْكَفَّارَاتِ** رمضان کی قضا اور کفارہ کے بیان مین **عَنْ** خَالِدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَفْطَرَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ وَرَاٰى اَنَّهٗ قَدْ اَمْسٰى وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْخَطْبُ يَسِيْرٌ وَقَدِ اجْتَهَدْنَا **ترجمہ** خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے ایک روز افطار کیا رمضان مین اور اوس دن ابر تہا اون کو یہ معلوم ہوا کہ شام ہوگئی اور آفتاب ڈوب گیا پس ایک شخص آیا اور بولا یا امیر المومنین آفتاب نکل آیا حضرت عمر نے فرمایا اسکا تدارک سہل ہے ہمنے اپنے ظن پر عمل کیا تہا کہا مالک نے تدارک سہل ہے یعنی اوسکی عوض ایک روزہ کی قضا رکہہ لیوینگے تو محنت بہت کم ہے اور تدارک آسان ہے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ يَصُوْمُ قَضَاءَ رَمَضَانَ مُتَتَابِعًا مَنْ اَفْطَرَهٗ مِنْ مَرَضٍ اَوْ سَفَرٍ **ترجمہ** نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جس شخص کے رمضان کی روزے قضا ہوون بیماری سے یا سفر سے تو اوسکی قضا لگاتار رکہے **ف** یعنی متفرق ایک ایک دو دو روزے کرکے نہ رکہے بلکہ جتنے روزے قضا ہوے ہون اونکو ایک ساتہ برابر رکہے ایسا ہی علی اور حسن اور شعبی سے مروی ہی اور یہی مذہب اہل ظاہر کا اور جمہور علما اور ائمہ اربعہ کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہی اگر جدا جدا قضا رکہے تو بہی جائز ہے رضی اللہ تعالی **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ اخْتَلَفَا فِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يُفَرِّقُ بَيْنَهٗ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَهٗ لَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَالَ يُفَرِّقُ بَيْنَهٗ وَلَا اَيُّهُمَا قَالَ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَهٗ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہی کہ عبد اللہ ابن عباس اور ابو ہریرہ نے اختلاف کیا رمضان کی قضا مین ایک نے کہا کہ رمضان کی روزون کی قضا

رمضان کی قضا اور کفارہ کے بیان مین

پے درپے رکہنا ضرور نہیں اور دوسروں نے کہا ہے درپے رکہنا ضرور ہے لیکن مجھے معلوم نہیں کہ کس نے ان دونوں میں سے پے در
پے رکھنے کو کہا اور کس نے یہ کہا کہ پے درپے رکہنا ضرور نہیں **ف** ابن عبد البر نے کہا کہ معلوم نہیں ہے ابن شہاب نے
یہ روایت کس سے سنی ابن عباس اور ابو ہریرہ سے بسند صحیح مروی ہے کہ انہوں نے رمضان کی قضا کو جدا جدا رکہنا
جائز کہا ہے اسواسطے کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور متتابعات کی قید نہیں لگائی حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے فرمایا کہ پہلے یوں اترا تھا فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ مُتَتَابِعَاتٍ پھر متتابعات کا لفظ ساقط ہو گیا (زرقانی)
عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنِ اسْتَقَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ
الْقَضَاءُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص قصداً قی کرے روزہ میں تو اوسپر قضا واجب ہے اور جسکو خود بخود قی آجاوے
تو اوسپر قضا نہیں ہے **فائدہ** مگر جب یقین ہو جاوے اس امر کا کہ منہ میں کوئی چیز آن کر پھر حلق میں چلی گئی تو قضا کرے
(زرقانی) **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُسْأَلُ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ فَقَالَ سَعِيدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ
أَنْ لَا يُفَرَّقَ قَضَاءُ رَمَضَانَ وَأَنْ يُوَاتَرَ **ترجمہ** یحیی بن سعید نے سنا سعید بن المسیب وہ پوچھے گئے رمضان کی
قضا سے تو کہا سعید نے میرے نزدیک بات اچھی ہے کہ رمضان کی قضا پے درپے رکھے کہا یحیی نے سنا میں نے مالک سے کہتے تھے
جو شخص جدا جدا رمضان کی قضا رکھے تو اوسپر اعادہ لازم نہیں ہے بلکہ وہ قضا کافی ہو جاوے گی مگر بہتر میرے نزدیک یہ
ہے کہ پے درپے رکھے کہا یحیی نے سنا میں نے مالک سے کہتے تھے جو شخص رمضان میں بہول چوک کر کہا لیوے یا پی
لیوے یا اور کسی روزہ میں جو اوسپر واجب ہے تو اوسپر قضا ہے اوس روزے کی **فائدہ** محققین کا مذہب اسکے خلاف
ہے انکے نزدیک بہولے سے کہانے پینے میں روزہ نہیں جاتا اور حدیث مرفوع موید ہے انکی **عن** حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ مُجَاهِدٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَجَاءَهُ إِنْسَانٌ فَسَأَلَهُ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ الْكَفَّارَةِ أَمُتَتَابِعَاتٍ
أَمْ يَقْطَعُهَا قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لَهُ نَعَمْ يَقْطَعُهَا إِنْ شَاءَ قَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَقْطَعُهَا فَإِنَّهَا فِي قِرَاءَةِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثَلَاثَةِ
أَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ **ترجمہ** حمید بن قیس مکی سے روایت ہے کہ میں ساتہہ تہا مجاہد کے اور وہ طواف کر رہے تہے خانہ کعبہ کا
اتنے میں ایک آدمی آیا اور پوچھا کہ قسم کے کفارہ کے روزے پے درپے چاہییں یا جدا جدا حمید نے کہا ہاں جدا
جدا بھی رکہہ سکتا ہے اگر چاہے مجاہد نے کہا نہیں کیونکہ ابی بن کعب کی قرارت میں ہے ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ یعنی
روزے تین دن کے پے درپے **کہا** امام مالک نے جتنے روزوں کا ذکر اللہ جل جلالہ نے اپنی کلام میں کیا ہے ان
سب کا پے درپے رکہنا بہتر ہے **فائدہ** مگر کفارہ قتل اور ظہار کے روزوں کا پے درپے رکہنا واجب ہے
کہا یحیی نے پوچھے گئے امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ اوس عورت سے جو صبح کو روزہ دار ہو اور تہی رمضان
میں پھر یکایک تازہ اور خالص خون دیکھے اور وہ حیض کے دن نہوں پھر شام تک انتظار کرے مگر کچھ
نہ دیکھے پھر دوسرے دن جب صبح ہو تو یکایک خون دیکھے مگر پہلے روز سے کچھ کم پھر وہ خون موقوف ہو جاوے

اور یہ واقعہ حیض کے ایام سے پیشتر ہو تو اوسکے روزہ اور نماز کا کیا حکم ہے امام مالک نے جواب دیا کہ یہ خون حیض کا ہے تو جب
اوسکو دیکھے روزہ کہول ڈالے اور قضا کرلے اوس روزہ کی پہر جب خون موقوف ہوجاوے تو غسل کرکے روزہ رکہے کہا
یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے جو شخص مسلمان ہو شام کو رمضان مین کچہ دن رہتے ہوئے کیا اوسپر پورے رمضان
کی قضا لازم ہے یا اوسدن کی جسدن مسلمان ہوا امام مالک نے جواب دیا کہ گذشتہ روزون کی قضا اوسپر لازم نہین
ہے بلکہ آیندہ سے روزے رکہے اور اگر اوسدن کی بہی قضا کرلے جسدن وہ مسلمان ہوا تو بہتر ہے **قضاء
التطوع** نفل روزے کی قضا کا بیان **عن** ابن شہاب ان عائشة وحفصة زوجي النبي صلى الله عليه وسلم
اصبحتا صائمتين متطوعتين فاهدي لهما طعام فافطرتا عليه فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال قالت عائشة فقالت حفصة وبدرتني بالكلام وكانت بنت ابيها يا رسول الله اني اصبحت انا وعائشة
صائمتين متطوعتين فاهدي لنا طعام فافطرنا عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقضيا مكانه
يوما آخر **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ اور ام المومنین حفصہ صبح کو انہین نفل روزہ رکہکر
پہر کہانیکا حصہ آیا تو انہون نے روزہ کہول ڈالا اتنے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے عائشہ رض فرماتی ہین کہ حفصہ
نے کہنا شروع کردیا مجہے بولنے ندیا آخر اپنے باپ کی بیٹی تہین **فائدہ** یعنے جیسے اونکے باپ دین کی بات
پوچہنے مین دیر نہ کرتے تہے ویسی ہی اُن کی بیٹی بہی تہین **ف** یارسول اللہ مین اور عائشہ صبح کو انہین
نفل روزہ رکہکر تہین ہمارے پاس حصہ آیا کہانے کا ہم نے روزہ کہول ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکے
عوض مین ایک روزہ قضا کا رکہو **ف** کیونکہ نفل روزہ رکہکر توڑ ڈالنے سے قضا اسکی واجب ہوجاتی ہے یہ
قول امام مالک اور امام ابو حنیفہ کا ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک قضا واجب نہین ہوتی بلکہ مستحب
ہے **کہا** یحیی نے سنا مین نے مالک سے کہتے تہے جو شخص نفل روزے مین بہول چوک سے کہا پی لیوے تو اوسپر
قضا نہین ہے اور چاہیے کہ اوسی روزے کو پورا کرے کیونکہ اسکا روزہ نہین گیا اور نفلی روزہ مین اگر کوئی امر
غیر اختیاری ایسا پیش آوے جس سے روزہ ٹوٹ جاوے (مثلا حیض آجاوے یا مرض) تو اوس کی قضا واجب
نہین جب اوسنے عذر سے روزہ کہول ڈالا ہو نہ قصدًا اسیطرح اگر کسینے نفل نماز کو شروع کرکے توڑ ڈالا حدث
غیر اختیاری ہے تو اوسپر قضا نہین ہے کہا مالک نے جو شخص کوئی نیک کام نفل شروع کرے مثلاً نماز یا روزہ یا
حج یا اور کوئی کام مشابہ اوس کے جنکو لوگ نفل طور سے بجا لایا کرتے ہین پہر اوسکو توڑ ڈالے تو اوسکو تمام کرنا چاہیے
تو جب تکبیر تحریمہ کہے تو دو رکعت نماز پڑہے اور جب روزہ رکہے تو اسکو پورا کرے اور جب لبیک کہے حج کا تو حج
کو تمام کرے اور جب طواف شروع کرے تو سات پہیرے پورے کرے اسی طرح جو کام شروع کرے تو اسکو نہ چہوڑے
یہانتک کہ ادا کرے مگر جب کوئی عارضہ ایسا پیش آوے جس کے سبب سے لوگ مجبور ہوجاتے ہین کیونکہ اللہ جل جلالہ فرما

ہے اپنی کتاب مین کہاؤ اور پیو یہانتک کے دکہائی دے تم کو سفید دہاری سیاہ دہاری سے یعنی فجر ہو جاوے پہر
تمام کرو روزون کو رات تک پس تمام کرنا روزی کا واجب ہے جیسے فرمایا اللہ تعالی نے پورا کرو حج اور عمرہ کو خدا کے
واسطے سوا اگر کسی شخص نے احرام باندہا حج کا نفل اور فرض حج ادا کر چکا ہے اوسکو چہوڑ دینا نہ چاہیے جب شروع کر چکا اور
پورا کرنا چاہیے کہ رستہ سے احرام کہولکر چلا آوے اسی طرح جو شخص کوئی نفل عبادت شروع کرے اوس کو پورا کرنا
لازم ہے جیسے فرض کا پورا کرنا اور یہ تقریر بہت پسند ہے مجہہ کو اپنی سُنی ہوئی باتون مین **فدیۃ من افطر فی رمضان** جو شخص رمضان مین روزے نہ رکہہ سکے اوسکے فدیہ کا بیان **عن** مَالِكٍ اَنَّهٗ
بَلَغَهٗ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَبِرَ حَتّٰى كَانَ لَا يَقْدِرُ عَلَى الصِّيَامِ فَكَانَ يَفْتَدِيْ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ انس بن مالک
بوڑہے ہو گئے تہے یہانتک کہ روزہ نہ رکہہ سکتے تہے تو فدیہ دیتے تہے **فائدہ** یعنے ہر روزے کے بدلے مین
ایک مسکین کو کہانا دیتے تہے یا ایک مُد دیتے تہے۔ اور مُد دو رطل کا ہوتا ہے اور ایک روایت مین نصف صاع
بہی آیا ہے۔ صاع چار مد کا ہوتا ہے اور کبہی تیس مسکینون کو کہانا کہلا دیتے تہے اور کبہی تین سو مسکینون
کو ایک ہی بار کہلا دیتے تہے (زرقانی) **کہا مالک نے** میرے نزدیک فدیہ دینا واجب نہین ہے مگر جو شخص فدیہ
دینے کی قدرت رکہتا ہو اوسکو دینا بہتر ہے سو جو شخص فدیہ دیوے تو ہر روزے کے بدلے مین ایک مُد کہانا دیوے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مُد سے **ف** مد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک رطل اور تہائی رطل
کا تہا اور اہل عراق کا مُد دو رطل کا ہوتا ہے جب مُد مین فرق ہوا تو صاع مین بہی فرق ہوگا کیونکہ صاع چار مُد کا
ہوتا ہے۔ یہ فدیہ دینا امام مالک کی نزدیک سنت ہے اور اور ائمہ کے نزدیک واجب ہے **عن** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ
اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَامِلِ اِذَا خَافَتْ عَلٰى وَلَدِهَا وَاشْتَدَّ عَلَيْهَا الصِّيَامُ فَقَالَ تُفْطِرُ وَتُطْعِمُ
مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عمر سے
سوال ہوا کہ عورت حاملہ اگر خوف کرے اپنے حمل کا اور روزہ نہ رکھ سکی تو کہا انہون نے روزہ نہ رکہے اور ہر روزے کے
بدلے مین ایک مسکین کو ایک مُد گیہون دیوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مُد سے **کہا مالک نے** اہل علم نے کہا ہے اوسپر
قضا لازم ہے نہ فدیہ جیسے فرمایا اللہ تعالے نے جو شخص تم مین سے بیمار یا مسافر ہو تو وہ اور دنون مین قضا کرے
اور یہ حمل کا خوف بہی ایک مرض ہے امراض مین سے **ف** مگر ابن عمر کے نزدیک عورت حاملہ اور مرضعہ جب
وہ فدیہ دے چکی روزے کی قضا نہین ہے اور یہی ایک روایت ہے امام مالک سے باقی ائمہ کے نزدیک عورت حاملہ
اور مرضعہ کو اگر اپنے لڑکے کا خوف ہو تو وہ روزہ نہ رکہین پہر اوسکی قضا کرلین اور فدیہ دینا ضرور نہین ہے
(زرقانی) **عن** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ قَضَاءُ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقْضِهِ وَهُوَ قَوِيٌّ عَلٰى صِيَامِهٖ حَتّٰى
جَاءَ رَمَضَانُ اٰخَرُ فَاِنَّهٗ يُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ وَعَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ الْقَضَاءُ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت

ہے وہ کہتے تھے جس شخص پر رمضان کی قضا لازم ہو پھر وہ قضا نہ کرے یہانتک کہ دوسرا رمضان آجاوے اور وہ قادر رہا ہو روزے پر تو ہر روزے کے بدلے میں ایک ایک مسکین کو ایک ایک مد گیہوں کا دیوے اور قضا بھی کرے **عن مالک** انہ بلغہ عن سعید بن جبیر مثل ذلک **ترجمہ** امام مالک کو سعید بن جبیر سے بھی ایسا ہی پہونچا **ف** مگر ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک وہ شخص دوسرے رمضان کے روزے ادا کرے پھر پہلے رمضان کے روزوں کی قضا کرے اور بعضوں کے نزدیک دوسرے رمضان کے روزے رکھ لیوے اور اگلے رمضان کے روزوں کا فدیہ دیوے اور قضا اوس پر نہیں ہے امام اعظم کے نزدیک فدیہ دینا ضرور نہیں ہے صرف قضا کر لینا کافی ہے وہ کہتے ہیں کلام اللہ میں اللہ تعالی نے صرف قضا کا حکم کیا ہے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں ہے جواب اسکا یہ ہے کہ کلام اللہ میں ذکر نہ ہونا مضر نہیں کیونکہ جب حدیث سے فدیہ ثابت ہے مگر حدیث مرفوع بھی کوئی اس باب میں نہیں آئی البتہ دارقطنی نے ابو ہریرہ سے اور سعید بن منصور نے ابن عباس سے اور عبد الرزاق نے عمر بن الخطاب سے فدیہ کو نقل کیا ہے ابن عبد البر نے کہا کہ فدیہ دینا چھ صحابیوں سے منقول ہے اور انکا خلاف کسی سے ثابت نہیں ہے

جامع قضاء الصیام

روزوں کی قضا کے بیان میں **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا کانت تقول ان کان لیکون علی الصیام من رمضان فما استطیع ان اصومہ حتی یاتی شعبان **ترجمہ** ام المومنین عائشہ فرماتی ہیں میرے اوپر روزے ہوتے تھے رمضان کے تو میں قضا رکھ نہیں سکتی تھی یہانتک کہ شعبان آجاتا **ف** آپ کو قضا رکھنا اس واسطے ممکن نہ ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت محبت فرماتے اور اکثر مخالطت کرتے اور شعبان میں حضرت بھی روزے رکھتے تھے جب آپ بھی رکھ لیتیں

صیام الیوم الذی یشک فیہ

شک کے روزے کا بیان

امام مالک نے اہل علم سے سنا وہ منع کرتے تھے شک کے دن روزہ رکھنے سے شعبان میں جب نیت رمضان کی ہو اور وہ یہ کہتے تھے کہ اگر کسی نے روزہ رکھا شعبان میں شک کے روز بغیر چاند دیکھے ہوئے پھر کسی معتبر شخص نے گواہی دی کہ وہ دن رمضان کا تھا تو اوس پر قضا اس روزہ کی لازم ہے البتہ نفل روزہ رکھنے میں کچھ قباحت نہیں ہے امام مالک نے کہا کہ ہمنے اپنے شہر میں اہل علم کو یہی کہتے ہوئے پایا **ف** اصحاب سنن نے عمار بن یاسر سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شک کے دن روزہ رکھا تو اوس نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ ابو القاسم کنیت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے مطلق روزہ کی ممانعت شک کے روز معلوم ہوتی ہے اس وجہ سے اوس دن روزہ نہ رکھنا بہتر ہے ایسا ہی رمضان کے استقبال یا تعظیم کے واسطے ایک دن یا دو دن پیشتر سے روزہ رکھنا مکروہ ہے صحیحین میں مرفوعا مروی ہے کہ رمضان کا استقبال مت کرو ایک دن یا دو دن پہلے روزہ رکھکر

جامع الصیام

روزے کے مختلف مسائل کا بیان **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رایت رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَھْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَیْتُہٗ فِیْ شَھْرٍ اَکْثَرَ صِیَامًا مِّنْہُ فِیْ شَعْبَانَ ترجمہ
ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نکرینگے
اور پھر افطار کرتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے اب روزہ نہ رکھینگے اور مین نے نہین دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو کہ کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہون سوا رمضان کے اور کسی مہینے مین شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ صَائِمًا فَلَا یَرْفُثْ وَ
لَا یَجْھَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَہٗ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے توجب تم مین کوئی روزہ دار ہو تو چاہیے کہ بیہودہ بکے اور جہالت نہ کرے اگر کوئی شخص اوس سے
گالیان بکے یا لڑے تو کہدیوے مین روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون **فائدہ** روزہ کو ڈھال اس لیے کہا جیسے ڈھال
لڑائی مین صدمون سے بچاتی ہے اسیطرح روزہ گناہون سے بچاتا ہے کیونکہ شہوت کو کم کرتا ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْکِ
اِنَّمَا یَذَرُ شَھْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ مِنْ اَجْلِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کُلُّ حَسَنَۃٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ
اِلَّا الصِّیَامَ فَھُوَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم اس شخص کی جسکے قبضے مین میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو زیادہ پسند ہے مشک کی بو سے
اللہ جل جلالہ کے نزدیک **ف** بعضون نے کہا مراد اس بو سے وہ بو ہے جو قیامت کے روز روزہ دارون کے
منہ سے آویگی اور ایک حدیث ضعیف مین یہ مضمون آیا ہے اور بعضون نے کہا دنیا آخرت دونون جگہہ کی بو مقصود
ہے **ف** کیونکہ وہ چھوڑ دیتا ہے اپنی خواہشون کو اور کہانے کو اور پانی کو میرے واسطے **ف** یہ اللہ جل
جلالہ کا کلام ہے یعنے میرے حکم کے ادا کرنے کے لیے **ف** تو روزہ میرے واسطے ہے اور مین ہی اوسکا بدلہ دونگا
جو نیکی ہے اوسکا ثواب دس گنے سے لیکر سات سو گنے تک ملیگا مگر روزہ وہ میرے واسطے ہے اوسکا ثواب بھی مین
ہی دونگا **ف** اور نیکیون کا ثواب سات سو تک انتہی ملیگا اور روزہ کا ثواب اس سے بھی زیادہ فرمایا اللہ تعالی
نے اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یہان پر صابرون سے صائمون یعنے روزہ دار مراد ہین اکثر مفسرین
کے نزدیک اگرچہ سب نیک اعمال خدا ہی کے لیے ہین اور وہی اون کا بدلہ دے گا مگر روزے کے فعل مین ریا
نہین یا وہ سب اعمال سے درجہ مین زیادہ مقدم ہے اسوجہ سے اوسکو خاص کیا اور فرمایا وہ میرے لیے ہے مین
ہی اسکا بدلہ دونگا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ
النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کہولے جاتے ہین
اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان باندہے جاتے ہین **ف** یعنے مومنین کو تکلیف نہین

پہونچا سکتے یا انکو معاصی کیطرف متوجہ نہین کرسکتے امام مالک نے کہا مین نے سنا اہل علم سے کہ مسواک کرنا روزہ دار
کو مکروہ نہین ہے کسیوقت ہو اول روز یا آخر روز مین اور مین نے کسی اہل علم سے نہین سنا جو مسواک کرنا مکروہ جانتا ہو یا اسکو
منع کرتا ہو **ف** بلکہ مسواک کرنا روزہ مین مستحب جانتے ہین اور عطا اور شافعی اور مجاہد اور اسحاق اور ابوثور نے
آخر روز مین مسواک کو مکروہ کہا ہے روزہ دار کے واسطے کہا یحیی نے سنا مین نے مالک سے کہتے تھے رمضان کے بعد شوال
مین چھہ روزے رکھنا **ف** جسکو لوگ شش عید اور ستہ شوال کہتے ہین **ق** مین نے کسی اہل علم کو نہین
دیکھا جو یہ روزے رکھتا ہو اور نہ سلف سے مجھے یہ پہونچا بلکہ اہل علم مکروہ جانتے ہین ان روزون کو اور خوف کرتے
ہین اس بدعت سے کہ ایسا نہو لوگ رمضان کے روزون مین ان روزون کو ملا دیوین اگر اہل علم سے رخصت پاوین
اور انکو یہ روزے رکھتے ہوئے دیکھین **ف** یہ تقریر امام مالک کی مسلم نہین ہوسکتی اسواسطے کہ صحیح مسلم مین اور
سنن مین ابوایوب انصاری سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روزے رکھے رمضان کے پھر
چھہ روزے رکھے شوال مین تو گویا اوس نے تمام عمر روزے رکھے بعض لوگون نے کہا ہے کہ امام مالک نے ان روزون
کو اس لیے مکروہ کہا کہ لوگ انکو واجب سمجھکر رمضان مین نہ ملا دیوین اور جو کوئی شخص صرف ثواب کے لیے نفل سمجھکر رکھے
تو مکروہ نہین ہین اس تقریر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر کسی کام کی اصل شرع سے ثابت بھی ہو اور لوگ اوسکو اپنی
حد سے بڑھا دیوین نفل کو فرض کر دین یا مباح کو ثواب سمجھین تو اس سے ممانعت کرنا چاہیے افسوس ہے کہ روزہ کی
سی عبادت جسکے ثواب کا یہ حال ہے اور حدیث صحیح سے بھی ثابت ہو اس خوف سے علما رد کرین اوسکو مکروہ جانین اور
اوسکے کرنے سے منع کرین اور اس زمانہ کے لوگ اپنے دل سے نکالی ہوئی باتون کو یا اپنے پیرون کی بے اصل تراشی
ہوئی رسمون کو جزو دین سمجھتے ہین اور اوسکے منکر نے والے کو برا جانتے ہین کہا یحیی نے سنا مین نے مالک سے کہتے
تھے مین نے کسی اہل علم کو نہین دیکھا جو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرتا ہو بلکہ جمعہ کے روز روزہ رکھنا بہتر
ہے اور بعض اہل علم کو مین نے جمعہ کے دن روزہ رکھتے دیکھا بلکہ مین نے یہ دیکھا کہ وہ جمعہ کا خیال رکھتے تھے روزہ کے
واسطے **ف** جمعہ کے روز روزہ رکھنا مستحب ہے ترمذی نے ابن مسعود سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر مہینے مین
تین روزے رکھتے تھے یعنے ۱۳-۱۴-۱۵ کو اور کم ایسا ہوتا تھا کہ روزہ نہ رکھین جمعہ کے روز ابن عمر نے کہا
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی جمعہ کے روز بے روزہ نہ دیکھا مگر بعض علما نے اکیلا روزہ جمعہ کا مکروہ کہا ہے بسبب
اس حدیث کے جو صحیحین مین مروی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تم مین
سے روزہ نہ رکھے جمعہ کے روز مگر یہ کہ روزہ رکھے ایکدن قبل اوسکے یا بعد اوسکے اور جابر سے مروی ہے کہ منع کیا آنحضرت
نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے ترمذی قال اصح یہی ہے کہ اکیلا روزہ جمعہ کا مکروہ ہے اور یہی مذہب ہے احمد اور اسحاق کا۔

ما جاء فی لیلة القدر شب قدر کا بیان

عن ابی سعید الخدری انه قال کان رسول الله صلی

اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الوسط من رمضان فاعتکف عاماً حتی اذا کان لیلۃ احدیٰ وعشرین وھی اللیلۃ
التی یخرج فیھا من صبحھا من اعتکافہ قال من کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر وقد رأیت ھذہ
اللیلۃ ثم انسیتھا وقد رأیتنی اسجد من صبحھا فی ماء وطین فالتمسوھا فی العشر الاواخر والتمسوھا فی
کل وتر قال ابو سعید فامطرت السماء تلک اللیلۃ وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد قال ابو سعید
فابصرت عیناي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف وعلی جبینہ وانفہ اثر الماء والطین من صبح
لیلۃ احدیٰ وعشرین ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے بیچ دہے میں
رمضان کے تو ایک سال اعتکاف کیا جب اکیسوین رات آئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آیا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا
جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے تو چاہیے اور دس رات اخیر دہے میں اعتکاف کرے اور میں نے شب قدر کو
معلوم کیا تھا پھر میں بھلا دیا گیا میں خیال کرتا ہون کہ میں نے دیکھا کہ میں شبقدر کی صبح کو سجدہ کرتا ہون کیچڑ اور پانی میں
پس ڈھونڈھو تم اوسکو اخیر دہے میں ہر طاق رات میں ابو سعید خدری نے کہا کہ اوسی رات پانی برسا اور مسجد کی
چھت تھون اور شاخون کا تھا تو ٹپکی مسجد ابو سعید نے کہا میری دونون آنکھون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا آپ نماز سے فارغ ہوئے اور پیشانی اور ناک مبارک پر آپ کے مٹی اور پانی کا نشان تھا یہ اکیسوین شب کی صبح کو
ف تو معلوم ہوا کہ وہی رات شبقدر ہے اسلیے کہ نشانی اوسکی صبح نکلی آپ نے فرمایا تھا کہ میں اوسکی صبحکو پانی اور مٹی میں سجدہ
کرتا ہون ایسا ہی ہوا عن عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تحروا لیلۃ القدر فی العشر
الاواخر من رمضان ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو تم شبقدر کو رمضان
کی اخیر دس راتون میں عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تحروا لیلۃ القدر فی السبع
الاواخر من رمضان ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو تم شب قدر کو رمضان
کے اخیر کی سات راتون میں عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ ان عبد اللہ بن انیس الجھنی قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انی رجل شاسع الدار فمرنی لیلۃ انزل لھا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل لیلۃ ثلث وعشرین
من رمضان ترجمہ ابو النضر سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن انیس جہنی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ میرا گھر دور ہے
تو ایک رات مقرر کیجیے کہ اس رات میں اس مسجد میں رہون اور عبادت کرون فرمایا آپ نے تیئیسوین شب کو رمضان میں عن
انس بن مالک انہ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اریت ھذہ اللیلۃ فی رمضان حتی تلاحی
رجلان فرفعت فالتمسوھا فی التاسعۃ والسابعۃ والخامسۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے پاس اور فرمایا کہ مجھ کو شبقدر معلوم ہوگئی تھی مگر دو آدمیون نے غل مچایا تو میں بھول گیا پس ڈھونڈھو اوسکو اکیسوین اور تیئیسوین اور
پچیسوین شب میں یا انتیسوین اور ستائیسوین اور پچیسوین میں عن مالک انہ بلغہ ان رجالاً من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم أروا ليلة القدر في المنام في السبع الأواخر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني أرى رؤياكم قد
تواطأت في السبع الأواخر فمن كان متحريها فليتحرها في السبع الأواخر ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ چند
صحابہ نے شب قدر کو دیکھا خواب میں رمضان کی اخیر سات راتوں میں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں دیکھتا
ہوں کہ خواب تمہارا موافق ہوا میرے خواب کے رمضان کی اخیر سات راتوں میں سو جو کوئی تم میں سے شب قدر کو
ڈھونڈنا چاہے تو ڈھونڈھے اخیر کی سات راتوں میں عن مالك أنه سمع من يثق به من أهل العلم يقول
إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أري أعمار الناس قبله أو ما شاء الله من ذلك فكأنه تقاصر أعمار أمته عن
أن لا يبلغوا من العمل مثل الذي بلغ غيرهم في طول العمر فأعطاه الله ليلة القدر خير من ألف شهر ترجمہ
امام مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا ایک شخص عالم معتبر سے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگلے لوگوں کی عمریں
بتلا دی گئیں جتنا اللہ کو منظور تھا تو آپنے اپنی امت کی عمروں کو کم سمجھا اور خیال کیا کہ یہ لوگ انکے برابر عمل نہ کر سکینگے
پس دی آپ کو اللہ نے شبقدر جو بہتر ہے ہزار مہینے سے ف مگر اس شبقدر کو چھپایا ظاہر نہیں کیا تا کہ لوگ مشتاق
رہیں اور ہر شب کو عبادت کریں جیسے صلوۃ وسطے اور ساعت جمعہ کو چھپایا یہ حدیث اون چار حدیثوں میں سے ہے جو سوا
موطا کے اور کتابوں میں نہیں پائی جاتی عن مالك أنه بلغه أن سعيد بن المسيب كان يقول من شهد
العشاء من ليلة القدر فقد أخذ بحظه منها ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ سعید بن المسیب کہتے تھے جو شخص حاضر ہوا
عشا کی جماعت میں شبقدر کو تو اوسنے ثواب شب قدر کا حاصل کر لیا ف اس حدیث کو بیہقی اور طبرانی اور خطیب نے
مرفوعًا ابوہریرہ اور ابو امامہ اور انس سے روایت کیا ہے شبقدر میں چالیس قول ہیں سب میں صحیح یہ ہے کہ شب قدر رمضان
میں ہے اور ہر رمضان کی اخیر دس راتوں میں ہے اور ہر اخیر دس راتوں میں ستائیسویں شب ہے باقی اقوال اور کتابوں میں مذکور
ہیں کمل الصیام بحمد الله وعونه پوری ہوئی کتاب روزہ کی شکر خدا کا اس کی مدد سے

كتاب الاعتكاف کتاب اعتکاف کے بیان میں

بسم الله الرحمن الرحيم

ذكر الاعتكاف اعتکاف کا بیان عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم إذا اعتكف يدني إلي رأسه فأرجله وكان لا يدخل البيت إلا لحاجة الإنسان ترجمہ حضرت ام المومنین
عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو جھکا دیتے سر اپنا میری طرف سو میں کنگھی کر دیتی اور گھر میں نہ
آتے مگر حاجت ضروری کے واسطے ف جیسے پیشاب پاخانہ یا غسل جنابت یا غسل جمعہ کیونکہ بے ضرورت اگر کوئی مسجد
سے نکل جاوے تو اعتکاف اسکا باطل ہو جاتا ہے عن عمرة بنت عبد الرحمن أن عائشة كانت إذا اعتكفت
لا تسأل عن المريض إلا وهي تمشي لا تقف ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

کہا عائشہ رضہ جب اعتکاف کرتین تو بیمار پرسی نکرتین مگر چلتے چلتے گہر مین نہین کہا یحیی نے کہا مالک نے جو شخص اعتکاف کرے
وہ کسی کام کو نہ نکلے اور نہ جاوے اور نہ مدد کرے کسی کی مگر حاجت ضروری کے واسطے نکلے اور اگر معتکف کو کسی کام
کے لیے نکلنا درست ہوتا تو چاہیے تہا کہ بیمار پرسی یا نماز جنازہ یا دفن کے واسطے نکلنا درست ہوتا کہا یحیی نے
کہا مالک نے اعتکاف درست نہین ہوتا جب تک معتکف بیمار پرسی نماز جنازہ گہرون مین جانے سے نہ بچے اور
نہ نکلے مگر حاجت ضروری کے لیے **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الرَّجُلِ يَعْتَكِفُ هَلْ يَدْخُلُ لِحَاجَتِهِ
تَحْتَ سَقْفٍ فَقَالَ نَعَمْ لَا بَاْسَ بِذَالِكَ **ترجمہ** امام مالک سے روایت ہے اونہون نے پوچھا ابن شہاب سے کہ معتکف کو چہتے
ہوئے مکان مین حاجت ضروری کو جانا درست ہے بولے ہان درست ہے کچھ حرج نہین **ف** یہی مذہب ہے مالک اور
شافعی اور ابو حنیفہ کا اور بعض لوگون کے نزدیک اگر چہت دار مکان مین پاخانہ یا پیشاب کو جاوے گا تو اعتکاف
باطل ہوگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے جس مین کچھ اختلاف نہین کہ اعتکاف اوس مسجد مین مکروہ نہین ہے
جس مین جمعہ ہوتا ہے اور جن مین جمعہ نہین ہوتا اون مین اعتکاف اسوجہ سے مکروہ ہے کہ نماز جمعہ کے لیے نکلنا
پڑے گا یا جمعہ ترک کرنا ہوگا سو اگر کوئی شخص ایسا ہو جس پر جمعہ فرض نہین ہے اور وہ اعتکاف کرے اوس مسجد
مین جس مین جمعہ نہین ہوتا کچھ قباحت نہین ہے اس لیے کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ
فِي الْمَسَاجِدِ اور کسی مسجد کو خاص نہین کیا **کہا** مالک نے اسی وجہ سے جس پر جمعہ واجب نہین ہے
اوس کو اعتکاف کرنا اوس مسجد مین جہان جمعہ نہین ہوتا درست ہے **کہا** مالک نے معتکف رات کو نہ رہے مگر مسجد
مین جہان اوس نے اعتکاف کیا ہے البتہ اگر اوسکا خیمہ مسجد کے صحن مین ہو تو وہان رہنا درست ہے **کہا** مالک
نے مین نے یہ نہین سنا کہ معتکف خیمہ ٹہرا کرے رات کو رہنے کے لیے مگر مسجد یا اوس کے صحن مین اور اسپر دلالت
کرتا ہے قول حضرت عائشہ کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو گہر مین نہ جاتے مگر حاجت ضروری کو
واسطے **کہا** مالک نے مسجد کی چہت پر یا مینار پر اعتکاف درست نہین ہے **کہا** مالک نے جس شخص کو اعتکاف کرنا ہی
جگہہ منظور ہو تو قبل غروب آفتاب کے وہان داخل ہو جاوے تا کہ جس رات اوس کا اعتکاف کرنا منظور ہے
وہ پوری پوری ہاتہ آوے **ف** اور اوزاعی اور لیث اور ثوری کے نزدیک بعد نماز فجر کے داخل
ہووے اسواسطے کہ صحیحین مین مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے
تہے رمضان کے اخیر دہے مین تو مین آپ کے لیے ایک خیمہ لگا دیتی اور آپ نماز فجر کی پڑہ کر اوس مین چلے جاتے
کہا مالک نے معتکف کو سوا اپنے اعتکاف کے دوسرا شغل مثل تجارت وغیرہ کے درست نہین ہے البتہ
اگر کسی کام کی ضرورت ہو تو اپنے لوگون سے کہہ سکتا ہے مثلاً کوئی بات متعلق ہو اپنے پیشہ یا تجارت
کے یا خانگی کوئی کام ہو یا کوئی چیز بیچنا ہو یا اور کچہ کام تو دوسرون سے کہہ سکتا ہے اسطرح پر کہ دل اوس کا

اوس مین مشغول نہ ہوجاوے اور وہ کام ہو کہا مالک نے مینے کسی اہل علم سے نہین سُنا جو اعتکاف مین کسی شرط
کو لگاتا ہو بلکہ اعتکاف بہی ایک عمل ہے اعمال خیر سے مثل نماز اور روزہ اور حج کے فرائض ہون یا نوافل
تو جو شخص کوئی عمل خیر کرے تو چاہیے کہ طریقہ سنت کا اختیار کرے اور یہ بات درست نہین ہے کہ کوئی طریقہ
نیا نکالے جو نہ تہا مسلمانون مین نہ تہا نہ کوئی شرط ایجاد کرے ۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف
کیا اور مسلمانون نے آپکے اعتکاف کو دیکھکر اُسکا طریقہ پہچان لیا کہا مالک نے اعتکاف اور جوار
ایک ہین اسیطرح اعتکاف صحرائی اور شہری آدمی کا یکسان ہے تمام احکام مین **مَا لَا يَجُوزُ**
الْاِعْتِكَافُ اِلَّا بِهِ جسکے بدون اعتکاف درست نہین اوسکا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ
الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَنَافِعًا مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَا لَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصِيَامٍ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي
كِتَابِهِ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ
اِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ فَاِنَّمَا ذَكَرَ اللّٰهُ الْاِعْتِكَافَ مَعَ الصِّيَامِ **ترجمہ**
قاسم بن محمد اور نافع مولی عبد اللہ بن عمر کے دونو کہتے تہے کہ اعتکاف بغیر روزے کے درست نہین ہے کیونکہ اللہ جل
جلالہ نے فرمایا اپنی کتاب مین کہاؤ اور پیو یہانتک کہ سفید دہاری معلوم ہونے لگے سیاہ دہاری سے فجر کی
پہر تمام کرو روزون کو رات تک اور نہ چہیڑو اپنی عورتون سے جب تم اعتکاف سے ہو مسجدون مین تو ذکر کیا اللہ جل
جلالہ نے اعتکاف کا روزے کے ساتہہ کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہ اعتکاف بغیر روزے کے درست نہین ہے
ف عبد الرزاق نے باسناد صحیح ابن عمر اور ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا اور یہی قول ہے حضرت عائشہ اور عروہ
اور شعبی اور زہری اور ابو حنیفہ کا اور علی اور ابن مسعود اور ایک جماعت تابعین کے نزدیک اعتکاف بدون روزے کے بہی درست
ہے **خُرُوْجُ الْمُعْتَكِفِ اِلَى الْعِيْدِ** معتکف کا نماز عید کے لیے نکلنا **عَنْ** سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ
اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اعْتَكَفَ فَكَانَ يَذْهَبُ لِحَاجَتِهٖ تَحْتَ سَقِيْفَةٍ فِيْ حُجْرَةٍ مُغْلَقَةٍ فِيْ دَارِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ
ثُمَّ لَا يَرْجِعُ حَتّٰى يَشْهَدَ الْعِيْدَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ **ترجمہ** سمی مولی ابی بکر سے روایت ہے کہ ابو بکر بن عبد الرحمن اعتکاف کرتے
تو جاتے حاجت ضروریہ کیواسطے ایک چہت دار کوٹہری مین جو بند رہتی خالد بن الولید کے گہر مین پہر نہ نکلتے اعتکاف سے
یہانتک کہ حاضر ہوتے عید مین ساتہہ مسلمانون کے **ف** یعنی جب عید آتی تو اعتکاف ختم کرتے اور عید کی نماز پڑہکر
اپنے گہر مین آتے اور بعضون کا قول یہ ہے کہ اعتکاف کو ختم کرے بعد غروب آفتاب کے اخیر دن مین رمضان کے ۔
کہا امام مالک نے کہ مینے دیکہا بعض اہل علم کو جب اعتکاف کرتے رمضان کے اخیر دہے مین تو اپنے گہرون مین
نہ آتے یہانتک کہ عید الفطر کی نماز مسلمانون کے ساتہہ ادا کر لیتے کہا مالک نے مجہکو ایسا ہی پہونچا ہے اہل
علم اور اہل فضل سے جو گذر گئے ہین اور یہ قول مجہکو نہایت پسند ہے **قَضَاءُ الْاِعْتِكَافِ**

بدون روزے کے اعتکاف درست نہین اسکا بیان

اعتکاف کی قضا کا بیان

عن عمرة بنت عبد الرحمن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اراد ان يعتكف فلما انصرف الى المكان الذى اراد ان يعتكف فيه وجد اخبية خباء عائشة وخباء حفصة وخباء زينب فلما راها سال عنها فقيل له هذا خباء عائشة وحفصة وزينب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آلبر تقولون بهن ثم انصرف فلم يعتكف حتى اعتكف عشرا من شوال

ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا اعتکاف کا تو جب آئے آپ اس جگہہ مین جہان اعتکاف کرنا چاہتے تہے پائے آپنے کئی خیمے ایک خیمہ عائشہ رضہ کا اور ایک خیمہ حفصہ رضہ کا اور ایک خیمہ زینب رضہ کا تو پوچہا آپ نے کن کے خیمے ہین لوگون نے کہا عائشہ اور حفصہ اور زینب کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم نیکی کا گمان کرتے ہو ان عورتون کے ساتھ پہر لوٹ آئے آپ اور اعتکاف نہ کیا اور شوال کے دس دن مین اعتکاف کیا **ف** مسلم کی روایت مین ہے کہ آپنے خیمہ اپنا توڑ ڈالا آپ نے سب بیبیون کو اعتکاف کی اجازت نہین دی تہی اور وہان سب جمع ہوگئین تو آپ خفا ہوئے یا یہ غرض ہے کہ معلوم نہین ان عورتون کی نیت خالص ہے یعنے خدا کی عبادت مقصود ہے یا میری نزدیکی چاہنے کی وجہ سے یہان پر جمع ہوئین ہین بعض کہتے ہین آپنے اعتکاف نہ کیا اور خیمہ اوکہاڑ ڈالا اس وجہ سے کہ اگر آپ وہان رہتے تو مردون کا زیادہ اجتماع ہوتا اور بی بیون کو آنے جانے مین دقت ہوتی بعض کہتے ہین اعتکاف سے مقصود یہ ہے کہ آدمی اپنے مال و اسباب بیبیون سے جدا ہوکر مسجد مین رہے اور چونکہ سب بیبیان وہان جمع تہین اس وجہ سے مقصود اعتکاف کا حاصل نہوتا تہا آپنے اعتکاف نکیا یا مسجد مین تنگی ہوجانے کا خوف تہا اور نمازیون کو تکلیف ہونے کا خیال تہا اس وجہ سے آپ نے اعتکاف نہ کیا واللہ اعلم بالصواب (زرقانی) کہا گیا مالک سے جو شخص رمضان کے اخیر دہے مین اعتکاف شروع کرے پہر ایک یا دو دن کے بعد بیمار ہوجاوے اور مسجد سے چلا جاوے تو کیا وہ قضا کرے اون دنون کی جتنے دس دن مین باقی رہے تہی جب تندرست ہوجاوے یا قضا نہ کرے اور جو قضا کرے تو کس مہینے مین تو مالک نے جواب دیا کہ قضا کرے اُن دنون کی جب اچہا ہوجاوے رمضان مین یا اور کسی مہینے مین کہا مالک نے مجہکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہنچا کہ آپنے رمضان مین اعتکاف کا ارادہ کیا پہر آپ لوٹ آئے اور اعتکاف نکیا یہانتک کہ بعد رمضان کے اعتکاف کیا شوال مین دس دن تک کہا مالک نے اعتکاف نفل اور فرض کا ایک حال ہے جو کام درست ہین دونو مین درست ہین اور جو منع ہین دونون مین منع ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجہے یہی پہونچا کہ اعتکاف آپ کا نفل تہا کہا مالک نے اگر عورت اعتکاف کرے پہر اسکو حیض آجاوے تو وہ اپنے گہر چلی آوے پہر جب پاک ہو مسجد مین جاوے اور دیر نہ کرے اور بنا کرلے پہلے اعتکاف پر کہا مالک نے ایسی ہی جب عورت پر دو ماہ کے روزے پے درپے واجب ہون اور اسکو حیض آجاوے تو روزے نہ رکہے مگر حیض سے پاک ہوتی ہی پہر روزے شروع کردے اور دیر نکرے

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْهَبُ لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ فِي الْبُيُوْتِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حاجت ضروری کے لیے گہرون مین آتے تہے اعتکاف کی حالت مین کہا مالک نے معتکف جنازہ کے ساتہہ نہ جاوے اگرچہ اوسکے مان باپ کا جنازہ ہو یا کسی اور کا

اَلنِّكَاحُ فِي الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف مین نکاح کا بیان

کہا مالک نے اگر معتکف اعتکاف کی حالت مین اپنا عقد کرے تو کچہ قباحت نہین ہے مگر مساس درست نہین اسیطرح عورت بہی حالت اعتکاف مین صرف عقد کرسکتی ہے نہ مساس اور معتکف کو اپنی بی بی سے جو کام دن مین منع ہے وہی رات کو بہی منع ہے **ف** یعنے بشہوت اپنی عورت کو چہونا یا اوس سے جماع کرنا نہ دن کو درست ہی نہ رات کو البتہ بلا شہوت کسیکام کیواسطے چہو سکتا ہے کیونکہ اوپر حدیث گذری کہ حضرت عائشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک مین کنگہی کیا کرتین تہین اور آپ اعتکاف کیحالت مین ہوتی کہا مالک نے معتکف کو درست نہین کہ اپنی بی بی سے جماع کرے یا اوس سے کسی طرح کی لذت اوٹہاوی مثلاً بوسہ لے یا اور کچہ کرے کہا مالک نے مین نے کسی کو نہین سُنا جو اس امر کو منع کرتا ہو کہ معتکف مرد اور معتکفہ عورت اپنا نکاح پڑہا لین اعتکاف مین البتہ یہ ضرور ہے کہ جماع نہ کرین اسی طرح روزہ دار کو درست ہی کہ روزے مین نکاح کرلے اور معتکف اور محرم مین یعنے جو شخص احرام باندہے ہے ہو حج یا عمرہ کا فرق یہ ہے کہ محرم کہادے اور پیوے اور بیمار پرسی کو جاوے اور جنازہ کے ساتہہ جاوے اور خوشبو نہ لگاوے اور معتکف خوشبو لگاوے تیل ڈالے اگر چاہے تو بال کترادے مگر جنازہ کے ساتھ نجاوے اور نماز نہ پڑہے جنازہ کی اور نہ بیمار پرسی کرے تو ان دونون کا حکم نکاح مین بہی مختلف ہی کہا مالک نے یہ احکام اس طریقے کے بموجب ہین جو سلف مین تہا نکاح محرم اور معتکف اور صائم مین ـ الحمد للہ کہ کتاب الاعتکاف بہی پوری ہوئی اور اس کتاب کے پورے ہونے سے ایک ربع موطا کا پورا ہو گیا اللہ جل جلالہ سے یہ دعا ہے کہ اسی طرح تمام کتاب کو پوری کرنے کی توفیق دیوے اور مترجم اور مؤلف اور اسکے طبع کرنے والے اور لکہنیوالے کو اپنے فضل وکرم سے بخشدیوے علی الخصوص جناب نواب والاجاہ امیر الملک مولینا سید محمد صدیق حسن خان بہادر جنکے حکم سے اس کتاب کا ترجمہ شروع ہوا اور اُن کی اعانت اور خبر گیری سے مجہہ محتاج اور بیکس کی ہجرت حرمین شریفین مین قائم ہوئی اللہ جل جلالہ اون کے جاہ و اقبال مین ترقی کرے اور ہمیشہ اعمال خیر اور اطاعت اور عبادت مین مصروف رکہے اور اُن کے صاحبزادون کو توفیق ترویج علوم دینیہ کے اور عمل کی قرآن وحدیث پر عنایت فرماوے ـ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الزکوٰۃ

کتاب زکوٰۃ کے بیان ہین **ف** جب نماز اور روزے سے فراغت ہوئی تو زکوٰۃ کا بیان شروع کیا اسواسطے کہ نماز اور روزہ دونو عبادت بدنی ہین اور زکوٰۃ عبادت مالی اور بدنی مقدم ہے مالی پر **ما تجب فیہ الزکوٰۃ** جن مالون مین زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اون کا بیان **عن** ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ اونٹوں سے کم مین زکوٰۃ نہین ہے اور پانچ اوقیون سے جو چاندی کم ہو اوس مین زکوٰۃ نہین ہے اور پانچ وسق سے جو غلہ کم ہو اوس مین زکوٰۃ نہین ہے **ف** ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوئے جسکے ساڑھے باون تولہ چاندی ہوتی ہے اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع کا بیان اوپر گذر چکا **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمسۃ اوسق من التمر صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق من الورق صدقۃ ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھجور پانچ وسق سے کم ہو اُس مین زکوٰۃ نہین ہے اور جو چاندی پانچ اوقیہ سے کم ہو اوس مین زکوٰۃ نہین ہے اور پانچ اونٹوں سے کم مین زکوٰۃ نہین ہے **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن عبد العزیز کتب الی عاملہ علی دمشق فی الصدقۃ انما الصدقۃ فی العین والحرث والماشیۃ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا اپنے عامل کو دمشق مین کہ زکوٰۃ سونے چاندی اور زراعت اور جانورون مین ہے **کہا** مالک نے صدقہ نہین ہوتا مگر تین چیزون مین زراعت اور سونا چاندی اور جانورون مین **الزکوٰۃ فی العین من الذھب والورق** سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا بیان **عن** محمد بن عقبۃ مولی الزبیر انہ سال القاسم بن محمد عن مکاتب لہ قاطعہ بمال عظیم ھل علیہ فیہ زکوٰۃ فقال القاسم بن محمد ان ابا بکر الصدیق لم یکن یاخذ من مال زکوٰۃ حتی یحول علیہ الحول قال القاسم بن محمد وکان ابو بکر الصدیق اذا اعطی الناس اعطیاتھم سال الرجل ھل عندک من مال وجبت علیک فیہ الزکوٰۃ فان قال نعم اخذ من عطائہ زکوٰۃ ذلک المال وان قال لا اسلم الیہ عطاءہ ولم یاخذ منہ شیئا **ترجمہ** محمد بن عقبہ نے پوچھا قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ مینے اپنی مکاتب سے مقاطعت کی ہے ایک مال عظیم پر **ف** مکاتب اُس غلام کو کہتے ہین جس سے مولے یہ کہے کہ اگر تو مجھے اتنا مال اتنی مدت مین ادا کر دے تو تو آزاد ہے اور وہ غلام اُسکو قبول کرے اور مقاطعت یہ ہے کہ بعوض اوس مال کے کسیقدر مال پر جو نقد ٹھیرے راضی ہوجاوے

ف تو کیا زکوۃ اُس میں واجب ہی قاسم بن محمد نے کہا کہ ابو بکر صدیق کسی مال میں سے زکوۃ نہ لیتے تھے جب تک
ایک سال اوسپر نہ گذرتا اور ابو بکر صدیق جب لوگوں کو اُنکے وظیفے دیتے تو پوچھہ لیتے کہ تم پر کسی مال کی زکوۃ واجب ہے
اگر وہ کہتا ہاں تو اوسی وظیفے میں سے زکوۃ نکال لیتے اور جو کہتا نہیں تو اوسکو وظیفہ دیدیتے اور کچھہ اوس میں سے
نہ لیتے ف یعنے سالیانہ تنخواہیں جب تقسیم ہوتیں تو تنخواہ والوں سے رقم زکوۃ مجرا لے لیتے اگر اون پر زکوۃ
واجب ہوتی اور یہ رقم زکوۃ اوس مال کی زکوۃ تھی جو اون لوگوں کے پاس پہلے سے تھا نہ اُس تنخواہ کی زکوۃ کیونکہ کسی
مال پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی جب تک اوسپر ایک سال پورا نہ گذرے عن قُدَامَۃَ بْنِ مَظْعُونٍ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ
اِذَا جِئْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَقْبِضُ عَطَائِیْ سَأَلَنِیْ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ وَجَبَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ قَالَ فَاِنْ قُلْتُ
نَعَمْ اَخَذَ مِنْ عَطَائِیْ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَاِنْ قُلْتُ لَا دَفَعَ اِلَیَّ عَطَائِیْ ترجمہ قدامہ بن مظعون رضہ
سے روایت ہی کہ میں جب عثمان بن عفان پاس اپنے سالیانہ تنخواہ لینے آتا تو مجھہ سے پوچھتے کہ تمہارے پاس کوئی
ایسا مال ہی جسپر زکوۃ واجب ہو اگر میں کہتا ہاں تو تنخواہ میں سے زکوۃ اوس مال کی مجرا لیتے اور جو کہتا نہیں تو
تنخواہ دیدیتے عن نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَجِبُ فِیْ مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ
الْحَوْلُ ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کسی مال میں زکوۃ واجب نہیں ہوتی جب تک اوسپر
سال پورا نہ گذرے ف اس حدیث کو ابن عبد البر نے تمہید میں مرفوعًا ابن عمر سے روایت کیا ہے مگر رفع اسکا
ضعیف ہے اور وقف صحیح ہے لیکن اجماع کیا مجتہدین نے اس امر پر اور یہ اجماع بے پروا کرتا ہے رفع سے (زرقانی)
عن ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَعْطِيَةِ الزَّكٰوةَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ ترجمہ ابن شہاب نے
کہا کہ سب سے پہلے معاویہ نے تنخواہوں میں سے زکوۃ لی ف یعنے تنخواہ کی زکوۃ تقسیم کے وقت لی لیتے یہ امر
خلفاء راشدین سے منقول نہیں ہے اور خلاف ہے حدیث کے اور اجماع صحابہ کے اس واسطے اسپر عمل نہیں ہوا کہا
مالک نے ہمارے نزدیک سنت اتفاقی یہ ہی کہ زکوۃ جیسے دوسو درم میں واجب ہوتی ہے ویسا ہی بیس دینار میں
سونے کے واجب ہوتی ہی کہا مالک نے اگر بیس دینار اسقدر وزن میں ہلکے ہوں کہ اونکی قیمت پوری بیس دینار کو
نہ پہنچے تو اوس میں زکوۃ نہیں ہے اگر بیس سے زیادہ ہوں اور قیمت اُنکی بیس پورے دینار کی ہو تو اوس میں
زکوۃ واجب ہے اور بیس دینار سے کم میں زکوۃ نہیں ہے کہا مالک نے اسیطرح اگر دوسو درم اسی وزن میں کم ہوں
کہ اُنکی قیمت پوری دوسو درم کو نہ پہنچے تو اُن میں بھی زکوۃ نہیں ہے البتہ اگر دوسو سے زیادہ ہوں اور پورے
دوسو درہموں کی برابر ہو جاویں تو زکوۃ واجب ہے لیکن اگر یہ دینار اور درم جو وزن میں ہلکے ہوں پورے
دینار اور درم کے برابر چلتے ہوں تو اون میں زکوۃ واجب ہے کہا مالک نے ایک شخص کے پاس ایک سو ساٹھہ درم پورے
ہیں اور اسکی شہر میں آٹھہ درم کو ایک دینار ملتا ہے تو زکوۃ واجب نہ ہوگی ف اگرچہ ایک سو ساٹھہ درم کے بجائے

اس تک کے بیس دینار ہو گئے **ف** کیونکہ زکوٰۃ جب واجب ہوتی ہے جب اوسکے پاس بیس دینار یا دو سو درہم موجود ہون۔ کہا مالک نے ایک شخص کے پاس پانچ دینار تھے سو اوس نے اوسمین تجارت کی اور سال ختم نہین ہوا تھا کہ وہ اوس مقدار کو پہنچ گئے جتنے مین زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اوسکو زکوٰۃ دینا پڑے گی اگرچہ سال کے ختم ہونے کی ایکدن پہلے یا ایک دن بعد وہ دینار اُس مقدار کو پہونچے ہون پھر اوس مین زکوٰۃ نہ ہوگی جب تک دوسرا سال ختم نہ ہوگا **ف** یہ قول امام مالک کا ہے اور دوسرے مجتہدین اسکے خلاف مین ہین وہ کہتے ہین جس تاریخ نصاب پورا ہوا اوس تاریخ سے لیکر ایک سال کے بعد زکوٰۃ دینا ہوگی کہا مالک نے ایک شخص کے پاس دس دینار تھے اوس مین اُس نے تجارت کی اور سال گذرتے گذرتے وہ بیس دینار کو پہونچ گئے تو اوسپر زکوٰۃ واجب ہوگی یہ نہ ہوگا کہ وہ انتظار کرے ایک سال گذرنے کا جب سے بیس دینار کو پہونچے ہین کیونکہ سال اوسپر جب گذرا تو اوسکے پاس بیس دینار تھے پھر دوبارہ اوس مین زکوٰۃ نہ ہوگی جب تک دوسرا سال نگذرے کہا مالک نے ہمارے نزدیک امر اجماعی ہے اجنداموں کی مزدوری اور کرایہ مین اور مکاتب کی بدل کتابت مین زکوٰۃ واجب نہین ہے قلیل ہو یا کثیر جب تک مالک کے قبضے مین یہ چیزین نہ آجاوین اور اوسپر ایک سال نہ گذر جاوے کہا مالک نے سونا اور چاندی مین اگر کئی حصے دار ہون تو جسکا حصہ بیس دینار یا دو سو درم تک پہونچے گا اوسپر زکوٰۃ واجب ہوگی اور جس کا حصہ اس سے کم ہوگا اوسپر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور جو سبکے حصے نصاب ہون لیکن کسیکا حصہ زیادہ کسیکا کم ہو تو ہر ایک سے زکوٰۃ اوس کے حصہ کے موافق لی جاوے گی بشرطیکہ ہر ایک کا حصہ نصاب کو پہونچے اس لیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین زکوٰۃ نہین ہے کہا مالک نے یہ قول مجھے بہت پسند ہے کہا مالک نے اگر کسی شخص کا چاندی اور سونا متفرق لوگون پاس ہو تو وہ سب کو جمع کرکے اوسکی زکوٰۃ نکالے کہا مالک نے جس شخص نے سونا یا چاندی کمایا تو اوسپر زکوٰۃ نہین ہے جب تک ایک سال نہ گذرلے جس روز سے اوسکو کمایا ہے **اَلزَّکوٰةُ فِی الْمَعَادِنِ** کانون کی زکوٰۃ کا بیان **عَنْ** غَیْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِیِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِیَّۃِ وَھِیَ مِنْ نَاحِیَۃِ الْفُرْعِ فَتِلْکَ الْمَعَادِنُ لَا یُؤْخَذُ مِنْھَا اِلَی الْیَوْمِ اِلَّا الزَّکوٰۃُ **ترجمہ** کئی ایک لوگون سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی تھین بلال بن حارث مزنی کو کانین قبلیہ کی جو فرع کیطرف ہین تو اون کانون سے آج تک کچھ نہین لیا جاتا سوا زکوٰۃ کے کہا مالک نے مین تو یہ جانتا ہون کہ کانون مین سے جو مال برآمد ہو اوس مین سے کچھ نہ لیا جاوے جبتک قیمت اوسکی بیس دینار یا دو سو درم کو نہ پہونچے البتہ جب اسقدر قیمت کا مال نکلے تو اوس مین زکوٰۃ لی جاوے اور جو اس سے بھی زیادہ کا ہو تو اوسکے حساب سے زکوٰۃ لی جاوے جبتک کان سے آمدنی جاری ہو اور جب آمدنی بند ہو جاوے پھر شروع ہو تو زکوٰۃ بھی پھر شروع ہوگی جیسے پہلے آمدنی مین شروع ہوئی تھی ❖

کہا مالک نے کان مثل زراعت کے ہے جیسے زراعت میں جب مال پیدا ہو تو زکوٰۃ لی جاوے اسی طرح کان میں جب مال برآمد ہو زکوٰۃ لی جاوے سال گذرنا ضرور نہیں ہے **ف** مگر فرق یہ ہے کہ زراعت میں دسواں حصہ یا زیادہ لیا جاتا ہے اور کان میں چالیسواں حصہ لیا جاوے گا **زکوٰۃ الرکاز** دفینے کی زکوٰۃ کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الرکاز الخمس **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکاز میں پانچواں حصہ لیا جاوے گا کہا مالک نے کچھ اختلاف ہمارے نزدیک نہیں ہے اور میں نے اہل علم سے بھی سنا ہے کہ رکاز دفینہ ہے کافروں کے دفینوں میں سے جب وہ بغیر محنت کثیر اور روپیہ خرچ کیے ہوئے مل جاوے سو اگر روپیہ خرچ ہو کر یا بڑی محنت سے ملا اور کبھی ملتا ہو کبھی نہ ملتا ہو تو اوس کو رکاز نہ کہیں گے **ف** پس اوس میں خمس واجب ہوگا بلکہ زکوٰۃ واجب ہوگی **مالا زکوٰۃ فیہ من الحلی والتبر والعنبر** بیان اون چیزوں کا جن میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے جیسے زیور اور سونے چاندی کا ڈلا اور عنبر **عن** القاسم بن محمد ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تلی بنات اخیھا یتامی فی حجرھا لھن الحلی فلا تخرج من حلیھن الزکوٰۃ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہؓ پرورش کرتی تہیں اپنے بہائی محمد بن ابی بکر کی یتیم بیٹیوں کو اور اون کے پاس زیور تہے تو نہیں نکالتی تہیں اوس میں سے زکوٰۃ **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یحلی بناتہ وجواریہ الذھب ثم لا یخرج من حلیھن الزکوٰۃ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر اپنی بیٹیوں اور لونڈیوں کو سونے کا زیور پہناتے تہے اور اون کے زیوروں میں سے زکوٰۃ نہیں نکالتے تہے **ف** کیونکہ زیور میں زکوٰۃ نہیں ہے یہی مذہب ہے ائمہ ثلثہ کا اور اکثر علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک اسکی زکوٰۃ واجب ہے اور اس حدیث کی تاویل یہ کی ہے کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں ہے نہ صغیر کے کہا مالک نے جس کے پاس سونے یا چاندی کا ڈلا ہو اور اس سے نفع نہ لیا جاتا ہو مثل پہننے وغیرہ کے تو اوسکی زکوٰۃ واجب ہے ہر سال اوس میں سے چالیسواں حصہ لیا جاویگا مگر جب بیس دینار یا دو سو درم سے وزن میں کم ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی بلکہ زکوٰۃ اوسی صورت میں ہوگی جب نصاب کے مقدار ہو اور اوس سے منفعت نہ لی جاوے لیکن وہ ڈلا جس سے زیور بنانا مقصود ہو یا ٹوٹا ہوا زیور جس کا درست کرنا منظور ہو تو وہ مثل اسباب خانگی کے ہے اس میں زکوٰۃ نہیں ہے کہا امام مالک نے موتی اور مشک اور عنبر میں زکوٰۃ نہیں ہے ❖ **زکوٰۃ اموال الیتامی والتجارۃ لھم فیھا** یتیم کے مال کی زکوٰۃ کا بیان اور اوس میں تجارت کرنے کا **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب قال اتجروا فی اموال الیتامی لا تاکلھا الزکوٰۃ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ عمر بن الخطابؓ نے فرمایا تجارت کرو یتیموں کے مال میں تاکہ زکوٰۃ اونکو تمام نہ کرے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ واجب ہے اور یہی قول ہے جمہور علما کا اور ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک اوس میں زکوٰۃ

عن القاسم بن محمد انه قال كانت عائشة تليني انا واخالي يتيمين في حجرها فكانت تخرج من اموالنا الزكوة ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ پرورش کرتی تھیں میری اور میرے بھائی کی دونو یتیم تھے اونکی گود میں تو نکالتی تھیں ہمارے مالوں میں سے زکوۃ ف اس حدیث سے وہ تاویل جو ابو حنیفہ نے زیور کی زکوۃ نہ نکالنے میں کی تھی رد ہو گئی عن مالك انه بلغه ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كانت تعطي اموال اليتامى من يتجر لهم فيها ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ حضرت ام المومنین عائشہ یتیموں کا مال تجارت کو دیتی تھیں تا کہ وہ اس میں تجارت کریں عن يحيى بن سعيد انه اشترى لبني اخيه يتامى في حجره مالا فبيع ذلك المال بعد بمال كثير ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی کے یتیم لڑکوں کے واسطے کچھ مال خریدا پھر وہ مال بڑی قیمت کو بکا کہا مالک نے یتیم کے مال میں تجارت کرنا کچھ برا نہیں ہے جب ولی یتیم کا معتبر دیانت دار ہو اور اوس پر تاوان لازم نہ ہوگا اگر نقصان ہو زكوة الميراث ترکہ کی زکوۃ کا بیان کہا مالک نے اگر ایک شخص مر گیا اور اس نے اپنے مال کی زکوۃ نہیں دی تو اوس کی تہائی مال سے زکوۃ وصول کی جاوے نہ زیادہ اس سے اور یہ زکوۃ مقدم ہوگی اوسکی وصیتوں پر کیونکہ زکوۃ مثل دین کے ہے اوسپر اسی واسطے وصیت پر مقدم کی جاوے گی مگر یہ حکم جب ہے کہ میت نے وصیت کی ہو زکوۃ ادا کرنے کی اگر وہ وصیت نہ کرے لیکن وارث اوس کے ادا کریں تو بہتر ہے مگر اون کو ضرور نہیں کہا مالک نے ہمارے نزدیک سنت اتفاقی یہ ہے کہ وارث پر زکوۃ واجب نہیں اوس مال کی جو وراثت کی رو سے اوسکو پہونچا نہ دین میں نہ اسباب میں نہ گھر میں نہ غلام میں نہ لونڈی میں البتہ ترکے میں جب کسی شے کو بیچے اور اوسکی قیمت یا زرثمن کے وصول پر ایک سال گذر جاوے تو زکوۃ واجب ہوگی کہا امام مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ وارث پر اوس مال کی جو وراثت کی رو سے اوسکو پہونچا زکوۃ واجب نہیں ہے یہانتک کہ ایک سال اوسپر گذرے الزكوة في الدين دین کی زکوۃ کا بیان عن السائب بن يزيد ان عثمان بن عفان كان يقول هذا شهر زكوتكم فمن كان عليه دين فليؤد دينه حتى تحصل اموالكم فتؤدون منها الزكوة ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان فرماتے تھے یہ مہینہ تمہاری زکوۃ کا ہے ف یعنی رمضان کا مہینہ ت تو جس شخص پر کچھ قرض ہو تو چاہیے کہ اپنا قرض ادا کر دیوے تاکہ باقی جو مال بچ رہے اوسکی زکوۃ ادا کرے ف جو شخص مدیون ہو اوسکا یہی حکم ہے کہ بعد ادا دین کے جس قدر مال اوس پاس بچے اوسکی زکوۃ ادا کرے عن ايوب بن ابي تميمة السختياني ان عمر بن عبد العزيز كتب في مال قبضه بعض الولاة ظلما يامره برده الى اهله ويؤخذ زكوته لما مضى من السنين ثم عقب بعد ذلك بكتاب ان لا يؤخذ منه الا زكوة واحدة فانه كان ضمارا ترجمہ ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا ایک مال کے باب میں جسکو بعض حکام نے ظلم سے چھین لیا تھا کہ پھیر دیں اسکو

مالک کو اور اوس مین سے زکوۃ اون برسون کی جو گذر گئے وصول کر لین پہر اوسکے بعد ایک نامہ لکہا کہ زکوۃ
اون برسون کی نہ لی جاوے کیونکہ وہ مال ضمار تہا **ف** ضمار اوس مال کو کہتے ہین جسکے وصول کی امید نہ رہے
جیسے وہ مال جسکو حاکم ظالم چہین لے یا کوئی شخص قرض لیکر مکر جاوے اور گواہ نہ ہون ایسے مال مین یہ حکم ہے
کہ جب وصول ہوا اوسوقت سے جب ایک سال گذرے زکوۃ واجب ہوگی اور پیشتر سالہاے گذشتہ کی
جنمین وہ مال ضمار تہا زکوۃ واجب ہوگی **عن** يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ
لَهُ مَالٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مِثْلُهُ أَعَلَيْهِ زَكَاةٌ فَقَالَ لَا **ترجمہ** یزید بن خصیفہ سے روایت ہے کہ اونہون نے پوچہا سلیمان
بن یسار سے ایک شخص کے پاس مال ہے لیکن اوسپر اوسیقدر قرض ہے کیا زکوۃ اوسپر واجب ہے بولے نہین **کہا**
مالک نے ہمارے نزدیک اس حکم مین اختلاف نہین کہ قرض کی زکوۃ واجب نہین جبتک وہ وصول نہ ہوجاوے سو
اگر قرض قرضدار پہ کئی برس تک رہا پہر وصول ہوا تو ایک ہی سال کی زکوۃ واجب ہوگی - اگر جسقدر قرض وصول
ہوا ہے وہ نصاب سے کم ہو تو اوس مین زکوۃ واجب نہ ہوگی مگر اوس صورت مین کہ اوس شخص کے پاس اور مال
بہی ہو سو اوس مین ملا کر اوسکی بہی زکوۃ دیوے اگر اوسکے پاس اور کوئی مال نقد نہ ہو لیکن مدیون پر اور
قرض باقی ہو تو ابہی زکوۃ واجب نہ ہوگی لیکن جسقدر وصول ہوا ہے اوسکو یاد رکہے بعد اوسکے اگر اتنا
وصول ہوا کہ نصاب پورا ہوگیا اوسوقت زکوۃ لازم ہوگی - اگر اوس نے اوس مال کو جو پیشتر وصول
ہوا تہا تلف کر دیا تب بہی زکوۃ واجب ہوگی جب بعد کو اسقدر وصول ہوگیا کہ اوس سے نصاب پورا ہوجاوے
پہر جب اوسکو بیس دینار یا دو سو درم کے موافق وصول ہوگیا تو زکوۃ لازم ہوگی اب اوسکے بعد جسقدر
قلیل یا کثیر وصول کرے زکوۃ اوسکے حساب سے بڑہتی جاوے گی **کہا** مالک نے یہ جو ہمنے بیان
کیا کہ دین کئی برس تک وصول نہین ہوتا پہر وصول ہو تو ایک ہی سال کی زکوۃ لازم ہوگی اوسپر دلیل یہ ہے
کہ ایک شخص کے پاس مال تجارت برسون تک رہتا ہے جب اوسکو بیچتا ہے تو اوسکے زر ثمن پر ایک ہی زکوۃ
واجب ہوگی اسلیے کہ صاحب دین یا صاحب مال پر یہ امر لازم نہین کہ زکوۃ اوس مال یا دین کی دوسرے
مال سے نکالے بلکہ زکوۃ ہر مال کی اوسی مال مین سے دی جاوے گی نہ یہ کہ زکوۃ ایک شی کی دوسری شے
مین سے دیجاوے **کہا** مالک نے جس حکم مین ہمارے نزدیک اختلاف نہین ہے وہ یہ ہے کہ ایک
شخص کے پاس اسباب اس قدر ہے جو اوسکے ادای دین کو کافی ہے اور نقد روپیہ اوسکے سوا ہے
تو وہ نقد روپیہ کی زکوۃ دیوے **کہا** مالک نے اگر نقد اور جنس ملا کر دونو اوسکے قرض کی برابر ہون تو زکوۃ
اوسپر واجب نہ ہوگی جبتک کہ نقد اوسکے دین سے فاضل نہ ہو اور نصاب نہ ہو جب ایسا ہو تو اوس
سے زکوۃ دیوے **زکوۃ العروض** اموال تجارت کی زکوۃ کا بیان **عن** زُرَيْقِ بْنِ حَيَّانَ وَكَانَ

زریق علی جواز مصر فی زمان الولید و سلیمان و عمر بن عبد العزیز فذکر ان عمر بن عبد العزیز کتب الیہ
ان انظر من مر بک من المسلمین فخذ مما ظہر من اموالہم مما یدیرون بہ من التجارات من کل اربعین دینارا دینارا
فما نقص فبحساب ذلک حتی تبلغ عشرین دینارا فان نقصت ثلث دینار فدعہا ولا تاخذ منہا شیئا ومن مر
بک من اہل الذمۃ فخذ مما یدیرون بہ من التجارات من کل عشرین دینارا دینارا فما نقص فبحساب ذلک حتی
تبلغ عشرۃ دنانیر فان نقصت ثلث دینار فدعہا ولا تاخذ منہا شیئا واکتب لہم بما تاخذ منہم کتابا الی
مثلہ من الحول **ترجمہ** زریق بن حیان سے روایت ہے اور وہ مقرر تھے مصر کے محصول خانہ پر ولید اور سلیمان بن
الملک اور عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا انکو جو شخص گذرے اوپر تیرے مسلمانوں میں سے
تو جو مال انکا ظاہر ہو اموال تجارت میں سے تو لے اوس میں سے ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار یعنے چالیسواں حصہ
اور جو چالیس دینار سے کم ہو تو اسی حساب سے بیس دینار تک اگر بیس دینار سے ایک تہائی دینار بھی کم ہو تو اوس مال
کو چھوڑ دے اور اس میں سے کچھ نہ لے اور جو تیرے اوپر کوئی ذمی گذرے تو اوسکے اموال تجارت میں سے
ہر بیس دینار میں سے ایک دینار لے جو کم ہو تو اوسی حساب سے دس دینار تک اگر دس دینار سے ایک تہائی دینار
بھی کم ہو تو کچھ نہ لے اور جو کچھ تو لے اوسکے ایک رسید سال تمام کے واسطے لکھدے **ف** تاکہ پہر اوس پر
محصول نہ لگے یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا اور امام مالک کے نزدیک جب محصول خانہ پر گذر کرے
اگرچہ ایک ہی سال میں کئی بار تو اوس سے محصول لیا جاوے مسلمانوں سے چالیسواں حصہ محصول کا لیا
جاتا ہے اور کافران ذمی سے بیسواں حصہ اور کفار حربی سے دسواں حصہ لینا چاہیے ایسا ہی حضرت عمر
بن خطاب نے حکم دیا تھا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ ایک بار جب تاجر نے اپنے مال کی زکوۃ
ادا کردی پہر اوس مال کے عوض میں اسباب کپڑا یا لونڈی غلام وغیرہ خرید کیا پہر ایک سال پورا ہونے کے
اول اوسکو بیچڈالا زکوۃ دینے کی تاریخ سے تو اب اوس پر زکوۃ واجب نہ ہوگی جب تک ایک سال پورا نہ ہو
پہلی زکوۃ کی تاریخ سے اور جو اوس نے اوس مال کو کئی برس تک نہ بیچا تو اوس پر زکوۃ نہ ہوگی جب بیچے گا
تو ایک ہی زکوۃ دینا پڑے گی **کہا** مالک علیہ الرحمۃ نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے
سونے یا چاندی کے عوض میں گیہوں یا کھجور خریدے تجارت کے واسطے پہر مال پڑا رہا یہانتک کہ سال گذر
گیا جب مال بکا تو اوس پر زکوۃ واجب ہوگی اگر نصاب کے مقدار ہو اوس کی مثال زراعت کی یا میوہ توڑنے کی سی
نہ ہوگی **ف** کیونکہ زراعت جب کاٹی جاوے اور میوہ درخت کا جب تیار ہو کر اوتارے جاوین
اون میں دسواں حصہ دینا پڑے گا اگرچہ سال میں دو بارہ ہو **کہا** امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جب تاجر

مہینے کے اندر اسباب کی قیمت اور نقد دونوں کو ملا کر دیکھیں گے اگر نصاب کے مقدار ہو تو اوس میں زکوۃ واجب ہوگی
کہا مالک نے خواہ کوئی تجارت کرے خواہ نہ کرے مال میں ہر سال ایک ہی بار زکوۃ لازم ہوگی **مَا جَاءَ فِي الْكَنْزِ** کنز کے
بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ وَھُوَ یُسْئَلُ عَنِ الْکَنْزِ مَا ھُوَ فَقَالَ ھُوَ الْمَالُ الَّذِیْ
لَا تُؤَدّٰی مِنْہُ الزَّکٰوۃُ **ترجمہ** عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ اونہوں نے سنا عبد اللہ بن عمر سے کسی نے پوچھا کنز
کسے کہتے ہیں جواب دیا کنز وہ مال ہے جس کی زکوۃ نہ دی جاوے **ف** کلام اللہ میں ایسے مال والے پر دکھ
کی مار لکھی ہے وہ مال جلایا جاوے گا آگ میں اور اس سے صاحب مال کو داغا جاویگا معاذ اللہ **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ کَانَ
یَقُوْلُ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ مَالٌ لَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یَطْلُبُہٗ حَتّٰی یُمْکِنَہٗ
یَقُوْلُ اَنَا کَنْزُکَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہتے تھے جس شخص کے پاس مال ہوا اور وہ اوسکی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت
کے روز وہ مال ایک گنجے سانپ کی صورت بنیگا جسکی دونوں آنکھوں پر دو سیاہ داغ ہونگے اور ڈھونڈیگا اپنے
مالک کو یہانتک کہ پاویگا اوسکو پھر کہیگا اس سے میں تیرا مال ہوں جسکی زکوۃ تو نے نہیں دی تھی **ف** بخاری
نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا **صَدَقَۃُ الْمَاشِیَۃِ** زکوۃ چارپایوں کی **عَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ قَرَأَ کِتَابَ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فِی الصَّدَقَۃِ قَالَ فَوَجَدْتُّ فِیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھٰذَا کِتَابُ الصَّدَقَۃِ فِیْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ
فَدُوْنَھَا الْغَنَمُ فِیْ کُلِّ خَمْسٍ شَاۃٌ وَّفِیْ مَا فَوْقَ ذٰلِکَ اِلٰی خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ
لَبُوْنٍ ذَکَرٌ وَّفِیْ مَا فَوْقَ ذٰلِکَ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِیْمَا فَوْقَ ذٰلِکَ اِلَی سِتِّیْنَ حِقَّۃٌ طَرُوْقَۃُ الْفَحْلِ وَفِیْمَا
فَوْقَ ذٰلِکَ اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِیْنَ جَذَعَۃٌ وَّفِیْمَا فَوْقَ ذٰلِکَ اِلَی تِسْعِیْنَ بِنْتَا لَبُوْنٍ وَّفِیْمَا فَوْقَ ذٰلِکَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ
حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ فَمَا زَادَ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الْاِبِلِ فَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّۃٌ وَّفِیْ سَائِمَۃِ
الْغَنَمِ اِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِیْنَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ شَاۃٌ وَّفِیْمَا فَوْقَ ذٰلِکَ اِلٰی مِائَتَیْنِ شَاتَانِ وَفِیْمَا فَوْقَ ذٰلِکَ اِلٰی ثَلٰثِ
مِائَۃٍ ثَلٰثُ شِیَاہٍ فَمَا زَادَ عَلٰی ذٰلِکَ فَفِیْ کُلِّ مِائَۃٍ شَاۃٌ وَّلَا یُخْرَجُ فِی الصَّدَقَۃِ تَیْسٌ وَّلَا ھَرِمَۃٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ اِلَّا مَا
شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُفْتَرِقٍ وَّلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْیَۃَ الصَّدَقَۃِ وَمَا کَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّھُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَھُمَا
بِالسَّوِیَّۃِ وَفِی الرِّقَۃِ اِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ اَوَاقٍ رُبُعُ الْعُشْرِ **ترجمہ** امام مالک نے پڑھا حضرت عمر بن خطاب کی کتاب کو صدقہ
اور زکوۃ کے باب میں اوس میں لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ کتاب ہے صدقہ کی چوبیس اونٹوں تک ہر پانچ
میں ایک بکری لازم ہے جب چوبیس سے زیادہ ہوں پینتیس تک ایک برس کی اونٹنی ہے اگر ایک برس کی اونٹنی
نہ ہو تو دو برس کا ایک اونٹ ہو اس سے زیادہ میں پینتالیس اونٹ تک دو برس کی اونٹنی ہے اس سے زیادہ
میں ساٹھ اونٹ تک تین برس کی اونٹنی ہے جو قابل ہو جفتی کے اس سے زیادہ میں پچہتر اونٹ تک
[illegible] برس کی اونٹنی ہے اس سے زیادہ ہوں نوّے اونٹ تک دو اونٹنیاں ہیں دو دو برس کی

بیان کنز میں

زکوۃ چارپایوں میں

اس سے زیادہ مین ایک سو بیس اونٹ تک تین تین برس کی دو اونٹنیان ہین جو قابل ہون جفتی کے اس سے زیادہ مین ہر چالیس اونٹ مین دو برس کی اونٹنی ہے اور ہر پچاس اونٹ مین تین برس کی اونٹنی ہے بکریان جو جنگل مین چرتی ہین جب چالیس تک پہنچ جاوین ایک بکری زکوٰۃ کی لازم ہوگی ایک سو بیس بکریون تک اس سے زیادہ مین دو سو بکریون تک دو بکریان لازم ہونگی اس سے زیادہ مین تین سو بکریون تک تین بکریان بعد اسکے ہر سیکڑے مین ایک بکری دینا ہوگی اور زکوٰۃ مین بکرا نہ لیا جاوے گا اسیطرح بوڑھی اور عیب دار بکری مگر جب زکوٰۃ لینے والے کی راے مین مناسب ہو اور جدا جدا مال ایک نہ کیے جاوین گے اسی طرح ایک مال جدا جدا نہ کیا جاوے گا زکوٰۃ کے خوف سے **فائدہ** مثلاً ایک شخص پاس چالیس بکریان تہین وسپر ایک بکری لازم تہی جب زکوٰۃ لینے والا آیا تو چالیس کو دو جگہ کر دیا تاکہ زکوٰۃ دینا نہ پڑے یا چالیس چالیس بکریان دو آدمیون کی تہین اون مین دو بکریان زکوٰۃ کی چاہیین جب زکوٰۃ لینے والا آیا تو دونون کو ایک جگہہ کر دیا تاکہ ایک ہی بکری لازم آوے **ف** اور جو دو آدمی شریک ہون تو وہ آپس مین رجوع کر لین برابر کا حصہ لگا کر اور چاندی مین جب پانچ اوقیہ ہو تو چالیسوان حصہ اوسکا لازم ہے

ماجاء فی صدقة البقر

گاے بیل کی زکوٰۃ کا بیان **عن** طاؤس الیمانی ان معاذ بن جبل الانصاری اخذ من ثلثین بقرة تبیعا ومن اربعین بقرة مسنة واتی بما دون ذلک فابی ان یاخذ منه شیئا وقال لم اسمع من رسول الله صلی الله علیه وسلم فیه شیئا حتی القاه فاساله فتوفی رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل ان یقدم معاذ بن جبل **ترجمہ** طاؤس یمانی سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے تیس گاؤن مین ایک گاے ایک برس کی لی اور چالیس گایون مین دو برس کی ایک گاے لی اور اس سے کم مین کچہ نہ لیا اور کہا کہ نہین سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس باب مین کچہ تو مین پوچھون گا آپ سے پس وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کے آنے سے پہلے کہا مالک نے جس شخص کی بکریان دو جگہہ ہون کے پاس یا زیادہ کے پاس مختلف شہرون مین ہون تو وہ سب کو جوڑ کر اکٹہا زکوٰۃ دیوے اسی طرح پر اگر کسی شخص کا سونا چاندی مختلف لوگون کے پاس ہو تو وہ سب جوڑ کر اکٹہا زکوٰۃ دیوے کہا مالک نے ایک شخص کے پاس بہیڑ بکریان دونون ہین تو سب کو ایک ساتہ گن لین گے اگر نصاب کے موافق ہو تو زکوٰۃ ہوگی کیونکہ بہیڑ بہی بکریون ہی کے شمار مین ہین اور حضرت عمر بن الخطاب رض کی کتاب مین جو ہے چرنیوالے بکریون مین ہر چالیس مین ایک بکری ہے تو اگر بہیڑین زیادہ ہون اور بکریان کم ہون اور اسکے مالک پر ایک راس زکوٰۃ کی واجب ہو تو بہیڑ لے جاوینگے اور جو بکریان زیادہ ہون اور بہیڑ کم ہون تو بکری لی جاوے گی اگر بہیڑ اور بکریات برابر ہون تو زکوٰۃ لینے والے کو اختیار ہے جس مین سے چاہے ایک اس سے لیوے کہا مالک نے اسیطرح عربی اور بختی اونٹ دونو کو ملا کر زکوٰۃ لین گے کیونکہ دونو قسم کے اونٹ اونٹ مین داخل ہین اگر عربی زیادہ ہون اور اوسکے مالک پر ایک مہارہ واجب ہو تو عربی لین گے اور جو بختی زیادہ ہون تو بختی لین گے اگر دونو برابر ہون اختیار ہے جس مین سے چاہے لین **ف** عربی وہ اونٹ ہے جس کے مان باپ دونو عرب کے ہون اور

بختی وہ اونٹ جس کے ماں عجمی اور باپ عربی یا باپ عجمی اور ماں عربی ہو منسوب ہے طرف بخت نصر کی اور بعضوں نے اسکو
بختی پڑھا ہے بختیہ بہتر اونٹ کہا مالک نے اسیطرح گائے بھینس دونوں ایک جنس ہیں دونوں کو ملا کر اکٹھا زکوۃ لینا
چاہیے لیکن اگر گائے زیادہ ہوں اور بھینس کم اور مالک پر ایک ہی واجب ہو تو گائے لینا چاہیے اور جو بھینس زیادہ
ہوں تو بھینس لینا چاہیے اور جو دونوں برابر ہوں تو اختیار ہے جس میں سے چاہے لے اور جو گائے بھی بقدر نصاب
ہوں اور بھینس بھی بقدر نصاب تب دونوں میں سے زکوۃ لینا چاہیے **ف** مثلاً ایک شخص کے پاس تیس گائے ہیں
اور تیس بھینس تو ایک گائے ایک سال کی اور ایک بھینس ایک سال کی لی جاوے کہا مالک نے جس شخص نے جانور
حاصل کیے اونٹ یا گائے یا بکری تو اوسپر زکوۃ نہیں ہے جب تک ایک سال نہ گذر جاوے اوس روز سے جس روز
وہ جانور اس کے پاس آئے ہیں مگر جب پہلے سے اوس کے پاس جانور بقدر نصاب موجود ہوں مثلاً پانچ اونٹ یا تیس
گائیں یا چالیس بکریاں تو اگر کسی شخص کے پاس پانچ اونٹ یا تیس گائیں یا چالیس بکریاں تھیں اب اوس نے اور اونٹ یا اور
بکریاں حاصل کیں خرید یا ہبہ یا میراث سے تو وہ انکی زکوۃ اپنے پہلے جانوروں کے ساتھ دیوے اگرچہ ان
پچھلے جانوروں پر ایک سال نہ گذرے البتہ اگر پہلے جانوروں کی زکوۃ دے چکنے کے بعد یہ جانور خریدے
یا ترکہ میں آئے تو اب زکوۃ ان کی نہ دے بلکہ سال آئندہ جب اگلے جانوروں کی زکوۃ دے گا اون کے ساتھ
انکی بھی زکوۃ دیوے کہا مالک نے اسکی مثال چاندی کی سی ہے ایک شخص نے اوسکی زکوۃ دیکر اوس کے بدلے
میں کچھ سامان خرید کیا اب جس نے سامان بیچا اوسپر بھی زکوۃ واجب تھی اوس نے پھر اس چاندی کی زکوۃ دی تو ایک نے
آج زکوۃ دی اور بائع نے کل زکوۃ دی کہا مالک نے اگر کسی شخص کے پاس نصاب سے کم بکریاں تھیں پھر اوس نے
اور بکریاں خریدیں یا میراث میں پائیں جو نصاب سے زیادہ ہو گئیں تو اوسپر زکوۃ واجب نہ ہوگی جب تک ایک سال
نہ گذر جاوے خرید یا ترکہ پانے کی تاریخ سے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کے پاس اسقدر جانور ہوں
اونٹ یا گائے یا بکریاں جس میں زکوۃ نہیں ہے تو یہ نصاب شمار نہ کیا جاوے گا جب تک ہر قسم کے جانور نصاب
کے مقدار نہ ہوں اگر نصاب کے مقدار ہوں گے تو اون کے ساتھ جتنے جانور اوس قسم کے ملیں گے انکی زکوۃ
اوس نصاب کے ساتھ دینا پڑے گی خواہ یہ جانور قلیل ہوں یا کثیر **فائدہ** حاصل مطلب یہ ہے
کہ اگر بکریاں یا گائے یا اونٹ نصاب کے موافق ہوں تو اب جتنی بکریاں یا گائے یا اونٹ نئے آویں گے
ان کی زکوۃ اپنے ہم جنس نصاب کے ساتھ دینا ہوگی اگرچہ اس نئی آمدنی پر سال نہ گذرے برخلاف اسکے اگرچہ جانور
نصاب سے کم کسی کے پاس ہوں اور پھر نئی آمدنی اسقدر ہو کہ نصاب پورا ہو جاوے یا نصاب سے بڑھ جاوے تو
زکوۃ واجب نہ ہوگی جب تک ایک سال کامل اس نئی آمدنی پر نہ گذرے کہا مالک نے اگر کسی شخص کے پاس
اونٹ یا گائے یا بکریاں نصاب کے موافق ہوں پھر نئی آمدنی ہو تو ان کا زکوۃ بھی اس نصاب کے ساتھ جو پہلے

سے تہا دینا پڑے گی کہا مالک نے یہ قول بہت پسند ہے مجھکو کہا مالک نے جس قسم کا جانور کسپر زکوۃ میں واجب ہو
پہر اوس قسم کا جانور اوس پاس نہ نکلے مثلاً اگر ایک برس کی اونٹنی واجب ہو اور وہ نہ نکلی تو دو برس کا اونٹ لے لیا
جاوے اور جو دو برس یا تین برس یا چار برس کی اونٹنی واجب ہو اور وہ نہ نکلے تو خرید کرکے دیدیوے اور
قیمت کا دینا میرے نزدیک اچھا نہیں ہے کہا مالک نے جو اونٹ پانی پہنچتے ہیں یا جو بیل جرسہ پہٹتے ہیں یا
ہل چلاتے ہیں اگر بمقدار نصاب کے ہوں تو اون میں زکوۃ واجب ہوگی **صدقۃ الخلطاء** شرکت کے
مال کی زکوۃ کا بیان **کہا** مالک نے اگر دو آدمی شریک ہوں جانوروں میں اس طرح کہ چرواہا ایک ہو اور نر جانور
بھی ایک ہوں اور جانوروں کے رہنے کا مکان بھی ایک ہو اور پانی پلانے کا ڈول بھی ایک ہو تو اون دونوں
آدمیوں کو خلیطان کہیں گے اگر ہر ایک اون میں سے مال کو پہچانتا ہو اور جو کوئی اپنے مال کو دوسرے کے مال سے تمیز
نہ کرسکتا ہو تو اون کو شریکان کہیں گے **کہا** مالک نے خلیطان پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی جب تک ہر ایک کا مال
بقدر نصاب کے نہ ہو **کہا** مالک نے اس مسئلہ کی تفسیر یہ ہے کہ مثلاً ایک خلیط کی چالیس بکریاں یا زیادہ ہیں اور
دوسرے خلیط کی چالیس سے کم ہیں تو جس کے چالیس یا زیادہ ہیں اوسی پر زکوۃ واجب ہے اور جس کی چالیس سے کم
ہیں اوسپر زکوۃ واجب نہیں ہے **کہا** مالک نے اگر ہر خلیط کی بکریاں نصاب کے موافق ہوں تو دونوں سے ملا کر زکوۃ
لی جاوے گی تو اگر ایک خلیط کی ہزار بکریاں یا کم ہیں اور دوسرے کی چالیس بکریاں یا زیادہ ہیں تو وہ دونو
خلیطان میں آپس میں زیادتی دوسرے سے پہیر لیویں گے اپنے اپنے مال کے موافق ہزار بکریوں پر اوس کے موافق
زکوۃ کا حصہ ہوگا اور چالیس بکریوں پر اوس کے موافق حصہ ہوگا **ف** پس اگر زکوۃ لینے والے نے دس بکریاں
زکوۃ کی ہزار بکریوں والے سے لیں تو وہ چالیس بکریوں والے سے دس حصے چھبیس حصوں میں سے پہیر لیگا
اس واسطے کہ ایک ہزار چالیس بکریاں کل ہیں انکی چھبیس ۲۶ چالیسے ہوئے اوس میں سے ایک حصہ چالیس والے
پر لازم ہے اور پچیس حصے ہزار والے پر تو ہر بکری کے چھبیس حصے کیے گیے اور پچیس پچیس حصے ہر ایک
میں سے ہزار والے کے ہوئے اور ایک ایک حصہ چالیس والے کا دس بکریاں دی گئیں تو دس حصے چالیس
والے پر چھبیس حصوں میں سے ایک بکری کے پڑے اب فرض کیجیے کہ ایک ایک بکری کی قیمت ۲۶-۲۶ آنے
تہی تو کل دام ہزار بکریوں والے پر پڑے مگر دس آنے وہ چالیس بکری والے سے پہیر لیگا۔ اور جو زکوۃ
لینے والے نے دس بکریاں چالیس والے سے لیں تو وہ نو بکریاں اور سولہ حصے چھبیس حصوں میں سے ایک
بکری کے ہزار والے سے پہیر لیگا (محلی) زرقانی نے یہ لکھا ہے کہ اگر ہزار والے سے دس بکریاں لی گئیں تو وہ ایک بکری
چالیس والے سے پہیر لیگا اور جو چالیس والے سے دس بکریاں لی گئیں تو وہ نو بکریاں ہزار والے
سے پہیر لیگا مگر یہ حساب صحیح نہیں ہوسکتا البتہ یہ بات ابوحنیفہ کی مذہب پر بن جاتی ہے جو کہتے ہیں ہر ایک سے

جدا زکوۃ لی جاوے گی اور خلطا کا کچھ اثر نہ ہوگا شاید یہ سہو ہے زرقانی سے واللہ اعلم و احکم بالصواب کہا مالک نے اونٹوں مین خلیطان کا حکم مثل بکریون کے خلیطان کی ہے دونون سے زکوۃ اکٹھا لی جاوے گی جب ہر ایک کے پاس اونٹ بقدر نصاب کے ہون کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ نہین ہے اور عمر بن الخطاب نے فرمایا کہ چرنے والے بکریون مین جب چالیس ہوجاوین تو ایک بکری ہے کہا مالک نے یہ قول بہت پسند ہے مجھکو اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جدا جدا مال اکٹھے نہ کیے جاوین اور اکٹھا جدا جدا نہ کیے جاوین زکوۃ کے خوف سے یہ حکم جانورون کے مالکون کو ہے کہا مالک نے تفسیر اس قول کی یہ ہے کہ مثلاً تین آدمیون کے چالیس چالیس بکریان تہین تو ہر ایک پر ایک ایک بکری واجب تھی جب زکوۃ لینے والا آیا تو اون تینون نے اپنی بکریون کو یکجا کر دیا تھا کہ ایک ہی بکری دینا پڑے اس بات سے ممانعت ہوئی اور مثلاً خلیطان مین سے ہر ایک کی ایک سو ایک ایک سو ایک بکریان ہین تو سب ملاکر دو سو دو بکریان ہین اون مین تین بکریان لازم آتی ہین جب زکوۃ لینے والا آیا تو اون دونو نے اپنی اپنی بکریون کو جدا کر دیا تاکہ ایک ہی ایک بکری لازم آوے اوس سے ممانعت ہوئی

مَا جَاءَ فِيمَا يُعْتَدُّ بِهِ مِنَ السَّخْلِ فِي الصَّدَقَةِ

بکریون کی تعداد مین بچون کو بھی شمار کرنے کا بیان

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَكَانَ يَعُدُّ عَلَى النَّاسِ بِالسَّخْلِ فَقَالُوا تَعُدُّ عَلَيْنَا بِالسَّخْلِ وَلَا تَاْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ تَعُدُّ عَلَيْهِمْ بِالسَّخْلَةِ يَحْمِلُهَا الرَّاعِي وَلَا تَاْخُذُهَا وَلَا تَاْخُذُ الْاَكُولَةَ وَلَا الرُّبَّى وَلَا الْمَاخِضَ وَلَا فَحْلَ الْغَنَمِ وَتَاْخُذُ الْجَذَعَةَ وَالثَّنِيَّةَ وَذٰلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ غِذَاءِ الْغَنَمِ وَخِيَارِهِ

ترجمہ سفیان بن عبداللہ کو عمر بن الخطاب نے مصدق یعنے زکوۃ وصول کرنے والا کرکے بہیجا تو وہ بکریون مین بچے کو بہی شمار کرتے تہے لوگون نے کہا تم بچون کو شمار مین داخل کرتے ہو لیکن بچہ نہین لیتے ہو تو جب آئے وہ عمر بن الخطاب پاس بیان کیا اون سے یہ امر تو کہا حضرت عمرؓ نے ہان ہم گنتے ہین بچون کو بلکہ اوس بچے کو جسکو چرواہا اوٹھاکر لے چلتا ہے لیکن نہین لیتے اوسکو اور نہ موٹی بکری کو جو کہانے کے واسطے موٹی کی جاوے اور نہ اس بکری کو جو اپنے بچہ کو پالتی ہو اور نہ حاملہ کو اور نہ نر کو اور لیتے ہین ہم ایک سال یا دو سال کی بکری کو جو متوسط ہے نہ بچہ ہے نہ بوڑہی ہے نہ بہت عمدہ ہے کہا مالک نے اگر کسی شخص کی بکریان نصاب سے کم ہون اور مصدق کے آنے سے ایک دن پہلے وہ بکریان بچہ جنین اور نصاب پورا ہو جاوے تو اوسپر زکوۃ لازم ہوگی اس لیے کہ اون کی بکریون مین داخل ہے اور یہ مسئلہ مخالف ہے اوس مسئلے کے کہ ایک شخص پاس نصاب سے کم بکریان ہون پہر خرید یا میراث یا ہبہ کے وجہ سے اور بکریان آجاوین نظیر اس مسئلہ کی یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس کسی قسم کا اسباب جسکی قیمت نصاب سے کم ہو پہر وہ اوسکو اسقدر نفع سے بیچے جو نصاب کو پہونچ جاوے تو زکوۃ نفع کی راس المال کی ساتھ لازم آویگی اور اگر نفع اوسکا ہبہ یا میراث

بکریون کی تعداد مین بچون کو بھی شمار کرنے کا بیان

ہوتا تو زکوۃ واجب ہوتی جب تک اُسپر ایک سال نہ گذرتا ہبہ یا میراث کے روز سے کہا مالک نے سو بچے بکریوں کی
بکریوں میں داخل ہیں جیسے کہ نفع مال کا اُس مال میں داخل ہے کہا مالک نے ایک اور خلاف ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی پاس
سونا یا چاندی نصاب کے موافق ہو پھر وہ اور مال کماوے تو اس فائدہ کی زکوۃ دینا لازم نہ آویگی جب تک اُسپر ایک سال نگذری
اور اگر کسی پاس بکریاں یا گائیں یا اونٹ ایک قسم مقدار نصاب کی ہو پھر اور بکریاں یا گائیں یا اونٹ حاصل کرے تو
اُنکی زکوۃ پہلے ہمجنس جانورنکی ساتھ ملکر لازم آویگی کہا مالک نے یہ تقریر بہت اچھی ہے اس باب میں جو میں نے سنا
سب تقریروں سے **العمل فی صدقۃ عامین اذا اجتمعا** جب دو سال کی زکوۃ کسی
پر واجب ہوجاوے اُسکے طریقے کا بیان کہا مالک نے اگر کسی شخص کے پاس سو اونٹ ہوں اور زکوۃ لینے والا
اُسکے پاس نہ آوے یہانتک کہ دوسرا سال بھی گذر جاوے اُسوقت زکوۃ لینے والا آوے اور تمام اونٹ اُسکی
مر چکے ہوں مگر پانچ اونٹ باقی رہجاویں تو زکوۃ لینے والا ان پانچ اونٹوں کی زکوۃ دو سال کی لیگا یعنے دو
بکریاں لیوے گا اسواسطے کہ زکوۃ اُس مال کی دینا ہوتی ہے جو زکوۃ کے روز موجود ہو تو اگر اسکے جانور
مرجاویں یا بڑھ جاویں تو زکوۃ اسی حساب سے لیجاویگی اور جو صاحب مال پر کئی سال کی زکوتیں واجب ہوجاویں
تو مصدق اسیقدر مال کی زکوۃ لیگا جتنا اُسکے پاس باقی رہا ہو اگر اُسکے تمام جانور ہلاک ہوگئے یا اسقدر
ہلاک ہوگئے کہ باقی ماندہ نصاب سے کم رہ گئے تو نہ اُسپر زکوۃ ہوگی نہ تاوان لازم ہوگا سالہای گذشتہ کی زکوۃ
کا **النھی عن التضییق علی الناس فی الصدقۃ** زکوۃ میں لوگوں کو تنگ
کرنیکی ممانعت **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت مر علی عمر بن الخطاب بغنم من
الصدقۃ فرای فیھا شاۃ حافلا ذات ضرع عظیم فقال ما ھذہ الشاۃ فقالوا شاۃ من الصدقۃ فقال
عمر ما اعطی ھذہ اھلھا وھم طائعون لا تفتنوا الناس لا تاخذوا حزرات المسلمین نکبوا عن الطعام

ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت عمر رضہ کے پاس بکریاں آئیں زکوۃ کی اُسمیں ایک
بکری تھی بہت دودھ والی تو پوچھا آپنے یہ بکری کیسی ہے لوگوں نے کہا زکوۃ کی بکری ہو حضرت عمر رضہ نے
فرمایا کہ اسکے مالک نے کبھی اسکو خوشی سے نہ دیا ہوگا لوگوں کو فتنے میں نہ ڈالو اُنکے بہترین اموال نہ لو اور باز
آؤ اُنکے رزق چھین لینے سے **ف** یعنے دودھ والی بکری پر گویا اُنکا رزق موقوف ہے اوسی دودھ پر
انکی گذر ہے وہ نہ لیا کرو **عن** محمد بن یحیی بن حبان انہ قال اخبرنی رجلان من اشجع ان محمد بن
مسلمۃ الانصاری کان یاتیھم مصدقا فیقول لرب المال اخرج الی صدقۃ مالک فلا
یقود الیہ شاۃ فیھا وفاء من حقہ الا قبلھا **ترجمہ** محمد بن یحیی بن حبان سے روایت ہے کہ خبر دی مجھکو
دو شخصوں نے قبیلہ اشجع سے کہ محمد بن مسلمہ انصاری رضہ آتے تھے زکوۃ لینے کو تو کہتے تھے صاحب مال سے لاؤ

میرے پاس کوۃ اپنی مالکی پہروہ جو بکری لیکر آتا اگر وہ زکوۃ کے لائق ہوتی تو قبول کر لیتے کہا مالک نے ہمارے نزدیک
سنت یہ ہی اور اسی پر ہمنے اپنے شہر کے اہل علم کو پایا کہ زکوۃ لینے مین مسلمانون پر تنگی نہ کیجاوے اور جو دینا قبول کیا جاوے
ف بشرطیکہ وہ زکوۃ کے قابل ہو **اَخْذُ الصَّدَقَةِ وَمَنْ يَجُوْزُ لَهُ اَخْذُهَا** صدقہ لینا اور جن
لوگون کو لینا درست ہی انکا بیان **عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ
اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْ لِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ اَوْ لِرَجُلٍ لَهٗ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى
الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ ترجمہ عطا ابن یسارؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوۃ درست
نہیں مالدار کو مگر پانچ آدمیون کو درست ہی پہلے غازی یعنے جو جہاد کرتا ہو اللہ کی راہ مین دوسرے جو عامل ہو زکوۃ کا یعنے
زکوۃ کو وصول اور تحصیل کرتا ہو تیسرے مدیون یعنے جو قرضدار ہو چوتھی جو زکوۃ کے مال کو خرید لیوے اپنے مال کے
عوض مین پانچوین جو مسکین ہمسایہ کے پاس سے بطور ہدیہ کے آوے کہا مالک نے ہمارے نزدیک زکوۃ کی تقسیم کا یہ حکم
ہی کہ یہ کام حاکم کی رای پر موقوف ہی جس قسم کے لوگ زیادہ حاجت رکھتے ہون یا شمار مین زیادہ ہون انکو دیوے
جب تک اُسکی رای مین مناسب ہو پہر سال دو سال یا زیادہ کے بعد دوسرے قسم کے لوگون کو بھی دے سکتا ہے پہر حال
اہل حاجت اور عدد کو مقدم رکھے جہان ہو ہمنے اپنے ملک مین اہل علم کو اسی پر پایا **ف** کلام اللہ مین آٹھ قسم کے
لوگون کو زکوۃ دینے کا حکم ہے پہلے فقرا دوسرے مساکین تیسرے عاملین زکوۃ یعنے تحصیل کرنیوالے زکوۃ کے
چوتھے وہ کفار جنکو ملانے کے لیے کچھ دینا ضرور پڑتا ہی انکو مولفۃ القلوب کہتے ہین پانچوین قرضدار چھٹے غازی ساتوین
مسافر آٹھوین مکاتب ائمہ ثلثہ کے نزدیک امام کو اختیار ہے کہ ان قسمون مین سے جس قسم کے لوگون کو زیادہ حاجتمند
اور مستحق پاوے اُنکو زکوۃ دیوے مگر شافعیؒ کے نزدیک آٹھون قسم کے لوگون کو دینا چاہیے کہا مالک نے
عامل کا کچھ حصہ مقرر نہین ہے زکوۃ مین بلکہ حاکم کو اختیار ہی کہ جسقدر مناسب ہو دیوے **مَا جَاءَ فِي اَخْذِ الصَّدَقَاتِ
وَالتَّشْدِيْدِ فِيْهَا** زکوۃ نہ دینے والون پر سختی کا بیان **عَنْ مَالِكٍ** اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ
لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ ترجمہ امام مالک سے روایت ہی کہ ابو بکر صدیق رضنے فرمایا اگر نہ دینگے رسی بھی
اونٹ باندھنے کی تو مین جہاد کرونگا انپر **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چند لوگ عرب کے کافر
ہو گئے اور دین اسلام سے باہر ہو گئے انہون نے زکوۃ دینے سے انکار کیا مگر اور دین کی باتون کا اقرار کرتے تھے حضرت
ابو بکر نے فرمایا قسم خدا کی مین لڑونگا اُس شخص سے جو نماز اور زکوۃ مین فرق کرے کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہی قسم خدا کی
اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ایک رسی دیتے تھے اور اب نہ دینگے تو انپر جہاد کرونگا یہ روایت صحیحین
مین موجود ہے **عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ** اَنَّهٗ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَاَعْجَبَهٗ فَسَاَلَ الَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ
هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِيْ مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهٗ

ف صدقہ لینا اور جن لوگون کو لینا درست ہے انکا بیان

باب الزکوٰۃ

ف زکوۃ نہ دینے والون پر سختی کا بیان

فِي سِقَائِي فَهُوَ هٰذَا فَادْخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَدَهٗ فَاسْتَقَاءَهٗ ترجمہ زید بن اسلم رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے دودھ پیا اُنکو بھلا معلوم ہوا پوچھا کہ دودھ کہان سے آیا جو لایا تھا وہ بولا کہ مین ایک پانی پر گیا تھا اور اسکا نام بیان کیا وہ تا ہیر جانور زکوٰۃ کے پانی پی رہے تھے لوگون نے انکا دودھ نچوڑ کر مجھے دیا مینے اپنی مشک مین رکھ لیا وہی یہ دودھ تھا جو آپ نے پیا تو حضرت عمر رض نے اپنا ہاتھ منہ مین ڈالکر قے کی **ف** اسواسطے کہ وہ دودھ زکوٰۃ کا تھا اور زکوٰۃ مالدار کو درست نہین ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو کوئی اُس چیز کو جو اللہ کی طرف سے فرض ہے روکے اور مسلمانون کو لینے نہ دے تو مسلمانون پر جہاد کرنا اُس شخص سے لازم ہے یہانتک کہ لے لین اُس حق کو

عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَامِلًا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلَيْهِ يَذْكُرُ اَنَّ رَجُلًا مَنَعَ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنْ دَعْهُ وَلَا تَاْخُذْ مِنْهُ زَكٰوةً مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَاَدّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَكَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ اِلَيْهِ يَذْكُرُ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنْ خُذْهَا مِنْهُ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ ایک عامل نے عمر بن عبد العزیز کو لکھا کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہین دیتا تو عمر نے جواب مین لکھا کہ چھوڑ دے اُسکو اور مسلمانون کے ساتھ اُس سے زکوٰۃ نہ لیا کر یہ خبر اُس شخص کو پہونچی اُسکو برا معلوم ہوا اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی بعد اُسکے عامل نے عمر کو اطلاع کی انہون نے جواب مین لکھا کہ لے لے زکوٰۃ کو اس شخص سے

زَكٰوةُ مَا يُخْرَصُ مِنْ ثِمَارِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ پھلون اور میوون کی زکوٰۃ کا بیان

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَّعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ وَالْبَعْلُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بارانی اور زیر چشمہ یا لانی زمین مین اس کھجور مین جسکو پانی کی حاجت نہو دسوان حصہ زکوٰۃ کا ہے اور جو زمین پانی سینچ کر تر کیجاوے اُسمین بیسوان حصہ زکوٰۃ کا ہے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا يُؤْخَذُ فِيْ صَدَقَةِ النَّخْلِ الْجُعْرُوْرُ وَلَا مُصْرَانُ الْفَارَةِ وَلَا عَذْقُ ابْنِ حُبَيْقٍ قَالَ وَهُوَ مِثْلُ الْغَنَمِ يُعَدُّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَالِ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهُ فِي الصَّدَقَةِ ترجمہ ابن شہاب زہری نے کہا کہ کھجور کی زکوٰۃ مین جعرور (ایک قسم کی خراب کھجور ہے جو سوکھنے سے کوڑا ہو جاتی ہے) اور مصران الفارہ اور عذق بن حبیق نہ لیجاوینگے اور مثال اُنکی بکریون کی سی ہے کہ صاحب مال کو مال کی شمار مین اس قسم کی شمار کیجاوینگی لیکن لی نہ جاوینگی **ف** مصران الفارہ اور عذق بن حبیق بھی ردی کھجورون کی قسم مین ہین۔ کہا مالک نے مثال اسکی بکریون کی ہے کہ بکریون کے شمار مین بچون کو بھی گن لین گے مگر بچے زکوٰۃ مین لیے نہ جاوینگے اور کبھی پھل ایسے رہتے ہین جو زکوٰۃ مین لینے کے قابل نہین ہوتے بوجہ عمدگی کے جیسے کھجورین سب بردی درجہ شمار ہین اُسکے اسی طرح جو پھل خراب ہو وہ بھی نہین لیے جاوینگے بلکہ متوسط قسم کا مال لیا جاویگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ کسی پھل کا تخمینہ نہ کیا جاویگا مگر کھجور اور انگور کا اُنکا تخمینہ کیا جاوے گا جب وہ

نکل آوین اور انکی پیدایش کا بہتری کے ساتھ حال معلوم ہو جاوے اور بیع انکی درست ہو جاوے ف عربی مین اس تخمینہ
کو خرص کہتے ہین یعنی جب پھل درخت پر لگے ہون انکا اندازہ کر لینا کہ بعد پکنے اور سوکھنے کے اسقدر ہونگے بعد اسکے
مالک مال کو اجازت دینا کہ وہ پھلون کو اپنے کام مین صرف کرے پھر اسکے حساب سے زکوۃ ادا کر دیوے ف اسکی
وجہ یہ ہے کہ کھجور اور انگور پکنے کے آگے کھائے جاتے ہین تو اسکا اندازہ کر لین گے تاکہ لوگون کو دقت نہو اور اسکے
مالک کو سپرد کر دینگے کھاوین انکو یا بیچین پھر زکوۃ ادا کرینگے اس حساب سے کہا مالک نے جو پھل ایسے ہین کہ کچے
کھائے نہین جاتے بلکہ بعد کٹنی کے کھائے جاتے ہین انکا اندازہ کرنا درست نہین بلکہ جب مالک انکو کاٹ کوٹ
کر صاف کر کے دانے نکال لیوے تو جو وہ اچھی طور سے اسکی زکوۃ ہو لیجاوے کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس مسئلہ
مین اختلاف نہین ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک اتفاقی مسئلہ ہے کہ کھجور کا تخمینہ کیا جاوے جب وہ درخت مین لگی
ہو لیکن یہ ضرور ہے کہ اسکی پیدایش کا بہتری کے ساتھ حال معلوم ہو جاوے اور اسکی بیع درست ہو جاوے پھر لیجاوے
زکوۃ اسکی جب کٹنی کا موسم آوے اگر بعد تخمینے کے ان پھلون پر کوئی آفت آوے جس سے تمام پھل تلف ہو جاوین
تو زکوۃ واجب نہو گی البتہ اگر پانچ وسق کے مقدار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاع سے باقی رہجاوین تو اس مقدار کی
زکوۃ واجب ہو گی اور جسقدر تلف ہو گئے انکی زکوۃ نہو گی کہا مالک نے انگور کا بھی یہی حکم ہے کہا مالک نے اگر کسی
شخص کے متفرق قطعات ہون یا متفرق اموال مین کئی شریک ہون اور مال ہر شریک یا قطعہ کا اس مقدار کو
نہ پہونچا ہو جسمین زکوۃ واجب ہوتی ہے تو اگر ہر شریک کے سب حصے یا تمام قطعات ملا کر نصاب کو پہونچین تو زکوۃ واجب ہو گی
ورنہ واجب نہو گی

زَكٰوةُ الْحُبُوْبِ وَالزَّيْتُوْنِ غلون اور زیتون کی زکوۃ کا بیان

عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الزَّيْتُوْنِ قَالَ فِيْهِ الْعُشْرُ ترجمہ امام مالک نے پوچھا ابن شہاب سے کہ زیتون مین کیا واجب ہے بولے دسوان حصہ ف
زیتون سے مراد اسکے دانے ہین جنمین سے تیل نکلتا ہے اور تیل کو زیت کہتے ہین کہا مالک نے زیتون مین دسوان
حصہ جب واجب ہے کہ اسکے دانے نکال کر پانچ وسق کو پہونچین اگر اس سے کم ہو تو اسمین زکوۃ نہو گی کہا مالک نے
زیتون مثل کھجور کی ہے اگر وہ باران یا چشمہ سے پرورش ہوتا ہو یا خود بخود پیدا ہوا ہو اور اسمین پانی کی حاجت
نہو تو اسمین دسوان حصہ لازم ہو گا اور جو پانی سینچ کر اسمین دیا جاوے تو بیسوان حصہ لازم ہو گا اور زیتون کا
خرص کرنا جب وہ درخت مین لگا ہو درست نہین ہے کہا جتنے قسم کے غلے ہین جنکو لوگ کھاتے ہین یا
رکھ چھوڑتے ہین اگر بارش سے یا چشمہ کے پانی سے پیدا ہوت یا انکو پانی کی احتیاج نہو اسمین دسوان حصہ
لازم ہے اور جنمین پانی سینچ کر دیا جاوے انمین بیسوان حصہ لازم ہے جب وہ پانچ وسق کے مقدار ہون ہر وسق
ساٹھ صاع کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صاع سے اور جو اس سے زیادہ ہون تو بھی اسی کے حساب سے زکوۃ لیجاوے
کہا مالک نے جن غلون مین زکوۃ واجب ہے وہ یہ ہین گیہون اور جو پوست دار اور بے پوست اور جوار اور

ف غلون اور زیتون کی زکوۃ کا بیان

چینا اور چاول اور مسور اور ماش اور لوبیا اور تل اور جو مشابہ ہون انکی ان غلون مین سے جو کھائی جاتی ہین تو ان
سب مین سے زکوٰۃ لیجاویگی جب وہ کٹ کر تیار ہون اور دانے صاف ہو جاوین کہا مالک نے ان چیزون کی زکوٰۃ مین
انکو مالک کے قول کی تصدیق ہوگی اور جسقدر دینگے قبول کر لیا جاویگا کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ زیتون کا
دسوان حصہ کب نکالا جاویگا قبل خرچ کے یا بعد خرچ کے انہون نے جواب دیا کہ خرچ اخراجات کو دیکھنا کچھ ضرور
نہین ہے بلکہ اسکے مالک سے پوچھینگے جیسے غلہ کے مالک سے پوچھتے ہین جو وہ کہینگے اسکی تصدیق ہوگی پس جو
شخص اپنے زیتون سے پانچ وسق یا زیادہ دانے پاویگا اس سے دسوان حصہ تیل کا لیا جاویگا اور جو اس سے کم پاویگا
اس سے کچھ نہ لیا جاویگا کہا مالک نے جب کھیت پک کر تیار ہو جاوے اور مالک اسکو بیچ ڈالے تو مالک پر زکوٰۃ
ہوگی نہ خریدار پر کہا مالک نے کھیت کا بیچنا درست نہین ہے جب تک پک کر پھل بالیون مین سوکھ نہ جاوین اور پانی
دینے کی احتیاج نہ رہے کہا مالک نے یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ یعنے دو حق غلے کا وقت
کاٹنے کے مراد اس سے زکوٰۃ ہے اور مینے سنا ایک شخص سے جو یہ کہتے تھے کہا مالک نے جس شخص نے اپنا باغ بیچا یا زمین
بیچی اور اسمین کچی کھیت ہے یا پھل ہین جنکی بہتری کا حال معلوم نہین تو زکوٰۃ اسکی خریدار پر ہے اگر وہ کھیت یا پھل
ایسا ہے کہ اسکی بہتری کا حال معلوم ہوگیا اور بیع اسکی درست ہوئی تو زکوٰۃ اسکے بائع پر ہے مگر یہ کہ بائع
شرط کرے خریدار سے کہ زکوٰۃ اسکی خریدار دیوے تو خریدار پر زکوٰۃ لازم ہوگی **مَا لَا زَكَاةَ فِيهِ مِنَ
الثِّمَارِ** جن پھلون مین زکوٰۃ نہین ہے انکا بیان کہا مالک نے اگر کوئی شخص اسقدر مال رکھتا ہو کہ چار وسق
کھجور کے اسمین ہو نکلین اور چار وسق انگور کے اور چار وسق گیہون کے اور چار وسق اور کسی غلے کے تو ان
غلون کو جمع کر کے اسپر زکوٰۃ لازم نہ ہوگی جب تک کہ ایک ہی قسم کھجور یا انگور یا گیہون وغیرہ پانچ وسق کے
مقدار نہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع سے کیونکہ فرمایا آپنے کہ پانچ وسق سے جو کھجور کم ہو اسمین زکوٰۃ
نہیں ہے کہا مالک نے اگر کھجورین کئی قسم کی ہون جنکا نام جدا جدا ہو تو ان سبکو جمع کرینگے اگر پانچ وسق کو
پہونچین تو زکوٰۃ ہوگی ورنہ نہین ہوگی کہا مالک نے اسیطرح زرد اور سفید گیہون اکٹھا جوڑ کیے جاوینگے اور جو
پوست دار اور بے پوست ایک ہی سمجھے جاوینگے جب پانچ وسق سب ملا کر ہو جاوین تب زکوٰۃ واجب ہوگی
ورنہ واجب نہ ہوگی کہا مالک نے اسیطرح انگور سیاہ اور سرخ اکٹھا جوڑے جاوینگے جب پانچ وسق نکلین گے
تو ان مین زکوٰۃ واجب ہوگی اس سے کم مین زکوٰۃ نہ ہوگی کہا مالک نے اسیطرح قطنیہ وہ ایک قسم شمار کیجاوے
گی اگرچہ اسکے نام اور اقسام مختلف ہون قطنیہ کہتے ہین چنا اور مسور اور لوبیا اور ماش کو اور جو چیزین انکی
مثل ہین جنکو لوگ قطنیہ سمجھین پس یہ سب چیزین ملا کر اگر پانچ وسق کو پہونچین گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع
سے تو انمین زکوٰۃ واجب ہوگی اگرچہ یہ قطنیہ کئی قسمین ہون ایک قسم نہون مگر سب اکٹھا جوڑ لی جاوینگی اور

فائدہ جن پھلون مین زکوٰۃ نہین ہے انکا بیان

زکوٰۃ لازم ہوگی کہا مالک نے حضرت عمر رضہ نے فرق کیا گیہوں اور قطنیہ مین جب محصول لیا نبط کے کفار سے
گیہوں قطنیہ کو ایک ہی قسم رکہا اور اسمین سے دسوان حصہ لیا اور گیہوں اور انگور مین سے بیسوان حصہ لیا اسلیے
کہ گیہوں اور انگور کی آمدنی زیادہ ہو کہا مالک نے اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ قطنیہ کی سب قسمون کو زکوٰۃ مین ایک
ہی قسم مقرر کیا حالانکہ ربوا کے باب مین وہ علیحدہ قسمین سمجھی جاتی ہین اسلیے کہ انمین سے ایک سیر کے بدلے مین
دو سیر دوسری لینا نقد درست ہے مگر گیہوں البتہ ایک قسم ہے کیونکہ ایک سیر زرد گیہوں کے بدلے مین دو سیر سفید گیہوں
لینا درست نہین ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ زکوٰۃ اور ربو کا حال یکسان نہین ہے دیکھو چاندی سونا زکوٰۃ مین
ایک ہی جگہ جوڑ کر زکوٰۃ دیتے ہین حالانکہ ایک اشرفی کے بدلے مین کئی حصہ اس سے زیادہ چاندی لے سکتے ہین
کہا مالک نے اگر دو آدمی کہجور مین شریک ہون اور ایک کے حصے مین چار وسق کہجور اور دوسرے کے حصے مین
اسیقدر آوے تو زکوٰۃ کسی پر واجب نہین ہے البتہ اگر ایک ہی کے حصے مین پانچ وسق کہجور آوے تو اسپر زکوٰۃ واجب
ہوگی مگر جسکے حصے مین اس سے کم آوے اوسپر واجب نہوگی کہا مالک نے اسی طرح اور کہیتون اور دانون مین حکم ہے
جب ہر شریک کے حصے مین پانچ وسق کہجور یا انگور کے یا گیہوں کے آوین تو زکوٰۃ واجب ہوگی اور جسکے حصے مین
اس سے کم آوے اوسپر زکوٰۃ واجب نہوگی کہا مالک نے ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ جن غلوں کی زکوٰۃ مالک دے چکے مثل کہجور اور
گیہوں اور انگور وغیرہ کے بعد اسکے کئی برس تک انکو مالک رکہ چہوڑے پہر بیچے تو اسکی قیمت مین زکوٰۃ واجب نہوگی
جبتک اوس قیمت پر ایک سال پورا نہ گذرے یہ اس صورت مین ہے کہ وہ غلہ ہبہ یا میراث سے اسکے قبضے مین آیا ہو اور
تجارت کا مال نہو کیونکہ اسکی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص کے پاس کہانا یا دانہ یا اسباب ہو پہر وہ اسکو کئی برس
تک رکہ چہوڑے پہر اسکو بیچے سونے یا چاندی کے عوض مین تو زر ثمن کی زکوٰۃ واجب ہوگی جبتک ایک سال اوسپر
نہ گذرے بیع کی تاریخ سے البتہ اگر یہ اجناس تجارت کی ہون تو بیچنے وقت انکے مالک پر زکوٰۃ واجب ہوگی اگر ایک
سال تک اسکو روک رکہا ہو بعد زکوٰۃ کے **مَالَا زَكٰوةَ فِيْهِ مِنَ الْفَوَاكِهِ وَالْقَضْبِ وَالْبُقُوْلِ**
جن میووں اور ساگوں اور ترکاریوں مین زکوٰۃ نہین ہے انکا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس سنت مین اختلاف نہین
ہے اور ہمنے یہی سنا اہل علم سے کہ کسی میوے مین زکوٰۃ نہین ہے انار اور شفتالو اور انجیر مین اور جو انکے مشابہ ہین میووں
مین سے اسیطرح زکوٰۃ نہین ہے ساگوں اور ترکاریوں مین اور نہ اسکی زر قیمت مین جبتک کہ اس قیمت پر
ایک سال نہ گذرے بیع کے روز سے اور قبض ثمن کے روز سے **مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الرَّقِيْقِ وَ
الْخَيْلِ وَالْعَسَلِ** غلام لونڈی اور گہوڑوں اور شہد کی زکوٰۃ کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے مسلمان پر اپنے گہوڑے اور غلام کی زکوٰۃ **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَهْلَ الشَّامِ قَالُوْا

لِأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ خُذْ مِنْ خَيْلِنَا وَرَقِيقِنَا صَدَقَةً فَأَبَى ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَبَى عُمَرُ ثُمَّ كَلَّمُوهُ أَيْضًا
فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ إِنْ أَحَبُّوا فَخُذْهَا مِنْهُمْ وَارْدُدْهَا عَلَيْهِمْ وَارْزُقْ رَقِيقَهُمْ ترجمہ سلیمان بن یسار
روایت ہے کہ شام کے لوگوں نے ابوعبیدہ بن الجراح رض سے کہا کہ ہمارے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ لیا کرو انہوں نے انکار کیا اور
حضرت عمر بن الخطاب کو لکھ بھیجا حضرت عمر رض نے بھی انکار کیا پھر لوگوں نے دوبارہ ابوعبیدہ رض سے کہا انہوں نے حضرت عمر رض کو
لکھا حضرت عمر رض نے جواب میں لکھا کہ اگر وہ لوگ ان چیزوں کی زکوٰۃ دینا چاہیں تو اُنسے لیکر انہیں کے فقیروں کو دیدے اور
اُنکے غلاموں اور لونڈیوں کی خوراک میں صرف کر عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ كِتَابٌ مِنْ عُمَرَ بْنِ
عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي وَهُوَ بِمِنًى أَنْ لَا يَأْخُذَ مِنَ الْعَسَلِ وَلَا مِنَ الْخَيْلِ صَدَقَةً ترجمہ عبداللہ بن ابی بکر بن حزم رح سے روایت
ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک نامہ میرے باپ پاس آیا جب وہ منا میں تھے کہ شہد اور گھوڑے کی زکوٰۃ کچھ نہ لے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
دِينَارٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَدَقَةِ الْبَرَاذِينِ فَقَالَ سَعِيدٌ وَهَلْ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ ترجمہ
عبداللہ بن دینار رح سے روایت ہے کہ مینے پوچھا سعید بن المسیب رح سے ترکی گھوڑوں کی زکوٰۃ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ گھوڑوں
میں بھی زکوٰۃ ہے ف یعنے گھوڑوں میں زکوٰۃ ہی نہیں ہے تو ترکی گھوڑوں میں بھی نہ ہوگی

جِزْيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمَجُوسِ

یہود نصاریٰ اور مجوس کے جزیہ کا بیان ف یہود اور نصاریٰ کو اہل کتاب کہتے
ہیں کیونکہ یہودیوں پاس توریت اور نصاریٰ پاس انجیل موجود ہے اور دونو اللہ جل جلالہ کے کلام ہیں جو حضرت
موسے اور حضرت عیسے علے نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام پر اُتری تھیں اور مجوس وہ قومیں ہیں کفار کی جنکے
پاس کوئی کتاب آسمانی جسکو مسلمان تسلیم کرتے ہوں نہ ہو جیسے آتش پرست اور ہندو اور بدہ اور سیکھ کافر
اور سکھ راجپوت وغیرہ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ
الْبَحْرَيْنِ وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ فَارِسَ وَأَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَخَذَهَا مِنَ الْبَرْبَرِ ترجمہ ابن شہاب
سے روایت ہے کہ پہونچا مجھکو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جزیہ لیا بحرین کے مجوس سے اور عمر بن الخطاب رض نے جزیہ لیا فارس
کے مجوس سے اور عثمان بن عفان رض نے جزیہ لیا بربر سے ف بحرین ایک مقام ہے درمیان میں بصرہ اور عمان کے
نجد کے بلاد میں سے اور بربر ایک ملک ہے مغرب میں عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ذَكَرَ الْمَجُوسَ
فَقَالَ مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ فِي أَمْرِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ ترجمہ امام محمد باقر رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نے ذکر کیا مجوس کا اور
کہا کہ میں نہیں جانتا کیا کروں اُنکے باب میں تو کہا عبدالرحمن بن عوف نے گواہی دیتا ہوں میں کہ سنا مینے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ اُنسے وہ طریقہ برتو جو اہل کتاب سے برتتے ہو ف مگر دونوں میں فرق ہے
ایک یہ کہ مجوس کے ہاتھ کے جانور ذبح کیے ہوئے درست نہیں ہیں دوسرے یہ کہ مجوسی عورتوں سے نکاح درست نہیں ہے

ف یہود و نصاریٰ اور مجوس سے جزیہ لینے کا بیان

اور اہل کتاب کی ذبیحے اور عورتین فی و تو درست ہین اور سعید بن المسیب کے نزدیک مجوس کے بھی ذبیحے درست ہین عَنْ اَسْلَمَ مَولٰی
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا
مَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَضِيَافَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ترجمہ اسلم سے جو مولی ہین عمر بن الخطاب کے روایت ہے کہ عمر بن الخطابؓ
نے مقرر کیا جزیہ کو سونے والون پر ہر سال مین چار دینار اور چاندی والون پر ہر سال مین چالیس درہم اور ساتھ اُسکے یہ بھی
تہا کہ ہر سال مسلمانون کو کھانا کھلاوین اور جو کوئی مسلمان اُنکے یہان آنکر اُترے تو اُسکی تین روز تک ضیافت کرین
عَنْ اَسْلَمَ الْعَدَوِيِّ اَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّ فِي الظَّهْرِ نَاقَةً عَمْيَاءَ فَقَالَ عُمَرُ ادْفَعْهَا اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ يَنْتَفِعُوْنَ
بِهَا قَالَ فَقُلْتُ وَهِيَ عَمْيَاءُ فَقَالَ عُمَرُ يَقْطُرُوْنَهَا بِالْاِبِلِ قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ تَاْكُلُ مِنَ الْاَرْضِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ
اَمِنْ نَعَمِ الْجِزْيَةِ هِيَ اَمْ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَقُلْتُ بَلْ مِنْ نَعَمِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ عُمَرُ اَرَدْتُّمْ وَاللّٰهِ اَكْلَهَا فَقُلْتُ اِنَّ
عَلَيْهَا وَسْمَ نَعَمِ الْجِزْيَةِ فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَنُحِرَتْ وَكَانَتْ عِنْدَهٗ صِحَافٌ تِسْعٌ فَلَا تَكُوْنُ فَاكِهَةٌ وَلَا طُرَيْفَةٌ
اِلَّا جَعَلَ مِنْهَا فِيْ تِلْكَ الصِّحَافِ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَكُوْنُ الَّذِيْ يَبْعَثُ
بِهٖ اِلٰى حَفْصَةَ ابْنَتِهٖ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ فِيْهِ نُقْصَانٌ كَانَ فِيْ حَظِّ حَفْصَةَ قَالَ فَجَعَلَ فِيْ تِلْكَ الصِّحَافِ
مِنْ لَحْمِ تِلْكَ الْجَزُوْرِ فَبَعَثَ بِهَا اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ تِلْكَ الْجَزُوْرِ فَصُنِعَ
فَدَعَا عَلَيْهِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ ترجمہ اسلم عدوی سے روایت ہے کہ انہون نے کہا حضرت عمر بن الخطابؓ سے کہ شتر خانے
مین ایک اندہی اونٹنی ہے تو فرمایا حضرت عمرؓ نے وہ اونٹنی کسی گہر والون کو دیدو تاکہ وہ اُس سے نفع اُٹھاوین مینے کہا وہ
اندہی ہے حضرت عمرؓ نے کہا اُسکو اونٹون کی قطار مین باندہ دین گے مینے کہا وہ چارہ کیسے کہاویگی حضرت عمرؓ نے
کہا وہ جزیے کے جانورون مین سے ہے یا صدقہ کے مینے کہا جزیہ کی حضرت عمرؓ نے کہا واللہ تم لوگون نے اُسکے کہانے
کا ارادہ کیا ہے مینے کہا نہین اُسپر نشانی جزیہ کی موجود ہے تو حکم کیا حضرت عمرؓ نے اور وہ نحر کی گئی اور حضرت عمرؓ پاس
نو پیالے تھے جو میوہ یا اچھی چیز آتی آپ اُنمین کہکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کو بھیجا کرتے اور سب کے آخر اپنی بیٹی
حفصہؓ کے پاس بھیجتے اگر وہ چیز کم ہو جاتی تو کمی حفصہؓ کے حصے مین ہوتی تو پہلے آپنے گوشت پیالون مین کرکے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کو روانہ کیا بعد اُسکے جو بچا اُسکے پکانے کا حکم کیا اور سب مہاجرین اور انصار کی دعوت کر دی کہا
مالک نے ہمارے نزدیک جزیے کے جانور اُن کافرون سے لیے جاوینگے جو جانور والے ہون جزیے مین عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ
اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اَنْ يَّضَعُوا الْجِزْيَةَ عَمَّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْجِزْيَةِ حِيْنَ يُسْلِمُوْنَ ترجمہ
امام مالک کو پہونچا کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھ بھیجا اپنے عاملون کو جو لوگ جزیہ والون مین سے مسلمان ہون اُنکا جزیہ معاف
کرین کہا مالک نے یہ سُنت جاری ہے کہ جزیہ اہل کتاب کی عورتون اور بچون سے نہ لیا جاوے گا بلکہ جوان مردون سے
لیا جاویگا کہا مالک نے ذمیون اور مجوسیون کی کہجور کے درختون سے اور انگور کی بیلون سے اور اُنکی زراعت اور

سواشی سے زکوۃ نہ لیجاویگی اسلیے کہ زکوۃ مسلمانوں پر مقرر ہوئی اُنکے اموال پاک کرنے کو اور اُنکے فقیروں کے دینے کو اور جزیہ
اہل کتاب پر مقرر ہوا اُنکے ذلیل کرنے کو تو جب تک وہ لوگ اپنی اُس بستی میں رہیں جہاں پر اُنسے صلح ہوئی تو سوا جزیہ کے
اور کچھ اُنسے نہ لیا جاویگا مگر اس صورت میں کہ تجارت کریں مسلمانوں کے شہروں میں اور اُنہیں آویں جاویں تو اُنسے
دسواں حصہ لیا جاویگا اُن اموال میں سے جو لیے پھرتے ہیں تجارت کے واسطے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اُنپر جزیہ مقرر ہوا تھا
اور صلح ہوئی تھی اس امر پر کہ وہ اپنے شہروں میں ہیں اور اُنکے دشمن سے اُنکی حفاظت کیجاوے تو جو شخص اُنمیں سے
اپنے ملک سے نکل کر اور کہیں تجارت کو جاویگا اُس سے دسواں حصہ لیا جاویگا مثلاً مصر والے شام کو جاویں اور شام
والے عراق کو اور عراق والے مدینہ کو یا یمن کو تو اُنسے دسواں حصہ لیا جاویگا اور اہل کتاب و مجوسیوں کے مواشی اور
پہلوں اور زراعت میں زکوۃ نہیں ہے ایسا ہی سنت جاری ہے اور اُن کافروں کو اپنے اپنے دین اور ملت
قائم رہنے دینگے اور اُنکے مذہب میں دخل نہ دیا جاویگا اور جو یہ کافر سال میں کئی بار دار الاسلام میں مال تجارت لیکر آویں
تو جب آوینگے اُن سے دسواں حصہ لیا جاویگا اسواسطے کہ اس بات پر اُنسے صلح نہیں ہوئی تھی نہ شرط ہوئی تھی کہ
محصول مال تجارت کا نہ لیا جاویگا اسی طریقہ پر میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو پایا **عُشُوْرُ اَهْلِ الذِّمَّةِ**
ذمیوں کے دہ یکے کا بیان **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَاْخُذُ مِنَ النَّبَطِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّيْتِ**
نِصْفَ الْعُشْرِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَكْثُرَ الْحَمْلُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَيَاْخُذُ مِنَ الْقِطْنِيَّةِ الْعُشْرَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نبط کے کافروں سے گیہوں اور تیل کا بیسواں حصہ لیتے تھے تاکہ مدینہ میں
اُسکی آمدنی زیادہ ہو اور قطنیہ سے دسواں حصہ لیتے تھے **عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ عَامِلًا**
مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَلٰى سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكُنَّا نَاْخُذُ مِنَ النَّبَطِ
الْعُشْرَ ترجمہ سائب بن یزید رض سے روایت ہے کہ میں عامل تھا عبد اللہ بن عتبہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے بازار
کا تو ہم لیتے تھے نبط کے کفار سے دسواں حصہ **عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَلٰى اَيِّ وَجْهٍ كَانَ**
يَاْخُذُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ النَّبَطِ الْعُشْرَ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَاَلْزَمَهُمْ ذٰلِكَ عُمَرُ ترجمہ امام مالک نے پوچھا ابن شہاب سے کہ حضرت عمر رض کفار نبط سے دسواں حصہ کیسے لیتے
تھے تو ابن شہاب نے کہا کہ ایام جاہلیت میں اُن لوگوں سے دسواں حصہ لیا جاتا تھا حضرت عمر رض نے وہی قائم رکھا
اِشْتِرَاءُ الصَّدَقَةِ وَالْعَوْدُ فِيْهَا زکوۃ دیکر پھر اُسکو خرید کرنے یا پھیر لینے کا بیان **عَنْ اَسْلَمَ الْعَدَوِيِّ**
قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ عَتِيْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكَانَ الرَّجُلُ الَّذِيْ هُوَ عِنْدَهُ
قَدْ اَضَاعَهُ فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ قَالَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ ترجمہ اسلم عدوی سے

فا ذمیوں سے دسواں حصہ لینے کا بیان

فا ... زکوۃ دیکر پھر اسکو خرید کرنے یا پھیر لینے کا بیان

روایت ہے کہ سنا مینے عمر بن الخطاب رض سے کہتے تہے مینے ایک شخص کو عمدہ گہوڑا دیدیا خدا کی راہ مین مگر اُس شخص نے
اُسکو تباہ کیا تو مینے قصد کیا کہ پہر اُس سے خرید لون اور مین یہ سمجہا کہ وہ سستا بیچ ڈالے گا سو پوچہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے آپنے فرمایا مت خرید اسکو اگرچہ وہ ایک درہم کو تجہے دیدے اسلیے کہ صدقہ دیکر پہر اُسکو لینے والا ایسا ہی جیسا کتا قے کر کے
پہر اُسکو کہاوے ف جمہور علماء کے نزدیک یہ امر مکروہ ہے اور ظاہر اہل حدیث کے نزدیک حرام ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ
اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَرَادَ اَنْ یَّبْتَاعَہٗ فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَا تَبْتَعْہُ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِکَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے ایک گہوڑا دیا خدا
کی راہ مین پہر قصد کیا اُسکے خریدنے کا تو پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا مت خرید اُسکو اور نہ پہیر صدقہ
اپنا کہا یحیے نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص نے صدقہ دیا پہر اُسکو بکتا ہوا پایا اور کسی شخص کے پاس سوا اُس
شخص کے جسکو صدقہ دیا تہا کیا خرید کرے بولے نہین خرید نہ کرنا بہتر ہے میرے نزدیک مَنْ تَجِبُ عَلَیْہِ زَکٰوۃُ
الْفِطْرِ جن لوگون پر صدقہ فطر واجب ہے اُنکا بیان عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ عَنْ غِلْمَانِہٖ
الَّذِیْنَ بِوَادِی الْقُرٰی وَبِخَیْبَرَ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر صدقہ فطر نکالتے اپنے غلامون کی
طرف سے جو وادی قرے اور خیبر مین تہے ف وادی قرے ایک مقام ہے قریب مدینے کے اور خیبر چارون
کی راہ پر ہے مدینہ سے شام کیطرف کہا مالک نے مینے جو بہتر سنا ہے اس باب مین وہ یہ ہے کہ آدمی اُس شخص کیطرف سے صدقہ فطر
ادا کرے جسکا نان ونفقہ اُسپر واجب ہے اور اُسپر خرچ کرنا ضرور ہے اور اپنے غلام اور مکاتب اور مدبر سب کی طرف سے
صدقہ ادا کرے خواہ یہ غلام حاضر ہون یا غائب مگر یہ شرط ہے کہ وہ مسلمان ہون تجارت کے واسطے ہون یا نہون
اور جو اُنمین مسلمان نہو اُسکی طرف سے صدقہ فطر نہ دیوے کہا مالک نے اگر کسی کا غلام مفرور ہو تو اگر مالک اُسکو جانتا ہے
اور نشان معلوم ہے یا نہ جانتا ہو لیکن بہاگنا اُسکا قریب ہو یعنے تہوڑا عرصہ اُسکے بہاگنے پر گذرا ہو اور اُسکی زندگی
اور مراجعت کی توقع ہو تو میرے نزدیک اُسکی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہیے اور جو اُسکے بہاگنے کو
بہت زمانہ گذر چکا ہو اور اُسکے پہر آنے کی توقع نہو تو صدقہ فطر اُسکی طرف سے نہ دیوے کہا مالک نے صدقہ
فطر شہر اور دیہات دونو جگہ کے رہنے والون پر واجب ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا
صدقہ فطر کو اوپر ہر آزاد اور غلام کے اور ہر مرد اور عورت کے مسلمانون مین سے مَکِیْلَۃُ زَکٰوۃِ الْفِطْرِ
صدقہ فطر کے مقدار کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَکٰوۃَ
الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَی النَّاسِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلٰی کُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی
مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر کیا رمضان مین
ایک صاع کہجور کا اور ایک صاع جو کا ہر آزاد اور ہر غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانون مین سے عَنْ عِیَاضِ

ف جن لوگون پر صدقہ فطر واجب ہے اُنکا بیان

ف صدقہ فطر کے مقدار کا بیان

ابْنِ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ
اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ وَّ ذٰلِکَ بِصَاعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ عیاض
بن عبد اللہ نے سنا ابو سعید خدری رضی سے ہم نکالتے تھے صدقہ فطر ایک صاع گیہوں سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع
کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے یا ایک صاع انگور خشک سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صاع سے **ف** اور وہ صاع چار
مد کا ہے اور ہر مد ایک رطل اور تہائی رطل کا یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک صاع آٹھ رطل
کا اور مد دو رطل کا چاہیے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ لَا یُخْرِجُ فِیْ زَکٰوۃِ الْفِطْرِ اِلَّا التَّمْرَ اِلَّا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً
فَاِنَّہٗ اَخْرَجَ شَعِیْرًا ترجمہ نافع رح سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر صدقہ فطر میں ہمیشہ کھجور دیا کرتے تھے مگر ایک بار جو دیے کہا
مالک نے جتنے کفارے ہیں اور صدقے اور زکوتیں ہیں وہ سب چھوٹے مد کے حساب سے ہیں یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مد سے ہیں مگر ظہار کا
کفارہ بڑے مد سے ہے جو ہشام بن عبد الملک کا ہے **وَقْتُ اِرْسَالِ زَکٰوۃِ الْفِطْرِ** صدقہ فطر کے بھیجنے کا وقت
عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَبْعَثُ بِزَکٰوۃِ الْفِطْرِ اِلَی الَّذِیْ تُجْمَعُ عِنْدَہٗ قَبْلَ الْفِطْرِ بِیَوْمَیْنِ اَوْ ثَلَاثَۃٍ
ترجمہ نافع رح سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض صدقہ فطر بھیج دیا کرتے تھے عید سے دو تین روز پہلے اُس شخص کے پاس جہاں
صدقہ فطر جمع ہوا کرتا تھا کہا مالک نے میں نے دیکھا اہل علم کو وہ مستحب جانتے تھے صدقہ فطر کا نکالنا جب فجر ہو عید کی قبل
نماز کے کہا مالک نے یہ امر واسع ہے چاہے قبل نماز کے جانیکے دیدے چاہے بعد دیوے **مَنْ لَا تَجِبُ عَلَیْہِ
زَکٰوۃُ الْفِطْرِ** صدقہ فطر جس پر واجب نہیں اُسکا بیان کہا مالک نے اپنے غلام کے غلاموں کا اور اپنے نوکر کا
اور اپنے جورو کے غلام کا صدقہ فطر اُس شخص پر واجب نہیں ہے مگر جو اُنہیں سے اُسکی خدمت کرتا ہو تو اُسکا
صدقہ واجب ہوگا کہا مالک نے جو غلام کافر ہوں اُنکی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں جب تک مسلمان نہ ہوں
تجارت کے ہوں یا نہ ہوں ۔ کتاب زکوۃ کی تمام ہوئی شکر اللہ کا **کِتَابُ الْحَجِّ** کتاب حج کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْغُسْلُ لِلْاِہْلَالِ احرام کے لیے غسل کرنیکا بیان عَنْ
اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَّہَا وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ بِالْبَیْدَاءِ فَذَکَرَ ذٰلِکَ اَبُوْ بَکْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْہَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتُہِلَّ ترجمہ اسما بنت عمیس رض سے روایت ہے کہ اُنہوں نے
جنا محمد بن ابی بکر کو بیدا میں تو ذکر کیا ابو بکر نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ غسل کر کے احرام باندھے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفاس والی عورت کو اور حائضہ کو احرام حج کا باندھنا درست ہے مگر نماز نہ
پڑھے عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ فَاَمَرَہَا اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ تَغْتَسِلَ
ثُمَّ تُہِلَّ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ اسما بنت عمیس نے جنا محمد بن ابی بکر کو ذو الحلیفہ میں تو حکم کیا اُنکو ابو بکر رض نے
غسل کر کے احرام باندھنے کا **ف** بیدا اور ذو الحلیفہ دونوں مقاموں کے نام ہیں قریب مدینہ کے اور بیدا

بنت عمیس بی بی تھین حضرت ابوبکر رض کی عن نافع ان عبد الله بن عمر کان یغتسل لاحرامه قبل ان یحرم ولدخوله
مکة ولوقوفه عشیة عرفة ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رض غسل کرتے تھی احرام کے واسطے احرام
باندہنے سے پہلے اور غسل کرتے تھے مکہ مین داخل ہونے کے واسطے اور غسل کرتے تھی نوین تاریخ عرفات مین ٹہیرنیکے
واسطے

غسل المحرم محرم کے غسل کا بیان ف محرم اُس شخص کو کہتے ہین جو احرام باندہے ہو حج کا یا عمرہ کا
اور حلال اُس شخص کو جو احرام نہ باندہے ہو عن عبد الله بن حنین ان عبد الله بن عباس والمسور بن
مخرمة اختلفا بالابواء فقال عبد الله بن عباس یغسل المحرم راسه وقال المسور بن مخرمة لا
یغسل المحرم راسه فقال ارسلنی عبد الله بن عباس الی ابی ایوب الانصاری فوجدته یغتسل بین القرنین
وهو یستتر بثوب فسلمت علیه فقال من هذا فقلت انا عبد الله بن حنین ارسلنی الیک عبد الله بن عباس
اسالک کیف کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یغسل راسه وهو محرم قال فوضع ابو ایوب یده علی الثوب
فطاطاه حتی بدا لی راسه ثم قال لانسان یصب علیه الماء اصبب فصب علی راسه ثم حرک راسه
بیدیه فاقبل بهما وادبر ثم قال هکذا رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یفعل ترجمہ عبداللہ بن حنین سے
روایت ہی کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابواء مین (جو ایک مقام ہے درمیان مین رستے کے) تو کہا عبداللہ
بن عباس نے محرم اپنا سر دہو سکتا ہے مسور بن مخرمہ نے کہا نہین دہو سکتا ہی کہا عبداللہ بن حنین نے بہیجا مجہکو عبداللہ
بن عباس نے ابو ایوب انصاری پاس تو پایا مینے انکو غسل کرتے ہوئے دو لکڑیون کے بیچ مین جو کوئین پر لگی ہوتی ہین اور وہ پردہ
کیے ہوئے تھے ایک کپڑے کا تو سلام کیا مینے انکو پوچہا اُنہون نے کون ہی یہ مینے کہا مین عبداللہ بن حنین ہون مجہکو بہیجا
ہے عبداللہ بن عباس نے تاکہ تم سے پوچہون کس طرح غسل کرتے تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وہ محرم ہوتے تھی تو ابو
ایوب نے اپنا ہاتہ کپڑے پر رکہکر سر سے کپڑا ہٹا لیا یہانتک کے اُنکا سر مجہکو دکہائی دینے لگا پہر کہا اُنہون نے ایک
آدمی سے جو پانی ڈالتا تہا اُنپر کہ پانی ڈال تو پانی ڈالا اُس نے اُنکے سر پر اور اُنہون نے اپنا سر دونو ہاتہون
سے ملا آگے لائے پہر پیچہے لیگئے اور کہا کہ ایسا ہی دیکہا تہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے
عن عطاء بن ابی رباح ان عمر بن الخطاب قال لیعلی بن منیة وهو یصب علی عمر بن الخطاب ماء وهو
یغتسل اصبب علی راسی فقال یعلی اترید ان تجعلها بی ان امرتنی صببت فقال عمر بن الخطاب اصبب فلن
یزیده الماء الا شعثا ترجمہ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب نے کہا یعلے بن منیہ کو اور وہ پانی ڈالا
کرتے تھے جب حضرت عمر رض غسل کرتے تہی کہ پانی ڈال میرے سر پر یعلے نے کہا تم چاہتے ہو کہ گناہ مجہ پر ہو
اگر تم حکم کرو تو مین ڈالون حضرت عمر رض نے کہا ڈال کیونکہ پانی ڈالنے سے اور کچہہ نہ ہوگا مگر بال اور زیادہ پریشان
ہونگے [illegible]

غسل محرم کا بیان

یہ کہ سر میلا ہونے سے شاید جوئین مر جاوین یا بال ٹوٹین تو حضرت عمر رض نے پانی ڈالنے کا حکم کیا اسلیے کہ صرف پانی
ڈالنے سے نہ جوئین مرتی ہین نہ بال ٹوٹتے ہین نہ آرایش ہوتی ہے بلکہ بال اور زیادہ بکھر جاتے ہین اور احرام
مین یہی مقصود ہے کہ زیب و زینت نہ ہو صورت پریشان رہے عزت پرستی ہو البتہ خطمی وغیرہ سے دہونا یا کنگھی
کرنا درست نہین کیونکہ اسمین جوئین مرنے اور بال ٹوٹنے کا احتمال ہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا
دَنَى مِنْ مَكَّةَ بَاتَ بِذِي طُوًى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ يُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ
الَّتِي بِاَعْلٰى مَكَّةَ وَلَا يَدْخُلُ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا حَتّٰى يَغْتَسِلَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ اِذَا دَنَى مِنْ مَكَّةَ بِذِي
طُوًى وَيَاْمُرُ مَنْ مَعَهُ فَيَغْتَسِلُوْنَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلُوْا مَكَّةَ ترجمہ نافع رض سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض جب
نزدیک ہوتے مکہ کے ٹہیر جاتے ذی طوی مین (جو ایک موضع ہے قریب باب مکہ کے) دو گہاٹیون کے بیچ مین یہانتک
کہ صبح ہو جاتی تو نماز پڑہتے صبح کی پہر داخل ہوتے مکہ مین اُس گہاٹی کی طرف سے جو مکہ کے اوپر کی جانب مین ہے
ف جنۃ المعلے کیطرف سے محصب کے پہلو مین سے **ت** اور جب حج یا عمرہ کے ارادے سے آتے تو مکہ مین
داخل نہوتے جب تک غسل نہ کر لیتے ذی طوی مین اور جو لوگ اُنکے ساتھ ہوتے اُنکو بھی غسل کا حکم کرتے
قبل مکہ مین داخل ہونیکے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ اِلَّا مِنَ احْتِلَامٍ
ترجمہ نافع رض سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض نہین دہوتے تھے اپنے سر کو احرام کی حالت مین مگر جب احتلام ہوتا
ف کیونکہ اسوقت دہونا ضرور ہے کہا مالک نے سُنا مینے اہل علم سے کہتے تھے کچھ قباحت نہین ہے اسمین کہ
آدمی اپنا سر دہووے خطمی اور کہلی وغیرہ سے بعد رمی کرنے جمرہ عقبہ کے قبل منڈلانے سر کے کیونکہ جب وہ رمی
کر چکا جمرہ عقبہ کی تو حلال ہو گیا اُسکو مارنا جون کا اور منڈانا سر کا اور چہوڑنا میل کا اور پہننا کپڑون کا **ف**
سوا جماع کے اور جب طواف الافاضہ جسکو طواف الزیارۃ بھی کہتے ہین کر چکا تو اب سب چیزین درست
ہو گئین جنکا استعمال حالت احرام مین ممنوع تہا یہان تک کہ جماع بھی درست ہو گیا مَا يُنْهٰى عَنْهُ
مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ فِي الْاِحْرَامِ جن کپڑون کا احرام مین پہننا ممنوع ہے انکا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدًا لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ
فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محرم کونسے کپڑے پہنے تو فرمایا آپنے
نہ پہنو قمیص اور نہ باندہو عمامہ اور نہ پہنو پائجامہ اور نہ ٹوپی اور نہ موزہ مگر جسکو چپل نہ ملے تو وہ اپنے موزون کو پہن لیوے اور انکو

ورس ایک گھاس ہے جو خوشبودار ہوتی ہے اور انہیں کپڑے رنگتے ہیں سائل نے یہ سوال کیا تھا کہ محرم کون سے کپڑے
پہنے جواب میں یہ ارشاد ہوا کہ فلان فلان کپڑے نہ پہنے اسواسطے کہ جن کپڑون کا پہننا ممنوع ہے انکا بیان سہل ہے انسے
معلوم ہو جاویگا کہ انکے سوا اور کپڑون کو پہنے یہی قاعدہ بلغا اور فصحا کا ہے اور جن کپڑون کا پہننا درست ہے وہ ہزارون
قسم کے کپڑے ہین انکا بیان کہانتک کیا جاوے کہا یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ یہ جو حدیث مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے جو شخص تہ بند نہ پاوے تو وہ پایجامہ پہن لیوے کیا پایجامہ پہن لینا درست ہے جب تہ بند نہ ملے تو جواب دیا امام مالک نے
کہ مین نے اسحدیث کو نہین سُنا **ف** حالانکہ روایت کیا اسکو مسلم نے جابر اور بخاری مسلم نے ابن عباس سے روایت کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے پایجامہ اُس شخص کے لیے ہے جو تہ بند نہ پاوے اور موزے اسکے لیے ہین جو نعلین
نہ پاوے مگر امام مالک کو یہ حدیث نہین پہونچی اور اُنہون نے سُنی بھی نہ تھی اسی سے معلوم ہوا کہ مجتہد کو تمام حدیث کا
پہونچنا ضرور نہین علی الخصوص ائمہ اربعہ کو جنکے زمانے مین کتب کی تدوین بخوبی نہین ہوئی تھی اور حدیثین متفرق
لوگون کو برزبان تھین پس جب کوئی حدیث مخالف کسی مجتہد کے قول کے ملے تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس مجتہد کو اس
حدیث کی خبر نہ تھی ورنہ خلاف اسکے کبھی اجتہاد نہ کرتا اور حدیث پر عمل کرنا چاہیے اور مجتہد کے قول کو بالائے طاق رکھنا
چاہیے یہ فائدہ یاد رکھنے کے قابل ہے **ف** اور میرے نزدیک محرم کو پایجامہ پہننا نہ چاہیے سو اسطے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پایجامہ پہننے سے اور اسکو مستثنا نہ کیا جیسا کہ موزون کو استثنا کیا **لبس الثياب المصبغة**
في الإحرام رنگین کپڑے پہننے کا احرام مین بیان **عن** عبد الله بن دينار انه قال نهى رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان يلبس المحرم ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس وقال من لم يجد نعلين فليلبس خفين وليقطعهما
اسفل من الكعبين **ترجمہ** عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ محرم رنگا
ہوا کپڑا زعفران مین یا ورس مین پہنے اور فرمایا آپنے جسکو نعلین نہ ملین وہ موزے پہن لے مگر اسکو ٹخنون سے نیچا کرے کاٹکر
عن نافع انه سمع اسلم مولى عمر بن الخطاب يحدث عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب رأى على طلحة
بن عبيد الله ثوبا مصبوغا وهو محرم فقال عمر ما هذا الثوب المصبوغ يا طلحة فقال طلحة يا امير المؤمنين انما
هو مدر فقال عمر انكم ايها الرهط ائمة يقتدي بكم الناس فلو ان رجلا جاهلا رأى هذا الثوب لقال ان طلحة
بن عبيد الله قد كان يلبس الثياب المصبغة في الاحرام فلا تلبسوا ايها الرهط شيئا من هذه الثياب المصبغة
ترجمہ نافع سے روایت ہے انہون نے سُنا اسلم سے جو مولے تھے عمر بن الخطاب رض کے حدیث بیان کرتے
تھے عبد اللہ بن عمر سے کہ عمر بن الخطاب رض نے دیکھا طلحہ بن عبید اللہ کو رنگین کپڑا پہنے ہوئے احرام مین تو پوچھا حضرت عمر رض نے کیا ہے
یہ کپڑا رنگا ہوا اے طلحہ طلحہ نے کہا اے امیر المومنین یہ مٹی کا رنگ ہے حضرت عمر رض نے کہا تم لوگ پیشوا ہو لوگ تمہاری پیروی

ف مجتہد کو تمام احادیث کا پہونچنا ضرور نہیں

ف رنگین کپڑے پہننے کا احرام مین بیان

پہنتے تھے احرام مین تو نہ پہنو تم لوگ ان رنگین کپڑون مین سے کچھ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَکْرٍ اَنَّهَا کَانَتْ تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَاتِ
الْمُشَبَّعَاتِ وَهِیَ مُحْرِمَةٌ لَیْسَ فِیْهَا زَعْفَرَانٌ ترجمہ اسما بنت ابی بکر رض خوب گہری کسم کی رنگی ہوئی کپڑے پہنتین
تہین احرام مین لیکن زعفران اُسمین نہ ہوتی تہی **ف** سعید بن منصور نے قاسم بن محمد سے روایت کیا کہ حضرت
ام المؤمنین عائشہ رض بھی کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنتی تہین احرام مین اور اسناد اسکی صحیح ہے جمہور علما کا
یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننا احرام مین درست نہین ہے وہ کہتے ہین کسم
بھی ایک خوشبو ہے کہا یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ اگر کسی کپڑے مین خوشبو لگی ہو پہر اسکی بو جاتی رہے تو
احرام مین پہننا اُسکا درست ہے کہا ہان جب اُسمین رنگ باقی نہ ہو زعفران کا یا ورس کا **ف** اگر بو جاتی رہی
لیکن رنگ موجود ہو تو بھی درست نہین ہے اور شافعیہ کے نزدیک درست ہو لُبْسُ الْمُحْرِمِ الْمِنْطَقَةَ محرم کو
پیٹی باندہنے کا بیان عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَکْرَهُ لُبْسَ الْمِنْطَقَةِ لِلْمُحْرِمِ ترجمہ نافع رض سے
روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض مکروہ جانتے تہے پیٹی کا باندہنا واسطے محرم کے **ف** اور ایک روایت مین اُنسے
جواز ثابت ہو شاید اُنہون نے رجوع کیا کراہت سے عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ
فِی الْمِنْطَقَةِ یَلْبَسُهَا الْمُحْرِمُ تَحْتَ ثِیَابِهِ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا جَعَلَ طَرَفَیْهَا جَمِیْعًا سُیُوْرًا یَعْقِدُ
بَعْضَهَا اِلٰی بَعْضٍ ترجمہ یحیی بن سعید رح سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب کہتے تہے اگر محرم اپنے کپڑون کی تلے
پیٹی باندہے تو کچھ قباحت نہین ہے جب اُسکے دونو کنارون مین تسمے ہون وہ ایک دوسرے سے باندہ دیے
جاتے ہون کہا مالک نے یہ روایت مینے بہت اچہی سُنی ہے اس باب مین تَخْمِیْرُ الْمُحْرِمِ وَجْهَهُ
محرم کو اپنا منہ ڈہانپنا کیسا ہے عَنِ الْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَیْرٍ الْحَنَفِیِّ اَنَّهُ رَاٰی عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِالْعَرْجِ یُغَطِّیْ
وَجْهَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ فرافصہ بن عمیر حنفی رض سے روایت ہو اُنہون نے دیکہا عثمان بن عفان کو عرج مین (ایک گاؤن
کا نام ہے تین منزل پر مدینہ سے) ڈہانپتے تہے مُنہ اپنا احرام مین **ف** گرمی کی شدت سے ابن عباس اور ابن عوف
اور ابن الزبیر اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر کا یہی قول ہے کہ محرم کو مُنہ ڈہانپنا درست ہو اور یہی مذہب ہے
شافعی رح کا اور مالک اور ابو حنیفہ اور محمد بن الحسن کے نزدیک درست نہین ہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ مَا فَوْقَ الذَّقَنِ مِنَ الرَّاْسِ فَلَا یُخَمِّرْهُ الْمُحْرِمُ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ
بن عمر رض کہتے تہے ٹہوڑی کے اوپر سر مین داخل ہے محرم اُسکو نہ چہپا دے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
کَفَّنَ ابْنَهُ وَاقِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَاتَ بِالْجُحْفَةِ مُحْرِمًا وَقَالَ لَوْلَا اَنَّا حُرُمٌ لَطَیَّبْنَاهُ وَخَمَّرْنَا رَاْسَهُ وَوَجْهَهُ
ترجمہ نافع رض سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن عمر نے کفن دیا اپنے بیٹے واقد بن عبد اللہ کو اور وہ مر گئے تہے جحفہ مین احرام کی
حالت مین اور کہا اگر ہم احرام نہ باندہے ہوتے تو اُسکو خوشبو لگاتے اور ڈہانپ دیتے سر اور منہ اُنکا کہا مالک نے واسطے

کہ سب تکالیف شرعیہ زندگی تک ہین جب آدمی مرگیا تو اُسکا عمل بھی تمام ہوگیا **ف** ابو حنیفہ اور مالک کا یہی قول ہے
لیکن یہ مخالف ہے اُس حدیث صحیح کے جو مروی ہے صحیحین مین ابن عباس سے کہ ایک شخص احرام کی حالت
مین مرگیا اور خبر دی گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا آپنے غسل دو اُسکو اور کفن پہناؤ اُسکو اور مت
ڈہانپو سر اُسکا اور نہ خوشبو لگاؤ اُسکو کیونکہ وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اُٹھیگا **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جو عورت
احرام باندہے ہو وہ نقاب نہ ڈالے مُنہ پر اور دستانے نہ پہنے **ف** یعنے منہ نہ چہپاوے مگر کپڑا اسنہ پر ڈال
سکتی ہے اسطرح سے کہ کپڑا الگ رہے منہ سے نہ لگے **عَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ اَنَّهَا قَالَتْ كُنَّا نُخَمِّرُ وُجُوْهَنَا
وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ وَنَحْنُ مَعَ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَلَا تُنْكِرُهُ عَلَيْنَا **ترجمہ** فاطمہ بنت منذر سے روایت
ہے کہ ہم اپنے منہ ڈہانپتی تہین احرام مین اور ہم ساتہ تہین اسما بنت ابی بکر صدیق کے سو انہون نے منع نہ کیا ہمکو
ف ڈہانپنے سے مراد یہی کپڑا اڈالنا ہے **مَا جَاءَ فِي الطِّيْبِ فِي الْحَجِّ** حج مین خوشبو لگانے کا بیان **عَنْ**
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ **ترجمہ** حضرت اُم المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ مین
خوشبو لگاتی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت قبل احرام باندہنے کے اور احرام کہولنے کو وقت قبل
طواف الزیارت کے **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ وَعَلَى
الْاَعْرَابِيِّ قَمِيْصٌ وَبِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصْنَعَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْزِعْ قَمِيْصَكَ وَاغْسِلْ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ عَنْكَ وَافْعَلْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَفْعَلُ فِيْ حَجِّكَ **ترجمہ** عطا بن ابی رباح
سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ حنین مین تہے اور وہ اعرابی ایک کرتہ پہنے ہوا تہا اس
مین زرد رنگ کا نشان تہا تو کہا اُسنے یا رسول اللہ مینے نیت کی ہے عمرہ کی پس مین کیا کرون آپنے فرمایا اپنا کرتہ
اُتار اور زردی دہو ڈال اپنے بدن سے اور جو حج مین کرتا ہے وہی عمرہ مین کر **ف** یعنے طواف اور سعی ادا کر
یا جن باتون سے حج مین پرہیز کرتا تہا اُن باتون سے عمرہ مین بچ **عَنْ** اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عُمَرَ
ابْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِيْحَ طِيْبٍ وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ فَقَالَ مِمَّنْ رِيْحُ هٰذَا الطِّيْبِ فَقَالَ مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ مِنِّيْ
يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ مِنْكَ لَعَمْرُ اللّٰهِ فَقَالَ مُعٰوِيَةُ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ طَيَّبَتْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ
عُمَرُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتَرْجِعَنَّ فَلْتَغْسِلَنَّهٗ **ترجمہ** اسلم سے جو مولے ہین عمر بن الخطاب رضہ کے روایت ہے کہ عمر
ابن الخطاب رضہ کو خوشبو آئی اور وہ شجرہ مین تہے (چہہ میل ہے مدینے سے) سو کہا کہ یہ خوشبو کس شخص مین سے
آتی ہے معاویہ بن ابی سفیان بولے مجہہ سے اے امیر المومنین حضرت عمر رضہ نے کہا ہان تمہہ سے قسم ہے

ف حج مین خوشبو لگانیکا بیان

خداوند کریم کے بقا کی ف اسواسطے کہ معاویہ رض دوست رکھتے تھے زیب اور زینت اور رفاہیت کو بلکہ حضرت
عمر رض نے انکا نام کسریٰ عرب رکھا تھا۔ کسریٰ نام تھا بادشاہ ایران کا ت معاویہ بولے کہ ام المومنین
ام حبیبہ رض نے خوشبو لگا دی ہیرے اے امیر المومنین حضرت عمر رض نے کہا مین تمہین قسم دیتا ہون کہ تم دہو ڈالو
اسکو جا کر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبل احرام کے ایسی خوشبو لگانا درست نہین جسکا اثر بعد احرام کے باقی
رہے اور یہی قول ہے مالک اور ایک جماعت تابعین کا مگر ائمہ ثلاثہ اور جمہور علما کے نزدیک درست ہے اور عمل انکا
حضرت عائشہ رض کی حدیث پر ہے جو اوپر گذری عَنِ الصَّلْتِ بْنِ زُبَيْدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِهِ اَنَّ عُمَرَ
ابْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِيْحَ طِيْبٍ وَّهُوَ بِالشَّجَرَةِ وَاِلٰى جَنْبِهِ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ فَقَالَ عُمَرُ مِمَّنْ رِيْحُ هٰذَا
الطِّيْبِ فَقَالَ كَثِيْرٌ مِّنِّيْ لَبَّدْتُّ رَاْسِيْ وَاَرَدْتُّ اَنْ لَّا اَحْلِقَ فَقَالَ عُمَرُ فَاذْهَبْ اِلٰى شَرَبَةٍ فَادْلُكْ
رَاْسَكَ حَتّٰى تُنَقِّيَهٗ فَفَعَلَ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ ترجمہ صلت بن زبید سے روایت ہے انہون نے کئی اپنے عزیزون
سے سنا کہ حضرت عمر بن الخطاب رض کو خوشبو آئی اور آپ شجرہ مین تھے اور آپکے پہلو مین کثیر بن الصلت تھے تو کہا عمر رض
نے کس مین سے یہ خوشبو آتی ہے کثیر نے کہا مجھ مین سے مینے اپنے بال جمائے تھے کیونکہ میرا ارادہ سر منڈانے کا نہ تھا
بعد احرام کھولنے کے حضرت عمر رض نے کہا شربہ پاس جا اور سر کو ملکر دھو ڈال تب ایسا ہی کیا کثیر بن الصلت نے ف
احرام کے وقت اگر بالون کے پریشان ہونے یا گرد و غبار پڑنے کا خوف ہوتا ہے یا جوون کے پڑنے کا تو بالون کو
گوند وغیرہ سے جما لیتے ہین اسکو تلبید کہتے ہین کثیر نے بہی کہا کہ میرا ارادہ سر منڈانے کا نہ تھا اسلیے بالون کی حفاظت
کی گئی کہا مالک نے شربہ اس گڈہے کو کہتے ہین جو کہجور کے درخت کے پاس ہوتا ہے اور اسمین پانی بہرا رہتا ہے
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّرَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ سَاَلَ
سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ بَعْدَ اَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ عَنِ الطِّيْبِ
فَنَهَاهُ سَالِمٌ وَّاَرْخَصَ لَهٗ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ترجمہ یحییٰ بن سعید اور عبد اللہ بن ابی بکر اور ربیعہ بن ابی
عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ولید بن عبد الملک نے پوچھا سالم بن عبد اللہ اور خارجہ بن زید سے کہ بعد
کنکریان مارنے کے اور سر منڈانے کے قبل طواف الافاضہ کے خوشبو لگانا کیسا ہے تو منع کیا سالم نے اور
جائز رکہا خارجہ بن زید بن ثابت نے ف ابو حنیفہ کا قول خارجہ کا سا ہے اور مالک کا قول سالم
کا سا ہے کہا مالک نے اگر کوئی شخص ایسا تیل لگا دے جسمین خوشبو نہ ہو قبل احرام کے یا قبل طواف الافاضہ کے بعد
کنکریان مارنے کے تو کچھ قباحت نہین ہے کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالک سے کہ محرم اس کہانے کو کہاوے
جسمین زعفران پڑی ہو بولے اگر آگ سے پکا ہوا ہو تو درست ہے ورنہ درست نہین ف بلکہ حرام ہے
اور اسپر فدیہ لازم ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کہانے مین اگر زعفران ہو تو مطلقاً درست ہے

البتہ صرف زعفران کہانا درست نہیں اور صاحبین کے نزدیک درست ہو اور شافعیہ کے نزدیک مطلقاً ممنوع ہے

مواقیت الاھلال

احرام باندہنے کے میقاتون کا بیان عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ و یھل اھل الشام من الجحفۃ و یھل اھل نجد من قرن قال عبد اللہ بن عمر و بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال و یھل اھل الیمن من یلملم ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہین اہل مدینہ ذو الحلیفہ سے اور اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے کہا عبد اللہ بن عمر رض نے پہونچا مجھکو کہ فرمایا آپنے احرام باندہین اہل یمن یلملم سے عن عبد اللہ بن عمر انہ قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل المدینۃ ان یھلوا من ذی الحلیفۃ و اھل الشام من الجحفۃ و اھل نجد من قرن قال عبد اللہ بن عمر اما ھؤلاء الثلث فسمعتھن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اخبرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال و یھل اھل الیمن من یلملم ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہو کہ حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو ذو الحلیفہ سے احرام باندہنے کا اور اہل شام کو جحفہ سے اور اہل نجد کو قرن سے عبد اللہ بن عمر رض نے کہا ان تینون کو تو سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مجھے خبر پہونچی کہ آپنے فرمایا احرام باندہین اہل یمن یلملم سے ف ان مقامات سے بغیر احرام کے آگے بڑہنا حرام ہے اگر اسنے آگے جاکر احرام باندہا تو دم لازم آویگا البتہ اگر پہر میقات کو لوٹ کر وہان سے احرام باندہے تو اکثر علما کے نزدیک دم ساقط ہوگا عن نافع ان عبد اللہ بن عمر اھل من الفرع ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے احرام باندہا فرع سے ف فرع ایک مقام ہے آگے ذو الحلیفہ سے مکہ کی طرف ابن عبد البر نے کہا شاید یہ اسوجہ سے ہوگا کہ پہلے انکا ارادہ احرام کا نہ ہوگا اسواسطے ذو الحلیفہ سے آگو بڑہ گئے جب فرع مین آئے تو قصد ہوا وہین سے احرام باندہ لیا امام محمد رح نے کہا کہ ذو الحلیفہ سے آگے بھی ایک میقات ہے جحفہ اسواسطے انہون نے بیش قدمی کی مگر ذو الحلیفہ سے احرام باندہنا بہتر ہے مترجم کہتا ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض نے خود یہ حدیث روایت کی کہ میقات اہل مدینہ کا ذو الحلیفہ ہے پہر اسکا خلاف کسی سبب سے ہوگا اور کسی کو درست نہین کہ ذو الحلیفہ سے بدون احرام کے آگے بڑہے جب وہ قصد رکہتا ہو مکہ مین آنیکا عن مالک عن الثقۃ عندہ ان عبد اللہ بن عمر اھل من ایلیاء ترجمہ امام مالک نے ایک معتبر شخص سے سنا کہ عبد اللہ بن عمر نے احرام باندہا بیت المقدس سے ف یعنے میقات سے پہلے احرام باندہ لیا یہ امر افضل ہے ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل من الجعرانۃ بعمرۃ ترجمہ امام مالک رح کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا عمرہ کا جعرانہ سے ف جعرانہ ایک مقام ہے درمیان مین طائف اور مکہ کے اسکو لوگ اب بڑا عمرہ کہتے ہین اور معروف جگہ عمرہ کی واسطے احرام کے

احرام باندہنے کے میقاتون کا بیان

تنعیم ہے جو تین میل پر ہے مکہ سے وہین سے لوگ اب اکثر عمرہ کا احرام باندھتے ہین اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے
مسنداً محرش کعبی سے روایت کیا ہے **التَّلْبِیَۃُ وَالْعَمَلُ فِی الْاِھْلَالِ** لبیک کہنے کا بیان اور احرام
کی ترکیب کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ تَلْبِیَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ
لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ قَالَ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ
یَزِیْدُ فِیْھَا لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ ترجمہ عبداللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لبیک یہ تھی لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اور عبداللہ بن عمر اسمین زیادہ کرتے لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ
وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ **ف** معنے اسکے یہ ہین کہ حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار
اے پروردگا حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار تیرا کوئی شریک
نہین حاضر ہوتا ہون تیری خدمت کے واسطے بار بار سارے جہان کی تعریف اور نعمت تجھی کو ہے اور سلطنت
بھی تجھی کو ہے تیرا کوئی شریک نہین ۔ عبداللہ بن عمر رض نے جو زیادہ کیا اُسکے یہ معنے ہین حاضر ہوتا ہون
تیری خدمت مین بار بار حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار
اطاعت کرتا ہون تیری بار بار بہتری تیرے ہاتھ مین بہتری ہے حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین بار بار
میری توجہ تیری طرف ہے اور میرے عمل سے مقصود تو ہی ہے ۔ اگر کہا جاوے کہ ابن عمر رض نے تلبیہ مین زیادت
کس طرح کی یہ تو احداث فی الدین ہوا حالانکہ ابن عمر مین بہت اتباع سُنت تھا تو جواب یہ ہے کہ ابن عمر شاید یہ سمجھے
کہ تلبیہ کلمات ماثورہ پر مقصور نہین ہے بلکہ اس جنس کے جو کلمات ہون اُنکے ساتھ تلبیہ جائز ہے جیسا کہ اکثر
ادعیہ و اذکار کا یہی حال ہے گو اقتصار کلمات ماثورہ پر افضل ہے عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِہٖ
رَاحِلَتُہٗ اَھَلَّ ترجمہ عروہ بن الزبیر رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ذو الحلیفہ کی مسجد مین دو
رکعتین پھر جب اونٹ پر سوار ہو جاتے لبیک پکار کر کہتے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لبیک کہنا بعد اونٹ
پر سوار ہونے کے مسنون ہے نہ بعد نماز احرام کے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور جمہور کا اور حنفیہ کے نزدیک
بعد رکعتین احرام کے لبیک پکارنا بہتر ہے عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَۃَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ سَمِعَ
اَبَاہُ یَقُوْلُ بَیْدَاؤُکُمْ ھٰذِہِ الَّتِیْ تَکْذِبُوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھَا مَا اَھَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ یَعْنِیْ مَسْجِدَ ذِی الْحُلَیْفَۃِ ترجمہ سالم بن عبداللہ نے سُنا اپنے باپ
عبداللہ بن عمر رض سے کہتے تھے کہ یہ میدان ہے جسمین تم جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے

لبیک کہنے کا بیان اور احرام کی ترکیب کا بیان

احرام باندہا وہان سے حالانکہ نہین لبیک کہی آپنے مگر ذوالحلیفہ کی مسجد پاس سے عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ
رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَ
رَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ عُمَرَ اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّيْ
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ
اَلْبَسَهَا وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا وَاَمَّا
الْاِهْلَالُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ ترجمہ عبید بن جریج سے
روایت ہو اُنہون نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ سے اے ابا عبد الرحمن مینے تمکو چار باتین ایسی کرتے ہوے دیکھین جو تمہارے ساتھیون مین سے کوئی
نہین کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کون سی باتین بتا اے ابن جریج اُنہون نے کہا مینے دیکھا تمکو نہین چہوتے ہو تم طواف مین مگر
رکن یمانی اور حجر اسود کو اور مینے دیکھا تمکو کہ پہنتے ہو تم جوتیان ایسے چمڑے کی جسمین بال نہین ہے اور مینے دیکھا تمکو
خضاب کرتے ہو تم زرد اور مینے دیکھا تمکو جب تم مکہ مین ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکہتے ہی احرام باندہ لیتے ہین اور تم نہین باندہتے
مگر آٹہوین تاریخ کو عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا ارکان کا حال یہ ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی رکن کو چہوتے نہین دیکہا
سوا حجر اسود اور رکن یمانی کے اور جوتیون کا حال یہ ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے چمڑے کی جوتیان پہنتے دیکہا
جسمین بال نہین ہیتے آپ وضو کرکے بہی اُنکو پہن لیتے تو مین بہی اُنکا پہننا پسند کرتا ہون اور زرد رنگ کا یہ حال ہے کہ مینے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ کا خضاب کیے ہوے دیکہا تو مین بہی اُسکو پسند کرتا ہون اور احرام کا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لبیک نہین پکارتے تہے یہانتک کہ اونٹ آپکا سیدہا کہڑا ہو جاتا چلنے کیواسطے **ف** اور یہ امر آٹہوین تاریخ کو ہوتا ہے اسی
واسطے مین آٹہوین تاریخ احرام باندہتا ہون عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ
ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَرْكَبُ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ اَحْرَمَ ترجمہ نافع سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن عمرؓ نماز پڑہتے
ذوالحلیفہ کی مسجد مین پہر نکلکر سوار ہوتے اُسوقت احرام باندہتے عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ
اَهَلَّ مِنْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ وَاَنَّ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ اَشَارَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ ترجمہ
امام مالک کو پہونچا کہ عبد الملک بن مروان نے لبیک پکارا ذوالحلیفہ کی مسجد سے جب اونٹ اُنکا سیدہا ہوا چلنے کو اور ابان
بن عثمان نے یہ حکم کیا تہا اُنکو

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ لبیک بلند آواز سے کہنے کا بیان

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ
اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَوْ مَنْ مَعِيَ اَنْ يَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ اَوْ بِالْاِهْلَالِ يُرِيْدُ اَحَدَهُمَا

ف لبیک بلند آواز سے کہنے کا بیان

ترجمہ سائب بن خلاد انصاری سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا کہ حکم کرون مین اپنے اصحاب کو بلند آواز سے لبیک پکارنے کا کہا مالک نے مینے سُنا اہل علم سے وہ کہتے تہے یہ حکم عورتونکو نہین ہے بلکہ عورتین آہستہ سے لبیک کہین اسطرح کہ آپ ہی سُنین کہا مالک نے محرم اپنی آواز کو بلند نہ کرے جامع مسجدون مین بلکہ اسطرح کہے کہ آپ سُنے اور پاس والا سُنے مگر مسجد منا اور مسجد الحرام مین یہان بلند آواز سے لبیک کہے کہا مالک نے مینے سُنا بعض اہل علم سے وہ مستحب جانتے تہے لبیک کہنا ہر نماز کے بعد اور ہر چڑہاؤ پر چڑہنے کے وقت **اِفْرَادُ الْحَجِّ**

حج افراد کا بیان عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی کہ ہم نکلے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال تو ہم مین سے بعض لوگون نے احرام باندہا عمرہ کا اور بعضون نے حج اور عمرہ دونو کا اور بعضون نے صرف حج کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندہا سو جس نے عمرہ کا احرام باندہا تہا اُسنے عمرہ کرکے احرام کہولڈالا اور جسنے حج اور عمرہ دونو کا احرام باندہا یا صرف حج کا اُسنے احرام نہ کہولا دسوین تاریخ تک **ف** حج کے مہینون مین میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندہ کر جانا پہر ایام حج مین مکہ سے احرام حج کا باندہ لینا اسکو تمتع کہتے ہین کیونکہ اسمین آدمی فائدہ اُٹہا سکتا ہے عمرہ کا احرام کہولکر اور میقات سے حج اور عمرہ دونو کا احرام ساتھ باندہنا اسکو قران کہتے ہین اسمین آدمی عمرہ کرکے احرام باندہے ہوئے مکہ مین بیٹھا رہتا ہے حج کرکے احرام کہولتا ہے اور میقات سے صرف حج کا احرام باندہنا اسکو افراد کہتے ہین عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا کہا مالک نے کہ مینے سُنا اہل علم سے کہتے تہے جس شخص نے احرام باندہا حج مفرد کا پہر اُسکا جی چاہا عمرہ کا احرام باندہنے کا تو یہ جائز نہین ہے کہا مالک نے مینے اپنے شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا **اَلْقِرَانُ فِي الْحَجِّ** قران کا بیان۔

عَنْ مُحَمَّدٍ الْبَاقِرِ اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ دَخَلَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ بِالسُّقْيَا وَهُوَ يَنْجَعُ بَكَرَاتٍ لَهُ دَقِيْقًا وَّخَبَطًا فَقَالَ لَهُ هٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَنْهٰى عَنْ اَنْ يُّقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَخَرَجَ عَلِيٌّ وَّعَلٰى يَدَيْهِ اَثَرُ الدَّقِيْقِ وَالْخَبَطِ فَمَا اَنْسٰى اَثَرَ الدَّقِيْقِ وَالْخَبَطِ عَلٰى ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ اَنْتَ تَنْهٰى عَنْ اَنْ يُّقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عُثْمَانُ ذٰلِكَ رَاْيِيْ فَخَرَجَ عَلِيٌّ مُغْضَبًا وَهُوَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ مَعًا ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہی کہ مقداد بن الاسود رض آئے حضرت علی رض کے پاس سُقیا مین وہ پلا رہے تہے اپنے اونٹ کو

ف حج مفرد کا بیان

ف قران کا بیان

بچون کو کھولا ہوا آٹا اور چارہ پلاتی مین تو کہا مقداد نے یہ عثمان بن عفان رض منع کرتے ہین قران سے درمیان حج اور عمرہ کے پس نکلی علی رض اور اُنکے ہاتھون پر آٹے کے نشان تہے سو مین اب تک اُس آٹے کے نشانون کو جو اُنکی ہاتہ پر تہے نہین بہولا اور گئے حضرت عثمان بن عفان پاس اور کہا کیا تم منع کرتے ہو قران سے درمیان حج اور عمرہ کے اُنہون نے کہا ہان میری رای یہی ہے تو حضرت علی غصے مین باہر نکلے اور کہتے تہے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا اُنکے سامنے یہ الفاظ کہے تاکہ معلوم ہو کہ قران درست ہے اُسمین کوئی قباحت نہین ہے **ف** نسائی اور اسمعیلی کی روایت مین ہے کہ عثمان نے کہا مین تو منع کرتا ہون لوگون کو قران سے اور تم کرتے ہو حضرت علی نے جواب دیا کہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی کے کہنے سے نہ چھوڑون گا اور نسائی کی ایک روایت مین ہے کہ حضرت عثمان نے رجوع کیا ممانعت سے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم ہے کہ جو کوئی قران کرے تو اپنے بال نہ کترا وے اور جو چیزین احرام مین منع ہین اُنکا استعمال نہ کرے یہانتک کہ ہدی کو نحر کرے اگر اُسکے ساتھ ہدی ہو اور یوم النحر کو منا مین احرام کہولے

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ خَرَجَ إِلَى الْحَجِّ فَمِنْ أَصْحَابِهِ مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَمِنْهُمْ مَنْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلَّ وَأَمَّا مَنْ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ

ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے حجۃ الوداع کے سال مین حج کرنے کو تو اُنکے بعض اصحاب نے احرام باندہا حج کا اور بعضون نے حج اور عمرہ دونو کا اور بعضون نے صرف عمرہ کا سو جس شخص نے حج کا احرام باندہا تہا یا حج اور عمرہ دونو کا اُسنے احرام نہ کہولا اور جسنے عمرہ کا صرف احرام باندہا تہا اُسنے عمرہ کرکے احرام کہول ڈالا امام مالک نے سُنا بعض اہل علم سے کہتے تہے جس نے عمرہ کا احرام باندہا پھر اُسکو یہ بہلا معلوم ہوا کہ حج کا بھی احرام عمرہ کے ساتھ باندہ لیوے یہ جائز ہے جب تک اُسنے طواف خانہ کعبہ کا اور سعی صفا مروہ مین نہ کی ہو اور عبداللہ بن عمر نے ایسا ہی کیا ہے جب اُنہون نے کہا اگر مین روکا جاؤنگا خانہ کعبہ سے تو جیسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ویسا ہی مین بھی کرونگا پھر اپنے ساتھیون کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ حج اور عمرہ کا حال یکسان ہے **ف** یعنے پہلے عبداللہ بن عمر نے صرف عمرہ کا احرام باندہا تہا اس خیال سے کہ شاید حج نصیب نہ ہو اور خانہ کعبہ تک پہونچنا نہ ہو سکے کیونکہ اُس زمانے مین وہان فساد اور ہنگامہ تہا پھر یہ خیال کیا کہ جیسا احصار کی حالت مین عمرہ والا احرام کہول سکتا ہے ویسا ہی حج والا بھی **ف** تو مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی کہا مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حجۃ الوداع کے سال عمرہ کا احرام باندہا تہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھ ہدی ہو وہ حج بھی احرام باندہ لیوے پھر احرام نہ کہولے یہانتک کہ حج اور عمرہ دونو سے فارغ ہو **قَطْعُ التَّلْبِيَةِ** لبیک موقوف کرنیکا

تصنعون فی هذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یهل المهل منا فلا ینکر علیہ ویکبر المکبر
فلا ینکر علیہ ترجمہ محمد بن ابی بکر نے پوچھا انس بن مالک سے جب وہ دونو صبحکو جا رہے تھے منا سے عرفہ کو تم کیا کرتے تھے
آج کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بولے بعض لوگ ہم مین سے آجکے روز لبیک کہتے تھے پکار کر تو کوئی منع نہ
کرتا بعض لوگ تکبیر کہتے تو کوئی منع نکرتا ف خطابی نے کہا کہ علما نے اجماع کیا اس حدیث کے خلاف پر اور سنت
کہا ہے لبیک پکارنے کو اس روز اور بعضون نے اس حدیث پر بھی عمل کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث منافی نہیں ہے
اور احادیث کی کیونکہ احتمال ہے کہ لبیک اور تکبیر دونو کہتے ہون آپنے دونو کو جائز رکہا عن محمد الباقر ان علی
ابن ابی طالب کان یلبی فی الحج حتی اذا زاغت الشمس من یوم عرفة قطع التلبیة ترجمہ محمد باقر سے روایت ہے
کہ حضرت علی رض لبیک کہتے تھے حج مین مگر جب زوال ہوتا آفتاب کا عرفہ کے روز تو موقوف کرتے لبیک کو کہا مالک
نے ہمارے شہر کے اہل علم اسی پر عمل کرتے چلے آتے ہین ف ابن عمر اور عائشہ رض اور ایک جماعت صحابہ کا یہی قول ہے
اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ لبیک کہا کرے یہانتک کہ جمرہ عقبہ کی رمی کرے یوم النحر کے روز اسوقت موقوف
کرے کیونکہ صحیحین مین مروی ہے فضل بن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہا کرتے یہانتک کہ پہونچے
جمرہ عقبہ پاس لیکن اصحاب الرای اور سفیان ثوری اور شافعی کے نزدیک اول کنکرے سے لبیک موقوف کرے اور
امام احمد اور اسحاق کے نزدیک جب رمی سے فارغ ہو اسوقت موقوف کرے ابن خزیمہ نے اسی حدیث کو فضل
بن عباس سے اسطرح روایت کیا ہے کہ آپ لبیک کہا کرتے اور تکبیر کہا کرتے ہر کنکرے کے مارنے پر پھر موقوف
کرتے لبیک کو اخیر کنکرے سے ابن خزیمہ نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اسمین تفسیر ہے روایت سابقہ کی اور رفع ہے اسکے ابہام کا
سو اسپر عمل کرنا واجب ہے (زرقانی) عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انها کانت تترک التلبیة اذا
راحت الی الموقف ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض موقوف کرتی تہین لبیک کو جب جاتی تہین عرفات کو عن نافع
ان عبد اللہ بن عمر کان یقطع التلبیة فی الحج اذا انتهی الی الحرم حتی یطوف بالبیت وبین الصفا
والمروة ثم یلبی حتی یغدو من منی الی عرفة فاذا غدا ترک التلبیة وکان یترک التلبیة فی
العمرة اذا دخل الحرم ترجمہ نافع رض سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض موقوف کرتے تھے لبیک کہنے کو حج
مین جب پہونچتے حرم مین طواف اور سعی تک پھر لبیک کہنے لگتے یہانتک کہ صبح کو منا سے چلین عرفہ کو سو جب صبح
کو چلتے لبیک موقوف کرتے اور عمرہ مین موقوف کرتے لبیک کو جب داخل ہوتے حرم مین عن ابن شہاب
انه کان یقول کان عبد اللہ بن عمر لا یلبی وهو یطوف بالبیت ترجمہ ابن شہاب کہتے تھے کہ عبد اللہ بن عمر
طواف مین لبیک کہتے تھے عن عائشة ام المؤمنین انها کانت تنزل من عرفة بنمرة ثم تحولت الی الاراک
قال وکانت عائشة تهل ما کانت فی منزلها ومن کان معها فاذا رکبت فتوجهت الی الموقف ترکت الاهلال

وكانت عائشة تعتمر بعد الحج من مكة في ذي الحجة ثم تركت ذلك فكانت تخرج قبل هلال المحرم حتى تأتي الجحفة فتقيم بها حتى ترى الهلال فاذا رأت الهلال اهلت بعمرة ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ وہ جب عرفات میں آتیں تو نمرہ میں اترتیں پھر اراک میں اترنے لگیں اور عائشہ اپنے مکان میں جب تک ہوتیں تو وہ بھی اور اُنکے ساتھی لبیک کہا کرتے جب سوار ہوتیں تو لبیک کہنا موقوف کرتیں اور عائشہ رض بعد حج کے عمرہ ادا کرتیں مکہ سے احرام باندھ کر ذی الحجہ میں پھر یہ چھوڑ دیا اور محرم کے چاند سے پہلے جحفہ میں آنکر ٹھہرتیں جب چاند ہوتا تو عمرہ کا احرام باندھتیں ف اس واسطے کہ عمرہ سوائے حج کے مہینوں کے اور دنوں میں کرنا اولےٰ ہے نمرہ ایک مقام کا نام ہے عرفات کے قرب میں اور اراک بھی ایک موضع ہے عرفات میں عن يحيى بن سعيد ان عمر بن عبد العزيز غدا يوم عرفة من منى فسمع التكبير عاليا فبعث الحرس يصيحون في الناس ايها الناس انها التلبية ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز صبح کو چلے نویں تاریخ کو منے سے عرفہ کو تو بلند آواز سے تکبیر سنی انہوں نے اپنے آدمیوں کو بھیجکر پکروایا کہ اے لوگو یہ وقت لبیک کہنے کا ہے

اهلال اهل مكة ومن بها من غيرهم اہل مکے احرام کا اور جو لوگ مکہ میں ہوں اور ملک والے انکے بھی احرام کا بیان عن القاسم بن محمد ان عمر بن الخطاب قال يا اهل مكة ما شان الناس يأتون شعثا وانتم مدهنون اهلوا اذا رأيتم الهلال ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے کہا اے مکہ والو لوگ تو یاں بکھرے ہوئے پریشان یہاں آتے ہیں اور تم تیل لگائے ہوتے ہو جب چاند دیکھو ذی الحجہ کا تو تم بھی احرام باندھ لیا کرو ف کیونکہ پہلے سے احرام باندھ لینا افضل ہے لیکن عبد اللہ بن عمر احرام نہ باندھتے جب تک آٹھویں تاریخ نہ آتی اب یہی رواج ہے کہ مکہ والے اور جو لوگ مکہ میں اور ملکوں کے ہوتے ہیں وہ آٹھویں تاریخ کو حج کا احرام باندھتے ہیں عن عروة بن الزبير ان عبد الله بن الزبير اقام بمكة تسع سنين يهل بالحج لهلال ذي الحجة وعروة بن الزبير معه يفعل ذلك ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن الزبیر نو برس مکے میں رہے جب چاند دیکھتے ذی الحجہ کا تو احرام باندھ لیتے اور عروہ بن الزبیر بھی ایسا ہی کرتے کہا مالک نے جو لوگ مکے کے رہنے والے ہیں یا مکہ میں پہلے سے مقیم ہیں مگر وہاں کے باشندے نہیں تو وہ حرم سے احرام باندھیں کہا مالک نے جو شخص مکے سے احرام حج کا باندھے تو وہ طواف اور سعی نہ کرے جب تک منا سے نہ لوٹے اور ایسا ہی عبد اللہ بن عمر رض نے کیا تھا کہا یحییٰ نے جو لوگ اور ملک کے رہنے والے ہیں انہوں نے اگر احرام حج کا مکے سے باندھا تو وہ فرض طواف (طواف الزیارۃ) کی تاخیر کریں اور وہ طواف ہے جس کے بعد سعی ہوتی ہے صفا اور مروہ کے درمیان میں اور نفل طواف جتنا چاہے کیا کرے لیکن ہر طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرے اور ایسا ہی کیا ہے ان صحابہ نے جنہوں نے احرام حج کا مکہ سے باندھا سو انہوں نے تاخیر کی طواف اور سعی کی یہاں تک کہ لوٹے منا سے اور ایسا ہی کیا عبد اللہ بن عمر رض نے وہ بھی ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر احرام باندھتے حج کا مکے سے اور تاخیر کرتے طواف اور سعی کی منا سے لوٹنے تک کہا مالک نے مکہ

ف اہل مکہ کے احرام کا اور جو لوگ مکہ میں ہوں اور ملک والے ان کے بھی احرام کا بیان

والے کو عمرہ کا احرام باندھنا حرم سے درست نہیں ہے بلکہ حل سے احرام باندھنا ضرور ہے مَا لَا يُوجِبُ الْاِحْرَامَ مِنْ تَقْلِيدِ الْهَدْيِ ہدی کے جانور کے گلے میں کچھ لٹکانے سے آدمی محرم نہیں ہو جاتا ف ہدی اُس جانور کو کہتے ہیں جو مکے میں روانہ کیا جاوے قربانی کے واسطے اور تقلید کہتے ہیں اُس جانور کے گلے میں جوتی وغیرہ کوئی اور چیز لٹکانے کو جس سے یہ بات معلوم ہو کہ یہ جانور ہدی کا ہے عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ زِيَادَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ اِلَيْكِ بِهَدْيٍ فَاكْتُبِي اِلَيَّ بِاَمْرِكِ اَوْ مُرِي صَاحِبَ الْهَدْيِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ زیاد بن ابی سفیان نے لکھا ام المومنین عائشہ رض کو کہ عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں جو شخص ہدی روانہ کرے تو اُس پر حرام ہو گئیں وہ چیزیں جو حرام ہیں محرم پر یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی سو میں نے ایک ہدی تمہارے پاس روانہ کی ہے تم مجھے لکھ بھیجو اپنا فتویٰ یا جو شخص ہدی لیکر آتا ہے اُسکے ہاتھ کہلا بھیجو عمرہ نے کہا عائشہ رض بولیں ابن عباس جو کہتے ہیں ویسا نہیں ہے میں نے خود اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے لٹکائی اور اُسکو روانہ کیا میرے باپ کے ساتھ سو آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی اُن چیزوں میں سے جنکو حلال کیا تھا اللہ نے اُنکے لیے یہانتک کہ ذبح ہو گئی ہدی ف تو صرف ہدی روانہ کرنے سے محرم نہیں ہوتا بلکہ اگر خود اُسکے ساتھ جاوے تو محرم ہو جاتا ہے یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور محمد رح اور اکثر علما کا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الَّذِي يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ وَيُقِيمُ هَلْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَاَخْبَرَتْنِي اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ لَا يَحْرُمُ اِلَّا مَنْ اَهَلَّ وَلَبّٰى ترجمہ یحیی بن سعید رح سے روایت ہے انہوں نے پوچھا عمرہ بنت عبد الرحمن سے کہ جو شخص ہدی روانہ کرے مگر خود نہ جاوے کیا اُس پر کچھ حرام ہوتا ہے وہ بولیں میں نے سنا عائشہ رض سے کہتی تھیں محرم نہیں ہوتا مگر جو شخص احرام باندھے اور لبیک کہے عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا مُتَجَرِّدًا بِالْعِرَاقِ فَسَاَلَ النَّاسَ عَنْهُ فَقَالُوا اَمَرَ بِهَدْيِهِ اَنْ يُقَلَّدَ فَلِذٰلِكَ تَجَرَّدَ قَالَ رَبِيعَةُ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ بِدْعَةٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ترجمہ ربیعہ بن عبد اللہ نے دیکھا ایک شخص کو عراق میں کپڑے اُتارے ہوئے (وہ ابن عباس تھے) تو پوچھا لوگوں سے اسکا سبب لوگوں نے کہا اُسنے حکم کیا ہے اپنی ہدی کی تقلید کا سو اسلیے سے ہوئے کپڑے اُتار ڈالے ربیعہ نے کہا میں نے ملاقات کی عبد اللہ بن الزبیر سے اور یہ قصہ بیان کیا انہوں نے کہا قسم کعبے کے رب کی یہ امر بدعت ہے کہا یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص ہدی لیکر آپ نکلا سو اُسنے اشعار کیا ف اشعار کہتے ہیں اونٹ کی کوہان کو چیر دینے کو داہنی یا بائیں طرف سے تاکہ یہ معلوم ہو کہ وہ جانور ہدی کا

ف ہدی کے واسطے جانور کے گلے میں کچھ لٹکانے سے آدمی محرم نہیں ہو جاتا

ہے کہ یہ فعل سنت ہے اور ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگرچہ ابوحنیفہؒ نے اسکو مکروہ جانا ہے ف: تقلید کی
کی ذوالحلیفہ میں لیکن احرام نہ باندھا یہانتک کہ آگیا جحفہ میں تو جواب دیا امام مالکؒ نے کہ میرے نزدیک یہ اچھا نہیں ہے
اور جس نے ایسا کیا اُسنے خطا کی بلکہ اُسکو چاہیے کہ اشعار اور تقلید احرام کے ساتھ کرے البتہ جو شخص حج کے
ساتھ جانے کا قصد نہیں رکھتا وہ بدون احرام کے ہدی روانہ کرے اور اپنے گھر بیٹھا رہے کہا یحییٰ نے سوال ہوا
امام مالکؒ سے کہ ہدی کو بدون احرام کے لیکر نکل سکتا ہے بولے ہاں کچھ بات نہیں مگر جب میقات پر پہنچے تو احرام
باندھے وہاں سے بدون احرام کے آگے نہ بڑھے کہا یحییٰ نے سوال ہوا امام مالکؒ سے کہ لوگوں نے اسمیں اختلاف
کیا ہے کہ جو شخص تقلید کرے اپنی ہدی کو مگر اُسکا قصد نہ ہو حج یا عمرہ کا تو وہ محرم ہو گا یا نہیں مالکؒ نے جواب دیا
کہ ہم اس مسئلہ میں ام المؤمنین عائشہؓ کے قول کو لیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدی روانہ کی
اور آپ مقیم رہے سو آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی حلال چیزوں میں سے یہانتک کہ ہدی ذبح ہو گئی۔ مَا تَفْعَلُ

الْحَائِضُ فِي الْحَجِّ جس عورت کو حج میں حیض آجاوے اُسکا بیان عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ
الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ الَّتِي تُهِلُّ بِالْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ إِنَّهَا تُهِلُّ بِحَجِّهَا أَوْ عُمْرَتِهَا إِذَا أَرَادَتْ وَلٰكِنْ لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ
وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ تَشْهَدُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَعَ النَّاسِ غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ وَلَا تَقْرَبُ الْمَسْجِدَ حَتَّى تَطْهُرَ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے جو عورت احرام
باندھے حج یا عمرہ کا پھر اسکو حیض آجاوے تو وہ لبیک کہا کرے جب اُسکا جی چاہے اور طواف نہ کرے
سعی نہ کرے صفا مروہ کے درمیان میں باقی سب ارکان ادا کرے لوگوں کے ساتھ فقط طواف اور سعی نہ کرے اور مسجد
میں نہ جاوے جب تک پاک ہو ف: اصل طواف ممنوع ہے کیونکہ اُسمیں مسجد میں جانا ہوتا ہے اور سعی ممنوع نہیں
ہے اسلیے کہ سعی کے واسطے طہارت شرط نہیں ہے مگر حائض سعی اسواسطے نہ کرے کہ طواف پر مقدم کرنا سعی
درست نہیں۔ **الْعُمْرَةُ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ** حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا بیان عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ ثَلَاثًا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعَامَ الْقَضِيَّةِ وَعَامَ الْجِعْرَانَةِ ترجمہ امام مالکؒ کو
پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عمرہ ادا کیے ایک حدیبیہ کے سال اور ایک عمرہ قضا اور ایک عمرہ جعرانہ
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْتَمِرْ إِلَّا ثَلَاثًا إِحْدَاهُنَّ فِي شَوَّالٍ وَاثْنَتَيْنِ فِي ذِي
الْقَعْدَةِ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں عمرہ کیا مگر تین بار ایک شوال میں اور
دو ذیقعدہ میں عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ أَعْتَمِرُ قَبْلَ
أَنْ أَحُجَّ فَقَالَ سَعِيدٌ نَعَمْ قَدِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ ترجمہ عبدالرحمن بن حرملہ اسلمی سے روایت ہے
کہ ایک شخص نے پوچھا سعید بن المسیب سے کہ میں عمرہ کروں قبل حج کے انہوں نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا قبل حج کے

ف: جس عورت کو حج میں حیض آجاوے اُسکا بیان

ف: حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا بیان

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِي سَلَمَةَ اسْتَاذَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنْ يَعْتَمِرَ فِي شَوَّالٍ فَاَذِنَ لَهُ فَاعْتَمَرَ ثُمَّ قَفَلَ اِلَى اَهْلِهِ وَلَمْ يَحُجَّ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عمر بن ابی سلمہ نے اجازت مانگی حضرت عمرؓ سے عمرہ کرنیکی شوال میں انہون نے اجازت دی آپ نے تو وہ عمرہ کر کے لوٹ آئے اپنے گھر کو اور حج نکیا ف حج کے مہینون میں عمرہ کرنا ایام جاہلیت مین لوگ برا سمجھتے تھے یہ بات غیر مشہور ہے ابن حبان نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا ذی الحجہ مین تاکہ مشرکین کی مخالفت ہو

قَطْعُ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ عمرہ مین لبیک کب موقوف کرے

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْعُمْرَةِ اِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ ترجمہ عروہ بن الزبیرؓ لبیک موقوف کرتے تھے عمرہ میں جب داخل ہو جاتے تھے حرم میں کہا مالک نے جو شخص عمرہ کا احرام تنعیم سے باندھے وہ لبیک موقوف کرے جب تک خانہ کعبہ نہ دیکھے کہا یحییٰ نے سوال ہوا مالک سے کہ جو شخص احرام باندھے عمرہ کا میقات سے اور وہ مدینہ یا اور کسی شہر کا رہنے والا ہے تو لبیک کب موقوف کرے مالک نے جواب دیا کہ جو شخص میقات سے احرام باندھے وہ جس وقت حرم میں داخل ہوتی ہے لبیک موقوف کر دیوے اور مجھے عبداللہ بن عمر سے ایسا ہی پہونچا وہ ایسا ہی کرتے تھے

مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ تمتع کا بیان

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِي فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ ترجمہ محمد بن عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے انہون نے سنا سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس سے جس سال معویہ بن ابی سفیان نے حج کیا ہے اور وہ دونو ذکر کر رہے تھے تمتع کا تو ضحاک بن قیس نے کہا کہ تمتع وہی کریگا جو خدا کے احکام سے ناواقف ہو سعد نے کہا بری بات کہی تمنے اے بھتیجے میرے ضحاک نے کہا کہ عمر بن الخطابؓ نے منع کیا تمتع سے سعد نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کیا اور ہمنے بھی آپکے ساتھ کیا ف بعض کہتے ہین کہ حضرت عمرؓ تمتع کو مکروہ جانا اس سبب سے کہ حج کے قریب مین آدمی کا لذت اٹھانا عورتون سے اور زینت کرنا برا سمجھا اور بعضون نے کہا کہ مراد حضرت عمرؓ کی تمتع سے یہ تھی کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ سے بدلدے اور بعضون نے کہا کہ مراد اشہر حج مین عمرہ کرنا ہے بہر حال اس مخالفت کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اگر تمتع سے یہی تمتع عرفی مراد ہو یعنے عمرہ کر کے احرام کہولڈالنا اور مکہ مین ٹھیرے رہنا پھر آٹھوین تاریخ مکہ سے احرام حج کا باندہنا اور دلیل اس امر کی کہ مراد تمتع سے یہی تمتع عرفی تہا نہ فسخ حج وہ ہے جو صحیح مسلم مین ہے کہ عمرؓ نے کہا مینے جانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب نے تمتع کیا ہے اور ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے یہی تمتع عرفی کیا تہا پس حضرت عمرؓ نے جو اس سے منع کیا اسکی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ناسخ سنا ہوگا جیسے متعہ نسا کو منع کیا اسلیئے کہ اسکی حلت منسوخ ہو گئی تھی واللہ اعلم

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر رض کی مخالفت کا خیال نہ کیا اور یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کیا ہے تو معلوم ہوا کہ جس فعل کا جواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو اور کوئی مجتہد یا شیخ یا عالم کیسے ہی بڑے درجہ کا ہو اُسکو منع کرے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکی ممانعت ثابت ہو اور یہ جائز کہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تقلید کرنا چاہیے اور اُس مولوی یا مشائخ یا مجتہد کی کلام کو ترک کرنا چاہیے اسواسطے کہ رسول اللہ علیہ وسلم خطا سے معصوم تھے اور وہ خطا سے معصوم نہیں ہے اس فائدہ کو یاد رکھنا چاہیے عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاللّٰهِ لَاَنْ اَعْتَمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَاُهْدِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمِرَ بَعْدَ الْحَجِّ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے قسم خدا کی مجھکو قبل حج کے عمرہ کرنا اور ہدی لیجانا بہتر معلوم ہوتا ہے اس بات سے کہ عمرہ بعد حج کے ذی الحجہ میں عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنِ اعْتَمَرَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فِيْ شَوَّالٍ اَوْ ذِي الْقَعْدَةِ اَوْ ذِي الْحِجَّةِ قَبْلَ الْحَجِّ ثُمَّ اَقَامَ بِمَكَّةَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ الْحَجُّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ اِنْ حَجَّ وَعَلَيْهِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ ترجمہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے جس شخص نے عمرہ کیا حج کے مہینوں میں شوال یا ذیقعدہ یا ذیحجہ میں قبل حج کے پھر ٹھیرا رہا مکے میں یہانتک کہ پالیا اُسنے حج کو تو اُسنے تمتع کیا اگر حج کرے اور اُسپر ہدی لازم ہے جیسے میسر ہو اگر ہدی نہ میسر ہو تو تین روزے حج میں رکھے اور سات روزے جب حج سے لوٹے تو رکھے کہا مالک نے یہ جب ہے کہ عمرہ کرکے مکہ میں ٹھیرا رہے حج تک پھر حج کرے کہا مالک نے ایک شخص مکہ کا باشندہ تھا اور کہیں اور جا کر رہا پھر اشہر حج میں عمرہ کرنے کو آیا اور عمرہ کرکے وہاں ٹھیر رہا پھر حج کیا تو وہ متمتع ہوگا اُسپر ہدی واجب ہے اگر ہدی نہ مل سکے تو روزے رکھے اور اُسکا حکم مکہ والوں کا سا نہوگا ف کیونکہ مکہ والوں کو تمتع جائز نہیں فرمایا اللہ تعالے نے ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تمتع اُسکو درست ہے جسکا گھر بار مسجد الحرام میں نہ ہو کہا مالک نے ایک شخص اور ملک والا عمرہ کا احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں مکہ آیا اور اُسکی نیت مکہ میں رہنے کی ہے تا کہ حج بھی کرے کیا وہ متمتع ہوگا ہاں وہ متمتع ہے اہل مکہ کی مثل نہیں ہوسکتا اگرچہ اُسنے مکہ میں اقامت کی نیت کی کیونکہ وہ جب مکہ میں آیا تھا تو وہاں کا رہنے والا نہ تھا پس اُسپر ہدی یا روزے واجب ہونگے اور اُس شخص نے جو مکہ میں رہنے کا ارادہ کیا ہے تو اُسکا حال معلوم نہیں کہ آئندہ کیا امر پیدا ہو اسلیے وہ اہل مکہ میں سے نہیں ہوسکتا عن يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مَنِ اعْتَمَرَ فِيْ شَوَّالٍ اَوْ ذِي الْقَعْدَةِ اَوْ ذِي الْحِجَّةِ ثُمَّ اَقَامَ بِمَكَّةَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ الْحَجُّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ اِنْ حَجَّ وَعَلَيْهِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ ترجمہ یحیی بن سعید روایت ہے اُنہوں نے سنا سعید بن المسیب کہتے تھے جسنے عمرہ کیا شوال یا ذیقعدہ یا ذی حجہ میں پھر مکہ میں ٹھیر رہا یہانتک کہ حج پایا تو وہ متمتع ہے اگر حج کرے اُسپر ہدی لازم ہوگی اگر ہدی نہ ملے تو تین روزے حج میں اور سات جب لوٹے رکھنا ہوگا

مَالَا يَجِبُ فِيْهِ التَّمَتُّعُ جس صورت میں آدمی متمتع نہ ہو اُسکا بیان

ف اس فائدہ کو یاد رکھنا چاہیے

ف جن صورتوں میں آدمی متمتع نہ ہو اُسکا بیان

کہا مالک نے جس شخص نے عمرہ کیا شوال یا ذیقعدہ یا ذیحجہ مین پہر لوٹ آیا اپنے ملک کو پہر حج کیا اُسی سال جاکر تو اُسپر ہدی لازم نہ ہوگی کیونکہ وہ متمتع نہین ہے بلکہ ہدی اُسی پر لازم ہے جو حج کے مہینون مین عمرہ کر کے مکہ مین ٹھیر رہے حج تک پہر حج کرے کہا مالک نے جو شخص اور ملک مین سے آکر مکہ مین رہنے لگا پہر حج کے مہینون مین عمرہ کیا بعد اُسکے حج کیا تو وہ متمتع نہ ہوگا نہ اُسپر ہدی ہے نہ روزے ہین بلکہ وہ اہل مکہ کی مانند ہے جب وہان کا رہنا اُس نے اختیار کیا کہا یحیے نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص مکہ کا باشندہ جہاد کے واسطے یا اور کسی کام کو سفر مین گیا پہر لوٹ کر مکہ مین آیا اور اُسکی نیت وہین رہنے کی ہے خواہ اُسکے گہر والے وہان ہون یا نہ ہون اور وہ عمرہ کا احرام باندہ کر حج کے مہینون مین گیا ہے پہر اُسنے بعد عمرہ کے وہین حج بہی کیا یہ امر ہے کہ اُسنے عمرہ کا احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میقات سے باندہا ہو یا اور کسی سے تو وہ متمتع ہے یا نہین امام مالک نے جواب دیا کہ وہ متمتع نہین ہے اور اُسپر ہدی یا روزے واجب نہین کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اپنی کتاب مین ذٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ **ف** یعنے یہ تمتع اُس شخص کو درست ہے جو مکہ کا رہنے والا نہو

جامع ماجاء فی العمرۃ عمرہ کی متفرق حدیثون کا بیان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ سے لیکر دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے اُن گناہون کا جو اُن دونو کے بیچ مین ہون اور حج مبرور کا کوئی بدلہ نہین ہے سوا جنت کے **ف** ابن عبد البر نے کہا حج مبرور وہ ہے جسمین ریا اور فریب و فسق و فجور اور فحش باتین نہون اور حلال مال سے کیا جاوے اور بعضون نے کہا حج مبرور حج مقبول کو کہتے ہین علامت اُسکی یہ ہے کہ بعد حج کے وہ آدمی پہلے سے بہتر ہوجاوے اور پہر گناہون مین نہ پہنسے عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ تَجَهَّزْتُ لِلْحَجِّ فَاعْتُرِضَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ كَحَجَّةٍ ترجمہ ابوبکر بن عبد الرحمن سے روایت کہتے تہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ مینے تیاری کی تہی حج کی پہر کوئی عارضہ مجہکو ہوگیا تو حج ادا نکر سکی آپ نے فرمایا رمضان مین عمرہ کرلے کیونکہ ایک عمرہ رمضان مین ایک حج کے برابر ہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ افْصِلُوا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ فَإِنَّ ذَلِكَ أَتَمُّ لِحَجِّ أَحَدِكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِهِ أَنْ يَعْتَمِرَ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض فرماتے تہے جدائی کرو حج اور عمرہ مین تاکہ حج بہی پورا ادا ہو اور عمرہ بہی پورا ادا ہو اور وہ اسطرح کہ حج کے مہینون مین نہ کرے بلکہ اور دنون مین کرے **ف** حج کے تین مہینے ہین شوال ذیقعدہ ذیحجہ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ إِذَا اعْتَمَرَ رُبَّمَا لَمْ يَحْطُطْ عَنْ رَاحِلَتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عثمان بن عفان رض جب عمرہ کرتے تو کبہی اپنے اونٹ سے نہ اُترتے یہانتک کہ لوٹ آتے مدینہ کو **ف** اسواسطے کہ اُنکے نزدیک بہی تمتع منع تہا یا یہ کہ امور خلافت کی وجہ سے مکہ مین ٹہیرنیکو مہلت

نہیقی (زرقانی) کہا مالک نے عمرہ سنت ہے اور ہمنے کسی مسلمان کو نہین دیکہا جو اُسکے ترک کی اجازت دیتا ہو ف
ابوحنیفہ رح کا بھی یہی قول ہے اور شافعی رح اور احمد رح کے نزدیک عمرہ واجب ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک کسی کو
درست نہین ہے کہ ایک سال مین کئی بار عمرہ کرے ف اور جمہور علما کا مذہب اسکے خلاف ہے وہ کہتے ہین سال مین
جتنی بار چاہے عمرہ کرے ابن عبد البر نے کہا کہ جس شخص نے عمرہ ایکسال مین کئی بار مکروہ کہا ہے اُسکی کوئی دلیل کتاب مین
اور سنت سے نہین پاتا کہا مالک نے اگر کسی شخص نے عمرہ کے احرام مین جماع کیا اپنی عورت سے تو اسپر ہدی لازم ہے
اور اُس عمرہ کی قضا واجب ہے تو جو عمرہ جماع سے فاسد ہوا ہے اُسکو پورا کر کے فورًا قضا شروع کرے اور عمرہ قضا
کا احرام وہین سے باندہے جہان سے اُس عمرہ کا احرام باندہا تہا جسکو فاسد کر دیا البتہ جس صورت مین کہ اُس عمرہ کا
احرام میقات سے پہلے باندہا تہا تو اس عمرہ کا احرام میقات سے باندہنا کافی ہے کہا مالک نے جو شخص مکہ مین داخل ہوا
عمرہ کا احرام باندہ کر اور اُسنے طواف کیا اور سعی کی صفا مروہ مین جنابت کیساتہ بے وضو پہر جماع کیا اپنی عورت سے بعد اسکے
پہر یاد آیا تو وہ غسل یا وضو کر کے دوبارہ طواف اور سعی کرے اور دوسرا عمرہ قضا کرے اور ہدی دیوے اور اگر عورت
بہی احرام باندہے تہی تو اُسکا حکم بہی مثل مرد کی ہے کہا مالک نے تنعیم سے عمرہ باندہنا افضل ہے لیکن جسکا جی چاہے
حرم سے باہر جا کر عمرہ کا احرام باندہ لیوے سب کافی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ اُس میقات سے عمرہ کا احرام باندہے جہان سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا ہے اور وہ دور ہے تنعیم سے ف جیسے جعرانہ اور حدیبیہ **نِكَاحُ الْمُحْرِمِ**
محرم کے نکاح کا بیان عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ وَرَجُلًا
مِّنَ الْاَنْصَارِ فَزَوَّجَاهُ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ
ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مولی ابو رافع اور ایک شخص انصاری کو بہیجا اُن دونو
نے نکاح کر دیا انکا میمونہ بنت حارث سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تہے قبل نکلنے کے ف تو نکاح کیا اُن سے
حالت احلال مین نہ احرام مین ترمذی اور ابو خزیمہ نے ابو رافع سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے
نکاح کیا اور وہ حلال تہی اور زفاف کیا اُنسے اور آپ حلال تہے اور مین ان دونو مین سفیر تہا ابن عبد البر نے کہا کہ حالت
احلال مین نکاح ہونے کی روایت متواتر ہے ابو رافع اور سلیمان بن یسار اور یزید بن الاصم نے ایسا ہی روایت
کیا لیکن ابن عباس نے روایت کیا کہ نکاح کیا آپنے میمونہ سے حالت احرام مین سعید بن المسیب نے کہا کہ یہ وہم ہے ابن
عباس سے اگرچہ میمونہ اُنکی خالہ تہین عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَخِيْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَرْسَلَ
اِلٰى اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ وَاَبَانُ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرُ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ اِنِّيْ قَدْ اَرَدْتُّ اَنْ اُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ
ابْنَةَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَارَدْتُّ اَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَبَانُ وَقَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ ترجمہ نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبید اللہ

ف محرم کے نکاح کا بیان

نے بھیجا انکو ابان بن عثمان کے پاس اور ابان ان دنون مین امیر تھے حاجیون کے اور دونون احرام باندہے ہوئے تھے کہلا بھیجا
کہ مین چاہتا ہون کہ نکاح کرون طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کے بیٹے سے سو تم بھی آؤ ابان نے اسپر انکار کیا اور کہا کہ سنا
مینے عثمان بن عفان رض سے انہون نے کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ نہ نکاح کرے محرم اپنا اور
نہ غیر کا اور نہ پیام بھیجے نکاح کا عَنْ اَبِیْ غَطَفَانَ بْنِ طَرِیْفِ الْمُرِّیِّ اَنَّ اَبَاہُ طَرِیْفًا تَزَوَّجَ اِمْرَأَۃً وَّھُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِکَاحَہٗ ترجمہ ابو غطفان بن طریف سے روایت ہے کہ انکے باپ طریف نے نکاح کیا ایک عورت سے
احرام مین تو باطل کردیا اسکو حضرت عمر رض نے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا
یَخْطُبُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَلَا عَلٰی غَیْرِہٖ ترجمہ نافع رض سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض کہتے تھے نہ نکاح کرے محرم اور نہ پیام
بھیجے اپنا اور نہ غیر کا عَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ وَسُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ سُئِلُوْا
عَنْ نِکَاحِ الْمُحْرِمِ فَقَالُوْا لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ سعید بن المسیب و سالم بن عبد
اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا محرم کے نکاح کا تو ان سبہون نے کہا کہ محرم نہ نکاح کرے اپنا نہ پرایا کہا مالک
نے محرم اپنی عورت سے رجعت کرسکتا ہے اگر چاہے جب وہ عورت عدت مین ہو حِجَامَۃُ الْمُحْرِمِ محرم کو پچھنے
لگانے کا بیان عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَوْقَ رَاْسِہٖ
وَھُوَ یَوْمَئِذٍ بِلَحْیِیْ جَمَلٍ مَّوْضِعٍ بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے پچھنے لگائے احرام مین اپنے سر پر لحیی جمل مین جو ایک مقام ہے مکے کے راہ مین عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لَا یَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِلَّا اَنْ یَّضْطَرَّ اِلَیْہِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْہُ ترجمہ نافع سے روایت
ہے عبد اللہ بن عمر رض کہتے تھے محرم پچھنے نہ لگاوے مگر جب لاچار ہووے کسی ضرورت سے مالک نے بھی ایسا ہی کہا مَا
یَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ اَکْلُہٗ مِنَ الصَّیْدِ جن شکار کا محرم کو کھانا درست ہے اسکا بیان ف محرم کو شکار
کرنا خشکی کا ممنوع ہے اسیطرح شکار کو بتانا یا اسکے قتل مین اعانت کرنا فرمایا اللہ جل جلالہ نے وَحُرِّمَ عَلَیْکُمْ صَیْدُ
الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا حرام ہے تمپر شکار کرنا خشکی کا جب تک تم احرام باندہے ہو اور فرمایا وَلَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ
حُرُمٌ مت مارو شکار کو جب تک تم احرام باندہے ہو لیکن دریا کا شکار درست ہے عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ
اَنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِبَعْضِ طَرِیْقِ مَکَّۃَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَّہٗ مُحْرِمِیْنَ وَھُوَ
غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی حِمَارًا وَّحْشِیًّا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِہٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَہٗ اَنْ یُّنَاوِلُوْہُ سَوْطَہٗ فَاَبَوْا عَلَیْہِ فَسَاَلَہُمْ
رُمْحَہٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَہٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَی الْحِمَارِ فَقَتَلَہٗ فَاَکَلَ مِنْہُ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاَبٰی بَعْضُہُمْ فَلَمَّا اَدْرَکُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْہُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّمَا ھِیَ طُعْمَۃٌ
اَطْعَمَکُمُوْھَا اللّٰہُ ترجمہ ابو قتادہ انصاری رض سے روایت ہے کہ وہ ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

سوا ایک راستے مین مکہ کے پیچھے رہ گئے اپنے چند ساتھیون کے ساتھ جو احرام باندھے تھے لیکن ابو قتادہ احرام نہین
باندھے تھے انہون نے ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ساتھیون سے کوڑا مانگا انہون نے انکار کیا پھر
برچھا مانگا انہون نے انکار کیا آخر انہون نے خود برچھا لیکر حملہ کیا گورخر پر اور قتل کیا اسکو اور بعض صحابہ نے وہ گوشت
کھایا اور بعضون نے انکار کیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ ایک کھانا
تھا جو کھلایا تمکو اللہ جل جلالہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو اس شکار کا گوشت کھانا درست ہے جسمین
شرکت اور اعانت نہ کی ہو ورنہ حرام ہوگا **عن** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ يَتَزَوَّدُ
صَفِيْفَ الظِّبَاءِ فِي الْاِحْرَامِ قَالَ مَالِكٌ وَالصَّفِيْفُ الْقَدِيْدُ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ زبیر بن
العوام رض ناشتہ کرتے تھے ہرن کے بھونے گوشت کا جسکو قدید کہتے ہین **ف** قدید اس گوشت کو کہتے ہین
جو نمک لگا کر دھوپ مین خشک کیا جاوے یا آگ پر (زرقانی) **عن** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ
الْوَحْشِيِّ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ اِلَّا اَنَّ فِي حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْ لَّحْمِهِ شَيْءٌ **ترجمہ** عطا بن یسار نے ابو قتادہ کی حدیث گورخر کے مارنے کی ویسا ہی روایت
کی جیسے اوپر بیان ہوئی مگر اس حدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس گوشت
مین سے کچھ تمہارے پاس باقی ہے **ف** صحیحین مین ہے کہ اسکی ران موجود تھی آپنے اسمین سے کھایا **عن** الْبَهْزِيِّ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُرِيْدُ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ اِذَا حِمَارٌ وَحْشِيٌّ
عَقِيْرٌ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ صَاحِبُهٗ فَجَاءَ
الْبَهْزِيُّ وَهُوَ صَاحِبُهٗ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاْنُكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ فَاَمَرَ
اَبَا بَكْرٍ فَقَسَمَهٗ بَيْنَ الرِّفَاقِ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْاُثَايَةِ بَيْنَ الرُّوَيْثَةِ وَالْعَرْجِ اِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ فِيْ
ظِلٍّ وَّفِيْهِ سَهْمٌ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا يَّقِفُ عِنْدَهٗ لَا يُرِيْبُهٗ اَحَدٌ مِّنَ
النَّاسِ حَتّٰى يُجَاوِزُوْهُ **ترجمہ** زید بن کعب بہزی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے مکہ کے قصد سے احرام
باندھے ہوئے جب روحا مین پہونچے (روحا ایک موضع ہے درمیان مین مکہ اور مدینہ کے) تو ایک گورخر زخمی دیکھا
تو بیان کیا یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اسکو پڑا رہنے دو اسکا مالک آجاویگا اتنے مین بہزی
آیا وہی اسکا مالک تھا وہ بولا اے رسول اللہ اس گورخر کے آپ مختار ہین آپنے ابو بکر رض کو حکم کیا انہون نے
اسکا گوشت تقسیم کیا ساتھیون کو پھر آپ آگے بڑھے جب اثابہ مین پہونچے درمیان مین رویثہ اور عرج کے
(اثابہ اور رویثہ اور عرج سب مقامون کے نام ہین) تو دیکھا کہ ایک ہرن اپنا سر جھکائے ہوئے سائے مین
کھڑے ہے اور ایک تیر اسکو لگا ہوا ہے تو کہا بہزی نے کہ فرمایا رسول اللہ

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھڑا رہے اوسکے پاس تاکہ کوئی اوسکو نہ چھیڑے یہانتک کہ لوگ آگے
بڑھ جاویں عن ابی ھریرۃ انه اقبل من البحرین حتی اذا کان بالربذۃ وجد رکبا من اھل العراق محرمین
فسالوه عن لحم صید وجدوه عند اھل الربذۃ فامرھم باکله قال ثم انی شککت فیما امرتھم به فلما قدمت
المدینة ذکرت ذلك لعمر بن الخطاب فقال ماذا امرتھم به قال امرتھم باکله فقال عمر لو امرتھم بغیر ذلك لفعلت بك یتواعده
ترجمہ ابوہریرہ جب آئے بحرین سے تو جب پہونچے ربذہ میں چند سوار ملے عراق کے احرام باندھے ہوئے تو پوچھا اونہوں نے ابوہریرہؓ سے
شکار کے گوشت کا حال جو ربذہ والوں پاس تھا ابوہریرہ نے انکو کھانے کی اجازت دی پھر کہا کہ مجھکو شک ہوا اس حکم
میں تو جب آیا میں مدینہ کو ذکر کیا میں نے عمر بن خطاب سے حضرت عمر نے پوچھا تم نے کیا حکم دیا اون کو میں نے کہا کہ میں نے حکم دیا
کھانے کا حضرت عمر نے کہا اگر تم اونکو کچھ اور حکم دیتے تو میں تمہارے ساتھ ایسا کرتا یعنی ڈرانے لگے عن سالم بن
عبد الله انه سمع ابا ھریرۃ یحدث عبد الله بن عمر انه مر به قوم محرمون بالربذۃ فاستفتوه فی لحم
صید وجدوا ناسا احلة یاکلونه فافتاھم باکله قال ثم قدمت المدینة علی عمر بن الخطاب فسالته
عن ذلك فقال بما افتیتھم قال فقلت افتیتھم باکله فقال عمر لو افتیتھم بغیر ذلك لاوجعتك ترجمہ سالم بن عبد اللہ نے
سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے تھے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ مجھکو ملے کچھ لوگ احرام باندھے ہوئے ربذہ میں تو پوچھا انہوں نے شکار
کے گوشت کو جو حلال لوگوں کے پاس ہو وہ کھاتے ہوں اوسکو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اون کو کھانے کی اجازت
دی کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب میں آیا مدینہ کو حضرت عمر پاس میں نے اون سے بیان کیا انہوں نے کہا تو نے کیا فتوے
دیا میں نے کہا میں نے فتوی دیا کھانے کا حضرت عمر نے کہا اگر تو اور کسی بات کا فتوی دیتا تو میں تجھے سزا دیتا عن کعب
الاحبار انه اقبل من الشام فی رکب محرمین حتی اذا کانوا ببعض الطریق وجدوا لحم صید فافتاھم کعب باکله
قال فلما قدموا المدینة علی عمر بن الخطاب ذکروا ذلك له قال من افتاکم بھذا قالوا کعب
قال فانی قد امرته علیکم حتی ترجعوا ثم لما کانوا ببعض طریق مکة مرت بھم رجل من جراد فافتاھم
کعب ان یاخذوه ویاکلوه قال فلما قدموا علی عمر بن الخطاب ذکروا ذلك له قال وما حملك علی ان افتیتھم
بھذا فقال ھو من صید البحر فقال وما یدریك فقال یا امیر المؤمنین والذی نفسی بیده ان ھی الا نثرة
حوت ینثره فی کل عام مرتین ترجمہ کعب الاحبار جب آئے شام سے تو چند سوار اونکے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے
رستے میں اونہوں نے شکار کا گوشت دیکھا تو کعب الاحبار نے انکو کھانے کی اجازت دی جب مدینہ میں آئے تو اونہوں نے
حضرت عمر سے بیان کیا آپ نے کہا تمہیں کس نے فتوی دیا اونہوں نے کہا کعب نے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے کعب کو تمہارا اوپر حاکم
کیا یہانتک کہ تم لوٹو پھر ایک بار مکہ کے راہ میں ٹڈیوں کا جھنڈ ملا کعب نے فتوی دیا کہ پکڑ کر کھا دیں جب یہ لوگ حضرت عمر
پاس آئے اونسے بیان کیا آپ نے کعب سے پوچھا کہ تم نے یہ فتوی کیسے دیا کعب نے کہا کہ ٹڈی دریا کا شکار ہے حضرت عمرؓ نے کہا کیونکر

کسے بولے اے امیر المومنین قسم اوس ذات کی جسکے قبضے مین میری جان ہے ٹڈی ایک مچھلی کی چھینک سے نکلتی ہے جو سال مین دو بار چھینکتی ہے **ف** ابن ماجہ نے مرفوعًا انس سے اور ابوداؤد و ترمذی نے ابوہریرہ سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے لیکن یہ روایت ضعیف ہے اسواسطے اکثر علما کے نزدیک ٹڈی کا شکار احرام مین درست نہین ہے اور جو کریگا تو کفارہ لازم ہوگا **کہا** یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ راہ مین جو گوشت شکار کا ملے محرم اوسکو خرید کرے یا نہین تو انہون نے جواب دیا کہ جو شکار حاجی کے واسطے کیا جاوے تو مین اسکو مکروہ جانتا ہون البتہ اگر محرم کے واسطے شکار نہ کیا ہو لیکن اوسکو ملجاوے تو اوسکے خریدنے مین کچھ حرج نہین ہے **کہا** مالک نے اگر کسی شخص نے احرام باندہا اور اوسکے پاس شکار کا جانور ہے جو اوس نے پکڑا ہے یا مول لیا ہے تو کچھ ضرور نہین کہ اوسکو چھوڑ دیوے بلکہ اوسکو اپنے گھر مین رکھ چھوڑے **کہا** مالک نے مچھلیون کا شکار دریا اور ندیون اور تالابون مین محرم کیواسطے حلال ہے

ما لا یجوز للمحرم اکلہ من الصید جس شکار کا محرم کو کھانا درست نہین ہے اوسکا بیان

ف جس شکار کا محرم کو کھانا درست نہین اوسکا بیان

عن الصعب بن جثامة الليثي انه اهدى لرسول الله صلى الله عليه واله وسلم حمارا وحشيا وهو بالابواء او بودان فرده عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فلما راى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما في وجهي قال انا لم نرده عليك الا انا حرم **ترجمہ** صعب بن جثامہ لیثی سے روایت ہے کہ اونہون نے تحفہ بھیجا ایک گورخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ ابوا یا ودان مین تھے (دونون مقامون کے نام ہین) آپ نے پھیر دیا صعب کہتے ہین جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرہ کا حال دیکھا (اپنے پھیر دینے کی وجہ سے مجھ کو ملال ہوا آپ نے چہرہ کا حال دیکھکر دریافت کر لیا) تو آپ نے فرمایا کہ ہمنے اسواسطے پھیر دیا کہ ہم احرام باندہے ہین **ف** اور محرم کو صید کا گوشت کھانا حرام ہے مطلقًا بعض علما کے نزدیک اور جمہور علما کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کے واسطے شکار کیا جاوے اور ابوحنیفہ کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کے حکم یا شرکت یا اعانت سے اوسکا شکار ہوا ہو (زرقانی)

عن عبد الله بن عامر بن ربيعة قال رايت عثمان بن عفان بالعرج وهو محرم في يوم صائف قد غطى وجهه بقطيفة ارجوان ثم اتي بلحم صيد فقال لاصحابه كلوا فقالوا او لا تاكل انت فقال اني لست كهيئتكم انما صيد من اجلي **ترجمہ** عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ مینے دیکھا عثمان بن عفان کو عرج مین گرمی کے روز اونہون نے ڈہانپ لیا تھا منہ اپنا سرخ مخمل سے اتنے مین شکار کا گوشت آیا تو اونہون نے اپنے ساتھیون سے کہا کھاو اونہون نے کہا آپ نہین کھاتے آپ نے فرمایا مین تمہاری مثل نہین ہون میرے واسطے تو شکار ہوا ہے **ف** کیونکہ حضرت عثمان ان دنون مین خلیفہ تھے اس اثر سے معلوم ہوا کہ جس محرم کیواسطے شکار کیا جاوے اوسکو کھانا اوسکا درست نہین لیکن اورون کو درست ہے اور بعضون کے نزدیک اور دونکو بھی درست نہین ہے

عن عروة بن الزبير عن عائشة ام المومنين انها قالت له يا ابن اختي انما هي عشر ليال فان تخلج في نفسك شيء فدعه تعني اكل لحم الصيد **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض

نے فرمایا عروہ بن الزبیر سے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے یہ دس راتین ہین احرام کی اگر تیرے جی مین شک ہو تو بالکل
چھوڑ دے شکار کا گوشت ف یعنی اگر شکار کی حلت یا حرمت مین شک ہو اس صورت مین سہل طریقہ ہے کہ کچھ بہت
دن نہین اگر چاند ذیحجہ کا دیکھتے ہی احرام باندھا ہو تو دس دن تک پرہیز کرنا کافی ہے کیونکہ دسوین تاریخ ذیحجہ کے
احرام کھلجاتا ہے اگر آٹھوین ذیحجہ سے احرام باندھے تو تین ہی روز ہین کہا مالک نے اگر کسی محرم کیواسطے شکار کیا
جاوے اور وہ اوسکو یہ جانکر کھاوے کہ میرے واسطے شکار کیا گیا ہے تو اوسپر اوسکی جزا لازم ہے کہا یحیی نے
سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص مضطر ہو جاوے اس درجہ کو کہ مردہ اوسپر حلال ہو جاوے اور وہ احرام باندھے ہو تو شکار
کر کے کھاوے یا مردہ کھاوے امام مالک نے جواب دیا کہ مردہ کھاوے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے محرم کو شکار کی رخصت نہین دی
کسی حال مین اور مردہ کھانے کی رخصت دی ہے بوقت ضرورت کے کہا مالک نے محرم نے جس شکار کو مارا یا ذبح کیا تو
اوسکا کھانا کسی کو درست نہین نہ محرم کو نہ حلال کو اسلیے کہ وہ مذبوح نہین ہوا برابر ہے کہ بھولے سے مارا ہو یا قصد
سے کسی صورت مین درست نہین کہا مالک نے مینے یہ مسئلہ بہت لوگون سے سنا ہے کہا مالک نے جو شخص شکار مار کر
کھالے تو اوسپر ایک ہی کفارہ ہوگا مثل اوس شخص کے جو شکار مارے لیکن کھاوے نہین

اَمْرُ الصَّیْدِ فِی الْحَرَمِ

حرم کے شکار کا بیان کہا مالک نے جو جانور شکار کیا جاوے حرم مین یا کتا شکاری جانور پر حرم مین چھوڑا
جاوے لیکن وہ حل مین جا کر اوسکو مارے تو وہ شکار کھانا حلال نہین ہے اور جس نے ایسا کیا اوسپر جزا لازم ہے
لیکن جو کتا حل مین شکار پر چھوڑے اور وہ اوسکو حرم مین لیجا کر مارے اوسکا کھانا درست نہین مگر جزا لازم
نہوگی الا اس صورت مین کہ اوسنے حرم کے قریب کتے کو چھوڑا ہو اس صورت مین جزا لازم ہوگی

اَلْحُکْمُ فِی الصَّیْدِ

شکار کی جزا کا بیان کہا مالک نے فرمایا
اللہ جل جلالہ نے اے ایمان والو مت مارو شکار جب تم احرام باندھے ہو اور جو کوئی تم مین سے قصدًا شکار مارے تو اوسپر جزا
ہے اوسکی مثل جانور کے حکم کرین اسکا دو پرہیزگار شخص تم مین سے وہ جانور ہدی ہو جو کعبہ مین پہونچے یا کفارہ ہو مسکینونکو
کھلانا یا اوسقدر روزے تاکہ چکھے وبال اپنے کام کا کہا مالک نے جو شخص شکار پکڑے اور وہ حلال ہو پھر احرام کیحالت
مین اسکو مارے تو وہ اوسکے مثل ہے کہ محرم شکار کو خرید کر اوسکو مارے اللہ نے منع کیا ہے اوسکے مارنے سے تو اوسپر
اوسکی جزا لازم ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو شخص احرام کیحالت مین شکار مارے گا اوسپر حکم لگایا
جاویگا جزا کا کہا مالک نے مینے بہت اچھا اس باب مین یہ سنا ہے کہ جو شخص شکار مارے تو اوس شکار کی قیمت لگادین
گے اور حساب کرینگے کہ اوسکی قیمت مین سے کتنا غلہ آتا ہے تو ہر مد ایک مسکین کو دیوے یا ہر مد کے بدلے مین ایک روزہ
رکھے اور مساکین کی شمار کو دیکھ لیوے اگر دس ہون تو دس روزے رکھے اور اگر بیس ہون تو بیس روزے رکھے
اگرچہ ساٹھ مسکینون سے بڑھ جاوین کہا مالک نے جو شخص حرم مین شکار مارے اور وہ حلال ہو تو اوسکا حکم ایسا
ہی ہے جو احرام کی حالت مین شکار مارے حرم مین

مَا یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

ف حرم کے شکار کا بیان

ف شکار کی جزا کا بیان

محرم کو کون سے جانور مارنے درست ہین عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلہن جناح الغراب والحداۃ والعقرب
والفارۃ والکلب العقور ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا پانچ جانور ہین کہ محرم کو اون کا قتل منع نہین ہے کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا اور کٹنا کتا عن
عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال خمس من الدواب من قتلہن
وھو محرم فلا جناح علیہ العقرب والفارۃ والکلب العقور والحداۃ والغراب ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہین کہ جو کوئی اون کو
احرام کی حالت مین مار ڈالے تو کچھ گناہ نہین ہے ایک بچھو دوسرے چوہا تیسرے کٹنا کتا چوتھے چیل پانچوین کوا
عن عروۃ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال خمس فواسق یقتلن فی الحل
والحرم الفارۃ والعقرب والغراب والحداۃ والکلب العقور ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ناپاک ہین قتل کیے جاوین گے حل اور حرم مین چوہا اور
بچھو اور کوا اور چیل اور کتا کٹنا عن ابن شہاب ان عمر بن الخطاب امر بقتل الحیات فی الحرم
ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم کیا سانپون کے مارنے کا حرم مین کہا
مالک نے کٹنے کتے سے جس کے مارنے کا حرم مین حکم ہوا ہے مراد یہ ہے کہ جو جانور لوگون کو کاٹے یا اون پر
حملہ کرے یا ڈراوے جیسے شیر اور چیتا اور ریچھ اور بھیڑیا اوس کو مار ڈالنا درست ہے اور وہ کٹنے کتے مین داخل
ہے البتہ جو درندے حملہ نہین کرتے جیسے بجو اور لومڑی اور بلی اور جو انکے مشابہ ہین انکو محرم نہ مارے
اگر ماریگا تو اوسپر فدیہ لازم ہوگا کہا مالک نے جو پرندے نقصان پہونچاتے ہین محرم اون کو نہ مارے مگر
جنکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نام لیا ہے کوے اور چیل کو اگر ان دونون کے سوا اور کسی پرندہ کو محرم
ماریگا تو اوسپر جزا لازم ہوگی **ما یجوز للمحرم ان یفعلہ** جو کام محرم کو درست ہین اونکا
بیان عن ربیعۃ بن عبد اللہ بن الھدیر انہ رای عمر بن الخطاب یقرد بعیرا لہ فی طین
بالسقیا وھو محرم قال مالک وانا اکرھہ ترجمہ ربیعہ بن عبد اللہ سے روایت ہے انہون نے دیکھا حضرت
عمر بن الخطاب کو جو ہین نکالتے تھے اپنے اونٹ کی اور پھینک دیتے تھے جون کو خاک مین موضع سقیا مین اور وہ احرام
باندھے ہوئے تھے مالک نے کہا مین اس کام کو مکروہ جانتا ہون ف کیونکہ ابن عمر نے اسکو مکروہ جانا اور شافعی اور ابو حنیفہ
کے نزدیک مکروہ نہین ہے وہ کہتے ہین عمر کا فعل مقدم ہے ابن عمر کے قول پر عن مرجانۃ انہا قالت سمعت
عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسئل عن المحرم یحک جسدہ فقالت نعم فلیحککہ ولیشدد قالت

محرم کو کون سے جانور مارنا درست ہین

جو کام محرم کو درست ہین اونکا بیان

عَائِشَةُ لَوْ رُبِطَتْ يَدَايَ وَلَمْ أَجِدْ إِلَّا رِجْلَيَّ لَحَكَكْتُ ترجمہ مرجانہ نے سنا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سے
انسے سوال ہوا کہ محرم اپنے بدن کو کھجاوے بولین ہان کھجاوے اور زور سے کھجاوے اور اگر میرے ہاتھ باندہ دیے
جاوین اور پاؤن سے کے قابو مین ہون تو اسی سے کھجاؤن عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ
لِشَكْوٍ كَانَ بِعَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ ایوب بن موسی سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے آئینہ مین دیکھا بسبب
کسی مرض کے جو انکے آنکھ مین تہا اور وہ احرام باندہے ہوئے تہے عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ
يَنْزِعَ الْمُحْرِمُ حَلَمَةً أَوْ قُرَادًا عَنْ بَعِيرِهِ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر مکروہ جانتے تہے اپنے اونٹ
کی جون یا کلیلہ نکالنے کو کہا مالک نے مجہو یہ قول پسند ہی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّهُ سَأَلَ
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ ظُفْرٍ لَهُ انْكَسَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ سَعِيدٌ اقْطَعْهُ ترجمہ محمد بن عبد اللہ بن ابی
مریم نے پوچھا سعید بن المسیب سے کہ میرا ایک ناخون ٹوٹ گیا ہے اور مین احرام باندہے ہون سعید نے کہا کاٹ
ڈال اسکو کہا یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ محرم کے کان مین درد ہو تو وہ اپنے کان مین روغن بان جس
مین خوشبو نہو ڈالے جواب دیا کچہ قباحت نہین ہے اگر موُنہہ مین بہی ڈالے تو کچہ حرج نہین ہے کہا مالک نے اگر
محرم اپنے پہوڑے کو چیرے یا آبلہ پہوڑے یا فصد کہولے ضرورت کیوقت تو کچہ حرج نہین ہے الْحَجُّ عَمَّنْ يُحَجُّ
عَنْهُ دوسرے کیطرف سے حج کرنے کا بیان عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ
اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ
وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فضل بن عباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
ساتہ سوار تہے اتنے مین ایک عورت آئی خثعم سے (خثعم ایک قبیلہ کا نام ہے) مسئلہ پوچہتے تہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فضل اوس عورت کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کیطرف دیکھنے لگی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ اور طرف پہیرنے لگے اوس عورت نے کہا یا رسول اللہ حج اللہ کا فرض ہوا میرے باپ
پر ایسے وقت مین کہ میرا باپ بڈہا ہے اونٹ پر بیٹہہ نہین سکتا کیا مین اوسکی طرف سے حج کرون فرمایا آپنے ہان
اور یہہ قصہ حجۃ الوداع مین ہوا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص زندگی مین عاجز ہو جاوے حج سے تو اوسکی
طرف سے حج کرنا درست ہے اور میت کی طرف سے بالاتفاق درست ہی مَا جَاءَ فِيمَنْ أُحْصِرَ بِعَدُوٍّ احصار کا بیان
ف احصار کہتے ہین آدمی کے روکے جانیکو حج یا عمرہ سے کسی دشمن کی وجہ سی بعد احرام کے کہا مالک نے جس شخص کو احصار ہوا
دشمن کے باعث سے اور وہ اسکی وجہ سی بیت اللہ تک نجاسکا تو وہ احرام کہولڈالے اور اپنی ہدی کو نحر کرے اور سر منڈاوے

حبان پر اوسکو احصار ہوا ہے اور قضا اوسپر نہین ہے **ف** یہی مذہب ہے شافعی اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک قضا ہے عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حل ھو واصحابہ بالحدیبیۃ فنحروا الھدی وحلقوا رؤسھم وحلوا من کل شیء قبل ان یطوفوا بالبیت وقبل ان یصل الیہ الھدی ثم لم نعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر احدا من اصحابہ ولا ممن کان معہ ان یقضوا شیئا ولا یعودوا لشیء **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے صحابہ نے جب روکا انکو کفار نے تو احرام کھولڈالا حدیبیہ مین اور نحر کیا ہدی کا اور سر منڈائے اور حلال ہوگئے ہر شے سے قبل طواف خانہ کعبہ اور قبل پہونچ جانے ہدی کے بیت اللہ کو پھر ہم نہین جانتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہو کسی کو اپنے اصحاب اور ساتھیون مین سے دوبارہ قضا یا اعادہ کرنے کا عن عبد اللہ بن عمر انہ قال حین خرج الی مکۃ معتمرا فی الفتنۃ ان صددت عن البیت صنعنا کما صنعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھل بعمرۃ من اجل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان اھل بعمرۃ عام الحدیبیۃ ثم ان عبد اللہ بن عمر نظر فی امرہ فقال ما امرھما الا واحد فالتفت الی اصحابہ فقال ما امرھما الا واحد اشھدکم انی قد اوجبت الحج مع العمرۃ ثم نفذ حتی جاء البیت فطاف طوافا واحدا ورای ذلک مجزیا عنہ واھدی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر جب نکلے مکہ کی طرف عمرہ کی نیت سے جب سال فساد پیش تھا یعنے حجاج بن یوسف لڑنیکو آیا تھا عبد اللہ بن الزبیر سے جو حاکم تھے مکہ کے تو کہا اگر مین روکا جاونگا بیت اللہ جانے سے تو کرون گا جیسا کیا تھا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب روکا تھا آپ کو کفار نے تو عبد اللہ بن عمر نے احرام باندھا تھا عمرہ کا اس خیال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال مین احرام باندھا تھا عمرہ کا پھر عبد اللہ بن عمر نے سوچا تو یہ کہا کہ عمرہ اور حج دونون کا حکم احصار کے حالت مین یکسان ہی متوجہ ہوے اپنے ساتھیون کی طرف اور کہا کہ حج اور عمرہ کا حال یکسان ہے مینے تم کو گواہ کیا کہ مینے اپنے اوپر حج بھی واجب کرلیا عمرہ کے ساتھ پھر چلے گئے عبد اللہ یہانتک کہ آئے بیت اللہ مین اور ایک طواف کیا اور اسکو کافی سمجھا اور نحر کیا ہدی کو **ف** قران مین شافعی اور مالک کے نزدیک ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک دو طواف اور دو سعی درکار ہین کہا مالک نے ہمارے نزدیک جسکو دشمن کی وجہ سے حصار ہوا اوسکا یہی حکم ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے صحابہ نے کیا کہا مالک نے جو سوا دشمن کے اور کسی وجہ سے رک جاوے وہ حلال نہ ہوگا بدون بیت اللہ جانے ہوے **ف** شافعی اور احمد اور اسحاق اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مرض وغیرہ موانع سے بھی احصار ہوتا ہے **ما جاء فیمن احصر بغیر عدو** جو شخص سوا دشمن کے اور کسی سبب سے رک جاوے اوسکا بیان عن عبد اللہ بن عمر انہ قال

الْمُحْصَرُ بِمَرَضٍ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَيَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَإِنِ اضْطُرَّ إِلَى لُبْسِ شَيْءٍ مِنَ الثِّيَابِ الَّتِي لَا بُدَّ لَهُ مِنْهَا أَوِ الدَّوَاءِ صَنَعَ ذَلِكَ وَافْتَدَى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا جو شخص بیماری کی وجہ سے رک جاوے تو وہ حلال نہ ہوگا یہانتک کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا اور مروہ کے بیچ مین اگر ضرورت ہو کسی کپڑے کی پہننے کے یا دوا کی (جو احرام کی حالت مین منع ہے) تو اوسکا استعمال کرے اور جزا دیوے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ الْمُحْرِمُ لَا يُحِلُّهُ إِلَّا الْبَيْتُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ نے فرمایا کہ محرم حلال نہین ہوتا بغیر خانہ کعبہ پہنچے ہوئے **عَنْ** أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ كَانَ قَدِيمًا أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ كُسِرَتْ فَخِذِي فَأَرْسَلْتُ إِلَى مَكَّةَ وَبِهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَالنَّاسُ فَلَمْ يُرَخِّصْ لِي أَحَدٌ أَنْ أَحِلَّ فَأَقَمْتُ عَلَى ذَلِكَ الْمَاءِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ حَتَّى حَلَلْتُ بِعُمْرَةٍ **ترجمہ** ایوب بن ابی تمیمہ سے روایت ہے انہون نے سنا ایک شخص سے جو بصرہ کا رہنے والا پرانا آدمی تھا (نام اوسکا ابو قلابہ عبد اللہ بن زید ہے) اوس نے کہا کہ مین چلا مکہ کو رستے مین میرا کولہ ٹوٹ گیا تو مینے مکہ مین کسی کو بھیجا وہان عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور اور لوگ بھی تھے اون مین سے کسی نے مجھ کو اجازت ندی احرام کھولڈالنے کے یہانتک کہ مین وہین پڑا رہا سات مہینے تک جب اچھا ہوا تو عمرہ کر کے احرام کھولا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حُبِسَ دُونَ الْبَيْتِ بِمَرَضٍ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا جو شخص خانہ کعبہ نہ جا سکے بیماری کی وجہ سے تو اسکا احرام نہ کہلے گا یہانتک کہ طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی کرے صفا اور مروہ کے بیچ مین **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ حُزَابَةَ الْمَخْزُومِيَّ صُرِعَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَأَلَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ فَوَجَدَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَذَكَرَ لَهُمُ الَّذِي عَرَضَ لَهُ فَكُلُّهُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَتَدَاوَى بِمَا لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ وَيَفْتَدِيَ فَإِذَا صَحَّ اعْتَمَرَ فَحَلَّ مِنْ إِحْرَامِهِ ثُمَّ عَلَيْهِ حَجُّ قَابِلٍ وَيُهْدِي مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ سعید بن حزابہ مخزومی گر پڑے مکہ کو آتے ہوئے راہ مین اور وہ احرام باندہے ہوئے تھے تو جہان پانی دیکھکر ٹھیرے تھے وہان پوچھا تو عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن الزبیر اور مروان بن الحکم ملے انسے بیان کیا اس عارضے کو اون سبھون نے کہا جیسے ضرورت ہو ویسے دوا کر اور فدیہ دے جب اچھا ہو تو عمرہ کر کے احرام کھولے پہر سال آیندہ حج کر اور موافق طاقت کے ہدی دے کہا مالک نے ہمارے نزدیک ایسا ہی حکم ہے جو رکجاوے کسی وجہ سے سوا دشمن کے کہا مالک نے حضرت عمر بن الخطابؓ نے حکم کیا ابو ایوب انصاری اور ہبار بن الاسود کو جب انکا حج فوت ہوگیا اور وہ دسوین تاریخ آئے کہ عمرہ کر کے احرام کھولڈالین اور چلے آوین پہر سال آیندہ

حج کرین اور ہدی بہیجین اگر ہدی میسر ہو تو تین روزے حج مین اور سات روزے بعد اوسکے رکہین جب اپنے گہر مین آوین کہا مالک نے جو شخص حج سے رک جاوے بعد احرام کے مرض کی وجہ سے یا اور کسی باعث سے مثلاً تاریخ کے شمار مین غلطی ہوجاوے یا چاند معلوم نہ ہو تو اوسکا حکم مثل محصر کے ہے **ف** یعنے جسکو احصار ہوا ہو حج سے عمرہ کرکے احرام کہولڈالے اور ہدی دیوے کہا یحیی نے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص مکہ کے رہنیوالا اوسنے احرام باندہا حج کا پہر اوسکا پاؤن ٹوٹ گیا یا پیٹ چلنے لگا یا عورت کو درد زہ شروع ہوا تو جواب دیا کہ اسکا حکم محصر کا سا ہے جیسے باہر والون کا حکم ہے جب انکو احصار ہو کہا مالک نے ایک شخص مکہ کو آیا عمرہ کا احرام باندہکر حج کے مہینون مین اور عمرہ ادا کرکے پہر حج کا احرام باندہا مکہ سے بعد اوسکے اوسکا پاؤن ٹوٹ گیا یا کوئی اور صدمہ ایسا پہونچا جسکی وجہ سے وہ عرفات مین نہ جاسکا تو وہ ٹہرا رہے جب تندرست ہو اوسوقت حرم کے باہر جاکر لوٹ آوے مکہ کو اور طواف اور سعی کرکے احرام کہولڈالے پہر سال آئندہ حج کرے اور ہدی دیوے کہا مالک نے جو شخص احرام باندہے حج کا مکہ سے پہر طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا اور مروہ کی بیچ مین بعد اوسکے بیمار ہوجاوے اور لوگون کے ساتھ عرفات پر جانہ سکے تو جب فوت ہوجاوے حرم کے باہر اگر ہوسکے نکلکر عمرہ کا احرام باندہکر مکہ مین آوے اور طواف اور سعی کرکے احرام کہول ڈالے کیونکہ پہلا طواف اور سعی عمرہ کا نہ تہا پہر سال آئندہ حج کرے اور ہدی دیوے کہا مالک نے اگر وہ شخص مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور کسی مرض کی وجہ سے حج نکرسکے اور طواف اور سعی کرچکا ہو تو عمرہ کرکے احرام کہول ڈالے لیکن عمرہ کے لیے دوبارہ طواف اور سعی کرے اسواسطے کہ پہلا طواف اور سعی عمرہ سے متعلق نہ تہا بلکہ حج کی نیت سے تہا اب سال آئندہ حج کرے اور ہدی دیوے **باب ما جاء فی بناء الکعبۃ** کعبے بنانے کا حال **عن عائشۃ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الم تری ان قومک حین بنوا الکعبۃ اقتصروا عن قواعد ابراھیم قالت فقلت یا رسول اللہ افلا تردھا علی قواعد ابراھیم قال لولا حدثان قومک بالکفر لفعلت قال فقال عبد اللہ ابن عمر لئن کانت عائشۃ سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک استلام الرکنین اللذین یلیان الحجر الا ان البیت لم یتمم علی قواعد ابراھیم **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیری قوم نے جب بنایا کعبہ کو تو ابراہیم علیہ السلام نے جیسا بنایا تہا اوس مین کمی کی حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ ابراہیم علیہ السلام نے جیسا بنایا تہا ویسا کیون نہین بنادیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کا کفر قریب ہوتا تو مین بناتا **ف** یعنے ابہی تہوڑا زمانہ گذرا کہ قریش کافر تہے اسلام انکا قدیم نہین ہے اسوجہ سے احتمال ہے کہ مین کعبہ کو درست کرنے کے واسطے توڑون اور وہ اور کچہ سمجہین **ف** کہا عبد اللہ بن عمر نے کہا اسوجہ سے

باب ما جاء فی بناء الکعبۃ

شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن شامی اور عراقی کا جو حطیم کے متصل ہین استلام نہ کیا کیونکہ خانہ کعبہ ابرہیم
علیہ السلام کے بنا پر نہ تہا **ف** ابرہیم علیہ السلام کیوقت مین حطیم کعبہ مین داخل تہا اب حطیم کعبہ سے خارج ہے لیکن طواف مین شریک ہے
ہے تو جسقدر دیوار کعبہ کی حطیم سے متصل ہے وہ درحقیقت اپنی اصلے مقام پر نہین ہے اور دونون کونے اوس
کے یعنے رکن شامی اور عراقی اپنے مقام پر نہین ہین اسواسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا
استلام (یعنے ہاتہہ سے چہونا یا بوسہ دینا) نہ کیا اور رکن یمانی اور حجر اسود جو اصلی مقام پر ہین انکا استلام
کرتے رہے کعبہ کی اصل صورت یہ ہے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ
الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ مَا اُبَالِيْ اَصَلَّيْتُ فِي الْحِجْرِ اَمْ فِي الْبَيْتِ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت ام
المومنین عائشہ نے فرمایا مجہے کچہ فرق نہین معلوم ہوتا اس مین کہ نماز پڑہون کعبہ کے اندر یا حطیم مین **ف**
کیونکہ حطیم بہی درحقیقت کعبہ مین داخل ہے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ بَعْضَ عُلَمَائِنَا يَقُوْلُ
مَا حُجِرَ الْحِجْرُ وَطَافَ النَّاسُ مِنْ وَرَائِهِ اِلَّا اِرَادَةَ اَنْ يَسْتَوْعِبَ النَّاسُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ كُلِّهِ
ترجمہ ابن شہاب نے بعض علماء سے سنا کہتے تہے حطیم کے گرد دیوار اوٹہائی اور طواف مین اوسکو شریک
کیا اسواسطے کہ پورے خانہ کعبہ کا طواف ہوجاوے اَلرَّمَلُ فِي الطَّوَافِ طواف مین رمل کا
بیان **ف** رمل کہتے ہین ذرا جلدی جلدی مونڈہے ہلاتے ہوئے چلنے کو مشرکین مکہ نے مسلمانون
کو کہا کہ مدینہ کے بخار نے انکو سست کر دیا اسواسطے آپنے اس طرح طواف کا حکم دیا تاکہ اون کی چالاکی
اور مستعدی اور چستی اور بہادری معلوم ہو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ
سے روایت ہے اونہون نے کہا دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رمل کی آپنے حجر اسود سے
حجر اسود تک تین پہیرون مین کہا مالک نے ہمارے شہر کے علما کا عمل اسی پر ہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَيَمْشِيْ اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ **ترجمہ**
نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رمل کرتے تہے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پہیرون مین اور باقی چار
پہیرون مین معمولی چال سے چلتے تہے عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ يَسْعٰى
الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنْتَ تُحْيِيْ بَعْدَ مَا اَمَتَّنَا يَخْفِضُ صَوْتَهُ بِذٰلِكَ
ترجمہ عروہ بن الزبیر جب طواف کرتے خانہ کعبہ کا تو دوڑ کر چلتے تین پہیرون مین اور آہستہ سے کہتے ای اللہ
تیرے کوئی سچا معبود نہین اور تو جلاویگا ہمکو بعد مرنے کے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ الزُّبَيْرِ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَ ثُمَّ رَاَيْتُهُ يَسْعٰى حَوْلَ الْبَيْتِ الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ **ترجمہ**

عروہ بن الزبیر نے دیکھا عبداللہ بن الزبیر کو انہوں نے احرام باندہا عمرہ کا تنعیم سے پھر دیکھا کہ وہ دوڑ کر چلتے ہین
پہلے تین پھیرون مین گرد خانہ کعبہ کے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا اَحْرَمَ مِنْ مَکَّۃَ لَمْ
یَطُفْ بِالْبَیْتِ وَلَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ حَتّٰی یَرْجِعَ مِنْ مِنًی وَکَانَ لَا یَرْمُلُ اِذَا طَافَ حَوْلَ الْبَیْتِ
اِذَا اَحْرَمَ مِنْ مَکَّۃَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب احرام باندہتے مکہ سے تو طواف نکرتے
بیت اللہ کا اور نہ سعی کرتے صفا مروہ کی درمیان مین یہانتک کہ لوٹتے منا سے اور نہ رمل کرتے ✣

اَلْاِسْتِلَامُ فِی الطَّوَافِ طواف مین استلام کرنیکا بیان **ف** استلام کہتے ہین کسی چیز کے
چہونے یا بوسہ دینے کو **عَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَضٰی طَوَافَہٗ
بِالْبَیْتِ وَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ وَاَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ اِلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اِسْتَلَمَ الرُّکْنَ الْاَسْوَدَ قَبْلَ اَنْ یَّخْرُجَ
ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب طواف سے فارغ ہوکر دوگانہ طواف پڑہ چکتے
اور صفا مروہ کو نکلنے کا ارادہ کرتے حجر اسود کو چوم لیتے قبل نکلنے کے **عَنْ** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ کَیْفَ صَنَعْتَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ فِیْ
اِسْتِلَامِ الرُّکْنِ الْاَسْوَدِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اِسْتَلَمْتُ وَتَرَکْتُ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَصَبْتَ **ترجمہ**
عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمان بن عوف سے کس طرح تمنے
چوما حجر اسود کو عبدالرحمان نے کہا کبہی مینے چوما اور کبہی ترک کیا آپنے فرمایا ٹہیک کیا تمنے **ف** کیونکہ
حکم یہی ہے کہ جب حجر اسود پاس لگے اوسکو چہولیوے یا بوسہ دیوے اگر زحمہ نہ ہو ورنہ صرف اوسکی طرف
منہ کرکے اللہ اکبر کہے اور چلا جاوے **عَنْ** ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ اَنَّ اَبَاہُ کَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ
اِسْتَلَمَ الْاَرْکَانَ کُلَّھَا وَکَانَ لَا یَدَعُ الْیَمَانِیَ اِلَّا اَنْ یُّغْلَبَ عَلَیْہِ **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت
ہے کہ اونکے باپ عروہ بن الزبیر جب طواف کرتے خانہ کعبہ کا تو سب رکنون کا استلام کرتے خصوصاً رکن
یمانی کو ہرگز نہ چہوڑتے مگر جب مجبور ہوجاتے **ف** یہ فعل جمہور علماء کے خلاف ہے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے بہی صرف رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام ثابت ہے **تَقْبِیْلُ الرُّکْنِ الْاَسْوَدِ**
فِی الْاِسْتِلَامِ حجر اسود کی استلام کے وقت اوسکو چومنے کا بیان **عَنْ** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عُمَرَ
ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَھُوَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ لِلرُّکْنِ الْاَسْوَدِ اِنَّمَا اَنْتَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَکَ مَا قَبَّلْتُکَ ثُمَّ قَبَّلَہٗ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن
الخطاب نے فرمایا جب وہ طواف کر رہے تہے خانہ کعبہ کا حجر اسود کو کہ تو ایک پتہر ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان
اور اگر مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تجہے چومتے نہ دیکہا ہوتا تو مین نہ چومتا تجہکو پہر چوما حجر اسود کو **ف**

یہ قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسواسطے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کا قریب گذرا تھا شرک کے خیالات عام لوگون
کے دلون سے بالکل محو نہین ہوئے تھے پتھر چومنے سے شاید یہ کوئی خیال کرتا کہ دین اسلام مین بھی کوئی
پتھر قابل تعظیم یا عبادت کے یا اس قابل ہے کہ اس سے امید نفع اور نقصان کی ہے حضرت عمر نے علی الاعلان
موسم حج مین اسکو بیان کر دیا کہ یہ خیال بالکل لغو ہے اس پتھر کا چومنا محض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی
ہے ورنہ یہ پتھر ہمارا کچھ نفع نقصان نہین کر سکتا پھر جب حجر اسود کا یہ حال ہوا جسکے فضائل احادیث صحیحہ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بوسہ اور استلام سے ثابت ہین تو اور بزرگون کی قبرون یا درگاہون یا آثار
کا کیا درجہ ہوگا کہا مالک نے بعض اہل علم سے مین نے سُنا کہ جب رکن یمانی سے ہاتھ لگا کر اوٹھاوے
تو ہاتھ منہ پر رکھ لے مگر اوسکو چومے نہین **ف** مگر شافعی کے نزدیک اوسکو چوم لیوے **رَكْعَتَا الطَّوَافِ**
دوگانہ طواف کا بیان **عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ السَّبْعَيْنِ لَا يُصَلِّيْ بَيْنَهُمَا وَ
لٰكِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ كُلِّ سَبْعٍ رَكْعَتَيْنِ فَرُبَّمَا صَلّٰى عِنْدَ الْمَقَامِ اَوْ عِنْدَ غَيْرِهٖ** **ترجمہ**
عروۃ بن الزبیر دو طواف ایک ساتھ نکرتے تھے اسطرح پر کہ اون دونون کے بیچ مین دوگانہ طواف ادا
نکرین بلکہ ہر سات پھیرون کے بعد دو رکعتین پڑھتے تھے مقام ابرہیم پاس یا اور کسی جگہہ کہا یحیے نے
سوال ہوا امام مالک سے کہ اگر کوئی شخص آسان سمجھکر دو یا تین طواف کرے سبکی بعد دوگانے ادا کرے
تو یہ درست ہے جواب دیا کہ نہین ہر سات پھیرون کے بعد اوسکا دوگانہ ادا کرے کہا مالک نے ایک شخص
نے طواف شروع کیا سو بھولگیا یہانتک کہ آٹھ یا نو پھیرے کیے تو جب اوسکو علم ہوا طواف چھوڑ دے
پھر دو رکعتین پڑہے اور جو زیادہ ہوگیا اوسکا اعتبار نکرے اور یہ نکرے کہ دوسرا طواف بھی پورا کر کے دونو
طوافون کے دوگانے ایک ساتھ ادا کرے کیونکہ سنت یہ ہے کہ ہر طواف کا دوگانہ اوسکے بعد ادا
ہو کہا مالک نے جو شخص طواف کر کے دوگانہ ادا کر لے پھر اوسکو شک ہو کہ سات پھیرے پورے نہ ہوے تھے
تو وہ سات پورے کرے اور دوگانہ دوبارہ پڑہے اسلیے کہ دوگانہ جب ادا کرنا چاہیے کہ سات پھیرے
پورے ہو جاوین کہا مالک نے جس شخص کا وضو طواف یا سعی کرتے مین ٹوٹ جاوے تو وہ وضو کر کے اور نئے
سرے سے طواف شروع کرے اور سعی کی جسقدر پھیرے باقی تہے وہ ادا کرے کیونکہ سعی وضو ٹوٹ جانے سے باطل
نہین ہوتی مگر جب سعی شروع کرے تو باوضو ہونا چاہیے **اَلصَّلٰوةُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ فِي
الطَّوَافِ** دوگانہ طواف کا ادا کرنا بعد نماز صبح یا نماز عصر کے **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ
اَنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضٰى عُمَرُ طَوَافَهٗ نَظَرَ فَلَمْ يَرَ الشَّمْسَ فَرَكِبَ
حَتّٰى اَنَاخَ بِذِيْ طُوًى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ** **ترجمہ** عبدالرحمان بن عبدالقاری نے طواف کیا خانہ کعبہ کا حضرت

عمر بن الخطاب کے ساتھ بعد نماز فجر کے تو جب حضرت عمر طواف کر چکے دیکھا تو آفتاب نہ پایا پس سوار ہوئے یہانتک کہ بٹھایا اونٹ ذی طوی میں وہان دوگانہ طواف ادا کیا عن ابی الزبیر المکی انہ قال رایت عبد اللہ ابن عباس یطوف بعد صلوۃ العصر ثم یدخل فی حجرتہ فلا ادری ما یصنع ترجمہ ابو الزبیر مکی سے روایت ہے کہ دیکھا مینے عبد اللہ بن عباس کو طواف کرتے تہے بعد نماز عصر کے پہر جاتے تہے اپنے حجرہ مین پہر معلوم نہین وہان کیا کرتے تہے ف یعنے دوگانہ طواف پڑہتے تہے یا انتظار کرتے تہے آفتاب ڈوب جانے کا لیکن سفیان کی روایت مین ہے کہ دوگانہ طواف کرتے تہے عن ابی الزبیر المکی انہ قال لقد رایت البیت یخلو بعد صلوۃ الصبح وبعد صلوۃ العصر ما یطوف بہ احد ترجمہ ابو الزبیر مکی سے روایت ہے کہ مینے دیکھا خانہ کعبہ کو خالی ہوجاتا طواف کرنیوالون سے بعد نماز صبح اور بعد نماز عصر کے کوئی طواف نکرتا ف اس خیال سے کہ طواف کے بعد دوگانہ ادا کرنا ہوگا اور بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر کے غروب آفتاب تک سجدہ کرنا منع ہے محمد بن الحسن نے کہا کچہ قباحت نہین ان نمازون کے بعد طواف کرے لیکن دوگانہ نہ پڑہے جب آفتاب نکل آوے یا ڈوب جاوے اسوقت پڑہ لیوے اور شافعی کے نزدیک دوگانہ طواف ان وقتون مین پڑہنا درست ہے کہا مالک نے جس شخص نے طواف شروع کیا پہر تکبیر ہوئی نماز صبح یا عصر کی تو وہ نماز پڑہے امام کے ساتھ بعد نماز کے طواف پورا کرلیوے لیکن دوگانہ ادا نکرے یہانتک کہ آفتاب نکل آوے یا ڈوب جاوے اور اگر بعد نماز مغرب کے پڑہے تو بہی کچہ قباحت نہین ہے کہا مالک نے اگر کوئی شخص ایک طواف کرے بعد نماز فجر یا عصر کے اور دوگانہ کی تاخیر کرے یہانتک کہ آفتاب نکل آوے جیسا حضرت عمر نے کیا یا آفتاب ڈوبجاوے تو کچہ قباحت نہین ہر اب دوگانہ طواف آفتاب ڈوبے تب ہی پڑہ لیوے یا بعد نماز مغرب کے پڑہے

وداع البیت خانہ کعبہ سے رخصت ہونیکا بیان عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب قال لا یصدرن احد من الحاج حتی یطوف بالبیت فان اخر النسک الطواف بالبیت ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے فرمایا کوئی حاجی مکہ سے نہ لوٹے یہانتک کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کیونکہ آخری عبادت یہی طواف کرنا خانہ کعبہ کا ہے ف اس طواف کو طواف الوداع کہتے ہین جب مکہ سے مراجعت کا قصد ہو تو یہ طواف رخصت کے وقت کرتے ہین کہا مالک نے یہ جو حضرت عمر نے فرمایا کہ آخری عبادت طواف ہے خانہ کعبہ کا اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جو شخص تعظیم کرے اللہ جل جلالہ کی نشانیون کی تو یہ دلون کے خوف کے وجہ سے ہے پہر فرماتا ہے کہ بازگشت انکی خانہ کعبہ کیطرف ہے تو تمام ارکان اور عبادات حج کی انتہا خانہ کعبہ پر ہے عن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب رد رجلا من مر الظہران لم یکن ودع البیت حتی ودع البیت ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے ایک شخص کو مر الظہران سے (ایک موضع ہے مکہ سے اٹہارہ میل کے فاصلہ پر) سے پہیر دیا اسواسطے

(خانہ کعبہ سے رخصت ہونیکا بیان)

کہ اوس نے طواف الوداع نہیں کیا تہا **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَفَاضَ فَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّهٗ فَاِنَّهٗ اِنْ لَمْ يَكُنْ حَبَسَهٗ شَيْءٌ فَهُوَ حَقِيْقٌ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَاِنْ حَبَسَهٗ شَيْءٌ اَوْ عَرَضَ لَهٗ فَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّهٗ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نے کہا کہ جس شخص نے طواف الافاضہ (طواف الزیارۃ) ادا کیا اسکا حج اللہ نے پورا کر دیا اب اگر اوسکو کوئی امر مانع نہیں آیا تو چاہیے کہ رخصت کی وقت طواف الوداع کرے اور اگر کوئی مانع یا عارضہ درپیش ہوا تو حج تو پورا ہو چکا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ طواف الوداع واجب نہیں ہے لیکن حضرت عمرکے پہیر دینے سے اوس شخص کو جس نے یہ طواف نہیں کیا تہا وجوب معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم کہا مالک نے اگر کسی شخص کو یہ مسئلہ طواف الوداع کا معلوم نہ تہا اور وہ بدون طواف الوداع کیے ہوئے مکہ سے چلا گیا تو اوسپر لوٹ آنا لازم نہیں مگر جس صورت میں کہ قریب ہی سے لوٹ آوے اور طواف کرے بشرطیکہ طواف الزیارۃ کر چکا ہو **ف** کیونکہ طواف الزیارۃ فرض ہے

جَامِعُ الطَّوَافِ طواف کے مختلف مسائل کا بیان

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ يُصَلِّيْ اِلٰى جَانِبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ **ترجمہ** حضرت ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ مینے شکایت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے بیماری کی سو آپنے فرمایا مردوں کے پیچہے سوار ہو کر تو طواف کر لے ام سلمہ نے کہا کہ مین نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت نماز پڑہ رہے تہے ایک گوشے کی طرف خانہ کعبہ کے اور آپ پڑہ رہے تہے سورہ والطور وکتاب مسطور **عَنْ** اَبِيْ مَاعِزٍ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْتَفْتِيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَقْبَلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ هَرَقْتُ الدِّمَاءَ فَرَجَعْتُ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّيْ ثُمَّ اَقْبَلْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ هَرَقْتُ الدِّمَاءَ فَرَجَعْتُ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّيْ ثُمَّ اَقْبَلْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ هَرَقْتُ الدِّمَاءَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِنَّمَا ذٰلِكِ رَكْضَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ اسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ ثُمَّ طُوْفِيْ **ترجمہ** ابوماعز اسلمی سے روایت ہے کہ وہ بیٹہے تہے عبد اللہ بن عمر کے ساتہ اتنے مین ایک عورت آئی مسئلہ پوچہنے اون سے تو کہا اس عورت نے کہ مینے قصد کیا خانہ کعبہ کے طواف کا جب مسجد کے دروازے پر آئی تب مجہے خون آنے لگا سو مین چلی گئی جب خون موقوف ہوا تو پہر آئی جب مسجد کے دروازے پر پہونچی خون آنے لگا تو مین چلی گئی جب خون موقوف ہوا پہر آئی جب مسجد کے دروازے پر پہونچی خون آنے لگا عبد اللہ بن عمر نے کہا یہ ایک لات ہے شیطان کی تو غسل کر پہر کپڑے سے شرمگاہ کو باندہ اور طواف کر **ف** عبد اللہ بن عمر نے اوسکو حیض کا خون نہ سمجہا اسواسطے کہ وہ متواتر ایکسان آیا کرتا ہے تہے نہیں ہوتا کہ موقوف ہو پہر شروع ہو پہر موقوف ہو پہر شروع ہو یا وہ عورت ایسی تہی جسکو حیض نہیں آتا یا اوسکو حیض آچکا تہا اور غسل کا حکم استحبابا

ہے واسطے طواف کے کیونکہ مستحاضہ کو نماز اور طواف وغیرہ کے لیے وضو کافی ہے عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَانَ اِذَا دَخَلَ مَكَّةَ مُرَاهِقًا خَرَجَ اِلَى عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَعْدَ اَنْ يَرْجِعَ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ سعد بن ابی وقاص جب مکہ میں آتے اور نویں تاریخ قریب ہوتی تو عرفات کو چلے جاتے قبل طواف اور سعی کے پھر جب وہاں سے پلٹتے تو طواف اور سعی کرتے **ف** جب مکہ میں پہونچے اور مہلت ہو تو افضل یہ ہے کہ طواف قدوم ادا کرے پھر عرفات کو جاوے اور جو مہلت نہ ہو تو سیدھا عرفات چلا جاوے اس واسطے کہ طواف قدوم سنت ہے اور وقوف عرفہ فرض ہے کہا مالک نے یہ امر واسع ہے اور سوال ہوا مالک سے کہ طواف واجب کرنے میں کسی سے باتیں کرنیکو ٹھہر جانا درست ہے تو جواب دیا کہ میں اسکو پسند نہیں کرتا **ف** کیونکہ روایت کیا اصحاب سنن اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابن عباس سے موقوفاً اور مرفوعاً طواف خانہ کعبہ کا نماز ہے مگر اللہ پاک نے اسمیں کلام مباح کیا ہے تو جو کوئی کلام کرے سو بہتر کلام کرے کہا مالک نے کوئی طواف نکرے خانہ کعبہ کا اور نہ سعی صفا مروہ کی درمیان میں مگر باوضو **ف** مگر طواف میں طہارت واجب ہے اور سعی میں مستحب

اَلْبَدْءُ بِالصَّفَا فِي السَّعْيِ

سعی صفا سے شروع کرنے کا بیان عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّفَا وَهُوَ يَقُوْلُ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ جب نکلے مسجد الحرام سے صفا کی طرف شروع کرتے ہیں ہم اس سے جس سے شروع کیا اللہ جل جلالہ نے تو شروع کی سعی آپنے صفا سے **ف** یعنی اللہ جل جلالہ نے فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ صفا اور مروہ دونو اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو پہلے صفا کو ذکر کیا بعد اوسکے مروہ کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سعی صفا سے پہلے شروع کی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلٰثًا وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُوْ وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے جب کھڑے ہوتے صفا پر تین بار اللہ اکبر کہتے اور فرماتے نہیں ہے کوئی معبود سچا سوا اللہ پاک کے کوئی اسکا شریک نہیں ہے اوسی کی سلطنت ہے اور اسیکو تعریف ہے وہ ہر شے پر قادر ہے تین بار اوسکو کہتے تھے اور دعا مانگتے تھے پھر مروہ پر بھی پکر ایسا ہی کرتے تھے عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ عَلَى الصَّفَا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَهُ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ **ترجمہ** نافع نے سنا عبد اللہ بن عمر سے وہ صفا پر دعا مانگتے تھے اے پروردگار تو نے فرمایا کہ دعا کرو میں قبول کرونگا اور تو وعدہ خلاف نہیں کرتا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسے تو نے مجھ کو

(حاشیہ) سعی صفا سے شروع کرنے کا بیان

اسلام کی راہ دکھائی سو مرتے دم تک اسلام کو مجھ سے نہ چھوڑا ایسو یہا تک کہ مین مرون مسلمان ہو کر **جامع السعی**
سعی کی مختلف احادیث کا بیان **عن** عروۃ بن الزبیر انہ قال قلت لعائشۃ ام المؤمنین وانا یومئذ حدیث
السن ارأیت قول اللہ تبارک وتعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح
علیہ ان یطوف بہما فما علی الرجل شیٔ ان لا یطوف بہما قالت عائشۃ کلا لو کان کما تقول لکانت فلا
جناح علیہ ان لا یطوف بہما انما انزلت ہذہ الآیۃ فی الانصار کانوا یہلون لمناۃ وکانت مناۃ حذو قدید
وکانوا یتحرجون ان یطوفوا بین الصفا والمروۃ فلما جاء الاسلام سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
ذلک فانزل اللہ تعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما
ترجمہ عروہ بن الزبیر نے کہا کہ مین لڑکا تہا مینے پوچہا ام المومنین عائشہ سے دیکھو اللہ جل جلالہ فرماتا ہے بیشک صفا اور مروہ
اللہ پاک کی نشانیون مین سے ہین سو جو حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو کچہ گناہ نہین ہے اسپر سعی کرنا درمیان اندونون کے
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر سعی نکرے تب بہی کچہ برا نہین ہے **ف** حالانکہ حکم اسکے برخلاف ہے کیونکہ سعی کرنا صفا
مروہ مین واجب ہے نکرے تو برا ہے اور آیت شریف سے اوسکی اباحت معلوم ہوتی ہے **ف** حضرت عائشہ نے جواب دیا
کہ ہرگز نہین اگر ایسا ہوتا جیسا کہ تم سمجہتے ہو (یعنے سعی نکرنا برا نہوتا) تو اللہ جل جلالہ یون فرماتا کہ گناہ نہین ہے اوسپر سے
نکرنا صفا اور مروہ مین اور یہ آیت تو انصار کے حق مین اوتری ہے وہ لوگ حج کیا کرتے تہے منات کے واسطے (منات ایک
بت کا نام ہے جسکو عرب لوگ پوجتے تہے قبل اسلام کے) اور منات مقابل قدید کے تہا (قدید ایک قریہ کا نام ہے درمیان
مکہ اور مدینہ کے منات اوسکے سامنے تہا) وہ لوگ صفا اور مروہ کے بیچ مین سعی کرنا برا سمجہتے تہے جب دین اسلام سے
مشرف ہوئے تو اونہون نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسوقت اللہ جل شانہ نے اتارا کہ صفا اور مروہ دونون
اللہ کی نشانیون مین سے ہین جو شخص حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو سعی کرنا گناہ نہین ہے درمیان مین اندونون
کے **ف** جیسا وہ لوگ گناہ سمجہتے تہے مقصود اس سے رد ہے اونکے قول کا اور ابطال ہے اونکے خیال کا اور یہ مقصود
نہین ہے کہ سعی کرنا واجب نہین ہے **عن** ہشام بن عروۃ ان سودۃ بنت عبد اللہ بن عمر کانت عند عروۃ بن
الزبیر فخرجت تطوف بین الصفا والمروۃ فی حج او عمرۃ ماشیۃ وکانت امرأۃ ثقیلۃ فجاءت حین
انصرف الناس من العشاء فلم تقض طوافہا حتی نودی بالاول من الصبح فقضت طوافہا فیما بینہا و
بینہ وکان عروۃ اذا راٰہم یطوفون علی الدواب ینہاہم اشد النہی فیعتلون لہ بالمرض حیاء منہ فیقول
لنا فیما بیننا وبینہ لقد خاب ہؤلاء وخسروا **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ سودہ بیٹی عبد اللہ بن عمر کی نکاح
مین تہین عروہ بن الزبیر کے ایکروز وہ نکلین سعی کرنے کو صفا اور مروہ کے بیچ مین حج یا عمرہ مین پیدل اور وہ ایک موٹی عورت
تہین تو آئین سعی کرنیکو جب لوگ فارغ ہوچکے عشا کی نماز سے اور سعی انکی پوری نہین ہوئی تہی کہ اذان ہوگئی صبح کی پہر انہون نے

پوری کی سعی لینے اس درمیان مین **ف** یعنی عشا کے بعد سے لیکر فجر کے وقت تک باوجود اسکے عروہ نے انکو سوار ہو کر سعی
کرنیکی اجازت نہدی **ف** اور عروہ جب لوگون کو دیکھتے تھے کہ سوار ہو کر سعی کرتے ہین تو نہایت منع کرتے تھے وہ
لوگ بیماری کا حیلہ کرتے تھے عروہ کی شرم سے تو عروہ کہتے تھے ہم اپنے لوگون سے آپس مین ان لوگون نے نقصان پایا
اور مراد کو نہ پہونچے **ف** کیونکہ سعی پیدل کرنا افضل و مسنون ہے ان لوگون نے اوسکے برخلاف کیا کہا مالک نے
جو شخص سعی صفا مروہ کی درمیان مین بہول جاوے عمرہ مین پہر یاد نہ آوے یہانتک کہ مکہ سے دور ہو جاوے تو وہ لوٹے اور سعی
کرے اور جو جماع کر چکا ہو عورت سے تو لوٹ کر سعی کرے پہر دوسرا عمرہ کرے اور ہدی دیوے کہا یحیی نے سوال ہوا مالک سے
کہ ایک شخص سعی کرنے مین کہڑا ہو کر کسی سے باتین کرنے لگے تو کیا ہی جواب دیا کہ مجھکو یہ پسند نہین ہے کہا مالک نے ایک
شخص طواف مین کوئی پہیرا بہول گیا یا اوسکو شک ہوا پہر سعی کرتے مین یاد آیا تو وہ سعی کو موقوف کر کے پہلے طواف
پورا کرے اور دوگانہ طواف پڑہے پہر سرے سے سعی شروع کرے **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا نزل بین الصفا والمروۃ مشی حتی اذا انصبت قدماہ فی بطن الوادی سعی حتی یخرج
منہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ مین جب آتے تو معمولی چال سے
چلتے جب وادی کے اندر آپکے قدم آتے تو دوڑ کر چلتے یہانتک کہ وادی سے نکلجاتے **ف** اب تو صاف سڑک
بن گئی ہے لیکن وادی کے نشان دو میل سبز بائین طرف مسجد الحرام مین نصب کیے گئے ہین اون میلون کے بیچ مین
دوڑ کر چلتے ہین کہا مالک نے ایک شخص نے نادانی سے سعی کی قبل طواف کے تو وہ لوٹے اور طواف کرے پہر دوبارہ
سعی کرے اور جو وہ مکہ سے چلا گیا ہو اور دور نکل گیا ہو تب بہی لوٹے اور طواف کرے پہر سعی کرے اگر اوس نے
جماع کر لیا عورت سے تو لوٹے اور طواف اور سعی ادا کرے پہر دوسرا عمرہ کرے اور ہدی دیوے **صیام یوم عرفۃ**
عرفہ کے دن روزہ رکہنے کا بیان **عن** ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندھا یوم عرفۃ فی
صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضھم ھو صائم وقال بعضھم لیس بصائم فارسلت الیہ
بقدح لبن وھو واقف علی بعیرہ بعرفۃ فشربہ **ترجمہ** ام الفضل سے روایت ہے کہ کچہ لوگون نے انکے سامنے شک
کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین عرفہ کے دن بعضون نے کہا آپ روزے سے ہین بعضون نے کہا نہین تب ام
الفضل نے ایک پیالہ دودہ کا آپ پاس بہیجا اور آپ اپنے اونٹ پر سوار تہے عرفات مین تب پی لیا آپنے اوسکو **عن** القاسم
بن محمد ان عائشۃ ام المؤمنین کانت تصوم یوم عرفۃ قال القاسم ولقد رایتھا عشیۃ عرفۃ یدفع
الامام ثم تقف حتی یبیض ما بینھا وبین الناس من الارض ثم تدعو بشراب فتفطر **ترجمہ** قاسم بن محمد
سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ عرفہ کو روزہ رکہتین تہین قاسم نے کہا مین نے دیکہا کہ عرفہ کی شام کو جب امام چلا تو وہ ٹہہر
رہین یہانتک کہ زمین صاف ہو گئی پہر ایک پیالہ پانی کا منگایا اور روزہ افطار کیا **ف** عرفہ کے دن روزہ رکہنا درست ہے

ف عرفہ کے دن روزہ رکہنے کا بیان

مگر حاجی کو نہ رکھنا افضل ہے تاکہ طاقت رہے دعا اور استغفار کے ابن عبد البر نے ابن عمر سے روایت کیا کہ مین نے حج کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی ان مین سے عرفہ کو روزہ نہ رکھتا تھا اور
مین بھی نہین رکھتا **مَا جَاءَ فِي صِيَامِ مِنًى** منا کے دنون مین یعنے گیارہوین بارہوین تیرہوین ذی الحجہ کی روزے
کے بیان مین **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ مِنًى ترجمہ
سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا منا کے دنون مین روزہ رکھنے سے **عَنْ**
اِبْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ اَيَّامَ مِنًى يَطُوفُ يَقُولُ اِنَّمَا
هِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن حذافہ
کو بھیجا منا کے دنون مین کہ لوگون مین پھر کر پکار دین یہ دن کھانے اور پینے اور خدا کی یاد کے ہین **عَنْ**
اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو دن روزہ رکھنے سے ایک عید الفطر اور
دوسرے عید الضحی کے دن **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
فَوَجَدَهُ يَاْكُلُ قَالَ فَدَعَانِي فَقُلْتُ لَهُ اِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَيَّامُ الَّتِي نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِنَّ وَاَمَرَنَا بِفِطْرِهِنَّ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص گئے اپنے باپ عمرو بن العاص پاس انکو کھانا کھاتے
ہوئے پایا تو اونھون نے بلایا عبد اللہ کو عبد اللہ نے کہا مین روزے سے ہون اونھون نے کہا ان دنون مین جنمین منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے سے اور حکم کیا ہمکو ان دنون مین افطار کرنیکا کہا مالک نے وہ دن ایام تشریق تھے یعنی ۱۱-
۱۲-۱۳ ذی الحجہ کے **مَا يَجُوزُ مِنَ الْهَدْيِ** جو جانور ہدی کے لیے درست ہے اسکا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى جَمَلًا كَانَ لِاَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ فِي حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ
ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی بھیجی ایک اونٹ کی جو ابو جہل
بن ہشام کا تھا حج یا عمرہ مین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوقُ
بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو ہانکتا تھا اونٹ ہدی کا آپ نے فرمایا سوار ہو جا
اوسپر وہ بولا کہ ہدی ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا سوار ہو جا خرابی ہو تیری دوسرے یا تیسرے مرتبہ مین آپ نے یہ کہا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہدی کے جانور پر وقت ضرورت کے سوار ہو جانا درست ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهُ كَانَ
يَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُهْدِي فِي الْحَجِّ بَدَنَتَيْنِ بَدَنَتَيْنِ وَفِي الْعُمْرَةِ بَدَنَةً بَدَنَةً قَالَ وَرَاَيْتُهُ فِي الْعُمْرَةِ يَنْحَرُ
بَدَنَةً وَهِيَ قَائِمَةٌ فِي دَارِ خَالِدِ بْنِ اُسَيْدٍ وَكَانَ فِيهَا مَنْزِلُهُ قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ فِي الْعُمْرَةِ طَعَنَ فِي لَبَّةِ بَدَنَتِهِ حَتّٰى

خرجت الی بئر من تحت کدی ترجمہ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر حج مین دو دو اونٹون کی
ہدی کیا کرتے تہے اور عمرہ مین ایک ایک اونٹ کی مینے دیکہا انکو کہ وہ نحر کرتے تہے انہو اونٹ کا اور اونٹ کہڑا
ہوا تہا خالد بن اسید کے گہر مین وہ اترے تہے اور مینے دیکہا انکو عمرہ مین کہ برچہی مارا اونہون نے اپنے اونٹ
کی گردن مین یہانتک کہ نکل آیا وہ اوسکے بازو سے عن یحیی بن سعید ان عمر بن عبد العزیز اھدی
جملا فی حج او عمرة ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ہدی بہیجی ایک اونٹ کی حج یا عمرہ
مین عن ابی جعفر القاری ان عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعة المخزومی اھدی بدنتین احدھما
بختیة ترجمہ ابو جعفر قاری سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عیاش نے دو اونٹون کو ہدی کیا ایک اونٹ انمین سے
بختی تہا ف بختی کے معنے کتاب الزکوۃ مین گذرے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول اذا
نتجت البدنة فلیحمل ولدھا حتی ینحر معھا فان لم یوجد له محمل حمل علی امه حتی ینحر معھا
ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رض کہتے تہے جب جنے اونٹنی ہدی کی تو اوسکے بچہ کو بہی ساتہہ لے چلین اور
اپنی مان کے ساتہہ قربانی کرین اگر اوسکے لیجانے کے لیے کوئی سواری نہ ہو تو اپنی مان پر سوار کردیا جاوے تاکہ اوسکی
ساتہہ نحر کیا جاوے عن ھشام بن عروة ان اباه قال اذا اضطررت الی بدنتک فارکبھا رکوبا غیر فادح
قال واذا اضطررت الی لبنھا فاشرب بعد ما یروی فصیلھا معھا ترجمہ ہشام بن عروہ نے کہا کہ میرے
باپ عروہ کہتے تہے کہ اگر تجہ کو احتیاج پڑے اپنے ہدی پر سوار ہونیکی تو سوار ہو جا مگر نہ ایسا کہ اوسکی کمر ٹوٹ جاوے
اور جب ضرورت ہو تجہکو اوسکے دودہ کی تو پی لے جب اوسکا بچہ سیر ہو جاوے پہر جب تو اسکو نحر کرے تو اسکے بچے کو بہی
اوسکے ساتہہ نحر کر العمل فی الهدی حین یساق ہدی ہانکنے کی ترکیب کا بیان عن عبد اللہ بن عمر
انه کان اذا اهدی هدیا من المدینة قلده واشعره بذی الحلیفة یقلده قبل ان یشعره وذلک فی
مکان واحد وهو موجه الی القبلة یقلده بنعلین ویشعره من الشق الایسر ثم یساق معه حتی یوقف
به مع الناس بعرفة ثم یدفع به معهم اذا دفعوا فاذا قدم منی غداة النحر نحره قبل ان یحلق او
یقصر وکان هو ینحر هدیه بیده یصفهن قیاما ویوجههن الی القبلة ثم یاکل ویطعم ترجمہ عبداللہ بن عمر جب
ہدی لیجاتے مدینہ سے تو تقلید کرتے اوسکی تقلید کے معنے گلے مین کچہ لٹکانے کی ہین اور اشعار کرتے اوسکا ذو الحلیفہ
مین اشعار ایکطرف سے اونٹ کا کوہان چیر کر خون بہا دینا مگر تقلید اشعار سے پہلے کرتے لیکن دونو ایکہی مقام
مین کرتے اسطرح پر ہدی کا منہ قبلہ کیطرف کر کے پہلے اوسکے گلے مین دو جوتیان لٹکا دیتے پہر اشعار کرتے بائین طرف
سے اور ہدی کو اپنے ساتہہ لیجاتے یہانتک کہ عرفہ کے روز عرفات مین بہی سب لوگون کے ساتہہ رہتی پہر جب لوگ لوٹتے
تو وہ بہی لوٹتے اور جب منا مین صبح کو یوم النحر کی پہونچتے تو اوسکو نحر کرتے قبل حلق یا قصر کے اور عبداللہ بن عمر اپنی

ف ہدی ہانکنے کی ترکیب کا بیان

ہدی کو آپ نحر کرتے انکو کھڑا کرتے صف باندھکر منہ انکا قبلہ کی طرف کرتے پھر انکو نحر کرتے اور انکا گوشت آپ بھی کہاتے اور لوگو
بھی کھلاتے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا طعن فی سنام ھدیہ وھو یشعرہ قال بسم اللہ واللہ
اکبر ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب اپنی ہدی کی کوہان میں زخم لگاتے اشعار کیلیے تو کہتے
اللہ کے نام سے اللہ بڑا ہے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول الھدی ما قلد واشعر ووقف بہ بعرفۃ
ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ہدی وہ جانور ہے جسکی تقلید اور اشعار ہوا اور کھڑا
کیا جاوے عرفات میں عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یجلل بدنہ القباطی والانماط والحلل ثم یبعث
بھا الی الکعبۃ فیکسوھا ایاھا ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر اپنے اونٹوں کو جو ہدی کے ہوتے تھے مصری
کپڑے اور چارجامے اور جوڑے اوڑھاتے تھے بعد قربانی کے ان کپڑوں کو بھیجدیتے تھے کعبہ شریف اوڑھانی کو
ف ان دنوں میں کعبہ شریف کا ایسا غلاف نہوگا ورنہ اوڑھانیکی کیا ضرورت تھی محمد بن الحسن نے کہا کہ ہمارے
نزدیک ایسا ہی حکم ہے قربانی کی نکیل اور رسی اور جھول تصدق کیجاوے اور قصاب کی اجرت میں نہ دی جاوے
عن مالک انہ سال عبد اللہ بن دینار ما کان عبد اللہ بن عمر یصنع بجلال بدنہ حین کسیت
الکعبۃ ھذہ الکسوۃ فقال کان یتصدق بھا ترجمہ امام مالک نے پوچھا عبد اللہ بن دینار سے کہ عبد اللہ بن عمر
اونٹ کی جھولوں کو کیا کرتے تھے جب کعبہ شریف کا غلاف بنگیا تھا انہوں نے کہا تصدق کر دیتے تھے عن
نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول فی الضحایا والبدن الثنی فما فوقہ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ
بن عمر کہتے تھے قربانی کے لیے پانچ برس یا زیادہ کا اونٹ چاہیے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان لا یشق
جلال بدنہ ولا یجللھا حتی یغدو من منی الی عرفۃ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر اپنے اونٹوں
کی جھولیں نہیں پھاڑتے تھے اور نہ جھول پہناتے تھے یہانتک کہ منا سے جاتے عرفہ کو عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ
انہ کان یقول لبنیہ یا بنی لا یھدین احدکم للہ من البدن شیئا یستحیی ان یھدیہ لکریمہ فان
اللہ اکرم الکرماء واحق من اختیر لہ ترجمہ عروہ بن الزبیر اپنے بیٹوں سے کہتے تھے اے بیٹو میرے اللہ کے لیے تم
میں سے کوئی ایسا اونٹ ندیوے جو اپنے دوست کو دیتے ہوئے شرمائے اسلیے کہ اللہ جل جلالہ سب کریموں سے زیادہ کریم ہے
اور زیادہ حقدار ہے اس امر کا کہ اوسکے واسطے چیز چنکر دیجاوے **العمل فی الھدی اذا عطب او ضل**
جب ہدی مرجاوے یا چلنے سے عاجز ہوجاوے یا کھوجاوے اوسکا بیان عن عروۃ بن الزبیر ان صاحب ھدی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ کیف اصنع بما عطب من الھدی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کل بدنۃ عطبت من الھدی فانحرھا ثم الق قلادتھا فی دمھا ثم خل بینھا وبین
الناس یاکلونھا ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی لیجانیوالے نے پوچھا اسی

یارسول اللہ جو ہدی راستے مین ہلاک ہونے لگے اسکو کیا کرون آپ نے فرمایا کہ جو اونٹ ہدی کا ہلاک ہونے لگے اسکو
نحر کر اور اوسکے گلے مین جو پڑا تھا وہ اوسکے خون مین ڈالدے پھر اسکو چھوڑ دے کہ لوگ کہالین اسکو عَنْ سَعِیْدِ
ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ سَاقَ بَدَنَۃً تَطَوُّعًا فَعَطِبَتْ فَنَحَرَہَا ثُمَّ خَلّٰی بَیْنَہَا وَبَیْنَ النَّاسِ یَاْکُلُوْنَہَا
فَلَیْسَ عَلَیْہِ شَیْءٌ وَاِنْ اَکَلَ مِنْہَا اَوْ اَمَرَ مَنْ یَاْکُلُ مِنْہَا غَرِمَہَا ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا جو شخص ہدی
کا اونٹ لیجاوے پھر وہ تلف ہونے لگے اور وہ اسکو نحر کر کے چھوڑ دے کہ لوگ اوس مین سے کہاوین تو اوسپر کچھ الزام
نہین ہے البتہ اگر خود اس مین سے کہاوے یا کسی کو کہانیکا حکم کرے تو تاوان لازم ہوگا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ
مِثْلُ ذٰلِکَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے ایسا ہی کہا عَنِ ابْنِ شِہَابٍ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اَہْدٰی بَدَنَۃً جَزَاءً اَوْ نَذْرًا
اَوْ ہَدْیَ تَمَتُّعٍ فَاُصِیْبَتْ بِالطَّرِیْقِ فَعَلَیْہِ الْبَدَلُ ترجمہ ابن شہاب نے کہا جو شخص اونٹ جزا کا یا نذر کا یا تمتع
کا لے گیا پھر وہ رستے مین تلف ہوگیا تو اوسپر عوض اسکا لازم ہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ
اَہْدٰی بَدَنَۃً ثُمَّ ضَلَّتْ اَوْ مَاتَتْ فَاِنَّہَا اِنْ کَانَتْ نَذْرًا اَبْدَلَہَا وَاِنْ کَانَتْ تَطَوُّعًا فَاِنْ شَاءَ اَبْدَلَہَا
وَاِنْ شَاءَ تَرَکَہَا ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا جو شخص اونٹ ہدی کا لیجاوے پھر وہ رستے مین
مرجاوے یا گم ہوجاوے تو اگر نذر کا ہو اسکا عوض دیوے اور جو نفل ہو تو چاہے عوض دیوے چاہے نہ دیوے کہا مالک نے
مینے سنا اہل علم سے کہتے تھے مالک ہدی کا نکہاوے اوس ہدی سے جو جزا ہو جنایت کی یا فدیہ ہو ف لیکن جو ہدی
تمتع یا قران کی یا نفل ہو اوس مین سے کہانا درست ہے

هَدْیُ الْمُحْرِمِ اِذَا اَصَابَ اَهْلَهٗ محرم جب اپنی بیوی سے صحبت کرے اسکی ہدی کا بیان

عَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ
وَاَبَا ہُرَیْرَۃَ سُئِلُوْا عَنْ رَجُلٍ اَصَابَ اَہْلَہٗ وَہُوَ مُحْرِمٌ فَقَالُوْا یَنْفُذَانِ لِوَجْہِہِمَا حَتّٰی یَقْضِیَا حَجَّہُمَا ثُمَّ عَلَیْہِمَا
الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَالْہَدْیُ ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب اور ابی ہریرہ رضی
اللہ عنہم سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے جماع کیا اپنی بی بی سے احرام مین وہ کیا کرے اون سبھون نے جواب دیا کہ وہ دونو خاوند
اور جورو حج کے ارکان ادا کیے جاوین یہانتک کہ حج پورا ہوجاوے پھر سال آیندہ اونپر حج اور ہدی لازم ہے وَقَالَ
عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَاِذَا اَہَلَّا بِالْحَجِّ مِنْ عَامٍ قَابِلٍ تَفَرَّقَا حَتّٰی یَقْضِیَا حَجَّہُمَا ترجمہ حضرت علی نے یہی فرمایا کہ
پھر سال آیندہ جب حج کرین تو دونو جدا جدا رہین یہانتک کہ حج پورا ہوجاوے ف اس خوف سے کہ مبادا پھر صحبت کرین اور
حج فاسد ہوجاوے ابوحنیفہ نے کہا ہے نزدیک کچھ علیحدہ ہونا ضرور نہین ہے عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ
الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ مَا تَرَوْنَ فِیْ رَجُلٍ وَقَعَ بِامْرَاَتِہٖ وَہُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ یَقُلْ لَہُ الْقَوْمُ شَیْئًا فَقَالَ سَعِیْدٌ اِنَّ رَجُلًا وَقَعَ
بِامْرَاَتِہٖ وَہُوَ مُحْرِمٌ فَبَعَثَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ یَسْئَلُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ یُفَرَّقُ بَیْنَہُمَا اِلٰی عَامٍ قَابِلٍ فَقَالَ
سَعِیْدٌ لِیَنْفُذَا لِوَجْہِہِمَا فَلْیُتِمَّا حَجَّہُمَا الَّذِیْ اَفْسَدَا فَاِذَا فَرَغَا رَجَعَا فَاِنْ اَدْرَکَہُمَا حَجٌّ قَابِلٌ فَعَلَیْہِمَا الْحَجُّ وَالْہَدْیُ

وَیُهِلَّانِ مِنْ حَیْثُ اَهَلَّا بِحَجِّهِمَا الَّذِیْ اَفْسَدَا وَیَتَفَرَّقَانِ حَتّٰی یَقْضِیَا حَجَّهُمَا ترجمہ یحیےٰ بن سعید سے روایت ہے انہون
نے سنا سعید بن المسیب سے وہ کہتے تھے لوگون سے تم کیا کہتے ہو اوس شخص کے باب مین جسنے جماع کیا اپنی عورت سے احرام کی حالت مین
تو لوگون نے کچہ جواب نہ دیا تب سعید نے کہا کہ ایک شخص نے ایسا ہی کیا تہا تو اوسنے مدینہ مین کسیکو بہیجا دریافت کرنے کے لیے بعض
لوگون نے کہا کہ خاوند اور جورو مین ایک سال تک جدائی کیجاوے سعید نے کہا دونون حج کرتے چلے جاوین اور اس حج کو پورا کرین
جو فاسد کر دیا ہے جب فارغ ہوکر لوٹین تو دوسرے سال اگر زندہ رہین تو پہر حج کرین اور ہدی دیوین اور دوسرے حج کا احرام
وہین سے باندہین جہان سے پہلے حج کا احرام باندہا تہا اور مرد عورت جدا رہین جب تک فراغت ہو حج سے کہا مالک نے کہ
ہر ایک یا نہین سے ایک ایک اونٹ ہدی دیوے کہا مالک نے جس شخص نے صحبت کی اپنی عورت سے عرفات سے لوٹنے کے بعد اور
کنکریان مارنے سے پہلے تو اوسپر ہدی واجب ہوگی اور سال آیندہ پہر حج کرنا ہوگا اگر بعد کنکریان مارنے کے (قبل طواف
الزیارۃ کے) جماع کیا تو اوسپر ایک عمرہ اور ایک ہدی لازم ہے اور سال آیندہ حج ضرور نہین **ف** اور یہی قول ہے
شافعی کا کہ شروع حج سے لیکر رمی جمار تک اگر جماع کرے گا تو ہدی لازم ہوگی اور سال آیندہ حج واجب ہوگا اور امام
ابوحنیفہ کا یہ قول ہے کہ اگر قبل وقوف عرفات کے جماع کریگا تو حج فاسد ہوگا اور سال آیندہ قضا رکہنی ہوگی لیکن اگر
بعد وقوف عرفات کے جماع کرے تو ایک اونٹ دینا ہوگا اور حج کی قضا واجب ہوگی کہا مالک نے حج یا عمرہ اس صحبت
سے فاسد ہوتا ہے جسمین دخول ہوجاوے اگرچہ انزال نہ ہو اور جو انزال ہو مباشرت سے بدون دخول کے جب بہی حج فاسد
ہوگا **ف** مگر ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک اگر بوسہ یا مس کرے بشہوت تو انزال ہو یا نہ ہو حج فاسد نہوگا لیکن قربانی
واجب ہوگی **ف** لیکن اگر کسی شخص نے دلمین کچہ خیال کیا اور انزال ہوگیا تو اوسپر کچہ واجب نہوگا کہا مالک نے اگر
کسی شخص نے بوسہ لیا اپنی عورت کا اور انزال نہ ہوا تو اوسپر ہدی لازم ہوگی **ف** ایک بکری بہی کافی ہوجاویگی
کہا مالک نے جس عورت سے اوسکے خاوند نے جماع کیا کئی مرتبہ اوسکی رضامندی سے اور عورت احرام باندہے تہی حج کا
تو عورت پر قضا اوس حج کی سال آیندہ مین اور ہدی واجب ہوگی اور جو وہ عورت عمرہ کا احرام باندہے تہی تو اوسپر
قضا اوس عمرہ کی اور ہدی واجب ہوگی **هَدْیُ مَنْ فَاتَهُ الْحَجُّ** یعنی جس شخصکو حج نہ ملا اوسکی ہدی کا بیان

عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ اَبَا اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ خَرَجَ حَاجًّا حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالنَّازِیَةِ مِنْ طَرِیْقِ مَکَّةَ اَضَلَّ
رَوَاحِلَهُ وَاِنَّهُ قَدِمَ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَوْمَ النَّحْرِ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِصْنَعْ مَا یَصْنَعُ
الْمُعْتَمِرُ ثُمَّ قَدْ حَلَلْتَ فَاِذَا اَدْرَکَکَ الْحَجُّ قَابِلًا فَاحْجُجْ وَاَهْدِ مَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ترجمہ سلیمان
بن یسار سے روایت ہے کہ ابو ایوب انصاری حج کرنیکو نکلے جب نازیہ مین پہنچے مکہ کے رستے مین (نازیہ ایک مقام کا نام
ہے قریب صفرا وادی کے) تو اون کا اونٹ گم ہوگیا سو آئے وہ مکہ مین حضرت عمر بن الخطاب کے پاس دسوین تاریخ ذی الحجہ کی
اور بیان کیا اون سے حضرت عمر نے فرمایا کہ عمرہ کرلے (یعنے طواف اور سعی جو عمرہ کے ارکان ہین کرلے) اور احرام کہول ڈال

پہر سال آیندہ جب حج کے دن آوین تو حج کرا اور ہدی دی موافق اپنی طاقت کے **ف** ایک بکری بہی کافی ہے یہی حکم ہے ہر شخص کا جو حج
کو جاوی پہر حج نہ ملے تو طواف و سعی کرکے احرام کہولڈالے اور سال آیندہ حج کری اور ہدی دیوے ابوحنیفہ کے نزدیک ہدی واجب
نہیں ہے **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ هَبَّارَ بْنَ الْاَسْوَدِ جَاءَ يَوْمَ النَّحْرِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَنْحَرُ هَدْيَهُ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْطَأْنَا الْعِدَّةَ كُنَّا نَرٰى اَنَّ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمُ عَرَفَةَ فَقَالَ عُمَرُ اذْهَبْ اِلٰى مَكَّةَ فَطُفْ اَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ
وَانْحَرُوْا هَدْيًا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ ثُمَّ احْلِقُوْا اَوْ قَصِّرُوْا وَارْجِعُوْا فَاِذَا كَانَ عَامٌ قَابِلٌ فَحُجُّوْا وَاَهْدُوْا
فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ہبار بن الاسود
آئی یوم النحر کو اور عمر بن الخطاب نحر کر رہے تہے اپنی ہدی کا تو کہا اونہوں نے اے امیر المومنین ہم نے تاریخ کے شمار مین
غلطی کی ہم سمجہتے تہے کہ آج کا روز عرفہ کا روز ہے یعنے آج نوین تاریخ ہے حضرت عمر نے کہا مکہ کو جاؤ اور تم اور تمہارے
ساتہی سب طواف کرو اگر کوئی ہدی تمہارے ساتہہ ہو تو اوسکو نحر کرڈالو پہر حلق کردیا قصر اور لوٹ جاؤ اپنے وطن کو سال آیندہ
آؤ اور حج کرو اور ہدی دو جسکو ہدی نہ ملے وہ تین روزی حج کے دنوں مین اور سات روزی جب لوٹی رکہی کہا مالک نے
جس شخص نے قران کیا پہر اوسکو حج نہ ملا تو وہ سال آیندہ بہی قران کرے اور دو ہدی دے ایک قران کی اور ایک حج
کے فوت ہوجانیکی **هَدْيُ مَنْ اَصَابَ اَهْلَهُ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ** جو شخص صحبت کری اپنی بی بی سے
قبل طواف الزیارۃ کے اوسکی ہدی کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ بِاَهْلِهِ
وَهُوَ بِمِنًى قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْحَرَ بَدَنَةً **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے صحبت
کی اپنی بی بی سے اور وہ منا مین تہا قبل طواف الزیارۃ کے تو حکم کیا اوسکو عبد اللہ بن عباس نے ایک اونٹ نحر کرنیکا **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ الَّذِيْ يُصِيْبُ اَهْلَهُ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ يَعْتَمِرُ وَيُهْدِيْ **ترجمہ** عبد اللہ بن
عباس نے کہا جو شخص صحبت کری اپنی بی بی سے قبل طواف الزیارۃ کے تو وہ ایک عمرہ کرے اور ہدی دیوی **عَنْ**
رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَهُ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمان نے بہی ایسا ہی کہا ہے کہا
مالک نے مجہے یہ روایت بہت پسند ہے کہا یحیی نے سوال ہوا مالک سے کہ ایک شخص طواف الزیارۃ بہول کر مکہ سے
اپنے شہر چلا آیا تو جواب دیا کہ اگر اوس نے صحبت نہین کی عورتون سے تو لوٹ جاوی اور طواف الزیارۃ ادا کرے اور
اگر صحبت کرچکا تو لوٹ کر طواف ادا کرے پہر عمرہ کری اور ہدی دیوے اور یہ نہین چاہیے کہ ہدی مکہ سے مول لیکر وہین نحر
کردے بلکہ اگر اپنے ساتہہ ہدی نہ لایا ہو تو مکہ سے ہدی مول لیکر حرم کے باہر جاوے اور وہان سے اوسکو ہانکتا ہوا اپنے ساتہ
پہر مکہ مین لاوے پہر وہان نحر کرے **مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ** موافق طاقت کے ہدی کیا چیز ہے **عَنْ**
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةٌ **ترجمہ**
حضرت علی فرماتے تہے کہ ما استیسر من الہدی سے مراد ایک بکری ہے **ف** اللہ جل جلالہ نے فرمایا فمن تمتع

بالعمرة الی الحج فما استیسر من الھدی جو شخص فائدہ اٹھاوے عمرہ کرکے پھر حج کرنے سے تو اسپر ہو موافق طاقت کے ایک ہدی ہے
اس ہدی سے مراد ایک بکری ہے یعنے ادنی درجہ ایک بکری ہی اور اعلی درجہ اونٹ یا بیل یا گائے ہے عن مالك انه
بلغه ان عبد الله بن عباس كان يقول ما استيسر من الهدى شاة ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن
عباس کہتے تھے ما استیسر من الہدی سے ایک بکری مراد ہے کہا مالک نے یہ روایت مجھے بہت پسند ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ
فرماتا ہے اپنی کتاب میں اے ایمان والو مت مارو شکار جب تم احرام باندھے ہو اور جو شخص مارے شکار تم میں سے قصدا تو
اوسپر جزا ہے مثل اوس جانور کے جو مارا اوس نے حکم لگاوین اسکا دو مرد عادل تم میں سے یہ جزا ہدی ہو جو جانا کعبہ میں پہونچے
یا کفارہ ہو مسکینوں کا کھلانا یا برابر اسکے روزے تاکہ چکھے وبال اپنے کام کا سو کبھی جانور کا بدلہ بکری بھی ہوتی
ہے اور اللہ جل جلالہ نے اسکو ہدی کہا اس مسئلہ میں ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہیں ہے اور کیونکر کوئی اس میں شک
کریگا اسواسطے کہ جو جانور اونٹ یا بیل کی برابر نہیں اسکی جزا ایک بکری ہے ہوگی اور جو ایک بکری سے کم ہو تو اوسمین
کفارہ ہوگا روزے رکھے یا مسکینوں کو کھلاوے عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يقول ما استيسر من
الهدى شاة او بقرة ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے ما استیسر من الہدی سے ایک بکری یا
گائے مراد ہے عن عبد الله بن ابی بكر ان مولاة لعمرة بنت عبد الرحمن يقال لها رقية اخبرته
انها خرجت مع عمرة بنت عبد الرحمن الى مكة قالت فدخلت عمرة مكة يوم التروية وانا معها
فطافت بالبيت وبين الصفا والمروة ثم دخلت صفة المسجد فقالت امعك مقصان فقلت لا
فقالت فالتمسيه لي فالتمسته حتى جئت به فاخذت من قرون راسها فلما كان يوم النحر
ذبحت شاة ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک آزاد لونڈی عمرہ بنت عبد الرحمان کی جسکا نام رقیہ
تھا مجھ سے کہتے تھے کہ مین نکلی عمرہ بنت عبد الرحمان کے ساتھ مکہ کو تو آٹھوین تاریخ ذی حجہ کی عمرہ مکہ مین
پہونچین اور مین بھی انکے ساتھ تھی تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کی درمیان مین صفا اور مروہ کے پھر عمرہ
مسجد کی اندر گئین اور مجھ سے کہا کہ تیرے پاس قینچی ہے مینے کہا نہین عمرہ نے کہا کہین سے ڈھونڈ کر لا سو مین
ڈھونڈھ کر لائی عمرہ نے اپنی لٹین بالون کی اس سے کاٹین جب یوم النحر ہوا تو ایک بکری ذبح کی ف بال کاٹنے
کا سبب یہ تھا کہ عمرہ نے تمتع کیا تھا سو عمرہ نے عمرہ ادا کرکے قصر کیا پھر حج کیا اور بکری ہدی کی تھی جو تمتع میں واجب
ہے جامع الهدي مختلف حدیثین ہدی کے بیان مین عن صدقة بن يسار المكي ان رجلا من
اهل اليمن جاء الى عبد الله بن عمر وقد ضفر راسه فقال يا ابا عبد الرحمن اني قدمت بعمرة مفردة
فقال له عبد الله بن عمر لو كنت معك او سألتني لامرتك ان تقرن فقال اليماني قد كان ذلك
فقال عبد الله بن عمر خذ ما تطاير من راسك واهد فقالت امرأة من اهل العراق وما هديه

يا ابا عبد الرحمن قال هدية فقالت له وما هديه فقال عبد الله بن عمر لو لم اجد الا ان اذبح شاة
لكان احب الي من ان اصوم ترجمہ صدقہ بن یسار مکی سے روایت ہی کہ ایک شخص یمن کا رہنے والا آیا عبد اللہ بن
عمر پاس اور اس نے بٹ لیا تہا اپنے بالون کو تو کہا ای ابا عبد الرحمان مین صرف عمرہ کا احرام باندہکر آیا عبد اللہ بن
عمر نے کہا اگر تو میرے ساتھ ہوتا یا مجھہ سے پوچھتا تو مین تجھہ کو قران کا حکم کرتا اوس شخص نے کہا اب تو ہو چکا عبد اللہ
بن عمر نے کہا کہ جتنے بال تیرے پریشان ہین انکو کترواڈال اور ہدی دے ایک عورت عراق کے رہنے والی بولی اے
ابا عبد الرحمان کیا ہدی ہی اوسکی اونہون نے کہا جو ہدی ہے اوسکی اوس عورت نے کہا کیا ہدی ہی عبد اللہ بن عمر نے
کہا میرے نزدیک تو یہ ہی کہ اگر مجھے سوا بکری کے اور کچھ نہ ملے تب بھی بکری ذبح کرنا بہتر ہے روزے رکہنے سے ف
یعنے تمتع مین روزہ رکہنے کا اسوقت حکم ہے جب ہدی نہ ملے اور بکری بہی ہدی ہو سکتی ہے پہر بکری ملتے ہوئے
روزے رکہنا کیا ضرور ہے عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يقول المرأة المحرمة اذا حلت لم تمتشط
حتى تاخذ من قرون راسها وان كان لها هدي لم تاخذ من شعرها شيئا حتى تنحر هديها ترجمہ
نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جو عورت احرام باندہے ہو جب احرام کہولے تو کنگہی نہ کرے جبتک اپنے
بال کی لٹین نہ کٹوا دے اور جو اوسکے پاس ہدی ہو تو اپنے بال نہ کترا وے جبتک ہدی نحر نہ کرے مالک نے سنا
بعض اہل علم سے کہتے تہے کہ مرد اور اسکی عورت دونون ایک اونٹ مین شریک نہین ہو سکتے بلکہ ہر ایک کے واسطے
جدا جدا اونٹ چاہیے سوال ہوا امام مالک سے کہ ایک شخص کے ساتھہ ہدی روانہ کی گئی تاکہ نحر کرے اوسکو
حج مین اور اس شخص نے احرام باندہا عمرہ کا تو وہ نحر کرے ہدی کو جب احرام کہولے عمرہ کا یا تاخیر کرے اوسکی نحر مین
حج تک تو جواب دیا کہ تاخیر کرے ہدی کی نحر مین اور نحر کرے اوسکو حج مین اور وہ عمرہ کرکے احرام کہو ڈالے کہا
مالک نے جس شخص پر ہدی کا حکم ہوا شکار کے عوض مین یا اور کسی وجہ سے ہدی اوسپر واجب ہوئی تو اسکو چاہیے کہ مکہ مین
ہدی لیکر آوے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے هديا بالغ الكعبة یعنے ہدی پہونچنے والی ہو کعبہ مین اور جو شکار کے
بدلے مین یا ہدی کے عوض مین روزے رکہنا پڑین یا صدقہ دینا لازم آوے تو اختیار ہے کہ جہان چاہے روزے رکہے یا
صدقہ دیوے حرم مین یا غیر حرم مین عن ابي اسماء مولى عبد الله بن جعفر انه كان مع عبد الله بن
جعفر فخرج معه من المدينة فمروا على حسين بن علي وهو مريض بالسقيا فاقام عليه عبد الله بن
جعفر حتى اذا خاف الفوت خرج وبعث الى علي بن ابي طالب واسماء بنت عميس وهما بالمدينة
فقدما عليه ثم ان حسينا اشار الى راسه فامر علي بن ابي طالب براسه فحلق ثم نسك عنه
بالسقيا فنحر عنه بعيرا قال يحيى بن سعيد وكان حسين خرج مع عثمان بن عفان في سفره ذلك
الى مكة ترجمہ ابی اسماء سے جو مولا ہین عبد اللہ بن جعفر کے روایت ہے کہ وہ عبد اللہ بن جعفر کے ساتھ مدینہ سے

نکلے (دو سطی حج کے) تو گذری حسین بن علی پر اور وہ بیمار تھی سقیا مین پس ٹہیر رہے وہان عبد اللہ بن جعفر یہانتک کہ جب
خوف ہوا حج کے فوت ہو جانیکا تو نکل کہڑے ہوے عبد اللہ بن جعفر اور ایک آدمی بہیجدیا حضرت علی پاس اور انکی بی بی اسمار
بنت عمیس پاس وہ دونوں مدینہ مین تہے تو آئی حضرت علی اور اسمار مدینہ سے امام حسین پاس انہون نے اشارہ کیا اپنے
سر کی طرف حضرت علی نے حکم کیا انکا سر مونڈا گیا سقیا مین پہر قربانی کی اونکی طرف سے ایک اونٹ کی وہین سقیا مین
کہا یحییٰ بن سعید نے کہ امام حسین حضرت عثمان بن عفان کے ساتھ نکلے تہے حج کرنے کو **اَلْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ
وَالْمُزْدَلِفَةِ** عرفات مین اور مزدلفہ مین ٹہیرنیکا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوْا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ وَالْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوْا
عَنْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفات تمام ٹہیرنیکی جگہہ ہے مگر
بطن عرنہ مین نہ ٹہرو اور مزدلفہ تمام ٹہیرنیکی جگہہ ہے مگر بطن محسر مین نہ ٹہیرو **ف** عبد الرزاق نے اتنا زیادہ کیا
کہ تمام منا قربانی کیجگہہ ہے اور تمام گلیان اور رستی مکہ کے قربانی کے مقام ہین۔ اگرچہ کل عرفات مین سوا بطن
عرنہ کے ٹہیرنا درست ہے مگر صخرات کے پاس جہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ٹہیرے تہے اوترنا افضل ہے **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِعْلَمُوْا اَنَّ عَرَفَةَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ اِلَّا بَطْنَ عُرَنَةَ وَاَنَّ الْمُزْدَلِفَةَ كُلُّهَا
مَوْقِفٌ اِلَّا بَطْنَ مُحَسِّرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن الزبیر کہتے تہے جانو تم کہ عرفات سارا ٹہیرنیکی جگہہ ہے مگر بطن عرنہ
اور مزدلفہ تمام ٹہیرنے کی جگہہ ہے مگر بطن محسر کہا مالک نے فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے فلا رفث ولا فسوق ولا جدال
فی الحج نہ رفث ہے نہ فسق ہے نہ جہگڑا ہے حج مین تو رفث کے معنے جماع کے ہین اور اللہ خوب جانتا ہے فرماتا ہے احل
لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم حلال ہے تمہارے لیے روزون کی رات مین جماع اپنی عورتون سے یہان پر
رفث سے جماع مراد ہے **ف** بعضون نے رفث کے معنے فحش باتون کے لیے ہین بعضون نے عورتون کے سامنے
شہوت کی بات کرنیکو رفث کہا ہے ابن عباس سے یہی منقول ہے **ت** اور فسق سے مراد ذبح کرنا ہے جانورون کا
واسطے بتون کے فرمایا اللہ تعالی نے او فسقا اہل لغیر اللہ بہ یا فسق وہ یہ ہے کہ پکارا جاوے جانور پر سوا خدا کے اور کسی کا
نام اور جہگڑا یہ ہے کہ قریش مزدلفہ مین قزح پاس ٹہیرتے تہے اور باقی عرب عرفات مین اترتے تہے تو دونون
فرقے آپس مین لڑتے تہے جہگڑتے تہے یہ کہتے تہے ہم سیدہی راہ اور ٹہیک رستے پر ہین وہ کہتے تہے ہم صحیح
طریقے پر ہین تو اللہ تعالی نے فرمایا ولکل امۃ جعلنا منسکا ہم ناسکوہ فلا ینازعنک فی الامر وادع الی ربک
انک لعلی ہدی مستقیم یعنے ہمنے ہر گروہ کے لیے ایک طریقہ کر دیا وہ اسپر چلتے ہین تو نہ جہگڑین تجہہ سے دین میں
اور بلا تو اپنے پروردگار کی طرف بیشک تو سیدہی راہ پر ہے تو حج مین جہگڑنے کے یہی معنی ہین واللہ اعلم
اور مینے سنا ہے اہل علم سے **وُقُوْفُ الرَّجُلِ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ وَوُقُوْفُهٗ عَلٰى دَابَّتِهٖ**

بے وضو عرفات یا مزدلفہ مین ٹھیرنے کا اور سوار ہو کر ٹھیرنیکا بیان کہا یحیی نے سوال ہوا مالک سے کہ عرفات مین یا
مزدلفہ مین کوئی آدمی بے وضو ٹھیر سکتا ہے یا بے وضو کنکریان مار سکتا ہے یا بے وضو صفا اور مروہ کی درمیان میں
دوڑ سکتا ہی تو جواب دیا کہ جتنے ارکان حائضہ عورت کر سکتی ہے وہ سب کام مرد بے وضو کر سکتا ہے اور اسپر کچھ
لازم نہین آتا مگر افضل یہی ہے کہ ان سب کامون مین با وضو ہو اور قصدًا بے وضو ہونا اچھا نہین ہے سوال ہوا مالک
سے کہ عرفات مین سوار ہو کر ٹھیرے یا اوتر کر بولے سوار ہو کر مگر جب کوئی عذر ہو اوسکو یا اوسکی جانور کو تو اللہ جل جلالہ
قبول کرنیوالا ہے عذر کو ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات مین وقوف سوار ہو کر کیا ہے **مسلم وقوف**
مَنْ فَاتَهُ الْحَجُّ وقوف عرفات کی انتہا کا بیان **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ
لَمْ يَقِفْ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ وَمَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلَةِ
الْمُزْدَلِفَةِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے
جو شخص عرفہ مین نہ ٹھیرا یوم النحر کے طلوع فجر تک تو فوت ہو گیا حج اوسکا اور جو یوم النحر کے طلوع فجر سے پہلے عرفہ
مین ٹھیرا تو اوس نے پا لیا حج کو ف عرفات مین ٹھیرنے کا وقت نوین تاریخ کے زوال سے یوم النحر کی فجر تک
ہے اس درمیان مین اگر ایک ساعت بھی عرفات مین ٹھیر جاویگا تو حج ملجاویگا جمہور علما کا یہی مذہب ہے **عَنْ**
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَدْرَكَهُ الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ وَلَمْ يَقِفْ بِعَرَفَةَ فَقَدْ فَاتَهُ
الْحَجُّ وَمَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ ترجمہ عروہ بن الزبیر
نے کہا کہ جب مزدلفہ کی رات کی صبح ہو گئی اور وہ عرفہ مین نہ ٹھیرا تو حج اوسکا فوت ہو گیا اور جو مزدلفہ کی رات
کو عرفہ مین ٹھیرا طلوع فجر سے پہلے تو پا لیا اوس نے حج کو کہا مالک نے کہ اگر غلام آزاد ہوا عرفات مین تو بھی حج
اوسکا فرض حج نہ ہوگا مگر جب اس نے احرام نہ باندہا ہو اور بعد آزادی کے احرام باندہکر یوم النحر کے فجر سے
پیشتر عرفات مین ٹھیر جاوے تو فرض حج اوسکا ادا ہو جاویگا اگر اوس نے طلوع فجر تک احرام نہ باندہا تو اوسکی
مثال ایسی ہوگی جیسے کسیکا حج فوت ہو گیا اور اس نے وقوف عرفہ مزدلفہ کی شب کے طلوع فجر تک نہ پایا تو اس
غلام پر فرض حج کا ادا کرنا لازم رہے گا **تَقْدِيْمُ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ** عورتون اور لڑکون کو آگے
روانہ کر دینے کا بیان **عَنْ** سَالِمٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ اَبْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
كَانَ يُقَدِّمُ اَهْلَهُ وَصِبْيَانَهُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى حَتّٰى يُصَلُّوا الصُّبْحَ بِمِنًى وَيَرْمُوْا قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَ النَّاسُ
ترجمہ سالم اور عبید اللہ سے جو دو بیٹے مین عبد اللہ بن عمر کے روایت ہے کہ اونکے باپ عبد اللہ بن عمر رض آگے روانہ کر دیتے
تھے عورتون اور بچون کو مزدلفہ سے منا کو تا کہ نماز صبح کی منا مین پڑہکر لوگون کے آنے سے اول کنکریان مار
[illegible]

مین نہایت تکلیف ہوتی ہے عن مولاۃ لاسماء بنت ابی بکر قالت جئنا مع اسماء بنت
ابی بکر منی بغلس قالت فقلت لہا لقد جئنا منی بغلس فقالت قد کنا نصنع ذلک مع من ہو
خیر منک ترجمہ اسماء بنت ابی بکر کے آزاد لونڈے سے روایت ہے کہ ہم اسماء بنت ابی بکر کے ساتھ منا مین آئی
اندہیرے منہ تو مین نے کہا کہ ہم منا مین اندہیرے منہ آئے اسماء نے کہا ہم ایسا ہی کرتے تہے اوس شخص کے ساتھ جو
تجہسے بہتر تہے **ف** یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین ساری رات رہنا
واجب نہین ہے بلکہ تہوڑی دیر ٹہیرنا کافی ہے عن مالک انہ سمع بعض اہل العلم یکرہ رمی الجمرۃ
حتی یطلع الفجر من یوم النحر ومن رمی فقد حل لہ النحر ترجمہ امام مالک نے سنا بعض اہل
علم سے مکروہ جانتے تہے کنکریان مارنا قبل طلوع فجر کے یوم النحر سے اور جس نے ماریں تو نحر اوسکو حلال
ہوگیا عن ہشام بن عروۃ ان فاطمۃ بنت المنذر اخبرتہ انہا کانت تری اسماء
بنت ابی بکر بالمزدلفۃ تامر الذی یصلی لہا ولاصحابہا الصبح یصلی لہم الصبح حین
یطلع الفجر ثم ترکب فتسیر الی منی ولا تقف ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت المنذر
دیکھتی تہین اسماء بنت ابی بکر کو مزدلفہ مین حکم کرتے تہین اوس شخص کو جو امامت کرتا تہا اونکی اور انکے ساتہیون
کی نماز مین کہ نماز پڑہاوے صبح کی فجر نکلتے ہی پہر سوار ہو کر منا کو آتین تہین اور توقف نہ کرتین تہین **السیر**
فی الدفعۃ عرفات سے لوٹتے وقت چلنے کا حال عن عروۃ بن الزبیر انہ قال سئل اسامۃ بن
زید وانا جالس معہ کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسیر فی حجۃ الوداع حین دفع
فقال کان یسیر العنق فاذا وجد فرجۃ نص ترجمہ عروہ بن الزبیر نے کہا کہ سوال ہوا اسامہ بن زید سے اور
مین بیٹہا تہا پاس انکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج وداع مین کس طرح چلاتے تہے اونٹ کو کہا اونہون نے
چلاتے تہے ذرا تیز جب جگہ پاتے تو خوب دوڑ کر چلاتے تہے **ف**
ذرا تیز چال کو عربی مین عنق کہتے ہین جس سے جانور کی گردن ہلے اور اس سے تیز چال کو نص کہتے ہین
کہا مالک نے کہا ہشام نے نص عنق سے زیادہ ہے عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یحرک
راحلتہ فی بطن محسر قدر رمیۃ بحجر ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر تیز کرتے تہے اپنے
اونٹ کو بطن محسر مین ایک ڈہیلے کی مار تک **ماجاء فی النحر فی الحج** حج مین نحر کرنے کا بیان عن
مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بمنی ہذا المنحر وکل منی منحر وقال فی
العمرۃ ہذا المنحر یعنی المروۃ وکل فجاج مکۃ وطرقہا منحر ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ

جگہ ہے اور سب راستے مکے کے نحر کی جگہ ہیں عن عائشة تقول خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم لخمس ليال بقين من ذي القعدة ولا نرى الا انه الحج فلما دنونا من مكة امر رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم من لم يكن معه هدي اذا طاف بالبيت وسعى بين الصفا والمروة ان يحل قالت
عائشة فدخل علينا يوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا فقالوا نحر رسول الله صلى الله عليه و
سلم عن ازواجه ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
جب پانچ راتیں باقی رہیں تھیں ذیقعدہ کی اور ہمکو گمان یہی تھا کہ آپ حج کو نکلے ہیں جب نزدیک پہنچے ہم
مکہ سے تو حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جسکے ساتھ ہدی نہ تھی کہ طواف اور سعی کر کے احرام
کھولڈالے کہا عائشہ نے کہ یوم النحر کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا پوچھا کہ یہ گوشت کہاں سے آیا لوگوں نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے نحر کیا ہے کہا یحیی نے میں نے یہ حدیث بیان کیا
قاسم بن محمد سے اونہوں نے کہا قسم خدا کی عمرہ نے یہ حدیث کو پورا پورا بیان کیا عن حفصة ام المومنين
انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما شان الناس حلوا ولم تحلل انت من عمرتك فقال
اني لبدت راسي وقلدت هديي فلا احل حتى انحر ترجمہ حضرت ام المومنین حفصہ سے روایت ہے کہ
انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا لوگوں نے احرام کھولڈالا اور آپ نے عمرہ کر کے اپنا احرام نہیں کھولا تو فرمایا
آپ نے میں نے تلبید کی اپنے سر کی (تلبید کہتے ہیں سر کے بالوں کو جما لینے کو گوند یا لعاب خطمی وغیرہ سے تاکہ بال پریشان
نہ ہوں) اور تقلید کی اپنی ہدی کی تو میں احرام نہ کھولوں گا جب تک نحر نہ کروں گا ف امام ابو حنیفہ اور امام احمد
کا استدلال اسی حدیث سے ہے کہ جو شخص تمتع کرے لیکن ہدی ساتھ لیجاوے اسکو عمرہ کر کے احرام کھولنا درست نہیں
یہانتک کہ حج سے فراغت ہو اور ہدی کو نحر کرے اور ایسا ہی جابر کی حدیث میں ہے جو صحیحین میں مروی ہے اور مالکیہ
اور شافعیہ نے اس میں خلاف کیا ہے العمل في النحر نحر کرنیکا بیان عن جعفر بن محمد عن ابيه
عن علي بن ابي طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نحر بعض هديه بيده ونحر غيره بعضه
ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدی کی بعض جانوروں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا
اور بعضوں کو اوروں نے ذبح کیا عن نافع ان عبد الله بن عمر قال من نذر بدنة فانه يقلدها نعلين
ويشعرها ثم ينحرها عند البيت او بمنى يوم النحر ليس لها محل دون ذلك ومن نذر جزورا من
الابل والبقر فلينحرها حيث شاء ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا جو شخص نذر کرے بدنہ کی (بدنہ
اونٹ یا گائے یا بیل کو کہتے ہیں جو بھیجا جاوے مکہ کو قربانی کے واسطے) تو اوسکے گلے میں دو جوتیاں لٹکا دے

نہین ہے اور جو شخص نذر کرے قربانی کی اونٹ یا گائے کی او سکو اختیار ہے کہ جہان چاہے نحر کرے عن ہشام بن عروۃ
ان اباہ کان ینحر بدنہ قیاما ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ انکے باپ عروہ نحر کرتے تھے اپنے اونٹون کو کھڑا
کر کے کہا مالک نے کسیکو درست نہین ہے کہ ہدی کی نحر سے پہلے سر منڈاوے اور نہ یہ درست ہے کہ یوم النحر کے طلوع فجر سے پیشتر
نحر کرے بلکہ نحر کرنا اور کپڑے بدلنا اور میل چھوڑانا اور سر منڈانا یہ سب کام دسوین تاریخ چاہیین اس سے پہلے درست نہین

باب ما جاء فی الحلاق سر منڈانیکا بیان عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قال اللہم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول اللہ قال اللہم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین
یا رسول اللہ قال والمقصرین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحم
کر حلق کرنیوالون پر صحابہ نے کہا اور قصر کرنے والون پر یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ رحم کر حلق کرنیوالون پر صحابہ
نے کہا اور قصر کرنیوالون پر یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اور قصر کرنے والون پر ف حلق کہتے ہین تمام سر منڈانیکو
اور قصر کہتے ہین بال کم کرنے کو کسی طرف سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے قصر سے اور قصر بھی کافی ہے
محمد بن الحسن نے کہا یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ انہ
کان یدخل مکۃ لیلا وہو معتمر فیطوف بالبیت وبین الصفا والمروۃ ویؤخر الحلاق حتی
یصبح قال ولکنہ لا یعود الی البیت فیطوف بہ حتی یحلق راسہ قال وربما دخل المسجد فاوتر
فیہ ولا یقرب البیت ترجمہ عبد الرحمان بن القاسم سے روایت ہے کہ انکے باپ قاسم بن محمد مکہ مین عمرہ کا احرام
باندھ کر رات کو آتے اور طواف و سعی کر کے حلق مین تاخیر کرتے صبح تک لیکن جب تک حلق نہ کرتے بیت اللہ کا طواف
نہ کرتے اور کبھی مسجد مین آکر وتر پڑہتے لیکن بیت اللہ کے قریب نہ جاتے ف کیونکہ جبتک حلق نہین کیا عمرہ کا احرام
نہین کہلا اگر قبل اسکے طواف کرین تو ایک عمرہ مین دو طواف ہو جاوین کہا مالک نے (فرمایا اللہ تعالے نے
ولیقضوا تفثہم چاہیے کہ نکالین تفث اپنا) تفث کہتے ہین سر منڈانیکو اور کپڑے بدلنے کو اور جو اوسکے متعلق ہین
ف بعضون نے تفث کے معنے میل کچیل کے رکہے ہین یعنے دور کرین میل اپنا اور نہاوین کپڑے بدلین اور
بعضون نے تفث کے معنے حاجت کے رکہے ہین (محلی) سوال ہوا مالک سے کہ ایک شخص حلق بھول گیا حج مین
کیا وہ مکہ مین حلق کرے جواب دیا ہان کرے لیکن منا مین حلق کرنا اچھا ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم اتفاقی
ہے کہ کوئی شخص سر نہ منڈاوے اور بال نہ کترا وے یہانتک کہ نحر کرے ہدی کو اگر اوسکے ساتھ ہو اور جو چیزین احرام
مین حرام ہین انکا استعمال نہ کرے جبتک احرام نہ کہولے منا مین یوم النحر کو کیونکہ فرمایا اللہ تعالے نے ولا
تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الہدی محلہ ترجمہ مت منڈاو سرونکو اپنے جب تک ہدی اپنی جگہ پہونچ
جاوے [illegible] عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا افطر من رمضان و

سر منڈانیکا بیان

هو يريد الحج لم يأخذ من رأسه ولا من لحيته شيئا حتى يحج ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب رمضان
کے روزوں سے فارغ ہوتے اور حج کا قصد ہوتا تو سر اور داڑھی کے بال نہ لیتے یہانتک کہ حج کرتے کہا مالک نے یہ امر کچھ سب لوگوں پر
واجب نہیں ہے عن نافع ان عبد الله بن عمر كان اذا حلق في حج او عمرة اخذ من لحيته وشاربه ترجمہ نافع سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب حلق کرتے حج یا عمرے میں تو اپنی داڑھی اور مونچھ کو بال لیتے عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن ان رجلا
اتى القاسم بن محمد فقال اني افضت وافضت معي باهلي ثم عدلت الى شعب فذهبت لادنو من اهلي فقالت
اني لم اقصر من شعري بعد فاخذت من شعرها باسناني ثم وقعت بها فضحك القاسم بن محمد وقال مرها فلتأخذ
من شعرها بالجلمين ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا قاسم بن محمد پاس اور اس نے کہا کہ میں نے طواف
الافاضہ کیا اور میرے ساتھ میری بی بی نے بھی طواف الافاضہ کیا پھر میں ایک گھاٹی کی طرف گیا تاکہ صحبت کروں اپنی بی بی
سے وہ بولی کہ میں نے ابھی بال نہیں کترائے میں نے دانتوں سے اوس کے بال کترے اور اس سے صحبت کی قاسم بن محمد ہنسے اور کہا
کہ حکم کر اپنی عورت کو کہ بال کترے قینچی سے ف اور مرد پر کچھ لازم نہیں آیا کیونکہ طواف الافاضہ کے بعد صحبت درست ہے
مگر اتنا قصور ہوا کہ عورت کے قصر سے پہلے صحبت کی سو کہا مالک نے کہ میرے نزدیک اولی یہ ہے کہ وہ مرد ایک قربانی کرے
کیونکہ عبد اللہ بن عباس نے کہا ہے جو شخص ارکان حج سے کوئی رکن بھول جاوے تو وہ ایک قربانی کرے عن عبد الله بن عمر
انه لقي رجلا من اهله يقال له المجبر قد افاض ولم يحلق ولم يقصر جهل ذلك فامره عبد الله بن عمر ان
يرجع فيحلق او يقصر ثم يرجع الى البيت فيفيض ترجمہ عبد اللہ بن عمر اپنے عزیزوں میں سے ایک شخص سے ملے جسکا نام مجبر تھا
(وہ بھتیجے تھے عبد اللہ بن عمر کے عبد الرحمان بن عمر کے بیٹے) اونہوں نے طواف الافاضہ کر لیا تھا اور نہ حلق کیا نہ قصر
نادانی سے تو حکم کیا انکو عبد اللہ بن عمر نے لوٹ جانیکا اور حلق یا قصر کر کے آنے اور طواف الزیارۃ دوبارہ کرنیکا عن
مالك انه بلغه ان سالم بن عبد الله كان اذا اراد ان يحرم دعا بالجلمين فقص شاربه واخذ من لحيته
قبل ان يركب وقبل ان يهل محرما ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر جب ارادہ کرتے احرام کا
تو قینچی منگاتے اور مونچھ اور داڑھی کے بال لیتے قبل سواری کے اور قبل لبیک کہنے کے احرام باندھ کر

التلبيد

تلبید کا بیان (اوسکے معنے اوپر بیان ہوئے) عن عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب قال من ضفر فليحلق
ولا تشبهوا بالتلبيد ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص بال گوندھے (احرام کے وقت
وہ سر منڈاوے احرام کھولتے وقت) اور اس طرح بال نہ گوندھو کہ تلبید سے مشابہت ہو جاوے ف کیونکہ حضرت عمر کے
نزدیک جو شخص تلبید کرے اوسکو قصر درست ہے مگر جو بال گوندھے اوسکو سر منڈانا ضرور ہے تو فرمایا کہ اس طرح سر نہ گوندھو
کہ تلبید معلوم ہو حلق سے بچنے کیواسطے عن سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب قال من عقص راسه

جو بڑا باندھے یا گوندھ لیوے یا تلبید کرے بالوں کو (احرام کے وقت) تو واجب ہو گیا اوس پر سر منڈانا **ف** یہی قول ہے جمہور
علما کا مثل مالک اور ثوری اور احمد اور شافعی کا اور حنفیہ کے نزدیک اختیار ہے خواہ قصر کرے یا حلق اور شافعی کا قول جدید
بھی یہی ہے۔ یہ اثر مخالف ہے اوس اثر کے جو ابھی گذرا شاید اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دو روایتیں ہوں
واللہ اعلم **الصلوۃ فی البیت و تقصیر الصلوۃ و تعجیل الخطبۃ بعرفۃ** بیت اللہ کے اندر نماز
پڑھنے کا اور عرفات میں نماز قصر کرنے اور خطبہ جلدی پڑھنے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو و اسامۃ بن زید و بلال بن رباح و عثمان بن طلحۃ الحجبی فاغلقھا علیہ
و مکث فیھا قال عبد اللہ فسالت بلالا حین خرج ما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جعل
عمودا عن یسارہ و عمودین عن یمینہ و ثلاثۃ اعمدۃ وراءہ و کان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ
ثم صلی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ شریف کے اندر اور انکے ساتھ
اسامہ بن زید اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ تھے تو دروازہ بند کر لیا اور وہاں ٹھیرے رہے عبد اللہ نے کہا میں نے
بلال سے پوچھا جب نکلے کہ کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کہا اونہوں نے ایک ستون کو بائیں طرف کیا اور
دو ستون داہنی طرف اور تین ستون پیچھے اپنے اور خانہ کعبہ میں ان دنوں چھہ ستون تھے پھر نماز پڑھی آپنے **ف**
صحیحین میں ہے کہ دو رکعتیں آپنے پڑہیں اور ایک روایت میں ہے کہ باب کعبہ کیطرف آپنے پشت کی اور دیوار کعبہ
سے تین ہاتھ کا فاصلہ رہا نماز پڑھی **عن** سالم بن عبد اللہ قال کتب عبد الملک بن مروان الی الحجاج بن یوسف
ان لا تخالف عبد اللہ بن عمر فی شیء من امر الحج قال فلما کان یوم عرفۃ جاءہ عبد اللہ بن عمر حین زالت
الشمس و انا معہ فصاح بہ عند سرادقہ این ھذا فخرج علیہ الحجاج و علیہ ملحفۃ معصفرۃ فقال ما لک یا ابا
عبد الرحمن فقال الرواح ان کنت ترید السنۃ فقال ھذہ الساعۃ فقال نعم قال فانظرنی حتی افیض
علی ماء ثم اخرج فنزل عبد اللہ حتی خرج الحجاج فسار بینی و بین ابی فقلت لہ ان کنت ترید ان
تصیب السنۃ الیوم فاقصر الخطبۃ و عجل الصلوۃ فجعل ینظر الی عبد اللہ بن عمر کیما یسمع ذلک منہ فلما
رای ذلک عبد اللہ بن عمر قال صدق **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ لکھا عبد الملک بن مروان نے
(جب وہ خلیفہ تھا) حجاج بن یوسف ثقفی ظالم خونخوار کو جب وہ آیا تھا عبد اللہ بن الزبیر سے لڑنے کو اور انکو شہید کرکے حاکم بنا
تھا کہ نہ خلاف کیجیو عبد اللہ بن عمر کا کسی بات میں حج کی کاموں میں سے کہا سالم نے جب عرفہ کا روز ہوا تو عبد اللہ بن عمر
زوال ہوتے ہی آئے اور میں بھی انکے ساتھ اور پکارا حجاج کے خیمہ کے پاس کہ کہاں ہے حجاج تو نکلا حجاج ایک چادر کسم میں
رنگی ہوئی اوڑھے ہوئے **ف** حالانکہ احرام میں کسم کا رنگ ممنوع ہے مگر حجاج ایسا ظالم فاسق فاجر تھا کہ اوس نے

قتل کیا تو اوسکو اتنی تخفیف ممنوعات کا کیا خیال ہوگا اسیوجہ سے عبد اللہ بن عمر نے اوسپر منع کیا **ف** اور کہا اوسکو عبد الرحمٰن
کیا ہے اور ہمون نے جواب دیا کہ اگر سنت کی پیروی چاہتا ہے تو چل حجاج بولا ابھی اونھون نے کہا ہان ابھی حجاج نے کہا جو تھوڑی
مہلت دو کہ مین نہالون پھر نکلتا ہون عبد اللہ بن عمر سواری پر سے اوتر پڑے پھر حجاج نکلا اسوقت میر اور میرے باپ عبد اللہ
کے بیچ مین آگیا مینے اسے کہا اگر تجہہ کو سنت کی پیروی منظور ہے تو آج کے روز خطبہ کو کم کر اور نماز جلدی پڑہ وہ عبد اللہ
کیطرف دیکھنے لگا تاکہ اوسے سنے جب عبد اللہ نے یہ دیکھا تو کہا سچ کہا سالم نے **صلٰوۃ منی یوم الترویۃ**
والجمعۃ بمنی وعرفۃ منا مین آٹھوین تاریخ نمازون کا بیان اور جمعہ منا اور عرفہ مین آنیکا بیان **عن**
نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یصلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء والصبح بمنی ثم یغدو اذا طلعت
الشمس الی عرفۃ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نماز پڑہتے تہے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی منا مین پھر
صبحکو جب آفتاب نکل آتا تو عرفات کو جاتے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم اتفاقی ہے کہ امام ظہر کی نماز مین عرفات
مین قرات کو جہر سے نہ پڑہے اور خطبہ پڑہے عرفہ کے روز اور نماز عرفہ کی درحقیقت وہی ظہر ہے مگر اوس مین قصر ہو گیا
کیونکہ **ف** جو لوگ مکہ کے رہنے والے ہین وہ بھی قصر کرین عرفات مین اور جو باہر کے رہنے والے ہین وہ بھی قصر کرین مگر جو منا یا عرفات کے رہنے والے ہین وہ قصر نکرین
یہ مذہب امام مالک کا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکہ والون کو عرفات مین قصر درست نہین ہے کہا مالک نے اگر عرفہ
کے دن جمعہ پڑے یا یوم النحر یا ایام التشریق کو جمعہ آپڑے تو ان دنون مین نماز جمعہ کی نہ پڑہی جاوے **ف**
اسواسطے کہ اجماعًا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حج جمعہ کے دن واقع ہوا تہا تو آپنے ظہر کی نماز پڑہی پھر
عصر کی اور بیچ مین کوئی نفل نہ پڑہا (مسلم) **صلٰوۃ المزدلفۃ** مزدلفہ مین نماز کا بیان **عن** عبد اللہ
بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفۃ جمیعا **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ مین ملاکر **ف** جیسے عرفات
مین ظہر اور عصر کی ملاکر پڑہی تہی **عن** اسامۃ بن زید یقول دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ
حتی اذا کان بالشعب نزل فبال فتوضا فلم یسبغ الوضوء فقلت لہ الصلٰوۃ یا رسول اللہ فقال الصلٰوۃ
امامک فرکب فلما جاء المزدلفۃ فتوضا فاسبغ الوضوء ثم اقیمت الصلٰوۃ فصلی المغرب ثم اناخ
کل انسان بعیرہ فی منزلہ ثم اقیمت العشاء فصلاہا ولم یصل بینہما شیئا **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوٹے عرفات سے یہانتک کہ جب پہنچے گہاٹی میں اوترے اور پیشاب کیا اور وضو
کیا لیکن پورا وضو نکیا مینے کہا نماز یا رسول اللہ آپنے فرمایا آگے ہے نماز پہر سوار ہوئے جب مزدلفہ مین آئے اوترے
اور پورا وضو کیا پہر تکبیر ہوئی تو نماز پڑہی مغرب کی بعد اسکے ہر شخص نے اپنا اونٹ اپنی جگہہ مین بٹہایا پہر تکبیر ہوئی عشا کی آپنے عشا کی

ف منا مین آٹھوین تاریخ نمازون کا بیان اور جمعہ منا اور عرفہ مین آنیکا بیان

ف مزدلفہ مین نماز کا بیان

مزدلفہ مین عشا کیوقت مغرب کی نماز پڑہی یہ جمع تاخیر ہی عَنْ اَبِی اَیُّوبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَۃِ جَمِیْعًا ترجمہ ابو ایوب انصاری نے حجۃ الوداع مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب و عشا ملا کر مزدلفہ مین پڑہین عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ
وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَۃِ جَمِیْعًا ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر مغرب و عشا مزدلفہ مین ایک ساتھ پڑہتے تہے ۔

صلوۃ منی منی کی نماز کے بیان مین کہا مالک نے مکہ کے رہنے والے جب حج کو جاوین تو منا مین قصر کرین دو
دو رکعتین پڑہین جب تک حج سے لوٹین عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الصَّلٰوۃَ بِمِنًی
رَکْعَتَیْنِ وَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ صَلَّاھَا بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّاھَا بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَاَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ صَلَّاھَا
بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ شَطْرَ اِمَارَتِہٖ ثُمَّ اَتَمَّھَا بَعْدَ ذٰلِکَ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتون
نماز کی منی مین دو رکعتین پڑہین (یعنے قصر کیا) اور ابو بکر نے بہی وہان دو رکعتین پڑہین اور عمر بن الخطاب نے بہی دو رکعتین
وہان پڑہین اور عثمان بن عفان نے بہی دو رکعتین پڑہین منا مین آدہی خلافت تک بعد اسکے پوری پڑہنے لگے ف کیونکہ
قصر اور اتمام دونو درست ہین مسافر کو اتمام مین زیادہ مشقت ہی اس واسطے حضرت عثمان نے اسکو اختیار کیا
بعضون نے یہ کہا ہے کہ انہون نے بعد حج کے نیت اقامت کی کر لی تہی بعضون نے کہا وہان انہون نے نکاح کیا
تہا بعضون نے کہا اس سال بدوی لوگ بہت آئے تہے تو پوری نماز پڑہی تا کہ ان کو معلوم ہو کہ اصل چار رکعتین ہین
واللہ اعلم عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا قَدِمَ مَکَّۃَ صَلّٰی بِہِمْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ یَا
اَھْلَ مَکَّۃَ اَتِمُّوْا صَلَاتَکُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ ثُمَّ صَلّٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَکْعَتَیْنِ بِمِنًی وَلَمْ یَبْلُغْنَا اَنَّہٗ قَالَ لَہُمْ شَیْئًا
ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب جب مکہ مین آئے تو دو رکعتین پڑہکر لوگون سے کہا اے مکہ والو تم اپنی نماز پوری
کرو کیونکہ ہم مسافر ہین پہر منا مین بہی حضرت عمر نے دو ہی رکعتین پڑہین لیکن ہمکو یہ نہین پہونچا کہ وہان کچہ کہا ف
کیونکہ مکہ مین کہہ چکے تہے ان لوگونکو معلوم ہو چکا تہا کہ حضرت عمر اور انکے ساتھی مسافر ہین پہر منا مین دوبارہ آگاہ
کرنیکی کیا ضرورت تہی علاوہ اسکے امام مالک کے نزدیک مکہ والونکو بہی منا مین قصر کرنا چاہیے عَنْ اَسْلَمَ الْعَدَوِیِّ اَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلّٰی لِلنَّاسِ بِمَکَّۃَ رَکْعَتَیْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ یَا اَھْلَ مَکَّۃَ اَتِمُّوْا صَلَاتَکُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ ثُمَّ
صَلّٰی عُمَرُ رَکْعَتَیْنِ بِمِنًی وَلَمْ یَبْلُغْنَا اَنَّہٗ قَالَ لَہُمْ شَیْئًا ترجمہ اسلم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے مکہ مین دو رکعتین
پڑہکر لوگون سے کہا اے مکہ والو تم اپنی نماز پوری کرو کیونکہ ہم مسافر ہین پہر منا مین بہی حضرت عمر نے دو ہی رکعتین پڑہین لیکن
ہمکو یہ نہین پہونچا کہ وہان کچہ کہا ہو سوال ہوا مالک سے کہ اہل مکہ عرفات مین چار رکعتین پڑہین یا دو رکعتین اور امیر الحاج
بہی اگر مکہ کا رہنے والا ہو تو وہ ظہر اور عصر کی عرفات مین چار رکعتین پڑہے یا دو رکعتین اور اہل مکہ جب تک
منا مین رہین تو قصر کرین یا نہین تو جواب دیا کہ اہل مکہ منا اور عرفات مین جبتک ہین دو دو رکعتین پڑہین

اور قصر کرتے رہین مکہ مین ہو نچنے تک اور امیر الحاج اگر مکہ کا رہنے والا ہو تو وہ بھی قصر کریگا عرفہ اور منی مین کہا مالک نے اگر کوئی منا کا رہنے والا ہو تو وہ قصر نہ کرے بلکہ چار رکعتین پڑھے جبتک منا مین رہے اسیطرح اگر کوئی عرفات کا رہنے والا ہو وہ بھی وہان قصر نہ کرے صلوٰۃ المقیم بمکۃ ومنی مقیم کی نماز کا بیان مکہ اور منا مین کہا مالک نے جو شخص ذیحجہ کا چاند دیکھتے ہی مکہ مین آگیا اور حج کا احرام باندھا تو وہ جبتک مکہ مین ہے چار رکعتین پوری پڑھے اسواسطے کہ اوسنے چار راتون سے زیادہ رہنے کی نیت کر لی ف اور امام مالک کے نزدیک جب چار راتون سے زیادہ ٹہیرنے کی نیت ہو تو اتمام کرنا چاہیے تکبیر ایام التشریق ایام تشریق کی تکبیر کا بیان عن یحیی بن سعید انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب خرج الغد من یوم النحر حین ارتفع النہار شیئا فکبر فکبر الناس بتکبیرہ ثم خرج الثانیۃ من یومہ ذلک حین ارتفع النہار فکبر فکبر الناس بتکبیرہ ثم خرج حین زاغت الشمس فکبر فکبر الناس بتکبیرہ حتی یتصل التکبیر ویبلغ البیت فیعرف الناس ان عمر قد خرج یرمی ترجمہ یحیی بن سعید کو پہونچا کہ حضرت عمر بن الخطاب گیارہوین تاریخ نکلے جب کچھ دن چڑہا تو تکبیر کہی اور لوگون نے بھی انکی ساتھ تکبیر کہی پہر دوسرے دن نکلے جب کچھ دن نکلا اور تکبیر کہی اور لوگون نے بھی انکے ساتھ تکبیر کہی پہر نکلے تیسرے دن جب آفتاب ڈہل گیا اور تکبیر کہی اور لوگون نے بھی انکے ساتھ تکبیر کہی تا کہ ایک تکبیر دوسری تکبیر سے ملتے ملتے آواز بیت اللہ کو پہونچی اور لوگ جانین کہ حضرت عمر رمی کرنیکو نکلے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ ایام تشریق مین ہر نماز کے بعد تکبیر کہی جاوے اور شروع کیجاوے تکبیر یوم النحر مین ظہر کی نماز کے بعد سے اور ختم ہو تیرہوین تاریخ کی فجر پر امام تکبیر کہے اور لوگ اوسکے ساتھ تکبیر کہین جب نماز سے فارغ ہون اور یہ تکبیر مرد اور عورت سب پر واجب ہے خواہ جماعت سے نماز پڑہین یا اکیلے پڑہین منا مین ہون یا اور ملکون مین اور حجاج بعید کو چاہیے کہ منا مین امام الحاج اور حجاج قریب امام کے پیروی کرین رمی جمار و تکبیرات مین کیونکہ اس تقدیر پر جب وہ پڑہین گے اور احرام تمام ہو جاویگا تو سب حجاج حل مین برابر رہینگے یعنے مناسک حج سے فارغ ہونے مین یہ سب برابر رہینگے مگر جو لوگ حاجی نہین ہین وہ لوگ حجاج کی پیروی نکرین مگر تکبیرات تشریق مین ف یعنے جب حاجی تکبیر کہین تو وہ بھی انکے ساتھ تکبیر کہہ لین لیکن اور افعال مین مثل رمی جمار وغیرہ کے حاجیون کی اقتدا نکرین مخفی نرہے کہ جس عبارت کا یہ ترجمہ ہی کہ حجاج کو چاہیے کہ منا مین امام الحاج کی پیروی کرین الخ وہ عبارت نسخہ موطا مطبوعہ مطبع احمدی ۱۲۶۰ھ ہجری مین موجود ہے اور زرقانی نے بھی سکو لیا ہے مگر صاحب مجلے اور مصنف نے نہین لیا ہے اس عبارت کا مطلب بخوبی واضح نہین ہوتا ہے چند معنے اس عبارت کے ہو سکتے ہین یہ معنے جو مرقوم ہوئے بہ نسبت سب معانی کے اقرب معلوم ہوتے ہین گو ان مین بھی فی الجملہ تعبد ہے کہا مالک نے ایام معدودات سے کلام اللہ مین ایام تشریق مراد ہین ف فرمایا اللہ تعالیٰ نے واذکروا اللہ فی ایام معدودات ترجمہ اور یاد کرو اللہ کو گنتی کے دنون مین مراد ان

دنون سے ایام تشریق ہین **صَلٰوۃُ الْمُعَرَّسِ وَالْمُحَصَّبِ** معرس اور محصب کی نماز کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِیْ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ فَصَلّٰی بِھَا قَالَ نَافِعٌ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا بطحا مین جو ذو الحلیفہ مین ہے اور نماز پڑھی وہان کہا نافع نے اور عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** معرس ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل مکہ کی راہ پر اور بطحا اس مقام کو کہتے ہین جہان کنکریان زیادہ ہون اور محصب ایک مقام ہے مکہ سے ایک میل کے فاصلہ پر جب منا سے لوٹ کر آتے ہین تو تھوڑی دیر وہان ٹھیرتے ہین کہا مالک نے جو شخص حج کر کے مدینہ کو لوٹ کر جاوے تو وہ معرس مین ٹھیرے اور نماز پڑھے اور جو نماز کا وقت نہ ہو تو ٹھیر جاوے جبتک نماز کا وقت آوے پھر جتنی رکعتین چاہے پڑھے کیونکہ مجھے پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان اتر کر ٹھیرے اور عبد اللہ بن عمر نے بھی وہان اونٹ بٹھایا **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یُصَلِّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ یَدْخُلُ مَکَّۃَ مِنَ اللَّیْلِ فَیَطُوْفُ بِالْبَیْتِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا محصب مین پڑھتے پھر مکہ مین جاتے رات کو اور طواف کرتے خانہ کعبہ کا **اَلْبَیْتُوْتَۃُ بِمَکَّۃَ لَیَالِیَ مِنًی** منا کے دنون مین راتونکو مکہ مین رہنے کا بیان **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّہٗ قَالَ زَعَمُوْا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَبْعَثُ رِجَالًا یُدْخِلُوْنَ النَّاسَ مِنْ وَّرَاءِ الْعَقَبَۃِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ لوگون نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب چند آدمیونکو مقرر کرتے اس بات پر کہ لوگونکو پھیر دین منا کی طرف جمرہ عقبہ کے پیچھے سے **ف** بعض لوگ یہ چاہتے ہین کہ ۱۱۔ ۱۲ شب کو مکہ مین جا کر رہین اور دنکو منا مین رہین تو حضرت عمر نے کچھ لوگ مقرر کر دیے جمرہ عقبہ پر کہ جو شخص اس ارادہ سے مکہ کو جاوے اوسکو واپس کر دین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا یَبِیْتَنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْحَاجِّ لَیَالِیَ مِنًی مِنْ وَّرَاءِ الْعَقَبَۃِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا کوئی حاجی منا کی راتون مین جمرہ عقبہ کے ادھر نہ رہے **ف** جمرہ عقبہ حد ہے منا کی اس سے جب آگے بڑھیے تو مکہ کی حد ہے **عَنْ** ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ فِی الْبَیْتُوْتَۃِ بِمَکَّۃَ لَیَالِیَ مِنًی لَا یَبِیْتَنَّ اَحَدٌ اِلَّا بِمِنًی **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ انکے باپ عروہ بن الزبیر نے کہا کہ منا کی راتون مین کوئی مکہ مین نہ رہے بلکہ منا مین **رَمْیُ الْجِمَارِ** کنکریان مارنیکا بیان **عَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ وُقُوْفًا طَوِیْلًا حَتّٰی یَمَلَّ الْقَائِمُ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمر بن الخطاب ٹھہرتے تھے جمرہ اولی اور وسطے کے پاس **ف** بعد رمی کے دعا کرنے کو **ف** بڑی دیر تک کہ تھک جاتا تھا کھڑا ہونے والا **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ وُقُوْفًا طَوِیْلًا یُکَبِّرُ اللّٰہَ وَیُسَبِّحُہٗ وَیَحْمَدُہٗ وَیَدْعُو اللّٰہَ وَلَا یَقِفُ عِنْدَ جَمْرَۃِ الْعَقَبَۃِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جمرہ اولے اور وسطے کے پاس ٹھیرتے تھے بڑی دیر تک تکبیر کہتے اور تسبیح اور تحمید پڑھتے اور دعا مانگتے اللہ جل جلالہ سے اور جمرہ عقبہ کے پاس نہ ٹھیرتے

ف منا کے دنون مین مکہ مین رہنے کا بیان

ف کنکریان مارنے کا بیان

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یکبر عند رمی الجمار کلما رمی بحصاۃ ترجمہ نافع سے روایت ہے
کہ عبد اللہ بن عمر کنکریاں مارتے وقت تکبیر کہتے ہر کنکری مارنے پر کہا مالک نے کہ میں نے سنا بعض اہل علم سے کہتے تھے
کنکریاں اتنی اتنی ہونی چاہییں کہ دو انگلیوں سے اسکو مار سکیں ف اور حدیث میں ایسا ہی وارد ہے کہ علیکم
بمثل حصی الخذف لا بہ یہیں تھے کنکریاں ایسی چھوٹی ہوں کہ انگشت شہادت پر رکھ کے انگوٹھے سے مار سکیں اسکا
اندازہ کیا ہے کہ باقلا کے دانوں کی برابر ہوں کہا مالک نے میرے نزدیک ذرا اس سے بڑی ہونی چاہییں ف
یہ قول امام مالک کا موجب تعجب ہے کہ حدیث میں چھوٹی کنکریاں آئی ہیں اور یہ بڑی تجویز کرتے ہیں مگر شاید امام مالک کو
یہ حدیث نہ پہونچی ہو ورنہ قافی اسیوجہ کو اختیار کیا ہے ورنہ امام مالک حدیث کے خلاف کبھی اختیار نہ کرتے ٭

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من غربت له الشمس من اوسط ایام التشریق وھو بمنی
فلا ینفرن حتی یرمی الجمار من الغد ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جسکو آفتاب ڈوب جاوے
بارھویں تاریخ منا میں تو وہ نہ جاوے جبتک تیرھویں تاریخ رمی نہ کرے ف منا سے بارھویں تاریخ کو بعد رمی کے
نکل جانا درست ہے لیکن اگر بارھویں کو ٹھیر گیا اور آفتاب ڈوب گیا منا میں تو پھر نہیں اسکا جب تک تیرھویں
تاریخ رمی نہ کرے عن القاسم بن محمد ان الناس کانوا اذا رموا الجمار مشوا ذاھبین وراجعین واول
من رکب معویۃ بن ابی سفیان ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ لوگ جب رمی کرنے جاتے تو پیدل جاتے اور پیدل
آتے سب سے پہلے معاویہ بن ابی سفیان رمی کیواسطے سوار ہوئے ف کیونکہ وہ موٹے آدمی تھے اور انکو ہجوم میں پیادہ
جانا اور آنا دشوار تھا مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ میں ایسے مقاموں میں سوار ہونیکو عزت اور افتخار کا باعث سمجھتے ہیں
اور یہ نہیں جانتے کہ جو امر خلاف سنت ہے اس میں آخرت کی ذلت ہے گو دنیا میں عزت ہو عن مالک انه سال
عبد الرحمن بن القاسم من این کان القاسم یرمی جمرۃ العقبۃ فقال من حیث تیسر ترجمہ امام مالک نے پوچھا
عبد الرحمن بن القاسم سے کہ قاسم بن محمد کہاں سے رمی کرتے تھے جمرہ عقبہ کی بولے جہاں سے ممکن ہوتا ف یعنے
اوپر یا نیچے سے مگر نیچے سے رمی کرنا افضل اور مسنون ہے سوال ہوا مالک سے کہ لڑکے اور مریض کی طرف سے رمی
کرنا درست ہے جواب دیا ہاں درست ہے مگر مریض اپنے ڈیرے میں اسوقت تکبیر کہے وقت تاک کر اور ایک قربانی کرے
پھر اگر وہ مریض ایام تشریق کے اندر اچھا ہو جاوے تو اپنے آپ وہ رمی ادا کرے اور ہدی دیوے کہا مالک نے جو شخص
بے وضو کنکریاں مارے یا صفا مروہ کے بیچ میں دوڑے تو اسپر اعادہ لازم نہیں مگر جان بوجھکر ایسا نہ کرے

عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول لا ترمی الجمار فی الایام الثلثة حتی تزول الشمس ترجمہ
نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے تینوں دنوں میں رمی بعد زوال کے کیجاوے ف یعنی ۱۱
۱۲ - ۱۳ - کو اور دسویں تاریخ زوال سے اول کرے یا بعد جب ممکن ہو لیکن زوال کے پہلے مسنون ہے - ابو حنیفہ

تک نزدیک اسکی رمی قبل زوال کے بھی درست ہے **الرخصۃ فی رمی الجمار** رمی جمار مین رخصت کا بیان

عن عاصم بن عدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارخص لرعاء الابل فی البیتوتۃ یرمون یوم النحر ثم یرمون الغد او من بعد الغد لیومین ثم یرمون یوم النفر **ترجمہ** عاصم بن عدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اونٹ والون کو رات اور کہین بسر کرنیکے سوا منا کے **ف** کیونکہ انکو اپنے اونٹ چرانیکے اور اونٹون کی محافظت کی ضرورت پڑتی ہے اگر وہ منا مین رات کو رہین تو انکے اونٹ چوری ہوجاوین اگر اونٹون کو اپنے ساتھہ رکھین تو آدمیون کی ہجوم کی وجہ سے آدمیون کو اور اونٹون کو تکلیف ہو اسواسطے آپنے انکو اجازت دی کہ وہ رات کو اور مقام مین بھی رہ سکتے ہین اور کسیکو درست نہین کہ منا کی راتون مین سوا منا کے اور کہین رہے **ف** وہ لوگ رمی کرلین یوم النحر کو پھر دوسرے دن یا تیسرے دن دونون پھر اگر رہین تو چوتھے دن بھی رمی کرین **عن** عطاء بن ابی رباح انہ سمعہ یذکر انہ ارخص للرعاء ان یرموا باللیل یقول فی الزمان الاول **ترجمہ** عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ زمانہ اول مین یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اونٹ چرانیوالے کو اجازت تھی رات کو رمی کرنے کی **ف** اس خیال سے کہ شاید کامون کی وجہ سے انکو دن کو فرصت نہو اور جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ رمی رات کو جائز ہے کہا مالک نے عاصم بن عدی کی حدیث جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہے اونٹ چرانیوالون کو رمی جمار مین اوسکی تفسیر یہ ہے کہ وہ رمی کرین یوم النحر کو پھر جب گیارہوین تاریخ گذر جاوے تو بارہوین تاریخ گیارہوین کی رمی کرکے بارہوین کی رمی بھی کرین پھر اگر بارہوین کو اونکا جانا ہوجاوے تو بہتر ہے ورنہ تیرہوین تاریخ کو اگر ٹھیرین تو لوگون کے ساتھہ رمی کرکے جاوین

عن نافع ان ابنۃ اخ لصفیۃ بنت ابی عبید نفست بالمزدلفۃ فتخلفت ہی وصفیۃ حتی اتتا منی بعد ان غربت الشمس من یوم النحر فامرہما عبد اللہ بن عمر ان ترمیا الجمرۃ حین اتتا منی ولم یر علیہما شیئا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ صفیہ بنت ابی عبید کے بھتیجی کو نفاس ہوا مزدلفہ مین تو وہ اور صفیہ ٹھیر گئین یہانتک کہ منا مین جب پہونچین کہ آفتاب ڈوب گیا یوم النحر کو تو حکم کیا ان دونون کو عبد اللہ بن عمر نے کنکریان مارنیکا جب آئین وہ منا مین اور کوئی جزا انپر لازم نکی **سوال** ہوا مالک سے کہ اگر کوئی شخص بھولجاوے رمی کرنا کسی جمرہ کی کسی تاریخ مین منا کے دنون مین یہانتک کہ شام ہوجاوے تو جواب دیا کہ جب یاد آوے رات یا دن کو رمی کرے جیسے نماز جو کوئی بھولجاوے پھر یاد کرے رات یا دن کو تو پڑھ لے البتہ اگر مکہ مین چلا آیا اسوقت یاد آیا یا جب منا سے نکل گیا اسوقت خیال آیا تو ہدی واجب ہوگی

الافاضۃ طواف الافاضۃ طواف الزیارۃ کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب خطب الناس بعرفۃ وعلمہم امر الحج وقال لہم فیما قال اذا جئتم منی فمن رمی الجمرۃ فقد حل لہ ما حرم علی الحاج الا النساء والطیب لا یمس احد نساء ولا طیبا حتی یطوف

بالبیت ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے خطبہ پڑھا عرفات میں اور سکھائے انکو ارکان حج کے اور کہا ان
سے جب تم آؤ منا میں اور کنکریاں مار چکو تو سب چیزیں درست ہو گئیں تمہارے واسطے جو حرام تھیں احرام میں مگر عورتوں
سے صحبت کرنا اور خوشبو لگانا کوئی شخص تم میں سے صحبت نہ کرے اور نہ خوشبو لگاوے جب تک طواف نہ کرے خانہ
کعبہ کا عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب قال من رمی الجمرة وحلق وقصر ونحر هدیا ان کان
معہ فقد حل لہ ما حرم علیہ الا النساء والطیب حتی یطوف بالبیت ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت
عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص کنکریاں مارے اور سر منڈاوے یا بال کترا دے اور اسکے ساتھ اگر ہدی ہو تو نحر کرے پس
حلال ہو جاوینگی اسپر وہ چیزیں جو حرام تھیں مگر صحبت کرنا عورتوں سے اور خوشبو لگانا درست نہ ہوگا طواف
الزیارت تک دخول الحائض مكة حائضہ کو مکہ میں جانیکا بیان عن عائشة ام المؤمنين انها
قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع فاهللنا بعمرة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان
معه هدي فليهلل بالحج مع العمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا قالت فقدمت مكة وانا حائض فلم اطف
بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انقضي راسك وامتشطي واهلي
بالحج ودعي العمرة قالت ففعلت فلما قضينا الحج ارسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن ابي بكر الى
التنعيم فاعتمرت فقال هذه مكان عمرتك فطاف الذين اهلوا بالعمرة بالبيت وبين الصفا والمروة ثم حلوا
ثم طافوا طوافا آخر بعد ان رجعوا من منى لحجهم واما الذين كانوا اهلوا بالحج او جمعوا الحج والعمرة فانما طافوا
طوافا واحدا ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ ہم نکلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے
سال میں تو احرام باندہا ہمنے عمرہ کا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ ہدی ہو تو وہ احرام حج او
عمرہ کا ساتھ باندہے پھر احرام نکہولے یہانتک کہ دونوں سے فارغ ہو حضرت عائشہ نے کہا کہ میں آئی مکہ میں حیض کیحالت
میں تو مینے طواف کیا نہ سعی کی صفا مروہ کی اور شکایت کی مینے اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپنے فرمایا اپنا سر
کہولڈال اور کنگہی کر اور عمرہ چہوڑ دو اور حج کا احرام باندہ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمرہ کا احرام باندہکر جب
کوئی عذر ہو تو اسکو ترک کر کے حج کا احرام باندہ سکتے ہیں اور عذر یہاں یہ تہا کہ عمرہ میں سر دست طواف کرنا پڑتا
تہا اور وہ حالت حیض میں متعذر تہا بخلاف حج کے اسمیں سر دست طواف کی ضرورت نہیں ف میں نے ویسا ہی
کیا جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو عبد الرحمان بن ابی بکر کے ساتھ کر کے تنعیم کو بہیجا ف
تنعیم ایک مقام ہے مکہ سے چار میل پر مدینہ منورہ کی طرف اب وہیں سے عمرہ کا احرام باندہا کرتے ہیں ف میں نے عمرہ
ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ عوض ہے تیری اس عمرہ کا تو جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندہا تہا وہ
طواف اور سعی کر کے حلال ہو گئے پہر حج کے واسطے دوسرا طواف کیا جب لوٹکر آئے منا سے اور جن لوگوں نے حج کا احرام

باندہاتھا یا حج اور عمرہ کا ایک ساتھ باندہا تھا اونہوں نے ایک ہی طواف کیا **ف** کیونکہ قران مین ایک ہی طواف اور
ایک ہی سعی کافی ہے اور یہی قول ہے اکثر صحابہ کا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک قارن کو دو طواف اور دو سعی لازم ہین
نسائی نے حضرت علی سے ایسا ہی روایت کیا ہے **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ **ترجمہ** عروہ بن زبیر نے بھی
عائشہ سے ایسا ہی روایت کیا **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ وَلَمْ اَطُفْ
بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا
تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ مین آئی مکہ مین
حالت حیض مین اور مینے طواف کیا خانہ کعبہ کا اور نہ سعی کی صفا اور مروہ کی تو مین نے شکوہ کیا اسکا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جو کام حاجی کرتے ہین وہ توبھی کر فقط طواف اور سعی نکر جبتک پاک نہ ہو کہا مالک نے جو عورت
عمرہ کا احرام باندہکر مکے مین آوے اور وہ حیض سے ہو اور حج کے دن آجاوین اور وہ طواف نکر سکے تو اگر حج کے فوت ہونیکا
خوف ہو تو حج کا احرام باندہ لیوے اور ہدی دیوے اور اسکا حکم قارن کا سا ہوگا ایک طواف اسکو کافی ہے اور عورت
جب طواف کرے خانہ کعبہ کا اور دوگانہ طواف ادا کرے اسوقت حیض آجاوے تو باقی ارکان جیسے سعی اور وقوف
عرفہ اور وقوف مزدلفہ اور رمی جمار حیض کیحالت مین ادا کرسکتی ہے مگر طواف الزیارۃ نہ کرے جبتک حیض سے
پاک نہ ہو **اِفَاضَةُ الْحَائِضِ** حائضہ کی طواف الزیارۃ کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ صَفِيَّةَ
بِنْتَ حُيَيٍّ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقِيْلَ اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ
فَقَالَ فَلَا اِذًا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ صفیہ کو حیض آیا تو بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپنے فرمایا وہ ہمارے روکنے والی ہے لوگوں نے کہا وہ طواف الافاضہ کر چکی ہین آپنے فرمایا پھر نہین **ف** یعنی اب
رکنے کی کیا ضرورت ہے طواف الوداع اس صورت مین واجب نہین ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَاخْرُجْنَ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے
روایت ہے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ صفیہ کو حیض آگیا آپنے فرمایا شاید وہ ہمکو روکیگی کیا
اوسنے طواف نہین کیا خانہ کعبہ کا عورتوں نے کہا ہان کیا ہے آپنے فرمایا چلو **عَنْ** عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ
عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانَتْ اِذَا حَجَّتْ وَمَعَهَا نِسَاءٌ تَخَافُ اَنْ يَحِضْنَ قَدَّمَتْهُنَّ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَفَضْنَ فَاِنْ حِضْنَ
بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ تَنْتَظِرْهُنَّ تَنْفِرُ بِهِنَّ وَهُنَّ حُيَّضٌ اِذَا كُنَّ قَدْ اَفَضْنَ **ترجمہ** عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ عائشہ جب
حج کرتین عورتوں کے ساتھ اور خوف ہوتا انکو حیض آجانیکا تو یوم النحر کو انکو روانہ کر دیتین طواف الافاضہ کو
واسطے جب وہ طواف الافاضہ کر چکتیں اب اگر انکو حیض آتا تو انکے پاک ہونیکا انتظار نہ کرتین ملکہ چل کھڑی

ہوتیں **عن** عائشۃ ام المؤمنین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر صفیۃ بنت حیی فقیل لہ انہا قد حاضت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلہا حابستنا فقالوا یا رسول اللہ انہا کانت قد طافت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا اذا **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا صفیہ کا لوگوں نے کہا آپ نے انکو حیض آگیا آپ نے فرمایا شاید وہ ہمکو روکنے والی ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ طواف کر چکیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کچھ نہیں **قال** ہشام قال عروۃ قالت عائشۃ ونحن نذکر ذلک فلم یقدم الناس نساءہم ان کان ذلک لا ینفعہن ولو کان الذی یقولون لاصبح بمنی اکثر من ستۃ آلاف امراۃ حائض کلہن قد افاضت **ترجمہ** کہا ہشام نے کہا عروہ نے کہا عائشہ نے جب ہم اسکا ذکر کرتے تھے اگر پہلے سے عورتوں کو طواف کے لیے روانہ کر دینا مفید نہیں تو لوگ کیوں بھیجتے ہیں اور اگر یہ لوگ جیسے سمجھتے ہیں کہ طواف الوداع کے لیے ٹھیر لازم ہے تو منا میں چھ ہزار عورتوں سے زیادہ حیض کی حالت میں پڑی رہتیں طواف الوداع کی انتظار میں **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان ام سلیم بنت ملحان استفتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحاضت او ولدت بعد ما افاضت یوم النحر فاذن لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ام سلیم نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکو حیض آگیا تھا یا زچگی ہوئی تھی بعد طواف الافاضہ کے یوم النحر کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جانے کی اجازت دی اور وہ چلی گئیں کہا مالک نے جس عورت کو حیض آجاوے منا میں تو وہ ٹھیری رہے یہاں تک کہ وہ طواف الافاضہ کرے اور اگر طواف الافاضہ کے بعد اسکو حیض آیا تو اپنے شہر کو چلی جاوے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمکو رخصت پہنچی ہے حائضہ کے واسطے اور اگر حیض آیا طواف الافاضہ سے پہلے پھر خون بند نہ ہوا تو اکثر مدت لگا لیں گے **ف** امام مالک کے نزدیک اکثر مدت حیض کی پندرہ روز ہیں **فدیۃ ما اصیب من الطیر والوحش** جو شکار مارے پرند یا چرند کا اسکی جزا کا بیان **عن** ابی الزبیر المکی ان عمر بن الخطاب قضی فی الضبع بکبش وفی الغزال بعنز وفی الارنب بعناق وفی الیربوع بجفرۃ **ترجمہ** ابو الزبیر مکی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے حکم کیا بجو کے مارنے میں ایک مینڈھے کا اور ہرن میں ایک بکری کا اور خرگوش میں بکری کے بچے کا جو سال بھر کا ہو اور جنگلی چوہے میں بکری کے چار مہینے کے بچہ کا **عن** محمد بن سیرین ان رجلا جاء الی عمر بن الخطاب فقال انی اجریت انا وصاحب لی فرسین الی ثغرۃ ثنیۃ فاصبنا ظبیا ونحن محرمان فماذا تری فقال عمر لرجل الی جنبہ تعال حتی احکم انا وانت قال فحکما علیہ بعنز فولی الرجل وہو یقول ہذا امیر المؤمنین لم یستطع ان یحکم فی ظبی حتی دعا رجلا یحکم معہ فسمع عمر قول الرجل فدعاہ فسالہ ہل تقرا سورۃ المائدۃ قال لا قال فہل تعرف ہذا الرجل الذی حکم معی فقال لا فقال عمر لو اخبرتنی انک تقرا سورۃ المائدۃ لاوجعتک ضربا ثم قال ان اللہ تبارک وتعالی یقول فی کتابہ یحکم بہ ذوا عدل منکم ہدیا بالغ الکعبۃ وہذا عبد الرحمن بن عوف **ترجمہ** محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا حضرت عمر بن الخطاب

پاس اور کہا کہ مینے اپنے ساتھی کے ساتھ گھوڑی ڈالی ایک تنگ گھاٹی مین تو مارا ہمنے ہرن کو اور ہم دونو احرام باندہے تھے
حضرت عمر نے ایک شخص کو جو انکے پہلو مین بیٹھے تھے بلایا اور کہا آؤ ہم تم ملکر حکم کردین تو دونو نے ملکر ایک بکری کا حکم کیا
وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہنے لگا یہ امیر المومنین ہین ایک ہرن کا فیصلہ اکیلے نہ کرسکے جبتک ایک اور شخص کو اپنے ساتھ
نہ بلایا حضرت عمر نے یہ بات اسکی سن لی تو اسکو پکارا اور کہا کہ تو نے سورہ مائدہ پڑہی ہے وہ بولا نہین حضرت عمر بولے تو اس شخص
کو پہچانتا ہے جسنے میرے ساتھ ملکر فیصلہ کیا اوس نے کہا نہین حضرت عمر نے کہا اگر تو یہ کہتا کہ مینے سورہ مائدہ پڑہی ہے
تو اسوقت مین تجھے مارتا پہر کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اپنی کتاب مین تجویز کردین جزا کو دو مرد عادل تم مین سے وہ ہدی
ہو جو پہونچے مکہ مین اور یہ شخص عبد الرحمن بن عوف ہین **ف** اس شخص نے جہالت سے یہ سمجھا کہ حضرت عمر تنہا اسکا
مین حکم نہ کرسکے دوسرے یہ کہ جس شخص کو شریک کیا وہ اس قابل نہ تہا کہ شریک کیا جاوے اس مین تو حضرت عمر نے دونو باتین
اسکو بتادین کہ اللہ کا حکم ایسا ہی کہ دو مرد عادل ملکر جزا تجویز کرین اسلیے مینے ایک اور شخص شریک کیا اور جسکو شریک کیا
وہ بڑے پایہ اور عالی مرتبہ کا شخص ہے یعنے عبد الرحمان بن عوف عشرہ مبشرہ مین سے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین **عن**
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْبَقَرَةِ مِنَ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ وَّفِي الشَّاةِ مِنَ الظِّبَاءِ شَاةٌ ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت
ہے کہ انکے باپ عروہ کہتے تہے کہ نیل گائی مین ایک گائی لازم اور ہرن مین ایک بکری لازم ہے **عن** سَعِيْدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ حَمَامِ مَكَّةَ اِذَا قُتِلَ شَاةٌ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے وہ کہتے تہے مکہ کے کبوتر
جب قتل کیا جاوے تو ایک بکری لازم ہے کہا مالک نے ایک شخص مکہ کا رہنے والا احرام باندہے حج یا عمرہ کا اور اسکے
گہر مین ایک گہونسلہ ہو کبوتر کے بچون کا وہ گہونسلے کا منہ بند کردیوے اور بچے مر جاوین تو ہر بچہ کے بدلے ایک بکری دینا
ہوگی کہا مالک نے مین ہمیشہ سنتا آیا ہون کہ شتر مرغ کو جب محرم مار ڈالے تو ایک اونٹ واجب ہوگا کہا مالک نے شتر
مرغ کے انڈے مین اونٹ کا دسوان حصہ لازم ہے جیسے آزاد عورت کے پیٹ کے بچے کو کوئی مار ڈالے تو ایک لونڈی یا غلام
دینا ہوگا جسکی قیمت پچاس دینار ہو اور پچاس دینار کل دیت کا دسوان حصہ ہی کہا مالک نے نسر او عقاب اور باز اور رخم
سب صید ہین اگر انکو ماریگا تو جزا دینی ہوگی کہا مالک نے جس جانور کا جو بدلہ ہی وہ ہی رہیگا اگرچہ وہ جانور چہوٹا یا بڑا
ہو جیسے دیت صغیر اور کبیر کی برابر ہے **ف** یعنے چہوٹے ہرن کا بدلہ بہی ایک بکری ہے اور بڑے ہرن کا
عوض بہی ایک بکری ہے جیسے کوئی بڑے آدمی کو مارے تو بہی وہی دیت ہے اور لڑکے کو مارے تب بہی وہی دیت ہے
فِدْيَةُ مَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِّنَ الْجَرَادِ وَهُوَ مُحْرِمٌ احرام کیحالت مین اگر ٹڈی مارے تو اسکی
جزا کا بیان **عن** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اَصَبْتُ
جَرَادَاتٍ بِسَوْطِيْ وَاَنَا مُحْرِمٌ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَطْعِمْ قَبْضَةً مِّنْ طَعَامٍ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک
شخص آیا حضرت عمر پاس اور کہا کہ مینے چند ٹڈیون کو کوڑے سے مار ڈالا اور مین احرام باندہے تہا آپنے فرمایا کہ

ایک ٹڈی ہے کہ مار ڈالی تو کیا لازم ہو **عن** یحیی بن سعید ان رجلا جاء الی عمر بن الخطاب فسالہ عن جرادۃ قتلہا
وھو محرم فقال عمر لکعب تعال حتی نحکم فقال کعب درھم فقال عمر انک لتجد الدراھم لتمرۃ خیر من جرادۃ
ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا حضرت عمر بن الخطاب پاس اور پوچھا آپ سے کہ میں نے ایک ٹڈی مار ڈالی
حالت احرام میں حضرت عمر نے کعب سے کہا آؤ ہم تم ملکر فیصلہ کریں کعب نے کہا ایک درم لازم ہے حضرت عمر نے کہا
تیرے پاس بہت درہم ہیں میرے نزدیک ایک کھجور بہتر ہے ایک ٹڈی سے **ف** تو ہر ٹڈی کے بدلے میں ایک کھجور
صدقہ دینا کافی ہے یا ایک مٹھی اناج کی **فدیۃ من حلق قبل ان ینحر** جو شخص قبل نحر کے حلق کرے
اسکے فدیہ کا بیان **عن** کعب بن عجرۃ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرما فاذاہ القمل فامرہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحلق راسہ وقال صم ثلاثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین مدین مدین
لکل انسان او انسک شاۃ ای ذلک فعلت اجزا عنک **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ وہ ساتھ تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھے ہوئے انکے سر میں جوئیں پڑ گئیں تو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سر
منڈانیکا اور کہا تین روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو دو دو مد کھانا دے یا ایک بکری ذبح کر ان میں جو کرے گا کافی ہے
عن کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلک اذاک ھوامک فقلت نعم یا رسول اللہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلق راسک وصم ثلاثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین او انسک بشاۃ
ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید تجکو تکلیف دیتی ہیں جوئیں انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا منڈا ڈال سر اپنا اور تین روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا یا ایک بکری ذبح کر **عن** کعب بن
عجرۃ انہ قال جاءنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا انفخ تحت قدر لاصحابی وقد امتلا راسی ولحیتی
قملا فاخذ بجبھتی ثم قال احلق ھذا الشعر وصم ثلاثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین وقد کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علم انہ لیس عندی ما انسک بہ **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ آئے میرے پاس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ہانڈی پھونک رہا تھا اپنے ساتھیوں کی اور میرے سر اور داڑھی کے بال جوؤں سے بھر گئے
تھے اور آپ نے میری پیشانی تھام کر فرمایا ان بالوں کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ میرے پاس قربانی کے واسطے کچھ نہیں ہے **ف** اسواسطے آپ نے قربانی
کا حکم نہ کیا اور یہ روایت دوسری روایتوں کے مخالف نہیں ہے کیونکہ پہلے آپ نے قربانی کا بھی ذکر کیا جب معلوم
ہوا کہ اسکو استطاعت نہیں تو صرف دو چیزوں کو بیان کیا کہا مالک نے کوئی شخص اذی کی خیا بندے جبتک
قصور نکرے کیونکہ قصور کرنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے اور اسکو اختیار ہے کہ خوا قربانی سے دیوے یا روزے
سے یا صدقے سے مکہ میں خواہ اور کسی شہر میں **ف** اذی کہتے ہیں کسی عارضے یا بیماری کو جیسے سر میں جوئیں

پچھنا یا اور کوئی مرض ہو جس سے ان کاموں کے کرنے کی حاجت ہو جو احرام میں ممنوع ہیں اس سے معلوم ہوا کہ یہ احمید کی مکہ میں ہو پچھنا ضروری ہے (زرقانی) کہا مالک نے محرم کو درست نہیں کہ اپنے بال نوچے یا منڈاوے یا کم کرا دے جب تک احرام نہ کھولے مگر اس صورت میں کہ اوسکے سر میں کوئی ایذا ہو تو فدیہ لازم ہوگا جیسا اللہ جل جلالہ نے حکم کیا اور محرم کو درست نہیں کہ اپنے ناخون کترے یا جوئیں مارے یا سر سے جون نکالکر زمین پر ڈالے یا اپنے بدن یا کپڑے سے جون نکالے اگر ایسا کرے تو ایک مٹھی اناج کی اللہ دیوے کہا مالک نے جس شخص نے اپنی ناک کے بال اکھاڑے یا بغل کے یا بدن پر نورہ لگایا یا سر میں زخم ہوا اور ضرورت کی وجہ سے سر منڈایا یا گدی کے بال منڈائے پچھنی لگانے کیواسطے احرام میں اگرچہ بھولے سے یا نادانی سے یہ کام کرے تو ان سب صورتوں میں اوسپر فدیہ ہے اور محرم کو درست نہیں کہ پچھنی لگانے کی جگہہ مونڈے کہا مالک نے جو شخص نادانی سے قبل کنکریاں مارنیکے سر منڈائے تو فدیہ دیوے **مَا يَفْعَلُ مَنْ نَسِيَ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا** جو شخص کوئی رکن بھول جاوے اسکا بیان **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ نَسِيَ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا أَوْ تَرَكَهُ فَلْيُهْرِقْ دَمًا قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي أَقَالَ تَرَكَ أَوْ نَسِيَ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا جو شخص اپنے کاموں میں سے کوئی کام بھول جاوے یا چھوڑ دے تو ایک دم دیوے (قربانی) ایوب نے کہا مجھے یاد نہیں سعید نے بھول جاوے کہا یا چھوڑ دیوے کہا کہا مالک نے اس دم میں جو ہدی ہو وہ تو خواہ مخواہ مکہ میں جاویگی اور جو کوئی اور عبادت ہو تو اختیار ہے جہاں چاہے کرے **جَامِعُ الْفِدْيَةِ** فدیے کے مختلف مسائل کا بیان کہا مالک نے جو شخص چاہے ایسے کپڑے پہننا جو احرام میں درست نہیں ہیں یا بال کم کرنا چاہے یا خوشبو لگانا چاہے بغیر ضرورت کے فدیہ کو آسان سمجھکر تو یہ جائز نہیں ہے بلکہ یہ رخصت ضرورت کے وقت ہے جو کوئی ایسا کرے فدیہ دیوے **سوال** ہوا مالک سے کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ تو اس شخص کو اختیار ہے اسمیں اور نسک کیا چیز ہے اور طعام کتنا واجب ہے اور کس مد سے چاہیے اور روزے کتنے چاہییں اور اس میں تاخیر کرنا درست ہے یا فی الفور کرنا چاہیے مالک نے جواب دیا جتنے کفارون میں اللہ جل جلالہ نے اسطرح بیان کیا ہے کہ یا یہ ہو یا یہ ہو اوس میں تمہیں اختیار ہے جو نسا امر چاہے کرے اور نسک سے ایک بکری مراد ہے اور روزے سے تین روزے مقصود ہیں اور طعام سے چھہ مسکینون کو کھلانا منظور ہے ہر مسکین کو دو مد دینا چاہیے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مد سے کہا مالک نے اور سنا میں نے بعض اہل علم سے کہتے تھے کہ اگر محرم نے کسی چیز کو کچھ مارا اور وہ کسی جانور چرند یا پرند کو جو شکاری ہے جا لگا اور وہ مر گیا مگر محرم کا ارادہ اسکے مارنیکا نہ تھا تو اسپر فدیہ لازم ہوگا اسیطرح غیر محرم نے اگر حرم میں کوئی چیز پھینکی اور وہ شکار کے جانور کو جا لگی اور وہ مر گیا تو اسپر فدیہ لازم ہوگا کیونکہ قصد اور خطا دونوں اس باب میں یکسان ہیں کہا مالک نے اگر چند لوگ ملکر ایک شکار ماریں اور سب احرام باندھے ہوں تو ہر ایک شخص پر انمیں سے جزا لازم ہوگی اور ہر ایک کو پوری جزا دینی ہوگی اگر اونپر

ہدی کا حکم ہوگا تو ہر ایک کو ہدی دینا ہوگی اگر روزون کا حکم ہوگا تو ہر ایک کو روزے رکہنا ہوگا اسکی مثال یہہ ہے کہ چند
آدمی ملکر ایک شخص کو خطا سے مار ڈالین تو کفارہ قتل کا یعنے ایک غلام آزاد کرنا ہر ایک پر واجب ہوگا یا دو مہینے پے
در پے روزے ہر ایک کو رکہنا ہونگے کہا مالک نے جس شخص نے شکار مارا بعد کنکریان مارنیکے اور سر منڈانیکے قبل طواف
الافاضہ کے تو اوسپر جزا اس شکار کی لازم ہوگی کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا یعنے جب تم احرام
کہول ڈالو تو شکار کرو اور جس شخص نے طواف الافاضہ نہین کیا اوسکا پورا احرام نہین کہلا کیونکہ اسکو صحبت عورتون
سے اور خوشبو لگانا درست نہین کہا مالک نے اگر محرم حرم کا درخت اکہاڑے تو اوسپر کچہ جزا لازم نہوگی مگر یہہ فعل
بہت برا ہے **ف** کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایمان لاوے اللہ پر اور قیامت پر اسکو
درست نہین کہ حرم مین خون کرے یا وہان کا درخت کاٹے امام ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک جزا لازم ہوگی
کہا مالک نے جو شخص حج مین تین روزے رکہنا بہولجاوے یا بیماری کے وجہ سے نرکہہ سکے یہانتک کہ اپنے شہر چلا آوے
تو اوسکو اگر ہدی کی قدرت ہو تو ہدی بہیجے ورنہ تین روزے اپنے گہر مین رکہکر پہر سات روزے رکہے **ف م**
جب کوئی تمتع کرے اور ہدی نہ پاوے تو اوسپر تین روزے ہین حج مین اور سات روزے بعد حج کے جبکہ اوپر یاد
ہوا اور تین روزون کا یہان ذکر ہے کہ اگر کسیپر یہہ روزے لازم تہے اور وہ بہولگیا یا بیماری کیوجہ سے نرکہہ سکا
تو اسکا یہہ حکم ہے **جامع الحج** حج کی مختلف احادیث کا بیان **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ
قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ بِمِنًى وَالنَّاسُ يَسْئَلُوْنَهٗ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا
سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیرے منا مین حجۃ الوداع مین اور لوگ مسئلے پوچہتے تہے آپ سے سو ایک
شخص آیا اوس نے کہا یا رسول اللہ مینے نادانی سے سر منڈالیا قبل نحر کے آپ نے فرمایا اب ذبح کرلے کچہ حرج نہین ہے پہر
دوسرا شخص آیا وہ بولا یا رسول اللہ مین نادانی سے نحر کرآیا قبل رمی کے آپ نے فرمایا رمی کرلے کچہ حرج نہین ہے
عبد اللہ بن عمرو نے کہا پہر جب سوال ہوا آپ سے کسی چیز کو مقدم یا موخر کرنیکا آپ نے فرمایا کرلے اور کچہ حرج نہین
ہے **ف م** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسئلہ نجان کر کسی رکن کی تقدیم یا تاخیر کرے تو نہ گناہ ہے نہ فدیہ ہے اور
بعضون نے کہا کہ حرج نہونیسے مراد یہہ ہے کہ گناہ نہین ہے لیکن دم لازم آویگا اور صحیح پہلا قول ہے **عن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ
شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وھو علی کل شیٔ قدیر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹتے جہاد یا حج یا عمرہ سے تو تکبیر کہتے ہر چڑہاؤ پر تین بار پھر فرماتے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک و لہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ ترجمہ ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں اللہ کی طرف پوجنے والے ہیں سجدہ کرنیوالے ہیں اللہ کو اپنے پروردگار کی تعریف کرنیوالے ہیں سچا کیا اللہ نے وعدہ اپنا ف وہ وعدہ یہ تہا کہ مسلمانوں کو کفار کے مقابلے میں فتح حاصل ہوگی اور یہ وعدہ تہا کہ مسلمان مسجد الحرام میں بے کہٹکے اور بے خوف داخل ہونگے ت اور مدد کی اپنے بندے کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی) اور بہگا دیا فوجوں کو اپنے اکیلے عن کریب مولی عبداللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بامرأۃ وھی فی محفتھا فقیل لھا ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذت بعضدی صبی کان معھا فقالت الھذا حج یا رسول اللہ فقال نعم ولک اجر ترجمہ کریب سے جو مولے ہیں عبداللہ بن عباس کے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا ایک عورت پر اور وہ اپنے محافہ میں تہی (محافہ ہودج کی مانند ہوتا ہے مگر اسپر قبہ نہیں ہوتا) تو کہا گیا اس سے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اوسنے اپنے لڑکے کے بازو پکڑکر کہا یا رسول اللہ اس لڑکے کا بہی حج ہے فرمایا ہاں اور تجہ کو اجر ہے عن طلحۃ بن عبید اللہ بن کریز ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما رای الشیطان یوما ھو فیہ اصغر ولا ادحر ولا احقر ولا اغیظ منہ فی یوم عرفۃ وما ذلک الا لما رای من تنزل الرحمۃ وتجاوز اللہ عن الذنوب العظام الا ما رای یوم بدر قیل وما رای یوم بدر قال اما انہ قد رای جبرئیل یزع الملٰئکۃ ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دیکہا جاتا شیطان کسی دن ذلیل اور بیبس اور خوار اور غضبناک زیادہ عرفے کے روز سے اسوجہ سے کہ دیکہتا ہے اوسدن خدا کی رحمت اترتی ہوئی اور بڑے بڑے گناہ معاف ہوتے ہوئے مگر بدر کے روز بہی شیطان کا یہی حال تہا لوگوں نے کہا اوسدن کیا تہا یا رسول اللہ فرمایا آپنے کہ دیکہا اس نے جبرئیل کو فرشتوں کی صف باندہتے ہوئے ف جنگ بدر کے روز شیطان بہی کافروں کے ساتھ لڑنے کو آیا تہا جب اوس نے دیکہا کہ مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتے بہی آئے ہیں تو پیٹھ موڑکر بہاگا ابن حبان اور حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ جل جلالہ فخر کرتا ہے عرفات والوں سے ملائکہ پر اور کہتا ہے دیکہو میرے بندوں کو آئے میرے پاس پریشان حال گرد پڑے ہوئے عن طلحۃ بن عبید اللہ بن کریز ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل الدعاء دعاء یوم عرفۃ وافضل ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دعاؤں میں عرفے کی دعا ہے اور بہتر اوسمیں جو کہا میں نے اور میرے پہلے پیغمبروں نے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ہے ف ابو ہریرہ کی حدیث میں سعد

زیادہ ہی کہ الملک وله الحمد یحیی ویمیت بیده الخیر وهو علی کل شیء قدیر اور حضرت علی کی حدیث مین یحیی ویمیت نہین ہی ابن
عبد البر نے کہا بہتر سے مراد یہ ہی کہ اس دعا کے پڑہنے مین زیادہ ثواب ہے رزین بن معاویہ نے اسحدیث مین اتنا اور
بڑہایا ہے کہ افضل سب دنون مین عرفے کا دن ہی جب جمعہ کو آن پڑے اور وہ حج ستر حجون سے بہتر ہے جو جمعہ
کے دن نہ پڑین حافظ نے کہا کہ اسحدیث کا حال معلوم نہین نہ اسکے صحابی کا حال معلوم ہے نہ راوی کا پتا ہے بلکہ موطا
کیحدیث مین یہ عبارت بڑہا دی ہی اور موطا کے کسی نسخے مین یہ عبارت نہین ملتی ابن قیم نے ہدی مین لکھا ہی کہ یہ
جو عوام مین مشہور ہے کہ جمعہ کے دن جب عرفہ آن پڑی تو وہ حج بہتر حج سے بہتر ہے محض لغو ہے اسکی کچھ اصل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین سے نہین ہے۔ مین کہتا ہون کہ عوام جب عرفہ جمعہ کو آن پڑے تو اس کو
حج اکبر کہتے ہین یہ ایک غلط فہمی ہے حج اکبر اصطلاح شرع مین حج کو کہتے ہین اور عمرہ کو حج اصغر مگر ملا علی قاری
نے اپنے مناسک مین بعض روایات ضعیفہ سے کچھ فضائل اوس حج کے جسمین عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو بہ نسبت اور
حجون کے زیادہ بیان کیے ہین عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ عام
الفتح وعلی راسه المغفر فلما نزعه جاءه رجل فقال یا رسول اللہ ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوه قال مالک قال ابن شہاب ولم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یومئذ محرما واللہ اعلم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے مکے مین
جس سال مکہ فتح ہوا آپکے سر پر خود تہا جب آپنے خود اتارا تو ایک شخص آیا اور بولا کہ یا رسول اللہ ابن خطل ایک
کافر تہا جسکا نام عبد العزے تہا آپنے اسکا خون مباح کر دیا تہا کعبے کے پردے پکڑے ہوے لٹک رہا ہے آپنے
فرمایا اوسکو مار ڈالو **ف** آپنے ابن خطل کے مار ڈالنے کا حکم اسواسطے کیا کہ ابن خطل پہلے مسلمان ہوا تہا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو مصدق (زکوۃ وصول کرنیوالا) بنا کر بہیجا اور ایک غلام مسلمان خدمت کے لیے اس کے
ساتہہ کر دیا ابن خطل ایک منزل مین اُترا اور غلام سے کہانا پکانیکو کہا اور خود سو رہا جب اوٹہا تو دیکہا غلام
نے کہانا نہین پکایا ہے ابن خطل نے اس غلام کو مار ڈالا اور اسلام سے پہر گیا اور مکہ مین جا کر دو لونڈیان رکہین جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تہین کہا مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسدن احرام نہین
باندہے تہے **ف** ورنہ خود سر پر کیون رکہتے مگر یہ امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے اور کسیکو مکہ
مین بغیر احرام باندہے ہوے جانا درست نہین اور ابن خطل نے اگرچہ کعبے کی پناہ لی تہی مگر جو شخص خون کرکے بہاگ آوے
اوسکو کعبہ پناہ نہین دیتا ابو حنیفہ کے نزدیک دیتا ہے تو وہ کہتے ہین کہ ابن خطل کا قتل ایسے وقت مین ہوا
جب تک قتال آپکو مباح تہا واللہ تعالی اعلم عن نافع ان عبد اللہ بن عمر اقبل من مکۃ
حتی اذا کان بقدید جاءه خبر من المدینۃ فرجع فدخل مکۃ بغیر احرام ترجمہ نافع سے روایت ہے

کہ عبد اللہ بن عمر آئے مکے سے مدینے کے قصد سے جب قدید میں پہونچے تو مدینے کے فساد کی خبر پہونچی پس لوٹ آئے
مکے میں بغیر احرام کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکے میں بغیر احرام کے آنا درست ہے ابن شہاب اور حسن بصری
اور داؤد ظاہری کا یہی قول ہے مگر اکثر علماء کے نزدیک مکے میں بغیر احرام کے آنا درست نہیں ہے البتہ جو لوگ قرب و
جوار کے رات دن مکے میں آتے جاتے رہتے ہیں انکو رخصت ہے **عن** ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابن شہاب
سے ایسی ہی روایت ہے **عن** عِمْرَانَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ عَدَلَ اِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا نَازِلٌ تَحْتَ سَرْحَةٍ بِطَرِيْقِ
مَكَّةَ فَقَالَ مَا اَنْزَلَكَ تَحْتَ هٰذِهِ السَّرْحَةِ فَقُلْتُ اَرَدْتُ ظِلَّهَا فَقَالَ هَلْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَا مَا اَنْزَلَنِيْ
اِلَّا ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْاَخْشَبَيْنِ مِنْ
مِنًى وَنَفَخَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَاِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ السُّرَرُ بِهٖ سَرْحَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا **ترجمہ** عمران
انصاری سے روایت ہے کہ آئے میرے پاس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور میں اوترا تھا ایک درخت کے تلے مکے کی
راہ میں تو پوچھا اونھوں نے کیوں اوترا تو اس درخت کے تلے میں نے کہا سایہ کیواسطے اونھوں نے کہا اور کسی کام
کے واسطے میں نے کہا نہیں میں صرف سایہ کی نیت سے اوترا ہوں عبد اللہ بن عمر نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب تو منی میں دو پہاڑوں کے بیچ میں پہونچے اور اشارہ کیا ہاتھ سے پورب کی طرف وہاں ایک
جگہ ہے جسکو سرر کہتے ہیں وہاں ایک درخت ہے اسکے تلے ستر نبیوں کی نال کاٹی گئی یا ستر نبیوں کو
نبوت ملی پس وہ اس سبب سے خوش ہوئے **عن** ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِامْرَاَةٍ مَجْذُوْمَةٍ
وَهِيَ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهَا يَا اَمَةَ اللّٰهِ لَا تُؤْذِي النَّاسَ لَوْ جَلَسْتِ فِيْ بَيْتِكِ فَجَلَسَتْ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ بَعْدَ
ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا اِنَّ الَّذِيْ كَانَ نَهَاكِ قَدْ مَاتَ فَاخْرُجِيْ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُطِيْعَهٗ حَيًّا وَاَعْصِيَهٗ مَيِّتًا
ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گذرے ایک جذامی عورت پر جو طواف کر رہی
تھی خانہ کعبہ کا تو کہا اے خدا کی لونڈی مت تکلیف دے لوگوں کو کاش تو اپنے گھر میں بیٹھتی وہ اپنے گھر میں بیٹھ
رہی ایک شخص اس سے ملا اور بولا کہ جس شخص نے تجھ کو منع کیا تھا وہ مر گیا اب نکل عورت بولی میں ایسی نہیں
کہ زندگی میں اُس شخص کی اطاعت کروں اور بعد مرنے کے اوسکی نافرمانی کروں **عن** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ
ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ الْمُلْتَزَمُ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عباس
کہتے تھے کہ درمیان میں حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے ملتزم ہے **ف** ملتزم سے چمٹ کر دعا مانگتے ہیں
حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی حاجت یا مصیبت والا ملتزم سے چمٹ کر دعا مانگے گا اللہ جل جلالہ اوسکی حاجت
پوری کرے گا اور مصیبت کو دور کریگا **عن** مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلٰى اَبِيْ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ
وَاَنَّ اَبَا ذَرٍّ سَاَلَهٗ اَيْنَ تُرِيْدُ فَقَالَ اَرَدْتُ الْحَجَّ فَقَالَ هَلْ نَزَعَكَ غَيْرُهٗ قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ قَالَ

الرَّجُلُ فَخَرَجْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ مَكَّةَ ثُمَّ مَكَثْتُ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِالنَّاسِ مُنْقَصِفِيْنَ عَلٰى رَجُلٍ
قَالَ فَضَاغَطْتُ عَلَيْهِ النَّاسَ فَاِذَا الشَّيْخُ الَّذِيْ وَجَدْتُ بِالرَّبَذَةِ يَعْنِيْ اَبَاذَرٍّ فَلَمَّا رَاٰنِيْ عَرَفَنِيْ فَقَالَ
هُوَالَّذِيْ حَدَّثْتُكَ ترجمہ محمد بن یحیے بن حبان سی روایت ہے کہ ایک شخص گذرا ابوذر رضی اللہ عنہ پر ربذہ مین
(ایک مقام کا نام ہے) ابوذر نے پوچھا کہانکا قصد ہے اس نے کہا حج کا ابوذر نے پوچھا اور کسی نیت سی تو نہین
نکلا بولا نہین ابوذر نے کہا پس شروع کر کام اوس شخص نے کہا مین نکلا یہانتک کہ مکہ مین آیا اور وہان ٹہیرا
رہا پہر دیکہا مین نے لوگون کو کہ گہیرے ہوئے ہین ایک شخص کو تو مین لوگون کو چیر کے اندر گیا کیا دیکہتا ہون کہ
وہی شخص جو ربذہ مین مجہہ کو ملا تہا موجود ہے یعنی ابوذر اونہون نے مجہکو دیکہکر پہچانا اور کہا تو وہی ہے
جسسے حدیث بیان کی تہی مینے عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْحَجِّ فَقَالَ اَوَيَصْنَعُ
ذٰلِكَ اَحَدٌ وَاَنْكَرَ ذٰلِكَ ترجمہ امام مالک نے پوچہا ابن شہاب سے کہ حج مین شرط لگانا درست ہے بولے کیا کوئی ایسا
کرتا ہے اور انکار کیا اس سے **ف** کیونکہ شرط لگانے سے کیا فائدہ اگر کوئی مانع پیش آوے تو طواف اور
سعی کرکے احرام کہولڈالنا درست ہے مالک اور ابوحنیفہ اور اکثر علماؤن کا مذہب یہی ہے اور امام شافعی اور
احمد کے نزدیک شرط لگانا درست ہے سوال ہوا مالک سے کہ اپنے جانور کے واسطے حرم کی گہاس کاٹنا درست
ہے جواب دیا کہ نہین **حَجُّ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ ذِيْ مَحْرَمٍ** عورت کو بغیر محرم کے حج کرنیکا بیان کہا مالک
نے کہ جن عورتون کا خاوند نہین ہے اور اونہون نے حج نہین کیا اگر انکا کوئی محرم نہ ہو یا ہو مگر ساتہہ نہ جاسکے
تو وہ فرض حج کو ترک نہ کرے بلکہ عورتون کے ساتہہ حج کو جاوے **صِيَامُ الْمُتَمَتِّعِ** جو شخص تمتع کرے اسکے
روزون کا بیان عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ
لِمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا مَّا بَيْنَ اَنْ يُّهِلَّ بِالْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ لَّمْ يَصُمْ صَامَ اَيَّامَ مِنًى ترجمہ حضرت ام
المومنین عائشہ سی روایت ہے وہ کہتی تہین روزہ اس شخص کے اوپر ہے جو تمتع کرے یعنے عمرہ کرکے حج کرے
اور ہدی نہ پاوے حج کے احرام سے لیکر عرفے تک روزے رکہے اگر اندنون مین نہ رکہی تو منی کے دنون مین رکہے **ف**
ہرچند منی کے دنون مین روزے رکہنا ممنوع ہے مگر ضرورت کی وجہ سی جب حج کے دنون مین روزے نہ رکہہ سکے تو اندنون
مین رکہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ قَوْلِ عَائِشَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر بہی
اس مقدمہ مین مثل قول عائشہ کے کہتے **كِتَابُ الْجِهَادِ** کتاب جہاد کی بیان مین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْجِهَادِ جہاد کی طرف رغبت دلانیکا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَفْتُرُ
مِنْ صَلٰوةٍ وَّلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے

راہ مین جہاد کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دن بہر روزہ رکہے رات بہر عبادت کرے نہ تہکے نماز سے اور نہ روزے
سے یہانتک کہ لوٹے جہاد سے **ف** یعنے جب سے آدمی گہر سے جہاد کو نکلا تو لوٹنے تک گویا ہر وقت عبادت مین
مصروف ہے اس حدیث سے بڑی فضیلت جہاد کی ثابت ہوئی **عن** ابی ہریرة ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال تکفل الله لمن جاهد فی سبیله لا یخرجه من بیته الا الجهاد فی سبیله وتصدیق
کلمته ان یدخله الجنة او یرده الی مسکنه الذی خرج منه مع ما نال من اجر او غنیمة **ترجمہ** ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اوس شخص کا جو جہاد کرے اوسکی راہ مین اور نہ نکلے
گہر سے مگر جہاد کی نیت سے اور اسکی کلام کو سچا جانکر اس بات کا کہ داخل کریگا اللہ اسکو جنت مین یا پہیر لائیگا اوسکو
اوسکے گہر مین جہان سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھ **عن** ابی ہریرة ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال الخیل ثلثة لرجل اجر ولرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی هی له اجر فرجل ربطها فی
سبیل الله فاطال لها فی مرج او روضة فما اصابت فی طیلها ذلك من المرج او الروضة كان له حسنات
ولو انها قطعت طیلها ذلك فاستنت شرفا او شرفین كان آثارها وارواثها حسنات له ولو انها
مرت بنهر فشربت منه ولم یرد ان یسقی به كان ذلك له حسنات فهی له اجر ورجل ربطها تغنیا و
تعففا ولم ینس حق الله فی رقابها ولا ظهورها فهی لذلك ستر ورجل ربطها فخرا ورياء ونواء لاهل الاسلام
فهی علی ذلك وزر **وسئل** النبی صلی الله علیه وسلم عن الحمر فقال لم ینزل علی فیها شیء الا هذه
الآیة الجامعة الفاذة فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره **ترجمہ** ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گہوڑے ایک شخص کے واسطے اجر ہین اور ایک شخص کیواسطے ستر ہین اور ایک شخص کیواسطے
گناہ ہین اجر اسکے واسطے ہین جو باندہے انکو جہاد کیواسطے پہر لمبی کردی رسی انکی کسی موضع یا چراگاہ مین تو جس
قدر دور تک اس رسی کے سبب سے چرے اوسکو واسطے نیکیان لکہی جاوین گی اگر وہ رسی توڑ کر ایک اونچان
یا دو اونچان چڑہین اوسکی ہر قدم اور لید پر نیکیان لکہی جائین گی اگر وہ کسی نہر پر جا نکلے اور پانی پیے مگر مالکا
کا ارادہ پانی پلانیکا نہو تب بہی اسکے واسطے نیکیان لکہی جاوین گی اور درست اسکے واسطے ہین جو تجارت
کے واسطے باندہے اور زکوة انکی ادا کرے اور گناہ اوسکے واسطے ہین جو فخر اور ریا اور مسلمانون کی دشمنی کے
لیے باندہے اور سوال ہوا حضرت سے گدہون کے باب مین آپنے فرمایا کہ اس مقدمہ مین مجہپر کچہ نہین اترا مگر یہہ
آیت جو اکیلی تمام نیکیون کو شامل ہے فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره **ف**
یعنے جو کوئی رتی برابر نیکی کرے گا وہ اوسکو پاویگا اور جو رتی برابر برائی کرے گا پاویگا اس آیت سے یہ بات
ثابت ہوئی کہ تہوڑی سی نیکی بہی تلف نہین جاویگی سو خدا کی راہ مین گدہون کا باندہنا اور انسے کام لینا

بیکار نہین ہوسکتا **عن** عطاء بن یسار انّہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر
الناس منزلاً رجل اخذ بعنان فرسہ یجاہد فی سبیل اللہ الا اخبرکم بخیر الناس منزلاً بعدہ رجل
معتزل فی غنیمۃ یقیم الصلوٰۃ ویؤتی الزکوٰۃ ویعبد اللہ وحدہ ولا یشرک بہ شیئاً **ترجمہ** عطاء بن یسار
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتاؤن تمکو مین وہ شخص جو سب سے بڑہکر درجہ رکھتا ہو وہ شخص ہے
جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے جہاد کرتا ہے خدا کی راہ مین کیا نہ بتاؤن مین تمکو جو سب سے بڑہکر درجہ رکھتا ہے
بعد اوسکے وہ شخص ہے جو ایک گوشہ مین اپنی بکریون کا گلہ لیکر نماز پڑہتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ کو پوجتا ہے
اوسکے ساتھ کسی کو شریک نہین کرتا ہے **عن** عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وان لا ننازع الامر اھلہ وان نقول او
نقوم بالحق حیثما کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ بیعت کی ہمنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر آسانی اور سختی مین خوشی اور جبر مین اور بیعت کی ہمنے اس بات
پر کہ جو مسلمان حکومت کے لائق ہوگا اوس سے نہ جہگڑین گے اور اس امر پر کہ ہم سچ کہین گے یا سچ پر جمے رہین گے جہان
ہونگے اللہ کے کام مین کسی کے برا کہنے سے نہ ڈرینگے **عن** زید بن اسلم قال کتب ابوعبیدۃ بن الجراح الی
عمر بن الخطاب یذکر لہ جموعاً من الروم وما یتخوف من امرھم فکتب الیہ عمر اما بعد فانہ
مہما ینزل بعبد مؤمن من منزل شدۃ یجعل اللہ بعدہ فرجاً وانہ لن یغلب عسر یسرین وان اللہ یقول فی
کتابہ یایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت
ہے کہ ابوعبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر کو روم کی لشکرون کا اور اپنے خوف کا حال لکہا حضرت عمر نے جواب لکہا کہ بعد
حمد و نعت کے معلوم ہو کہ بندہ مومن پر جب کوئی سختی اترتی ہے تو اوسکے بعد اللہ ایک خوشی دیتا ہے اور ایک سختی
دو آسانیون پر غالب نہین ہوسکتی **ف** کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا التحقیق کہ ایک
سختی کے ساتھ ایک آسانی ہے بلکہ ایک آسانی اور ہے حاکم نے مستدرک مین حسن سے اور ابن مردویہ نے جابر سے
مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن خوش و خرم نکلے ہنستے جاتے تہے اور فرماتے تہے ایک سختی دو آسانیون پر
غالب نہین ہوسکتی ایک سختی کے ساتھ ایک آسانی ہے پہر اوسی سختی کے ساتھ ایک آسانی ہے **ت** اور بیشک اللہ تعالی
فرماتا ہے اپنی کتاب مین اے ایمان والو صبر کرو مصیبتون پر اور صبر کرو کفار کے مقابلہ مین اور قائم رہو جہاد پر اور ڈرو
اللہ سے شاید کہ تم نجات پاؤ **النہی عن ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو** دشمن کے ملک مین کلام اللہ لے
جانیکی ممانعت ہے **عن** ابن عمر انہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو
قال مالک وانما ذلک مخافۃ ان ینالہ العدو **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قرآن شریف کو دشمن کے ملک مین لے جانے سے کہا مالک نے اسواسطے منع کیا تاکہ ایسا نہ ہو کہ دشمن قرآن شریف کو لیکر اوسکی توہین کرین **ف** ابن عبد البر نے کہا کہ تمام فقہا نے اجماع کیا اس امر پر کہ مصحف کو چھوٹی فوج کے ہمراہ جسکے شکست پانیکا خوف ہو نہ لیجاوین اور بڑی فوج کے ساتھ لیجانا بھی مختلف فیہ ہے مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے **النهي عن قتل النساء والولدان في الغزو** بچون اور عورتون کو مارنے کی ممانعت لڑائی مین **عن** عبد الرحمن بن كعب انه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم الذين قتلوا ابن ابي الحقيق عن قتل النساء والولدان قال فكان رجل منهم يقول برحت بنا امراة ابن ابي الحقيق بالصياح فارفع عليها السيف ثم اذكر نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكف ولولا ذلك لاسترحنا

ترجمہ عبد الرحمن بن کعب سے روایت ہے کہ منع کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کو جنہون نے قتل کیا ابن ابی الحقیق کو عورتون اور بچون کے قتل کرنے سے ابن کعب نے کہا کہ ایک شخص ان مین سے کہتا تھا کہ ابن ابی الحقیق کی عورت نے چیخ کر ہمارا حال کھولدیا تھا تو مین تلوار اوسپر اوٹھاتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ممانعت کو یاد کر کے رک جاتا تھا اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم اوس سے بھی فراغت کرتے **ف** ابن ابی الحقیق ایک تاجر کا نام ہے جسکو ابو رافع یہودی کہتے تھے ایک گڑھی مین رہا کرتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت کرتا تھا آپنے پانچ آدمیونکو اوسکے قتل پر مامور کیا عبد اللہ بن عتیک نے اوسکو قتل کیا **عن** نافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى في بعض مغازيه امراة مقتولة فانكر ذلك ونهى عن قتل النساء والصبيان

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لڑائیون مین ایک عورت کو قتل کیے ہوئے پایا تو برا کہا اسکو اور منع کیا عورتون اور لڑکون کے قتل سے **عن** يحيى بن سعيد ان ابا بكر الصديق بعث جيوشا الى الشام فخرج يمشي مع يزيد بن ابي سفيان وكان امير ربع من تلك الارباع فزعموا ان يزيد قال لابي بكر اما ان تركب واما ان انزل فقال ابو بكر ما انت بنازل وما انا براكب اني احتسب خطاي هذه في سبيل الله ثم قال له انك ستجد قوما زعموا انهم حبسوا انفسهم لله فذرهم وما زعموا انهم حبسوا له وستجد قوما فحصوا عن اوساط رؤسهم من الشعر فاضرب ما فحصوا عنه بالسيف واني موصيك بعشر لا تقتلن امراة ولا صبيا ولا كبيرا هرما ولا تقطعن شجرا مثمرا ولا تخربن عامرا ولا تعقرن شاة ولا بعيرا الا لماكلة ولا تحرقن نحلا ولا تغرقنه ولا تغلل ولا تجبن **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے لشکر بھیجا شام کو تو چلے پیدل یزید بن ابی سفیان کے ساتھ اور وہ حاکم تھے ایک چوتھائی لشکر کے تو یزید نے کہا ابوبکر سے آپ سوار ہو جاوین نہیں تو مین اترتا ہون ابوبکر صدیق نے کہا نہ تم اترو نہ مین سوار ہونگا مین ان قدمونکو خدا کی راہ مین ثواب سمجھتا ہون پھر کہا یزید سے کہ تم پاؤگے کچھ لوگ ایسے جو سمجھتے ہین کہ ہمنے اپنے جانون کو روک رکھا ہے اللہ کیواسطے سو چھوڑ دے انکو اپنے کام پر

ف بچون اور عورتون کو مارنے کی ممانعت لڑائی مین

ف اس سے مراد وہ راہب ہین جو لوگون سے ملاقات نہین کرتے اور ایک گوشہ مین بیٹھکر عبادت کرتے ہین ان لوگون کی
مارنے سے حضرت ابوبکر نے منع کیا اسواسطے کہ وہ لوگ لڑائی نہین کرتے نہ اونکی تعظیم کی وجہ سے ف اور کچھ لوگ ایسے
پاؤگے جو بیچ مین سر کے منڈاتے ہین ف مجوس کی عادت تھی کہ بیچ مین سے سر منڈاتے تھے اور باقی سر پر بال
رکھتے تھے اب اس قسم کو بعض مسلمانون نے بھی اختیار کیا ہے ف تو مار انکے سر تلوار سے اور مین تجھکو دس
باتون کی وصیت کرتا ہون عورت کو مت مار اور نہ بچون کو اور نہ بڈھے پھونس کو اور نہ کاٹنا پھلدار درخت کو اور نہ
اجاڑنا کسی بستی کو اور نہ کوچین کاٹنا کسی بکری یا اونٹ کی مگر کھانے کے واسطے اور مت جلانا کھجور کے درخت
کو اور مت ڈبونا اوسکو اور خیانت مت کرنا مال غنیمت مین چوری سے اور نامردی مت کرنا عن مالک انه بلغه ان عمر بن
عبد العزیز کتب الی عامل من عماله انه بلغنا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا بعث سریة
یقول لهم اغزوا باسم الله فی سبیل الله تقاتلون من کفر بالله لا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا
ولیدا وقل ذلک لجیوشک وسرایاک ان شاء الله والسلام علیک ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ
عمر بن عبد العزیز نے لکھا اپنے ایک عامل کو معلوم ہوا ہم کو پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فوج روانہ
کرتے تو فرماتے اُن سے جہاد کرو اللہ کا نام لیکر اللہ کی راہ مین تم لڑتے ہو ان لوگون سے جنہون نے کفر کیا
اللہ کے ساتھ چوری مت کرو اور نہ اقرار توڑو اور ناک کان مت کاٹو اور نہ مارو بچون اور عورتون کو اور کہدے یہ امر اپنی فوجون اور
لشکرون سے اگر خدا چاہے سلامت رہو تم باب ما جاء فی الوفاء بالامان جب کسی کو امان دے تو وفا کرے
اقرار کو عن رجل من اهل الکوفة ان عمر بن الخطاب کتب الی عامل جیش کان بعثه انه بلغنی
ان رجالا منکم یطلبون العلج حتی اذا اسند فی الجبل وامتنع قال رجل مطرس یقول لا
تخف فاذا ادرکه قتله وانی والذی نفسی بیده لا اعلم مکان احد فعل ذلک الا ضربت عنقه
ترجمہ ایک کوفہ کے رہنیوالے سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے لکھا ایک افسر کو لشکر کے کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ بعض لوگ
تم مین کے کافر کو بلاتے ہین جب وہ پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے اور لڑائی سے باز آتا ہے تو ایک شخص اوس سے کہتا ہے مت ڈر پھر
قابو پاکر اوسکو مار ڈالتا ہے قسم اوس شخص کی جسکے قبضے مین میری جان ہے اگر مین کسیکو ایسا کرتے جان لونگا تو اوسکی گردن
مار دونگا ف یہ حضرت عمر نے تہدید و تخویف کے لیے فرمایا ہر چند یہ فعل حرام ہے مگر اس مین قصاص نہین آتا کہا مالک نے
اس حدیث پر علما کا اتفاق نہین ہے اور نہ اسپر عمل ہے ف کیونکہ دوسری حدیث صحیح اور مرفوع موجود ہے کہ مسلمان کافر
کے عوض مین قتل نکیا جاوے سوال ہوا مالک سے کہ اشارہ سے امان دینا بھی حکم امان کا رکھتا ہے کہا ہان اور میری
رائے یہ ہے کہ فوج کے لوگون سے کہدیا جاوے کہ جسکو اشارے سے امان دو پھر اوسکو مت مارو کیونکہ اشارہ بھی میرے نزدیک
مثل زبان سے کہنے کے ہے اور مجھکو پہونچا کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا کسی قوم نے عہد نہین توڑا مگر اللہ جل جلالہ نے ایسے

دشمن کو مسلط کر دیا **ف** ابن ماجہ اور طبرانی نے ابن عباس سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ
چیزین بدلہ مین پانچ چیزون کے جو قوم اقرار توڑیگی اللہ اوسپر دشمن کو مسلط کریگا اور جو حکم کریگا خلاف خدا اور رسول
کے اوسپر محتاجی آویگی اور جن لوگون مین زنا پھیلے گا تو اللہ انہین موت پھیلا دیگا اور جو لوگ ناپ تول مین فریب
کرینگے اللہ انپر قحط ڈالیگا اور جو لوگ زکوۃ نہ دینگے اونپر بارش کم جاویگی **اَلْعَمَلُ فِيمَنْ اَعْطٰی شَيْئًا فِي**
سَبِيلِ اللّٰهِ جو شخص خدا کی راہ مین جہاد کے لیے کچھ دیوے اسکا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ
اِذَا اَعْطٰی شَيْئًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ اِذَا بَلَغْتَ وَادِيَ الْقُرٰى فَشَأْنُكَ بِهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر جب
جہاد کیواسطے کوئی چیز دیتے تو فرماتے جب پہونچ جاوے تو وادی قری مین تو وہ چیز تیری ہے **ف** وادی القری
ایک مقام ہے قریب خیبر کے وہان سے شام کی حد شروع ہوتی ہے اوس زمانے مین وہ سرزمین جہاد کا گھر تھی یہ اس
واسطے فرمایا ایسا نہو کہ وہ شخص جہاد کو نہ جاوے اور وہ چیز رائگان ہو تو جب وادی القری مین پہونچ گیا تو ظن
غالب ہوا کہ جہاد کریگا **عَنْ** يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُولُ اِذَا اُعْطِيَ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الْغَزْوِ
فَبَلَغَ بِهِ رَاْسَ مَغْزَاتِهِ فَهُوَ لَهُ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب کہتے تھے جب کوئی شخص کو جہاد کے
واسطے کوئی چیز دی جاوے اور وہ دار الجہاد مین پہونچ جاوے تو وہ چیز اوسکی ہو گئی **سوال** ہوا امام مالک سے کہ
ایک شخص نے نذر کے جہاد کی جب تیار ہوا تو اوسکے ماں باپ نے منع کیا یا صرف ماں یا باپ نے تو جواب دیا کہ میرے
نزدیک والدین کی نافرمانی نہ کرے اور جہاد کو سال آئندہ پر رکھے اور جو سامان جہاد کا تیار کیا تھا اوسکو رکھ چھوڑے
اگر اوسکے خراب ہونیکا خوف ہو تو بیچکر اوسکی قیمت رکھ چھوڑے تا کہ سال آئندہ اوسی قیمت سے پھر سامان خرید کرے
البتہ اگر وہ شخص غنی ہو ایسا کہ جب لگے سامان خرید کر سکے تو اوسکو اختیار ہے اس سامان کو جو چاہے ویسا کرے۔
ف یعنی کسیکو دیدیوے یا رکھ چھوڑے یا صرف کر ڈالے **جَامِعُ النَّفَلِ فِي الْغَزْوِ** غنیمت کے بیان مین
مختلف حدیثین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا اِبِلًا كَثِيرَةً وَكَانَ سُهْمَانُهُمْ اثْنَا عَشَرَ بَعِيرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا جس مین عبد اللہ بن عمر تھے نجد کیطرف تو غنیمت
مین بہت اونٹ حاصل کیے اور حصہ رسد ہر ایک کی بارہ بارہ اونٹ یا گیارہ گیارہ اونٹ تھے اور ایک ایک اونٹ زیادہ
دیا گیا **ف** جہاد مین جسقدر کافرونکا مال حاصل ہوتا ہے اسکو غنیمت کہتے ہین چار حصہ اوس مال کے مجاہدین مین تقسیم ہوتے
ہین اور ایک حصہ امام رکھ لیتا ہے مگر امام کو اختیار ہے کہ لشکر مین سے کسی جماعت خاص یا شخص خاص کے واسطے کسی کام
کے صلہ مین علاوہ حصہ غنیمت کے کچھ زیادہ تجویز کرے اسکو نفل کہتے ہین یہ لشکر جو نجد کی طرف گیا تھا اوسمین چار ہزار آدمی
تھے ہر ایک کے حصے مین بارہ بارہ اونٹ آئے تھے مگر وہ ٹکڑا پندرہ آدمیون کا جنمین عبد اللہ بن عمر تھے انکو پھر ایک ایک اونٹ

ف جو شخص خدا کی راہ مین جہاد کے لیے کچھ دیوے اسکا بیان

ف غنیمت کے سامان مین

زیادہ تجویز کیا گیا **عن** یحیی بن سعید بن المسیب یقول کان الناس فی غزو اذا اقتسموا غنائمھم یعدلون البعیر بعشر شیاہ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے اونہون نے سنا سعید بن المسیب سے کہتے تھے جہاد میں جب لوگ غنیمتون کو بانٹتے تھے تو ایک اونٹ کو دس بکریون کے برابر سمجھتے تھے **ف** صحیحین مین روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ تھے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ مین تو غنیمت پائی تھی اونٹون اور بکریون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس بکریون کو ایک اونٹ کے برابر کیا کہا مالک نے جہاد مین جو شخص اجرت پر کام کرتا ہو اگر وہ لڑائی مین مجاہدین کے ساتھ شریک ہے اور آزاد ہو تو غنیمت کے مال سے اوسکو حصہ ملیگا ورنہ نہین ملیگا اور میری رائے مین حصہ اوسی کو ملیگا جو لڑائی مین شریک ہو اور آزاد ہو **مالا یجب فیہ الخمس** جس مال مین پانچوان حصہ نہین دیا جاویگا اوسکا بیان کہا مالک نے جو کفار بندر کے کنارہ پر مسلمانون کی زمین مین ملین اور وہ یہ کہین کہ ہم سوداگر تھے دریا نے ہمکو یہان پھینک دیا مگر مسلمانون کو اس امر کی تصدیق نہ ہو البتہ یہ گمان ہو کہ جہاز اون کا ٹوٹ گیا یا پیاس کے سبب سے اوتر پڑے بغیر اجازت مسلمانون کے تو امام کو انکے بارہ مین اختیار ہے اور جن لوگون نے گرفتار کیا انکو خمس نہین ملیگا **ما یجوز للمسلمین اکلہ قبل الخمس** غنیمت کو مال مین سے قبل تقسیم کے جن چیزون کا کھانا درست ہے کہا مالک نے جب مسلمان کفار کے ملک مین داخل ہون اور وہان کھانیکی چیزین پاوین تو تقسیم سے پہلے کھانا اوسکا درست ہے کہا مالک نے اونٹ بیل بکریان بھی کھانیکی چیزین ہین قبل تقسیم کے کھانا انکا درست ہے **ف** یعنی بقدر ضرورت کے اگر گوشت کی حاجت ہو تو ان جانورون کا ذبح کرنا درست ہے کہا مالک نے اگر یہ چیزین نہ کھائی جاوین اور تقسیم کے واسطے لائی جاوین تو لشکر کو تکلیف ہو اس صورت مین کھانا انکا درست ہے مگر بقدر ضرورت دستور کے موافق اور یہ درست نہین کہ اونمین سے کوئی چیز رکھ چھوڑے اور اپنے گھر لیجاوے **سوال** ہوا امام مالک سے اگر کوئی شخص کفار کے ملک مین کھانا پاوے اور اس مین سے کھاوے کچھ بچ رہے تو اپنے گھر مین لے آنا یا راستہ مین بیچکر اوسکی قیمت لینا درست ہے امام مالک نے جواب دیا اگر جہاد کیحالت مین اوسکو بیچے تو قیمت اسکی غنیمت مین داخل کردے اور جو اپنے شہر مین چلا آوے تو اس صورت مین اسکا کھالینا یا اوسکی قیمت سے نفع اوٹھانا درست ہے جب وہ چیز قلیل اور حقیر ہو **ف** مثلاً روٹی یا گوشت وغیرہ ہو اور جو بالیت کی چیز ہو تو درست نہین **ما یرد قبل ان یقع القسم مما اصاب العدو** مال غنیمت مین سے قبل تقسیم کے جو چیز پھیر دیجاوے اسکا بیان **عن** مالک انہ بلغہ ان عبدا لعبد اللہ بن عمر ابق وان فرسا لہ عار فاصابھما المشرکون ثم غنمھما المسلمون فردا علی عبد اللہ بن عمر وذلک قبل ان تصیبھما المقاسم ترجمہ امام مالک کو پہونچا ایک غلام عبد اللہ بن عمر کا بھاگ گیا تھا اور ایک گھوڑا کھو گیا تھا کافرون نے پکڑ لیا اندونو کو کافرون سے پھر غنیمت مین پایا اندونون کو مسلمانون نے پس پھیر دیا اندونو کو عبد اللہ بن عمر پر قبل

تقسیم کے کہا مالک نے مسلمانونکے مال اگر کفار پاس لبین تو انکے مالکون کو پہیر دیے جاوین جبتک تقسیم نہ ہوجاوین اگر
تقسیم ہوجاوین تو پہیر نہ پہیرینگے سوال ہوا مالک سے کہ ایک مسلمان کے غلام کو کفار لے گیئے پہیر مسلمانون نے اسکو غنیمت
مین پایا تو جواب دیا کہ وہ غلام اوسکے مالک کو دیا جاویگا بغیر قیمت کے جبتک کہ تقسیم مین نہ آجاوے اور جب تقسیم مین
آجاویگا تو اوسکے مالک کو اختیار ہیگا کہ قیمت دیکر لے لیوے **ف** یہ امام مالک اور ابو حنیفہ کا قول ہے اور شافعی کے
نزدیک بعد تقسیم کے بہی مالک کو اختیار ہے کہ اپنی چیز بغیر قیمت کے لے لیوے اور حضرت علی اور زہری اور عمرو بن
دینار اور حسن بصری کے نزدیک کسی صورت مین مالک کو اوس چیز کا لینا نہین پہونچتا کہا مالک نے اگر کسی مسلمان کی
ام ولد کو کفار پکڑ لے جاوین پہر مسلمان اُسکو غنیمت مین پاوین اور تقسیم ہوجاوے پہر اوسکا مالک اوسکو پہچانے بعد
تقسیم کے تو وہ ام ولد دوبارہ لونڈی نہین بنائی جاویگی بلکہ امام کو چاہیے کہ مال غنیمت مین سے اوسکو چہوڑا کر مالک
کے حوالہ کرے اگر امام نہ چہوڑا دے تو اوسکے مالک کو چاہیے کہ فدیہ دیکر اوسکو چہوڑا لے ایسا نہ کرے کہ اوسکو چہوڑ دے
اور جس کے حصے مین وہ ام ولد آئی ہے اوسکو جائز نہین کہ لونڈی بناوے یا اُس سے جماع کرے کیونکہ وہ ام
ولد مثل آزاد کے ہے اسواسطے کہ وہ ام ولد اگر کسی شخص کو زخمی کرے تو اوسکے مالک کو حکم ہوگا کہ فدیہ دیکر چہوڑا
لیوے پس یہان بہی ایسا ہی حکم ہے کہ مالک اسکا جسطرح بنے اوسکو چہوڑا وے یہ نہین کہ اسکو چہوڑ دے وہ لونڈی
بنائی جاوے اوس سے صحبت کیجاوے **سوال** ہوا مالک سے ایک شخص گیا کفار کے ملک مین مسلمانون کو چہوڑانے
یا تجارت کے واسطے اور وہان اوسنے آزاد اور غلام دونون کو خرید ایا کفار نے اسکو ہبہ کر دیا امام مالک نے جواب دیا
کہ اگر اوس شخص نے آزاد کو خریدا تو جسقدر روپون کے بدلے مین خریدا وہ قرض سمجہا جاویگا اور وہ غلام نہ بنیگا اور
جو ہبہ مین آیا تو وہ آزاد رہیگا اوسکو کچہ دینا نہ ہوگا مگر اس صورت مین کہ ہبہ کے عوض مین اوسنے کچہ خرچ کیا ہو اسقدر
قدر اسکے ذمہ پر قرض ہوگا گویا اوسکے بدلے مین خرید کیا اور جو اس شخص نے غلام کو خریدا تو اوسکے پہلے مالک کو
اختیار ہے کہ جتنے دامون کو اوسنے خریدا ہے وہ دام دیکر غلام کو لے لیوے یا نہ لے اوسی کے پاس رہنے دیوے اور
جو ہبہ مین آیا تو پہلا مالک اس غلام کو مفت لے لیوے البتہ اگر ہبہ کے عوض مین خرچ کیا ہو تو پہلے مالک کو ضرور ہے
کہ اگر چاہے اوسقدر خرچ ادا کرکے وہ غلام لے لیوے یا نہ لے **ماجاء فی السلب فی النفل** ہتیارون
کو نفل مین دینے کا بیان **عن** ابی قتادة بن ربعی انه قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم عام حنین
فلما التقینا کانت للمسلمین جولة قال فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین قال
فاستدرت له حتی اتیته من ورائه فضربته بالسیف علی حبل عاتقه فاقبل علی فضمنی ضمة وجدت
منها ریح الموت ثم ادرکه الموت فارسلنی قال فلقیت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس فقال
امر الله ثم ان الناس رجعوا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل قتیلا له علیه بینة

فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ
ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ
يَا أَبَا قَتَادَةَ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي
فَأَرْضِهِ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَاهَا اللّٰهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِّنْ أُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ
فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَدَقَ فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَانِيهِ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي
سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ **ترجمہ** ابی قتادہ بن ربعی سے روایت ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ جنگ حنین میں جب ملے ہم کافروں سے تو مسلمانوں میں گڑبڑ مچی **ف** جنگ حنین میں ہر چند مسلمان
زیادہ تھے مگر انکے تعلے کیوجہ سے انکو شکست ہوئی اور میدان جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چند
صحابہ رہ گئے گڑبڑ سے یہی مراد ہے **ف** میں نے ایک کافر کو دیکھا کہ اوس نے ایک مسلمان کو مغلوب کیا ہے تو میں نے
پیچھے سے آنکر ایک تلوار اسکی گردن پہ ماری وہ میری طرف دوڑا اور مجھے آنکر ایسا دبایا گویا موت کا مزا چکھایا پھر
وہ خود مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا پھر میں حضرت عمر سے ملا اور میں نے کہا آج لوگوں کو کیا ہوا **ف** یعنے مسلمانوں کو
کہ سب بھاگ گئے **ف** اونہوں نے جواب دیا کہ اللہ کا ایسا ہی حکم ہوا پھر مسلمان لوٹے اور فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو کسی شخص کو مارے تو اسکا سامان اسکو ملیگا جب کہ گواہ رکھتا ہو ابو قتادہ کہتے ہیں جب میں نے یہ
سنا اوٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے یہ خیال کیا کہ گواہ کون ہے تو میں بیٹھ گیا پھر آپ نے فرمایا جو شخص کسیکو ماریگا اوسکا
سامان اُسیکو ملیگا بشرطیکہ وہ گواہ رکھتا ہو تو میں اوٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے یہ خیال کیا کہ گواہ کہاں ہیں پھر
بیٹھ رہا پھر تیسرے مرتبہ آپ نے یہی فرمایا میں اوٹھ کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا تجھکو اے
ابو قتادہ میں نے سارا قصہ کہہ سنایا اتنے میں ایک شخص بولا سچ کہا یا رسول اللہ اور سامان اوس کافر کا میرے
پاس ہے تو وہ سامان مجھے معاف کرا دیجیے لئے حضرت ابو بکر نے کہا قسم خدا کی ایسا کبھی نہ ہوگا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا قصد نکرینگے کہ ایک شیر خدا کے شیروں میں سے اللہ و رسول کیطرف سے لڑے اور سامان
تجھے دلادے آنحضرت نے فرمایا ابو بکر سچ کہتے ہیں وہ سامان ابو قتادہ کو دیدے اوس نے مجھے دیدیا میں نے زرہ
بیچ کر ایک باغ خریدا بنی سلمہ کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جو حاصل کیا میں نے اسلام میں **عن** الْقَاسِمِ بْنِ
مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْفَرَسُ مِنَ
النَّفَلِ وَالسَّلَبُ مِنَ النَّفَلِ قَالَ ثُمَّ عَادَ لِمَسْأَلَتِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذٰلِكَ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ الْأَنْفَالُ
الَّتِي قَالَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ مَا هِيَ قَالَ الْقَاسِمُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ حَتّٰى كَادَ يُحْرِجُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَدْرُونَ
مَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ صَبِيغٍ الَّذِي ضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے اونہوں نے کہا کہ سنا

یعنے ایک شخصکو کہ پوچہتا تہا عبد اللہ بن عباس سے نفل کے معنے ابن عباس نے کہا گہوڑا اور ہتہیار نفل مین داخل ہین پہر اُس شخص نے یہی پوچہا پہر ابن عباس نے یہی جواب دیا پہر اُس شخص نے کہا مین انفال پوچہتا ہون جسکا ذکر اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین کیا ہے قاسم کہتے ہین کہ وہ برابر پوچہے گیا یہانتک کہ تنگ ہونے لگے عبد اللہ بن عباس اور کہا انہون نے تم جانتے ہو اس شخص کی مثال صبیغ کی سی ہے جسکو حضرت عمر بن خطاب نے مارا تہا **ف** صبیغ ایک شخص تہا عراق کا رہنے والا مدینہ مین حضرت عمر کے زمانے مین آیا اور قرآن شریف کی متشابہ آیتون مین بحث کرنے لگا حضرت عمر نے اوسکو مار کر نکالدیا بصرہ کی طرف اور حکمدیا کہ کوئی اسکی صحبت مین نہ بیٹہے **سوال** ہوا مالک سے جو شخص کسی کافر کو مار ڈالے کیا اوسکا اسباب اوس شخصکو ملیگا بغیر حکم امام کے اونہون نے کہا کہ بغیر حکم امام کے نہ ملیگا بلکہ امام کو اختیار ہے کہ اگر اسکی رائے مین آوے تو ایسا حکم دیوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بجز جنگ حنین کے مجہے نہین پہونچا کہ اور کسی جنگ مین ایسا حکم دیا ہو **مَا جَاءَ فِي إِعْطَاءِ النَّفَلِ مِنَ الْخُمُسِ** نفل خمس مین سے دیے جانیکا بیان **عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُعْطَوْنَ النَّفَلَ مِنَ الْخُمُسِ** **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا لوگ نفل کو خمس مین سے دیا کرتے تہے **ف** یعنے مال غنیمت مین سے جو پانچوان حصہ امام رکہہ لیتا ہے اوسمین سے امام کو اختیار ہے کہ جسقدر چاہے بطور انعام کے دیوے اور چار حصہ تقسیم کر دیے جاوینگے **کہا مالک نے** یہ روایت بہت اچہی ہے میرے نزدیک **سوال** ہوا مالک سے کہ نفل پہلے غنیمت مین ہوتا ہے اونہون نے جوابدیا کہ یہ امام کی رائے پر موقوف ہے اسمین کوئی قاعدہ مقرر نہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جہاد مین نفل نہین مقرر کیا بلکہ بعض لڑائیون مین جیسے حنین مین تو یہ امام کی رائے پر موقوف ہے خواہ پہلے غنیمت مین نفل مقرر کرے خواہ بعد اوسکے **الْقَسْمُ لِلْخَيْلِ فِي الْغَزْوِ** گہوڑے کے حصے کا بیان جہاد مین **کہا مالک نے** عمر بن عبد العزیز نے کہا گہوڑے کے دو حصے ہین اور مرد کا ایک حصہ ہے **ف** بخاری نے ابن عمر سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گہوڑے کو دو حصے دیے اور سوار کو ایک حصہ تو سوار کے تین حصے ہوئے اور پیدل کا ایک حصہ اور ابو داؤد نے ابن عمر سے روایت کیا کہ پیادہ کا ایک حصہ اور سوار کے تین حصے ایک حصہ سوار کا اور دو حصے اوسکے گہوڑے کے ائمہ ثلثہ اور اکثر فقہا کا یہی مذہب تہا اور ابو حنیفہ کے نزدیک پیدل کا ایک حصہ ہے اور سوار کے دو حصے ہین **کہا مالک نے** مین ہمیشہ یہی سنتا ہوا آیا **سوال** ہوا مالک سے کہ ایک شخص اپنے ساتہہ بہت سے گہوڑے لیکر آیا تو کیا سب گہوڑونکو حصہ ملیگا جواب دیا کہ نہین صرف اُس گہوڑیکو ملیگا جسپر سوار ہو کر لڑتا ہے **کہا مالک نے** میرے نزدیک ترکی اور مخلوط بہی گہوڑون مین داخل ہین کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا پیدا کیا ہم نے گہوڑون اور خچرون کو اور گدہون کو تمہاری سواری کے لیے **ف** وجہ استدلال کی یہ ہے کہ اس آیت مین اللہ تعالی نے سب سواریون کو بیان کیا ہے جیسا کہ مقتضائے

استان ہو اور ترکی اور مجنس پر سوار ہوتے ہین اور وہ گدہون اور خچرون مین داخل نہین ہو سکتا ہے تو لامحالہ گھوڑون
مین داخل ہوگا کیونکہ گھوڑا اسکو بہی کہتے ہین **ت** اور فرمایا اللہ تعالی نے تیار کرو واسطے کافرون کے جہانتک کر سکو
سامان لڑائی کا اور بندہے ہوے گھوڑے ڈراتے رہو اُن سے اللہ کے دشمن کو اور اپنے دشمن کو **ف** اس آیت سے
بہی معلوم ہوا کہ ترکی اور مجنس گھوڑون مین داخل ہین **ت** تو سب کے نزدیک ترکی اور مجنس گھوڑون مین
شمار کیے جاوینگے جب حاکم انکو قبول کرے سعید ابن مسیب کسینے پوچہا کہ ترکیون مین زکوۃ ہے بولے کہین
گھوڑون مین زکوۃ ہوتی ہے **ف** اس قول سے بہی معلوم ہوا کہ ترکی گھوڑون مین داخل ہین **مَا جَآءَ**
فِي الْغُلُوْلِ غنیمت کے مال مین سے چرانیکا بیان **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ
صَدَرَ مِنْ حُنَيْنٍ وَهُوَ يُرِيْدُ الْجِعْرَانَةَ سَأَلَهُ النَّاسُ حَتّٰى دَنَتْ بِهِ نَاقَتُهُ مِنْ شَجَرَةٍ فَتَشَبَّكَتْ بِرِدَائِهِ حَتّٰى نَزَعَتْهُ
عَنْ ظَهْرِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوْا عَلَيَّ رِدَائِيْ اَتَخَافُوْنَ اَنْ لَا اَقْسِمَ بَيْنَكُمْ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ
عَلَيْكُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ سَمُرِ تِهَامَةَ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا
وَلَا جَبَانًا وَلَا كَذَّابًا فَلَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ اَدُّوا الْخَائِطَ وَالْمِخْيَطَ
فَاِنَّ الْغُلُوْلَ عَارٌ وَّنَارٌ وَّشَنَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ ثُمَّ تَنَاوَلَ مِنَ الْاَرْضِ وَبَرَةً مِّنْ بَعِيْرٍ اَوْ شَيْءٍ ثُمَّ
قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لِيْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَلَا مِثْلُ هٰذِهٖ اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ **ترجمہ**
عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے حنین سے اور قصد رکہتے تہے آپ جعرانہ کا مانگنے لگے
لوگ آپ سے **ف** یعنے تقاضا کرنے لگے کہ مال غنیمت تقسیم کر دیجیے آپ کو ایسا تنگ کیا **ت** کہ اونٹ آپکا
کانٹون کے درخت کیطرف چلا گیا اور کانٹے آپ کی چادر مین اٹک کر چادر آپ کی پشت مبارک سے اتر گئی تب
آپنے فرمایا کہ میری چادر مجھکو دیدو کیا تم خیال کرتے ہو کہ مین نہ بانٹونگا وہ چیز تمکو جو اللہ نے تمکو دی قسم ہے اس
ذات کی جسکے قبضے مین میری جان ہے اگر اللہ تمکو جتنے تہامہ کے درخت ہین اوتنے اونٹ دیوے تو مین بانٹ
دون تمکو پہر نہ پاؤگے مجہکو بخیل یا بودا نہ جہوٹا پہر جب اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوے لوگون مین
اور کہا کہ اگر کسینے تاگا اور سوئی لے لی ہو وہ بہی لاؤ کیونکہ غنیمت کے مال مین سے چرانا شرم ہے دنیا مین اور آگ
ہے اور عیب ہے قیامت کے روز پہر زمین سے ایک بال اٹہایا اونٹ کا یا بکری کا اور فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے قبضہ مین
میری جان ہے جو مال اللہ پاک نے تمکو دیا اوسمین سے میرا اتنا بہی نہین ہے مگر پانچوان حصہ اور پانچوان حصہ بہی تمہارے ہی واسطے ہے
ف پانچوان حصہ مال غنیمت مین سے جو امام رکہ لیتا ہے وہ بہی مسلمانون کے کام مین صرف کیا جاتا ہے جیسے پل بنانا
قلعہ تیار کرنا ہتیار خریدنا **عن** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاَنَّهُمْ ذَكَرُوْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَمَ زَيْدٌ اَنَّهُ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ قَالَ فَزَعَمَ زَيْدٌ اَنَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان صاحبکم قد غل فی سبیل اللہ قال ففتشنا متاعہ فوجدنا فیہ
خرزات من خرز الیھود ما یساوی درھمین ترجمہ زید بن خالد جہنی نے کہا ایک شخص مر گیا حنین کی لڑائی مین تو
بیان کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا نماز پڑہ لو اپنے ساتھی پر لوگون کے چہرے زرد ہو گئے ف اسوجہ
سے کہ حضرت نے نماز اسپر نہ پڑہی اور لوگون کو کہا کہ تم پڑہ لو ف تب آپنے فرمایا کہ اس شخص نے مال غنیمت مین چوری
کی تہی زید نے کہا ہمنے اس شخص کا اسباب کہولا تو چند منکے یہودیون کے پائے دو درہم کا مال بہی نہ تہا عن عبد اللہ
ابن المغیرۃ بن ابی بردۃ الکنانی انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی الناس فی قبائلھم یدعو لھم
وانہ ترک قبیلۃ من القبائل قال وان القبیلۃ وجدوا فی بردعۃ رجل منھم عقد جزع غلولا فاتاھم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکبر علیھم کما یکبر علی المیت ترجمہ عبد اللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لوگون کی جماعتون پر تو دعا کی سب جماعتون کے واسطے مگر ایک جماعت کے واسطے دعا نہ کی کیونکہ
اس جماعت کے مین ایک شخص تہا جسکے بچہونے کے تلے سے ایک کنٹہا عقیق کا چوری کا نکلا تہا جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اس جماعت پر آئے تو آپنے تکبیر کہی جیسے جنازہ پر کہتے ہین ف اس سے یہ مطلب تہا کہ وہ لوگ مثل مردون
کے ہین جو بہلی بات نہین سنتے اور حکم نہین مانتے عن ابی ھریرۃ انہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عام حنین فلم نغنم ذھبا ولا ورقا الا الاموال المتاع والثیاب قال فاھدی رفاعۃ بن
زید لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلاما اسود یقال لہ مدعم فوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی وادی القری حتی اذا کنا بوادی القری بینما مدعم یحط رحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ سہم
عائر فاصابہ فقتلہ فقال الناس ھنیئا لہ الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلا والذی
نفسی بیدہ ان الشملۃ التی اخذ یوم حنین من المغانم لم تصبھا المقاسم لتشتعل علیہ نارا فلما سمع
الناس ذلک جاء رجل بشراک او شراکین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم شراک او شراکان من نار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نکلے ہم ساتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر کے سال
تو غنیمت مین سونا اور چاندی حاصل نہین کیا بلکہ کپڑے اور اسباب ملا اور رفاعہ بن زید نے ایک غلام کالا ہدیہ دیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسکا نام مدعم تہا تو چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القرے کی طرف جب پہنچے ہم وادی القرے
مین مدعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ کی پالان اتار رہا تہا اتنے مین ایک تیر بے نشان اسکے لگا وہ مر گیا لوگون
نے کہا مبارک ہو جنت اسکے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہین قسم اوس شخص کی جسکے قبضہ
مین میری جان ہے وہ کمبل جو اسنے حنین کی لڑائی مین غنیمت کے مال سے قبل تقسیم کے لے لیا تہا آگ ہو کر اوسپر
جل رہا ہے جب لوگون نے یہ سنا ایک شخص ایک یا دو تسمے لیکر آیا آپنے فرمایا یہ تسمہ یا دو تسمہ آگ کے تہے ف

یعنے یتیم ہو دخل کرتا تو آخرت میں بہی یتیم اوسکے ہوکر رہتا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ مَا ظَہَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا اُلْقِیَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الرُّعْبُ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا کَثُرَ فِیْہِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْہُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَکَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ الْحَقِّ اِلَّا فَشَا فِیْہِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَہْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْہِمُ الْعَدُوُّ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا جو قوم غنیمت کے مال میں چوری کرتی ہے اونکے دل میں دشمن کا رعب ہوتا ہے اور جس قوم میں زنا زیادہ ہوجاتی ہے انمیں موت بہی بہت ہوجاتی ہے اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اونکی روزی بند ہوجاتی ہے اور جو قوم ناحق فیصلہ کرتی ہے ان میں خون زیادہ ہوجاتا ہے اور جو قوم عہد توڑتی ہے انپر دشمن غالب ہوجاتا ہے ف طبرانی نے یہ حدیث کو ابن عباس سے مرفوعًا بیان کیا اُس میں یہ ہے کہ جو قوم زکوٰۃ روکتی ہے اونسے بارش رکجاتی ہے

اَلشُّہَدَاءُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ شہادت کا بیان

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ اُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی فَاُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی فَاُقْتَلُ فَکَانَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ ثَلَاثًا اَشْہَدُ لِلّٰہِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں یہ بات کہ اللہ کی راہ میں لڑوں پہر قتل کیا جاؤں پہر جلایا جاؤں پہر قتل کیا جاؤں پہر جلایا جاؤں پہر قتل کیا جاؤں ابو ہریرہ کہتے تہے یہ بات تین بار گواہی دیتا ہوں میں اسبات کی کہ حضرت نے ایسا ہی فرمایا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَضْحَکُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُہُمَا الْاٰخَرَ کِلَاہُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُ ہٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُقْتَلُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُقَاتِلُ فَیُسْتَشْہَدُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہنسیگا اللہ قیامت کے دن دو شخصوں پر کہ ایک دوسرے کا قاتل ہوگا اور دونو جنت میں جاوینگے ۔ ایک شخص نے جہاد کیا اللہ کی راہ میں اور مارا گیا بعد اوسکے مارنیوالے پر اللہ نے رحم کیا وہ مسلمان ہوا اور جہاد کیا اور شہید ہوا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُکْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِہٖ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَجُرْحُہٗ یَثْعَبُ دَمًا اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْکِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضے میں میری جان ہے نہیں زخمی ہوگا کوئی شخص اللہ کی راہ میں اور اللہ خوب جانتا ہے اوسکو جو زخمی ہوتا ہے اسکی راہ میں مگر آویگا دن قیامت کے اور اسکے زخم سے خون جاری ہوگا رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہو عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ لَا تَجْعَلْ قَتْلِیْ بِیَدِ رَجُلٍ صَلّٰی لَکَ سَجْدَۃً وَّاحِدَۃً یُّحَاجُّنِیْ بِہَا عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب فرماتے تہے اے پروردگار مت قتل کروائیو مجہکو اوس شخص کے ہاتھہ سے جس نے

ف شہادت کا بیان

نخیر اور ایک سجدہ ہی کیا ہو اس سجدہ کی وجہ سے قیامت کے دن تیرے سامنے مجھ سے جھگڑے **ف** مقصود حضرت عمر کا یہ تھا
کہ قاتل اونکا کافر ہو جو ہمیشہ جہنم میں رہے یہ دعا قبول ہوئی ابو لولو مجوسی کے ہاتھ سے آپ شہید ہوئے **عن** ابی قتادۃ
الانصاری انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان قتلت
فی سبیل اللہ صابرا محتسبا مقبلا غیر مدبر ایکفر اللہ عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نعم فلما ادبر الرجل ناداہ او امر بہ فنودی لہ فقال لہ رسول اللہ کیف قلت فاعاد علیہ
قولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الا الدین کذلک قال لی جبریل **ترجمہ** ابو قتادہ
انصاری سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ یا رسول اللہ اگر قتل کیا جاؤں
میں اللہ کی راہ میں جس حال میں کہ میں صبر کرنے والا ہوں مخلص ہوں منہ سامنے رکھنے والا ہوں نہ پیٹھ موڑنے
والا کیا بخشدے گا اللہ گناہ میرے فرمایا آپ نے ہاں جب وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا آپ نے اوسکو پھر پکارا یا پکروایا
پھر فرمایا آپ نے کس طرح کہا تو نے اس نے پھر وہی کہا آپ نے فرمایا کہ ہاں مگر قرض ایسا ہی کہا مجھ سے جبریل
علیہ السلام نے **ف** کیونکہ قرض حقوق الناس میں ہے اور حقوق الناس بدون ادا کیے ہوئے یا معاف کروائے
ہوئے ساقط نہیں ہوتے **عن** ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لشہداء احد ہؤلاء اشہد علیہم فقال ابو بکر الصدیق یا رسول اللہ السنا
باخوانہم اسلمنا کما اسلموا وجاہدنا کما جاہدوا فقال رسول اللہ بلی ولکن لا ادری ما تحدثون
بعدی قال فبکی ابو بکر ثم بکی ثم قال ائنا لکائنون بعدک **ترجمہ** ابو النضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے شہیدوں کے لیے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنکا میں گواہ ہوں **ف** یعنی انکی سعی
اور کوشش اور صبر پر اور صحت ایمان پر قیامت کے دن میں گواہی دوں گا۔ جنگ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے
بعض انمیں سے ایسے تھے جنہوں نے نو بیٹیاں چھوڑیں اور خوشی سے شہید ہوئے بعضوں نے کھجوریں ہاتھ
سے پھینک دیں بعضوں نے یہ آرزو کی کہ ہم پھر لوٹ کر گھر کو نہ جاویں بعضوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑہاپے
کی وجہ سے چھوڑ گئے مگر وہ شہادت کی آرزو میں چلے گئے **ت** حضرت ابو بکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم انکے
بھائی نہیں ہیں مسلمان ہوئے ہم جیسے وہ مسلمان ہوئے اور جہاد کیا ہمنے جیسے اونہوں نے جہاد کیا آپ نے
فرمایا ہاں مگر مجھے معلوم نہیں کہ بعد میرے کیا کروگے تو رونے لگے اور فرمایا کیا ہم زندہ رہیں گے بعد آپ کے
عن یحیی بن سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا وقبر یحفر فی المدینۃ
فاطلع رجل فی القبر فقال بئس مضجع المؤمن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما قلت
فقال الرجل انی لم ارد ہذا یا رسول اللہ انما اردت القتل فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم لا مثل للقتل فی سبیل اللہ ما علی الارض من بقعۃ ہی احب الی ان یکون قبری بہا
منہا ثلاث مرات ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور قبر کھد رہی تھی مدینہ
ایک شخص قبر کو دیکھکر بولا کیا بُری جگہ ہے مسلمان کی آپنے فرمایا بری بات کہی تو نے وہ شخص بولا یا رسول اللہ
میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونا اس سے بہتر ہے آپنے فرمایا بیشک اللہ کی راہ میں قتل ہونیکی برابر
کوئی چیز نہیں مگر ساری زمین میں کوئی مقام ایسا نہیں کہ میں اپنی قبر وہاں ہونا پسند کرتا ہوں مدینہ سے تین بار
آپنے یہ ارشاد فرمایا ف یہ حدیث بھی ایک دلیل ہے اس بات کی کہ مدینہ مکہ سے بہتر ہے موت کو حقیقین عن
زید بن اسلم ان عمر بن الخطاب کان یقول اللہم انی اسئلک شہادۃ فی سبیلک ووفاۃ ببلد رسولک
ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے تھے اے پروردگار میں چاہتا ہوں کہ شہید
ہوں تیری راہ میں اور مروں تیرے رسول کے شہر میں ف جب حضرت عمر نے یہ دعا مانگی تو لوگوں کو تعجب ہوا
کہ یہ دونوں باتیں کیسے ہوسکتی ہیں اسلیے کہ مدینہ میں سب مسلمان ہیں وہاں جہاد نہیں ہوسکتا مگر اللہ جل
جلالہ نے دعا حضرت عمر کی قبول کی مدینہ میں آپ شہید ہوئے وہیں دفن ہوئے عن یحیی بن سعید
ان عمر بن الخطاب کان یقول کرم المؤمن تقواہ ودینہ حسبہ ومروتہ خلقہ والجراءۃ والجبن
غرائز یضعہا اللہ حیث یشاء فالجبان یفر عن ابیہ وامہ والجریء یقاتل من لا یؤوب بہ الی رحلہ
والقتل حتف من الحتوف والشہید من احتسب نفسہ علی اللہ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت
عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے عزت مومن کی تقوی میں ہے اور دین اسکی شرافت ہے اور مروت اسکا خلق ہے اور
بہادری اور نامردی دونوں خلقی صفتیں ہیں جس شخص میں اللہ چاہتا ہے ان صفتوں کو رکھتا ہے تو نامرد اپنے
ماں باپ کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بہادر اس شخص سے لڑتا ہے جسکو جانتا ہے کہ گھر تک نہ جانے دیگا ف
یعنے اسکے مقابلے میں گھر جانا نصیب نہ ہوگا میں مرتا ہوگا بعضوں نے اس عبارت کے یہ معنے کیے ہیں کہ نامرد
اپنے ماں باپ کو جنکا بڑا حق ہے دشمن کے مقابلے میں چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بہادر اوس شخص کے ساتھ ہو کر لڑتا ہے
جس سے یہ توقع نہ ہو کہ اسکا کچھ مال لیکر گھر میں آوے گا ف اور قتل ایک موت ہے موتوں میں سے ف جیسے
آدمی بیماری وغیرہ سے مرجاتا ہے بچ نہیں سکتا ویسا ہی قتل کو بھی سمجھنا چاہیے ف اور شہید وہ ہے جو اپنی
جان خوشی سے اللہ کے سپرد کردے **العمل فی غسل الشہید** شہید کو غسل دینے کے بیان میں
عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب غسل وکفن وصلی علیہ وکان شہیدا یرحمہ اللہ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر غسل دیے گئے اور کفن پہنائے گئے اور نماز جنازے کی اونپر پڑھی گئی
حالانکہ وہ شہید تھے امام مالک کو پہونچا اہل علم سے وہ کہتے تھے کہ شہیدوں کو نہ غسل دینا چاہیے نہ ان پر

نماز پڑھنا چاہیے بلکہ جن کپڑون مین شہید ہوے ہین اونہین کپڑون مین دفن کر دینا چاہیے **ف** اختلاف ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہیدون پر نماز پڑھی یا نہین بعض روایات مین ہے کہ نماز پڑھی ہے اور بعض مین ہے کہ نہین پڑھی
صرف دعا کی کہا مالک نے یہ طریقہ اون شہیدون مین ہے جو معرکہ مین قتل کیے جاوین اور وہین مر جاوین اور جو معرکہ
سے زندہ اوٹھا کر لایا جاوے پھر کچھ جی کر مر جاوے تو اسکو غسل دیا جاوے اور نماز پڑھی جاوے جیسے حضرت
عمر کیا گیا **ف** حضرت عمر بعد زخمی ہونے کے تین دن جیے **مَا يُكْرَهُ مِنَ الشَّيْءِ يُجْعَلُ فِي سَبِيلِ
اللّٰهِ عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَحْمِلُ فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ عَلَى أَرْبَعِينَ أَلْفَ بَعِيرٍ
يَحْمِلُ الرَّجُلَ إِلَى الشَّامِ عَلَى بَعِيرٍ وَيَحْمِلُ الرَّجُلَيْنِ إِلَى الْعِرَاقِ عَلَى بَعِيرٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ
فَقَالَ احْمِلْنِي وَسُحَيْمًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ أَسُحَيْمٌ زِقٌّ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے
روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ایک برس مین چالیس ہزار اونٹ بھیجتے تھے شام کی جانیوالون کو فی آدمی ایک اونٹ دیتے اور عراق کو جانیوالونکو دو آدمی میں
ایک اونٹ دیتے تو ایک شخص عراق کا رہنے والا آیا اور حضرت عمر سے بولا کہ مجھکو اور سحیم کو ایک اونٹ دیجیے حضرت عمر نے فرمایا
مین تجھکو قسم دیتا ہون خدا کی سحیم سے مراد تیری مشک ہے وہ بولا ہان **ف** پہلے اس شخص نے اس طرح سے کہا کہ
حضرت عمر کو معلوم ہو سحیم کوئی شخص ہے پھر آپ سمجھ گئے کہ سحیم سے مشک مراد ہے **التَّرْغِيبُ فِي الْجِهَادِ** جہاد
کی فضیلت کا بیان **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ
يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ يَشُكُّ إِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ
الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ
مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ
خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد قبا کو جاتے تو ام
حرام بنت ملحان (خالہ انس بن مالک کی) کے گھر مین آپ تشریف لیجاتے وہ آپ کو کھانا کھلاتین اور وہ اس زمانے
مین عبادہ بن صامت کے نکاح مین تھین ایک روز آپ انکی گھر مین گئے اونہون نے آپ کو کھانا کھلایا اور بیٹھ کر آپکے
سر کے بال دیکھنے لگین آپ سو گئے **ف** ام حرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والد یا جد امجد کی خالہ تھین یا آپ

کی خالہ رضاعی تہین بہرحال آپکی محرم تہین بعضون نے کہا کہ آپکی محرم نہ تہین اور آپکو خاص آپہی کو عورت سے خلوت
کرنا درست تہا کیونکہ آپ معصوم تہے بعضون نے کہا کہ حدیث سے خلوت معلوم نہین ہوتی شاید اسکا لڑکا یا
خاوند بہی اُسوقت موجود ہو ف پہر آپ جاگے ہنستے ہوے ام حرام نے پوچہا آپ کیون ہنستے ہین یا رسول
اللہ آپنے فرمایا کچہ لوگ میری امت کے پیش کیے گئے مجہکو اور جو خدا کی راہ مین جہاد کے لیے سوار ہو رہے تہے
بیچ دریا مین جیسے بادشاہ تخت پر سوار ہوتے ہین ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ جل جلالہ
مجہکو بہی ان مین سے کرے آپنے دعا کی پہر آپ سر رکہکے سو گئے پہر جاگے ہنستے ہوے ام حرام نے پوچہا یا رسول اللہ
آپ کیون ہنستے ہین آپنے فرمایا کچہ لوگ میری امت کے پیش کیے گئے مجہے اور جو خدا کی راہ مین جہاد کو جاتے
تہے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہین ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ جل جلالہ مجہکو بہی ان میں سے
کرے آپنے فرمایا تو تو پہلے لوگون مین سے ہو چکی ف یہ پیشین گوئی آپکی سچ ہوئی حضرت عثمان کی خلافت
مین معاویہ لشکر کے سردار ہوکر کفار روم کی لشکر پر دریا مین سوار ہوکر گئے ف ام حرام معاویہ کے ساتہ دریا مین
سوار ہوئین جب دریا سے نکلین تو جانور سے گر کر مر گئین ف یہ پہلا جہاد تہا جو مسلمانون نے دریا مین کیا
دوسرا جہاد قسطنطنیہ پر معاویہ کے زمانہ مین ہوا جسمین لشکر کا سردار یزید بن معاویہ تہا اس حدیث سے حضرت معاویہ
کی بڑی تعریف ثابت ہوئی ملکہ یزید کی بہی اور صحیح بخاری کی حدیث مین پہلی جماعت کے حق مین لفظ اوجبوا اور
دوسری جماعت کے حق مین لفظ مغفور لہم آیا ہے جس سے اور زیادہ فضیلت ثابت ہوتی ہے یہ حدیث دلیل قوی
ہے ایمان و حسن خاتمہ معاویہ و یزید پر پس لعنت انپر ہرگز نہ چاہیے یہی مذہب ہے محققین اہل سنت و جماعت کا گو
بعض اعمال منسقہ ان سے صادر ہوے ہون کیونکہ اہلسنت کے نزدیک عصمت خاصہ حضرات انبیا علیہم السلام
کا ہے صحابہ اور اہل بیت ہرگز معصوم نہین ہین فضلاً عن غیرہم بالجملہ جسکے مغفور ہونے کی خبر مخبر صادق نے دی ہے
اوسکو کافر و ملعون کہنا ناجائز ہے عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَا اَنْ
اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَّا اَتَخَلَّفَ عَنْ سَرِیَّةٍ تَخْرُجُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لَّا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ
وَلَا یَجِدُوْنَ مَا یَتَحَمَّلُوْنَ عَلَیْهِ فَیَخْرُجُوْنَ وَیَشُقُّ عَلَیْهِمْ اَنْ یَتَخَلَّفُوْا بَعْدِیْ فَوَدِدْتُ اَنِّیْ اُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی فَاُقْتَلُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میری امت پہ
شاق نہ ہوتا تو مین کسی لشکر کا جو اللہ کی راہ مین نکلتا ہے ساتہ نہ چہوڑتا ف یعنے جب کچہ لوگ جہاد کو جاتے
تو مین بہی ساتہ جاتا ف مگر نہ میرے پاس اسقدر سواریان ہین کہ سب لوگون کو اسپر سوار کرون نہ انکے پاس اتنی
سواریان ہین کہ وہ سب سوار ہوکر نکلین اگر مین اکیلا جاؤن تو انکو میرا چہوڑنا شاق ہوتا ہے مین تو یہ چاہتا ہون
کہ اللہ کی راہ مین لڑون اور مارا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر مارا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر مارا جاؤن عَنْ

يحيى بن سعيد انه قال لما كان يوم احد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ياتيني بخبر سعد بن الربيع
الانصاري فقال رجل انا يا رسول الله فذهب الرجل يطوف بين القتلى فقال له سعد بن الربيع
ما شانك فقال له الرجل بعثني اليك رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتيه بخبرك قال فاذهب اليه
فاقراه مني السلام واخبره اني قد طعنت اثنتي عشرة طعنة واني قد انفذت مقاتلي واخبر قومك
انه لا عذر لهم عند الله ان قتل رسول الله وواحد منهم حي ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ جنگ احد
کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون خبر لا کر دیتا ہے مجھکو سعد بن ربیع انصاری کی ایک شخص نے
کہا یا رسول اللہ مین دون گا ف وہ شخص ابی بن کعب تھے آپنے اوسسے فرمایا تم جا کر دیکھو سعد بن ربیع زندہ
ہین یا مردہ اگر زندہ ہون تو میرا سلام اونسے کہو اور میری طرف سے پوچھو کہ تم اپنے تئین کس حال مین پاتے ہو ف
وہ جا کر لاشون مین ڈہونڈنے لگا ف کئی بار سعد کا نام لیکر پکارا کہین سے جواب نہ آیا پہر اونہون نے
یہ کہکر پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بھیجا ہے اسلیے کہ مین سعد کی خبر لاؤن ف سعد نے
کہا کہ کیا کام ہے اوس شخص نے کہا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہاری خبر لینے کو بھیجا ہے۔
ف کہ تم زندہ ہو یا مردہ اونہون نے کہا میرا شمار مردون مین ہے ف کہا کہ تم جاؤ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرا سلام عرض کرو اور کہو کہ مجھے بارہ زخم برچھون کے لگے ہین ف زید بن
ثابت کی روایت مین ہے کہ انکو ستر زخم برچھون اور تلوارون اور تیرون کے لگے تھے واقدی کی روایت میں
ہے اونہون نے یہ بھی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے مجھے جنت
کی خوشبو آرہی ہے ف اور میرے زخم کاری ہین اور اپنی قوم سے کہو کہ اللہ جل جلالہ کے سامنے تمہارا
کوئی عذر قبول نہ ہوگا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے اور تم مین سے ایک بھی زندہ رہا عن
يحيى بن سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رغب في الجهاد وذكر الجنة ورجل من الانصار
ياكل تمرات في يده فقال اني لحريص على الدنيا ان جلست حتى افرغ منهن فرمى ما في يده
فحمل سيفه فقاتل حتى قتل ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رغبت دلائی
جہاد مین (بدر کے روز) اور بیان کیا جنت کا حال ف آپنے فرمایا مستعد ہو جاؤ اوس جنت کے واسطے
جسکا عرض آسمانون اور زمین کے برابر ہے عمیر بن حمام نے کہا یا رسول اللہ جنت اتنا بڑا باغ ہے آپ نے
فرمایا ہان عمیر نے کہا واہ واہ حضرت نے فرمایا تو نے واہ واہ کیون کہا عمیر نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ مینے
اس آرزو سے کہا کہ مین بھی اس باغ کے لوگون مین سے ہو جاؤن آپنے فرمایا تو بھی ان مین سے ہے
ف اتنے مین ایک شخص انصاری (یعنی عمیر بن الحمام) کھجورین ہاتھ مین لیے ہوئے کہا رہا تھا وہ بولا

مجھے بڑی حرص ہے دنیا کی اگر میں بیٹھا ہوں اسی انتظار میں کہ کچھ میں کھاؤں پھر کچھ میں میلیں بیٹھ رہیں اور تلوار اوٹھا کر لڑائی شروع کی اور شہید ہوا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَغَزْوٌ تُنْفَقُ فِيهِ الْكَرِيمَةُ وَيُيَاسَرُ فِيهِ الشَّرِيكُ وَيُطَاعُ فِيهِ ذُو الْأَمْرِ وَيُجْتَنَبُ فِيهِ الْفَسَادُ فَذَلِكَ الْغَزْوُ خَيْرٌ كُلُّهُ وَغَزْوٌ لَا تُنْفَقُ فِيهِ الْكَرِيمَةُ وَلَا يُيَاسَرُ فِيهِ الشَّرِيكُ وَلَا يُطَاعُ فِيهِ ذُو الْأَمْرِ وَلَا يُجْتَنَبُ فِيهِ الْفَسَادُ فَذَلِكَ الْغَزْوُ لَا يَرْجِعُ صَاحِبُهُ كَفَافًا **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے کہا جہاد دو قسم کے ہیں ایک وہ جہاد جس میں عمدہ سے عمدہ مال صرف کیا جاتا ہے اور رفیق کے ساتھ محبت کی جاتی ہے اور افسر کے اطاعت کیجاتی ہے اور فساد سے پرہیز رہتا ہے یہ جہاد سب کا سب ثواب ہوتا ہے ایک وہ جہاد ہے جس میں اچھا مال صرف نہیں کیا جاتا اور رفیق سے محبت نہیں کرتی اور افسر کی نافرمانی ہوتی ہے اور فساد سے پرہیز نہیں ہوتا یہ جہاد ایسا ہے اسمیں جو کوئی جاوے ثواب تو کیا خالی ہوتے آنا مشکل ہے **ف** یعنی ایسے جہاد میں اگر گناہ سے بچ جاوے تو بھی غنیمت ہے ثواب کا کیا ذکر

مَا جَاءَ فِي الْخَيْلِ وَالْمُسَابَقَةِ بَيْنَهَا وَالنَّفَقَةِ فِي الْغَزْوِ

گھوڑوں کا اور گھوڑدوڑ کا بیان اور جہاد میں صرف کرنیکا بیان عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں بہتری اور برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک **ف** کیونکہ گھوڑا بڑا ذریعہ ہے جہاد کا اور اشرف ہے اس وجہ سے تمام حیوانات میں عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط لگائی آگے بڑھنے کی اون گھوڑوں میں جو تیار کیے گئے تھے گھوڑدوڑ کے لیے حفیا سے (ایک مقام ہے باہر مدینہ کے) ثنیۃ الوداع تک (پانچ میل ہے حفیا سے) اور جو گھوڑے تیار نہیں کیے گئے تھے انکی حد ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک (ایک میل ہے) مقرر کی عبداللہ بن عمر بھی گھوڑدوڑ میں شریک تھے عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَيْسَ بِرِهَانِ الْخَيْلِ بَأْسٌ إِذَا أُدْخِلَ فِيهَا مُحَلِّلٌ فَإِنْ سَبَقَ أَخَذَ السَّبَقَ وَإِنْ سُبِقَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب کہتے تھے گھوڑدوڑ کی شرط میں کچھ قباحت نہیں ہے جب دو شخصوں کے بیچ میں ایک اور شخص آجاوے اگر وہ آگے بڑھجاوے تو شرط کا روپیہ لے لے اور جب پیچھے رہجاوے کچھ نہ دیوے **ف** گھوڑدوڑ میں دو آدمیوں کا اس طرح پر شرط لگانا کہ جو ان میں سے آگے بڑھجائیگا وہ روپیہ شرط کا لیگا اور جو پیچھے رہجائیگا وہ دیگا اتفاقاً ممنوع ہے اور یکطرفہ شرط کرنا یا مفت گھوڑدوڑ کرنا اتفاقاً جائز ہے اگر دو آدمی دونوں طرف سے شرط لگا کر گھوڑدوڑ

گھوڑدوڑ کا اور گھوڑوں کا بیان اور جہاد میں صرف کرنیکا بیان

کرین تو اوسکے حلت کی یہ صورت ہے کہ ایک تیسرے شخص کو شریک کر لیں جسکو محلل کہتے ہین اگر یہ محلل آگے بڑھ جائیگا
تو دونون سے شرط کا روپیہ لیگا اور جو پیچھے رہجائیگا تو محلل کو کچھ دینا نہ ہوگا مگر اون دونون آدمیون مین سے جو کوئی
آگے بڑھیگا وہ اپنی شرط کا روپیہ دوسرے سے لیگا عن یحیی بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم رای وہو یمسح وجہ فرسہ بردائہ فسئل عن ذلک فقال انی عوتبت اللیلۃ فی الخیل ترجمہ یحیی بن سعید
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگون نے دیکھا کہ اپنے گھوڑیکا منہ چادر سے پونچھتے ہین لوگون نے
اسکا سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ رات مجھپر عتاب ہوا گھوڑے کی خبر نہ لینے پر عن انس بن مالک ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج الی خیبر اتاہا لیلا و کان اذا اتی قوما بلیل لم یغر حتی یصبح فخرجت
یہود بمساحیہم ومکاتلہم فلما راوہ قالوا محمد واللہ محمد والخمیس فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین ترجمہ انس بن مالک
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چلے خیبر کو پہونچے وہان رات کو اور آپ جب کسی قوم پر رات
کو پہونچتے تو جنگ شروع نہ کرتے یہانتک کہ صبح ہو جب صبح ہوئی تو خیبر کے یہودی اپنی کدالین اور زنبیلین
لیکر نکلے جب اونہون نے حضرت کو دیکھا تو کہنے لگے قسم ہے خدا کی محمد ہین اور پورا لشکر اونکے ساتھ ہے
ف پورا لشکر وہ ہے جسمین میمنہ اور میسرہ اور مقدمہ اور قلب اور جناح ہو ف تو فرمایا آپنے اللہ اکبر
خراب ہوا خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین ف یعنے جب اترے ہم کسی قوم کے سامنے
مین بری ہوئی صبح ڈرائے گیونکی آپنے یہودیون کے ہاتھہ مین کدالین دیکھکر فال نیک لی اس امر کی
کہ خیبر تباہ ہوجائیگا کیونکہ کدال کھودنیکا آلہ ہے بعضون نے کہا خیبر کے نام سے خرابی نکالی آپنے
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجین فی سبیل اللہ نودی
فی الجنۃ یا عبد اللہ ہذا خیر فمن کان من اہل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ ومن کان
من اہل الجہاد دعی من باب الجہاد ومن کان من اہل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن
کان من اہل الصیام دعی من باب الریان فقال ابو بکر الصدیق یا رسول اللہ ما علی من یدعی
من ہذہ الابواب من ضرورۃ فہل یدعی احد من ہذہ الابواب کلہا قال نعم وارجو ان تکون
منہم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک جوڑا (مثلا دو اونٹ
یا دو بکریان یا دو روپیہ) صرف کرے اللہ کی راہ مین تو قیامت کے روز جنت کے دروازہ سے پکارا جاویگا
ای بندہ اللہ کے یہ خیر ہے تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جاویگا جو شخص جہادی ہوگا
وہ شخص جہاد کے دروازے سے بلایا جاویگا جو شخص صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے بلایا جاویگا جو شخص روزے بہت رکھیگا وہ باب الریان سے بلایا جاویگا

حضرت ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ جو شخص کسی ایک دروازے سے بلایا جاوے اوسکو کچھ حرج نہ ہوگی مگر کوئی ایسا بھی ہوگا جو سب دروازون سے بلایا جاوے آپنے فرمایا ہان اور مجھے امید ہے کہ تم ان مین سے ہوگے **ف** یعنے ان لوگون مین سے جو سب دروازون سے بلائے جاوینگے **اِحْرَازُ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ اَرْضَهُ** دسیوان مین ہے جو کوئی مسلمان ہوجاوے اوسکی زمین کا بیان **ف** ذمی اس کافر کو کہتے ہین جو دار الاسلام مین رہتا ہے اور اس سے جزیہ لیا جاتا ہے **سوال** ہوا امام مالک سے کہ اگر امام نے کسی قوم پر کافرون کے جزیہ مقرر کیا اون کافرون مین سے کوئی شخص مسلمان ہوگیا تو اسکی زمین اور جائداد اوسی کو ملیگی یا مسلمانون کے ملک ہوجاویگی امام مالک نے جواب دیا کہ اس مین دو صورتین ہین اگر وہ کافر صلح کرکے خوشی سے بدون جنگ کے جزیہ پر راضی ہوگئے ہین اون مین سے جو کوئی مسلمان ہوگا اوسکی زمین اور جائداد اوسی کو ملیگی اگر وہ کفار جنگ کرکے تلوار کے زور سے مطیع ہوئے ہون تو اون کے زمین اور جائداد مسلمانون کی ملک ہوجاویگی اگرچہ کوئی اُنمین سے مسلمان ہوجاوے **اَلدَّفْنُ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَّ اِنْفَاذِ اَبِيْ بَكْرٍ عِدَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ** دو آدمیون یا زیادہ کو ایک قبر مین دفن کرنیکا بیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کا بعد آپکی وفات کے ابوبکر کو وفا کرنیکا بیان **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْجَمُوْحِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيَّيْنِ ثُمَّ السَّلَمِيَّيْنِ كَانَا قَدْ حَفَرَ السَّيْلُ قَبْرَهُمَا وَكَانَ قَبْرُهُمَا مِمَّا يَلِيَ السَّيْلَ وَكَانَا فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّهُمَا مِمَّنِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ فَحُفِرَ عَنْهُمَا لِيُغَيَّرَا مِنْ مَكَانِهِمَا فَوُجِدَا لَمْ يَتَغَيَّرَا كَاَنَّهُمَا مَاتَا بِالْاَمْسِ وَكَانَ اَحَدُهُمَا قَدْ جُرِحَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جُرْحِهِ فَدُفِنَ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَاُمِيْطَتْ يَدُهُ عَنْ جُرْحِهِ ثُمَّ اُرْسِلَتْ فَرَجَعَتْ كَمَا كَانَتْ وَكَانَ بَيْنَ اُحُدٍ وَبَيْنَ يَوْمِ حُفِرَ عَنْهُمَا سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ سَنَةً **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی صعصعہ سے روایت ہے کہ عمرو بن الجموح اور عبداللہ بن عمرو انصاری سلمی جو شہید ہوئے تھے جنگ احد مین انکی قبر کو پانی کے بہاؤ نے اوکھیڑ دیا تھا اور قبر انکی بہاؤ کے نزدیک تھی اور دونون ایک ہی قبر مین تھے تو قبر کھودی گئی تاکہ لاش انکی نکالکر اور جگہہ دفن کرین دیکھا تو انکی لاشین ویسی ہی ہین جیسے وہ شہید ہوئے تھے گویا کل مرے ہین ان مین سے ایک شخص کو جب زخم لگا تھا تو اس نے ہاتھ اپنے زخم پر رکھہ لیا تھا جب انکو دفن کرنے لگے تو ہاتھ وہان سے ہٹایا پھر ہاتھ وہین آلگا جب انکی لاشین کھودی ہین تو جنگ احد کو چھیالیس برس گذر چکے تھے کہا مالک نے اگر دو یا تین آدمی ایک قبر مین دفن کیے جاوین ضرورت کے سبب سے تو کچھ قباحت نہین ہے مگر جو سب مین بڑا ہو اوسکو قبلہ کے نزدیک رکھین **عَنْ** رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ مَالٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَیْ اَوْعِدَۃً فَلْیَاْتِنَا فَجَآءَہٗ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ فَحَفَنَ لَہٗ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق کے پاس روپیہ آیا بحرین سے آپ نے منادی کرائی کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آوے پس آئے جابر بن عبد اللہ انصاری حضرت ابو بکر صدیق نے انکو تین لپ بھر کر دیے ف آنحضرت نے اپنی زندگی مین جابر بن عبد اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ بحرین سے جب روپیہ آویگا تو تین لپ بھر کر تجھ کو دونگا ابو بکر صدیق نے بعد آپ کے وفات کے اوس وعدہ کو پورا کیا **کمل کتاب الجہاد والحمد للہ** پوری ہوئی کتاب جہاد کی شکر خدا کا

کِتَابُ النُّذُوْرِ

کتاب نذرون کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَا یَجِبُ مِنَ النُّذُوْرِ فِی الْمَشْیِ پیدل چلنے کی نذرون کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ اسْتَفْتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّیْ قَدْ مَاتَتْ وَعَلَیْہَا نَذْرٌ وَلَمْ تَقْضِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْضِہٖ عَنْہَا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں مر گئی اور اوسپر ایک نذر واجب تھی ادا نہ کی آپ نے فرمایا تو ادا کر اوسکی طرف سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَمَّتِہٖ اَنَّہَا حَدَّثَتْہُ عَنْ جَدَّتِہٖ اَنَّہَا کَانَتْ جَعَلَتْ عَلٰی نَفْسِہَا مَشْیًا اِلٰی مَسْجِدِ قُبَاءٍ فَمَاتَتْ وَلَمْ تَقْضِہٖ فَاَفْتٰی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ اِبْنَتَہَا اَنْ تَمْشِیَ عَنْہَا ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنی پھوپھی سے اونہون نے بیان کیا کہ انکے دادی نے نذر کی مسجد قبا مین پیدل جانے کی پھر مر گئین اور اس نذر کو ادا نہین کیا تو عبد اللہ بن عباس نے انکے بیٹے کو حکم کیا کہ وہ انکی طرف سے اس نذر کو ادا کرین کہا مالک نے کوئی کسی کی طرف سے پیدل چلنے کی نذر ادا نکرے ف امام مالک کے نزدیک یہ نذر لازم نہین سوا مکہ کے پیدل جانے کے اور کہین پیدل جانے کی نذر کا پورا کرنا ضرور نہین ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبَۃَ قَالَ قُلْتُ لِرَجُلٍ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ حَدِیْثُ السِّنِّ مَا عَلَی الرَّجُلِ اَنْ یَقُوْلَ عَلَیَّ مَشْیٌ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَلَمْ یَقُلْ عَلَیَّ نَذْرُ مَشْیٍ فَقَالَ لِیْ رَجُلٌ ھَلْ لَکَ اَنْ اُعْطِیَکَ ھٰذَا الْجِرْوَ لِجِرْوِ قِثَّاءٍ فِیْ یَدِہٖ وَتَقُوْلُ عَلَیَّ مَشْیٌ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقُلْتُہٗ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ حَدِیْثُ السِّنِّ ثُمَّ مَکَثْتُ حَتّٰی عَقَلْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّ عَلَیْکَ مَشْیًا فَجِئْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ عَلَیْکَ مَشْیٌ فَمَشَیْتُ ترجمہ عبد اللہ بن ابی حبیبہ سے روایت ہے کہ مین نے

کہا ایک شخص سے اور میں کچھ سن رہا تھا کہ اگر کوئی شخص بیت اللہ ہی کہے کہ علی مشی الی بیت اللہ یعنے اوپر میرے پیدل چلنا ہے بیت اللہ تک ... تو اوسپر کچھ لازم نہیں آیا وہ شخص ... کہ یہ ... بیت اللہ تک ... پیدل چلنا ہے بیت اللہ تک ... کہ میرے اوپر پیدل چلنا ہے بیت اللہ تک ... تو یہ ... تھا پھر کر تھوڑی دیر میں مجھے عقل آئی اور لوگون نے ... کہ ... پیدل چلنا ہے بیت اللہ تک ... جب ہم امین سعید بن المسیب پاس آیا اور ان سے پوچھا اونہون نے ... کہ ... بیت اللہ تک تو مین پیدل چلا بیت اللہ تک کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے ما جاء فی من نذر مشیا الی بیت اللہ جو شخص نذر کرے پیدل جانیکی بیت اللہ تک اسکا بیان عن عروۃ بن اذینۃ اللیثی انہ قال خرجت مع جدۃ لی علیہا مشی الی بیت اللہ حتی اذا کنا ببعض الطریق عجزت فارسلت مولی لہا یسأل عبد اللہ ابن عمر فخرجت معہ فسأل عبد اللہ بن عمر فقال لہ عبد اللہ مرھا فلترکب ثم لتمش من حیث عجزت ترجمہ عروہ بن اذینہ لیثی سے روایت ہے کہا کہ مین نکلا اپنے دادی کے ساتھ اور اسنے نذر کی تھی بیت اللہ تک پیدل جانے کی راستے مین تھک گئے تو اپنے غلام کو بھیجا عبد اللہ بن عمر پاس مسئلہ پوچھنے کو مین بھی ساتھ گیا اوس نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا اونہون نے جواب دیا کہ اب سوار ہو جائے پھر دوبارہ جب لوٹے جہان سے سوار ہوئے تھے وہان سے پیدل چلے کہا مالک نے اور باوجود اسکے ایک ہدی بھی اوسپر واجب ہوگی ف عبد الرزاق نے ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور محمد حسن نے حضرت علی سے روایت کیا کہ جو شخص نذر کرے بیت اللہ تک پیدل جانیکی پھر عاجز ہو جاوے تو سوار ہو کر جاوے اور ہدی دیوے اب دوبارہ جب آئے تو پیدل چلنا ضرور نہین ابو حنیفہ کا یہی قول ہے عن مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب وابا سلمۃ بن عبد الرحمن کانا یقولان مثل قول عبد اللہ بن عمر ترجمہ سعید بن المسیب اور ابا سلمہ بن عبد الرحمن کہتے تھے اس مسئلہ مین جیسا عبد اللہ بن عمر نے کہا عن یحیی بن سعید انہ قال کان علی مشی فاصابتنی خاصرۃ فرکبت حتی اتیت مکۃ فسألت عطاء بن ابی رباح وغیرہ فقالوا علیک ھدی فلما قدمت المدینۃ سألت فامرونی ان امشی مرۃ اخری من حیث عجزت فمشیت ترجمہ یحیی بن سعید نے کہا کہ مینے بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر کی تھی میری ناف مین درد ہونے لگا مین سوار ہو کر مکے مین آیا اور عطا بن ابی رباح وغیرہ سے پوچھا اونہون نے کہا تجھکو ہدی لازم ہے جب مین مدینہ مین آیا وہان لوگون سے پوچھا اونہون نے کہا تجھ کو دوبارہ پیدل چلنا چاہیے جہان سے سوار ہوا تھا تو پیدل چلا مین کہا مالک نے ہمارے نزدیک جو شخص یہ کہے کہ مجھپر پیدل چلنا ہے بیت اللہ تک اور چلے پھر عاجز ہو جائے تو سوار ہو جائے

جو شخص نذر کرے ... پیدل جانیکی بیت اللہ تک پھر عاجز ہو اسکا بیان

پہر دوبارہ جب آوے تو جہان سے سوار ہوا تہا وہان سے پیدل چلے اگر چلنے کی طاقت نہ ہو تو جہانتک ہو سکے چلے پہر آ
کر جتنا اور ہری ہین ایک اونٹ یا گاے دیوے اگر نہ ہو سکے تو بکری دیوے **سوال** ہوا مالک سے کہ اگر کوئی
شخص کسی سے کہے مین تجہہ کو بیت اللہ تک اٹہا لے چلونگا تو کیا حکم ہے مالک رحمۃ اللہ علیہ نے
جواب دیا کہ اگر اس کی نیت یہ تہی کہ مین اپنی گردن پر اٹہا کر لے چلونگا اور اس کہنے سے صرف
اپنے تئین تکلیف مین ڈالنا منظور تہا تو اس صورت مین کچہہ اس پر لازم نہ ہوگا
بلکہ پیدل چلے اور ایک ہدی دیوے اور جو اس نے کچہہ نیت نہ کی ہو تو حج کرے سوار ہو کر اور اپنے ساتھ حج کو اس
شخص کو بہی لیجاوے کیونکہ اوسنے کہا تہا کہ مین تجہہ کو بیت اللہ تک اوٹہا لیچلونگا البتہ اگر وہ شخص انکار کرے اسکو
ساتہہ جانے سے تو اس شخص پر کچہہ لازم نہین کیونکہ یہ اپنا کام پورا کرچکا **سوال** ہوا مالک سے کہ اگر کوئی شخص چند
نذرین ایسی کرے جنکا پورا کرنا سارے عمر ممکن نہ ہو مثلاً بیت اللہ کو پیدل جاؤنگا اگر باپ یا بہائی سے بات
نہ کرونگا تو اوسکو کافی ہے ایک نذر ادا کرنا یا سب نذرین پورا کرنا ضرور ہے امام مالک نے جواب دیا کہ میرے
نزدیک تمام نذرین پورا کرنا ضرور ہے جہانتک اور جسقدر ہو سکے بہلی اور اللہ جل جلالہ سے قرب حاصل کرے
نیکیون سے جہانتک ہو سکے **الْعَمَلُ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ** کعبہ کیطرف پیدل جانیکا حال کہا مالک نے
اگر مرد یا عورت قسم کہاوے کعبہ شریف کو پیدل جانے کی پہر قسم اوسکی ٹوٹے اوراسکو پیدل جانا کعبہ کو لازم آوے تو
عمرہ مین جب تک سعی سے فارغ ہو پیدل چلے اور حج مین جب تک طواف الزیارۃ سے فارغ ہو پیدل چلے کہا
مالک نے پیدل چلنے کی نذر دو ہی چیزون مین ہوتی ہے حج یا عمرے مین **مَا لَا يَجُوزُ مِنَ النُّذُورِ فِي
مَعْصِيَةِ اللهِ** جو نذرین درست نہین جنمین اللہ کی نافرمانی ہوتی ہے اُن کا بیان **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ
قَيْسٍ وَثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحَدُهُمَا يَزِيدُ فِي الْحَدِيثِ
عَلَى صَاحِبِهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا قَائِمًا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا فَقَالُوا نَذَرَ
أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَجْلِسَ وَيَصُومَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ
وَلْيَجْلِسْ وَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ **ترجمہ** حمید بن قیس اور ثور بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو دہوپ مین کہڑا ہوا دیکہا آپنے اسکا باعث پوچہا لوگون نے کہا اُسنے نذر کی ہے کہ مین کسی سے بات
نکرونگا نہ سایہ لونگا نہ بیٹہونگا اور روزے سے رہونگا آپ نے فرمایا کہ اسکو حکم کرو بات کرے سایہ مین آوے
بیٹہے روزہ اپنا پورا کرے کہا مالک نے مینے نہین سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کفارہ دینے کا حکم
کیا ہو بلکہ آپنے یہ فرمایا کہ جو عبادت ہو اسکو پورا کرے اور جو برا ہے اسکو ترک کرے **عَنْ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ
يَقُولُ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ ابْنِي فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَنْحَرِي

ف جو نذرین درست نہین جنمین اللہ کی نافرمانی ہوتی ہے [illegible]

اُبْنَكِ وَكَفِّرِي عَنْ يَمِينِكِ فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَيْفَ يَكُوْنُ فِي هٰذَا كَفَّارَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ جَعَلَ فِيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مَا رَأَيْتَ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک عورت عبد اللہ بن عباس کے پاس آئی اور بولی میں نے نذر کی اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی ابن عباس نے کہا مت ذبح کر اپنے بیٹے کو اور کفارہ دے اپنی قسم کا **ف** یعنے دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا یا ایک بردہ آزاد کرنا اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزے رکھنا اور بعضوں نے کہا کہ مراد ابن عباس کی کفارے سے فدیہ ہے یعنے ایک بکری ذبح کرنا لازم ہوگا ابو حنیفہ اور مالک کا یہی قول ہے اور ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک یہ نذر لغو ہے **ف** ایک شخص بولا ابن عباس سے اس نذر میں کفارہ کیونکر ہوگا **ف** کیونکہ یہ نذر معصیت ہے اور نذر معصیت لغو ہے اُس میں کفارہ لازم نہیں آتا **ف** ابن عباس نے جواب دیا کہ ظہار بھی ایک معصیت ہے اور ہمیں اللہ نے کفارہ مقرر کیا کہا مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا اگر کوئی نذر کرے اللہ کی معصیت کی تو معصیت نہ کرے مراد اس سے یہ ہے کہ مثلاً آدمی نذر کرے شام یا مصر یا ربذہ میں جانے کی یا اور کسی کام کی جو ثواب نہیں ہے اگر ایسے امورات میں اسکی قسم ٹوٹے مثلاً یوں کہے کہ اگر میں زید سے بات کروں تو مصر جاؤں گا پھر زید سے بات کرے تو اسپر کچھ لازم نہیں آتا بلکہ اُس نذر کا پورا کرنا ضرور ہے جس میں ثواب ہو **اَللَّغْوُ فِي الْيَمِيْنِ** لغو قسم کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَغْوُ الْيَمِيْنِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لغو قسم وہ ہے جو آدمی باتوں میں کہتا ہے نہیں واللہ ہاں واللہ **ف** یعنے عادت کے طور سے تکیہ کلام ہو جاتا ہے کہا مالک نے **ف** قسم کی تین قسمیں ہیں ایک **ف** لغو قسم وہ ہے کہ آدمی ایک بات کو سچ جانکر اُسپر قسم کھا دے پھر اُسکے خلاف نکلے **ف** اس قسم میں کفارہ نہیں ہوتا دوسرے **ف** منعقدہ وہ قسم ہے جو آیندہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر کھاوے مثلاً یوں کہے قسم خدا کی میں اپنا کپڑا دس دینار کو نہ بیچوں گا پھر دس دینار کو بیچ ڈالے یا قسم خدا کی میں اُسکے غلام کو ماروں گا پھر اوسکو نہ مارے اس قسم میں کفارہ لازم آتا ہے **ف** تیسرے غموس ہے **ف** وہ وہ قسم ہے کہ آدمی ایک کام کو جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہوا باوجود اسکے قصداً جھوٹ قسم کھاوے کہ ایسا ہوا کسی کے خوش کرنے کو یا عذر قبول کرانیکو یا کسیکا مال مارنیکو اس قسم میں اتنا بڑا گناہ ہے کہ اسکا کفارہ دنیا میں نہیں ہو سکتا **ف** اس قسم کا نام غموس ہے کیونکہ یہ ڈبو دیتی ہے جہنم میں قسم کھانے والے کو **مَا لَا يَجِبُ فِيْهِ الْكَفَّارَةُ مِنَ الْأَيْمَانِ** جن قسموں میں کفارہ واجب نہیں ہوتا اُن کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ وَاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ لَمْ يَفْعَلِ الَّذِي حَلَفَ عَلَيْهِ لَمْ يَحْنَثْ

نذر کا معصیت میں بیان

جن قسموں میں کفارہ واجب نہیں ہوتا انکا بیان

عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص قسم کھاوے اللہ کی پھر کہے انشاء اللہ پھر نہ کرے اُس کام کو جس پر قسم کھائی تھی تو اوسکی
قسم نہیں ٹوٹے گی کہا مالک نے انشاء اللہ کہنے سے یہ مراد ہے قسم کے ساتھ کہے اور سلسلہ کلام کا باقی ہو اگر
قسم کھانے کے بعد ٹھہر کر پھر انشاء اللہ کہا تو کچھ مفید نہ ہوگا کہا مالک نے اگر کسی شخص نے کہا اگر میں یہ کام کرون تو
کافر ہون یا مشرک ہون پھر وہ کام کرے تو اوسپر کفارہ نہ ہوگا اور نہ کافر اور مشرک ہو جائیگا جب تک دل میں
اسکے شرک اور کفر کا عقیدہ نہ ہو مگر گنہگار ہوگا توبہ کرے اور پھر ایسی بات نہ کہے **مَا يَجِبُ فِيهِ الْكَفَّارَةُ**
مِنَ الْأَيْمَانِ جن قسموں میں کفارہ واجب ہوتا ہے اُنکا بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِيَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَ
لْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم
کھاوے کسی کام پر پھر اسکے خلاف بہتر معلوم ہو تو کفارہ دیدے قسم کا اور کرے جو بہتر معلوم ہو **ف**
ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کفارہ قسم توڑنے سے پہلے دینا درست ہے یہی مذہب ہے شافعی اور مالک
اور احمد اور اکثر علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست نہیں کہا مالک
نے جو شخص کہے میرے اوپر نذر ہے اور یہ کچھ نہ کہے کہ کس بات کی نذر ہے تو اوسپر کفارہ قسم کا لازم ہے کہا
مالک نے اگر ایک قسم کو چند مرتبہ کہے تو ان سب میں ایک ہی کفارہ لازم آویگا کہا مالک نے ایک شخص
نے یون قسم کھائی کہ قسم خدا کی میں یہ کھانا نہیں کھاونگا اور یہ کپڑا نہ پہنونگا اور اس گھر میں نہ جاؤنگا
پھر یہ سب کام کیے تو ایک ہی کفارہ لازم آویگا اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئی اپنی عورت سے کہے کہ
تجھ کو طلاق ہے اگر یہ کپڑا تجھ کو پہناؤن اور مسجد جانے کی تجھ کو اجازت دون تو یہ ایک کلام گنا جاویگا
اب اگر اسمین سے کوئی امر ہو جائیگا تو طلاق پڑ جاوے گی پھر اگر دوسرا امر ہوگا تو دوبارہ طلاق نہ پڑے گی
کہا مالک نے عورت کو نذر کرنا درست ہے بغیر خاوند کے اجازت کے جب اُس نذر سے خاوند کو کچھ ضرر نہ ہو
اور جو خاوند کو ضرر ہو تو اس سے منع کرسکتا ہے مگر وہ نذر عورت پر واجب رہیگی جب موقع ملے ادا کرے۔
الْعَمَلُ فِي كَفَّارَةِ الْأَيْمَانِ قسم کے کفارہ کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ
يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِيَمِينٍ فَوَكَّدَهَا ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ أَوْ كِسْوَةُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ وَمَنْ حَلَفَ
بِيَمِينٍ فَلَمْ يُؤَكِّدْهَا فَحَنِثَ فَعَلَيْهِ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ
فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص قسم کھاوے پھر اوسکو مکرر کر کے کہے پھر قسم
توڑے تو اوسپر ایک بندی کا آزاد کرنا یا دس مسکینون کو کپڑا پہنانا لازم آوے گا اگر ایک ہی مرتبہ کہے تو دس
مسکینون کو کھانا دیوے ہر مسکین کو ایک مد گیہون کا اگر اسپر قدرت نہ ہو تو تین روزے رکھے۔

ف — جن قسموں میں کفارہ واجب ہوتا ہے ان کا بیان

ف — قسم کے کفارہ کا بیان

عن سلیمان بن یسار انه قال ادرکت الناس وهم اذا اعطوا فی کفارة الیمین اعطوا مدا من حنطة بالمد الاصغر ورأوا ذلک مجزئا عنهم ترجمہ سلیمان بن یسار نے کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جب کفارہ قسم کا دیتے تھے تو ہر ایک مسکین کو ایک ایک مد گیہوں کا چھوٹے مد سے دیا کرتے تھے اور اسکو کافی سمجھتے تھے ف چھوٹا مد مدینہ کا مد ہوا ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے کہا مالک نے جو شخص قسم کے کفارے میں مسکینوں کو کپڑا پہناوے اگر مسکین مرد ہوں تو انکو دیوے تو ایک ایک کپڑا دینا کافی ہے اور اگر عورتوں کو دیوے تو دو دو کپڑے دیوے ایک کرتا اور ایک سربند جسکو خمار کہتے ہیں کیونکہ اسقدر سے کم میں نماز درست نہیں ہے عن عبد اللہ بن عمر انه کان یکفر عن یمینه باطعام عشرة مساکین لکل مسکین مد من حنطة وکان یعتق المرار اذا وکد الیمین ترجمہ عبد اللہ بن عمر جب اپنے قسم کا کفارہ دیتے تھے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے اور ہر مسکین کو ایک مد گیہوں کا دیتے تھے اور جب ایک قسم کو چند بار کہتے تھے تو اوتنے ہی بردے آزاد کرتے تھے

جامع الایمان قسم کے بیان میں مختلف حدیثیں عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرک عمر ابن الخطاب وهو یسیر فی رکب وهو یحلف بابیه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ینهاکم ان تحلفوا بآبائکم فمن کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ملے عمر بن خطاب سے اور وہ جا رہے تھے سواروں میں اور قسم کہا رہے تھے اپنے باپ کی فرمایا آپ نے اللہ جل جلالہ منع کرتا ہے تمکو اس بات سے کہ قسم کہاؤ تم اپنے باپوں کی جو شخص تم میں سے قسم کہانا چاہے تو اللہ کی قسم کہاوے یا چپ رہے ف ترمذی اور حاکم نے ابن عمر سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جو شخص قسم کہاوے سوا خدا کے اور کسی کی تو اس نے کفر کیا یا شرک غیر اللہ کی قسم کہانا مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور حنابلہ اور ظاہریہ کے نزدیک حرام ہے - اگر سوا اللہ کے اور کسی کی قسم کہاوے جیسے پیغمبر یا کعبہ یا فرشتوں کی پہر قسم توڑ ڈالے تو کفارہ واجب ہوگا عن مالک انه بلغه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا ومقلب القلوب ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قسم مقلب القلوب کی عن ابن شهاب انه بلغه ان ابا لبابة بن عبد المنذر لما تاب اللہ علیه قال یا رسول اللہ اهجر دار قومی التی اصبت فیها الذنب واجاورک وانخلع من مالی صدقة الی اللہ ورسوله فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجزئک من ذلک الثلث ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابو لبابہ کی توبہ جب اللہ نے قبول کی تو اونہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا چھوڑ دوں میں اپنی قوم کے گھر کو جس میں میں نے گناہ کیا اور آپکے قریب رہوں اور اپنے مال میں سے صدقہ نکالوں اللہ و رسول کیواسطے تو فرمایا آپنے تہائی مال تجہکو اپنے مال میں سے صدقہ نکالنا کافی ہے ف ابو لبابہ بنی قریظہ کو سمجھانے گئے

تہی جب اپنی قوم مین گیی تو انسے اتنا قصور ہوا کہ اونہون نے اپنی قوم کے رونے پیٹنے کے سبب سے انپر رحم کہایا اور
آنحضرت نے جو انکے حقمین تجویز کی تہی اس سے انکو مطلع کردیا پہر اس خیانت پر نادم ہوئے اور مسجد کے ستون سے اپنے
تئین باندہ دیا بہت دنون تک بندہے رہے صرف پاخانے پیشاب کو انکی بی بی آنکر کہولدیتین پہر باندہ دیتین
یہانتک کہ اللہ نے انکا قصور معاف کیا اونہون نے نذر کی کہ مین اپنا مال صدقہ کردونگا آنحضرت نے فرمایا کہ
تہائی مال صدقہ کرنا کافی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ قَالَ مَالِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ يُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِينَ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے سوال ہوا ایک شخص نے کہا مال میرا کعبہ کے دروازے
پر وقف ہے اونہون نے کہا اسمین کفارہ قسم کا لازم آویگا کہا مالک نے جو شخص یہ کہے کہ مال میرا خدا کی راہ مین ہے
تو تہائی مال صدقہ کرے کیونکہ حضرت نے ابی لبابہ کو ایسا ہی حکم کیا **ف** شافعی اور احمد کے نزدیک قسم کا کفارہ
دینا کافی ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک سارا مال صدقہ دینا ضرور ہے۔ پوری ہوی کتاب نذرون اور قسمون کی

كِتَابُ الذَّكَاةِ

کتاب ذبیحون کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلتَّسْمِيَةُ عَلَى الذَّبِيْحَةِ ذبیحہ پر بسم اللہ کہنے کا بیان **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَأْتُونَنَا بِلُحْمَانٍ وَلَا نَدْرِي
هَلْ سَمَّوُا اللّٰهَ عَلَيْهَا أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهَا ثُمَّ كُلُوهَا **ترجمہ** عروہ
بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ بدو لوگ گوشت لیکر ہمارے پاس آتے ہین اور
ہمکو نہین معلوم کہ اونہون نے بسم اللہ کہی تہی یا نہین ذبح کے وقت آپنے فرمایا تم بسم اللہ کہکے اوسکو کہالو کہا
مالک نے یہ حدیث ابتدای اسلام کی ہے **ف** یعنے جب تک یہ آیت نہین اوتری تہی وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ یعنے مت کہاؤ اوس جانور کو جسپر لیا جاوے اللہ کا نام مگر یہ توجیہ ضعیف ہے کیونکہ یہ آیت مکہ مین اوتر چکی تہی
اور یہ حدیث آپنے مدینہ مین ارشاد فرمائی۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اگر گوشت لیکر آوے تو اوسکو لے
لینا چاہیے اور یہ تردد نکرنا چاہیے کہ اوسنے بسم اللہ کہی تہی یا نہین البتہ مشرک سے گوشت لینا درست نہین
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيَّ أَمَرَ غُلَامًا لَهُ أَنْ يَذْبَحَ ذَبِيحَةً
فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَذْبَحَهَا قَالَ لَهُ سَمِّ اللّٰهَ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ قَدْ سَمَّيْتُ فَقَالَ لَهُ سَمِّ اللّٰهَ وَيْحَكَ فَقَالَ لَهُ قَدْ
سَمَّيْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهَا أَبَدًا **ترجمہ** یحیے بن سعید سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن [illegible]

حکم کیا اپنے غلام کو ایک بکری ذبح کرنے کا جب وہ ذبح کرنے لگا تو سعید نے اس سے کہا بسم اللہ کہہ غلام نے کہا میں کہہ چکا پھر سعید نے کہا بسم اللہ کہہ خرابی تیری غلام نے کہا میں کہہ چکا سعید نے کہا قسم خدا کی میں اسکا گوشت کبھی نہیں کھاؤنگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان ذبح کی وقت قصداً بسم اللہ ترک کرے تو ذبیحہ مردار ہو جاتا ہے یہی قول ہے ابو حنیفہ اور مالک اور اکثر ائمہ کا اور شافعی کے نزدیک ذبیحہ درست ہے

مَا يَجُوزُ مِنَ الذَّكَاةِ عَلَى حَالِ الضَّرُورَةِ ذکاۃ ضروری کا بیان

ف ایک ذکاۃ اختیاری ہے جیسے گلا کاٹ کر بکری کو ذبح کرنا یا اونٹ کو نحر کرنا دوسرے اضطراری اس جانور کی جو اختیار میں نہیں ہے **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً لَهُ بِأُحُدٍ فَأَصَابَهَا الْمَوْتُ فَذَكَّاهَا بِشِظَاظٍ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ فَكُلُوهَا **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری اپنی اونٹنی چرا رہا تھا احد میں یکایک وہ مرنے لگی تو اوس نے ایک دھار دار لکڑی سے ذبح کر دیا پھر آن حضرت سے پوچھا آپ نے فرمایا کچھ اندیشہ نہیں کھاؤ اوسکو

عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا لَهَا بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا فَأَدْرَكَتْهَا فَذَكَّتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا فَكُلُوهَا **ترجمہ** معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ سے روایت ہے کہ ایک لونڈی کعب بن مالک کی بکریاں چرا رہی تھی سلع میں (ایک پہاڑ ہے مدینہ کے پاس) ایک بکری آفت زدہ ہو کر مرنے لگی تو اوس نے پتھر سے ذبح کر دیا پھر آنحضرت سے پوچھا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں کھاؤ اوسکو **ف** بوقت ضرورت کے پتھر یا لکڑی دھار دار سے ذبح کرنا درست ہے اور عورت کا ذبیحہ بھی درست ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے سوال ہوا کہ عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں اونھوں نے کہا درست ہے بعد اُسکے پڑھا اس آیت کو وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ **ف** یعنے جو کوئی دوست رکھے کافروں کو وہ اونھیں میں سے ہے اس آیت کو ابن عباس نے اسواسطے پڑھا کہ اگرچہ ذبیحہ یہود و نصاریٰ کا درست ہے مگر ان سے دوستی کرنا اور اختلاط رکھنا درست نہیں ہے

عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ مَا فَرَى الْأَوْدَاجَ فَكُلُوهُ **ترجمہ** مالک کو پہونچا ہے کہ عبد اللہ بن عباس کہتے تھے جو چیز کاٹ دے رگوں کو پس کھاؤ اوسکو

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا ذُبِحَ بِهِ إِذَا بَضَعَ فَلَا بَأْسَ بِهِ إِذَا اضْطُرِرْتَ إِلَيْهِ **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے جس چیز سے ذبح کیا جاوے جب وہ کاٹ دے کچھ حرج نہیں کھانے میں اسکے جب ضرورت ہو

مَا يُكْرَهُ مِنَ الذَّبِيحَةِ فِي الذَّكَاةِ جس ذبیحہ کا کھانا مکروہ ہے اسکا بیان

عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ

ابی طالب انه سال ابا هریرة عن شاة ذبحت فتحرک بعضها فامره ان یاکلها ثم سال زید بن ثابت فقال ان المیتة لتتحرک ونهاه عن اکلها **ترجمہ** ابو مرہ نے پوچھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بکری ذبح کرتے وقت تھوڑا سا ہلی **ف** یعنے اس بکری کو ایسا صدمہ پہونچا تھا کہ قریب مرگ کے پہونچی تھی اسحالت مین ذبح ہوا اگر ہی ذبح کرتے وقت جیسی چاہیے ویسی حرکت اوسنے نہ کی **ت** ابو ہریرہ نے اسکو کہانیکا حکم دیا پھر ابو مرہ نے زید بن ثابت سے پوچھا اونہون نے کہا مردہ بھی ہلتا ہے اور منع کیا اسکے کہانے سے سوال ہوا امام مالک سے کہ اگر ایک بکری اوپر سے گرے اوسکے ہاتھ پاون ٹوٹ گئے مالک نے یہ حال دیکھکر اوسکو ذبح کر دیا اور ذبح کرتے وقت خون نکلا مگر اس نے حرکت نہ کی تو مالک نے جواب دیا کہ اگر ذبح کرتے وقت اسکا خون جاری ہوا اور اسکی آنکھ پھرتی رہی تو اوسکو کہا لیوے

ذکاة ما فی بطن الذبیحة پیٹ کے بچے کی ذکات کا بیان **عن** عبد الله بن عمر انه کان یقول اذا نحرت الناقة فذکاة ما فی بطنها فی ذکاتها اذا کان قد تم خلقه ونبت شعره فاذا خرج من بطن امه ذبح حتی یخرج الدم من جوفه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جب نحر کیجائے اونٹنی تو اسکے پیٹ کے بچہ کی بھی ذکات ہو جائیگی بشرطیکہ اس بچے کے تمام اعضا پورے ہو گئے ہون اور بال نکل آئے ہون اگر وہ بچہ پیٹ سے زندہ نکل آوے تو اسکا ذبح کرنا ضرور ہے تاکہ خون اوسکے پیٹ سے نکل جاوے **ف** حنفیہ کے نزدیک پیٹ کا بچہ جو مردہ نکلے مطلقا درست نہین ہے اور شافعی کے نزدیک مطلقا درست **عن** سعید بن المسیب انه کان یقول ذکاة ما فی البطن فی ذکاة امه اذا کان قد تم خلقه ونبت شعره **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے کہ ذکات پیٹ کے بچے کی اسکی مان کی ذکات سے ہو جاویگی جب وہ بچہ پورا ہو گیا ہو اور بال نکل آئے ہون فقط

کتاب الصید

کتاب شکار کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترک اکل ما قتل المعراض والحجر جو جانور لکڑی یا پتھر سے مارا جاوے اوسکے کہانیکا بیان **عن** نافع انه قال رمیت طائرین بحجر وانا بالجرف فاصبتهما فاما احدهما فمات فطرحه عبد الله بن عمر واما الآخر فذهب عبد الله یذکیه بقدوم فمات قبل ان یذکیه فطرحه عبد الله **ترجمہ** نافع نے کہا کہ مینے دو چڑیان ماریں پتھر سے جرف مین ایک مرگئی

اوسکو پہینک دیا عبداللہ بن عمر نے اور دوسرے کو دوڑے ذبح کرنے کو لیکے سے وہ مرگئی ذبح سے پہلے اوسکو بہی

پہینک دیا عبداللہ بن عمر نے **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَكْرَهُ مَا قَتَلَ الْمِعْرَاضُ

وَالْبُنْدُقَةُ **ترجمہ** قاسم بن محمد مکروہ جانتے تہے اوس جانور کا کہانا جو لاٹہی یا گولی سے مارا جاوے **عن**

مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ تُقْتَلَ الْاِنْسِيَّةُ بِمَا يُقْتَلُ بِهِ الصَّيْدُ مِنَ الرَّمْيِ

وَاَشْبَاهِهِ **ترجمہ** سعید بن المسیب مکروہ جانتے تہے پلے ہوئے جانور کا مارنا اس طرح جیسے شکار کو مارتے

ہین تیر وغیرہ سے **ف** اگر پلے ہوئے جانور کو تیر وغیرہ سے مار ڈالے تو اوسکا کہانا درست نہین ہے مالک کے

نزدیک اور ابوحنیفہ کے نزدیک اگر پلا ہوا جانور وحشی ہوجاوے آدمیون سے بہاگنے لگے تو شکار کیطرح

اوسکو مارکر کہالینا درست ہے کہا مالک نے جس لاٹہی مین نوکدار لوہا لگا ہو اگر اوسکی نوک شکار پر لگے اور

اوسکو زخمی کرے تو اوسکا کہانا درست ہے **ف** اور جو وہ لکڑی اپنے عرض کیطرف سے شکار پر جاکر پڑے اور

اوس کے بوجہ سے شکار مرجاوے تو اوسکا کہانا درست نہین کہا مالک نے فرمایا اللہ تعالی نے اے ایمان والو البتہ

آزماویگا تمکو اوس شکار سے جسکو پہونچین ہاتہہ تمہارے اور تیر تمہارے اور جس جانور کو آدمی اپنے ہاتہون

اور تیرون سے مارے وہ شکار مین داخل ہے کہا مالک نے مین نے سنا اہل علم سے کہتے تہے اگر کسی شخص نے

شکار کو زخم پہونچایا پہر اوس شکار کو دوسرا صدمہ بہی پہونچا جیسے پانی مین گرپڑا یا غیر معلم کتے نے اوس پر

چوٹ کی تو اوس شکار کو نہ کہاوینگے مگر اوس صورت مین جب یقین ہوجاوے کہ وہ جانور شکار مارنیوالے

کے زخم سے مرا کہا مالک نے اگر شکار زخم کہاکر غائب ہوجاوے پہر ملے اور اوسپر نشان ہو شکاری کے کتے کے

زخم کا یا شکاری کا تیر اوس مین لگا ہوا ہو تو اوسکا کہانا درست ہے البتہ اگر رات گذر گئی ہو تو اوسکا کہانا مکروہ

ہے **مَاجَاءَ فِي صَيْدِ الْمُعَلَّمَاتِ** سکہائے ہوئے درندون کے شکار کے بیان مین **ف** جو

جانور سکہائے جاوین جیسے کتا یا چیتا یا باز وغیرہ اگر انکو بسم اللہ کہکے شکار پر چہوڑین اور وہ شکار کو جاکر ماریں

تو اوسکا کہانا درست ہے اور تعلیم انکی جب پوری ہوگی کہ جب انکو چہوڑین تو شکار پر دوڑین اور جب ڈانٹ

دین تو رک جاوین اور امام ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک ایک شرط اور ہے وہ یہ ہے کہ شکار کے جانور

مین سے کچہ کہاوین نہین بلکہ اوسکو دبوچ کر رکہہ چہوڑین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي

الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ كُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ اِنْ قَتَلَ وَاِنْ لَمْ يَقْتُلْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے تہے کہ سکہایا ہوا کتا

جس شکار کو پکڑ لے اوسکا کہانا درست ہے خواہ اس شکار کو مار ڈالے یا زندہ پکڑے رہے **عن** نَافِعٍ يَقُوْلُ قَالَ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِنْ اَكَلَ وَاِنْ لَمْ يَاْكُلْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے ہین اگرچہ وہ کتا اس شکار مین سے کچہ کہا

لیوے جب بہی اسکا کہانا درست ہے **ف** صحیحین مین عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے

(سکہائے ہوئے درندون کے شکار کے بیان مین)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتا شکار مین سے کہا لیوے تو تو اوسکو نہ کہا امام اعظم حنیفہ اور احمد اور اسحاق وسفیان وعبد اللہ بن
المبارک وشافعی کا یہی مذہب ہے **عن** مالک انہ بلغہ عن سعد بن ابی وقاص انہ سئل عن الکلب المعلم
اذا قتل الصید فقال سعد کل وان لم یبق الا بضعۃ واحدۃ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے سوال ہوا کہ سکہایا
ہوا کتا اگر شکار کو مار کر کہا لیوے تو سعد نے کہا کہ کہا لے تو جسقدر بچ رہے اگرچہ ایک ہی بوٹی ہو کہا مالک نے مین نے
سنا اہل علم سے کہتے تہے کہ باز اور عقاب اور صقر اور جو جانور انکے مشابہ ہین اگر انکو تعلیم دیجاوے اور وہ سمجہدار
ہوجاوین جیسے سکہاے ہوئے کتے سمجہدار ہوتے ہین تو انکا مارا ہوا جانور بہی درست ہے بشرطیکہ بسم اللہ کہکر چہوڑے
جاوین **کہا** مالک نے اگر باز کے نیچے سے یا کتے کے منہ سے شکار چہوٹ کر مر جاوے تو اسکا کہانا درست نہین **کہا**
مالک نے جس جانور کے ذبح کرنے پر آدمی قادر ہو جاوے مگر اسکو ذبح نہ کرے اور باز کے نیچے یا کتے کے موہنہ مین
رہنے دے یہانتک کہ باز یا کتا اسکو مار ڈالے تو اسکا کہانا درست نہین کہا مالک نے اسیطرح اگر شکار کو تیر مارے
پہر اوسکو زندہ پاوے اور ذبح کرنے مین دیر کرے یہانتک کہ وہ جانور مر جاوے تو اوسکا کہانا درست نہین
کہا مالک نے کہ اگر مسلمان مشرک کے سکہائے ہوئے کتے کو شکار پر چہوڑے اور وہ شکار کو جاکر مارے تو
اس کا کہانا درست ہے اوسکی مثال ایسی ہے کہ مسلمان مشرک کی چہری سے کسی جانور کو ذبح کرے یا اوسکی
تیر کمان لیکر شکار کرے تو اس جانور کا کہانا درست ہے **کہا** مالک نے مشرک نے اگر مسلمان کے سکہائے ہوے
کتے کو شکار پر چہوڑا تو اوس شکار کا کہانا درست نہین جیسے مشرک مسلمان کی چہری سے کسی جانور کو ذبح
کرے یا مسلمان کے تیر کمان لیکر شکار کرے تو اوسکا کہانا درست نہین **ما جاء فی صید البحر**
دریا کے شکار کے بیان مین **عن** نافع ان عبد الرحمن بن ابی ہریرۃ سال عبد اللہ بن عمر عن
ما لفظ البحر فنہاہ عن اکلہ ذلک قال نافع ثم انقلب عبد اللہ فدعا بالمصحف فقرأ
احل لکم صید البحر وطعامہ قال نافع فارسلنی عبد اللہ بن عمر الی عبد الرحمن بن ابی ہریرۃ
انہ لا باس باکلہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی ہریرہ نے پوچہا عبد اللہ بن عمر سے اوس جانور کو جسکو دریا
پہینک دے تو منع کیا عبد اللہ نے اوسکے کہانے سے پہر عبد اللہ گہر گیا اور کلام اللہ کو منگوایا اور پڑہا اس آیت کو حلال
کیا گیا واسطے تمہارے شکار دریا کا اور طعام دریا کا **ف** دریا کے طعام سے وہ جانور مراد ہے جو مر جاوے
اور دریا اسکو پہینک دے یا پانی کی کمی سے وہ جانور خود بخود اٹک جاوے **ف** نافع نے کہا پہر عبد اللہ
بن عمر نے مجہکو بہیجا عبد الرحمان بن ابی ہریرہ پاس یہ کہنے کو کہ اس جانور کا کہانا درست ہے **عن** سعد
الجاری مولی عمر بن الخطاب انہ قال سالت عبد اللہ بن عمر عن الحیتان یقتل بعضہا بعضا او
تموت صردا فقال لیس بہا باس قال سعد ثم سالت عبد اللہ بن عمرو بن العاص فقال مثل

ذلک ترجمہ سعد الجاری مولی عمر بن الخطاب نے کہا کہ میں نے پوچھا عبد اللہ بن عمر سے جو مچھلیاں انکو مچھلیاں مار ڈالیں یا
سردی سے مر جاویں اونہوں نے کہا اون کا کھانا درست ہے پھر میں نے عبد اللہ بن عمرو سے پوچھا اونہوں نے بھی ایسا ہی کہا
عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ وَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّھُمَا کَانَا لَا یَرَیَانِ بِمَا لَفَظَ الْبَحْرُ بَاسًا ترجمہ ابو ہریرہ اور زید بن ثابت
اُس جانور کا کھانا جسکو دریا پھینک دے درست جانتے تھے عَنْ اَبِی سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ نَاسًا
مِّنْ اَھْلِ الْجَارِ قَدِمُوْا عَلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ فَسَالُوْہُ عَنْ مَّا لَفَظَ الْبَحْرُ فَقَالَ لَیْسَ بِہٖ بَاْسٌ وَقَالَ
اذْھَبُوْا اِلٰی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَسَلُوْھُمَا ثُمَّ ائْتُوْنِیْ فَاَخْبِرُوْنِیْ مَاذَا یَقُوْلَانِ فَاَتَوْھُمَا فَسَاَلُوْھُمَا
فَقَالَا لَا بَاْسَ بِہٖ فَاَتَوْا مَرْوَانَ فَاَخْبَرُوْہُ فَقَالَ مَرْوَانُ قَدْ قُلْتُ لَکُمْ ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت
ہے کہ کچھ لوگ جار کے رہنے والے (جار ایک مقام ہے سمندر کے کنارے پر قریب مدینہ منورہ کے) مروان پاس آئے
اور پوچھا کہ جس جانور کو دریا پھینک دے اوسکا کیا حکم ہے مروان نے کہا اوسکا کھانا درست ہے اور تم جاؤ زید بن
ثابت اور ابو ہریرہ پاس اور پوچھو ان سے پھر مجھکو آنکر خبر کرو کیا کہتے ہیں اونہوں نے پوچھا اون دونوں سے
دونوں نے کہا درست ہے اون لوگوں نے پھر آنکر مروان سے کہا مروان نے کہا میں تو تم سے پہلے کہہ
چکا تھا کہا مالک نے مشرک اگر مچھلیوں کا شکار کرے تو اون کا کھانا درست ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا دریا کا پانی پاک ہے مردہ اسکا حلال ہے جب مردہ دریا کا حلال ہوا تو کوئی بھی شکار کرے اسکا
کھانا درست ہے تَحْرِیْمُ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ ہر دانت والے درندے
کے حرام ہونیکا بیان عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَکْلُ کُلِّ ذِیْ
نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ ترجمہ ابو ثعلبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر درندے دانت
والے کا کھانا حرام ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَکْلُ کُلِّ ذِیْ نَابٍ
مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر درندے دانت والے کا کھانا
حرام ہے مَا یُکْرَہُ مِنْ اَکْلِ الدَّوَابِّ جن جانوروں کا کھانا مکروہ ہے اون کا بیان کہا
مالک نے گھوڑوں اور خچروں اور گدہوں کو نہ کھاویں کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اور پیدا کیا ہمنے گھوڑوں اور
خچروں اور گدہوں کو سواری اور آرائش کے واسطے اور فرمایا باقی چارپایوں کے حق میں پیدا کیا ہمنے انکو
تو کہ تم اونپر سوار ہو اور انکو کھاؤ اور فرمایا اللہ تعالی نے تاکہ لیویں نام اللہ کا اون چارپایوں پر جو دیا اسنے
انکو سو کھاؤ اون میں سے اور کھلاؤ فقیر اور مانگنے والے کو کہا مالک نے پس اللہ تعالی نے گھوڑوں اور خچروں
اور گدہوں کو سواری کے لیے بیان کیا باقی جانوروں کو سواری اور کھانے دونوں کے واسطے بیان کیا
مَا جَاءَ فِیْ جُلُوْدِ الْمَیْتَۃِ مردہ کی کھالوں کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ

ف [illegible]

ف [illegible]

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ مَیِّتَۃٍ کَانَ اَعْطَاھَا مَوْلیً لِمَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَفَلَا اِسْتَمْتَعْتُمْ بِجِلْدِھَا فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا مَیِّتَۃٌ فَقَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَکْلُھَا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مردہ بکری پر جو دیدی تھی آپ نے ایک غلام کو میمونہ کے جو بی بی
تھین آپ کی فرمایا آپ نے کیون کام مین نہ لائے تم کہال اوسکی اونہون نے کہا یا رسول اللہ وہ مردار ہے آپ نے
فرمایا مردار کا کہانا حرام ہے **ف** نہ اوسکی کہال سے نفع اوٹہانا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُبِغَ الْاِھَابُ فَقَدْ طَھُرَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہال دباغت کیجاوے پاک ہوجاویگی **عَنْ** عَائِشَۃَ زَوْجِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ یُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَیْتَۃِ اِذَا
دُبِغَتْ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جو بی بی انحضرت کی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون کی
کہالون سے نفع اوٹہانیکو جب دباغت کیجاوین **مَاجَاءَ فِیْ مَنْ یُضْطَرُّ اِلَی الْمَیْتَۃِ** جو شخص بے قرار
ہوجاوے مردہ کے کہانے پر اوسکا بیان **ف** جب آدمی کو مارے بہوک کے مرنیکا یقین ہوجاوے اور حلال چیز نہ
ملے اوسکو مضطر کہتے ہین ایسے شخص کو مردہ کہالینا درست ہے کہا مالک نے مضطر کو درست ہے کہ مردہ پیٹ بہر
کر کہاوے اور اوس مین سے کچھ توشہ اوٹہا رکہے لیکن اگر حلال ملجاوے تو اوس توشے کو پہینک دیوے سوال
ہوا مالک سے کہ مضطر مردہ کو کہاوے یا کسی شخص کے باغ کے میوے یا کہیت یا بکری کو کہا جاوے مالک نے جواب
دیا کہ اگر باغ یا کہیت یا بکری کا مالک مضطر کو سچا سمجہے اور چور سمجہ کے اوسکا ہاتہہ نہ کٹواوے تو ان چیزون کا
کہالینا مردہ سے بہتر ہے۔ اگر مضطر کو خوف ہو کہ ان چیزون کا مالک اوسکو سچا نہ سمجہے گا بلکہ چور خیال کرکے اوسکا
ہاتہہ کٹواویگا تو مردہ کہانا بہتر ہے اور اگر پرایا مال کہاجانا ہر حال مین مردہ سے بہتر ہو تو بدمعاش لوگ پرایے
مال اسی بہلانے سے جکہہ جاوینگے

کِتَابُ الْعَقِیْقَۃِ

کتاب عقیقہ کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَاجَاءَ فِی الْعَقِیْقَۃِ عقیقہ کا بیان **عَنْ** رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ ضَمْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ سُئِلَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِیْقَۃِ فَقَالَ لَا اُحِبُّ الْعُقُوْقَ وَکَاَنَّہٗ اِنَّمَا کَرِہَ
الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَہٗ وَلَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ یَّنْسُکَ عَنْ وَّلَدِہٖ فَلْیَفْعَلْ ترجمہ بنی ضمرہ کے ایک شخص سے

روایت ہے اوس نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے عقیقے سے آپ نے فرمایا میں عقوق
کو پسند نہیں کرتا ف عقوق کہتے ہیں والدین کی نافرمانی کرنیکو عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہی ہے اسواسطے
ت آپ نے اس نام کو مکروہ جانا اور فرمایا جس شخص کا بچہ پیدا ہو اور وہ اپنے بچہ کیطرف سے قربانی کرنا چاہے
تو کرے عن محمد بن علی الباقر انہ قال وزنت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شعر حسن وحسین وزینب وام کلثوم فتصدقت بزنۃ ذلک فضۃ ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہے
کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت امام حسن اور امام حسین اور زینب اور ام کلثوم کے بال تولکر انکے برابر
چاندی پسدوی عن محمد بن علی بن الحسین انہ قال وزنت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعر حسن وحسین فتصدقت بزنتہ
فضۃ ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے امام حسن اور حسین کے بال تولکر اون کے برابر
چاندی پسدوی العمل فی العقیقۃ عقیقے کی ترکیب کا بیان عن نافع ان عبد اللہ بن عمر
لم یکن یسئلہ احد من اہلہ عقیقۃ الا اعطاہا ایاہا وکان یعق عن ولدہ بشاۃ شاۃ عن الذکور
والاناث ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر سے جو کوئی انکے گھر والوں میں سے عقیقے کو کہتا وہ دیتے اور
اپنی اولاد کیطرف سے خواہ لڑکا ہو یا لڑکی ایک ایک بکری عقیقے میں دیتے عن محمد بن ابراہیم بن
الحارث التیمی انہ قال سمعت ابی یستحب العقیقۃ ولو بعصفور ترجمہ محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی
سے روایت ہے کہ انکے باپ بہتر جانتے تھے عقیقے کو اگرچہ ایک چڑیا ہی ہو ف ایک بکری سے کم عقیقہ درست
نہیں مگر یہ مبالغے کے واسطے کہا عن مالک انہ بلغہ انہ عق عن حسن وحسین ابنی علی بن ابی طالب
ترجمہ حضرت امام حسن اور حسین کا عقیقہ ہوا تھا عن ہشام بن عروۃ ان اباہ عروۃ بن الزبیر کان یعق
عن بنیہ الذکور والاناث بشاۃ شاۃ ترجمہ عروہ بن زبیر اپنی اولاد کیطرف سے خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی
ایک ایک بکری کرتے تھے عقیقے میں ف ترمذی نے حضرت عائشہ سے باسناد صحیح روایت کیا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عقیقے میں لڑکے کیطرف سے دو بکریاں دینے کا اور لڑکی کے طرف سے ایک بکری دینے
کا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ لڑکا ہو یا لڑکی ہر ایک کیطرف سے ایک بکری دیوے اور عقیقہ واجب
نہیں ہے مستحب ہے مگر عقیقے کی بکری مثل قربانی کے چاہیے کانی اور دبلی اور سینگ ٹوٹی اور بیمار نہ ہو اور
عقیقے کا گوشت اور کھال بیچنا درست نہیں اور ہڈیاں اوسکی توڑنا چاہیے ف ایام جاہلیت میں لوگ عقیقے
کی بکری کی ہڈی توڑنا منحوس جانتے تھے اور ہڈی نہ توڑنا مبارک اور بچہ کی حیات کا باعث جانتے تھے
ہماری شریعت میں یہ امر لغو ہے اسکی کچھ اصل نہیں (زرقانی) ت اور عقیقہ کرنے والے عقیقہ کے
گوشت میں سے کھاویں اور فقیروں کو کھلاویں اور عقیقے کی بکری کا خون بچہ کو نہ لگاویں ف یہ بھی جاہلیت

عقیقے کی ترکیب کا بیان

كِتَابُ الضَّحَايَا

کتاب قربانیون کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ الضَّحَايَا جن جانورون کی قربانی کرنا منع ہے **عَنْ** عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَقَالَ اَرْبَعٌ وَكَانَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ يَدِيْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے قربانی مین کن جانورون سے بچنا چاہیے آپنے اپنی انگلیون سے بتایا کہ چار سے بچنا چاہیے براء بن عازب بھی اپنی انگلیون سے بتایا کرتے اور کہتے کہ میرا ہاتھ چھوٹا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایک لنگڑے جو چل نہ سکے اور کانی جسکا کانا پن کھلا ہوا اور بیمار جسکی بیماری ظاہر ہو اور دبلی جسمین گودا نہین ہے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَّقِيْ مِنَ الضَّحَايَا وَالْبُدْنِ الَّتِيْ لَمْ تُسِنَّ وَالَّتِيْ نَقَصَ مِنْ خَلْقِهَا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر ان قربانیون سے بچتے تھے جو مسنہ نہ ہوتین اور جسکا کوئی عضو نہ ہوتا **ف** مسنہ ایک برس کی بکری اور تین برس کی گائے اور چھ برس کے اونٹ کو کہتے ہین اس سے کم سن جانور قربانی مین درست نہین اور حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک دو برس کی گائے اور پانچ برس کا اونٹ بھی درست ہے کہا مالک نے مجھے یہ روایت بہت پسند ہے **اَلنَّهْيُ عَنْ ذَبْحِ الضَّحِيَّةِ قَبْلَ انْصِرَافِ الْاِمَامِ** جب تک امام عید کی نماز سے فارغ نہ ہو قربانی کی ممانعت کا بیان **عَنْ** بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ذَبَحَ اُضْحِيَّتَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّعُوْدَ بِضَحِيَّةٍ اُخْرٰى فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ لَا اَجِدُ اِلَّا جَذَعًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ لَّمْ تَجِدْ اِلَّا جَذَعًا فَاذْبَحْهُ **ترجمہ** بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ ابا بردہ بن نیار نے ذبح کی قربانی اپنی قبل اس بات کے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذبح کرین تو آپنے دوسری قربانی کا اون کو حکم دیا اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو اب کچھ نہین صرف ایک بکری ہے ایک سال کی آپنے فرمایا اسی کو ذبح کر **عَنْ** عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ اَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ اَشْقَرَ ذَبَحَ ضَحِيَّتَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَاَنَّهٗ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعُوْدَ بِضَحِيَّةٍ اُخْرٰى **ترجمہ** عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر نے ذبح کی قربانی اپنی

دسوین تاریخ کی فجر سے تشریف اور ایک روایت مین یہ ہی کہ نماز کے اول ذبح کی ف جب آنحضرت سے بیان کیا آپ نے دوسری قربانی کرنے کا حکم دیا **مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الضَّحَايَا** جس جانور کی قربانی مستحب ہے اسکا بیان **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ضَحّٰى مَرَّةً بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ نَافِعٌ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَشْتَرِيَ لَهٗ كَبْشًا فَحِيْلًا اَقْرَنَ ثُمَّ اَذْبَحَهٗ يَوْمَ الْاَضْحٰى فِيْ مُصَلَّى النَّاسِ قَالَ نَافِعٌ فَفَعَلْتُ ثُمَّ حُمِلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ حِيْنَ ذُبِحَ الْكَبْشُ وَكَانَ مَرِيْضًا لَمْ يَشْهَدِ الْعِيْدَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَيْسَ حِلَاقُ الرَّاْسِ بِوَاجِبٍ عَلٰى مَنْ ضَحّٰى وَقَدْ فَعَلَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے قربانی کی ایکبار مدینہ مین تو مجہکو حکم کیا ایک بکرا سینگ دار خریدنیکا اور اسکے ذبح کرنے کا عید الضحے کے روز عیدگاہ مین میننے ایسا ہی کیا پہر وہ بکرا ذبح کیا ہوا بہیجا گیا عبد اللہ بن عمر پاس جب اونہون نے اپنا سر مونڈا یا اون دنون مین وہ بیمار تہے عید کی نماز کو بہی نہین آئے کہا نافع نے عبد اللہ بن عمر کہتے تہے کہ سر مونڈانا قربانی کرنے والے پر واجب نہین ہے مگر عبد اللہ بن عمر نے یون ہی سر منڈایا۔

اِدِّخَارُ لُحُوْمِ الضَّحَايَا قربانیکا گوشت رکہہ چہوڑنیکا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع کیا تہا قربانیکا گوشت رکہہ چہوڑنے سے تین دن سے زیادہ پہر فرمایا بعد اسکے کہاؤ اور صدقہ دو اور توشہ بناؤ اور رکہہ چہوڑو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ دَفَّ النَّاسُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادَّخِرُوا الثُّلُثَ وَتَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِيَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُوْنَ بِضَحَايَاهُمْ وَيَجْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُوْنَ مِنْهَا الْاَسْقِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ اَوْ كَمَا قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهَيْتَ عَنْ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلٰثٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ عَلَيْكُمْ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَادَّخِرُوْا يَعْنِيْ بِالدَّافَّةِ قَوْمًا مَسَاكِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ

ترجمہ عبد اللہ بن واقد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیون کے گوشت کہانے سے بعد تین دن کے عبد اللہ بن ابی بکر نے کہا مینے یہ عمرہ بنت عبد الرحمان سے بیان کیا وہ بولین سچ

ف جس جانور کی قربانی مستحب ہے اسکا بیان

ف قربانیکا گوشت رکہہ چہوڑنیکا بیان

کہا عبد اللہ بن واقد نے مین نے سنا حضرت بی بی عائشہ سے کہ کچہ لوگ جنگل کے رہنے والے آئی عید اضحے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو فرمایا آپنے تین روز تک کا گوشت رکہہ لو اور باقی للہ دے دو بعد اسکے لوگون نے آپسے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبل اسکے لوگ اپنی قربانیون سے منفعت اوٹہاتے تہے اور چربی انکی اوٹہا رکہتے تہے اور کہالون کی مشکین بناتے تہے آپ نے فرمایا کیا مطلب ہے اونہون نے عرض کیا کہ اب آپنے منع کر دیا ہے تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکہنے کو آپنے فرمایا مینے اسواسطے منع کیا تہا کہ کچہ لوگ مسکین جنگل سے آگئے تہے اب قربانی کے گوشت کہاؤ اور صدقہ دو اور رکہہ چہوڑو **ف** علمانے اختلاف کیا ہے کہ پیشتر جو آپنے تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکہنے کو منع کیا یہ نہی تنزیہی تہے یا تحریمی صحیح یہ ہے کہ یہ ممانعت مصلحت تہے کیونکہ اسوقت مین مسکین زیادہ آگئے تہے انکو گوشت پہونچانا منظور تہا اگر تین روز سے زیادہ اجازت دیتے تو لوگ گوشت بہت رکہہ چہوڑتے مسکین بہوکے رہتے بخاری مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا کہ آپنے فرمایا مینے اسواسطے منع کیا کہ اس سال لوگون کو تکلیف تہی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ اِلَیْهِ اَهْلُهٗ لَحْمًا فَقَالَ اُنْظُرُوْا اَنْ یَّکُوْنَ هٰذَا مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ فَقَالُوْا هُوَ مِنْهَا فَقَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ اَلَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهَا قَالُوْا اِنَّهٗ قَدْ کَانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا بَعْدَکَ اَمْرٌ فَخَرَجَ اَبُوْسَعِیْدٍ فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَ اَبُوْسَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَکُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَادَّخِرُوْا وَنَهَیْتُکُمْ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فَانْتَبِذُوْا وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَّنَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا یَعْنِیْ لَا تَقُوْلُوْا سُوْءً **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سفر سے آئے اُنکے گہر کے لوگون نے گوشت سامنے رکہا انہون نے کہا دیکہو کہین قربانی کا گوشت نہ ہو اونہون نے کہا قربانی ہی کا تو ہے ابو سعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تہا لوگون نے کہا بعد آپکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب مین دوسرا حکم فرمایا ابو سعید گہر سے نکلے اس امر کی تحقیق کرنے کو جب اون کو خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تمکو منع کیا تہا قربانی کے گوشت کہانے سے بعد تین روز کے لیکن اب کہاؤ اور صدقہ دو اور رکہہ چہوڑو اور مینے تمکو منع کیا تہا نبیذ بنانے سے بعض برتنون مین اب بناؤ جس برتن مین چاہو لیکن جو چیز نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے اور مین نے تمکو منع کیا تہا قبرون کی زیارت سے اب زیارت کرو قبرون کی مگر مونہہ سے بری بات نہ نکالو یعنے کفر و ناشکری کی باتین

اَلشِّرْکَةُ فِی الضَّحَایَا ایک قربانی مین کئی آدمیون کے شریک ہونے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

أَنَّهُ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہمنے نحر کیا حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیون کیطرف سے اور گائے ذبح کی سات آدمیون کیطرف سے

ف ابو حنیفہ اور شافعی اور اکثر علما کا یہی قول ہے **عَنْ** عُمَارَةَ بْنِ صَيَّادٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ قَالَ كُنَّا نُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ يَذْبَحُهَا الرَّجُلُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ بَعْدُ فَصَارَتْ مُبَاهَاةً **ترجمہ** عمارہ بن صیاد سے روایت ہے کہ عطاء بن یسار نے خبر دی انکو ابو ایوب انصاری سے سنکر کہتے تھے ہم قربانی کرتے تھے ایک بکری کی اپنے اور اپنے تمام گھر والون کیطرف سے بعد اوسکے لوگون نے فخر سمجھ کر ہر ایک کی طرف سے ایک ایک بکری کرنا شروع کی۔

ف مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا قول یہ ہے کہ ایک بکری سارے گھر والون کی طرف سے کافی ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک کافی نہین ہے کہا مالک نے میں نے جو بہتر سنا ہے اس باب مین وہ یہ ہے کہ آدمی اپنے اور اپنے گھر والون کیطرف سے ایک اونٹ یا گائے یا بکری جسکا وہ مالک ہو ذبح کرے اور سب آدمیون کو ثواب مین شریک کرے لیکن یہ صورت کہ ایک آدمی ایک اونٹ یا گائے یا بکری خرید کرے اور کئی آدمیون کو قربانی مین شریک کرے یعنے ہر ایک سے حصہ سے قیمت لیوے اور اوسکے موافق گوشت دیوے مکروہ ہے ہمنے تو یہ سنا ہے کہ قربانی مین شرکت نہین ہو سکتی بلکہ ایک گھر کے لوگون کی طرف سے ایک قربانی ہو سکتی ہے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ مَا نَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلَّا بَدَنَةً وَاحِدَةً أَوْ بَقَرَةً وَاحِدَةً **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنے اور اپنے اہل بیت کی طرف سے ایک اونٹ یا ایک گائے سے زیادہ نہین قربانی کیا کہا مالک نے مجھے یاد نہین ابن شہاب نے ایک اونٹ کہا یا ایک گائے

الضَّحِيَّةُ عَمَّا فِي بَطْنِ الْمَرْأَةِ
جو بچہ پیٹ مین ہو اوسکی طرف سے قربانی کرنا

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ الْأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحَى **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا قربانی دو دن تک درست ہے بعد عید اضحے کے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** حضرت علی نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّي عَمَّا فِي بَطْنِ الْمَرْأَةِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ پیٹ کے بچے کی طرف سے قربانی نہین کرتے تھے

ف کیونکہ وہ ابھی پیدا نہین ہوا اور معلوم نہین کہ زندہ پیدا ہوگا یا مردہ کہا مالک نے قربانی سنت ہے واجب نہین ہے اور جو شخص قربانی خرید کر سکتا ہو اوسکو ترک کرنا اچھا نہین ہے

تَمَّ كِتَابُ الضَّحَايَا

تمام ہوئی کتاب قربانیون کی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ حَقَّ حَمْدِهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ

مِنْ خَلْقِهٖ وَصَفْوَتِهٖ مِنْ بَرِيَّتِهٖ مُحَمَّدٍ عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ وَبِتَمَامِهٖ تَمَّ الْجُزْءُ الْاَوَّلُ مِنَ الْمُوَطَّا مِنْ تَجْزِيَةِ جُزْئَيْنِ اللہ کا شکر ہے جیسا اوسکو لائق ہے اور رحمت کاملہ نازل ہو اوس شخص پر جو اوسکی تمام مخلوقات مین بہتر ہے اور افضل اور منتخب ہے یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو اوس کے بندے اور رسول ہین تمام مخلوقات کیطرف - تمام ہوا ربع ثانی موطا شریف کا اب نصف کتاب پوری ہوئی اللہ جل جلالہ اوسکو قبول فرماوے اور نصف اخیر کو بھی تمام کرنا نصیب کرے ؞

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

تَمَّ النِّصْفُ الْاَوَّلُ

وَيَتْلُوْهُ النِّصْفُ الثَّانِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

كِتَابُ النِّكَاحِ

کتاب نکاح کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا جَاءَ فِي الْخِطْبَةِ نکاح کا پیام دینے کے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبْ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیغام بھیجے نکاح کا کوئی تم مین سے اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبْ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیغام بھیجے نکاح کا کوئی تم مین سے اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر **کہا مالک نے** اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک شخص کی نسبت کسی عورت سے ٹھیر جاوے اور عورت کا دل کسی مرد کی طرف مائل ہو جاوے اور مہر ٹھیر جاوے اب پھر اوس عورت کو دوسرا کوئی شخص پیام نہ دیوے اور یہ غرض

نہین کہ کسی شخص نے ایک عورت کو پیام دیا ہو اور اُسکا پیام ٹھیرا ہو تو دوسرے کو پیام دینا درست نہین **عن**
القاسم بن محمد انه كان يقول في قول الله تبارك وتعالى ولا جناح عليكم فيما عرضتم به من خطبة
النساء او اكننتم في انفسكم ان يقول الرجل للمرأة وهي في عدتها من وفاة زوجها انك على
لكريمة واني فيك لراغب وان الله لسائق اليك خيرا او رزقا ونحو هذا من القول **ترجمہ** قاسم بن محمد کہتے
تھے اس آیت کی تفسیر مین ولا جناح علیکم فیما عرضتم الے آخرہ یعنے گناہ نہین ہے تم پر تعریض کرنا کسی عورت سے جب
وہ عدت مین ہو تعریض اسکو کہتے ہین کہ مرد عورت سے کہلا بھیجے تو مجھے پسند ہے یا مین تجھ سے رغبت کرتا ہون
یا اللہ تجھ کو بہتری اور روزی پہونچانے والا ہے یا ایسی کوئی اور بات کہے **ف** یعنے اشارہ اور کنائے سے گفتگو
کرے صاف صاف یہ کہنا کہ مین تجھ سے نکاح کیا چاہتا ہون عدت کے اندر منع ہے البتہ بعد عدت کے درست ہے

استيذان البكر والايم في انفسهما عورت بکر اور ثیبہ سے اذن لینے کا بیان

عن عبد الله
ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الايم احق بنفسها من وليها والبكر تستاذن في
نفسها واذنها صماتها **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ زیادہ حق
دار ہے اپنے نفس پر ولی سے اور بکر سے اذن لیا جائیگا اور اذن اُسکا سکوت ہے **ف** یعنے ثیبہ پر ولی
کا جبر نہین ہوسکتا بالغہ ہو یا نابالغہ ہو اور بکر پر ہوسکتا ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک بالغہ پر جبر نہین ہوسکتا بکر
ہو یا ثیبہ اور نابالغہ پر جبر ہوسکتا ہے **عن** مالك انه بلغه عن سعيد بن المسيب انه قال قال
عمر بن الخطاب لا تنكح المرأة الا باذن وليها او ذوي الرأي من اهلها او السلطان **ترجمہ** سعید بن
المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا نہین نکاح کیا جاوے گا عورت کا مگر اوسکے ولی کے اذن سے یا اس
کے کنبے مین جو شخص عقلمند ہو اوسکے اذن سے یا بادشاہ کے اذن سے **ف** اگر اسکا کوئی ولی نہ ہو مراد حضرت
عمر کی عورت سے یہان بکر ہے کیونکہ ثیبہ اپنے آپ نکاح کر سکتی ہے **عن** مالك انه بلغه ان القاسم بن
محمد وسالم بن عبد الله كانا ينكحان بناتهما الابكار ولا يستامرانهن **ترجمہ** قاسم بن محمد
اور سالم بن عبداللہ نکاح کرتے تھے اپنی بکر بیٹیون کا اور نہین پوچھتے تھے اذن سے **ف** کیونکہ بکر سے پوچھنا
مستحب ہے نہ واجب کہا مالک نے ہمارے نزدیک ایسا ہی حکم ہے بکر عورتون مین کہا مالک نے بکر کو اپنے مال مین
تصرف نہین پہونچتا جب تک اپنے خاوند کے گھر مین نہ آوے اور اسکا حال نہ معلوم ہو **عن** مالك انه
بلغه ان القاسم بن محمد وسالم بن عبد الله وسليمان بن يسار كانوا يقولون في البكر
يزوجها ابوها بغير اذنها ان ذلك لازم لها **ترجمہ** قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ اور سلیمان
بن یسار کہتے تھے اگر عورت باکرہ کا نکاح اُسکا باپ بغیر اذن کے کر دے تو نکاح اوسکا لازم ہوجاتا ہے

باب عورت بکر اور ثیبہ سے اذن لینے کا بیان

مَا جَاءَ فِي الصَّدَاقِ وَالْحِبَاءِ مہر کا اور حبا کا بیان **ف** حبا کہتے ہین منت سلوک کو **عَنْ**

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي

وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا

حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ فَقَالَ مَا

عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هٰذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا

إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ

شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ فَقَالَ نَعَمْ سُورَةُ

كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ

مِنَ الْقُرْآنِ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی جناب رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس اوس نے کہا تحقیق بخشے مین نے جان اپنی واسطے آپکے اور کھڑے رہے دیر تک پہر

ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ نکاح کر دو میرا اس سے اگر آپکو کچہ حاجت نہین ہے اس سے نکاح

کی حضرت نے فرمایا تیرے پاس کچہ چیز ہے کہ مہر مین دیوے اوسکو وہ شخص بولا اس تہبند کے میرے پاس

کچہ نہین ہے آپنے فرمایا اگر تو اپنا تہبند اوسکو دیدے گا تو بغیر تہبند کے بیٹھے گا کوئی چیز ڈہونڈہ اس نے

کہا مجھے کچہ نہین ملتا آپنے فرمایا ڈہونڈہ اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو اوس نے ڈہونڈہا مگر کچہ نہ پایا تب

آپنے پوچہا تجھے کچہ قرآن یاد ہے بولا ہان فلانی فلانی سورت یاد ہے کئی سورتون کا نام لیا آپنے

فرمایا مینے نکاح کر دیا اس عورت کا تیرے ساتہ اُس قرآن کے عوض مین جو تجہہ کو یاد ہے **ف** اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ مہر کی کمی کی کوئی حد نہین جیسے اوسکی زیادتی کی حد نہین اور تعلیم قرآن کے عوض

مین نکاح ہو سکتا ہے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ

امْرَأَةً بِهَا جُنُونٌ أَوْ جُذَامٌ أَوْ بَرَصٌ فَمَسَّهَا فَلَهَا صَدَاقُهَا كَامِلًا وَذٰلِكَ لِزَوْجِهَا غُرْمٌ عَلَى

وَلِيِّهَا **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور

اُسکو جنون یا جذام یا برص ہو اور خاوند جماع کرے اوس سے نہ جان کر اوس عورت کو خاوند پورا مہر دیوے

اور اوسکے ولی سے پہیر لیوے کہا مالک نے ولی کو مہر اوس صورت مین واپس دینا ہوگا جب وہ عورت

کا باپ یا بہائی یا ایسا قریب ہو کہ عورت کا حال جانتا ہو اور جو وہ ولی محرم نہ ہو جیسے چچا کا بیٹا یا

مولی یا اور کوئی کنبے والا جسکو عورت کا حال معلوم نہ ہو تو اوسپر مہر پہیرنا لازم نہ ہوگا بلکہ اس

عورت سے مہر پہیر لیا جاوے گا صرف اسقدر چھوڑ دیا جاوے گا جس سے اوسکی فرج حلال ہو **ف**

یعنے ربع دینار کے موافق **عن** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَةَ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَاُمُّهَا بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَتْ تَحْتَ ابْنٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَمَاتَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا صَدَاقًا فَابْتَغَتْ اُمُّهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَوْ كَانَ لَهَا صَدَاقٌ لَمْ نُمْسِكْهُ وَلَمْ نَظْلِمْهَا فَاَبَتْ اُمُّهَا اَنْ تَقْبَلَ ذٰلِكَ فَجَعَلُوْا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَضٰى اَنْ لَا صَدَاقَ لَهَا وَلَهَا الْمِيْرَاثُ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن عمر کی بیٹی جنکی ماں زید بن خطاب کی بیٹی تھین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح مین آئین وہ مر گئے مگر اونہون نے اس سے صحبت نہین کی نہ اون کا مہر مقرر ہوا تھا تو انکے ماں نے مہر مانگا عبد اللہ بن عمر نے کہا مہر کا انکو استحقاق نہین اگر ہوتا توہم رکہہ نہ لیتے نہ ظلم کرتے اونکی ماں نے نہ مانا زید بن ثابت کے کہنے پر رکہا زید نے یہ فیصلہ کیا کہ اون کو مہر نہین ملیگا البتہ ترکہ ملیگا **ف** ابو حنیفہ کے نزدیک اگر مہر مقرر نہ ہو تو مہر مثل دلایا جاوے گا یہ مذہب عبد اللہ بن مسعود کا ہے **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ فِيْ خِلَافَتِهِ اِلٰى بَعْضِ عُمَّالِهِ اَنَّ كُلَّمَا اشْتَرَطَ الْمُنْكِحُ مَنْ كَانَ اَبًا اَوْ غَيْرَهُ مِنْ حِبَاءٍ اَوْ كَرَامَةٍ فَهُوَ لِلْمَرْاَةِ اِنِ ابْتَغَتْهُ **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز نے لکہا اپنے ایک عامل کو نکاح کر دینیوالا باپ ہو یا کوئی اور اگر شرط کرے خاوند سے کچھ تحفہ یا ہدیہ لینے کے تو وہ عورت کو ملیگا اگر طلب کرے کہا مالک نے جس عورت کا نکاح اوسکا باپ کر دیوے اور اسکے مہر مین کچھ حبا کی شرط کرے اگر وہ شرط ایسی ہو جس کے عوض مین نکاح ہوا ہے تو وہ حبا اوسکی بیٹی کو ملیگا اگر چاہے **ف** اور جو نہ چاہے باپ کو ملجاوے گا اگر بعد نکاح کے خاوند کچھ حبا اپنی بی بی کے باپ کو دیوے تو وہ بطور تحفہ کے باپ کا حق ہوگا (ابن قاسم عن مالک) **ت** اگر خاوند نے قبل صحبت کے بی بی کو چہوڑ دیا تو خاوند حبا مین سے نصف پہیر لیگا کہا مالک نے جو شخص اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کرے اور اس لڑکے کا کوئی ذاتی مال نہ ہو تو مہر اوسکے باپ پر واجب ہوگا اور اگر اس لڑکے کا ذاتی مال ہو تو اس مال مین سے دلایا جاویگا مگر جس صورت مین باپ مہر کو اپنے ذمہ کر لیوے اور یہ نکاح لڑکے پر لازم ہوگا جب وہ نابالغ ہو اور اپنے باپ کی ولایت مین ہو کہا مالک نے جو شخص اپنے بی بی کو قبل صحبت کے طلاق دیوے تو بی بی اوسکی بکر ہو اوسکا باپ خاوند کو نصف مہر معاف کر دے تو درست ہے اسلیے کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اگر طلاق دو تم اپنی عورتوں کو قبل جماع کے اور مہر مقرر کر چکے ہو تو تمکو آدہا مہر دینا ہوگا مگر جس صورت مین کہ عورتین اپنا مہر معاف کر دین یا وہ شخص معاف کر دے جس کے اختیار مین نکاح کا عقدہ ہے وہ شخص باپ ہے اپنی بکر لڑکی کا اور مالک اپنی لونڈی کا کہا مالک نے مینے ایسا ہی سُنا اہل علم سے اس باب مین میرے نزدیک ایسا ہی حکم ہے کہا مالک نے اگر یہودی کا نکاح یہودیہ

ہو یا نصرانی کا نصرانیہ سے پھر قبل صحبت کے وہ یہودیہ یا نصرانیہ مسلمان ہو جاوے تو اوسکو مہر نہ ملیگا کہا مالک نے
میرے نزدیک ربع دینار سے کم مہر نہیں ہو سکتا اور نہ ربع دینار کی چوری مین ہاتھ کاٹا جاوے گا ف اور
ابو حنیفہ کے نزدیک مہر دس درہم سے کم نہیں ہو سکتا اور صحیح یہ ہے کہ مہر کی کمی کی کوئی حد نہین جیسے زیادتی
کی حد نہین **مَا جَاءَ فِي إِرْخَاءِ السُّتُورِ** خلوت صحیحہ کے بیان مین **عَن** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي الْمَرْأَةِ إِذَا تَزَوَّجَهَا الرَّجُلُ أَنَّهُ إِذَا أُرْخِيَتِ السُّتُورُ فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ
ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے حکم کیا کہ جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح
کرے اور خلوت صحیحہ ہو جاوے تو مہر واجب ہو گیا **عَن** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
كَانَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا صُدِّقَ عَلَيْهَا وَإِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِي بَيْتِهِ صُدِّقَتْ
عَلَيْهِ ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تھے کہ جب مرد عورت کے گھر مین جاوے تو مرد کی تصدیق ہو گی اور
جو عورت مرد کے گھر مین جاوے تو عورت کی تصدیق ہو گی کہا مالک نے مطلب اسکا یہ ہے کہ جب مرد
عورت کے گھر مین رہے پھر اختلاف ہو عورت کہے مجھ سے جماع کیا ہے اور مرد کہے نہین کیا ہے تو مرد کی
بات کا اعتبار ہو گا اور جو عورت مرد کے گھر مین رہے پھر اختلاف ہو تو عورت کی بات کا اعتبار ہو گا
الْمُقَامُ عِنْدَ الْأَيِّمِ وَالْبِكْرِ ثیبہ اور باکرہ پاس رہنے کا بیان **عَن** أَبِي بَكْرِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا
لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عَلَيْكِ وَدُرْتُ
عَلَيْهِنَّ فَقَالَتْ ثَلِّثْ ترجمہ ابی بکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب نکاح کیا ام سلمہ سے اور صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا مین ایسا کام نہ کرون گا جسکے سبب سے تو اپنے لوگون
مین ذلیل ہو اگر تجھ کو منظور ہے تو سات دن تک تیرے پاس رہون گا پھر سات سات دن ایک ایک بی بی
کے پاس رہونگا اور جو تو چاہے تو تین دن تیرے پاس رہون اور ایک ایک دن سب کے پاس رہ کر
آؤن ام سلمہ نے کہا تین دن رہیے ف جس شخص کی کئی عورتین ہون پھر وہ نئی عورت کرے
اگر بکر ہو تو سات دن اوسکے پاس رہے اور جو ثیبہ ہو تو تین دن اوسکے پاس رہے پھر سب کے برابر اسکے
پاس بھی رہا کرے **عَن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ
ترجمہ انس بن مالک کہتے تھے کہ بکر عورت کو سات دن مین اور ثیبہ کے تین دن کہا مالک نے ہمارے
نزدیک یہی حکم ہے کہا مالک نے جس عورت سے اوس نے نکاح کیا اگر اوسکے سوا اور بھی اوسکی کئی عورتین
ہون تو بعد ان دنون کے پھر سب کے پاس برابر رہا کرے مگر یہ دن نئی عورت کے حساب مین مجرا نہ ہونگے

اسلیے کہ یہ بھی عورت کا حق ہے **ما لا یجوز من الشروط فی النکاح** جو شرطیں نکاح میں درست
نہیں انکا بیان **عن** مالك انه بلغه ان سعید بن المسیب سئل عن المرأة تشترط علی
زوجها انه لا یخرج بها من بلدها فقال سعید بن المسیب یخرج بها ان شاء **ترجمہ** سعید بن المسیب
رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ اگر کوئی عورت شرط کرے اپنے خاوند سے کہ میرے شہر سے مجھکو نہ نکالنا سعید بن المسیب
نے جواب دیا کہ باوجود اسکے خاوند نکال سکتا ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر مرد عورت سے
نکاح کرتے وقت اس امر کی شرط کرے کہ میں تیرے اوپر دوسرا نکاح نہ کرونگا یا لونڈی نہ رکھونگا تو اس
شرط کا پورا کرنا ضرور نہیں البتہ اگر اوس نے طلاق یا عتاق کو دوسرے نکاح پر معلق کر دیا ہو تو دوسرے
نکاح سے طلاق یا عتاق ضرور ہو جاویگا **نکاح المحلل وما اشبهه** حلالہ کا نکاح اور جو اُسکے
مشابہ ہے اوسکا بیان **ف** جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیدے تو پھر اوس عورت سے
نکاح درست نہیں جبتک وہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نکرے اب دوسرا شوہر اگر اوسکو چھوڑدے
تو پہلے شوہر کو نکاح کر لینا درست ہے لیکن اس نیت سے نکاح کرنا کہ پہلے شوہر کو وہ عورت درست ہو
جاوے حرام ہے اوسکو حلالیکا تکلی کہتے ہین **عن** الزبیر بن عبد الرحمن بن الزبیر ان رفاعة
بن سموال طلق امرأته تمیمة بنت وهب فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثا فنكحت
عبد الرحمن بن الزبیر فاعترض عنها فلم یستطع ان یمسها ففارقها فاراد رفاعة ان ینكحها
وهو زوجها الاول الذی كان طلقها فذكر لرسول الله صلی الله علیه وسلم فنهاه عن
تزویجها وقال لا تحل لك حتی تذوق العسیلة **ترجمہ** زبیر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رفاعہ
بن سموال قرظی نے تین طلاق دی اپنی بی بی تمیمہ بنت وہب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین تو اونہوں نے نکاح کیا عبد الرحمن بن زبیر سے مگر عبد الرحمن اوسپر قادر نہ ہوئے اور جماع نکر سکے اس
واسطے عبد الرحمن نے اوسکو چھوڑ دیا تب رفاعہ جو شوہر اول تھے اونہوں نے پھر نکاح کرنا چاہا جب آنحضرت
سے اسکا ذکر ہوا آپنے منع کیا اور فرمایا رفاعہ سے کہ وہ عورت تجھکو حلال نہیں جب تک دوسرے شخص سے
جماع نہ کراوے **ف** یعنے صرف نکاح کرنا دوسرے شوہر سے حلالی کیواسطے کافی نہیں صحبت ضرور ہے۔
عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها سئلت عن رجل طلق امرأته البتة فتزوجها
رجل آخر فطلقها قبل ان یمسها هل یصلح لزوجها الاول ان یتزوجها قالت عائشة لا
حتی یذوق عسیلتها **ترجمہ** حضرت عائشہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص اپنی عورت کو تین طلاق
دیوے بعد اوسکے اس سے دوسرا شخص نکاح کرے پھر طلاق دیدے اب پہلا شوہر اوس سے نکاح

ف جو شرطیں نکاح میں درست نہیں انکا بیان ف حلالہ کا نکاح اور جو اسکے مشابہ ہے اوسکا بیان

کرسکتا ہے جواب دیا کہ نہین کرسکتا جب تک دوسرا شوہر اوس سے جماع نہ کرے **عن** مالک انہ بلغہ ان
القاسم بن محمد سئل عن رجل طلق امرأتہ البتۃ ثم تزوجھا بعدہ رجل اٰخر فمات عنھا قبل ان
یمسھا ھل یحل لزوجھا الاول ان یراجعھا فقال القاسم بن محمد لا یحل لزوجھا الاول ان یراجعھا
ترجمہ قاسم بن محمد سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دی پھر اوس سے دوسرے شخص نے نکاح کیا
اور مر گیا قبل جماع کرنے کے کیا پہلے شوہر کو اوس سے نکاح کر لینا درست ہے جواب دیا نہین **کہا مالک نے** جو شخص
حلالہ کی نیت سے نکاح کرے اوسکا نکاح فاسد ہے پھر نئے سرے سے نکاح کرے اگر جماع کر چکا ہے تو مہر اوسپر واجب
ہوگا **مالا یجمع بینہ من النساء** جن عورتون کا جمع کرنا درست نہین نکاح مین **عن**
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجمع بین المرأۃ وعمتھا ولا بین المرأۃ
وخالتھا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھوپی اور بھتیجی اور خالہ اور
بھانجی مین جمع نہ کرے **ف** یعنی جب پھوپی نکاح مین ہو تو بھتیجی سے نکاح کرنا درست نہین اور خالہ جب نکاح مین ہو تو بھانجی کو نکاح کرنا درست نہین
عن سعید بن المسیب انہ کان یقول ینھی ان تنکح المرأۃ علی عمتھا او علی خالتھا وان یطاء الرجل
ولیدۃ وفی بطنھا جنین لغیرہ **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے منع ہے بھتیجے سے پھوپی کے اوپر اور بھانجی
سے خالہ کے اوپر اور منع ہے جماع کرنا اس لونڈی سے جو حاملہ ہو کسی اور شخص سے **مالا یجوز من
نکاح الرجل ام امرأتہ** ساس سے نکاح جائز نہ ہونے کا بیان **عن** یحیی بن سعید انہ
قال سئل زید بن ثابت عن رجل تزوج امرأۃ ثم فارقھا قبل ان یصیبھا ھل تحل لہ امھا فقال
زید بن ثابت لا الام مبھمۃ لیس فیھا شرط وانما الشرط فی الربائب **ترجمہ** یحیی بن سعید نے
کہا کہ سوال ہوا زید بن ثابت سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پھر چھوڑ دیا اوسکو قبل جماع کے
کیا اوسکی ماں سے نکاح درست ہے بولے نہین کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا حرام ہین تمپر مائین تمہاری
بیبیون کی اور اوس مین کچھ شرط نہین لگائی کہ جن بیبیون سے تم جماع کر چکے ہو بلکہ شرط ربائب مین
لگائی ہے **ف** ربائب جمع ربیبہ کی ربیبہ اوس لڑکی کو کہتے ہین جو بی بی پہلے خاوند سے لیکر آوے
اسمین اللہ نے قید لگائی فرمایا حرام ہین تمپر ربائب تمہاری جو تمہاری گود مین ہین اون عورتون
سے جن سے تم جماع کر چکے ہو اگر جماع نہین کیا تو ربائب سے نکاح کرنا گناہ نہین **عن** غیر واحد ان
عبد اللہ بن مسعود استفتی وھو بالکوفۃ عن نکاح الام بعد الابنۃ اذا لم تکن الابنۃ
مست فارخص فی ذلک ثم ان ابن مسعود قدم المدینۃ فسأل عن ذلک فاخبر انہ لیس کما
قال وانما الشرط فی الربائب فرجع ابن مسعود الی الکوفۃ فلم یصل الی منزلہ حتی اتی الرجل

اَلَّذِیْ اَفْتَاہُ بِذٰلِکَ فَاَمَرَہُ اَنْ یُّفَارِقَ اَمْرَاَتَہٗ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے پوچھا گیا کوفہ مین ایک عورت سے نکاح کیا
پہر قبل جماع کے اوسکو چھوڑ دیا اب اوسکی مان سے نکاح کرنا کیسا ہے اونہون نے کہا درست ہے پہر ابن مسعود مدینہ مین
آئے اور تحقیق کیا معلوم ہوا کہ بی بی کی مان مطلقاً حرام ہے خواہ بی بی سے صحبت کرے یا نکرے اور صحبت
کی قید ربائب مین ہے جب ابن مسعود کوفی کو لوٹے پہلے اُس شخص کے مکان پر گئے جسکو مسئلہ بتایا تہا کہا اوس سے
چھوڑ دے اوس عورت کو کہا مالک نے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پہر اوسکی مان سے نکاح کیا اور
صحبت کی تو دونون مان بیٹی اوسکو حرام ہوجاوینگی ہمیشہ ہمیشہ ف مان تو پہلے سے حرام تہی جب وہ
بیٹی سے نکاح کرچکا تہا کیونکہ وہ اوسکی ساس تہی پہر جب مان سے صحبت کی تو بیٹی اوسکی ربیبہ ہوگئی اب دونو
حرام ہوگئین ف البتہ اگر مان سے صحبت نکرے تو اُسکو چھوڑ دے اور بیٹی اوسکی حلال رہیگی کہا مالک
نے ایک شخص نکاح کرے ایک عورت سے پہر نکاح کرے اوسکی مان سے اور صحبت کرے اوس سے تو مان کیطرح
بہی حرام ہوجاویگی اور مان حرام رہے گی اُس شخص کے باپ اور بیٹے پر ف کیونکہ اوسکے باپ کی بہو ہوگی
اور اسکے بیٹے کی سوتیلی مان ہوگی ف اور مان کی دوسرے بیٹے بہی حرام ہوجاویگی اور وہ بیٹی جو پہلے
اسکے بی بی تہی وہ بہی حرام ہوجاوے گی کہا مالک نے زنا سے حرمت ثابت نہ ہوگی ف یعنے اگر کسی عورت
سے زنا کرے تو اوسکی مان یا بیٹی حرام نہ ہوگی کیونکہ دارقطنی نے حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن عمر سے روایت
کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام حلال کو حرام نہین کرتا ف اسواسطے کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا
حرام ہین تمپر مائین تمہاری بیبیون کی تو حرام کیا اللہ نے ماؤن کو انکی بیبیون کے ساتہہ نکاح کرنے سے نہ
زنا سے تو جب نکاح کیا جاوے گا کسی عورت سے اگرچہ وہ نکاح ناجائز ہو اوس سے حرمت ثابت ہوگی مگر زنا
سے نہ ہوگی ف امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک اگر کسی
عورت سے زنا کرے تو اوسکے مان یا بیٹی حرام ہوجاویگی نِکَاحُ الرَّجُلِ اُمَّ امْرَاَۃٍ قَدْ اَصَابَھَا
عَلٰی وَجْہِ مَا یُکْرَہُ جس عورت سے زنا کرے اوسکی مان سے درست ہونیکا بیان کہا مالک نے جو شخص زنا
کرے ایک عورت سے اور اُسکو حد لگائی جاوے اب وہ شخص اوس عورت کی مان یا بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے
اور اس شخص کا بیٹا اُس عورت سے نکاح کرسکتا ہے کہا مالک نے اگر ایک شخص نے عدت کی اندر کسی عورت
سے نکاح کیا اور اس سے صحبت کی تو وہ عورت اوسکے بیٹے پر حرام ہوجاویگی اور اس عورت سے جو لڑکا پیدا
ہوگا اوسکا نسب اس شخص سے ثابت ہوگا اور اُس شخص پر اوس عورت کی بیٹی حرام ہوجاویگی جَامِعُ
مَا لَا یَجُوْزُ مِنَ النِّکَاحِ جو نکاح درست نہین اوسکا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ یُّزَوِّجَ الرَّجُلُ اِبْنَتَہٗ عَلٰی اَنْ یُّزَوِّجَہُ الْاٰخَرُ

ف جس عورت سے زنا کرے اسکی مان درست ہونیکا بیان ف جو نکاح درست نہین اسکا بیان

ابنته لیس بینهما صداق ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شغار سے شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کر دے سوا اسکے کچھ مہر نہ ہو **ف** یہ نکاح باطل ہے مالک اور شافعی کے نزدیک اور اہل کوفہ کے نزدیک نکاح ہو جاوے گا مگر مہر مثل لازم ہوگا **عن** خنساء ابنت خدام ان اباها زوجها وهي ثيب فكرهت ذلك فاتت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فرد نكاحه ترجمہ خنساء بنت خدام کا نکاح اسکی باپ نے کر دیا تھا اور وہ ثیبہ تھیں اور ناراض تھیں اس نکاح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں آپنے انکا نکاح فسخ کر دیا **عن** ابی الزبیر المکی ان عمر بن الخطاب اتی بنکاح لم یشهد علیه الا رجل وامرأة فقال هذا نكاح السر ولا اجيزه ولو كنت تقدمت فيه لرجمت ترجمہ ابی زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب کے سامنے ایک نکاح کا ذکر آیا جسکا کوئی گواہ نہ تھا سوا ایک مرد اور ایک عورت کے آپنے فرمایا یہ چوری چھپے کا نکاح ہیں جائز نہیں رکھتا **ف** کیونکہ احمد اور طبرانی اور بیہقی نے باسناد صحیح روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح نہیں ہوتا بغیر ولی کے اور دو عادل گواہوں کے **ف** اگر میں پہلے اسکو بیان کر چکا ہوتا تو اب میں رجم کرتا **عن** سعيد بن المسيب وعن سليمان بن يسار ان طليحة الاسدية كانت تحت رشيد الثقفي فطلقها فنكحت في عدتها فضربها عمر بن الخطاب وضرب زوجها بالمخفقة ضربات وفرق بينهما ثم قال عمر ابن الخطاب ايما امرأة نكحت في عدتها فان كان زوجها الذي تزوجها لم يدخل بها فرق بينهما ثم اعتدت بقية عدتها من زوجها الاول ثم كان الاخر خاطبا من الخطاب وان كان دخل بها فرق بينهما ثم بقية عدتها من الاول ثم اعتدت من الاخر ثم لا يجتمعان ابدا قال وقال سعيد بن المسيب لها مهرها بما استحل منها ترجمہ سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ طلیحہ الاسدیہ رشید ثقفی کے نکاح میں تھیں اونہوں نے طلاق دی تو طلیحہ نے عدت کے اندر دوسرے شخص سے نکاح کر لیا حضرت عمر نے دونوں کو درے مارا اور نکاح چھوڑا دیا پھر فرمایا کہ عورت عدت میں نکاح کرے کسی اور شخص سے اگر جماع نہ کیا ہو تو نکاح چھوڑا کر پہلے خاوند کی جسقدر عدت باقی ہو پوری کر کر اب جس سے جی چاہے نکاح کرے مگر دوسرے خاوند سے زندگی بھر کبھی نکاح نہیں ہو سکتا سعید بن المسیب نے کہا کہ وہ عورت دوسرے خاوند سے اپنا مہر لے سکتی ہے **ف** دوسری خاوند سے زندگی بھر نکاح نہ ہو سکتا یہ صرف حضرت عمر رضہ کا قول ہے اور عامہ اہل علم کے نزدیک بعد عدت کے دوسرے خاوند سے نکاح درست ہے کہا مالک نے جو عورت آزاد ہو اوسکا خاوند مر جاوے اور چار مہینے دس دن عدت کرے پھر حمل کا گمان ہو تو نکاح نہ کرے جب تک یہ گمان رفع نہ ہو یا وضع حمل ہو **نكاح الامة على**

عدت

الحرۃ آزاد عورت کے ہوتے ہوئے لونڈی سے نکاح کرنیکا بیان **عن** مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ
ابن عباس و عبد اللہ بن عمر سئلا عن رجل کانت تحتہ امرأۃ حرۃ فاراد ان ینکح علیہا امۃ
فکرہا ان یجمع بینہما **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر سے سوال ہوا کہ ایک شخص کے نکاح مین
آزاد عورت موجود ہو پھر وہ لونڈی سے نکاح کرنا چاہے جواب دیا اون دونون نے کہ مکروہ ہے **عن** سعید
بن المسیب انہ کان یقول لا تنکح الامۃ علی الحرۃ الا ان تشاء الحرۃ فان طاعت الحرۃ فلہا الثلثان
من القسم **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے آزاد عورت کے ہوتے ہوئے لونڈی سے نکاح نہ کیا جائے گا
مگر جب آزاد عورت راضی ہوجاوے دو دن خاوند اوسکے پاس رہے گا اور ایک دن لونڈی کے پاس
کہا مالک نے آزاد شخصکو جب آزاد عورت کرنے کی قدرت ہو تو لونڈی سے نکاح نکرے اور اگر
آزاد عورت کرنیکی قدرت نہ ہو تو بھی لونڈی سے نکاح نکرے مگر اس حالت مین کہ زنا کا خوف ہو
کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جو شخص تم مین سے قدرت نہ رکھے آزاد مسلمان عورتون سے نکاح
کرنے کی تو مسلمان لونڈیون سے نکاح کرے یہ اوس شخصکو واسطے ہے جو خوف کرے زنا کا تم مین
سے **ما جاء فی الرجل یملک امرأۃ وقد کانت تحتہ ففارقہا** تین طلاق کے
بعد لونڈی کے خرید لینے کا بیان **عن** زید بن ثابت انہ کان یقول فی الرجل یطلق الامۃ ثلاثا
ثم یشتریہا انہا لا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ **ترجمہ** زید بن ثابت کہتے تھے جو شخص لونڈی کو
تین طلاق دیکر پھر اوسکو خرید لے تو صحبت کرنا درست نہین جب تک دوسرے شخص سے نکاح نکرے۔
عن مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب و سلیمان بن یسار سئلا عن رجل زوج عبدا
لہ جاریۃ لہ فطلقہا العبد البتۃ ثم وہبہا سیدہا لہ ہل تحل لہ بملک الیمین فقالا
لا حتی تنکح زوجا غیرہ **ترجمہ** سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے
اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے نکاح کردیا پھر غلام نے لونڈی کو دو طلاق دی بعد اوسکے مولی نے وہ
لونڈی غلام کو ہبہ کردی اب وہ لونڈی غلام کو درست ہے یا نہین اوندونون نے جواب دیا درست
نہین یہانتک کہ اور کسی شخص سے کرے **ف** آزاد مرد کے واسطے تین طلاق تک گنجایش ہے
اور غلام کو دو طلاق تک بعد اوسکے حلالہ واجب ہے کہا مالک نے مینے ابن شہاب سے پوچھا ایک شخص
کے نکاح مین ایک لونڈی تھی اوس نے ایک طلاق دی پھر اوسکو خرید لیا تو وہ لونڈی حلال ہوجاویگی
ملک یمین کی وجہ سے دو طلاق کا بھی یہی حکم ہے اگر تین طلاق دے چکا تھا تو حلال نہ ہوگی جب تک
دوسرے شخص سے نکاح کرے کہا مالک نے ایک شخص نکاح کرے ایک لونڈی سے پھر اوس سے

ف آزاد عورت کے ہوتے ہوئے لونڈی سے نکاح کرنیکا بیان

ف تین طلاق کے بعد لونڈی کو خرید لینے کا بیان

بچہ پیدا ہوا بعد اوسکے اوس لونڈی کو خرید کرے تو وہ لونڈی پہلے بچہ کی وجہ سے اوسکی ام ولد نہ ہوگی البتہ اگر بعد
خریدنے کے دوسرا بچہ مالک سے پیدا ہو تو ام ولد ہوجاویگی اور جو اوس لونڈی کو خرید احمل کیحالت مین اور وہ
حمل خریدنے والے کا تہا پہر اوسکے پاس آنکر جنے تو ام ولد ہوجاویگی **مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِصَابَةِ
الْأُخْتَيْنِ بِمِلْكِ الْيَمِينِ وَالْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا** دو بہنون کو یا مان بیٹیون کو ملک یمین سے رکہنے کا بیان
عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا
مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ تُوطَأُ إِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْأُخْرَى فَقَالَ عُمَرُ مَا أُحِبُّ أَنْ أُجِيزَهُمَا جَمِيعًا وَنَهَى
عَنْ ذَلِكَ **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب سے سوال ہوا کہ مان بیٹی دونون سے جماع کرنا آگے پیچہے ملک یمین
کی وجہ سے درست ہے میرے نزدیک اچہا نہین اور منع کیا اوسکو **عَنْ** قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الْأُخْتَيْنِ مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ هَلْ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عُثْمَانُ أَحَلَّتْهُمَا
آيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ أُخْرَى فَأَمَّا أَنَا فَلَا أُحِبُّ أَنْ أَصْنَعَ ذَلِكَ قَالَ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَ رَجُلًا
مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَوْ كَانَ لِي مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ ثُمَّ وَجَدْتُ أَحَدًا فَعَلَ ذَلِكَ لَجَعَلْتُهُ نَكَالًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أُرَاهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ **ترجمہ**
قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عثمان بن عفان سے پوچہا کہ دو بہنون کو ملک یمین سے
رکہنا درست ہے یا نہین حضرت عثمان نے فرمایا کہ درست ہے ایک آیت کے رو سے **ف** وہ آیت یہ ہے
إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ یا یہ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ **ت** اور نادرست ہے ایک آیت کے رو سے
ف وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ **ت** مگر مین اس امر کو پسند نہین کرتا پہر وہ شخص چلا گیا اور ایک
اور صحابی سے ملا اون سے بہی یہی مسئلہ پوچہا اونہون نے کہا اگر مین حاکم ہوتا اور کسیکو ایسا کرتے
دیکہتا تو سخت سزا دیتا ابن شہاب نے کہا مین سمجہتا ہون کہ وہ صحابی حضرت علی تہے **عَنْ** مَالِكٍ
أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مِثْلُ ذَلِكَ **ترجمہ** زبیر بن عوام سے بہی ایسی ہی روایت ہے کہا
مالک نے اگر کسی شخص کے پاس ایک لونڈی ہو وہ اوس سے جماع کرے پہر اوسکی بہن سے جماع کرنا چاہے
تو یہ نادرست ہے جبتک پہلی بہن کی فرج اپنے اوپر حرام نکر لیوے مثلاً اسکا نکاح کردے یا آزاد کردے
یا اپنے غلام سے بیاہ دے **النَّهْيُ عَنْ أَنْ يُصِيبَ الرَّجُلُ أَمَةً كَانَتْ لِأَبِيهِ**
جو لونڈی باپ کے تصرف مین آوے اوس سے جماع کرنے کی ممانعت کے بیان مین **عَنْ** مَالِكٍ
أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهَبَ لِابْنِهِ جَارِيَةً فَقَالَ لَا تَمَسَّهَا فَإِنِّي قَدْ كَشَفْتُهَا **ترجمہ**
حضرت عمر بن الخطاب نے اپنے لڑکے کو ایک لونڈی ہبہ کی اور کہا اوس سے صحبت نکرنا کیونکہ مین نے اوسکو

اسکا بدن کھولا تھا **ف** جو شخص کسی عورت سے وطی کرے تو وہ او سکے بیٹے پر حرام ہو جاتی ہے اگر بوسہ لے
یا شہوت سے مساس کرے تو بھی حرمت ثابت ہوتی ہے مالک کے نزدیک اور ابو حنیفہ کے نزدیک شہوت سے
دیکھنا او سکے فرج کیطرف بھی موجب حرمت کا ہوتا ہے۔ یہ حدیث ابو حنیفہ کے قول کی موید ہے اور شافعی
کے نزدیک بغیر جماع کے حرمت ثابت نہین ہوتی **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ اَنَّهٗ قَالَ وَهَبَ سَالِمُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ لِابْنِهٖ جَارِيَةً فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا فَاِنِّيْ قَدْ اَرَدْتُّهَا فَلَمْ اَنْبَسِطْ لَهَا **ترجمہ** عبد الرحمان بن المجبر نے کہا
کہ سالم بن عبد اللہ نے اپنے بیٹے کو ایک لونڈی ہبہ کی اور کہا کہ اس سے جماع نکرنا کیونکہ مین نے ارادہ کیا تھا اس سے
جماع کا مگر پھر رک گیا **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَا نَهْشَلِ بْنَ الْاَسْوَدِ قَالَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِنِّيْ رَاَيْتُ جَارِيَةً
لِّيْ مُنْكَشِفًا عَنْهَا وَهِيَ فِي الْقَمَرِ فَجَلَسْتُ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَتْ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقُمْتُ فَلَمْ
اَقْرَبْهَا بَعْدُ اَفَاَهَبُهَا لِابْنِيْ يَطَاُهَا فَنَهَاهُ الْقَاسِمُ عَنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ ابو نہشل بن
اسود نے قاسم بن محمد سے کہا کہ مین نے اپنی لونڈی کو ننگا دیکھا چاندنی مین تو مین اسکے پاؤن اوٹھا کر
مستعد ہو گیا جماع کو وہ بولی مین حائضہ ہون تو مین اوٹھ کھڑا ہوا اب مین اوس لونڈی کو ہبہ کر دون اپنے
بیٹے کو تاکہ وہ اوس سے جماع کرے قاسم بن محمد نے منع کیا **عَنْ** عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ اَنَّهٗ وَهَبَ لِصَاحِبٍ
لَّهٗ جَارِيَةً ثُمَّ سَاَلَهٗ عَنْهَا فَقَالَ قَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَهَبَهَا لِابْنِيْ فَيَفْعَلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَقَالَ عَبْدُ
الْمَلِكِ لَمَرْوَانُ كَانَ اَوْرَعَ مِنْكَ وَهَبَ لِابْنِهٖ جَارِيَةً ثُمَّ قَالَ لَا تَقْرَبْهَا فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ سَاقَهَا مُنْكَشِفَةً
ترجمہ عبد الملک بن مروان نے ایک لونڈی ہبہ کی اپنے دوست کو پھر پوچھا اوس سے حال اوس لونڈی کا
اوس نے کہا میرا ارادہ ہے کہ مین اوس لونڈی کو ہبہ کر دون اپنے بیٹے کو تاکہ وہ اس سے جماع کرے عبد الملک
نے کہا کہ مروان تجھ سے زیادہ پرہیزگار تھا اوس نے اپنے بیٹے کو ایک لونڈی ہبہ کی اور کہدیا کہ اس سے
صحبت نہ کرنا کیونکہ مینے اسکی پنڈلیان کھلی ہوئین دیکھین تھین **اَلنَّهْيُ عَنْ نِكَاحِ اِمَاءِ اَهْلِ
الْكِتَابِ** یہود نصاری کی لونڈیون سے نکاح کرنے کی ممانعت کے بیان مین کہا مالک نے یہودی
لونڈی اور نصرانی لونڈی سے نکاح کرنا درست نہین اور اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مین جو اہل کتاب
کی عورتون سے نکاح درست کیا ہے اون سے آزاد عورتین مراد ہین اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے جو
شخص تم مین سے مسلمان آزاد عورتون سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھے تو وہ مسلمان لونڈیون سے
نکاح کرے حلال کیا اللہ نے مسلمان لونڈیون سے نکاح کرنا نہ اہل کتاب لونڈیون سے البتہ یہودی یا
نصرانی لونڈی سے اوسکے مالک کو جماع کرنا درست ہے مگر مشرکہ لونڈی سے درست نہین **مَا جَاءَ
فِي الْاِحْصَانِ** احصان کا بیان **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ الْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ

ف یہود اور نصاری کی [illegible]

ف احصان کا بیان

هُنَّ اُولَاتُ الْاَزْوَاجِ وَيَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰى اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الزِّنَا **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا کہ محصنات سے وہ عورتیں
مراد ہیں جو خاوند والیان ہیں مطلب اسکا یہ ہے کہ اللہ نے زنا کو حرام کیا **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنِ الْقَاسِمِ
ابْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ اِذَا نَكَحَ الْحُرُّ الْاَمَةَ فَمَسَّهَا فَقَدْ اَحْصَنَتْهُ **ترجمہ** ابن شہاب اور قاسم
بن محمد کہتے تہے اگر آزاد شخص نے لونڈی سے نکاح کیا اور اس سے جماع کیا تو وہ محصن ہو گیا **ف** اب اگر یہ
شخص زنا کریگا تو رجم کیا جاوے گا کہا مالک نے میں نے جن لوگون کو پایا یہی کہتے پایا کہ لونڈی سے آزاد شخص جب
نکاح کرے پہر اوس سے جماع کرے تو وہ شخص محصن ہو جاوے گا کہا مالک نے غلام اگر آزاد عورت سے نکاح کرکے
صحبت کرے تو وہ محصن نہ ہوگا مگر عورت محصن ہو جاوے گی البتہ اگر غلام آزاد ہو جاوے اور بعد آزادی کے اوس سے جماع
کرے تو غلام محصن ہو جاوے گا اور جو قبل آزادی کے وہ غلام اوس عورت کو چہوڑ دے تو محصن نہ ہوگا جب تک کہ بعد
آزادی کے پہر نکاح کرکے جماع نہ کرے کہا مالک نے لونڈی اگر آزاد شخص کے نکاح میں ہو پہر خاوند اوسکو چہوڑ دے قبل
آزادی کے تو وہ محصنہ نہ ہوگی جب تک بعد آزادی کے نکاح نہ کرے اور صحبت نہ کراوے کہا مالک نے لونڈی اگر
آزاد شخص کے نکاح میں ہو اور آزاد ہو جاوے اوسی کے نکاح میں تو وہ محصنہ ہو جاویگی بشرطیکہ خاوند اوسکا بعد آزادی کے
اس سے جماع کرے کہا مالک نے اگر آزاد عورت نصرانی یا یہودی یا مسلمان لونڈی سے آزاد مسلمان مرد نکاح کرکے
صحبت کرے تو محصن ہو جاویگا **نِكَاحُ الْمُتْعَةِ** متعہ کا بیان **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ **ترجمہ** حضرت علی سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا متعے سے جنگ خیبر کے روز اور گدہون کے گوشت کہانے سے
ف ائمہ اربعہ اور جمہور علما کے نزدیک متعہ ناجائز ہے اوائل اسلام میں متعہ درست تہا پہر خیبر کے روز حرام
ہوا پہر عمرۂ قضا میں درست ہوا پہر فتح مکے کے روز حرام ہوا پہر جنگ اوطاس میں درست ہوا پہر حرام ہوا پہر تبوک
میں درست ہوا پہر حجۃ الوداع میں حرام ہوا اس بار بار کی حرمت اور حلت سے لوگون کو شبہ باقی رہا بعض لوگ متعہ
کرتے تہے بعض نہین کرتے تہے یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکر کی خلافت
میں بہی ایسا ہی رہا اور حضرت عمر کی اوائل خلافت میں بہی یہی حال رہا بعد اوسکے حضرت عمر نے اوسکی حرمت بر
سر منبر بیان کی جب سے لوگون نے متعہ کرنا چہوڑ دیا مگر بعض صحابہ اوسکی جواز کے قائل رہے جیسے جابر بن عبد اللہ اور
عبد اللہ بن مسعود اور ابو سعید اور معاویہ اور اسماء بنت ابی بکر اور عبد اللہ بن عباس اور عمرو بن حویرث اور سلمہ
بن الاکوع اور ایک جماعت تابعین میں سے بہی جواز کی قائل ہوئی ہے (ملخص زرقانی) **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ
الزُّبَيْرِ اَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيْمٍ دَخَلَتْ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ اِنَّ رَبِيْعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ اسْتَمْتَعَ
[illegible]

نقدمت فيها لرجمت ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم حضرت عمر کے پاس گئیں اور کہا کہ ربیعہ بن
امیہ نے متعہ کیا تھا ایک عورت مولدہ سے ف مولدہ وہ عورت ہے جو عرب کے ملک مین پیدا ہوئی اور ماں باپ اوسکے
عرب نہ ہوں (مسوّی) ف وہ حاملہ ہو ربیعہ سے پس نکلے حضرت عمر گھبرا کر چادر گھسیٹتے ہوئے اور کہا یہ متعہ ہے اگر مین
پہلے اوسکی ممانعت کرچکا ہوتا تو رجم کرتا ف متعہ کرنے والے پر بالاتفاق زنا کی حد لازم نہین آتی حضرت
عمر نے ڈرانے کے واسطے یہ کہا تا کہ لوگ متعہ سے باز رہین نِكَاحُ الْعَبِيدِ غلام کے نکاح کا بیان عن
مالك انه سمع ربيعة بن عبد الرحمن يقول ينكح العبد اربع نسوة ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کہتے
تھے غلام چار عورتون سے نکاح کر سکتا ہے کہا مالک نے یہ قول بہت اچھا ہے میرے نزدیک ف سالم اور قاسم
اور مجاہد اور زہری کا بھی یہی قول ہے اور حضرت عمر اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور اکثر صحابہ کے نزدیک غلام
کو دو عورتون سے زیادہ نکاح کرنا درست نہین ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے کہا مالک نے
غلام کا نکاح مولے کی اجازت پر موقوف ہے اگر مولے اجازت دیگا تو صحیح ہوگا ورنہ تفریق کیجاویگی اور حلالہ کا
نکاح ہر طرح سے جھوٹ ایا جاویگا کہا مالک نے اگر زوج زوجہ کا مالک ہو جاوے یا زوجہ زوج کی تو نکاح خود بخود فسخ ہو
جاوے گا بغیر طلاق کے اب اگر پھر نکاح کرینگے تو خاوند کو تین طلاق کا اختیار رہیگا کہا مالک نے اگر زوجہ اپنے
خاوند کو خرید کر آزاد کر دے اور وہ عدت مین ہو تو وہ دونون بغیر نئے نکاح کے مل نہین سکتے مین نِكَاحُ
الْمُشْرِكِ إِذَا أَسْلَمَتْ زَوْجَتُهُ قَبْلَهُ مشرک کی زوجہ کا خاوند سے پہلے مسلمان ہونے کا بیان عن
ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نِسَاءً كُنَّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِمْنَ بِأَرْضِهِنَّ وَهُنَّ
غَيْرُ مُهَاجِرَاتٍ وَأَزْوَاجُهُنَّ حِينَ أَسْلَمْنَ كُفَّارٌ مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَكَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ
بْنِ أُمَيَّةَ فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ زَوْجُهَا صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ مِنَ الْإِسْلَامِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَمِّهِ وَهْبَ بْنَ عُمَيْرٍ بِرِدَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَانًا لِصَفْوَانَ
بْنِ أُمَيَّةَ وَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَنْ يَقْدَمَ عَلَيْهِ فَإِنْ رَضِيَ أَمْرًا
قَبِلَهُ وَإِلَّا سَيَّرَهُ شَهْرَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صَفْوَانُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ نَادَاهُ
عَلَى رُؤُسِ النَّاسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ هَذَا وَهْبُ بْنُ عُمَيْرٍ جَاءَنِي بِرِدَائِكَ وَزَعَمَ أَنَّكَ دَعَوْتَنِي
إِلَى الْقُدُومِ عَلَيْكَ فَإِنْ رَضِيتُ أَمْرًا قَبِلْتُهُ وَإِلَّا سَيَّرْتَنِي شَهْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ انْزِلْ أَبَا وَهْبٍ فَقَالَ لَا وَاللهِ لَا أَنْزِلُ حَتَّى تُبَيِّنَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلْ لَكَ تَسِيرُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ هَوَازِنَ بِحُنَيْنٍ فَأَرْسَلَ إِلَى
صَفْوَانَ يَسْتَعِيرُهُ أَدَاةً وَسِلَاحًا عِنْدَهُ فَقَالَ صَفْوَانُ أَطَوْعًا أَمْ كَرْهًا فَقَالَ بَلْ طَوْعًا فَأَعَارَهُ

ف غلام کے نکاح کا بیان

ف مشرک کی زوجہ کا خاوند سے پہلے مسلمان ہونیکا بیان

الاداۃ والسلاح التی عندہ ثم خرج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو کافر فشھد حنینا والطائف وھو کافر وامرأتہ مسلمۃ ولم یفرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہ وبین امرأتہ حتی اسلم صفوان واستقرت عندہ امرأتہ بذلک النکاح ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ کئی عورتیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مسلمان ہوجاتی تھین اپنے ملک مین ہجرت نہین کرتی تھین اور خاوند انکے کافر ہوتے تھے انہین عورتون مین سے عاتکہ ولید بن مغیرہ کی بیٹی تھین جو صفوان بن امیہ کے نکاح مین تھین وہ مسلمان ہوئین فتح مکہ کے روز اور خاوند انکے صفوان بھاگ گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے چچازاد بھائی وہب بن عمیر کو اپنی چادر نشانی کے واسطے دیکر صفوان کے پاس بھیجا اور انکو امان دی اور اسلام کیطرف بلایا اور یہ کہلا بھیجا کہ میرے پاس آؤ اگر تمہاری خوشی ہوگی تو مسلمان ہونا نہین تو تم کو دو مہینے کی مہلت ملیگی جب صفوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپکی چادر لیکر آئے تو لوگون کے سامنے پکار اوٹھے اے محمد وہب بن عمیر میرے پاس تمہارے چادر لیکر آئی اور مجھ سے کہا کہ تم نے مجھ کو بلایا ہے اس شرط پر کہ اگر مین چاہون تو مسلمان ہوجاؤن نہین تو مجھکو دو مہینے کی مہلت ملیگی آپنے فرمایا اوتر و اے ابو وہب **ف** صفوان پاسے ڈر کے اونٹ پر سے نہ اوترے ابو وہب کنیت ہے صفوان کی آپنے کنیت کہکر پکارا تاکہ وہ خوش ہون باوجودیکہ اونہون نے بدخلقی سے آپکا نام لیکر پکارا تہا **ف** صفوان نے کہا قسم خدا کی مین کبھی نہ اوترون گا جبتک تم مجھ سے بیان نہ کردوگے کہ وہب بن عمیر کا پیام صحیح ہے آپنے فرمایا وہ تو کیا مین تمہین چار مہینے کی مہلت دیتا ہون پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ ہوازن کیطرف حنین مین گئے اور آپنے صفوان سے کچھ ہتیار اور سامان عاریت مانگا صفوان نے کہا آپ خوشی سے مانگتے ہین یا زبردستی آپنے فرمایا خوشی سے صفوان نے ہتیار اور سامان دیئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور صفوان کفر کی حالت مین آپکے ساتھ رہے جنگ حنین مین اور طائف مین اور عورت انکی مسلمان رہین مگر آپنے انکی عورت کو ان سے نہ چھڑایا یہانتک کہ صفوان بھی مسلمان ہوگئے اور انکی عورت بدستور انکے پاس رہین **عن** ابن شہاب انہ قال کان بین اسلام صفوان وبین اسلام امرأتہ نحو من شہر قال ابن شہاب ولم یبلغنا ان امرأۃ ھاجرت الی اللہ ورسولہ وزوجھا کافر مقیم بدار الکفر الا فرقت ھجرتھا بینھا وبین زوجھا الا ان یقدم زوجھا مہاجرا قبل ان تنقضی عدتھا ترجمہ ابن شہاب نے کہا کہ صفوان کی بی بی خاوند سے ایک مہینا پہلے اسلام لائی تھین اور جو عورت دار الکفر سے مسلمان ہوکر دار الاسلام مین ہجرت کر آوے تو وہ اپنے خاوند سے جدا ہو جاویگی اور عدت کرکے دوسرا نکاح کرلے گی مگر جس صورت مین خاوند اوسکا عدت کے اندر مسلمان ہوکر چلا آوے

عن ابن شہاب ان ام حکیم بنت الحارث بن ہشام وکانت تحت عکرمۃ بن ابی جہل فاسلمت یوم الفتح وہرب زوجہا عکرمۃ بن ابی جہل من الاسلام حتی قدم الیمن فارتحلت ام حکیم حتی قدمت علیہ بالیمن فدعتہ الی الاسلام فاسلم وقدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح فلما راٰہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وثب الیہ فرحا وما علیہ رداء حتی بایعہ فثبتا علی نکاحہما ذلک ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ام حکیم عکرمہ بن ابی جہل کی بی بی مسلمان ہوئی فتح مکہ کے روز اور خاوند اونکے عکرمہ بہاگ گئے یمن کو ام حکیم بہی وہان گئین اور انکو دین اسلام کیطرف بلایا وہ مسلمان ہو گئے اور اسی سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے جب انکو دیکہا تو خوشی سے اوٹہ کہڑے ہوئے اور اونسے بیعت لی اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم شریف پر چادر نہ تہی پہر دونون میان بی بی اپنے نکاح پر قائم رہے کہا مالک نے جب مرد اپنی بی بی سے پہلے مسلمان ہو جاوے اور بی بی سے مسلمان ہونے کو کہا جاوے اور وہ مسلمان نہ ہو تو نکاح فسخ ہو جاوے گا کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے ولا تمسکوا بعصم الکوافر یعنی مت علاقہ رکہو کافر عورتون سے ما جاء فی الولیمۃ ولیمہ کے بیان مین عن انس بن مالک رض ان عبد الرحمن بن عوف جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبہ اثر صفرۃ فسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ انہ تزوج امراۃ من الانصار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم سقت الیہا فقال زنۃ نواۃ من ذہب فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولم ولو بشاۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اونپر زردی کا نشان تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کیا ہے اونہونے بیان کیا کہ مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپنے فرمایا کیا مہر دیا اونہون نے کہا ایک گہٹلی برابر سونا آپنے فرمایا ولیمہ کر جو ایک بکری کا ہو ف عبد الرحمن بن عوف کے بدن مین یا کپڑے مین دولہن کی زردی لگ گئی ہوگی کیونکہ ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک زعفرانی رنگ مردون کو مکروہ ہے مگر امام مالک کے نزدیک درست ہے بعضون نے کہا کہ دولہا کو درست ہے اور گہٹلی کا وزن پانچ درم ہوتا ہے ولیمہ سنت ہے دولہا پر بعد نکاح اور بعضون کے نزدیک واجب ہے زرقانی عن یحیی بن سعید انہ قال لقد بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یولم بالولیمۃ ما فیہا خبز ولا لحم ترجمہ یحیی بن سعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیمہ کرتے تہے اوس مین نہ روٹی تہی نہ گوشت ف نسائی کی روایت مین ہے کہ اسمین کہجور اور ستو تہے اور بخاری کی روایت مین ہے کہ کہجور اور گہی اور دہی کی سوکہی ٹکیان تہین عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم الی الولیمۃ فلیاتہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے

روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی بلایا جاوے ولیمہ کی دعوت مین تو حاضر ہو **ف** ولیمہ کی دعوت قبول کرنا مسنون ہے اور ظاہریہ کے نزدیک وجب ہے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَكُ الْمَسَاكِیْنُ وَمَنْ لَّمْ یَاْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ کہتے تھے ولیمہ کا کھانا سب کھانون سے برا ہے اسمین امیر بلائے جاتے ہین اور فقیر چھوڑ دیے جاتے ہین **ف** یعنے جو ولیمہ ایسا ہو کہ صرف امیر اوس مین بلائے جاوین اور محتاج نہ آنے پاوین وہ برا ہے نہ یہ کہ مطلقاً ولیمہ برا ہے۔ بخاری مسلم نے اسحدیث کو مرفوعاً روایت کیا **ف** اور جو شخص دعوت مین نہ آیا اوس نے نافرمانی کی اللہ و رسول کی **ف** اسحدیث سے بھی معلوم ہوا کہ دعوت کا قبول کرنا وجب ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ اِنَّ خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلَیْهِ خُبْزًا مِّنْ شَعِیْرٍ وَّمَرَقًا فِیْهِ دُبَّاءٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْیَوْمِ **ترجمہ** انس بن مالک کہتے تھے کہ ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ کھانا پکا کر مین بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا وہ درزی جو کی روٹی اور کدو کا سالن سامنے لایا تو مین نے دیکھا کہ آپ پیالے مین سے کدو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر کھاتے تھے اوس روز سے مین بھی کدو کو پسند کرنے لگا **جامع النکاح** نکاح کی مختلف حدیثون کا بیان **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ اَوِ اشْتَرَی الْجَارِیَةَ فَلْیَاْخُذْ بِنَاصِیَتِهَا وَلْیَدْعُ بِالْبَرَكَةِ وَاِذَا اشْتَرَی الْبَعِیْرَ فَلْیَاْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی نکاح کرے کسی عورت سے یا لونڈی خریدے تو اوسکی پیشانی پکڑ کر دعا کرے برکت کی اور جب اونٹ خریدے تو اوسکے کوہان پر ہاتھ رکھے اور پناہ مانگے شیطان مردود سے **عَنْ** اَبِی الزُّبَیْرِ الْمَكِّیِّ اَنَّ رَجُلًا خَطَبَ اِلٰی رَجُلٍ اُخْتَهٗ فَذَكَرَ اَنَّهَا كَانَتْ اَحْدَثَتْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَضَرَبَهٗ اَوْ كَادَ یَضْرِبُهٗ ثُمَّ قَالَ مَالَكَ وَلِلْخَبَرِ **ترجمہ** ابوزبیر مکی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پیام دیا نکاح کا ایک شخص کے بہن کو اوس نے بیان کیا کہ وہ عورت بدکار ہے جب حضرت عمر کو اوسکی خبر پہونچی آپ نے اوس شخص کو بلا کر مارا یا مارنیکا قصد کیا اور کہا کہ تجھے اس خبر پہونچانے سے کیا غرض تھی **ف** یعنے تو تو بھائی اور ولی تھا اوس عورت کا اگر کوئی بات ایسی ہوئی بھی تھی اوسکا چھپانا لازم تھا مسلمان کو چاہیے کہ اپنا اور دوسرے بھائی مسلمان کا عیب ظاہر نہ کرے

اسد جل جلالہ فرماتا ہے جو لوگ جنت مین کہ سلطانون مین بڑی بات پہیلی آنکہو دیکہ کی مار ہے دنیا اور آخرت مین عن
ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن ان القاسم بن محمد وعروۃ بن الزبیر کانا یقولان فی الرجل یکون عندہ
اربع نسوۃ ثم یطلق احدٰھن البتۃ انہ یتزوج ان شاء ولا ینتظر الی ان تنقضی عدتھا ترجمہ ربیعہ بن ابی
عبد الرحمن سے روایت ہو کہ قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر کہتے تہے جس شخص کی چار عورتین ہون پہر وہ انمین سے
ایک عورت کو تین طلاق دیدے تو ایک عورت بیاہ اور کر سکتا ہے اوسکی عدت گذرنے کا انتظار ضرور نہین ف
اگر ابو حنیفہ کے نزدیک پانچوین عورت سے نکاح درست نہین جب تک اوس عورت کی عدۃ جسکو طلاق دی ہے گذر نہ
جاوے ابن ابی شیبہ نے حضرت علی اور ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا ہے عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن
ان القاسم بن محمد وعروۃ بن الزبیر افتیا الولید بن عبد الملک عام قدم المدینۃ بذالک غیر
ان القاسم بن محمد قال انہ طلقھا فی مجالس شتی ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمان سے روایت ہے کہ قاسم
بن محمد اور عروہ بن زبیر نے ولید بن عبد الملک کو جس سال وہ مدینہ مین آیا تہا ایسا ہی فتوے دیا مگر قاسم بن محمد
نے یہ کہا کہ اوس عورت کو کئی مجلسون مین طلاق دیا ہو ف اور یحیی کی روایت مین یہ ہے کہ فطلق احدٰھن
البتۃ یعنی ایک عورت کو ان مین سے طلاق بتہ یعنی بالکل قطع کا طلاق یعنی تین طلاق دیوے اور اس
روایت مین قاسم نے یون کہا طلقھا فی مجالس شتّٰی یعنی کئی مجلسون مین اوسکو طلاق دے مطلب ایک ہی
ہے کہ تین طلاق دیدیے اب اوس عورت سے ملنے کی توقع نہ رہی تو پانچوین عورت سے نکاح کرنا اوسکی عدت
کے اندر درست ہوا عن سعید بن المسیب انہ قال ثلاث لیس فیھن لعب النکاح والطلاق
والعتق ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا تین چیزین ایسی ہین جنمین کہیل نہین ہوتا نکاح اور طلاق اور عتاق
ف اگر ہنسی سے نکاح کرے یا طلاق دے یا آزاد کردے تو یہ امور واقع ہو جاوینگے عن
رافع بن خدیج انہ تزوج بنت محمد بن مسلمۃ الانصاری فکانت عندہ حتی کبرت فتزوج
علیھا فتاۃ شابۃ فاثر الشابۃ علیھا فناشدتہ الطلاق فطلقھا واحدۃ ثم امھلھا حتی اذا کادت
تحل راجعھا ثم عاد فاثر الشابۃ علیھا فناشدتہ الطلاق فطلقھا واحدۃ ثم راجعھا ثم عاد فاثر
الشابۃ علیھا فناشدتہ الطلاق فقال ما شئت انما بقیت واحدۃ فان شئت استقررت علی
ما ترین من الاثرۃ وان شئت فارقتک قالت بل استقر علی الاثرۃ فامسکھا علی ذلک ولم یر
رافع علیہ اثما حین قرت عندہ علی الاثرۃ ترجمہ رافع بن خدیج نے نکاح کیا محمد بن مسلمہ انصاری
کی بیٹی سے وہ انکے پاس رہین جب بڈہی ہوگئین تو رافع نے ایک جوان عورت سے نکاح کیا اور اسکی طرف زیادہ
مائل ہوئے بڈہی عورت نے طلاق مانگی محمد بن مسلمہ نے ایک طلاق دیدی پہر جب عدت اوسکی گذرنے

لیکن رجعت کر سکا اور جو اپنی عورت کی طرف مائل ہے اور پھر طلاق بائن کی اور انہوں نے ایک طلاق دی پھر جب عدت گذرنے لگی رجعت کر لی اور جو اپنی عورت
کیطرف مائل ہے اور پھر طلاق بائن کی تب انہوں نے جیسے کہا ایسا ہے کیا منظور ہے ایک طلاق اور رکھی ہے اگر تو نہیں ہے اسکی
پاس رہنا نہیں چھوڑ دو انہوں نے کہا مجھ سے یہی منظور ہے رافع نے اسکو رکھ لیا اور اپنے اوپر کچھ گناہ نہ سمجھا ف اگرچہ عورتوں
میں عدل کرنا فرض ہے مگر جب عورت اپنا حق آپ چھوڑ دے پر راضی ہو جاوے تو مرد پر کچھ گناہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سودہ کی باری میں انکی رضامندی
سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاس رہا کرتے تھے **کتاب الطلاق** کتاب طلاق کے بیان میں بسم اللہ الرحمن الرحیم **ما جاء
فی البتۃ** طلاق بتہ یعنے تین طلاق کے بیان میں عن مالک انہ بلغہ ان رجلا قال لابن عباس انی طلقت امرأتی مائۃ
تطلیقۃ فماذا تری علی فقال لہ ابن عباس طلقت منک بثلاث وسبع وتسعون اتخذت بہا آیات اللہ ھزوا ترجمہ ایک شخص نے
کہا ابن عباس سے کہ میں نے اپنی عورت کو سو طلاق دی ابن عباس نے جواب دیا کہ وہ تین طلاق میں تجھ سے بائن ہو گئی اور ستانوے طلاق سے تو نے ٹھٹھا کیا
اللہ کی آیتوں سے ف یعنی تین طلاق کافی تھی سو طلاق کی کیا حاجت عن مالک انہ بلغہ ان رجلا جاء الی عبد اللہ بن مسعود
فقال انی طلقت امرأتی بمائتی تطلیقات فقال ابن مسعود فماذا قیل لک قال قیل لی انہا قد بانت منی فقال ابن مسعود
صدقوا من طلق کما امرہ اللہ فقد بین اللہ لہ ومن لبس علی نفسہ لبسا جعلنا لبسہ بہ لا تلبسوا علی انفسکم
ونتحملہ عنکم ھو کما یقولون ترجمہ ایک شخص عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنی عورت کو دو سو طلاق دی ابن مسعود نے کہا لوگوں
نے تجھ سے کیا کہا وہ بولا مجھ سے یہ کہا کہ عورت تیری تجھ سے بائن ہو گئی ابن مسعود نے کہا سچ ہے جو شخص طلاق دیگا اللہ کے حکم کے موافق تو اللہ نے اسکی صورت
بیان کر دی اور جو گڑبڑ کریگا اسکی بلا اسکے سر لگا دینگے مت گڑبڑ کرو تاکہ ہمکو مصیبت اٹھانا پڑے وہ لوگ سچ کہتے ہیں عورت تیری تجھ سے جدا ہو گئی
ف سنت یہ ہے کہ اول تو تین طلاق ہی نہ دے ایک طلاق دیدے جب عدت گذر جاویگی تو وہ عورت خود بخود بائن ہو جاویگی اور اگر دے تو ہر طہر میں تین طلاق
دیا کرے مگر ہر طہر میں وطی نہ کرے جب تین طہر گذر جاوینگے تو تین طلاق پوری ہو جاوینگی عن ابی بکر بن ابی حزم ان عمر بن عبد العزیز قال البتۃ
ما یقول الناس فیہا قال ابو بکر فقلت لہ کان ابان بن عثمان یجعلہا واحدۃ فقال عمر بن عبد العزیز لو کان الطلاق الفا
ما ابقت البتۃ منہا شیئا من قال البتۃ فقد رمی الغایۃ القصوی ترجمہ ابی بکر بن ابی حزم سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے
کہا طلاق بتہ میں لوگ کیا کہتے ہیں ابو بکر نے کہا کہ ابان بن عثمان اسکو ایک طلاق سمجھتے تھے عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ اگر طلاق ہزار تک درست ہوتی
تو بتہ اس میں سے کچھ باقی نہ رکھتا جس نے بتہ کہا وہ انتہی کو پہنچ گیا ف بتہ کہتے ہیں کاٹ دینے کو یعنی اگر کوئی اپنی عورت سے کہے انت طالق بتۃ یا انت
بتۃ تو اس میں صحابہ کا اختلاف ہے حضرت عمر کے نزدیک ایک طلاق پڑیگی حضرت علی کے نزدیک تین پڑینگی امام مالک کا یہی مذہب ہے سفیان ثوری اور اہل
کوفہ کے نزدیک جیسی نیت ہوگی واقع ہوگی مگر بائن پڑیگی شافعی کے نزدیک رجعی ہوگی عن ابن شہاب ان مروان بن الحکم کان یقضی فی الذی
یطلق امرأتہ البتۃ انہا ثلاث تطلیقات ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ مروان طلاق بتہ میں تین طلاق کا حکم کرتا تھا ف مروان
کا یہ حکم مدینہ منورہ میں علماء کے سامنے ہوتا تھا اس سے یہ حجت ہوا کہا مالک نے یہ روایت مجھے بہت پسند ہے **ما جاء فی الخلیۃ والبریۃ و**
[illegible]

جن میں طلاق کی تصریح نہیں حدثنی عن مالک انہ بلغہ انہ کتب الی عمر بن الخطاب من العراق ان رجلا قال لامرأتہ حبلک علی
غاربک فکتب عمر بن الخطاب الی عاملہ ان مرہ ان یوافینی بمکۃ فی الموسم فبینما عمر یطوف بالبیت اذ لقیہ الرجل
فسلم علیہ فقال عمر من انت فقال انا الرجل الذی امرت ان اجلب علیک فقال عمر اسألک برب ہذا البیت ما
اردت بقولک حبلک علی غاربک فقال الرجل یا امیر المؤمنین لو استحلفتنی فی غیر ہذا الموضع ما صدقتک
اردت بذلک الفراق فقال عمر بن الخطاب ہو ما اردت ترجمہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس عراق سے لکھا ہوا آیا کہ ایک شخص نے
اپنی عورت سے کہا حبلک علی غاربک یعنی تیری رسی تیری گردن پر ہے مطلب اسکا یہ ہے کہ تو خود مختار ہے حضرت عمر بن خطاب نے
جواب میں لکھا اس شخص سے کہدینا کہ حج کے موسم میں مکہ میں مجھ سے ملے حضرت عمر طواف کر رہے تھے کہ ایک شخص ملا اور سلام کیا پوچھا تو کون ہے
بولا میں وہی شخص ہوں جسکو تمنے حکم کیا تھا کہ مکہ میں ملو حضرت عمر نے کہا قسم ہے تجھکو رب اس گھر کی حبلک علی غاربک سے تیری مراد کیا تھی
بولا اے امیر المؤمنین اگر تم مجھکو کسی اور جگہ میں قسم دیتے تو میں سچ نہ کہتا اب سچ کہتا ہوں میری نیت جدا کرنے کی تھی حضرت عمر نے فرمایا جیسی تیری نیت
ویسا ہی ہوا ف امام مالک کے نزدیک تین طلاق پڑجاوینگی حدثنی عن مالک انہ بلغہ ان علی بن ابی طالب کان یقول فی الرجل یقول
لامرأتہ انت علی حرام انہا ثلاث تطلیقات ترجمہ حضرت علی کہتے تھے جو شخص اپنی عورت سے کہے تو مجھ پر حرام ہے تو تین طلاق پڑجاوینگی
کہا مالک نے یہ روایت بہت اچھی ہے میرے نزدیک حدثنی عن مالک عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول فی الخلیۃ والبریۃ انہا ثلاث تطلیقات
کل واحدۃ منہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کہ خلیہ اور بریہ ہر ایک میں تین طلاق پڑجاوینگی حدثنی عن مالک عن القاسم بن محمد ان رجلا کانت تحتہ
ولیدۃ لقوم فقال لاہلہا شأنکم بہا فرأی الناس انہا تطلیقۃ واحدۃ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص کے نکاح
میں ایک لونڈی تھی اسنے لونڈی کے مالکوں سے کہدیا تم جانو تمہارا کام جانے لوگوں نے اسکو ایک طلاق سمجھا حدثنی عن مالک انہ سمع ابن شہاب یقول
فی الرجل یقول لامرأتہ برئت منی وبرئت منک انہا ثلاث تطلیقات بمنزلۃ البتۃ ترجمہ ابن شہاب کہتے تھے اگر مرد عورت
سے کہے میں تجھ سے بری ہوا اور تو مجھ سے بری ہوئی تو تین پڑینگی مثل بتہ کی کہا مالک نے اگر کوئی شخص کہے اپنی عورت کو تو خلیہ ہے یا بریہ ہے یا بائنہ ہے تو تین
طلاق پڑینگی اگر اس عورت سے صحبت کر چکا ہو اور جو صحبت نہیں کی تو اسکی نیت کے موافق پڑیگی اگر اسنے کہا میں نے ایک کی نیت کی تھی تو حلف
لیکر اسکو سچا سمجھینگے مگر وہ عورت ایک ہی طلاق میں بائن ہوجاویگی اب صحبت نہیں کر سکتا البتہ نکاح نئے سرے سے کر سکتا ہے کیونکہ جس عورت سے
صحبت نہ کی ہو وہ ایک ہی طلاق میں بائن ہوجاتی ہے اور جس سے صحبت کر چکا ہو وہ تین طلاق میں بائن ہوتی ہے کہا مالک نے یہ روایت مجھے بہت
پسند ہے ما یبین من التملیک جس تملیک سے طلاق بائن پڑتی ہے اسکا بیان حدثنی عن مالک انہ بلغہ ان
رجلا جاء الی عبد اللہ بن عمر فقال یا ابا عبد الرحمن انی قد جعلت امر امرأتی فی یدہا فطلقت نفسہا
فماذا تری فقال ابن عمر اراہ کما قالت فقال الرجل لا تفعل یا ابا عبد الرحمن فقال ابن عمر انا افعل انت
فعلتہ ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ ایک شخص عبد اللہ بن عمر پاس آیا اور بولا کہ میں نے اپنی عورت کو اختیار دیا تھا طلاق کا اسنے
اپنے تئیں طلاق دی لی اب کیا کہتے ہو ابن عمر نے کہا کہ طلاق پڑ گئی وہ شخص بولا ایسا تو مت کرو ابن عمر نے کہا میں نے کیا تو نے آپ کیا

آپ کیا عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يقول اذا ملك الرجل امرأته امرها فالقضاء ما قضت الا ان ينكر
عليها فيقول لم ارد الا واحدة فيحلف على ذلك ويكون املك بها ما كانت في عدتها ترجمہ نافع سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جب مرد اپنی عورت کو مالک کر دے طلاق کا تو جو طلاق عورت چاہے اپنے اوپر ڈال لیوے
مگر جب خاوند انکار کرے لو کہے میں نے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا اور حلف کرے تو مستحق ہوگا اس عورت کا جب
تک وہ عدت میں ہے ما يجب فيه تطليقة واحدة من التمليك جس تملیک سے ایک طلاق
پڑتا ہے اسکا بیان عن خارجة بن زيد بن ثابت انه اخبره انه كان جالسا عند زيد بن ثابت فاتاه
محمد بن ابي عتيق وعيناه تدمعان فقال له زيد ما شأنك فقال ملكت امرأتي امرها ففارقتني
فقال له زيد ما حملك على ذلك فقال القدر فقال له زيد ارتجعها ان شئت فانما هي واحدة
وانت املك بها ترجمہ خارجہ بن زید سے روایت ہے وہ اپنے باپ زید بن ثابت پاس بیٹھے تھے اتنے میں محمد بن ابی
عتیق روتے ہوئے آئے زید نے پوچھا کیوں اونہوں نے کہا میں نے اپنی عورت کو طلاق کا اختیار دیا تھا
اوس نے مجھے چھوڑ دیا زید نے کہا تو نے کیوں اختیار دیا اونہوں نے کہا تقدیر میں یونہی تھا زید نے کہا اگر تو
چاہے تو رجعت کرے کیونکہ ایک طلاق پڑی ہے ابھی تو اسکا مالک ہے عن القاسم بن محمد ان
رجلا من ثقيف ملك امرأته امرها فقالت انت الطلاق فسكت ثم قالت انت الطلاق فقال
بفيك الحجر ثم قالت انت الطلاق فقال بفيك
الحجر فاختصما الى مروان بن الحكم فاستحلفه ما ملكها الا واحدة وردها اليه ترجمہ
قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص ثقفی نے اپنی عورت کو طلاق کا اختیار دیا اوس نے اپنے تئیں ایک طلاق
دی یہ چپ ہو رہا پھر اوس نے دوسری طلاق دی اوس نے کہا تیرے منہ میں پتھر پھر اوس نے تیسری طلاق دی اس نے کہا تیرے
منہ میں پتھر پھر دونوں لڑتے ہوئے مروان پاس آئے مروان نے مرد سے قسم لی اسبات کی کہ میں نے ایک طلاق کا اختیار
دیا تھا بعد اسکے وہ عورت اسکے حوالے کر دی کہا مالک نے عبد الرحمن کہتے تھے کہ قاسم بن محمد اس فیصلہ کو
پسند کرتے تھے اور مجھے بھی بہت پسند ہے ما لا يبين من التمليك جس تملیک سے طلاق بائن نہیں پڑتی
اسکا بیان عن عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها انها خطبت على عبد الرحمن ابن ابي بكر
قريبة بنت ابي امية فزوجوه ثم انهم عتبوا على عبد الرحمن وقالوا ما زوجنا الا عائشة
فارسلت عائشة الى عبد الرحمن فذكرت ذلك له فجعل امر قريبة بيدها فاختارت زوجها
فلم يكن ذلك طلاقا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے اونہوں نے اپنے بھائی عبد الرحمن کا پیام بھیجا قریبہ بنت ابی
امیہ پاس انکے لوگوں نے نکاح کر دیا انکا عبد الرحمن کے ساتھ بعد اوسکے لڑائی ہوئی اون لوگوں نے

کہا نکاح حضرت عائشہ نے کروایا حضرت عائشہ نے عبد الرحمان کو کہا عبد الرحمن نے قریبہ کو اختیار دیدیا قریبہ نے
اپنے خاوند کو اختیار کیا اوسکو طلاق نہ سمجھا **ف** جب عورت کو اختیار دیا جاوے طلاق کا اور وہ اپنے تئین
طلاق نہ دے بلکہ خاوند کو اختیار کرے تو طلاق نہ پڑیگی **عَنِ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ
بِالشَّامِ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَمِثْلِي يُصْنَعُ بِهِ هٰذَا وَمِثْلِي يُفْتَاتُ عَلَيْهِ فَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ الْمُنْذِرَ
بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ الْمُنْذِرُ فَاِنَّ ذٰلِكَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا كُنْتُ لِاَرُدَّ اَمْرًا قَضَيْتِيهِ
فَقَرَّتْ حَفْصَةُ عِنْدَ الْمُنْذِرِ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے
نکاح کیا حفصہ بنت عبد الرحمن کا (اپنے بھتیجی کا) منذر بن زبیر سے اور عبد الرحمن لڑکی کی باپ شام کو گئے
ہوئے تھے جب عبد الرحمان آئے تو اونہون نے کہا کیا مجھی سے ایسا کرنا تھا اور میرے اوپر جلدی
کرنا تھا **ف** یعنے عبد الرحمان اس بات سے ناراض ہوئے کہ انکی بیٹی کا نکاح انکی غیبت مین کر دیا
ف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے منذر بن زبیر سے بیان کیا منذر نے کہا عبد الرحمن کو
اختیار ہے عبد الرحمان نے کہا حضرت عائشہ سے جس کام کو تم کر چکین اوسکو مین توڑنے والا نہین
پھر رہین حفصہ منذر کے پاس اور اس اختیار کو طلاق نہ سمجھا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ عُمَرَ وَاَبَا هُرَيْرَةَ سُئِلَا عَنِ الرَّجُلِ يُمَلِّكُ امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا فَتَرُدُّ ذٰلِكَ اِلَيْهِ وَلَا تَقْضِي فِيهِ
شَيْئًا فَقَالَا لَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ سے سوال ہوا
ایک شخص مالک کردے اپنی عورت کو طلاق کا مگر عورت اوسکو قبول نہ کرے نہ اپنے تئین طلاق
دے اونہون نے کہا طلاق نہ پڑے گی **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ
امْرَاَتَهُ اَمْرَهَا فَلَمْ تُفَارِقْهُ وَقَرَّتْ عِنْدَهُ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا جب مرد
اپنی عورت کو طلاق کا مالک کر دے مگر عورت خاوند سے جدا ہونا قبول نہ کرے اوسی کے پاس رہنا
چاہے تو طلاق نہ ہو گی کہا مالک نے جس مجلس مین خاوند عورت کو طلاق کا اختیار دے اوسی مجلس مین عورت
کو اختیار ہوگا اگر وہ مجلس برخاست ہوئی اور عورت نے طلاق نہ لی تو پھر اختیار نہ رہے گا **اَلْاِيْلَاءُ**
ایلا کا بیان **ف** خاوند اگر قسم کہاوے کہ مین عورت سے صحبت نکرونگا اوسکو ایلا کہتے ہین **عَنْ**
عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اِذَا اٰلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ طَلَاقٌ وَاِنْ مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ
الْاَشْهُرِ حَتّٰى يُوْقَفَ فَاِمَّا اَنْ يُطَلِّقَ وَاِمَّا اَنْ يَفِيْءَ **ترجمہ** حضرت علی فرماتے تھے جب مرد اپنی عورت سے
ایلا کرے تو عورت پر طلاق نہ پڑے گی اگرچہ چار مہینے گذر جاوین جب تک مقدمہ حاکم کے سامنے پیش

ف ایلا کا بیان

نہو اور خاوند مجبور کیا جاوے یا طلاق دے یا جماع کرے **ف** جماع کرنے سے ایلا ٹوٹ جاوے گا اور کفارہ قسم کا لازم آوے گا۔ اہل کوفہ کے نزدیک جب چار مہینے تک بعد ایلا کے صحبت نکرے گا تو خود بخود طلاق پڑجاوے گی کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ اٰلٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ فَاِنَّهٗ اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ وُقِفَ حَتّٰى يُطَلِّقَ اَوْ يَفِيْءَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ طَلَاقٌ اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ حَتّٰى يُوْقَفَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص ایلا کرے اپنی عورت سے جب چار مہینے گذر جاویں تو خاوند کو حاکم کے سامنے مجبور کریں طلاق دے یا رجوع کرے (ایلا سے پھر جاوے اور صحبت کرے) اور بغیر طلاق دیے چار مہینے گذر جانے سے عورت پر طلاق نہ پڑے گی **عن** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الرَّجُلِ يُوْلِيْ مِنِ امْرَاَتِهٖ اَنَّهَا اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَلِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب اور ابو بکر بن عبد الرحمن کہتے تھے جو شخص ایلا کرے اپنی عورت سے تو جب چار مہینے گذر جاویں ایک طلاق پڑجاویگی مگر خاوند کو اختیار ہے کہ جب تک عورت عدہ میں ہے رجعت کرے **عن** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَانَ يَقْضِيْ فِي الرَّجُلِ اِذَا اٰلٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ اَنَّهَا اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَلَهٗ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ مَا دَامَتْ فِي عِدَّتِهَا ترجمہ مالک کو پہونچا کہ مروان بن حکم حکم کرتے تھے جب کوئی شخص اپنی عورت سے ایلا کرے اور چار مہینے گذر جاویں تو ایک طلاق پڑجاویگی مگر خاوند کو اختیار رہے گا کہ جب تک عورت عدہ میں ہے رجعت کرے کہا مالک نے ابن شہاب کی رائے یہی تھی کہا مالک نے جو شخص اپنی عورت سے ایلا کرے پھر مجبور کیا جاوے چار مہینے گذرنے پر اور طلاق دیوے پھر زبان سے رجعت کرلے تو اگر عدت گذرنے تک اوس نے جماع نہیں کیا رجعت صحیح نہ ہوگی مگر جس صورت میں بیمار ہو یا قید ہو یا اور کوئی عذر ہو تو زبان سے رجعت صحیح ہو جاوے گی اگر عدہ گذر گئی بعد عدت کے اوس نے پھر نیا نکاح کیا پھر چار مہینے تک صحبت نہ کی تو دوبارہ مجبور کیا جاوے گا اگر ایلا سے رجوع نہ کیا تو طلاق پڑجاویگی اب نہ خاوند رجعت کرسکتا ہے نہ عورت پر عدہ ہوگی کیونکہ یہ طلاق قبل دخول کے ہوئی کہا مالک نے جو شخص ایلا کرے اپنی عورت سے پھر مجبور کیا جاوے چار مہینے کے بعد تو طلاق دیوے پھر رجعت کرے اور جماع نکرے چار مہینے تک تو عدت گذرنے سے پیشتر اوسپر جبر نہ کیا جاویگا نہ طلاق پڑے گی۔ اگر عدت گذرنے سے پہلے اوس سے جماع کرلے تو عورت اوسی کے رہیگی اور جو جماع سے پہلے عدت گذر جاوے تو خاوند کو کچھ اختیار عورت پر نہ رہیگا کہا مالک نے یہ بہت اچھا سنا میں نے اس باب میں کہا مالک نے جو شخص ایلا کرے اپنی عورت سے پھر طلاق دیدے اور طلاق

کی عدت گذرنے سے پہلے چار مہینے پورے ہوجاوین تو اگر خاوند ایلا سے رجوع نکرے دو طلاق پڑینگی البتہ اگر عدہ طلاق کی چار مہینے پورے ہونے سے پہلے گذر جاوے تو ایلا لغو ہوجاوے گا کیونکہ جبدن ایلا کی مدت گذری اوس روز وہ عورت اوسکی زوجہ نہ رہی کہا مالک نے جو شخص حلف کرے اپنی عورت سی صحبت نہ کرون گا ایک دن یا ایک مہینے تک پہر ٹہیرا رہے چار مہینے یا زیادہ تک تو یہ ایلا نہ ہوگا ایلا یہ ہے کہ چار مہینے سے زیادہ صحبت نہ کرنے پر قسم کہاوے اور جو چار مہینے یا کم پر قسم کہاوے تو ایلا نہ ہوگا کیونکہ جب مجبور کیے جانے کے دن آوین گے اوسوقت قسم کا حکم ہی نہ ہوگا کہا مالک نے جو شخص قسم کہاوے کہ مین اپنی عورت سی جب تک بچے کو دودہ پلاتی ہے جماع نہ کرون گا تو یہ ایلا نہ ہوگا **ف** اور شافعی کے نزدیک اگر چار مہینے یا زیادہ کی مدت دودہ چہوٹنے مین باقی ہے تو ایلا ہوجاویگا کہا مالک نے حضرت علی نے بہی ہسکو ایلا نہ سمجہا **اِیلَاءُ الْعَبْدِ** غلام کے ایلا کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اِبْنَ شِهَابٍ عَنْ اِيْلَاءِ الْعَبْدِ فَقَالَ هُوَ نَحْوُ اِيْلَاءِ الْحُرِّ وَهُوَ عَلَيْهِ وَاجِبٌ وَاِيْلَاءُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ **ترجمہ** امام مالک نے ابن شہاب سے پوچہا غلام کی ایلا کا حال ابن شہاب نے کہا مثل آزاد شخص کے غلام کا بہی ایلا ہے مگر غلام کی ایلا کی مدت دو مہینے ہین **ظِهَارُ الْحُرِّ** آزاد کے ظہار کا بیان **ف** اپنی بی بی کو محرم عورت کی کسی عضو سے تشبیہ دینے کو ظہار کہتے ہین جیسے کوئی اپنی بی بی سے کہے تو میرے اوپر ایسی ہے جیسے میری مان کا پیٹ یا پیٹہ **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَةً اِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اِنَّ رَجُلًا جَعَلَ امْرَاَةً عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ اِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا فَاَمَرَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض اِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا اَنْ لَّا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ كَفَّارَةَ الْمُتَظَاهِرِ **ترجمہ** سعید بن عمر نے پوچہا قاسم بن محمد سے اگر کوئی شخص کسی عورت سی کہے اگر مین تجہہ سی نکاح کرون تو تجہہ کو طلاق ہے قاسم بن محمد نے کہا کہ ایک شخص نے حضرت عمر کے زمانے مین ایک عورت کی نسبت یہ کہا تہا اگر مین اوس سے نکاح کرون وہ مجہہ پر ایسی ہے جیسے میری مان کی پیٹہ حضرت عمر نے حکم دیا کہ اگر وہ شخص اس عورت سی نکاح کرے تو جماع نہ کرے جب تک کفارہ ظہار کا نہ دیوے **ف** قاسم بن محمد نے طلاق معلق کو ظہار معلق پر قیاس کیا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ تَظَاهَرَ مِنِ امْرَاَةٍ قَبْلَ اَنْ يَّنْكِحَهَا فَقَالَا اِنْ نَكَحَهَا فَلَا يَمَسَّهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ كَفَّارَةَ الْمُتَظَاهِرِ **ترجمہ** مالک کو پہونچا کہ ایک شخص نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے پوچہا اگر کوئی شخص ظہار کرے کسی عورت سے قبل نکاح کے دونون نے کہا کہ اگر وہ شخص اس عورت سی نکاح کرے تو جماع نکرے جبتک کفارہ ظہار کا ادا نہ کرے **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ رَجُلٍ تَظَاهَرَ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ لَهٗ بِكَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ اِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهِ

غلام کے ایلا کا بیان

ظہار آزاد کا بیان

اِلَّا کَفَّارَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ترجمہ عروہ بن زبیر نے کہا جو شخص ظہار کرے چار عورتون سے ایک ہی دفعہ تو اوسپر ایک
کفارہ لازم آوے گا عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِثْلَ ذٰلِکَ ترجمہ ربیعہ بن عبد الرحمن نے بھی ایسا
ہی کہا کہا مالک نے میرے نزدیک بھی ایسا ہی حکم ہے کہا مالک نے فرمایا اللہ تعالے نے ظہار کے کفارہ مین
جو لوگ ظہار کرتے ہین تم مین سے اپنی عورتون سے انکو ایک بردہ آزاد کرنا پڑے گا قبل جماع کے اگر وہ
نملے تو دو مہینے پے در پے روزے رکھنا ہونگے قبل جماع کے اگر اوسکی بھی طاقت نہو تو ساٹھ مسکینون
کو کھانا کھلانا پڑے گا کہا مالک نے جو شخص ظہار کرے اپنی عورت سے کئی مرتبہ کئی مجلسون مین اوسپر ایک
کفارہ لازم آوے گا البتہ اگر ایک مرتبہ ظہار کر کر کفارہ دیدیا پھر دوبارہ ظہار کیا تو پھر کفارہ لازم ہوگا
کہا مالک نے اگر کسی شخص نے ظہار کیا پھر کفارہ سے پہلے عورت سے جماع کیا تو اوسپر ایک ہی کفارہ لازم
آویگا اب جبتک کفارہ ندے عورت سے علیحدہ رہے اور خدا سے استغفار کرے کہا مالک نے یہی میں اچھا سنا
کہا مالک نے ظہار مین محرم رضاعی یا محرم نسبی سے تشبیہ سے دونون برابر ہین کہا مالک نے عورتون
پر ظہار کا کفارہ نہین ہے کہا مالک نے یہہ جو اللہ نے فرمایا جو لوگ ظہار کرتے ہین اپنی عورتون سے پھر لوٹ
کر وہی بات کرتے ہین اوسکا مطلب یہہ ہے کہ بعد ظہار کے پھر عورت کو رکھنا اور اس سے صحبت کرنا چاہتے
ہین تو اوپر کفارہ اللہ نے واجب کیا اور جو بعد ظہار کے عورت کو طلاق دیدے اور نہ رکھے تو کچھ کفارہ
نہین اگر بعد طلاق کے پھر اوس سے نکاح کیا تو صحبت نکرے جبتک ظہار کا کفارہ نہ دے کہا مالک نے
جو شخص اپنی لونڈی سے ظہار کرے پھر اوس سے صحبت کرنا چاہے تو درست نہین جب تک کفارہ ندے کہا
مالک نے ظہار سے ایلا نہین ہوتا البتہ جب ظہار سے یہ نیت ہو کہ کفارہ نہ دینگے اور عورت کو ضرر پہونچاوینگے
تو ایلا ہو جاوے گا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْاَلُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ
قَالَ لِامْرَاَتِهٖ كُلُّ امْرَاَةٍ اَنْكِحُهَا عَلَيْكِ مَا عِشْتِ فَهِيَ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
يُجْزِئُهٗ مِنْ ذٰلِكَ عِتْقُ رَقَبَةٍ ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عروہ بن زبیر سے پوچھا
اگر کوئی شخص اپنی عورت سے کہے جب تک تو جیے گی اگر مین دوسری عورت سے نکاح کرون تو وہ میرے پر ایسی
ہے جیسے میری مان کی پیٹھ عروہ نے جواب دیا کہ اوس شخص کو ایک بردہ آزاد کرنا کافی ہے ظِهَارُ
الْعَبْدِ غلام کی ظہار کا بیان عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ قَالَ
نَحْوُ ظِهَارِ الْحُرِّ ترجمہ امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا غلام کے ظہار کا حال اونہون نے کہا مثل
آزاد کے ہے کہا مالک نے مطلب یہہ ہے کہ غلام پر بھی کفارہ لازم آتا ہے جیسے آزاد پر کہا مالک نے
غلام بھی ظہار مین دو مہینے روزے رکھے ف یعنے سزا مین غلام اور آزاد دونون برابر ہین اور

غلام ہے وہ آزاد نہیں کرسکتا البتہ اگر مولی اجازت دے تو کہ ما نا کہلا سکتا ہے کہا مالک نے غلام کے ظہار میں ایلا شریک نہ ہوگا کیونکہ غلام جب دو مہینے روزے رکھے گا ایلا کی طلاق پہلے ہی پڑجاوے گی **ماجاء فی الخیار** آزادی کے وقت اختیار ہونیکا بیان **عن** عائشۃ ام المومنین انھا قالت کانت فی بریرۃ ثلاث سنن فکانت احدی السنن الثلاث انھا اعتقت فخیرت فی زوجھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولاء لمن اعتق ودخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والبرمۃ تفور بلحم فقرب الیہ خبز وادم من ادم البیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم ار برمۃ فیھا لحم فقالوا بلی یا رسول اللہ ولکن ذلک لحم تصدق بہ علی بریرۃ وانت لا تاکل الصدقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو علیھا صدقۃ وھو لنا منھا ھدیۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بریرہ کے سبب سے تین باتیں شرع کی معلوم ہوئیں ایک یہ کہ بریرہ جب آزاد ہوئی اوسکو اختیار ہوا اگر چاہے اپنے خاوند کو چھوڑ دے **ف** جب لونڈی آزاد ہوجاوے اور خاوند اوسکا غلام ہو تو لونڈی کو اختیار ہوتا ہے اگر چاہے نکاح اپنا فسخ کرڈالے مالک اور احمد اور اسحاق اور شافعی کے نزدیک یہی حکم ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر خاوند اوسکا آزاد ہو جب بھی لونڈی کو اختیار ہوتا ہے جسوقت بریرہ آزاد ہوئی اسکا خاوند آزاد تھا یا غلام اسمین بڑا اختلاف ہے **ف** دوسرے یہ کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو آپنے فرمایا کہ ولاء اسکو ملیگی جو آزاد کرے **ف** حضرت عائشہ نے بریرہ کو خرید کر آزاد کردینا چاہا تو اوسکے لوگون نے یہ شرط لگائی کہ ولاء ہمکو ملے آنحضرت نے فرمایا حضرت عائشہ سے کہ تم یہ شرط قبول کرلو ولاء اوسیکو ملیگی جو آزاد کرے **ف** تیسرے یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بریرہ پاس اور ہانڈی گوشت کی چڑہی ہوئی تھی بریرہ نے آنحضرت کے سامنے روٹی اور سالن پیش کیا آپنے فرمایا وہ ہانڈی چڑہی ہوئی ہے گوشت کی لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ گوشت صدقہ کا ہے اور آپ صدقہ نہین کہاتے آپنے فرمایا کہ صدقہ ہے بریرہ پر اور ہدیہ ہے ہمارے واسطے بریرہ کیطرف سے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز مسکین کو صدقہ مین ملے اگر وہ ہدیہ کے طور سے غنی کو دے تو غنی کو استعمال اوسکا درست ہے **عن** عبد اللہ بن عمر انہ کان یقول فی الامۃ تکون تحت العبد فتعتق ان لھا الخیار ما لم یمسھا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کہ لونڈی اگر غلام کے نکاح مین ہو پھر آزاد ہوجاوے تو اوسکو اختیار ہوگا جب تک بعد آزادی کے اوسکا شوہر اوس سے جماع نہ کرے کہا مالک نے اگر خاوند نے بعد آزادی کے اوس سے جماع کیا اور لونڈی نے یہ کہا کہ مجھکو یہ مسئلہ اختیار کا معلوم نہین تھا تو یہ عذر اوسکا مسموع نہ ہوگا اور اوسکو اختیار نہ رہیگا **عن** عروۃ بن الزبیر ان مولاۃ لبنی عدی یقال لھا زبراء اخبرتہ انھا کانت تحت عبد وھی امۃ

يونس فعتقت قالت فارسلت اليّ حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فدعتني فقالت اني مخبرتك
خبرا ولا احب ان تصنعي شيئا ان امرك بيدك ما لم يمسسك زوجك فان مسك فليس لك من
الامر شيء قالت فقلت هو الطلاق ثم الطلاق ثم الطلاق ففارقته ثلثا ترجمہ عروہ بن زبیر سے
روایت ہے ایک لونڈی بنی عدی کی جسکا نام زبرا تھا ایک غلام کے نکاح میں تھی وہ آزاد ہو گئی حضرت حفصہ
نے اسکو بلایا اور کہا میں تجھسے ایک بات کہتی ہوں مگر یہ نہیں چاہتی کہ تو کچھ کر بیٹھے تجھے اختیار ہے جب
تک تیرا خاوند تجھ سے جماع نکرے اگر جماع کرے گا پھر تجھے اختیار نہ رہیگا زبرا بول اٹھی اگر ایسا ہی تو طلاق ہے
پھر طلاق ہے پھر طلاق ہے جدا ہو گئی اپنے خاوند سے تین بار کہکر عن مالك انه بلغه عن سعيد بن
المسيب انه قال ايما رجل تزوج امراة وبه جنون او ضرر فانها تخير فان شاءت قرت وان
شاءت فارقت ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ سعید بن المسیب نے کہا جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور خاوند کو
جنون ہو یا اور کوئی مرض جیسے جذام یا برص نکلے تو عورت کو اختیار ہے خواہ مرد کے پاس رہے یا جدا ہو جاوے
کہا مالک نے جو لونڈی غلام کے نکاح میں آوے پھر آزاد ہو جاوے قبل صحبت کے اور خاوند سے جدا ہونا اختیار
کرے تو اسکو مہر نہ ملیگا ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہا مالک نے ابن شہاب کہتے تھے جب مرد اپنی عورت کو اختیار
دے اور عورت خاوند کو اختیار کرے تو طلاق نہ پڑیگی کہا مالک نے میں نے یہ اچھا سنا کہا مالک نے جب مرد
عورت کو اختیار دیوے اور عورت اپنے تئیں اختیار کرے (یعنے خاوند سے جدائی چاہے) تو تین طلاق پڑ جاویگی
اگر خاوند کہے میں نے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو یہ نہ سنا جاویگا کہا مالک نے اگر خاوند نے بی بی کو طلاق کا اختیار
دیا عورت نے کہا میں نے ایک طلاق قبول کی خاوند نے کہا میری غرض یہ نہ تھی میں نے تجھے تین طلاق کا اختیار
دیا تھا مگر عورت ایک ہی طلاق کو قبول کرے زیادہ نہ لیوے تو وہ خاوند سے جدا نہ ہو گی ما جاء في الخلع
خلع کا بیان عن حبيبة بنت سهل الانصاري انها كانت تحت ثابت بن قيس بن شماس
وان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خرج الى الصبح فوجد حبيبة بنت سهل عند بابه في
الغلس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذه فقالت انا حبيبة بنت سهل يا رسول الله
قال ما شانك قالت لا انا ولا ثابت بن قيس لزوجها فلما جاء زوجها ثابت بن قيس قال له رسول
الله صلى الله عليه وسلم هذه حبيبة بنت سهل قد ذكرت ما شاء الله ان تذكر فقالت حبيبة
يا رسول الله كل ما اعطاني عندي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لثابت خذ منها فاخذ
منها وجلست في اهلها ترجمہ حبیبہ بنت سہل ثابت بن قیس کے نکاح میں تھیں ایک روز رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اندھیرے منہ فجر کی نماز کو نکلے حبیبہ کو دروازہ پر پایا پوچھا کون ہے بولی میں حبیبہ ہوں بنت سہل یا

رسول اللہ آپنے فرمایا کیون کیا ہے بولے یا مین نہین یا ثابت بن قیس نہین جب ثابت بن قیس آئے آپنے اون سے
کہا یہ حبیبہ بنت سہل نے جو کچھ اللہ کو منظور تہا مجھسے کہا **ف** جو کچھ شکائتین حبیبہ نے آپ کے سامنے کی تہین آپنے
انکے خاوند کے سامنے سب بیان کرنا مناسب نجانا صرف مطلب پر اقتصار کیا **ت** حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ
ثابت نے جو کچھ مجھے دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے آپنے ثابت سے فرمایا تم اپنی چیز لے لو اونہون نے لے لی اور
حبیبہ اپنے میکے مین بیٹہ رہین **ف** یہ پہلا خلع تہا دین اسلام مین خلع اسی کو کہتے ہین کہ خاوند عورت سے
کچھ مال لیکر اوسکو چہوڑ دے **عن** مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا
بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ **ترجمہ** صفیہ بنت ابی عبید کی لونڈی نے خلع کیا اپنے خاوند سے
ساری مال کے بدلے مین تو عبد اللہ بن عمر نے اوسکو برا نہ جانا کہا مالک نے جو عورت مال دیکر اپنا پیچہا چہوڑاوے
پہر معلوم ہو کہ خاوند نے سراسر ظلم کیا تہا اور عورت کا کچھ قصور نہ تہا خاوند نے زور ڈالکر زبردستی سے اوسکا پیسا
مار لیا تو عورت پر طلاق پڑجاویگی اور مال اوسکا پہروا دیا جاوے گا مینے یہی سنا اور میرے نزدیک یہی حکم ہے
اگر عورت جتنا خاوند نے اوسکو دیا ہے اوس سے زیادہ دیکر اپنا پیچہا چہوڑاوے تو کچھ قباحت نہین **طلاق**
المختلعة خلع کی طلاق کا بیان **عن** نَافِعٍ أَنَّ رُبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ جَاءَتْ هِيَ وَعَمُّهَا إِلَى
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فِي زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُثْمَانَ بْنَ
عَفَّانَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ربیع بنت
معوذ بن عفرا اور انکی پہوپہی آئین عبد اللہ بن عمر پاس اور بیان کیا کہ اونہون نے خلع کیا تہا اپنے خاوند سے
حضرت عثمان کے زمانے مین جب یہ خبر حضرت عثمان کو پہونچی اونہون نے برا نہ جانا عبد اللہ بن عمر نے کہا جو
عورت خلع کرے اوسکی عدۃ مثل مطلقہ کی عدت کے ہے **عن** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَابْنَ شِهَابٍ كَانُوا يَقُولُونَ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ مِثْلُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ **ترجمہ**
سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار اور ابن شہاب کہتے تہے جو عورت خلع کرے وہ تین طہر تک عدت کرے
جیسے مطلقہ عدت کرتی ہے کہا مالک نے جو عورت مال دیکر اپنا پیچہا چہوڑاوے تو پہر اپنے خاوند سے مل نہین
سکتی مگر نیا نکاح کر کے **ف** کیونکہ خلع کی طلاق بائن ہوتی ہے جسکے بعد رجعت نہین ہوسکتی **ت** اگر
اوسنے نکاح کیا اوسی خاوند سے اور اوس نے چہوڑ دیا قبل جماع کے تو دوبارہ عدت نہ کرے بلکہ پہلے عدت
پوری کرے یہ مینے اچہا سنا کہا مالک نے جب عورت خاوند کو کچھ مال دے اس شرط پر کہ خاوند اوسکو طلاق
دیدے اور خاوند تین طلاق ایک ہی دفعہ اسکو دیدے تو تین طلاق پڑجاوینگی اور جو ایک طلاق دے کے
چپ ہو رہے پہر دوسری یا تیسری طلاق دے تو چپ ہوجانیکے بعد جو طلاق دے ہے لغو ہوجاوے گی

(مختلعہ کی طلاق کا بیان)

ف کیونکہ وہ پہلے طلاق سے باین ہو گئی اب دوسری تیسری طلاق کا محل نہ رہا **مَا جَاءَ فِي اللِّعَانِ**
لعان کا بیان **ف** خاوند اگر اپنی بی بی کو زنا کی تہمت کرے تو قاضی کے سامنے جورو اور خاوند دونوں سے
قسمیں لیکر تفریق کر دیتے ہین اسکو لعان کہتے ہین اور خاوند جورو کو متلاعنین **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
السَّاعِدِيِّ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهٗ يَا عَاصِمُ اَرَاَيْتَ رَجُلًا
وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهٖ جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْاَلَةَ الَّتِيْ سَاَلْتُهٗ عَنْهَا
فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْاَلَهٗ عَنْهَا فَاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ
النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا
وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَالِكٌ قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ بَعْدُ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ عویمر
عجلانی عاصم بن عدی پاس آئے اور پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو پاوے اگر اوسکو مار ڈالے
خود بھی مارا جاتا ہے پھر کیا کرے تم میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھو عاصم نے آنحضرت
سے پوچھا آپنے اس سوال کو ناپسند کیا اور برا کہا عاصم کو یہ امر نہایت وشوار ہوا جب لوٹ کر اپنے گھر میں آئے
عویمر نے آنکر پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا عاصم نے کہا تم سے مجھے بھلائی نہ پہونچی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو برا جانا عویمر نے کہا قسم خدا کی مین تو آنحضرت سے بغیر پوچھے نہ رہونگا پھر
عویمر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوگ سب جمع تھے اونہون نے پوچھا یا رسول اللہ اگر کوئی بیگانے
مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ پاوے اور اسکو مار ڈالے تو خود مارا جاتا ہے پھر کیا کرے آپنے فرمایا تمہارے
اور تمہاری بی بی کے حق مین اللہ کا حکم اوترا ہے تم اپنی بی بی کو لے آؤ سہل نے کہا دونون نے آنکر لعان
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور مین اسوقت موجود تھا جب لعان سے فارغ ہوے عویمر نے کہا
یا رسول اللہ اگر مین پھر اس عورت کو رکھون تو گویا مینے جھوٹ بولا یہ کہکر تین طلاق دیدیے بغیر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے کہے سو ابن شہاب نے کہا پہر یہی طریقہ متلاعنین کا جاری رہا **ف** ہرچند متلاعنین مین لعان کے بعد خود بخود تفریق کیجاتی ہے پہر کبہی مل نہین سکتی مگر عویمر نے غصہ مین آکر تین طلاق دے دی **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَاَتَہٗ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَانْتَفٰی مِنْ وَلَدِھَا فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَھُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَۃِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے لعان کیا اپنی عورت سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور اسکے لڑکے کو یہ کہا کہ میرا نہین ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تفریق کر دی اندونون مین اور لڑکے کو ماں کے حوالے کر دیا کہا مالک نے فرمایا اللہ تعالی نے اور جو لوگ کہ تہمت لگاتے ہین اپنی جورون کو اور کوئی گواہ نہ ہو انکے پاس سوا انکی خود کے تو ایسے کسی کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوے اللہ کے نام کی مقرر یہ شخص سچا ہے اور پانچوین یہ کہ اللہ کی پھٹکار ہو اس شخص پر اگر وہ ہو جہوٹا اور عورت سے ٹلتے ہی مارپین کہ گواہی دی چار گواہی اللہ کے نام کی مقرر وہ شخص جہوٹا ہے اور پانچوین یہ کہ اسکا غضب آوے اس عورت پر اگر وہ شخص سچا ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ متلاعنین پہر کبہی آپسمین نکاح نہین کر سکتے اور اگر خاوند بعد لعان کے اپنے تئین جہوٹلاوے تو اوسکے تئین حد قذف پڑیگی اور لڑکے کا نسب پہر اوس سے ملا دیا جاوے گا جب مرد اپنی عورت کو طلاق بائن دیوے پہر اوسکے حمل کو کہے کہ میرا نہین ہے تو لعان واجب ہوگا جس حالت مین وہ حمل اتنے دنون کا ہو کہ اسکا ہونا ممکن ہو ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور مینے ایسا ہی سنا کہا مالک نے جس شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دے دی اور وہ حاملہ تہی اور حمل کا اوسکو اقرار تہا بعد اوسکے اوسکو زنا کی تہمت لگائی تو حاوے پر حد قذف پڑیگی اور لعان اوسپر واجب نہوگا البتہ اگر بعد طلاق کے اوسکے حمل کا انکار کرے تو لعان واجب ہے مینے ایسا ہی سنا کہا مالک نے غلام بہی آزاد شخص کے مثل ہے لعان مین اور قذف مین مگر جو شخص لونڈی کو تہمت زنا کی لگائے تو اوسپر حد قذف لازم نہ ہوگی کہا مالک نے مسلمان لونڈی اور آزاد عورت یہودی یا نصرانی کو مسلمان آزاد مرد نکاح کرے اور اسکو تہمت زنا کی لگاوے تو اوسپر لعان واجب ہوگا ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہا مالک نے غلام جب نکاح کرے آزاد مسلمان عورت سے یا مسلمان لونڈی سے یا آزاد عورت نصرانی یا یہودی سے پہر اوسکو تہمت زنا کی لگا دے تو لعان واجب ہوگا کہا مالک نے جو شخص لعان کرے اپنی عورت سے پہر ایک یا دو گواہیون کے بعد اپنے تئین جہوٹلاوے تو حد قذف لگایا جاوے گا اور تفریق نہ ہوگی کہا مالک نے جو شخص اپنی عورت کو طلاق دے پہر تین مہینے کے بعد عورت کہے مین حاملہ ہون اور خاوند اوسکے حمل کا انکار کرے تو لعان واجب ہوگا کہا مالک نے جس لونڈی سے خاوند اسکا لعان کرے پہر اوسکو خرید لے تو اس سے وطی نہ کرے کیونکہ سنت جاری ہے کہ متلاعنین کبہی جمع نہین ہوتے کہا مالک

نے اگر خاوند لعان کرے اپنی عورت سے قبل صحبت کے تو عورت کو آدہا مہر ملیگا **مِيرَاثُ وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ**
جس عورت سے لعان کیا جاوے اوس عورت کے بچے کی میراث کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ
الزُّبَيْرِ كَانَ يَقُولُ فِي وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا أَنَّهُ إِذَا مَاتَ وَرِثَتْهُ أُمُّهُ حَقَّهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ وَ
إِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ حُقُوقَهُمْ وَيَرِثُ الْبَقِيَّةَ مَوَالِي أُمِّهِ إِنْ كَانَتْ مَوْلَاةً وَإِنْ كَانَتْ عَرَبِيَّةً وَرِثَتْ حَقَّهَا وَ
وَرِثَتْ إِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ حُقُوقَهُمْ وَكَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِينَ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا عروہ بن زبیر کہتے تہے کہ
ملاعنہ کا بچا اور ولد زنا جب مر جاوے تو ماں اوسکی اپنے حصہ کے موافق وارث ہوگی اور جو اوسکی مادری بہائی
ہین وہ بہی وارث ہونگے اور جو کچہ بچیگا وہ اوس کی ماں کے مولی کو ملیگا اگر ماں اوسکی لونڈی ہو آزاد کی ہوئی اور
جو آزاد ہو عربی تو بعد دینے ماں اور بہائیون کے حصے کے جو کچہ بچے گا وہ بیت المال مین داخل ہوگا کہا
مالک نے سلیمان بن یسار سے بہی مجہے ایسا ہی پہونچا اور ہمیشہ مین نے اہل علم کو پایا **طَلَاقُ الْبِكْرِ** بکر کی
طلاق کا بیان **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ أَنَّهُ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ
بِهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفْتِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ أَسْأَلُ لَهُ فَسَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا
هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا لَا نَرَى أَنْ تَنْكِحَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ فَإِنَّمَا كَانَ طَلَاقِي إِيَّاهَا
وَاحِدَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ **ترجمہ** محمد بن ایاس بن بکیر نے کہا
ایک شخص نے اپنی بی بی کو تین طلاق دیے قبل وطی کے پہر اوس سے نکاح کرنا چاہا پہر گیا مسلہ پوچہنے مین بہی اسکے
ساتہہ گیا اوس نے عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ سے پوچہا دونون نے کہا کہ تجہ کو نکاح اوس عورت سے درست
نہین جب تک وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح نکرے وہ شخص بولا میرے ایک طلاق سے وہ عورت باین ہوگئی ابن
عباس نے کہا تو نے اپنے ہاتہہ سے خود اختیار کہو دیا یعنے ایک طلاق کافی تہی تین طلاق بیفایدہ دی اب
جب دیدی تو کیا ہوسکتا ہے بدون حلالہ کے درست نہین **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا قَالَ عَطَاءٌ فَقُلْتُ إِنَّمَا طَلَاقُ
الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا
حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے ایک شخص آیا عبد اللہ بن عمرو سے پوچہنے لگا جو
شخص اپنی عورت کو تین طلاق دے قبل جماع کے اوسکا کیا حکم ہے عطا نے کہا کہ بکر پر ایک طلاق پڑتی ہے عبد اللہ
بن عمرو نے کہا تو تو قصہ خوان ہے **ف** یعنے بغیر سمجہے بوجہے جو بات چاہتا ہے کہدیتا ہے قاص کہتے ہین
اس شخص کو جو وعظ و نصیحت کرے حکایتین بیان کرے مگر علم فقہ مین دخل نہ رکہتا ہو **ف** ایک طلاق سے
باین ہوجاتی ہے اور تین طلاق سے حرام ہوجاتی ہے یہانتک کہ دوسرے شخص سے نکاح کرے **عَنْ**

بُكَيرِ بنِ عبدِ اللهِ بنِ الاَشَجِّ اَنَّهٗ اَخبرَهٗ عن مُعاوِيَةَ بنِ اَبِي عَيّاشٍ الانصاريِّ اَنَّهٗ كانَ جالسًا مَعَ
عبدِ اللهِ بنِ الزُّبيرِ وعاصِمِ بنِ عُمَرَ قالَ فجاءَهُما مُحمّدُ بنُ اِياسِ بنِ البُكيرِ فقالَ اِنَّ رجلًا مِن اَهلِ
البادِيَةِ طلّقَ امرأتَهٗ ثلٰثًا قبلَ اَن يدخُلَ بِها فماذا تَرَيانِ فقالَ عبدُ اللهِ بنُ الزُّبيرِ اِنَّ هٰذا
الاَمرَ ما بلَغَ لنا فيهِ قولٌ فاذهَبْ اِلى عبدِ اللهِ بنِ عبّاسٍ واَبي هُريرةَ فاِنّي تركتُهُما عِندَ
عائِشَةَ فاسْأَلْهُما ثُمَّ ائْتِنا فاَخبِرْنا فذهبَ فسألَهُما فقالَ ابنُ عبّاسٍ لِاَبي هُريرةَ اَفتِهِ يا اَبا هُريرةَ
فقد جاءَتكَ مُعضِلَةٌ فقالَ ابو هُريرةَ الواحِدَةُ تُبِينُها والثَّلاثُ تُحرِّمُها حتّى تنكِحَ زوجًا غيرَهٗ و
قالَ ابنُ عبّاسٍ مِثلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** معاویہ بن ابی عیاش عبداللہ بن زبیر اور عاصم بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے
تھے کہ اتنے مین محمد بن ایاس بن بکیر آئے اور کہا کہ ایک شخص بدوی نے اپنی عورت کو تین طلاق دیے قبل صحبت
کے تمہاری کیا راے ہے عبداللہ بن زبیر نے کہا اس مسئلہ مین ہمین کچھ نہین پہونچا عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ
پاس جاؤ مین اون دونون کو حضرت عائشہ کے پاس چھوڑ کر آیا ہون اور جو وہ کہین اس سے مجھے بھی خبر کرنا محمد
بن ایاس وہان گئے اور ان سے جاکر پوچھا عبداللہ بن عباس نے ابوہریرہ سے کہا تم بتاؤ ایک مشکل مسئلہ
تمہارے پاس آیا ہے ابوہریرہ نے کہا ایک طلاق مین وہ عورت بائن ہوگئی اور تین طلاق مین حرام ہوگئی
جب تک دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے پھر عبداللہ بن عباس نے بھی ایسا ہی کہا کہا مالک نے ہمارے نزدیک
یہی حکم ہے۔ اگر ثیبہ عورت سے کوئی نکاح کرے اور قبل جماع کے اوسے تین طلاق دیدے تو وہ حرام ہوجاویگی
یہان تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے **طَلَاقُ الْمَرِيضِ** بیمار کی طلاق کا بیان **عَنْ** طَلحَةَ بنِ
عبدِ اللهِ بنِ عَوفٍ قالَ وكانَ اَعلَمَهُم بِذٰلِكَ وعَن اَبي سَلَمَةَ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ عَوفٍ اَنَّ عبدَ
الرَّحمٰنِ بنَ عَوفٍ طلَّقَ امرأتَهُ البَتَّةَ وهُوَ مَرِيضٌ فوَرَّثَها عُثمانُ بنُ عَفّانَ مِنهُ بعدَ انقِضاءِ عِدَّتِها
ترجمہ عبدالرحمٰن عوف نے بیماری کی حالت مین اپنی عورت کو تین طلاق دی حضرت عثمان نے عبدالرحمن
کے ترکہ مین سے انکو حصہ دلایا بعد عدت گذرنے کے **ف** خاوند اپنی بیماری مین اس خیال سے کہ عورت کو
ترکہ نہ پہونچے طلاق دیکر مرجاوے تو امام مالک کے نزدیک ہر طرح سے وارث ہوتی ہے اور امام احمد کے نزدیک
جب تک دوسرے شخص سے نکاح نکرے وارث ہوتی ہے اور شافعی کے نزدیک وارث نہین ہوتے اور امام ابوحنیفہ
کے نزدیک اگر عدت کے اندر خاوند مرگیا تو وارث ہوتی ہے ورنہ نہین **عَنْ** الاَعرَجِ اَنَّ عُثمانَ بنَ عَفّانَ
وَرَّثَ نِساءَ ابنِ مُكمِلٍ مِنهُ وكانَ طَلَّقَهُنَّ وهُوَ مَرِيضٌ **ترجمہ** عبدالرحمن بن ہرمز اعرج سے روایت ہے
حضرت عثمان بن عفان نے ابن مکمل کی عورتون کو ترکہ دلایا اور وہ بیماری مین طلاق دیکر مرگیا تھا۔
ف طلاق سے دو برس کے بعد مرا تو عدت کے بعد حضرت عثمان نے ترکہ دلایا (زرقانی) **عَنْ** رَبِيعَةَ

بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ بَلَغَنِیْ اَنَّ امْرَاَۃَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَاَلَتْہُ اَنْ یُّطَلِّقَھَا فَقَالَ اِذَا حِضْتِ ثُمَّ طَھُرْتِ فَاٰذِنِیْنِیْ فَلَمْ تَحِضْ حَتّٰی مَرِضَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَلَمَّا طَھُرَتْ اٰذَنَتْہُ فَطَلَّقَھَا الْبَتَّۃَ اَوْ تَطْلِیْقَۃً لَمْ یَکُنْ بَقِیَ لَہٗ عَلَیْھَا مِنَ الطَّلَاقِ غَیْرُھَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ یَوْمَئِذٍ مَرِیْضٌ فَوَرَّثَھَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مِنْہُ بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِھَا **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمان کہتے تھے کہ عبد الرحمان بن عوف کی بی بی نے اون سے طلاق مانگی عبد الرحمن نے یہ کہا جب تو حیض سے پاک ہو مجھے خبر کر دینا اوسکو حیض ہی نہ آیا یہانتک کہ عبد الرحمان بیمار ہو گئے اوسوقت حیض سے پاک ہوی اور عبد الرحمن سے کہا عبد الرحمن نے اسکو تین طلاق دیدی یا آخری طلاق دیدیا پھر عبد الرحمن مر گئے حضرت عثمانؓ نے انکی بی بی کو ترکہ دلایا باوجود عدت گذرنے کے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ قَالَ کَانَتْ عِنْدَ جَدِّیْ حَبَّانَ امْرَاَتَانِ ھَاشِمِیَّۃٌ وَاَنْصَارِیَّۃٌ فَطَلَّقَ الْاَنْصَارِیَّۃَ وَھِیَ تُرْضِعُ فَمَرَّتْ بِھَا سَنَۃٌ ثُمَّ ھَلَکَ وَلَمْ تَحِضْ فَقَالَتْ اَنَا اَرِثُہٗ لَمْ اَحِضْ فَاخْتَصَمَا اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَضٰی لَھَا بِالْمِیْرَاثِ فَلَامَتِ الْھَاشِمِیَّۃُ عُثْمَانَ فَقَالَ ھٰذَا عَمَلُ ابْنِ عَمِّکِ ھُوَ اَشَارَ عَلَیْنَا بِھٰذَا یَعْنِیْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ **ترجمہ** محمد بن یحیے بن حبان سے روایت ہے کہ میرے دادا حبان بن منقذ پاس دو بیبیان تہین ایک ہاشمی اور ایک انصاری کو انہون نے طلاق دی اور وہ دودہ پلایا کرتی تہی ایک برس تک اوسکو حیض نہ آیا بعد اوسکے حبان مر گئے وہ بولی مین ترکہ لونگی کیونکہ مجہکو حیض نہین آیا اور میری عدت نہین گذرے جب حضرت عثمان پاس یہ مقدمہ پیش ہوا اونہون نے ترکہ دلانیکا حکم کیا ہاشمی عورت حضرت عثمان کو برا کہنے لگی اونہون نے کہا یہ حکم تو تیرے چچا کے بیٹے کا ہے اونہون نے مجہسے ایسا ہی کہا تہا یعنے حضرت علی کا **ف** حضرت علی بہی ہاشمی تہے وہ عورت بہی ہاشمی تہی اوسکے دل خوش کرنے کو حضرت عثمان نے یہ کہدیا کہا مالک نے ابن شہاب کہتے تہے اگر کوئی بیماری مین اپنی عورت کو تین طلاق دیکر مر جاوے تو اوسکو ترکہ ملیگا کہا مالکؒ نے اگر بیماری مین ایسے عورت کو طلاق دے جس سے صحبت نہ کی ہو تو اوسکو آدہا مہر اور ترکہ ملیگا اور عدت لازم نہ آوے گی اور اگر صحبت کی بعد طلاق دے تو پورا مہر اور ترکہ ملیگا مگر اور ثیبہ اس حکم مین برابر ہین **مَاجَاءَ فِیْ مُتْعَۃِ الطَّلَاقِ** طلاق مین متعہ دینے کا بیان

ف متعہ اوسکو کہتے ہین جو خاوند عورت کو طلاق سے وقت سلوک کے طور پر کچہ دیتا ہے ادنی اوسکا یہ ہے کہ ایک جوڑا کپڑا دیوے اور اعلی یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی دیوے متعہ دینا ہر عورت مطلقہ کو مستحب ہے اور جس عورت کا مہر مقرر نہ ہوا ہو اور قبل صحبت کے خاوند اوسکو طلاق دے دے متعہ دینا واجب ہے **عَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَاَۃً لَہٗ فَمَتَّعَ بِوَلِیْدَۃٍ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ عبد الرحمن بن عوف نے اپنی عورت کو طلاق دی متعہ مین ایک لونڈی دے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ

لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ إِلَّا الَّتِي تُطَلَّقُ وَقَدْ فُرِضَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ تُمَسَّ فَحَسْبُهَا نِصْفُ مَا فُرِضَ لَهَا ترجمہ
عبد اللہ بن عمر کہتے تھے ہر مطلقہ کو متعہ ملیگا مگر جسکے واسطے مہر مقرر ہو گیا ہو اور قبل صحبت کے اسکو طلاق دیا جاوے
اوسکو آدھا مہر دینا کافی ہے کہا مالک نے ابن شہاب کہتے تھے ہر مطلقہ کو متعہ ملیگا قاسم بن محمد سے بھی مجھ کو ایسا ہی
پہونچا ف کہا مالک نے ہمارے نزدیک متعہ کے کوئی حد نہیں ہے نہ قلیل کی نہ کثیر کی

مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْعَبْدِ غلام کی طلاق کا بیان

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتَبًا كَانَ لِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَبْدًا كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ فَطَلَّقَهَا اثْنَتَيْنِ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَأَمَرَهُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَيَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَلَقِيَهُ عِنْدَ الدَّرَجِ آخِذًا بِيَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَأَلَهُمَا فَابْتَدَرَاهُ جَمِيعًا فَقَالَا حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نفیع مکاتب تھا حضرت ام سلمہ کا یا غلام تھا اوسکے نکاح میں ایک عورت آزاد تھی اوسکو دو طلاق دی پھر رجعت کرنا چاہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے اوسکو حکم کیا کہ حضرت عثمان سے جا کر مسئلہ پوچھے وہ حضرت عثمان سے جا کر ملا درج (ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں) وہ حضرت زید بن ثابت کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے جب اوسنے مسئلہ پوچھا دونوں نے کہا وہ عورت تجھپر حرام ہو گئی ف کیونکہ غلام کو دو ہی طلاق کا اختیار ہے جیسے آزاد کو تین طلاق کا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتَبًا كَانَ لِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حُرَّةً تَطْلِيقَتَيْنِ فَاسْتَفْتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ نفیع جو مکاتب تھا حضرت ام سلمہ کا اوسی نے اپنی آزاد بی بی کو دو طلاق دی پھر حضرت عثمان سے مسئلہ پوچھا اونہوں نے کہا حرام ہو گئی تجھپر عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ أَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتَبًا كَانَ لِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَةً حُرَّةً تَطْلِيقَتَيْنِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ حَرُمَتْ عَلَيْكَ ترجمہ محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت ہے کہ نفیع جو مکاتب تھا حضرت بی بی ام سلمہ کا اوسنے مسئلہ پوچھا زید بن ثابت سے کہ میں نے اپنی (آزاد) عورت کو دو طلاق دی ہیں زید بن ثابت نے کہا وہ عورت حرام ہو گئی تیرے اوپر عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ وَعِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جب غلام اپنی عورت کو دو طلاق دے تو وہ اوسپر حرام ہو جاویگی یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے خواہ اوسکی بی بی لونڈی ہو یا آزاد اور آزاد عورت کی عدت تین حیض ہے اور لونڈی کی عدت دو حیض عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَذِنَ لِعَبْدِهِ أَنْ يَنْكِحَ

ف۔ غلام کی طلاق کا بیان

فَالطَّلَاقُ بِيَدِ الْعَبْدِ لَيْسَ بِيَدِ غَيْرِهِ مِنْ طَلَاقِهِ شَيْءٌ فَأَمَّا أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ أَمَةَ غُلَامِهِ أَوْ أَمَةَ وَلِيدَتِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص اپنے غلام کو نکاح کی اجازت دے تو طلاق غلام کی اختیار میں ہوگی نہ اور کسی کے ہاتھ میں البتہ اگر آدمی اپنے غلام کی لونڈی یا لونڈی کی لونڈی چھین کر اوس سے وطی کرے تو درست ہے

مَا جَاءَ فِي نَفَقَةِ الْأَمَةِ إِذَا طُلِّقَتْ وَهِيَ حَامِلٌ

لونڈی حاملہ کو جب طلاق دیجاوے اوسکے نفقہ کا بیان کہا مالک نے آزاد شخص یا غلام لونڈی کو طلاق دے یا غلام آزاد بی بی کو طلاق دے اگرچہ وہ حاملہ ہو تو اوسکا نفقہ اسپر لازم نہ آوے گا جب طلاق بائن ہو جس میں رجعت نہیں ہو سکتی کہا مالک نے اگر آزاد مرد کسی کی لونڈی سے نکاح کرے اور اس سے بچہ پیدا ہو تو دودھ پلوائی کا خرچ خاوند پر نہ ہوگا بلکہ اوس کی ماں کے مالک پر ہوگا کیونکہ وہ بچہ اسی کا غلام ہے اور اگر غلام کسی کی لونڈی سے نکاح کرے اور اس سے بچہ پیدا ہو تو دودھ پلوائی کا خرچ غلام پر نہ ہوگا کیونکہ غلام کو مولی کا مال صرف کرنا اوس شخص پر جو مولی کے ملک نہیں بغیر مولی کی اجازت کے ناجائز ہے

عِدَّةُ الَّتِي تَفْقِدُ زَوْجَهَا

جسعورت کا خاوند گم ہوجاوے اوسکی عدت کا بیان

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا فَلَمْ تَدْرِ أَيْنَ هُوَ فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ أَرْبَعَ سِنِينَ ثُمَّ تَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا جس عورت کا خاوند گم ہوجاوے اور اسکا پتہ معلوم نہ ہو کہاں ہے تو جس روز سے اوسکی خبر بند ہوئی ہے چار برس تک عورت انتظار کرے بعد چار برس کے بعد چار مہینے دس دن عدت کرکے اگر چاہے دوسرا نکاح کرلے **ف** حضرت عثمان اور حضرت علی سے بھی ایسی ہی روایت ہے بعضوں نے کہا کہ صحابہ نے اسپر اجماع کیا اور جمہور علما کا یہی قول ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک جبتک اسکے خاوند کے ہم عمر لوگ سب مر جاوین اوس عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں کہا مالک نے اگر عورت کی عدت گذر گئی اور اس نے دوسرا نکاح کرلیا تو پھر پہلے خاوند کو اختیار نہ رہیگا خواہ دوسرے خاوند نے اوس سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو ہمارے نزدیک بھی یہی حکم ہے کہا مالک نے اگر اسعورت کی عدت کے اندر پہلا خاوند آگیا تو وہ اپنی بی بی کا حقدار ہوگا اور میں نے لوگوں کو پایا انکار کرتے ہوئے اوس شخص کو جو یہ کہتا ہے کہ اگر وہ دوسرا نکاح کرلے بعد اوسکے پہلا خاوند آوے تو حضرت عمر کے نزدیک پہلے خاوند کو اختیار ہے کہ اپنا مہر دوسرے خاوند سے وصول کرلیوے یا بی بی کو پھیر لیوے **ف** یعنے یہ روایت غلط ہے حضرت عمر سے اسکی کچھ اصل نہیں اور صحیح یہی ہے کہ پہلے خاوند کو کچھ اختیار نہ رہیگا جب وہ عورت دوسرا نکاح کرلے کہا مالک نے مجھے حضرت عمر سے پہونچا آپنے فرمایا جس عورت کا خاوند کسی ملک میں چلا گیا ہو وہاں سے طلاق کہلا بھیجے بعد اوسکے رجعت کرے مگر عورت کو رجعت کی خبر نہ ہو

ف لونڈی حاملہ کو جب طلاق دیجاوے اوسکی عدت کا بیان

ف جسعورت کا خاوند گم ہوجاوے اوسکی عدت کا بیان

اور وہ دوسرا نکاح کر لے بعد اوسکے پہلا خاوند آوے تو اوسکو کچھ اختیار نہوگا خواہ دوسرے خاوند نے صحبت کی
ہو یا نکی ہو کہا مالک نے مجھے یہ روایت اور سعید کی روایت بہت پسند ہے **مَا جَاءَ فِي الْأَقْرَاءِ وَ**
عِدَّةِ الطَّلَاقِ وَطَلَاقِ الْحَائِضِ قرؤ کا اور طلاق کی عدت کا اور حائضہ کی طلاق کا بیان
عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ
طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر
نے طلاق دی اپنی عورت کو حیض کی حالت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین حضرت عمر بن خطاب
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا انکو حکم کرو رجعت کر لین پھر رہنے دین یہانتک کہ
حیض سے پاک ہو پھر حائضہ ہو پھر حیض سے پاک ہو اب اختیار ہے خواہ رکھے یا طلاق دے اگر طلاق دے تو اس
طہر مین صحبت نہ کرے یہی عدت ہے جسمین حکم دیا اللہ نے طلاق دینے کا **ف** فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَطَلِّقُوهُنَّ
لِعِدَّتِهِنَّ یعنے طلاق دو تم عورتون کو اونکی عدت کیوقت مین یعنے جب طہر شروع ہو تو طلاق دو مطلقہ کے
عدت اکثر علما کے نزدیک تین طہر ہین اور کلام اللہ مین تین قروء کی عدت جو مذکور ہے مراد قروء سے طہر ہین اور
ابو حنیفہ کے نزدیک تین حیض مراد ہین مگر یہ آیت اور حدیث اونپر حجت ہے جب شروع طہر مین طلاق دیا پھر حیض
آیا پھر طہر ہوا اب تیسرا حیض آتے ہی عدت پوری ہوجاویگی کیونکہ تین طہر گذر گئے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جب
تیسرا حیض گذرے گا اوسوقت عدت ختم ہوگی حیض کی حالت مین طلاق دینا بالاتفاق حرام اور ممنوع ہے
عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا انْتَقَلَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ حِينَ
دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
فَقَالَتْ صَدَقَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَقَدْ جَادَلَهَا فِي ذَلِكَ نَاسٌ فَقَالُوا إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ
فِي كِتَابِهِ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقْتُمْ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْأَقْرَاءُ إِنَّمَا الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ
ترجمہ حضرت عائشہ نے اپنی بھتیجی حفصہ بنت عبد الرحمان کو عدت سے اوٹھا دیا جب تیسرا حیض شروع ہوا ابن شہاب
نے کہا مین نے یہ عمرہ سے بیان کیا عمرہ نے کہا عروہ نے سچ کہا بلکہ حضرت عائشہ سے اس باب مین لوگون نے جھگڑا
کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مطلقہ عورتین روک رکھین اپنے نفسون کو تین قروء تک اونہون نے کہا
سچ کہتے ہو لیکن قروء سے جانتے ہو کیا مراد ہے قروء سے طہر مراد ہین **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِنْ فُقَهَائِنَا إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ بِهَذَا يُرِيدُ

قرؤ کا اور طلاق کی عدت کا اور حائضہ کی طلاق کا بیان

قول عائشۃ ترجمہ ابن شہاب نے کہا میں نے ابو بکر بن عبد الرحمن سے سنا کہتے تہے میں نے سب فقیہوں کو حضرت عائشہ کی مثل کہتے ہوئے پایا ف یعنے قروء سے طہر مراد ہین عن سلیمان بن یسار ان الاحوص ھلک بالشام حین دخلت امرأتہ فی الدم من الحیضۃ الثالثۃ وکان قد طلقھا فکتب معٰویۃ بن ابی سفیان الی زید بن ثابت یسالہ عن ذلک فکتب الیہ زید انھا اذا دخلت فی الدم من الحیضۃ الثالثۃ فقد برئت منہ وبرئ منھا ولا ترثہ ولا یرثھا ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہی کہ احوص نے اپنی عورت کو طلاق دی دی تہی جب تیسرا حیض اوسکو شروع ہوا احوص مرگئے معاویہ بن ابی سفیان نے زید بن ثابت کو لکہکر بہیجا اسکا کیا حکم ہے زید بن ثابت نے جواب لکہا کہ جب اوسکو تیسرا حیض شروع ہوگیا تو خاوند کو اس سے علاقہ نہ رہا اور نہ اوسکو خاوند سے نہ وہ اوسکی وارث ہوگی نہ وہ اسکا وارث ہوگا عن مالک انہ بلغہ عن القاسم بن محمد وسالم بن عبد اللہ وابی بکر بن عبد الرحمن وسلیمان بن یسار وابن شہاب انھم کانوا یقولون اذا دخلت المطلقۃ فی الدم من الحیضۃ الثالثۃ فقد بانت من زوجھا ولا میراث بینھما ولا رجعۃ لہ علیھا ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ اور ابو بکر بن عبد الرحمن اور سلیمان بن یسار اور ابن شہاب کہتے تہے جب مطلقہ عورت کو تیسرا حیض شروع ہوجاوے تو وہ اپنے خاوند سے بائن ہوجاویگی اور خاوند کو رجعت کا اختیار نہ رہیگا اب ایک کا ترکہ دوسرے کو نہ ملیگا عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یقول اذا طلق الرجل امرأتہ فدخلت فی الدم من الحیضۃ الثالثۃ فقد برئت منہ وبرئ منھا ولا ترثہ ولا یرثھا ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جب مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے اور تیسرا حیض شروع ہوجاوے تو اس عورت کو خاوند سے علاقہ نہ رہا اور نہ خاوند کو اوس سے نہ وہ اسکا وارث ہوگا اور نہ وہ اوسکی کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے عن الفضیل ابن عبد اللہ مولی المھری ان القاسم بن محمد وسالم بن عبد اللہ کانا یقولان اذا طلقت المرأۃ فدخلت فی الدم من الحیضۃ الثالثۃ فقد بانت منہ وحلت ترجمہ فضیل بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ کہتے تہے جب مطلقہ عورت کو تیسرا حیض شروع ہوجاوے تو وہ اپنے خاوند سے بائن ہوجاویگی اور اوسکو دوسرا نکاح کرنا درست ہوجاویگا عن مالک انہ بلغہ عن سعید بن المسیب وابن شہاب وسلیمان بن یسار انھم کانوا یقولون عدۃ المختلعۃ ثلثۃ قروء ترجمہ سعید بن المسیب اور ابن شہاب اور سلیمان بن یسار کہتے تہے جو عورت خلع کرے اوس کی عدت تین قروء ہے عن مالک انہ سمع ابن شہاب یقول عدۃ المطلقۃ الاقراء وان تباعدت ترجمہ ابن شہاب کہتے تہے مطلقہ کی عدت طہرون سے ہوگی اگرچہ بہت دن لگین عن یحیی بن سعید عن رجل من

الانصار ان امرأته سألته الطلاق فقال لها اذا حضت فآذنيني فلما حاضت آذنته فقال اذا طهرت فآذنيني فلما طهرت آذنته فطلقها ترجمہ ایک انصاری کی بی بی نے اپنے خاوند سے طلاق مانگی اوس نے کہا جب تجھکو حیض آوے تو مجھے خبر دینا جب حیض آیا اوس نے خبر کی کہا جب پاک ہونا تو مجھے خبر کرنا جب پاک ہوئی خبر کی اوسوقت اونہون نے طلاق دیدی کہا مالک نے یہنہ یہ اچھا ہے عدة المرأة في بيتها اذا طلقت فيه جس گھر مین طلاق ہو وہین عدت کرنیکا بیان عن يحيى بن سعيد عن القاسم بن محمد وسليمان بن يسار انه سمعهما يذكران ان يحيى بن سعيد بن العاص طلق بنت عبد الرحمن بن الحكم البتة فانتقلها عبد الرحمن بن الحكم فارسلت عائشة ام المؤمنين الى مروان بن الحكم وهو امير المدينة فقالت اتق الله واردد المرأة الى بيتها فقال مروان في حديث سليمان ان عبد الرحمن غلبني وقال مروان في حديث القاسم او ما بلغك شان فاطمة بنت قيس فقالت عائشة لا يضرك ان لا تذكر حديث فاطمة فقال مروان ان كان بك الشر فحسبك ما بين هذين من الشر ترجمہ قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار ذکر کرتے تھے کہ یحیی بن سعید طلاق دی عبد الرحمان بن حکم کے بیٹے کو طلاق بتہ انکے باپ عبد الرحمان نے اوس مکان سے انکو اوٹھوا منگوایا تو حضرت عائشہ نے مروان کے پاس کہلا بھیجا اون دنون مین وہ حاکم تھا مدینہ کا خدا سے ڈر اور عورت کو اوسی گھر مین پہونچادی جس گھر مین طلاق ہوئی ہے سلیمان کی روایت مین ہے کہ مروان نے کہا عبد الرحمن مجھہ پر غالب ہے (مین اوسکو منع نہین کرسکتا) اور قاسم کی روایت مین ہے کہ مروان نے کہا حضرت عائشہ سے کیا تم کو فاطمہ بنت قیس کی حدیث یاد نہین ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عدت کے اندر نقل مکان کرنے کی اجازت دی فاطمہ بنت قیس کو اسوجہ سے کہ وہ مکان ایک جنگل مین واقع تھا یا فاطمہ بنت قیس بدزبان تھی لڑائی جھگڑے کا خوف تھا خاوند سے ف حضرت عائشہ نے کہا اگر فاطمہ کی حدیث تم یاد نہ کرو تو کچھ ضرر نہین مروان نے کہا اگر تمہارے نزدیک فاطمہ کی نقل مکان کرنیکی یہ وجہ تھی کہ جورو اور خاوند مین لڑائی تھی تو وہ وجہ یہان بھی موجود ہے ف حتی المقدور عورت کو عدة اوس مکان مین کرنا چاہیے جہان طلاق ہو یا موت ہو البتہ اگر کوئی عذر پیش آوے جیسے مکان کا اکیلا ہونا یا صاحب مکان کا اوٹھا دینا یا کرایہ مکان پر قادر نہ ہونا یا لڑائی جھگڑا ہونا تو اس مکان سے اوٹھ جانا درست ہے عن نافع ان ابنة سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل كانت تحت عبد الله بن عمرو بن عثمان بن عفان فطلقها البتة فانتقلت فانكر ذلك عليها عبد الله بن عمر ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ سعید بن زید کی بیٹی عبد اللہ بن عمرو بن عثمان کے نکاح مین تھی اونہون نے اوسکو تین طلاق دی وہ اوس مکان سے اوٹھ گئے

جس گھر مین طلاق ہو وہین عدت کرنیکا بیان

عبد اللہ بن عمر نے اوسے راہ جانا **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر طلق امرأۃ لہ فی مسکن حفصۃ زوج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان طریقہ الی المسجد فکان یسلک الطریق الاخری من ادبار البیوت
کراھیۃ ان یستاذن علیہا حتی راجعہا ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے طلاق دی اپنی بی بی
کو حضرت حفصہ کے مکان میں اور اونکے گھر میں سے ہو کر مسجد کو رستہ تھا عبد اللہ بن عمر دوسرے راستہ سے جاتے
تھے گھروں کے پیچھے سے ہو کر کیونکہ مکروہ جانتے تھے مطلقہ عورت کے گھر میں جانے کو اذن لیکر بغیر رجعت کے **عن**
یحیی بن سعید ان سعید بن المسیب سئل عن المرأۃ یطلقھا زوجھا وھی فی بیت بکراء علی من
الکراء قال سعید علی زوجھا قال فان لم یکن عند زوجھا قال فعلیھا قال فان لم یکن عندھا
قال فعلی الامیر ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے سعید بن المسیب سے سوال ہوا کہ اگر عورت گھر میں کرایہ
سے ہو اور خاوند طلاق دیدے تو عدت تک کرایہ کون دیگا سعید نے کہا خاوند دیگا اوس نے کہا اگر خاوند کو
پاس نہ ہو سعید نے کہا بی بی دیگی اوس نے کہا کہ اگر بی بی کے پاس بھی نہ ہو سعید نے کہا حاکم دیگا **ما جاء
فی نفقۃ المطلقۃ** مطلقہ کے نفقہ کا بیان **عن** فاطمۃ بنت قیس ان ابا عمرو بن حفص طلقھا
البتۃ وھو غائب بالشام فارسل الیھا وکیلہ بشعیر فسخطتہ فقال واللہ ما لک علینا
من شیء فجاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال لیس لک علیہ نفقۃ
وامرھا ان تعتد فی بیت ام شریک ثم قال تلک امرأۃ یغشاھا اصحابی اعتدی عند عبد اللہ
ابن ام مکتوم فانہ رجل اعمی تضعین ثیابک فاذا حللت فاذنینی قالت فلما حللت ذکرت
لہ ان معاویۃ بن ابی سفیان وابا جھم بن ھشام خطبانی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اما ابو جھم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ بن
زید قالت فکرھتہ ثم قال انکحی اسامۃ بن زید فنکحتہ فجعل اللہ فیہ خیرا واغتبطت بہ
ترجمہ فاطمہ بنت قیس کو طلاق دی ابو عمرو بن حفص نے طلاق بتہ اور وہ شام میں تھے اونہوں نے اپنے
وکیل کو جو دیکر بھیجے فاطمہ بنت قیس خفا ہوئین وکیل بولا تمہارا کچھ دینا نہیں آتا فاطمہ خفا ہو کر آن حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین آپنے فرمایا بیشک تیرا خرچ خاوند پر نہیں ہے **ف** کیونکہ جس عورت کو تین طلاق
ہوئی ہوں اور وہ حاملہ نہ ہو اوسکا نفقہ عدت کا خاوند پر نہیں ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہے **ف** اور تو
عدت کر ام شریک کے گھر میں پھر آپنے فرمایا ام شریک کے یہاں رات دن میرے اصحاب آیا جایا کرتے ہیں عبد اللہ
بن ام مکتوم کے گھر میں تو عدت کر کیونکہ وہ اندھا ہے تو اگر اپنے کپڑے اوتاریگی تو بھی کچھ قباحت نہیں جب
تیری عدت گذر جاوے تو مجھے کہنا فاطمہ بنت قیس نے کہا جب میری عدت گذر گئی تو میں نے حضرت سے کہا

کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم بن ہشام دونون نے مجھہ پر پیام دیا ہے آپنے فرمایا ابوجہم تو اپنی لکڑی کبھی ہاتھہ
سے رکھتاہی نہین **ف** یعنے عورتون کو اکثر مارا کرتا ہے **ف** اور معاویہ مفلس ہین اونکے پاس مال نہین
تو اسامہ بن زید سے نکاح کرلے فاطمہ نے اسامہ کو ناپسند کیا آپنے پھر فرمایا تو اسامہ سے نکاح کر فاطمہ نے کہا مین نے اسامہ سے
نکاح کرلیا اللہ نے اوس مین برکت دی اور لوگ رشک کرنے لگے **عن** ابن شہاب یقول المبتوتۃ لا تخرج من
بیتہا حتی تحل ولیست لہا نفقۃ الا ان تکون حاملا فینفق علیہا حتی تضع حملہا **ترجمہ** ابن شہاب
کہتے تھے جس عورت کو تین طلاق ہوئے ہون وہ اپنے گھر سے نہ نکلے یہانتک کہ عدت سے فارغ ہو اور اوسکو نفقہ نہ
ملیگا مگر جس صورت مین حاملہ ہو تو وضع حمل تک ملیگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **عدۃ الامۃ
من طلاق زوجہا** لونڈی کی عدت کا بیان کہا مالک نے اگر لونڈی کو غلام طلاق دے پھر وہ لونڈی آزاد
ہوجاوے تو اوسکی عدت لونڈی کی سی رہیگی اور غلام کو رجعت کا حق باقی رہیگا کہا مالک نے ایسا ہی اگر غلام پر حد واجب ہو پھر آزاد ہوجاوے تو غلام ہی کی سی حد ہوگی کہا مالک نے
آزاد شخص کو لونڈی پر تین طلاق کا اختیار ہے مگر عدت لونڈی کی دو حیض ہین اور غلام کو آزاد عورت پر دو
طلاق کا اختیار ہے مگر عدت اوسکی تین طہر ہین کہا مالک نے اگر لونڈی کسی کے نکاح مین ہو پھر خاوند اوسکو خرید
کرلے اور آزاد کردے تو دو حیض سے عدت کرے اگر بعد خریدنے کے اس سے صحبت نہ کی ہو ورنہ ایک حیض سے
استبرا کافی ہے **جامع عدۃ الطلاق** عدۃ کے بیان مین مختلف حدیثین **عن** یزید بن عبد اللہ
بن قسیط اللیثی عن سعید بن المسیب انہ قال قال عمر بن الخطاب ایما امراۃ طلقت فحاضت حیضۃ
او حیضتین ثم رفعتہا حیضتہا فانہا تنتظر تسعۃ اشہر فان بان بہا حمل فذلک والا اعتدت
بعد التسعۃ الاشہر ثلثۃ اشہر ثم حلت **ترجمہ** سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا جس عورت
کو طلاق ہو پھر ایک یا دو حیض کے بعد اوسکا حیض بند ہوجاوے تو وہ نو مہینے تک انتظار کرے اگر حمل معلوم
ہو تو بہتر ورنہ پھر تین مہینے عدۃ کرکے دوسرا نکاح کرلے **عن** سعید بن المسیب انہ کان یقول الطلاق
للرجال والعدۃ للنساء **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے کہ طلاق مردون کے لحاظ سے ہے اور عدۃ عورتون
کے **ف** یعنے اگر مرد آزاد ہو تو تین طلاق کا مالک ہے اگر غلام ہو تو دو طلاق کا چاہے عورت آزاد ہو یا لونڈی
اسیطرح آزاد عورت کی عدت تین طہر ہین اور لونڈی کے دو حیض اگرچہ مرد غلام ہو یا آزاد **عن** سعید بن
المسیب انہ قال عدۃ المستحاضۃ سنۃ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا عورت مستحاضہ کی عدت
ایک برس تک ہے **ف** مستحاضہ اوس عورت کو کہتے ہین جسکا خون ہمیشہ جاری رہے کبھی بند نہ ہو کہا
مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ عورت مطلقہ کا اگر حیض بند ہوجاوے تو وہ نو مہینے تک انتظار کرے
اگر اسمین بھی حیض نہ آوے تین مہینے عدۃ کرے اگر تین مہینے پورے ہونے سے پہلے حیض آنے لگے

ن: لونڈی کی عدت کا بیان

ن: عدت کے بیان مین مختلف حدیثین

تو پہر عدۃ حیض سے شروع کرے اگر پہر نو مہینے تک حیض نہ آوے پہر تین مہینے عدۃ کرے اگر ان تین مہینے کے
اندر پہر حیض آجاوے پہر حیض سے عدۃ شروع کرے پہر اگر نو مہینے تک حیض نہ آوے تین مہینے عدۃ کرے
اگر پہر ان تین مہینون مین حیض آجاوے تو اب عدۃ حیضون سے پوری ہو گئی اور جو حیض نہ آوے تو تین
مہینے عدت کرکے دوسرا نکاح کرلے اس تین برس کی عدۃ مین خاوند کو اختیار ہے اگر چاہے رجعت کرلے
مگر جب تین طلاق دیچکا ہو کہا مالک نے اگر مرد اپنی عورت کو طلاق دے جب عدت گذرنے لگے رجعت
کرلے پہر طلاق دیدے اور صحبت نہ کرے تو عورت کو نئے سرے سے عدت کرنی ہوگی پہلے دنون کا شمار نہ
ہوگا مگر خاوند گنہگار ہوگا اگر اوس نے تکلیف دینے کی نیت کی ہو **ف** پہلے لوگ اپنی عورتون کو طلاق
دیا کرتے جب عدۃ گذرنے لگتی پہر رجعت کرلیتے اس خیال سے کہ عورت کو تکلیف ہو اللہ جل جلالہ نے
اس سے منع کیا اور فرمایا جب تم طلاق دو عورتون کو اور عدۃ اون کی گذرنے پر ہو تو رکہہ لو انکو موافق
دستور کے یا رخصت کردو اون کو موافق دستور کے اور مت روک رکہو انکو تکلیف دینے کے لیے تاکہ
ظلم کرو تم الی آخرہ **کہا مالک نے** ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر عورت مسلمان ہوجاوے اور خاوند کافر ہو
پہر خاوند بھی مسلمان ہو عدت کے اندر تو وہ عورت اوسی کی رہے گی اگر عدت گذر جاوے پہر کچہ عورت سے
علاقہ نہ رہے گا البتہ نکاح کرسکتا ہے پہر تین طلاق کا مالک ہوگا کیونکہ عورت کے مسلمان ہونے سے طلاق
نہین پڑی بلکہ نکاح فسخ ہوگیا تہا **مَا جَاءَ فِي الْحَكَمَيْنِ** حکم کے بیان مین (پنچونکا بیان) **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ
اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَ فِي الْحَكَمَيْنِ الَّذَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا
فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ اَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ اَهْلِهَا اِنْ يُرِيْدَا اِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلِيْمًا خَبِيْرًا اِنَّ اِلَيْهِمَا الْفُرْقَةَ بَيْنَهُمَا وَالْاِجْتِمَاعَ **ترجمہ** حضرت علی نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا اگر
تم کو خوف ہو خاوند اور جورو کی آپس مین لڑائی کا تو ایک حکم (پنچ) مقرر کرو خاوند والون مین سے اور ایک حکم جورو
والون مین سے اگر وہ بہلائی چاہین گے اللہ بہی اوسکی توفیق دیگا بیشک اللہ جاننا خبردار ہے۔ ان حکمون کو
اختیار ہے کہ خاوند اور جورو مین تفریق کردین یا ملاپ کردین کہا مالک نے مینے یہ اچہا سنا کہ حکمون کا قول تفریق
اور ملاپ مین معتبر اور نافذ ہے **ف** خواہ خاوند اور جورو کے اذن سے حکم ہوئے ہون یا بلا اذن اور بعضون
کے نزدیک ملاپ مین اونکا قول نافذ ہے تفریق بغیر خاوند کے طلاق دی ہوئی نہین ہوسکتی البتہ اگر خاوند
نے حکم کو طلاق کا اختیار دیدیا ہو تو طلاق نافذ ہوجاویگی **يَمِيْنُ الرَّجُلِ بِطَلَاقِ مَا لَمْ يَنْكِحْ** جس
عورت سے نکاح نہ کیا ہو اوسکی طلاق پر قسم کہانے کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَابْنَ شِهَابٍ

وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِطَلَاقِ الْمَرْأَةِ قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَهَا ثُمَّ أَثِمَ إِنَّ ذَلِكَ لَازِمٌ
لَهُ إِذَا نَكَحَهَا ترجمہ حضرت عمر بن الخطاب اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن مسعود اور سالم بن عبداللہ اور قاسم بن محمد
اور ابن شہاب اور سلیمان بن یسار کہتے تھے جو کوئی شخص قسم کہالے کسی عورت کی طلاق پر قبل نکاح کے
پہر بعد نکاح کے وہ قسم ٹوٹے تو طلاق پڑجاویگی ف مثلا یہہ کہے اگر مین اس عورت سے نکاح کرون تو اوسپر طلاق ہے
پہر اوس سے نکاح کیا تو طلاق پڑجاویگی مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک اور احمد اور شافعی اور جمہور علما کے نزدیک
نہین پڑے گی عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ فِيمَنْ قَالَ كُلُّ امْرَأَةٍ أَنْكِحُهَا
فَهِيَ طَالِقٌ أَنَّهُ إِذَا لَمْ يُسَمِّ قَبِيلَةً أَوِ امْرَأَةً بِعَيْنِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے جو شخص
کہے مین جس عورت سے نکاح کرون اوس عورت پر طلاق ہے اور کسی قبیلہ خاص اور عورت معین کا ذکر نہین
کیا تو یہ کلام لغو ہوجاوے گا ف امام اعظم کے نزدیک لغو نہ ہوگا بلکہ جس عورت سے نکاح کرے گا اوسپر طلاق
پڑجاویگی مگر ایک طلاق پڑے گی اوسکے بعد رجعت کرسکتا ہے البتہ اگر یہہ کہدے کہ مین جس عورت سے نکاح
کرون اوسپر تین طلاق ہین تو رجعت نہ کرسکے گا اور سوای لونڈی خریدنے کے کسی عورت سے نکاح نہ کرنہین
سکتا کہا مالک نے مینے یہ اچہا سنا کہا مالک نے جو شخص اپنی عورت سے کہے اگر مین فلان کام نہ کرون تو تجہپہ
طلاق ہے اور جس عورت سے نکاح کرون اوسپر طلاق ہے اور مال اسکا اللہ کی راہ مین صدقہ ہے پہر اوسکام
کو نہ کیا تو اوسکے عورت پر طلاق پڑجاویگی مگر یہ جو کہا کہ جس عورت سے نکاح کرون اوسپر طلاق ہے اگر کسی
عورت معین یا قبیلہ معین کا نام نہ لیا تو لغو ہوجاوے گی اور مال مین سے تہائی صدقہ دینا ہوگا اَجَلُ الَّذِي
لَا يَمَسُّ امْرَأَتَهُ جو شخص اپنی عورت سے جماع نہ کرسکے اوسکو مہلت دینے کا بیان عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَمَسَّهَا فَإِنَّهُ يُضْرَبُ لَهُ أَجَلُ سَنَةٍ فَإِنْ
مَسَّهَا وَإِلَّا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تھے جو شخص نکاح کرے کسی عورت سے پہر اس سے جماع نہ کرسکے
اوسکو ایک برس کی مہلت دیجاوے اس عرصہ مین اگر جماع کرے گا تو بہتر نہین تو تفریق کردیجاویگی عَنْ
مَالِكٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ مَتَى يُضْرَبُ لَهُ الْأَجَلُ أَمِنْ يَوْمِ يَبْنِي بِهَا أَمْ مِنْ يَوْمِ تُرَافِعُهُ فَقَالَ
بَلْ مِنْ يَوْمِ تُرَافِعُهُ إِلَى السُّلْطَانِ ترجمہ امام مالک نے ابن شہاب سے پوچہا کہ کب سے ایک برس کی مہلت دی
جاویگی جس روز سے خلوت ہوئی یا جس روز سے مقدمہ پیش ہوا حاکم کے سامنے اونہون نے کہا جس روز سے
مقدمہ پیش ہوا اوس روز سے مہلت دیجاویگی کہا مالک نے جو شخص اپنی عورت سے جماع کرچکا پہر کسی وجہ سے
عاجز ہوگیا اوسکو مہلت دینے کی ضرورت نہین نہ تفریق ہوگی جَامِعُ الطَّلَاقِ طلاق کی مختلف
حدیثون کا بیان عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ف جو شخص اپنی عورت سے جماع نہ کرسکے اسکو مہلت دینے کا بیان — [illegible]

الرَّجُلِ مِنْ ثَقِيفٍ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ حِينَ اَسْلَمَ الثَّقَفِيُّ اَمْسِكْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ **ترجمہ**
ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص ثقفی کو فرمایا جو مسلمان ہوا تھا اور اسکی دس بیبیاں
تھیں چار کو رکھ لے باقی کو چھوڑ دے **عن** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَحُمَيْدَ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كُلَّهُمْ
يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ اَيُّمَا امْرَاَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا تَطْلِيقَةً اَوْ
تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰى تَحِلَّ وَتَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَيَمُوتُ عَنْهَا اَوْ يُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا زَوْجُهَا الْاَوَّلُ فَاِنَّهَا
تَكُونُ عِنْدَهُ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا **ترجمہ** ابن شہاب نے کہا میں نے سنا سعید بن المسیب اور حمید بن عبد الرحمان
بن عوف اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود اور سلیمان بن یسار سے سب کہتے تھے کہ ہمنے سنا ابو ہریرہ سے
کہتے تھے سنا میں نے حضرت عمر سے کہتے تھے جس عورت کو خاوند اوسکا ایک طلاق یا دو طلاق دے پھر چھوڑ دے
یہانتک کہ عدۃ اوسکی گذر جاوے اور دوسرے خاوند سے نکاح کرے پھر وہ دوسرا خاوند مر جاوے یا طلاق دیدیوے
پھر اوس سے پہلا خاوند نکاح کرے تو اوسکو ایک طلاق کا اختیار رہیگا **ف** اور ابو حنیفہ کے نزدیک پہلے
شوہر سے تین طلاق کا اختیار ہوگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک اسمین کچھ اختلاف نہیں ہے **عن** ثَابِتٍ
الْاَحْنَفِ اَنَّهُ تَزَوَّجَ اُمَّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَدَعَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ فَجِئْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا سِيَاطٌ مَوْضُوعَةٌ وَاِذَا قَيْدَانِ
مِنْ حَدِيدٍ وَعَبْدَانِ لَهُ قَدْ اَجْلَسَهُمَا فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا وَاِلَّا وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ فَعَلْتُ بِكَ كَذَا
كَذَا قَالَ فَقُلْتُ هِيَ الطَّلَاقُ اَلْفًا قَالَ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَاَدْرَكْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ
فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَاْنِي فَتَغَيَّظَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ وَاِنَّهَا لَمْ تَحْرُمْ
عَلَيْكَ فَارْجِعْ اِلٰى اَهْلِكَ قَالَ فَلَمْ تُقْرِرْنِي نَفْسِي حَتّٰى اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ
اَمِيرٌ عَلَيْهَا فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَاْنِي وَبِالَّذِي قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ الزُّبَيْرِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْكَ فَارْجِعْ اِلٰى اَهْلِكَ وَكَتَبَ اِلٰى جَابِرِ بْنِ الْاَسْوَدِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ اَمِيرُ
الْمَدِينَةِ يَاْمُرُهُ اَنْ يُعَاقِبَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَنْ يُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ اَهْلِي قَالَ فَقَدِمْتُ
الْمَدِينَةَ فَجَهَّزَتْ صَفِيَّةُ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ امْرَاَتِي حَتّٰى اَدْخَلَتْهَا عَلَيَّ بِعِلْمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
ثُمَّ دَعَوْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمَ عُرْسِي لِوَلِيمَتِي فَجَاءَنِي **ترجمہ** ثابت احنف نے نکاح کیا عبد الرحمن
بن زید بن خطاب کی ام ولد سے انکو بلایا عبد اللہ نے جو بیٹے تھے عبد الرحمان بن زید بن خطاب کے ثابت نے
کہا میں انکے پاس گیا دیکھا تو کوڑے رکھے ہوئے ہیں اور دو بیڑیاں لوہے کی رکھی ہوئی ہیں اور دو غلام

بہی حاضر ہین عبداللہ نے مجہہ سے کہا تو طلاق دیدے اوس ام ولد کو نہین تو مین تیرے ساتہہ ایسا ایسا کرونگا
ف یعنے سخت سزا دونگا اور مارونگا **ف** مین نے کہا ایسا ہے تو مینے ہزار طلاق اوسکو دیے
جب مین انکے پاس سے نکلا تو مکہ کی راستے مین عبداللہ بن عمر مجہہ کو ملے مینے اون سے ذکر کیا وہ غصے
ہوے اور کہا یہ طلاق نہین ہے اور وہ ام ولد تیرے اوپر حرام نہین ہے تو جا اپنے گہر مین ثابت نے کہا مجہکو
تسکین نہ ہوئی یہانتک کہ مین مکہ مین عبداللہ بن زبیر کے پاس آیا اور وہ حاکم تہے ان دنون مین مکہ کے مین نے
اون سے یہ قصہ بیان کیا اور عبداللہ بن عمر نے جو کہا تہا وہ بہی ذکر کیا عبداللہ بن زبیر نے کہا بیشک وہ عورت
تجہہ پر حرام نہین ہوئی تو اپنی بی بی پاس جا اور جابر بن اسود زہری جو حاکم تہے مدینہ کے اونکو لکہا کہ عبداللہ
بن عبدالرحمن کو سزا دو اور اون کی بی بی کو اونکے حوالے کردو ثابت کہتے ہین مین مدینہ مین آیا تو عبداللہ بن
عمر کی بی بی صفیہ نے میری عورت کو بنا سنوار کر میرے پاس بہیجا عبداللہ بن عمر کی اطلاع سے پہر مینے ولیمے
کی دعوت کی اور عبداللہ بن عمر کو بلایا وہ دعوت مین آئے **ف** مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما
کا مذہب یہی ہے کہ زبردستی سے طلاق نہین پڑتی اور ابوحنیفہ کے نزدیک پڑجاتی ہے **عن** عَبْدِ اللهِ
ابْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَرَءَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ
ترجمہ عبداللہ بن دینار نے کہا مینے عبداللہ بن عمر کو سنا یون پڑہتے تہے یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوہن
لقبل عدتہن اے نبی جب تم طلاق دو اپنی عورتون کو تو طلاق دو انکو انکی عدت کے استقبال مین کہا ایک
نے مطلب اسکا یہ ہے کہ ہر طہر مین ایک طلاق دے **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ
اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ ارْتَجَعَهَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا كَانَ ذٰلِكَ لَهٗ وَاِنْ طَلَّقَهَا اَلْفَ مَرَّةٍ فَعَمَدَ
رَجُلٌ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَطَلَّقَهَا حَتّٰى اِذَا شَارَفَتِ انْقِضَاءَ عِدَّتِهَا رَاجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا ثُمَّ قَالَ وَاللهِ لَا اٰوِيْكِ
اِلَيَّ وَلَا تَحِلِّيْنَ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ فَاسْتَقْبَلَ
النَّاسُ الطَّلَاقَ جَدِيْدًا مِّنْ يَوْمَئِذٍ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ طَلَّقَ اَوْ لَمْ يُطَلِّقْ ترجمہ عروہ بن زبیر کہتے تہے
پہلے یہ دستور تہا کہ مرد اپنی عورت کو طلاق دیتا جب عدت گذرنے لگتی رجعت کرلیتا ایسا ہی ہمیشہ کیا
کرتا اگرچہ ہزار مرتبہ طلاق دے ایک شخص نے اپنی عورت کے ساتہہ ایسا ہی کیا اوسکو طلاق دی جب عدت گزرنے
لگے رجعت کرلے پہر طلاق دی اور کہا قسم خدا کی نہ مین تجہے اپنے ساتہہ ملاؤنگا نہ اور کسی سے ملنے دونگا جب
اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری طلاق دو بار ہے پہر یا تو رکہہ لے موافق دستور کے یا رخصت کرے موافق دستور
کے اوس دن سے لوگون نے نئے سرے سے طلاق شروع کی جنہون نے طلاق دی تہی اور جنہون نے ندی تہی
سب نے **عن** ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيْلِيِّ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ يُرَاجِعُهَا وَلَا حَاجَةَ لَهٗ بِهَا وَلَا يُرِيْدُ

اِمْسَاکُهَا کَیْمَا یُطَوِّلَ بِذٰلِکَ عَلَیْهَا الْعِدَّۃَ لِیُضَارَّهَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تُمْسِکُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ یَعِظُهُمُ اللّٰہُ بِذٰلِکَ ترجمہ ثور بن زید دیلی سے روایت ہے کہ اگلے زمانہ مین لوگ طلاق دیتے تھے اپنی عورتون کو پہر رجعت کر لیتے تھے اور انکے رکھنے کی نیت نہ ہوتی تھی تاکہ عدۃ اون کی بڑہجاوے اور انکو ضرر پہونچے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ست روک رکھو عورتون کو ضرر پہونچانے کے لیے جو ایسا کریگا اوسنے اپنے نفس پر ظلم کیا نصیحت کرتا ہے پروردگار لوگون کو **عَنْ** مَالِکٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ وَسُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ سُئِلَا عَنْ طَلَاقِ السَّکْرَانِ فَقَالَا اِذَا طَلَّقَ السَّکْرَانُ جَازَ طَلَاقُهٗ وَاِنْ قَتَلَ قُتِلَ ترجمہ سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا کہ جو شخص نشے مین مست ہو اور طلاق دیوے اوسکا کیا حکم ہے دونون نے کہا کہ طلاق پڑجاوے گی اور اگر وہ نشے مین کسی کو مار ڈالے گا مارا جاویگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **عَنْ** مَالِکٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا لَمْ یَجِدِ الرَّجُلُ مَا یُنْفِقُ عَلَی امْرَاَتِهٖ فُرِّقَ بَیْنَهُمَا ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تھے جب خاوند جورو کو نان ونفقہ نہ دے سکے تو تفریق کردیجاوے گی کہا مالک نے مینے اپنے شہر کے عالمون کو اسیپر پایا **ف** شافعی کا بھی یہی قول ہے مگر ابوحنیفہ کے نزدیک تفریق نہ ہوگی بلکہ جورو کو حکم دیا جاوے گا کہ خاوند کے نام سے قرض لیکر کہاوے

عِدَّۃُ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا کَانَتْ حَامِلًا

جب حاملہ عورت کا خاوند مرجاوے اوسکی عدت کا بیان **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ هُرَیْرَۃَ عَنِ الْمَرْاَۃِ الْحَامِلِ یُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَیْنِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ اِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَدَخَلَ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَلَدَتْ سُبَیْعَۃُ الْاَسْلَمِیَّۃُ بَعْدَ وَفَاۃِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْاٰخَرُ کَهْلٌ فَحَطَّتْ اِلَی الشَّابِّ فَقَالَ الْکَهْلُ لَمْ تَحِلِّیْ بَعْدُ وَکَانَ اَهْلُهَا غُیَّبًا وَرَجَا اِذَا جَاءَ اَهْلُهَا اَنْ یُّؤْثِرُوْهُ بِهَا فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ لَهٗ ذٰلِکَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْکِحِیْ مَنْ شِئْتِ ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس اور ابوہریرہ سے سوال ہوا کہ حاملہ عورت کا خاوند اگر مرجاوے تو وہ کس حساب سے عدت کرے **ف** یعنے چار مہینے دس دن تک عدت کرے یا وضع حمل تک انتظار کرے **ت** ابن عباس نے کہا کہ دونون عدتون مین سے جو عدت دور ہو اوسکو اختیار کرے **ف** یعنے اگر وضع حمل کے ایام قریب ہوں اور چار مہینے دس دن گذرنے مین عرصہ ہو تو چار مہینے دس دن اختیار کرے اگر وضع حمل مین چار مہینے دس دن سے بھی زیادہ دیر ہو تو وضع حمل تک انتظار کرے **ت** اور ابوہریرہ نے کہا وضع حمل تک انتظار کرے پہر ابو سلمہ

حضرت ام سلمہ پاس گئی اور انسے جا کر پوچھا اونہون نے کہا کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے خاوند کے مرنے کے بعد پندرہ دن جنے پہر دو شخصون نے اوسکو پیام بہیجا ایک جوان تہا اور دوسرا ادہیڑ وہ جوان کی طرف مائل ہوئی ادہیڑ نے کہا تیری عدت ہی ابہی نہین گذری کیونکہ خیال ہو کہ اوسکے عزیز وہان نہ تہے جب وہ آوین گے تو شاید اس عورت کو میری طرف مائل کردین پہر سبیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا تیری عدت گذر گئی تو جس سے چاہے نکاح کرے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَۃِ یُتَوَفّٰی عَنْہَا زَوْجُہَا وَہِیَ حَامِلٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ اِذَا وَضَعَتْ حَمْلَہَا فَقَدْ حَلَّتْ فَاَخْبَرَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ کَانَ عِنْدَہٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَوْ وَضَعَتْ وَزَوْجُہَا عَلٰی سَرِیْرِہٖ لَمْ یُدْفَنْ بَعْدُ لَحَلَّتْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے سوال ہوا کہ اگر عورت حاملہ کا خاوند مرجاوے تو اوسکی عدت کیا ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا جب وہ جنے اوسکی عدت پوری ہوگئی اتنے مین ایک شخص انصاری نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا اگر خاوند کا جنازہ تخت پر رکہا ہو اور اسکی عورت جنے تو اوسکی عدت گذر جاویگی **عن** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ اَنَّ سُبَیْعَۃَ الْاَسْلَمِیَّۃَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاۃِ زَوْجِہَا بِلَیَالٍ فَقَالَ لَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْکِحِیْ مَنْ شِئْتِ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہو کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے خاوند کے مرنے کے بعد چند روز جنی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اب تیری عدت گذر گئی جس سے چاہے نکاح کرے **عن** سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا سَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اخْتَلَفَا فِی الْمَرْاَۃِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاۃِ زَوْجِہَا بِلَیَالٍ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ اِذَا وَضَعَتْ مَا فِیْ بَطْنِہَا فَقَدْ حَلَّتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَیْنِ فَجَاءَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ فَقَالَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِیْ یَعْنِیْ اَبَا سَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوْا کُرَیْبًا مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُہَا عَنْ ذٰلِکَ فَجَاءَہُمْ فَاَخْبَرَہُمْ اَنَّہَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَیْعَۃُ الْاَسْلَمِیَّۃُ بَعْدَ وَفَاۃِ زَوْجِہَا بِلَیَالٍ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْکِحِیْ مَنْ شِئْتِ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن عباس اور ابو سلمہ بن عبد الرحمان نے اختلاف کیا اوس عورت کی عدت مین جو چند روز بعد اپنے خاوند کے مرنیکے جنے ابو سلمہ نے کہا جب وہ جنے تو اوسکی عدت گزر گئی اور عبد اللہ بن عباس نے کہا نہین دونون عدتون مین جو دور ہو وہان تک انتظار کرے اتنے مین حضرت ابو ہریرہ آئے اونہون نے کہا کہ مین اپنے بہائی ابو سلمہ کے ساتہ ہون پہر ان سب لوگون نے کریب کو جو عبد اللہ بن عباس کے مولے تہے بہیجا حضرت ام سلمہ پاس اس مسئلہ کو پوچہنے کے واسطے اونہون نے کہا کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے خاوند کے مرنے کے بعد چند روز کے جنی جب آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا تو حلال ہوگئی جس سے چاہے نکاح کرے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور ہمارے شہر کے عالم اسی مذہب پر ہین **مُقَامُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي بَيْتِهَا حَتَّى تَحِلَّ** جس عورت کا خاوند مرجاوے اسکو عدت تک اوسی گہر مین رہنے کا بیان **عَنْ** زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِطَرَفِ الْقَدُومِ أَدْرَكَهُمْ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فِي بَنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ نَادَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ بِي فَنُودِيتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ **ترجمہ** زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان جو بہن ہین ابو سعید خدری کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور پوچھا کہ مجھے اپنے لوگون مین جانے کی اجازت ہے کیونکہ میرے خاوند کے چند غلام بہاگ گئے تہے وہ انکے ڈہونڈہنے کو نکلے جب قدوم (ایک مقام ہے مدینہ سے سات میل پر) مین پہونچی وہان غلامون کو پایا مگر غلامون نے میرے خاوند کو مار ڈالا اور میرا خاوند میرے لیے نہ کوئی مکان ذات کا چہوڑ گیا ہے نہ کچہ خرچ دے گیا ہے اگر آپ کہیے تو مین اپنے کنبے والون مین چلی جاؤن آپنے فرمایا چلی جا جب مین لوٹ کر چلی حجرہ کے باہر نہین پہونچی تہی کہ پہر آپنے پکارا یا کسی اور نے آپکے کہنے سے پکارا اور مجہہ سے پوچہا تونے کیا کہا تہا مینے پہر سارا قصہ بیان کیا آپنے فرمایا اسی گہر مین رہ یہانتک کہ عدۃ پوری ہوئے اسی گہر مین عدت کی چار مہینے دس دن تک جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے انہون نے مجہسے یہ مسئلہ پوچہوا بہیجا اور اسیکے موافق حکم کیا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَاءِ يَمْنَعُهُنَّ الْحَجَّ **ترجمہ** سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب ان عورتون کو جو خاوند کے مرنے سے عدت مین ہوتی تہین بیدا سے پہیر دیتے تہے حج کو نہ جانے دیتے تہے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ خَبَّابٍ تُوُفِّيَ وَإِنَّ امْرَأَتَهُ جَاءَتْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَتْ لَهُ وَفَاةَ زَوْجِهَا وَذَكَرَتْ لَهُ حَرْثًا لَهُمْ بِقَنَاةٍ وَسَأَلَتْهُ هَلْ يَصْلُحُ لَهَا أَنْ تَبِيتَ فِيهِ فَنَهَاهَا عَنْ ذَلِكَ فَكَانَتْ تَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ سَحَرًا فَتُصْبِحُ فِي حَرْثِهِمْ

فَظَلَّ فِيهِ يَوْمَهَا ثُمَّ تَدْخُلُ الْمَدِينَةَ إِذَا أَمْسَتْ فَتَبِيتُ فِي بَيْتِهَا ترجمہ سائب بن خباب کا انتقال ہوگیا اونکی بی بی عبد اللہ بن عمر پاس آئین اور اپنے خاوند کا مرنا بیان کیا اور کہا کہ میری کچھ کھیتی ہے چاہی اگر آپ اجازت دیجئے تو مین وہان شب کو رہا کرون انہون نے اسکو منع کیا تو وہ مدینہ سے صبح کو جاتین دن بہر اپنی کھیت مین رہتین اور سارا دن وہان کاٹتین شام کو پہر مدینہ مین آجاتین اور رات بہر اپنے گھر مین بسر کرتین عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمَرْأَةِ الْبَدَوِيَّةِ يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنَّهَا تَنْتَوِي حَيْثُ انْتَوَى أَهْلُهَا ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے ان کے باپ عروہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تہے کہ جو لوگ جنگل مین اکرتے ہین اگر ان مین سے کسی کا خاوند مرجاوے تو وہ اپنے لوگون کے ساتھہ رہے جہان وہ اتریں وہان وہ بہی اترے (عذر کی وجہ سے) عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا تَبِيتُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَا الْمَبْتُوتَةُ إِلَّا فِي بَيْتِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جس عورت کا خاوند مرجاوے یا طلاق دیدیوے وہ رات کو اپنے گھر مین ہی رہے (عدت تک) عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تُوُفِّيَ سَيِّدُهَا جب ام ولد کا مالک مرجاوے اوسکی عدت کا بیان عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَقُولُ إِنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ فَرَّقَ بَيْنَ رِجَالٍ وَبَيْنَ نِسَائِهِمْ وَكُنَّ أُمَّهَاتِ أَوْلَادِ رِجَالٍ هَلَكُوا فَتَزَوَّجُوهُنَّ بَعْدَ حَيْضَةٍ أَوْ حَيْضَتَيْنِ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمْ حَتَّى يَعْتَدِدْنَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سُبْحَانَ اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا مَا هُنَّ مِنَ الْأَزْوَاجِ ترجمہ قاسم بن محمد کہتے تہے کہ یزید بن عبد الملک نے تفریق کردی درمیان مین مردون کے اور ان عورتون کے جو ام ولد تہین لوگون کی اور انکے سولے مرگئے تہے اونہون نے ایک حیض یا دو حیض کے بعد نکاح کرلیے تہے اور حکم دیا چار مہینے دس دن عدت کرنیکو تب قاسم بن محمد نے کہا سبحان اللہ اللہ فرماتا ہے جو لوگ تم مین سے مرجاوین اور بیبیان چہوڑ جاوین وہ چار مہینے دس دن عدت کرین اور ام ولد بیبیون مین داخل نہین **ف** قاسم بن محمد نے یزید بن عبد الملک پر انکار کیا اس بات سے کہ اونہون نے ام ولد کی عدت کو چار مہینے دس دن قرار دیا حالانکہ ام ولد بیبیون مین داخل نہین ہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ عِدَّةُ أُمِّ وَلَدٍ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا حَيْضَةٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا ام ولد کا مولی جب مرجاوے تو ایک حیض تک عدت کرے عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تُوُفِّيَ سَيِّدُهَا حَيْضَةٌ ترجمہ قاسم بن محمد کہتے تہے ام ولد کا مولے جب مرجاوے تو ایک حیض تک عدت کرے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہا مالک نے اگر اس ام ولد کو حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے تک عدت کرے عِدَّةُ الْأَمَةِ إِذَا تُوُفِّيَ سَيِّدُهَا أَوْ زَوْجُهَا لونڈی کا جب مولی یا خاوند مرجاوے اوسکی عدت کا بیان عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَا يَقُولَانِ عِدَّةُ الْأَمَةِ إِذَا هَلَكَ عَنْهَا زَوْجُهَا شَهْرَانِ وَخَمْسُ لَيَالٍ ترجمہ سعید

بن المسیب اور سلیمان بن یسار کہتے تھے لونڈی کا خاوند جب مرجاوے تو عدت اوسکی دو مہینے پانچ دن ہے عن
ابن شہاب مثل ذلک ترجمہ ابن شہاب نے بھی ایسا ہی کہا ہے کہا مالک نے جو غلام لونڈی کو طلاق رجعی دیوے
پھر مرجاوے اور اسکی عورت عدت مین ہو تو اب دو مہینے پانچ دن تک عدت کرے - اگر وہ لونڈی آزاد ہو جاوے اور
اپنے خاوند سے جدا ہونا نہ چاہے یہانتک کہ خاوند اسکا عدت مین مرجاوے تو اب وہ لونڈی مثل آزاد عورت
کے چار مہینے دس دن تک عدت کرے کیونکہ عدت وفات کی بعد آزادی کے اوسپر لازم ہوئی تو مثل آزاد عورت
کے کرنا چاہیے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے ما جاء فی العزل عزل کے بیان مین ف انزال کے وقت
ذکر کو باہر نکال لینا اور باہر منزل ہونا اسکا نام عزل ہے عن ابن محیریز انہ قال دخلت المسجد فرایت
ابا سعید الخدری فجلست الیہ فسألتہ عن العزل فقال ابو سعید الخدری خرجنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ بنی المصطلق فاصبنا سبیا من سبی العرب فاشتہینا النساء واشتدت
علینا العزبۃ واحببنا الفداء فاردنا ان نعزل فقلنا نعزل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین
اظہرنا قبل ان نسالہ فسألناہ عن ذلک فقال ما علیکم ان لا تفعلوا ما من نسمۃ کائنۃ الی یوم
القیمۃ الا وھی کائنۃ ترجمہ ابن محیریز سے روایت ہے کہ مین مسجد مین گیا ابو سعید خدری کو بیٹھے دیکھا مین
پوچھا عزل درست ہے اونھون نے کہا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی المصطلق مین گئے وہان
عورتین کافرون کی قید ہوئین ہم لوگون کو شہوت ہوئی اور مجردی دشوار گذری اور یہ بھی ہم چاہتے تھے
کہ اون عورتون کو بیچ کر روپیہ حاصل کرین اسلیے ہمنے چاہا کہ عزل کرین ف کیونکہ اگر عزل نہ کرینگے تو
حمل کا خوف ہے اور جب حمل ہو جاویگا تو بیچنا مشکل ہوگا ف پھر ہمنے یہ سوچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم موجود ہین بغیر اونسے پوچھے کیونکر عزل کرین اسلیے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا عزل کرنے مین کچھ قباحت
نہین کیونکہ جس جان کا پیدا کرنا اللہ کو منظور ہے وہ خواہ نخواہ پیدا ہوگی قیامت تک ف بعض علما نے عزل
کو جائز رکھا ہے بعضون نے مکروہ مگر ترک اوسکا بہتر ہے عن سعد بن ابی وقاص انہ کان یعزل
ترجمہ سعد بن ابی وقاص عزل کرتے تھے عن ام ولد لابی ایوب الانصاری انہ کان یعزل ترجمہ
ابو ایوب انصاری عزل کرتے تھے عن عبد اللہ بن عمر انہ کان لا یعزل وکان یکرہ العزل ترجمہ عبد اللہ
بن عمر عزل نہین کرتے تھے اور مکروہ جانتے تھے عزل کو عن الحجاج بن عمرو بن غزیۃ انہ کان جالسا
عند زید بن ثابت فجاءہ ابن فہد رجل من اھل الیمن فقال یا ابا سعید ان عندی جواری
لیس نسائی اللاتی کن اعجب الی منھن ولیس کلھن یعجبنی ان تحمل منی افاعزل فقال زید
افتہ یا حجاج فقلت یغفر اللہ لک انما نجلس عندک لنتعلم منک قال افتہ یا حجاج قال

قال فقلت هو حرث لك ان شئت سقيته وان شئت اعطشته قال وكنت اسمع ذلك من زيد فقال
زيد صدق ترجمہ حجاج بن عمرو بن غزیہ زید بن ثابت پاس بیٹھے تھے اتنے میں ابن فہد ایک شخص یمن کا رہنے
والا آیا اور کہا ای ابا سعید (کنیت ہے زید بن ثابت کی) میرے پاس چند لونڈیاں ہیں جو میری بیبیوں سے بہتر
ہیں مگر میں نہیں چاہتا کہ وہ سب حاملہ ہوجاویں کیا میں ان سے عزل کروں زید نے حجاج سے کہا مسئلہ بتاؤ حجاج
نے کہا اللہ تمہیں بخشے ہم تو تمہارے پاس علم سیکھنے کو آتے ہیں زید نے کہا بتاؤ حجاج نے کہا وہ تیری کھیتیاں
ہیں تیرا جی چاہے انہیں پانی پہونچا یا جی چاہے سوکھا رکھ فقط یعنی چاہے ان سے جماع کر اور نطفہ ٹہیرنے
دے چاہے عزل کر اور نطفہ ٹہیرنے دے فقط میں ایسا ہی سنا کرتا تھا زید سے زید نے کہا سچ بولا عن
رجل يقال له ذفيف انه قال سئل ابن عباس عن العزل فدعا جارية له فقال اخبريهم فكانها
استحيت فقال هو ذلك اما انا فافعله يعني انه يعزل ترجمہ ذفیف سے روایت ہے کہ ابن عباس سے سوال
ہوا عزل کا انہوں نے اپنی ایک لونڈی کو طلب کیا اور کہا ان کو بتا دے اوس نے شرم کی عبد اللہ ابن
عباس نے کہا دیکھو ایسا ہی حکم ہے میں تو عزل کیا کرتا ہوں کہا مالک نے آزاد عورت سے عزل کرنا بغیر اوسکی
اجازت کے درست نہیں اور اپنی لونڈی سے بغیر اوسکی اجازت کے درست ہے اور پرائی لونڈی سے اوسکے مالک
کی اجازت لینا ضرور ہے ما جاء في الاحداد سوگ کا بیان عن حميد بن نافع عن زينب بنت
ابي سلمة انها اخبرته هذه الاحاديث الثلثة قالت زينب دخلت على ام حبيبة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم حين توفي ابوها ابو سفيان بن حرب فدعت ام حبيبة بطيب فيه صفرة خلوق
او غيره فدهنت به جارية ثم مست بعارضيها ثم قالت والله ما لي بالطيب من حاجة غير
اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل لامراة تؤمن بالله واليوم الاخر ان تحد على
ميت فوق ثلث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زينب ثم دخلت على زينب بنت
جحش زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين توفي اخوها فدعت بطيب فمست منه ثم قالت و
الله ما لي بالطيب حاجة غير اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر يقول لا يحل لامراة
تؤمن بالله واليوم الاخر تحد على ميت فوق ثلث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا قالت
زينب وسمعت امي ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول جاءت امراة الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابنتي توفي عنها زوجها وقد اشتكت عينيها افتكحلهما فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا مرتين او ثلثا كل ذلك يقول لا ثم قال انما هي اربعة اشهر وعشرا
وقد كانت احداكن في الجاهلية ترمي بالبعرة على راس الحول قال حميد فقلت لزينب وما ترمي بالبعرة

سوگ کا بیان

عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَیْنَبُ کَانَتِ الْمَرْاَۃُ اِذَا تُوُفِّیَ عَنْھَا زَوْجُھَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِیَابِھَا وَلَمْ تَمَسَّ
طِیْبًا وَلَا شَیْئًا حَتّٰی تَمُرَّ بِھَا سَنَۃٌ ثُمَّ تُؤْتٰی بِدَابَّۃٍ حِمَارٍ اَوْ شَاۃٍ اَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِہٖ فَقَلَّ مَا تَفْتَضُّ بِشَیْءٍ اِلَّا مَاتَ
ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰی بَعَرَۃً فَتَرْمِیْ بِھَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طِیْبٍ وَغَیْرِہٖ **ترجمہ** حمید بن رافع سے روایت ہی کہ
زینب بنت ابی سلمہ نے تین حدیثیں اونسے بیان کین ایک تو یہ کہ مین ام حبیبہ کے پاس گئی جو بی بی تہین آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی جب اونکے باپ ابو سفیان بن حرب مرے تہے تو ام حبیبہ نے خوشبو منگوائی جس مین زردی ملی ہوئی تہی
وہ خوشبو ایک لونڈی کی لگا کر اپنے گلے پر لگالی اور کہا قسم خدا کی مجہے خوشبو کی احتیاج نہین مگر مینے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تہے جو عورت ایمان لاوے اللہ پر اور پچہلے دن پر اوسکو درست نہین کہ کسی مردے
پر تین رات سے زیادہ سوگ کرے سوا خاوند کے کہ اوسپر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے **دوسری حدیث**
یہ ہے کہ زینب نے کہا مین زینب بنت جحش پاس جو بی بی تہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گئی جب انکے بہائی مر گئے
تہے اونہون نے خوشبو منگا کر لگائی اور کہا قسم خدا کی مجہے خوشبو کی حاجت نہین مگر مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تہے جو عورت ایمان لاوے اللہ پر اور پچہلے دن پر اوسکو درست نہیں کہ سوگ کرے کسی مردے
پر تین روز سے زیادہ مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے **تیسری حدیث** یہ ہی کہ زینب نے کہا مین اپنی مان
ام سلمہ پاس گئی۔ جو بی بی تہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اونہون نے کہا ایک عورت آئی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا اور اوسکی آنکہین دُکہتی ہین اگر فرمایئے تو سرمہ
لگا دون آپنے فرمایا نہین نہین دو بار یا تین بار بلکہ چار مہینے دس دن تک پرہیز کرنا ضرور ہے اور جاہلیت
مین ایک سال تک پرہیز کرتی تہے جب سال ختم ہوتا تو اونٹ کی مینگنی پہینکتے تہے حمید نے کہا مین نے زینب
سے پوچہا اونٹ کی مینگنی پہینکنے سے کیا مطلب ہے اونہون نے کہا زمانہ جاہلیت مین جب عورت کا خاوند
مر جاتا تو ایک کہنڈر مین چلی جاتی اور برے سے برے کپڑے پہن لیتی پہر ایک سال تک خوشبو وغیرہ کچہ نہ لگاتی
بعد ایک سال کے ایک جانور لاتے گدہا یا بکری یا کوئی پرندہ اوسکو اپنے بدن پر ملتی اکثر وہ جانور مر جاتا بعد اسکے
باہر نکلتی تو ایک اونٹ کی مینگنی اوسکو دیتے اوسکو پہینک کر پہر اختیار ہوتا چاہے خوشبو لگاوے یا اور کوئی کام
کرے **عَنْ** عَائِشَۃَ وَحَفْصَۃَ زَوْجَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ اور حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت ایمان لاوے اللہ پر اور پچہلے دن پر اوسکو درست نہین سوگ کرنا کسی مردے پر
تین راتون سے زیادہ مگر خاوند پر **عَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

لِامْرَأَةٍ حَادٍّ عَلَى زَوْجِهَا اشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ مِنْهَا اكْتَحِلِي بِكُحْلِ الْجِلَاءِ بِاللَّيْلِ وَامْسَحِيهِ بِالنَّهَارِ ترجمہ حضرت ام سلمہ نے ایک عورت سے کہا جو سوگ مین تھی اپنے خاوند کے اور اسکی آنکھ دکھتی تھی رات کو وہ سرمہ لگا لے جس سے آنکھ روشن ہو اور دن کو پونچھ ڈال عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ فِي الْمَرْاَةِ يُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا خَشِيَتْ فِي بَصَرِهَا مِنْ رَمَدٍ بِهَا اَوْ شَكْوٰى اَصَابَهَا اَنَّهَا تَكْتَحِلُ وَتَتَدَاوٰى بِدَوَاءٍ اَوْ بِكُحْلٍ وَاِنْ كَانَ فِيهِ طِيبٌ ترجمہ سالم بن عبد اللہ اور سلیمان بن یسار کہتے تھے جس عورت کا خاوند مر جاوے اور اسکو اپنی جان کے آشوب کے یا کسی اور دکھ کی شکایت ہو وہ سرمہ لگاوے اور دوا کرے اگرچہ اسمین خوشبو ہو کہا مالک نے جب ضرورت ہو تو اللہ جل جلالہ کا دین آسان ہے عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ اَنَّهَا اشْتَكَتْ عَيْنَهَا وَهِيَ حَادٌّ عَلٰى زَوْجِهَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتّٰى كَادَتْ عَيْنَاهَا تَرْمَصَانِ ترجمہ صفیہ بنت ابی عبید اپنے خاوند کے سوگ مین تھین یعنے عبد اللہ بن عمر کے اونھون نے سرمہ نہ لگایا اور انکی آنکھین دکھتی تھین یہانتک کہ چیپڑ آنے لگا کہا مالک نے جس عورت کا خاوند مر جاوے وہ تیل زیتون کا یا تل کا جس مین خوشبو نہ ہو لگاوے کہا مالک نے جو عورت سوگ مین ہو اپنے خاوند کے وہ زیور کی قسم سے کچھ نہ پہنے نہ انگھوٹی نہ پازیب نہ اور زیور نہ رنگین کپڑا مگر جب سوٹا اور سخت ہو نہ رنگا ہوا کپڑا مگر سیاہ نہ کنگی کرے نہ کھلی ڈالے مگر بیری وغیرہ کے پتون سے بالون کو دھو سکتی ہے یا اور کسی چیز سے جس مین خوشبو نہ ہو عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَادٌّ عَلٰى اَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلَتْ عَلٰى عَيْنَيْهَا صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اُمَّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَاجْعَلِيهِ بِاللَّيْلِ وَامْسَحِيهِ بِالنَّهَارِ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ پاس گئے اور وہ سوگ مین تھین اپنے خاوند ابو سلمہ کے اونھون نے اپنی آنکھون پر ایلوا لگایا تھا آپنے پوچھا یہ کیا لگایا اے ام سلمہ اونھون نے کہا یہ ایلوا ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا رات کو لگایا کر اور دن کو پونچھ ڈالا کر۔ کہا مالک نے اگر عورت نابالغ ہو اوسکو حیض نہ آتا ہو وہ بھی مثل بالغہ کے سوگ کرے جب خاوند اسکا مر جاوے اور جن امور سے بالغہ کو پرہیز کرنا لازم ہے اون سے وہ بھی پرہیز کرے کہا مالک نے جب لونڈی کا خاوند مر جاوے وہ دو مہینے پانچ دن تک سوگ کرے کہا مالک نے جب ام ولد کا مولی مر جاوے یا لونڈی کا مولی مر جاوے تو وہ سوگ نکرے کیونکہ سوگ اون عورتون پر لازم ہے جو خاوند والیان ہون عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ تَجْمَعُ الْحَادُّ رَاْسَهَا بِالسِّدْرِ وَالزَّيْتِ ترجمہ حضرت بی بی ام سلمہ فرماتی تھین جو عورت سوگ مین ہو وہ اپنے سر کو بیری کے پتے سے دھو سکتی ہے اور زیتون کا تیل ڈال سکتی ہے الحمد للہ کتاب نکاح اور طلاق کی تمام ہوئی

كتاب الرضاع

کتاب رضاع کے بیان میں **ف** یعنے دودھ پلانے کے بیان میں بسم الله الرحمن الرحيم

رضاعة الصغير

بچے کو دودھ پلانیکا بیان **عن** عائشة ام المؤمنين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عندها وانها سمعت صوت رجل يستاذن في بيت حفصة قالت عائشة فقلت يا رسول الله هذا صوت رجل يستاذن في بيتك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اراه فلانا لعم حفصة من الرضاعة قالت عائشة يا رسول الله لو كان فلان حيا لعمها من الرضاعة دخل علي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم ان الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پاس تھے انکے گھر میں اتنے میں حضرت عائشہ نے ایک مرد کی آواز سنی جو حفصہ کے گھر میں جانیکی اجازت چاہتا تھا حضرت عائشہ بولیں یا رسول اللہ یہ کون شخص ہے جو آپکے گھر میں جانا چاہتا ہے آپنے فرمایا میں سمجھتا ہوں فلان شخص ہے حضرت حفصہ کے رضاعی چچا کا نام لیا جب حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ اگر میرا رضاعی چچا زندہ ہوتا تو کیا میرے سامنے آتا آپنے فرمایا ہاں رضاعت حرام کرتی ہے جیسے نسب حرام کرتا ہے **ف** یعنے جیسے نسبی باپ یا چچا یا بھائی محرم ہے اوس سے نکاح درست نہیں ایسا ہی رضاعی باپ یا چچا یا بھائی بھی محرم ہے **عن** عائشة ام المؤمنين انها قالت جاء عمي من الرضاعة يستاذن علي فابيت ان اذن له علي حتى اسال رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فسالته عن ذلك فقال انه عمك فاذني له قالت فقلت يا رسول الله انما ارضعتني المراة ولم يرضعني الرجل فقال انه عمك فليلج عليك قالت عائشة وذلك بعد ما ضرب علينا الحجاب وقالت عائشة يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا میرا چچا رضاعی میرے پاس آیا اور مجھسے اجازت مانگی اندر آنے کی میں نے کہا بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھے ہوئے اجازت ندونگی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میں نے پوچھا آپنے فرمایا وہ تیرا چچا ہے تو اجازت دے اوسکو آنے کی میں نے کہا یا رسول اللہ مجھکو تو عورت نے دودھ پلایا تھا نہ مرد نے آپنے فرمایا وہ تیرا چچا ہے بیشک تیرے پاس آویگا اور یہ گفتگو جب کی ہے کہ آیت حجاب اتر چکی تھی حضرت عائشہ نے کہا جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں **عن** عائشة ام المؤمنين انها اخبرته ان افلح اخا ابي القعيس جاء يستاذن عليها وهو عمها من الرضاعة بعد ما نزل الحجاب قالت فابيت ان اذن له علي فلما جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبرته بالذي صنعت فامرني ان اذن له علي **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا کہ میرا چچا رضاعی افلح میرے پاس آیا بعد اترنے آیت حجاب کے میں نے اوسکو اندر آنیکی اجازت ندی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے میں نے انسے بیان کیا آپنے فرمایا اسکو اجازت دو آنیکی **عن** عبد الله بن عباس انه كان يقول ما كان

فِي الْحَوْلَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ مَصَّةً وَاحِدَةً فَإِنَّهُ يُحَرِّمُ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس کہتے تھے دو برس کے اندر بچہ اگر ایک دفعہ بھی دودھ چوسے تو رضاعت کی حرمت ثابت ہو جاویگی **عن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَأَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا غُلَامًا وَأَرْضَعَتِ الْأُخْرَى جَارِيَةً فَقِيلَ لَهُ هَلْ يَتَزَوَّجُ الْغُلَامُ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ **ترجمہ** عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس سے سوال ہوا اگر ایک شخص کے دو بیبیاں ہوں اون میں سے ایک بی بی ایک لڑکے کو دودھ پلا دے اور دوسری بی بی ایک لڑکی کو کیا اوس لڑکے کا نکاح اوس لڑکی سے درست ہے جواب دیا نہیں درست ہے کیونکہ دونوں کا باپ ایک ہی ہے **عن** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا رَضَاعَةَ إِلَّا لِمَنْ أُرْضِعَ فِي الصِّغَرِ وَلَا رَضَاعَةَ لِكَبِيرٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے تھے رضاعت وہی ہے جو دو برس کے اندر ہو اسکے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی **ف** ائمہ اربعہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے مگر حضرت عائشہ کے نزدیک بڑے آدمی کو بھی دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرْسَلَتْ بِهِ وَهُوَ يَرْضَعُ إِلَى أُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ أَرْضِعِيهِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ سَالِمٌ فَأَرْضَعَتْنِي أُمُّ كُلْثُومٍ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ مَرِضَتْ فَلَمْ تُرْضِعْنِي غَيْرَ ثَلَاثِ رَضَعَاتٍ فَلَمْ أَكُنْ أَدْخُلُ عَلَى عَائِشَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ لَمْ تُتِمَّ لِي عَشْرَ رَضَعَاتٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ نے سالم بن عبداللہ کو جب وہ شیر خوار تھے اپنی بہن ام کلثوم پاس بھیجا اسلیے کہ دس بار انکو دودھ پلا دیں تو بغیر پردہ کے میرے سامنے آیا جایا کریں سالم نے کہا ام کلثوم نے مجھ کو تین بار دودھ پلایا بعد اوسکے میں بیمار ہو گیا اسلیے میں حضرت عائشہ کے سامنے نہیں جاتا تھا کیونکہ مینے ام کلثوم کا دس بار دودھ نہیں پیا تھا **ف** بعض علما کے نزدیک ایک یا دو مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی جب تک دس بار نہ پیوے اور بعضوں کے نزدیک جبتک پانچ بار نہ پیوے شافعی اور احمد کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک تھوڑا یا بہت دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے **عن** نَافِعٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرْسَلَتْ بِعَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ إِلَى أُخْتِهَا فَاطِمَةَ بِنْتِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تُرْضِعُهُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَهُوَ صَغِيرٌ يَرْضَعُ فَفَعَلَتْ فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا **ترجمہ** صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے کہ ام المومنین حفصہ نے عاصم بن عبداللہ بن سعد کو جب وہ شیر خوار تھے اپنی بہن فاطمہ بنت عمر بن خطاب پاس بھیجا تاکہ انکو دس مرتبہ دودھ پلاویں جب وہ بڑے ہو جاویں تو انکے سامنے ہوا کریں فاطمہ نے عاصم کو دودھ پلا دیا پھر عاصم جب بڑے ہوئے تو حضرت حفصہ ان کے سامنے ہوا کرتیں **عن** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ أَرْضَعَتْهُ أَخَوَاتُهَا وَ

بنات اخیها ولا یدخل علیها من ارضعته نساء اخوتها ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہی کہ حضرت عائشہ سامنے ہوتین اون لوگون کے جنکو دودہ پلایا تہا اونکی بہنون نے اور بہتیجیون نے اور نہین سامنے ہوتی تہین اون لوگون کے جنکو دودہ پلایا تہا اونکی بہاوجون نے **ف** شاید یہ حضرت عائشہ کا مذہب ہوگا کہ رضاعت کی حرمت عورت سے ثابت ہوتی ہے نہ مرد سے مگر جمہور علما کے نزدیک اگر بہاوج کا دودہ بہائی سے ہووے تو وہ لڑکا محرم ہوجاویگا کیونکہ یہ عورت اسکی بہوپہی ہوی **عن** ابراهیم بن عقبة انه سئل سعید بن المسیب عن الرضاعة فقال سعید کل ما کان فی الحولین وان کانت قطرة واحدة فهو یحرم وما کان بعد الحولین فانما هو طعام یاکله قال ابراهیم بن عقبة ثم سالت عروة بن الزبیر فقال مثل ما قال سعید ابن المسیب ترجمہ ابراہیم بن عقبہ نے سعید بن المسیب سے پوچہا رضاعة کا حکم سعید نے کہا جو رضاعت دو برس کے اندر ہو اوس سے حرمت ثابت ہوجاویگی اگرچہ ایک قطرہ ہو اور جو بعد دو برس کے ہو اوس سے حرمت ثابت نہ ہوگی بلکہ وہ مثل اور کہانون کے ہے ابراہیم نے کہا پہر مینے عروہ بن زبیر سے پوچہا اونہون نے بہی ایسا ہی کہا **عن** یحیی بن سعید انه قال سمعت سعید بن المسیب یقول لا رضاعة الا ما کان فی المهد والا ما انبت اللحم والدم ترجمہ یحیے بن سعید نے کہا سعید بن المسیب کہتے تہے رضاعت وہی ہے جو بچپنے مین ہو جب بچہ جہولی مین رہتا ہو اور اس رضاعت سے خون اور گوشت بڑہے **عن** ابن شهاب انه کان یقول الرضاعة قلیلها وکثیرها تحرم والرضاعة من قبل الرجال تحرم ترجمہ ابن شہاب کہتے تہے رضاعت تہوڑی ہو یا بہت حرمت ثابت کردیتی ہے اور ضلعت دونون طرف سے حرمت ثابت کردیتی ہے کہا یحیے نے امام مالک کہتے تہے دو برس کے اندر رضاعت قلیل ہو یا کثیر حرمت ثابت کردیتی ہے اور بعد دو برس کے رضاعت سے حرمت ثابت نہین ہوتی بلکہ وہ مثل اور کہانون کے ہے

ما جاء فی الرضاعة بعد الکبر بڑے پن مین رضاعت کا بیان

عن ابن شهاب انه سئل عن رضاعة الکبیر فقال اخبرنی عروة بن الزبیر ان ابا حذیفة بن عتبة بن ربیعة وکان من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان قد شهد بدرا وکان تبنی سالما الذی کان یقال له سالم مولی ابی حذیفة کما تبنی رسول الله صلی الله علیه وسلم زید بن حارثة وانکح ابو حذیفة سالما وهو یری انه ابنه انکحه ابنة اخیه فاطمة بنت الولید بن عتبة بن ربیعة وهی یومئذ من المهاجرات الاول وهی یومئذ من افضل ایامی قریش فلما انزل الله تعالی فی کتابه فی زید بن حارثة ما انزل فقال ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله فان لم تعلموا آباءهم فاخوانکم فی الدین وموالیکم رد کل واحد تبنی من اولئک الی ابیه فان لم یعلم ابوه رد الی مولاه فجاءت سهلة بنت سهیل وهی امراة ابی حذیفة وهی من بنی عامر بن لوی الی رسول الله صلی الله علیه

وسلم فقالت یا رسول اللہ کنا نری سالما ولدا وکان یدخل علی وانا فضل ولیس لنا الا بیت واحد فماذا تری فی شانہ فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما بلغنا ارضعیہ خمس رضعات فیحرم بلبنھا وکانت تراہ ابنا من الرضاعۃ فاخذت بذلک عائشۃ ام المؤمنین فیمن کانت تحب ان یدخل علیھا من الرجال فکانت تامر اختھا ام کلثوم بنت ابی بکر الصدیق وبنات اخیھا ان یرضعن لھا من احبت ان یدخل علیھا من الرجال وابی سائر ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل علیھن بتلک الرضاعۃ احد من الناس وقلن لا واللہ ما نری الذی امر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سھلۃ بنت سھیل الا رخصۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رضاعۃ سالم وحدہ واللہ لا یدخل علینا بھذہ الرضاعۃ احد من الناس فعلی ھذا کان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رضاعۃ الکبیر ترجمہ ابن شہاب سے سوال ہوا کہ بڑے پن میں کوئی آدمی عورت کا دودھ پیے تو اس کا کیا حکم ہے اونہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن الزبیر نے بیان کیا کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اونہوں نے بیٹا بنایا تھا سالم کو تو سالم مولی کہلاتے تھے ابی حذیفہ کے جیسے زید کو بیٹا کیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابوحذیفہ نے سالم کا نکاح اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید سے کر دیا تھا جو پہلے ہجرت کرنے والوں میں تھی اور تمام قریش کی ثیبہ عورتوں میں افضل تھیں جب اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب میں اوتارا زید بن حارثہ کے حق میں کہ انکو اپنے باپ کا بیٹا کہو یہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک اگر اونکے باپ کا نام معلوم نہ ہو تو بھائی اور مولے سمجھو جتنے متبنے تھے سب اپنے باپوں کیطرف نسبت ہونے لگے اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا اپنے مالک کیطرف نسبت کیے جاتے تو سہلہ بنت سہیل ابوحذیفہ کی جورو جو بنی عامر بن لوی کی اولاد میں سے تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور کہا یا رسول اللہ ہم تو سالم کو اپنا بچہ سمجھتے تھے ہم ننگے کھلے ہوتے تھے وہ اندر چلا آتا تھا اب کیا کرنا چاہیے دوسرا گھر بھی ہمارے پاس نہیں ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو پانچ بار دودھ پلا دے تو وہ تیرا محرم ہو جاویگا پھر ابوحذیفہ کی جورو نے ایسا ہی کیا اور سالم کو اپنا رضاعی بیٹا سمجھنے لگی **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عورت کا دودھ حلال ہے علی الخصوص بیماری کی وجہ سے اگر کوئی دوا کے طور پر اوسکو پیئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بڑا آدمی بھی جب کسی عورت کا دودھ پی لے تو وہ اوسکی محرم ہو جاتی ہے مگر ائمہ اربعہ اور جمہور علما نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا اور کہتے ہیں کہ یہ حکم خاص تھا سہلہ کے لیے اور کو نہیں ہو سکتا اب اسمیں اختلاف ہے کہ سہلہ نے اپنی چھاتی سے سالم کو دودھ پلایا یا نچوڑ کر لیکن راجح یہی ہے کہ چھاتی سے پلایا اور ظاہر حدیث بھی اسی پر دال ہے واللہ اعلم **ف** حضرت ام المؤمنین

عائشہ اسی حدیث پر عمل کرتین تھین اور جس مرد کو چاہتین کہ اپنے پاس آیا جایا کرے تو اپنی بہن ام کلثوم کو حکم
کرتین اور اپنی بھتیجیون کو کہ اوس شخصکو اپنا دودہ پلادین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بی بیان اسکا
انکار کرتین تھین کہ بڑہ پن مین کوئی دودہ پیکر انکا محرم نہوجاوے اور انکے پاس آیا جایا کرے اور وہ یہ
کہتی تھین کہ یہ خاص حضرت تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سی سہلہ بنت سہیل کو قسم خدا کی ایسی رضاعت
کی وجہ سی ہمارا کوئی محرم نہین ہوسکتا ف عطا اور لیث اور بعض تابعین کا مذہب حضرت عائشہ کے موافق
ہے ابن المواز نے کہا اگر کوئی شخص اسحدیث پر عمل کرے اور ایسی رضاعت کی وجہ سے حجاب نکرے تو اوسپر
کچہ عیب نہین ہوسکتا اور اگر یہ حدیث خاص ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرما دیتے کہ یہ حکم تجہسے خاص
ہے اور کسی کو اسکا اختیار نہین مگر آپنے ایسا نہ کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم عام ہے ابن عربی نے کہا کہ
یہ حدیث صحیح ہے عبد اللہ بن صالح نے کہا کہ ایک عورت آئی لیث پاس اور کہا مین چاہتی ہون حج کو جاؤن مگر محرم
نہین ملتا آپنے فرمایا تو کسی بی بی پاس جا وہ تجہ کو دودہ پلا دیگی اوس بی بی کا خاوند تیرا باپ ہوجاوے گا
اوسکے ساتہ حج کر زرقانی نے کہا حجت لیث کی حدیث ہی حضرت عائشہ کی اور حضرت عائشہ اسی حدیث پر فتوی
دیتی تہین اور اعدل الاقوال اور اقوی المسالک اس باب مین وہی جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اختیار
کیا ہے اور اسیکو ابن القیم و قاضی شوکانی نے ترجیح دی ہے وہ یہ ہے کہ رضاع مین صغر شرط ہے مگر جس
مقام پر کہ حاجت داعی ہو جیسے رضاع اوس کبیر کا جو عورت کے پاس جانے سے پرہیز نہین کرسکتا ہے اور
عورت کا اس سے پردہ کرنا دشوار ہے جیسا کہ سالم کے لیے تہا اس حدیث سالم مخصص ہوگی واسطے عموم انما
الرضاعۃ من المجاعۃ ولا رضاع الا فی الحولین ولا رضاع الا ما فتق الامعاء وکان قبل الفطام ولا رضاع الا ما
انشر العظم وانبت اللحم کے اور اس تقدیر پر سب احادیث مین بخوبی توفیق ہوجاتی ہے اور تعسف جانبین سے
مندفع ہوجاتی ہے والتفصیل فی النیل ومسک الختام والروضۃ الندیہ من شاء فلیرجع الیہا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
دِیْنَارٍ اَنَّہٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَا مَعَہٗ عِنْدَ دَارِ الْقَضَاءِ یَسْاَلُہٗ عَنْ رَضَاعَۃِ الْکَبِیْرِ
فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّیْ کَانَتْ لِیْ وَلِیْدَۃٌ وَکُنْتُ اَطَاُھَا فَعَمَدَتْ
اِمْرَاَتِیْ اِلَیْہَا فَاَرْضَعَتْہَا فَدَخَلْتُ عَلَیْہَا فَقَالَتْ دُوْنَکَ فَقَدْ وَاللّٰہِ اَرْضَعْتُہَا فَقَالَ عُمَرُ اَوْجِعْہَا وَاْتِ
جَارِیَتَکَ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَۃُ رَضَاعَۃُ الصَّغِیْرِ ترجمہ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ ایک شخص عبد اللہ بن
عمر پاس آیا مین انکے ساتہ تہا دار القضا کے پاس پوچہنے لگا بڑے آدمی کی رضاعت کا کیا حکم ہے عبد اللہ
بن عمر نے کہا ایک شخص حضرت عمر پاس آیا بولا میری ایک لونڈی تہی اوس سے مین صحبت کیا کرتا تہا میری جورو نے
قصد اوسے دودہ پلا دیا جب مین اوسکے پاس جانے لگا بولی سن لے قسم خدا کی مین اسکو دودہ پلا چکی ہون

حضرت عمر نے فرمایا اپنی بی بی کو سزا دی اور اپنی لونڈی سے صحبت کر رضاعت چھوٹے پن مین ہوتی ہے نہ بڑے پن

مین عن یحیی بن سعید ان رجلا سال ابا موسی الاشعری فقال انی مصصت عن امراتی من ثدیھا لبنا فذھب فی بطنی فقال ابو موسی الاشعری لا اراھا الا قد حرمت علیک فقال عبد اللہ ابن مسعود انظر ما تفتی بہ الرجل فقال ابو موسی فما تقول انت فقال عبد اللہ بن مسعود لا رضاعۃ الا ما کان فی الحولین فقال ابو موسی لا تسالونی عن شیء ما کان ھذا الحبر بین اظھرکم

ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے ایک شخص نے ابو موسی اشعری سے کہا مین اپنی عورت کا دودھ چوس رہا تھا وہ میرے پیٹ مین چلا گیا ابو موسی نے کہا میرے نزدیک وہ عورت تجھ پر حرام ہوگئی عبد اللہ بن مسعود نے کہا دیکھو کیا مسئلہ بتاتے ہو اس شخص کو ابو موسی بولے اچھا تم کیا کہتے ہو عبد اللہ بن مسعود نے کہا رضاعت وہی ہے جو دو برس کے اندر ہو جب ابو موسی نے کہا مجھ سے کچھ مت پوچھا کرو جب تک یہ عالم تم مین موجود ہے یعنے عبد اللہ بن مسعود

جامع ما فی الرضاعۃ رضاعت کی مختلف حدیثون کا بیان

عن عائشۃ ام المؤمنین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ

ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رضاعت سے حرام ہوتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے عن جدامۃ بنت وھب الاسدیۃ تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لقد ھممت ان انھی عن الغیلۃ حتی ذکرت ان الروم وفارس یصنعون ذلک فلا یضر اولادھم شیئا ترجمہ جدامہ بنت وہب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے قصد کیا تھا کہ منع کردون جماع سے جب تک عورت اپنی بچے کو دودھ پلاوے پھر مجھے معلوم ہوا کہ روم اور فارس کے لوگ ایسا کیا کرتے ہین اور انکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت کان فیما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھن مما یقرا فی القرآن ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا پہلے قرآن شریف مین یہ اترا تھا کہ دس بار دودھ پلاوے تو حرمت ثابت ہوتی ہے پھر منسوخ ہوگیا اور پانچ بار پلانا ٹھہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور لوگ اوسکو قرآن مین پڑھتے تھے ف بعض لوگ پڑھتے ہونگے اور اسکے منسوخ التلاوۃ ہونے سے مطلع نہ ہونگے اگر یہ آیت ہوگی تو بھی تلاوت اوسکی منسوخ ہوگئی اب کلام اللہ مین نہین ہے کہا مالک نے اس حدیث پر عمل نہین ہے بلکہ قلیل اور کثیر رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے

کتاب العتق والولاء

ف رضاعت کی مختلف حدیثون کا بیان

کتاب عتق اور ولا کے بیان مین بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ **مَا جَآءَ فِیۡمَنۡ اَعۡتَقَ شِرۡکًا لَّہٗ فِیۡ عَبۡدٍ** جو شخص غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کرے **عَنۡ** عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنۡ اَعۡتَقَ شِرۡکًا لَّہٗ فِیۡ عَبۡدٍ فَکَانَ لَہٗ مَالٌ یَّبۡلُغُ ثَمَنَ الۡعَبۡدِ قُوِّمَ عَلَیۡہِ قِیۡمَۃَ الۡعَدۡلِ فَاُعۡطِیَ شُرَکَآءُہٗ حِصَصَہُمۡ وَعَتَقَ عَلَیۡہِ الۡعَبۡدُ وَاِلَّا فَقَدۡ عَتَقَ مِنۡہُ مَا عَتَقَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کردے اور اس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام کی قیمت دے سکے تو اس غلام کی قیمت لگا کر ہر ایک شریک کو موافق حصہ کے ادا کرے گا اور غلام اوسکی طرف سے آزاد ہوجاویگا اور اگر اوسکے پاس مال نہین ہے تو جسقدر اوس غلام مین سے آزاد ہوا ہے اوتنا ہی حصہ آزاد رہیگا **ف** مالک اور شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور لیث اور اسحاق کے نزدیک اگر آزاد کرنے والا مفلس ہو تو باقی شریک غلام سے محنت کرا کر اپنے حصون کی دام وصول کرلیوین جب وہ محنت کرکے اپنے شریکون کا حصہ ادا کردیوے تو پورا آزاد ہوجاویگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ مولی اگر اپنے مرنے کے بعد اپنے غلام کا ایک حصہ جیسے ثلث یا ربع یا نصف آزاد کرجاوے تو بعد مولی کے مرجانے کے اسیقدر حصہ جسقدر مولی نے آزاد کیا تھا آزاد ہوجاوے گا کیونکہ اس حصہ کی آزادی بعد مولی کے مرجانے کے لازم ہوئی اور جب تک مولی زندہ تھا اوسکو اختیار تھا جب مرگیا تو موافق اوسکی وصیت کے اوسیقدر حصہ آزاد ہوگا اور باقی غلام آزاد نہ ہوگا اس واسطے کہ وہ غیر کے ملک ہوگیا تو باقی غلام غیر کیطرف سے کیونکر آزاد ہوگا نہ اوسنے آزادی شروع کی اور نہ ثابت کی اور نہ اوسکے واسطے ولا ہے بلکہ یہ میت کا فعل ہے اوسنے آزاد کیا اور اسنے اپنے لیے ولا ثابت کی تو غیر کے مال مین کیونکر درست ہوگا البتہ اگر یہ وصیت کرجاوے کہ باقی غلام بھی اوسکے مال مین سے آزاد کردیا جاوے اور ثلث مال مین سے وہ غلام آزاد ہوسکتا ہو تو آزاد ہوجاویگا پھر اوسکے شریکون یا وارثون کو تعرض نہین پہونچتا کیونکہ انکا کچھ ضرر نہین کہا مالک نے اگر کسی شخص نے اپنی بیماری مین تہائی غلام آزاد کردیا تو وہ ثلث مال مین سے پورا آزاد ہوجاویگا کیونکہ یہ مثل اوس شخص کے نہین ہے جو اپنی تہائی غلام کی آزادی اپنی موت پر معلق کردیوے اسواسطے کہ اوسکی آزادی قطعی نہین جب تک زندہ ہے رجوع کرسکتا ہے اور جس نے اپنی مرض مین تہائی غلام قطعاً آزاد کردیا اگر وہ زندہ رہگیا تو کل غلام آزاد ہوجاوے گا اور جو مرگیا تو تہائی مال مین سے آزاد ہوجاویگا کیونکہ میت کا تہائی مال مین تصرف درست ہے جیسے صحیح سالم کا تصرف کل مال مین درست ہے **اَلشَّرۡطُ فِی الۡعِتۡقِ** آزادی مین شرط کرنیکا بیان کہا مالک نے جس شخص نے اپنا غلام قطعی طور پر آزاد کردیا یہانتک کہ اوسکی شہادت جائز ہوگئی اور اسکی حرمت پوری ہوگئی اور اسکی میراث ثابت ہوگئی اب اوسکے مولی کو نہین پہونچتا کہ اوسپر کسی مال یا خدمت کی شرط لگادے یا اوسپر کچھ غلامی کا بوجھ ڈالے کیونکہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام مین سے

ف جو شخص غلام مین اپنا حصہ آزاد کردے

ف آزادی مین شرط کرنیکا بیان

آزاد کردے تو اوسکی قیمت لگا کر ہر ایک شریک کو موافق حصے کے ادا کرے اور غلام اوسکے اوپر آزاد ہو جاویگا پس جس صورت مین وہ غلام خاص اوسی کے مالک ہو تو زیادہ تر اوسکی آزادی پوری کرنیکا حقدار ہوگا اور غلامی کا بوجھ اوس پر نہ رکھیگا **مَنْ اَعْتَقَ رَقِيقًا لَا يَمْلِكُ مَالًا غَيْرَهُمْ** جو شخص سوا چند غلامون کے اور کچھ مال نہ رکھتا ہووے اور انکو آزاد کردے **عَنِ** الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ اَنَّ رَجُلًا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ عَبِيدًا لَهُ سِتَّةً عِنْدَ مَوْتِهِ فَاَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ ثُلُثَ تِلْكَ الْعَبِيدِ **ترجمہ** حسن بصری اور محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اپنے چھہ غلامون کو مرتیوقت آزاد کردیا آپنے قرعہ ڈالکر دو کی آزادی قائم رکھی **ف** کیونکہ وہ ثلث ہو چھہ کا اور مریض کا تصرف ثلث مال مین نافذ ہے باقی وارثون کا حق ہی۔ قرعہ ڈالنے سے مراد یہ ہے کہ چھہ کاغذ کے ٹکڑے لیکر چار پر غلامی کا لفظ اور دو پر آزادی کا لکھا پھر ان کو لپیٹ کر گولیان بنا کر ہر ایک غلام کے نام پر ایک ایک گولی کو نکالا جسکے نام پر آزادی کا پرچہ نکلا وہ آزاد ہوگیا اور جسکی نام پر غلامی کا نکلا وہ غلام ہوگیا ائمہ ثلثہ کا یہی مذہب ہے اور ظاہر حدیث سے یہی مستفاد ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک ہر ایک غلام کا تہائی حصہ آزاد ہو جاویگا اور باقی کے واسطے محنت مزدوری کرکے وارثون کو دو تہائی دام ادا کرینگے بعد اوسکی آزاد ہو جاوینگے کہا مالک نے مجھے یہ خبر پہونچی کہ اوس شخص کے پاس سوا اون چھہ غلامون کے اور کچھ مال نہ تھا **عَنْ** رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا فِي اِمَارَةِ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ اَعْتَقَ رَقِيقًا لَهُ كُلَّهُمْ جَمِيعًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَاَمَرَ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ بِتِلْكَ الرَّقِيقِ فَقُسِمَتْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَسْهَمَ عَلَى اَيِّهِمْ يَخْرُجُ سَهْمُ الْمَيِّتِ فَيَعْتِقُونَ فَوَقَعَ السَّهْمُ عَلَى اَحَدِ الْاَثْلَاثِ فَعَتَقَ الثُّلُثُ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهِ السَّهْمُ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابان بن عثمان کی خلافت مین اپنے سب غلامون کو آزاد کردیا اور سوا اون غلامون کے اور کچھ مال اوس شخص پاس نہ تھا تو ابان بن عثمان نے حکم کیا اون غلامون کے تین حصے کیے گئے پھر جس حصے پر میت کا حصہ نکلا وہ غلام آزاد ہوگئی اور جن حصون پر وارثون کا نام نکلا وہ غلام رہی **مَالُ الْمَمْلُوكِ اِذَا اُعْتِقَ** جب غلام آزاد ہوجاوے اسکا مال کون لیوے **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا عَتَقَ تَبِعَهُ مَالُهُ **ترجمہ** ابن شہاب کہتے تھے کہ سنت جاری ہے اس بات پر جب غلام آزاد ہوجاوے اوسکا مال اسیکو ملیگا **ف** یعنی جو مال اوسنے قبل آزادی کے حاصل کیا ہے اور غلام کے پاس موجود ہے یہ مذہب امام مالک اور بعض علما کا ہے اکثر علما کے نزدیک وہ مولی کا حق ہے کہا مالک نے اوسکی نظیر یہ ہے کہ غلام جب مکاتب کیا جاوے تو جو مال اسکے پاس ہو وہ غلام ہی کا رہے گا اور اولاد مین یہ حکم نہین ہوسکتا غلام کی جو اولاد آزاد یا مکاتب کرتیوقت ہوگی

ف جو شخص سوا چھہ غلامون اور کچھ مال نہ رکھتا ہو اور انکو آزاد کردے

ف جب غلام آزاد ہو جاوے تو اوسکا مال اوسی کا رہیگا

وہ مولی کو ملے گی کہا مالک نے اوسکی دلیل یہ ہے کہ غلام اور مکاتب جب مفلس ہوجاوین تو اونکے مال اور ام ولد لے لینگے مگر اولاد کو نہ لینگے کیونکہ اولاد غلام کی غلام کا مال نہین ہے کہا مالک نے اسکی دلیل یہ بھی ہے کہ غلام جب بیچا جاوے اور خریدار اوسکے مال لینے کی شرط کرلے تو اولاد اوسمین داخل نہ ہوگی کہا مالک نے غلام اگر کسیکو زخمی کرے تو اسکو دیتے ہین وہ خود اور مال اسکا گرفت کیا جاویگا مگر اوسکی اولاد سے مواخذہ نہ ہوگا **عتق امہات الاولاد وجامع القضاء فی العتاقۃ** ام ولد کا آزاد ہونا اور آزاد کرنیکے اختیار کا بیان **عن** عبد اللہ ابن عمر ان عمر بن الخطاب قال ایما ولیدۃ ولدت من سیدھا فانہ لا یبیعھا ولا یھبھا ولا یورثھا وھو یستمتع منھا فاذا مات فھی حرۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا جو لونڈی اپنے مالک سے جنے پھر مالک اوسکو نہ بیچے نہ ہبہ کرے نہ وہ مالک کے وارثون کے ملک مین آسکتی ہے بلکہ جب تک مالک زندہ رہے اوس سے نفع اٹھاوے جب مرجاوے وہ آزاد ہوجاویگی **ف** ائمہ اربعہ اور جمہور علما کا عمل اسی قول پر ہے اور بعض لوگون نے ام ولد کا بیچنا درست رکھا ہے **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب اتتہ ولیدۃ قد ضربھا سیدھا بنار او اصابھا بھا فاعتقھا **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب کے پاس ایک لونڈی آئی جسکو اوسکے مولی نے آگ سے جلایا تھا آپنے اوسکو آزاد کردیا **ف** یعنی اوسکی آزادی کا حکم دیدیا دارقطنی اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا کہ ایک لونڈی حضرت عمر پاس آکر بولی میرے مولی نے مجھپر تہمت لی اور مجھے آگ پر بٹھایا میری شرمگاہ جل گئی آپنے فرمایا اوس نے کوئی امر تیرا دیکھا تھا بولی نہین پھر فرمایا تونے قصور کا اقرار کیا تھا بولی نہین آپنے فرمایا اوسکے مولی کو بلاؤ وہ آیا آپنے اوس سے کہا اللہ جس چیز سے عذاب دیگا تو بھی اوسی سے عذاب دیتا ہے بولا مین نے اوسکو قصوروار سمجھا اپنے جی مین آپنے فرمایا تونے کوئی امر اپنی آنکھون سے دیکھا بولا نہین پھر آپنے فرمایا اوس نے اقرار کیا بولا نہین جب آپنے فرمایا قسم خدا کی اگر مین نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ مالک سے مملوک کا بدلا نہ لیا جاویگا تو مین اسکا عوض لیتا پھر آپنے اوسکو سو کوڑے مارے اور لونڈی سے کہا جا تو آزاد ہے اللہ نے تجھے آزاد کیا اور اسکے رسول نے اگر مولی اپنے غلام یا لونڈی کو سخت تکلیف پونچاوے تو وہ جبر کیا جاویگا اوسکے آزاد کرنے پر کہا مالک نے جس شخص پر اتنا قرض ہو کہ سارا مال اسکا قرض مین جاسکے وہ اگر غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو درست نہین اسیطرح نابالغ کو آزاد کرنا اپنے غلام یا لونڈی کا درست نہین جب تک بالغ نہ ہوجاوے نہ اوسکے ولی کو جبتک ولایت اوسکی قائم ہے **ما یجوز من العتق فی الرقاب الواجبۃ** جس لونڈی یا غلام کا عتاق وجوب مین آزاد کرنا درست ہے اوسکا بیان **عن** عمر بن الحکم انہ قال اتیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان جاریۃ لی کانت ترعی غنما لی فجئتھا وقد فقدت منھا شاۃ

امِ ولد کا آزاد ہونا اور آزاد کرنے کے اختیار کا بیان

جس لونڈی یا غلام کا آزاد کرنا واجبون میں درست ہے اوسکا بیان

مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ أَكَلَهَا الذِّئْبُ فَأَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَ
عَلَيَّ رَقَبَةٌ أَفَأُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ فَمَنْ أَنَا
فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْهَا **ترجمہ** عمرو بن الحکم سے روایت ہے
ف یہ وہم ہے امام مالک سے صحیح معاویہ بن الحکم ہے باجماع محدثین **ف** کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میری ایک لونڈی بکریان چرا رہی تہی جب مین وہان گیا دیکہا تو ایک بکری گم
ہے پوچہا مینے ایک بکری کہان ہے بولی اوسکو بہیڑیا کہا گیا مجہے غصہ آیا آخر مین آدمی تہا مینے ایک طمانچہ
اوسکے موںنہ پر چڑہا۔ میرے ذمے ایک بردہ آزاد کرنا واجب ہے کیا اوسی کو آزاد کردون آپنے اس لونڈی سے فرمایا
اللہ جل جلالہ کہان ہے وہ بولی آسمان پر ہے **ف** یعنے آسمانون کے اوپر عرش پر اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ اللہ جل جلالہ کو پوچہہ سکتے ہین کہ وہ کہان ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود پوچہا اور دوسرے
حدیث مین ہے کہ صحابہ نے حضرت سے پوچہا این ربنا کہان ہے پروردگار ہمارا **ف** پہر آپنے فرمایا مین کون
ہون بولی آپ اللہ کے رسول ہین جب آپنے فرمایا اُسکو آزاد کردے **ف** ایک روایت مین ہے آپنے فرمایا
وہ مومنہ ہے یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا اوسکو مسلم نے اپنی صحیح مین اور بہت سے ائمہ حدیث نے ذہبی نے کتاب
العرش والعلو مین اس حدیث کو کئی طریقون سے بیان کیا ہے اور جو شخص اس حدیث کو ضعیف کہتا ہے وہ جاہل
ہے علم حدیث سے **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَارِيَةٍ لَهُ سَوْدَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَلَيَّ عِتْقَ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ أَفَأُعْتِقُ
هٰذِهِ فَإِنْ كُنْتَ تَرَاهَا مُؤْمِنَةً أَعْتِقْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدِينَ أَنْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَفَتَشْهَدِينَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَتُوقِنِينَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ
الْمَوْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْهَا **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ
بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کالی لونڈی لیکر آیا اور کہا یا رسول
اللہ میرے اوپر ایک مسلمان بردہ آزاد کرنا واجب ہے کیا مین اوسکو آزاد کردون اگر آپ کہتے ہین کہ یہ مومن
ہے تو مین اسکو آزاد کرون آپنے اس لونڈی سے فرمایا کیا تو یقین کرتی ہے اس بات کا کہ نہین ہے کوئی
معبود سچا سوا اللہ پاک کے وہ بولی ہان پہر آپنے فرمایا تو یقین کرتی ہے اس بات کا کہ بعد مرنے کے پہر جی کر
اُٹہین گے بولی ہان تب آپنے فرمایا اوسکو آزاد کردے **ف** یہ تو مومنہ ہے **عن** سَعِيدِ بْنِ
أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ هَلْ يُعْتِقُ فِيهَا ابْنَ زِنًا
فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ ذٰلِكَ يُجْزِيهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے سوال ہوا کہ جس شخص پر ایک بردہ آزاد کرنا لازم

ہو گیا وہ ولد الزنا کو آزاد کر سکتا ہے جواب دیا ہان کر سکتا ہے **عَنْ** فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ هَلْ يَجُوْزُ لَهُ اَنْ يُعْتِقَ وَلَدَ زِنًا قَالَ نَعَمْ ذٰلِكَ يَجْزِيْ عَنْهُ **ترجمہ** فضالہ بن عبید انصاری سے روایت ہے اون سے پوچھا جس شخص پر ایک بردہ آزاد کرنا لازم ہو گیا وہ ولد الزنا کو آزاد کر سکتا ہے جواب دیا ہان کر سکتا ہے **مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعِتْقِ فِي الرِّقَابِ الْوَاجِبَةِ** جن بردون کا آزاد کرنا درست نہین واجب اعتاق مین **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ هَلْ تُشْتَرٰى بِشَرْطٍ فَقَالَ لَا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے سوال ہوا کہ جس بردہ کا آزاد کرنا واجب ہو وہ شرط لگا کر خرید کیا جاوے کہا نہین **ف** یعنے مشتری یہ شرط لگا کر خرید کرے کہ مین آزاد کر دون گا۔ اس شرط سے خرید کرنا ممنوع ہے **کہا مالک نے** جو شخص غلام کو آزادی کے لیے خریدے اور اوسپر آزاد کرنا واجب ہو تو اس شرط سے نہ خریدے کہ مین آزاد کر دون گا اسواسطے کہ اگر اس شرط سے خریدیگا تو بائع رعایت کر کے اوسکی قیمت کم کر دیگا اسصورت مین وہ پورا رقبہ نہ ہوگا **کہا مالک نے** اگر نفل طور پر غلام آزاد کرنا چاہے تو آزادی کی شرط لگا کر خرید کر سکتا ہے **کہا مالک نے** جن کفارات مین بردہ آزاد کرنا واجب ہے ضرور ہے کہ وہ بردہ مسلمان ہو اگر نصرانی یا یہودی یا مکاتب یا مدبر یا معتق الے اجل یا ام ولد یا اندھا ہو تو درست نہین البتہ نفل طور پر یہودی یا نصرانی یا مجوسی غلام آزاد کر سکتا ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا اپنی کتاب مین فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً من سے مراد مفت آزاد کر دینا ہے **کہا مالک نے** جس بردہ کا آزاد کرنا واجب ہو اوسکا مسلمان ہونا ضرور ہے اسیطرح کفارات مین اونہین مسکینون کو کھانا کھلانا چاہیے جو مسلمان ہون کافرون کو درست نہین **عِتْقُ الْحَيِّ عَنِ الْمَيِّتِ** مردہ کیطرف سے آزاد کرنیکا بیان **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ اُمَّهُ اَرَادَتْ اَنْ تُوْصِيَ ثُمَّ اَخَّرَتْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ تُصْبِحَ فَهَلَكَتْ وَقَدْ كَانَتْ هَمَّتْ بِاَنْ تُعْتِقَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَيَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ اِنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ هَلَكَتْ فَهَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی عمرہ کی مان نے وصیت کرنیکا ارادہ کیا پھر صبح تک دیر کی رات کو مر گئین اور انکا قصد بردہ آزاد کرنیکا تھا عبد الرحمن نے کہا مین نے قاسم بن محمد سے پوچھا اگر مین اپنی مان کیطرف سے آزاد کرون تو انکو کچھ فائدہ ہوگا قاسم نے کہا کہ سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری مان مر گئی اگر مین اسکی طرف سے بردہ آزاد کرون کیا اوسکو فائدہ ہوگا آپنے فرمایا ہان **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَوْمٍ نَامَهُ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِقَابًا

کثیرۃ ترجمہ یحییٰ بن سعید نے کہا عبد الرحمان بن ابو بکر سوتے سوتے مر گئے حضرت عائشہ نے اون کیطرف سے بہت سے
بردے آزاد کیے کہا مالک نے مجھے یہ روایت بہت پسند ہے **فَضْلُ الرِّقَابِ وَعِتْقُ الزَّانِيَةِ وَابْنِ الزِّنَا**
بردے آزاد کرنے کی فضیلت اور زانیہ اور ولد زنا کی آزاد کرنیکا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرِّقَابِ الْوَاجِبَةِ أَيُّهَا أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کون سا بردہ آزاد کرنا افضل ہے آپنے فرمایا جسکی قیمت بھاری ہو اور اسکے
مالکوں کو بہت مرغوب ہو **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَعْتَقَ وَلَدَ زِنًا وَأُمَّهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے ولد الزنا
کو اور اوسکی ماں کو آزاد کیا **مَصِيرُ الْوَلَاءِ لِمَنْ أَعْتَقَ** ولا اوسی کو ملے گی جو آزاد کرے **عَنْ**
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي
عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي قَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا
لَهُمْ عَدَدْتُهَا وَيَكُونُ لِي وَلَاؤُكِ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُمْ فَأَبَوْا
عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِ أَهْلِهَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ لِعَائِشَةَ إِنِّي قَدْ
عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي
لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي
كِتَابِ اللهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللهِ
أَحَقُّ وَشَرْطُ اللهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ **ترجمہ** حضرت عائشہ کے پاس بریرہ آئی اور کہا کہ مجھ کو میرے
لوگون نے مکاتب کیا ہے نو اوقیہ پر ہر سال مین ایک اوقیہ **ف** اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے **ت**
تو میری مدد کرو حضرت عائشہ نے کہا اگر تیرے لوگون کو منظور ہو تو مین ایک دفعہ مین سب دیدیتی ہون مگر
تیرے ولا مین لونگی بریرہ اپنے لوگون کے پاس گئی اون سے بیان کیا اونہون نے ولا دینے سے انکار کیا پھر
بریرہ لوٹ کر آئی حضرت عائشہ پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہان بیٹھے ہوئے تھے اور کہا مینے اپنے
لوگون سے بیان کیا وہ انکار کرتے ہین اور کہتے ہین ولا ہم لینگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلمنے یہ سنکر پوچھا کیا
حال ہے حضرت عائشہ نے سارا قصہ بیان کیا آپنے فرمایا تم بریرہ کو لیلو اور ولا کی شرط اونہین لوگون کیواسطے
کر دو کیونکہ ولا اوسکو ملیگا جو آزاد کرے **ف** یعنی شرع کے رو سے ولا کا مستحق وہی ہے جو آزاد کرے پھر جو شرط

ف بردہ آزاد کرنے کی فضیلت اور زانیہ اور ولد زنا کے آزاد کرنیکا بیان

اسکے خلاف کیجاوے وہ لغو ہے تم یہ شرط منظور کر لو اس سے کچھ نہ ہوگا ولا تمہین کو ملے گی **ف** حضرت عائشہ نے ایسا ہی کیا بعد اوسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون مین گئے اور کھڑے ہو کر اللہ جل جلالہ کی تعریف کی پھر فرمایا کیا حال ہے لوگون کا ایسی شرطین لگاتے ہین جو اللہ کی کتاب مین نہین ہین جو شرط اللہ کی کتاب مین نہ ہو وہ باطل ہے گو سو بار لگائی جاوے اللہ کا حکم سچا اور اوسکی شرط مضبوط ہے ولا اوسیکو ملیگی جو آزاد کرے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَۃَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ جَارِیَۃً تُعْتِقُھَا فَقَالَ اَھْلُھَا نَبِیْعُکِھَا عَلٰی اَنَّ وَلَاءَھَا لَنَا فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَمْنَعُکِ ذٰلِکِ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنا چاہا اوسکے لوگون نے کہا ہم اس شرط سے بیچتے ہین کہ ولا ہم کو ملے حضرت عائشہ نے یہ امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا تیرا کچھ حرج نہین ولا اسی کو ملے گی جو آزاد کرے **عَنْ** عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ بَرِیْرَۃَ جَاءَتْ تَسْتَعِیْنُ عَائِشَۃَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اِنْ اَحَبَّ اَھْلُکِ اَنْ اَصُبَّ لَھُمْ ثَمَنَکِ صَبَّۃً وَّاحِدَۃً وَاُعْتِقَکِ فَعَلْتُ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ بَرِیْرَۃُ لِاَھْلِھَا فَقَالُوْا لَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ لَنَا وَلَاءُکِ **ترجمہ** عمرہ بنت عبد الرحمان سے روایت ہے کہ بریرہ آئی حضرت عائشہ سے مدد مانگنے کو **ف** بدل کتابت کے ادا کرنے مین **ف** حضرت عائشہ نے کہا اگر تیرے لوگون کو یہ منظور ہو کہ مین یکمشت ادا کر دون تیری قیمت انکو اور تجھکو آزاد کر دون تو مین راضی ہون بریرہ نے یہ اپنے لوگون سے بیان کیا اونھون نے کہا ہم نہین بیچین گے مگر اس شرط سے کہ ولا ہمکو ملے۔ **قَالَ** مَالِکٌ قَالَ یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ فَزَعَمَتْ عَمْرَۃُ اَنَّ عَائِشَۃَ ذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرِیْھَا وَاَعْتِقِیْھَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ **ترجمہ** عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا آپنے فرمایا تو خرید کر آزاد کر دے ولا اسی کو ملے گی جو آزاد کرے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ ھِبَتِہٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولا کی بیع یا ہبہ سے **ف** زمانہ جاہلیت مین لوگ غلامون کو آزاد کر کے انکی ولا بیچڈالتے تھے یا ہبہ کرتے تھے آپنے اس سے منع کیا کہا مالک نے جو غلام اپنے تئین مولی سے مول لیوے اس شرط سے کہ میری ولا جسکو مین چاہونگا اسکو ملیگی تو یہ جائز نہین کیونکہ ولا اوسی کو ملے گی جو آزاد کرے اور اگر مولے نے غلام کو اجازت دیدی کہ جس سے جی چاہے موالات کا عقد کرے تو بھی جائز نہ ہوگا کیونکہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا اوسکو ملے گی جو آزاد کرے اور منع کیا آپنے ولا کی بیع اور ہبہ سے پس اگر مولی کو یہ امر جائز ہو کہ غلام سے ولا کی شرط کرے یا اجازت دے جسکو وہ چاہے ولا ملے اسصورت مین ولا کا ہبہ ہو جاویگا **جَرُّ الْعَبْدِ الْوَلَاءَ اِذَا اُعْتِقَ** جب غلام آزاد

ہو تو ولا اپنی طرف کہینچ لیتا ہے **عن** رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ وَلِذٰلِكَ الْعَبْدِ بَنُونَ مِنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ فَلَمَّا أَعْتَقَهُ الزُّبَيْرُ قَالَ هُمْ مَوَالِيَّ وَقَالَ مَوَالِي أُمِّهِمْ بَلْ هُمْ مَوَالِينَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَضَى عُثْمَانُ لِلزُّبَيْرِ بِوَلَائِهِمْ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمان سے روایت ہے کہ زبیر بن عوام نے ایک غلام خرید کر آزاد کیا اوس غلام کی اولاد ایک آزاد عورت سے تہی جب زبیر نے غلام کو آزاد کر دیا تو زبیر نے کہا اوسکی اولاد میرے مولی ہین اور انکی مان کے لوگون نے کہا ہمارے مولی ہین دونون نے جہگڑا کیا حضرت عثمان پاس آپنے حکم کیا کہ اون کی ولا زبیر کے **عن** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنْ عَبْدٍ لَهُ وَلَدٌ مِنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ لِمَنْ وَلَاؤُهُمْ قَالَ سَعِيدٌ إِنْ مَاتَ أَبُوهُمْ وَلَمْ يُعْتَقْ فَوَلَاؤُهُمْ لِمَوَالِي أُمِّهِمْ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے سوال ہوا اگر ایک غلام کا لڑکا آزاد عورت سے ہو تو اس لڑکے کی ولا کس کو ملے گی سعید بن المسیب نے کہا اگر اوس لڑکے کا باپ غلامی کی حالت مین مر جاوے تو ولا اوسکی مان کے موالی کو ملے گی کہا مالک نے مثال اسکی یہ ہے ملاعنہ عورت کا لڑکا اپنے مان کے موالی کیطرف منسوب ہوگا اگر وہ مر جاویگا وہی اوسکے وارث ہون گے اگر جنایت کریگا وہی دیت دینگے پہر اگر اس عورت کا خاوند اقرار کرلے کہ یہ میرا لڑکا ہے تو اوسکی ولا باپ کے موالی کو ملیگی وہی وارث ہونگے وہی دیت بہی دینگے مگر اوسکے باپ پر حد قذف پڑیگی کہا مالک نے اسیطرح اگر عورت ملاعنہ عربی ہو اور خاوند اوسکے لڑکی کا اقرار کرے کہ میرا ہے تو وہ لڑکا اپنے باپ سے ملا دیا جاویگا جب تک خاوند اقرار نہ کرے تو اس لڑکے کا ترکہ اوسکی مان اور اخیافی بہائیون کو حصہ دیکر جو بچ رہیگا مسلمانون کا حق ہوگا اور ملاعنہ کے لڑکے کی میراث اوسکی مان کے موالی کو اسواسطے ملتی ہے کہ جب تک اوسکے خاوند نے اقرار نہین کیا نہ اوس لڑکے کا نسب ہے نہ اوسکا کوئی عصبہ ہے جب خاوند نے اقرار کرلیا نسب ثابت ہو گیا اپنے عصبے سے ملجاویگا کہا مالک نے جس غلام کی اولاد آزاد عورت سے ہو اور غلام کا باپ آزاد ہو تو وہ اپنے پوتے کے ولا کا مالک ہوگا جبتک باپ غلام رہے گا جب باپ آزاد ہو جاوے گا تو ولا اوسکے موالی کو ملے گی اگر باپ غلامی کی حالت مین مر جاوے گا تو میراث اور ولا دادا کو ملے گی۔ اگر اوس غلام کے دو آزاد لڑکون مین سے ایک لڑکا مر جاوے اور باپ انکا غلام ہو تو ولا اور میراث اوسکے دادا کو ملے گی کہا مالک نے حاملہ لونڈی اگر آزاد ہو جاوے اور خاوند اوسکا غلام ہو پہر خاوند بہی آزاد ہو جاوے وضع حمل سے پہلے یا بعد تو ولا اوس بچہ کی اوسکی مان کے مولی کو ملے گی کیونکہ یہ بچہ قبل آزادی کے اوسکا غلام ہو گیا البتہ جو حمل اس عورت کو بعد آزادی کے ٹہیرے گا اوسکی ولا اوسکے باپ کو ملے گی جب وہ آزاد کر دیا جاوے کہا مالک نے جو غلام اپنے مولی کے اذن سے اپنے غلام کو آزاد کرے تو اوسکی ولا مولی کو ملے گی غلام کو نہ ملیگی اگرچہ آزاد ہو جاوے **مِيرَاثُ الْوَلَاءِ** ولا کی میراث کا بیان **عن** أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ الْعَاصِيَ بْنَ هِشَامٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنِينَ لَهُ

ثَلَاثَةً اِثْنَانِ لِأُمٍّ وَرَجُلٌ لِعَلَّةٍ فَهَلَكَ اَحَدُ الَّذِيْنَ لِأُمٍّ وَتَرَكَ مَالًا وَمَوَالِيَ فَوَرِثَهُ اَخُوْهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ مَالَهُ
وَوَلَاءَ مَوَالِيْهِ ثُمَّ هَلَكَ الَّذِيْ وَرِثَ الْمَالَ وَوَلَاءَ الْمَوَالِيْ وَتَرَكَ ابْنَهُ وَاَخَاهُ لِاَبِيْهِ فَقَالَ ابْنُهُ قَدْ اَحْرَزْتُ
مَا كَانَ اَبِيْ اَحْرَزَ مِنَ الْمَالِ وَوَلَاءِ الْمَوَالِيْ وَقَالَ اَخُوْهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ اِنَّمَا اَحْرَزْتَ الْمَالَ وَاَمَّا وَلَاءُ الْمَوَالِيْ
فَلَا اَرَاَيْتَ لَوْ هَلَكَ اَخِي الْيَوْمَ اَلَسْتُ اَرِثُهُ اَنَا فَاخْتَصَمَا اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَضٰى لِاَخِيْهِ بِوَلَاءِ الْمَوَالِيْ **ترجمہ**
ابی بکر بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ عاصی بن ہشام مر گئے اور تین بیٹے چھوڑ گئے دو اوسمین سگے بھائی تھے
اور ایک سوتیلا (یعنے مان اوسکی اور تھی) تو سگے بھائیون مین سے ایک بھائی مر گیا اور مال اور غلام آزاد کیے ہوے
چھوڑ گیا اوسکا وارث سگا بھائی ہوا مال اور غلامون کی سب ولا اوسنے لی پھر وہ بھائی بھی مر گیا اور ایک بیٹا
اور سوتیلا بھائی (یعنے وہی عاصی بن ہشام کا بیٹا) چھوڑ گیا بیٹے نے کہا مین اپنے باپ کے مال اور ولا کا مالک
ہون بھائی نے کہا بیشک مال کا تو مالک ہے مگر ولا کا مالک نہین فرض کر کہ اگر پہلا بھائی میرا آج مرتا تو مین اسکا
وارث ہوتا یا تو **ف** ملکہ مین ہوتا کیونکہ مین اسکا سوتیلا بھائی ہون اور تو بھائی کا بیٹا ہے اور بھائی کے ہوتے
ہوئے ولا بھتیجے کو نہین پہونچتی **ف** پھر دونون نے جھگڑا کیا حضرت عثمان پاس آئے آپنے ولا بھائی کو دلائی
عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ فَاخْتَصَمَ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ وَ
نَفَرٌ مِّنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يُقَالُ لَهُ
اِبْرَاهِيْمُ بْنُ كُلَيْبٍ فَمَاتَتِ الْمَرْاَةُ وَتَرَكَتْ مَالًا وَمَوَالِيَ فَوَرِثَهَا ابْنُهَا وَزَوْجُهَا ثُمَّ مَاتَ ابْنُهَا فَقَالَ
وَرَثَتُهُ لَنَا وَلَاءُ الْمَوَالِيْ قَدْ كَانَ ابْنُهَا اَحْرَزَهُ فَقَالَ الْجُهَنِيُّوْنَ لَيْسَ كَذٰلِكَ اِنَّمَا هُمْ مَوَالِيْ صَاحِبَتِنَا
فَاِذَا مَاتَ وَلَدُهَا فَلَنَا وَلَاؤُهُمْ وَنَحْنُ نَرِثُهُمْ فَقَضٰى اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ لِلْجُهَنِيِّيْنَ بِوَلَاءِ الْمَوَالِيْ **ترجمہ**
ابو بکر بن حزم ابان بن عثمان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین کچھ لوگ جہینہ کے اور کچھ لوگ بنی الحارث بن خزرج
کے لڑتے جھگڑتے آئے مقدمہ یہ تھا کہ ایک عورت جہینہ کی نکاح مین تھی ایک شخص کے بنی الحارث بن خزرج
مین سے جسکا نام ابراہیم بن کلیب تھا وہ عورت مر گئی اور مال اور غلام آزاد کیے ہوئے چھوڑ گئے اوسکا خاوند اور بیٹا
وارث ہوا پھر اسکا بیٹا مر گیا اب بیٹے کے وارثون نے کہا ولا ہمکو ملے گی کیونکہ عورت کا بیٹا اوس ولا پر قابض
ہو گیا تھا اور جہینہ کے لوگ یہ کہتے تھے کہ ولا کے مستحق ہم ہین کسلیے کہ وہ غلام ہمارے کنبے کی عورت کی غلام
ہین جب اوس عورت کا لڑکا مر گیا ولا ہمکو ملے گی ابان بن عثمان نے جہینہ کے لوگون کو ولا دلائی **عَنْ** مَالِكٍ
اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِيْ رَجُلٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنِيْنَ لَهُ ثَلٰثَةً وَتَرَكَ مَوَالِيَ اَعْتَقَهُمْ هُوَ
عَتَاقَةً ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَيْنِ مِنْ بَنِيْهِ هَلَكَا وَتَرَكَا اَوْلَادًا فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَرِثُ الْمَوَالِيَ الْبَاقِيْ مِنَ
الثَّلٰثَةِ فَاِذَا هَلَكَ هُوَ فَوَلَدُهُ وَوَلَدُ اَخَوَيْهِ فِي الْمَوَالِيْ شَرْعٌ سَوَاءٌ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا جو شخص مر جاوے

اور تین بیٹے چھوڑ جاوے اور آزاد کیے ہوئے غلام چھوڑ جاوے پہر اون تین بیٹون مین سے دو بیٹے مرجاوین
اور اولاد اپنی چھوڑ جاوین تو ولا کا وارث تیسرا بہائی ہوگا جب وہ مر جاوے تو اوسکی اولاد اور اون دونو بہائیون
کی اولاد ولا کے استحقاق مین برابر ہونگے مِیرَاثُ السَّائِبَةِ وَوَلَاءُ مَنْ اَعْتَقَ الْيَهُودِيُّ وَ
النَّصْرَانِيُّ سائبہ کی میراث کا بیان اور یہودی یا نصرانی آزاد کرنے والیکا بیان ف سائبہ کے معنے
آزاد دیے قید بیان مراد اوس غلام سے ہے جسکو مالک آزاد کردے اور یہ کہدے کہ ولا تیری کسیکا حق نہین ہے
عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبَةِ فَقَالَ يُوَالِي مَنْ شَاءَ فَاِنْ مَاتَ وَلَمْ يُوَالِ اَحَدًا فَمِيرَاثُهُ
لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ ترجمہ امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا سائبہ کا حکم اونہون نے کہا سائبہ جس شخص سے
چاہے عقد موالات کرلے اگر مرجاوے اور کسی سے موالاۃ نہ کرے تو اوسکی میراث مسلمانون کو ملیگی اگر
وہ جنایت کریگا تو دیت بہی یہی دینگے کہا مالک نے میرے نزدیک یہ ہے کہ سائبہ کسی سے عقد موالاۃ نہ کرے اور
میراث اوسکی مسلمانون کو ملیگی اور دیت بہی یہی دینگے کہا مالک نے اگر یہودی یا نصرانی کا غلام مسلمان
ہوجاوے پہر وہ اوسکو آزاد کردے تو اوسکے ولا مسلمانون کو ملیگی اگر بعد اوسکے وہ یہودی یا نصرانی بہی
مسلمان ہوجاوے تو ولا اوسکی طرف نہ جاویگی البتہ اگر یہودی یا نصرانی یہودی یا نصرانی غلام کو آزاد کردے
پہر وہ غلام مسلمان ہوجاوے بعد اوسکے اوسکا مالک مسلمان ہو تو ولا اوسی کو ملے گی سواسطے کہ آزادی
کے دن بہی ولا کا مستحق وہی تہا کہا مالک نے اگر یہودی یا نصرانی کا لڑکا مسلمان ہو تو وہ اپنے باپ کے
آزاد کیے ہوئے غلام کی ولا پاویگا جب وہ غلام مسلمان ہوگیا ہو مگر باپ اوسکا مسلمان نہ ہوا ہو جس نے
آزاد کیا ہے اور اگر وہ غلام آزادی کے وقت بہی مسلمان تہا تو یہودی یا نصرانی کے مسلمان لڑکے کو ولا
نہ ہوگی بلکہ وہ مسلمانون کا حق ہوگی فقط

كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

کتاب مکاتب کے بیان مین

ف مکاتب وہ غلام ہے جس سے مولی یہ کہے اگر تو اسقدر مال مجہ کو اسقدر مدت مین ادا کردیوے تو تو
آزاد ہے جسقدر مال عوض مین آزادی کے ٹہیرے اوسکو بدل مکاتب کہتے ہین ❁

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقَضَاءُ فِي الْمُكَاتَبِ مکاتب کے احکام کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ
اَلْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ كِتَابَتِهِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے مکاتب غلام

سائبہ کی میراث کا بیان اور یہودی یا نصرانی کے آزاد کرنیوالے کا بیان

کتاب مکاتب کے بیان مین

رہے گا جب تک اوسپر کچھ بھی بدل کتابت مین سے باقی رہے **ف** ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے مکاتب غلام ہے
جبتک اوسپر ایک درہم باقی ہے اور ابوداؤد اور نسائی اور حاکم نے اسقول کو مرفوعًا روایت کیا **عن** مالک
انه بلغه ان عروة بن الزبير وسليمان بن يسار كانا يقولان المكاتب عبد ما بقي عليه من كتابته
شيء ترجمہ عروہ بن الزبیر اور سلیمان بن یسار کہتے تھے مکاتب غلام ہے جب تک اوسپر کچھ بھی بدل کتابت مین
سے باقی ہے کہا مالک نے میری راے یہی ہے کہا مالک نے اگر مکاتب اپنی بدل کتابت سے زیادہ مال چھوڑکر
مرجاوے اور اپنی اولاد کو جو حالت کتابت مین پیدا ہوئی تھی یا عقد کتابت مین داخل تھی چھوڑ جاوے تو
پہلے اوسکے مال مین سے بدل کتابت ادا کرین گے جسقدر بچ رہیگا اوسکی وارث مکاتب کی اولاد ہوگی
عن حميد بن قيس المكي ان مكاتبا كان لابن المتوكل هلك بمكة وترك عليه بقية من
كتابته وترك ديونا للناس وترك ابنة فاشكل على عامل مكة القضاء فيه فكتب الى عبد الملك
ابن مروان يسأله عن ذلك فكتب اليه عبد الملك بن مروان ان ابدأ بديون الناس ثم اقض
ما بقي من كتابته ثم اقسم ما بقي من ماله بين ابنته ومولاه ترجمہ حمید بن قیس مکی سے روایت ہے
کہ ایک مکاتب ابن متوکل کا مکے مین مرگیا اور کچھ بدل کتابت اوسپر باقی رہگیا تھا اور لوگون کا قرض بھی تھا
اور ایک بیٹی چھوڑگیا تو مکے کے عامل کو اسباب مین حکم کرنا دشوار ہوا اوس نے عبدالملک بن مروان کو لکھا
عبدالملک نے اوسکے جواب مین لکھا کہ پہلے لوگون کا قرض ادا کرو پھر جسقدر بدل کتابت باقی رہگیا ہے اوسکو
ادا کرو بعد اوسکے جو کچھ بچے وہ اوسکے بیٹے اور مولی کو تقسیم کردے **ف** یعنے نصف بیٹے کو اور نصف مولے
کو کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے اگر غلام اپنے مولے سے کہے مجھکو مکاتب کردے تو مولی پر جبر نہین
خواہ مخواہ مکاتب کرے اور مین نے کسی عالم سے نہین سُنا کہ مولی پر جبر ہوگا اپنے غلام کے مکاتب کرنے پر
اور جب کوئی شخص اون سے اللہ جل جلالہ کے اس قول کو بیان کرتا کہ مکاتب کرو اپنے غلامون کو اگر اونمین
بہتر جانو **ف** یعنے اللہ جل جلالہ نے اس آیت مین امر فرمایا مکاتب کرنیکا اور امر وجوب کیواسطے ہے **ف**
تو وہ یہ آیتین پڑہتے جب تم احرام کھولڈالو شکار کرو جب نماز ہوجاوے تو پہیل جاؤ زمین مین اور اللہ کا فضل
ڈہونڈہو **ف** یعنے ان آیتون مین جیسا امر وجوب کے واسطے نہین ہے ایسا ہی مکاتب کرنیکا امر بھی وجوب
کے واسطے نہین ہے، کہا مالک نے بلکہ یہ امر اذن کے واسطے ہے نہ وجوب کے واسطے کہا مالک نے مین نے بعض اہل
علم سے سُنا اس آیت کی تفسیر مین (دو تم اپنے مکاتبون کو اوس مال سے جو دیا تمکو اللہ تعالی نے) کہتے تھے
مراد اس سے یہ ہے کہ آدمی اپنے غلام کو مکاتب کرے پھر اوسکے بدل کتابت مین سے کچھ معاف کردیوے
کہا مالک نے مین نے یہ اچھا سُنا اور اسیپر لوگون کو عمل کرتے ہوئے پایا کہا مالک نے مجھے یہ پہنچا کہ عبداللہ

ابن عمر نے اپنے غلام کو مکاتب کیا پینتیس ہزار درم پر پھر آخر میں اوسے پانچہزار درم معاف کردیے کہا مالک نے
جب غلام مکاتب ہوجاوے اسکا مال اسی کو ملیگا مگر اولاد اوسکی عقد کتابت میں داخل نہ ہوگی البتہ جب شرط لگاوے
تو اولاد بھی داخل ہوگی کہا مالک نے جس شخص نے اپنے غلام کو مکاتب کیا اور اس غلام کی ایک لونڈی تھی جو
حاملہ تھی اوس سے مگر حمل کا حال نہ غلام کو معلوم تھا نہ مولی کو تو وہ بچہ جب پیدا ہوگا مکاتب کو نہ ملیگا بلکہ مولے
کو ملیگا البتہ لونڈی مکاتب ہی کی رہے گی کیونکہ وہ اوسکا مال ہے کہا مالک نے اگر ایک عورت اپنا مکاتب
چھوڑکر مرگئی اور اسکے دو وارث ہیں ایک خاوند اور ایک لڑکا اوس عورت کا پھر مکاتب مرگیا قبل ادا کرنے
بدل کتابت کے تو خاوند اور لڑکا موافق کتاب اللہ کے اوسکی میراث کو تقسیم کرلیں گے (ایک ربع خاوند کا ہوگا
اور باقی بیٹے کا) اور جو بعد ادا کرنے بدل کتابت کے مرا تو میراث اوسکی سب بیٹے کو ملے گی خاوند کو کچھ نہ ملیگی
کہا مالک نے اگر مکاتب اپنے غلام کو مکاتب کرے تو دیکھینگے اگر اوس نے رعایت کی طور پر بدل کتابت کم ٹھیرایا
ہے تو یہ کتابت جائز نہ ہوگی اور جو بدل کتابت اپنا فائدہ دیکھکر ٹھیرایا ہے تو جائز ہوگی کہا مالک نے جو شخص
اپنی مکاتبہ لونڈی سے صحبت کرے اور وہ حاملہ ہوجاوے تو اوس لونڈی کو اختیار ہے چاہے وہ ام ولد بنکر رہے
چاہے اپنی کتابت قائم رکھے اگر حاملہ نہ ہو تو وہ مکاتب رہیگی کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی
ہے کہ جو غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو اسکو کوئی مکاتب نہیں کرسکتا اگرچہ دوسرا شریک اجازت بھی دیوے
بلکہ دونوں شریک ملکر مکاتب کرسکتے ہیں کیونکہ اگر ایک شریک اپنے حصہ کو مکاتب کردیگا اور مکاتب بدل کتابت
ادا کردیگا تو اوسقدر حصہ آزاد ہوجائیگا اب اوس شریک پر لازم نہیں کہ دوسرے شریک کو ضمان دیکر اوسکی
آزادی پوری کرے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ جو حکم فرمایا ہے دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت ادا
کریگا وہ عتاق میں ہے نہ کتابت میں کہا مالک نے اگر اس شریک کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو وہ اپنے حصہ کو مکاتب
کرکے کل یا بعض بدل کتابت وصول کرے تو جسقدر وصول کیا ہو اوسکو وہ اور اسکا شریک اپنے حصوں کے
موافق بانٹ لیویں کتابت باطل ہوجاویگی اور وہ مکاتب بدستور غلام رہیگا کہا مالک نے جو مکاتب دو
آدمیوں میں مشترک ہو پھر ایک آدمی اون میں سے اوسکو مہلت دیوے اور دوسرا نہ دیوے اور جس شخص
نے مہلت نہ دی وہ اپنا کچھ حق وصول کرے بعد اوس کے مکاتب مرجاوے اور اسقدر مال نہ چھوڑے کہ
اوسکے بدل کتابت کو کافی ہو تو جسقدر مال چھوڑ گیا ہے اوسکو دونوں شریک اپنے بقایا حصوں کے موافق
تقسیم کرلینگے۔ اگر مکاتب اپنے بدل کتابت سے زیادہ مال چھوڑ گیا ہے تو پہلے دونوں شریک اپنے اپنے
بقایا وصول کرکے جو کچھ بچیگا برابر بانٹ لیوینگے۔ اگر مکاتب عاجز ہوگیا اور جس شخص نے مہلت نہ دی
تھی اوس نے دوسرے شریک کی نسبت کچھ زیادہ وصول کرلیا ہے تو غلام دونوں میں آدھوں آدھ مشترک

رہیگا اور جسنے زیادہ لیاہے وہ اپنے شریک کو کچھ نہ پھیریگا کیونکہ اوسنے اپنے شریک کی اجازت سے لیاہی اگر ایکنے
اپنا حصہ معاف کردیا تہا اور دوسرے نے کچھ وصول کیا پہر غلام عاجز ہوگیا تو وہ غلام دونوںمین مشترک رہیگا اور جسنے کچھ وصول
کرلیاہی وہ دوسرے شریک کو کچھ نہ دیگا کیونکہ اوسنے اپنا حق وصول کیا اسکی مثال یہ ہے کہ دو آدمیون کا قرض ایک ہی دستاویز
کے روسے ایک آدمی پر ہو پہر ایک شخص اسکو مہلت دیوے اور دوسرا شخص حرص کرکے کچھ وصول کرلیوے بعد اوسکے قرضدار
مفلس ہوجاوے پہر جس شخص نے وصول کرلیاہے وہ دوسرے شریک کو اسمین سے کچھ نہ دیگا

الحمالة في الكتابة

کتابت مین ضمانت کا بیان کہا مالکنے ہمارے نزدیک یہ امر اتفاقی ہے کہ چند غلام اگر ایک ہی عقد مین مکاتب
کیے جاوین تو ایک کا بار دوسرے کو اٹھانا پڑیگا اگر کوئی انمین سے مرجاویگا تو بدل کتابت کم نہوگا اگر کوئی انمین سے
عاجز ہوکر ہاتھ پاؤن چھوڑ دے تو اوسکے ساتھیونکو چاہیے کہ موافق طاقت کے اوس سے مزدوری کراوین اور بدل کتابت
کے ادا کرنےمین مدد لیوین اگر سب آزاد ہونگے وہ بھی آزاد ہوگا اور جو سب غلام ہونگے وہ بھی غلام ہوگا کہا مالکنے
ہمارے نزدیک یہ امر اتفاقی ہے کہ بدل کتابت کی ضمانت نہین ہوسکتی تو غلام کو جب مولے مکاتب کرے تو بدل کتابت
کی ضمانت اگر غلام عاجز ہوجاوے یا مرجاوے کسی سے نہین لے سکتا نہ یہ مسلمانون کا طریقہ ہی کیونکہ اگر کوئی شخص مکاتب کے
بدل کتابت کا ضامن ہو اور مولے اوسکا پیچھا کرے ضامن سے بدل کتابت وصول کرے تو یہ وصول کرنا ناجائز طور پر ہوگا
کیونکہ ضامن نے نہ مکاتب کو خرید کیا تاکہ جو مال دیاہے اسکے عوض مین آجاوے نہ مکاتب آزاد ہوا کہ وہ مال اسکی آزادی کا
بدلہ ہو بلکہ مکاتب جب عاجز ہوگیا تو پہلے اپنے مولی کا غلام ہوگیا اوسکی وجہ یہ ہے کہ کتابت دین صحیح نہین جسکی ضمانت
درست ہو **ف** دین صحیح وہ ہے کہ مدیون کے ذمہ سے ساقط نہ ہو کسیطرح بغیر ادا کیے یا قرضخواہ کے معاف کیے
ہوئے **ف** بلکہ کتابت ایک شے ہے اگر مکاتب اوسکو ادا کردیگا آزاد ہوجاویگا ورنہ غلام ہوجاویگا اسیواسطے اگر
مکاتب مرجاوے اور لوگون کا قرضدار ہو تو مولی اور قرضخواہ ہونگے برابر حصہ نہ بانٹیگا بلکہ قرضخواہ اوسکے مال کے
زیادہ حقدار ہونگے اگر مکاتب عاجز ہوجاوے اور لوگون کا قرضدار ہو تو وہ اپنے مولے کا غلام ہوجاویگا اور قرضخواہون
کا قرضہ اوسکے ذمہ پر رہیگا جب آزاد ہو اسوقت اوسکا پیچھا کرینگے یہ اختیار نہ ہوگا اوسکو بیچکر اپنا قرضہ وصول کرین
کہا مالکنے جب چند غلام ایک ہی عقد مین مکاتب کیے جاوین اور ان مین آپس مین ایسی قرابت نہ ہو جسکے سبب سے
ایک دوسرے کے وارث ہون تو وہ سب ایکدوسرے کے کفیل ہونگے کوئی اون مین سے بغیر دوسرے کے آزاد نہ ہوسکیگا
یہانتک کہ بدل کتابت پورا پورا ادا کرین اگر انمین سے کوئی مرگیا اور اسقدر مال چھوڑگیا جو سب کے بدل کتابت سے زیادہ ہے
تو اس مال مین سے بدل کتابت ادا کیا جاویگا اور جو کچھ بچ رہیگا مولی لے گا اوسکے ساتھیونکو نہ ملیگا پہر ہر ایک غلام کی
آزادی مین جسقدر روپیہ اوس مال مین سے صرف ہواہے اوسکو مولی ہر ایک غلام سے مجرا لیگا کیونکہ جو غلام مرگیا ہے
وہ انکا کفیل تہا جسقدر روپیہ اسکا انکے آزادی مین اوٹھا وہ انکو ادا کرنا پڑیگا۔ اگر اس مکاتب کا جو مرگیا کوئی آزاد

لڑکا ہو جو حالت کتابت مین پیدا نہوا ہو نہ عقد کتابت اوسپر قائم ہوا ہو تو وہ اوسکا وارث نہوگا کیونکہ مکاتب مرتے وقت آزاد نہ تہا **اَلْقِطَاعَةُ فِي الْكِتَابَةِ** مکاتب سے قطاعہ کرنیکا بیان ف قطاعہ اوسکو کہتے ہین کہ مولی بدل کتابت کو چہوڑکر کسیقدر نقد لینے پر غلام سے راضی ہو جاوے تاکہ وہ جلدی آزاد ہو **عن** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُقَاطِعُ مُكَاتِبِيهَا بِالذَّهَبِ وَ الْوَرِقِ ترجمہ حضرت ام سلمہ اپنے مکاتبون سے قطاعت کرتین سونے چاندی پر کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ امر اتفاقی ہے کہ جو مکاتب دو آدمیون مین مشترک ہو تو ایک شریک کو جائز نہین کہ بغیر دوسرے شریک کے اذن کے اپنے حصہ کی قطاعت کرے کیونکہ غلام اور اوسکا مال دونون مین مشترک ہے ایک کو نہین پہونچتا کہ اوسکے مال مین تصرف کرے بغیر دوسرے شریک کے پوچہے ہوئے۔ اگر ایک شریک نے قطاعت کی بغیر دوسرے سے پوچہے ہوئے اور زر قطاعت وصول کر لیا بعد اوسکے مکاتب کچہ مال چہوڑکر مر گیا یا عاجز ہو گیا تو جو قطاعت کر چکا اوسکو اس مکاتب کے مال مین استحقاق نہوگا نہ یہ ہو سکیگا کہ زر قطاعت کو پہیر دے اور اس مکاتب کو پہر غلام کرلے البتہ جو شخص اپنے شریک کے اذن سے قطاعت کرے پہر مکاتب عاجز ہو جاوے اور قطاعت کرنیوالا یہ چاہے کہ زر قطاعت پہیر کر اوس غلام کا جز حصہ کے موافق مالک ہو جاوے تو ہو سکتا ہے۔ اگر مکاتب مر جاوے اور مال چہوڑ جاوے تو جس شریک نے قطاعت نہین کی اوسکا بدل کتابت ادا کرکے جو کچہ مال بچیگا اوسکو دونو شریک اپنے حصہ کے موافق بانٹ لیوینگے اگر ایک نے قطاعت کی اور دوسرے نے نہ کی بعد اوسکے مکاتب عاجز ہو گیا تو جس نے قطاعت کی اوس سے کہا جاویگا اگر تجہہ کو منظور ہے تو جسقدر روپیہ تو نے قطاعت کا لیا ہے اوسکا آدہا اپنے شریک کو پہیر دے غلام تم دونو مین مشترک رہیگا ورنہ پورا غلام اس شخص کا ہو جاویگا جس نے قطاعت نہین کی کہا مالک نے جو مکاتب دو آدمیون مین مشترک ہو ایک آدمی ان مین سے قطاعت کرے دوسرے کی اذن سے پہر جس نے قطاعت نہین کی وہ بہی اوسیقدر غلام سے وصول کرے جتنا قطاعت والے نے وصول کیا ہے یا اوس سے زیادہ بعد اوسکے مکاتب عاجز ہو جاوے تو قطاعت والا قطاعت والے سے کچہ پہیر نہ سکیگا اگر دوسرے شریک نے قطاعت سے کم وصول کیا پہر غلام عاجز ہو گیا تو قطاعت والے کو اختیار ہے اگر چاہے تو جتنے قطاعت زیادہ ہے اوسکا نصف اپنے شریک کو دیکر غلام مین آدہم ساجہا کرین اگر نہ دے تو سارا غلام دوسرے شریک کا ہو جاویگا۔ اگر مکاتب مر گیا اور مال چہوڑ گیا اور قطاعت والے نے چاہا کہ جتنا زیادہ لیا ہے اوسکا نصف اپنے شریک کو پہیر دے اور میراث مین شریک ہو جاوے تو ہو سکتا ہے اگر جس نے قطاعت نہین کی وہ بہی مکاتب سے قطاعت کے برابر یا اوس سے زیادہ وصول کر چکا ہے اس صورت مین میراث دونو کو ملیگی کیونکہ ہر ایک نے اپنا حق وصول کر لیا کہا مالک نے جو مکاتب دو آدمیون مین مشترک ہو ایک اوس سے قطاعت کرے اپنے حق کے نصف پر دوسرے کے اذن سے پہر جس نے قطاعت نہین کی وہ بہی مکاتب سے قطاعت سے کم وصول کرے بعد اوسکے مکاتب عاجز

مکاتب سے قطاعہ کرنیکا بیان

ہوجاوے تو قطاعت والا اگر چاہے جتنے قطاعت زیادہ ہی اوسکا آدہا اپنے شریک کو دیکر غلام مین آدہم ساجہا کر لیوے ورنہ
اوسقدر حصہ غلام کا دوسرے شریک کا ہوجاویگا کہا مالک نے اسکی شرح یہ ہے کہ مثلاً ایک غلام دو آدمیون مین شریک
ہو دونون ملکر اوسکو مکاتب کرین پہر ایک شریک اپنے نصف حق پر غلام سے قطاعت کرے یعنی پورے غلام کے
ربع پر بعد اوسکے مکاتب عاجز ہوجاوے تو جس نے قطاعت کی ہے اوس سے کہا جاویگا کہ جسقدر تو نے زیادہ لیا ہے
اوسکا نصف اپنے شریک کو پہیر دے اور غلام مین آدہم ساجہا رکہہ اگر وہ انکار کرے تو قطاعت والے کا ربع غلام بہی
اوس شریک کو ملجاوے گا اس صورت مین اوس شریک کے تین ربع ہونگے اور اسکا ایک ربع کہا مالک نے اگر مکاتب
سے اوسکا مولی قطاعت کرے اور وہ آزاد ہوجاوے اور جسقدر قطاعت کا روپیہ مکاتب پر رہجاوے وہ اوسپر
قرض رہے بعد اوسکے مکاتب مرجاوے اور وہ مقروض ہو لوگون کا تو مولے اور قرضخواہون کے برابر نہ ہوگا بلکہ
اوسکے مال مین سے پہلے اور قرضخواہ اپنا قرضہ وصول کرین گے کہا مالک نے جو مکاتب مقروض ہو اس سے مولے
قطاعت نہ کرے ایسا نہ ہو کہ وہ غلام آزاد ہوجاوے بعد اوسکے سارا مال اوسکا قرضخواہون کو ملجاوے مولے
کو کچہ نہ ملے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مکاتب کرے پہر اوس سے سونے پر قطاعت
کرے اور بدل کتابت معاف کردے اس شرط سے کہ زر قطاعت فی الفور دیدے تو اس مین کچہ قباحت نہین ہے
اور جس شخص نے اوسکو مکروہ رکہا ہے اوس نے یہ خیال کیا کہ اوسکی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص کا میعادی قرضہ کسی
پر ہو وہ اوسکے بدلے مین کچہ نقد لیکر قرضہ چہوڑدے حالانکہ یہ قرض کی مثل نہین ہے بلکہ قطاعت اسلیے ہوتی
ہے کہ غلام جلد آزاد ہوجاوے اور اسکے لیے میراث اور شہادت کی اہلیت اور حدود کی حلد ثابت ہوجاوے اور
یہ نہین ہے کہ اوس نے روپیون کو روپیون کے عوض مین یا سونیکو سونے کے عوض مین خریدا بلکہ اوسکی مثال یہ ہے
ایک شخص نے اپنے غلام سے کہا تو مجہے اسقدر اشرفیان لادے اور تو آزاد ہے پہر اوس سے کم کرکے کہا اگر اتنے
ہی لادے تو بہی تو آزاد ہے کیونکہ بدل کتابت دین صحیح نہین ہے ورنہ جب مکاتب مرجاتا تو مولی بہی اور قرضخواہون
کے برابر اوسکے مال کا دعوی دار ہوتا **جراح المکاتب** مکاتب کسی شخصکو زخمی کرے کہا مالک نے اگر
مکاتب کسی شخص کو ایسا زخمی کرے جس مین دیت واجب ہو تو اگر مکاتب اپنی بدل کتابت کے ساتہہ دیت بہی ادا کرسکے
تو دیت ادا کردے وہ مکاتب بنا رہیگا اگر اوسپر قادر نہ ہو تو اپنی کتابت سے عاجز ہوا کیونکہ دیت کا ادا کرنا کتابت
پر مقدم ہے پہر جب دیت دینے سے عاجز ہوجاوے تو اسکے مولے کو اختیار ہے اگر چاہے تو دیت ادا کردے اور مکاتب کو غلام سمجہکر
رکہہ لیوے پہر اب وہ ہمیشہ اوسکا غلام ہوجاویگا اگر چاہے تو خود مکاتب کو اوس شخص کے حوالے کردے جو زخمی
ہوا ہے مگر مولی پر لازم نہین ہے کہ غلام دیکر ڈالنے سے زیادہ اور کچہ اپنا نقصان کرے کہا مالک نے اگر چند غلام
ایک ساتہہ مکاتب ہون پہر اون مین سے ایک غلام کسی شخصکو زخمی کرے تو سب غلامون سے کہا جاوے گا

دیت ادا کرد اگر ادا کرینگے اپنی کتابت پر قائم رہینگے اگر نہ کرینگے سب عاجز سمجھے جاوینگے اور مولی کو اختیار ہوگا
چاہے دیت ادا کردے سب اوسکے غلام ہوجاوینگے چاہے جس غلام نے زخمی کیا ہے اوسکو حوالے کردے باقی غلام بدستور
مولی کے غلام ہوجاوینگے کیونکہ وہ دیت دینے سے عاجز ہوگئے کہا مالک نے اگر مکاتب کو یا اوسکی اولاد کو جو کتابت
مین داخل ہو کوئی زخمی کرے تو اوسکی دیت غلامون کی سی ہوگی اور وہ دیت مولی کو دیجاویگی اور اسقدر بدل کتابت
مین سے وضع کیا جاویگا کہا مالک نے اسکی شرح یون ہے ایک شخص نے اپنے غلامون کو تین ہزار درم پر مکاتب کیا اور اس
کے زخم کی دیت ایک ہزار درم وصول پائی تو اب جب وہ مکاتب دو ہزار درم ادا کریگا آزاد ہوجاویگا اگر مولی کے
اس غلام پر ___ ہزار ہی درم بابت کتابت کے باقی تھے کہ ایکہزار درم دیت کی پائے تو وہ آزاد ہوجاویگا اگر جسقدر
درم باقی تھے اوس سے زیادہ دیت کے درم پائے تو مولی جتنے باقی تھے اوتنے لیکر باقی مکاتب کو پھیر دیگا اور مکاتب
آزاد ہوجاویگا یہ درست نہین کہ مکاتب کی دیت اسی کو حوالہ کردین وہ کہا پی کر برابر کردے پھر اگر عاجز ہوجاوے تو
کانا لنگڑا لولا ہو کر اپنے مولی کے پاس آوے کیونکہ مولی نے اوسکو اختیار دیا تھا اوسکی مال اور کمائی پر نہ اپنی اولاد
کی قیمت یا اپنی دیت پر کہ وہ کہا پی کر برابر کردے بلکہ مکاتب کی دیت اور اسکی اولاد کی دیت جو حالت کتابت میں
پیدا ہوئی یا اذن پر عقد کتابت ہوا ہو اوسکے مولی کو دیجاوے گی اور اسکے بدل کتابت مین مجرا ہوگی **بیع المکاتب**
مکاتب کی کتابت کو بیچنے کا بیان کہا مالک نے جو شخص اپنے غلام کو روپیون اشرفیون پر مکاتب کرے وہ اسکی
کتابت کو کسی اسباب کے بدلے مین بیچے مگر نقداً نقد نہ وعدی پر کیونکہ اگر وعدہ کرے گا تو کالی کی بیع بعوض کالی
کے ہوجاویگی یعنے دین کے بعوض دین کے اور اگر کسی مال پر مکاتب کیا ہو جیسے اونٹ یا گائے یا بکریان یا غلام ہون
تو مشتری کو جائز ہے کہ روپیہ اشرفی دیکر اوسکی کتابت خرید کرے یا دوسری جنس دیکر سوا اوس جنس کے جسپر مکاتب ہوا
ہے مگر یہ ضرور ہے کہ دام نقداً نقد دیوے ورنہ ایسے کہا مالک نے جب مکاتب کی کتابت بک جاوے تو مکاتب اپنی کتابت کو مشتری سے
پھر وہی دام دیکر جو اوسکے مولی کو مشتری نے دیے ہین خرید کرسکتا ہے کیونکہ مکاتب کو اپنی جان آپ خریدنا گویا آزادی ہے
اور آزادی بہ نسبت اور وصیتون کے مقدم ہے کہا مالک نے اگر چند شریک ہین ایک مکاتب مین ان مین سے ایک شریک
نے اپنا حصہ کتابت بیچنا چاہا ثلث یا ربع یا نصف تو مکاتب کو مثل شفیع کے یہ حق نہین پہونچتا کہ اوس حصے کو خود خرید
کرے کیونکہ یہ خرید مثل قطاعت کے ہے اور مکاتب کو یہ درست نہین کہ اپنے ایک شریک سے قطاعت کرلیوے مگر اور شریکون
کے اذن سے اور اسقدر حصہ خریدنے سے اوسکو پوری آزادی بھی حاصل نہین ہوتی اور وہ اپنی مال پر قادر نہین ہے بلکہ
تھوڑا حصہ خریدنے مین یہ بھی خیال ہے کہ عاجز ہوجاوے کیونکہ اوسکا مال اس خرید مین صرف ہوجاوے گا اور یہ
اوسکی مثل نہین ہے کہ مکاتب اپنے تئین پورا پورا خرید کرلیوے ہان جس صورت مین باقی شریک بھی اجازت دین تو
اوروں سے زیادہ اس کو اس حصے کے خریدنے کا استحقاق ہوگا کہا مالک نے مکاتب کی قسط کی

ف مکاتب کی کتابت بیچنے کا بیان

بیع درست نہین کیونکہ اُس مین دہوکا ہے اسواسطے کہ اگر مکاتب عاجز ہوگیا تو اُسکے ذمہ پر جو روپیہ تھا باطل ہوگیا اور
اگر مکاتب مرگیا یا مفلس ہوگیا اور بہت سے لوگون کے قرضے ہین تو جس شخص نے اُسکی قسط خریدی وہ اگر قرضخواہون کے برابر نہ
ہوگا بلکہ مثل مکاتب کے مولی کے ہوگا اور مولی کے مکاتب کے اور قرضخواہون کے برابر نہین ہوتا اسیطرح خراج ہو سکے
کا اگر غلام کے ذمہ پر جمع ہوجاوے تب بہی مولی اور قرضخواہون کے برابر نہوگا **کہا مالک** نے مکاتب اگر اپنی کتابت
کو خرید کرلے نقد روپیہ اشرفی کے بدلے مین یا کسی اسباب کے بدلے مین جو بدل کتابت کی جنس سے نہو یا اسی جنس
سے ہو مؤجل ہو یا معجل تو درست ہے **کہا مالک** نے اگر مکاتب مرجاوے اور اپنی ام ولد اور اولاد صغار کو جو اُسی ام ولد سے ہو یا
کسی اور عورت سے چہوڑ جاوے اور اولاد اُسکی محنت مزدوری پر قادر نہو اور کتابت سے عاجز ہوجانیکا خوف ہو تو ام ولد
کو بیچ ڈالینگے جب اُسکی قیمت اسقدر ہو کہ بدل کتابت پورا پورا ادا ہوسکے کیونکہ مکاتب کو اگر خوف ہوتا عجز کا
تو وہ اُس ام ولد کو بیچ سکتا تہا اسیطرح اولاد کو جب خوف ہوگا عجز کا تو اُن کے باپ کی ام ولد بیچی جاویگی اور وہ
آزاد ہوجاوینگے۔ اگر اس ام ولد کی قیمت بدل کتابت کو مکتفی نہو اور ام ولد سے محنت مزدوری نہو سکے نہ مکاتب
کی اولاد سے تو سب کے سب اپنے مولی کے غلام ہوجاوینگے **کہا مالک** نے جو شخص مکاتب کی کتابت خرید کرے پہر
مکاتب مرجاوے قبل اپنی کتابت ادا کرنیکے تو جس شخص نے کتابت خریدی ہے وہی اُسکا وارث ہوگا اگر مکاتب
عاجز ہوجاوے تو اُسیکا غلام ہوجاویگا اور اگر مکاتب نے بدل کتابت اُس شخص کو ادا کردیا اور آزاد ہوگیا تو ولا اُس شخص
کو ملے گی جس نے اُسکو مکاتب کیا تہا نہ اُس شخص کو جس نے اُسکی کتابت خرید کی تہی **سعی المکاتب** مکاتب
کی محنت مزدوری کا بیان **عن** مالك انه بلغه ان عروة بن الزبير وسليمان بن يسار سئلا عن رجل
كاتب على نفسه وعلى بنيه ثم مات هل يسعى بنو المكاتب في كتابة ابيهم ام هم عبيد
فقال لا بل يسعون في كتابة ابيهم ولا يوضع عنهم لموت ابيهم شيء **ترجمہ** عروہ بن زبیر اور سلیمان بن یسار
سے سوال ہوا جو شخص اپنے تئین اور اپنی اولاد کو مکاتب کرے پہر مرجاوے تو اُسکے بیٹے بدل کتابت کی ادا کرنیمین محنت
مزدوری کرینگے یا غلام رہین گے انہون نے جواب دیا کہ سعی کرینگے اپنے باپ کی کتابت مین اور انکے باپ کے مرجانیکی وجہ سے بدل
کتابت مین کچہ کمی نہو گی کہا مالک نے اگر مکاتب کے بیٹے کم سن ہون محنت مزدوری نہ کرسکین تو انکے بڑے ہونیکا
انتظار نکیا جاویگا اور اپنے باپ کے غلام ہوجاوینگے مگر جس صورت مین مکاتب اسقدر مال چہوڑ جاوے جو انکی
بلوغ تک کی قسطون کو کافی ہو تو ان کے بلوغ تک انتظار کیا جاوے گا بعد بلوغ کے اگر بدل کتابت کو ادا کردیوین
تو آزاد ہوجاوینگے ورنہ اگر نہ دین تو غلام ہوجاوینگے **کہا مالک** نے اگر مکاتب مرجاوے اور اسقدر مال چہوڑ جاوے
جو بدل کتابت کو مکتفی نہو اور اپنی اولاد اور ام ولد کو جو کتابت مین داخل ہو چہوڑ جاوے پہر ام ولد یہ چاہے وہ مال لیکر
اولاد کے اور اپنے آزاد کرنے مین محنت مزدوری کرے تو اگر وہ ام ولد معتبر اور مشقت محنت پر قادر ہو تو وہ

مال اسکو حوالہ کیا جاویگا ورنہ وہ مال مولی لے لے گا اور اُم ولد اور مکاتب کی اولاد غلام ہو جاوینگے مولی کے کہا مالک نے اگر چند غلام ایک ہی عقد مین مکاتب کیے جاوین اور اُن مین آپس مین کوئی قرابت نہو پھر بعض اُن مین سے عاجز ہو جاوین اور بعض محنت مزدوری کر کے بدل کتابت ادا کرین تو سب آزاد ہو جاوینگے پھر جن لوگون نے محنت مزدوری کی ہے وہ اُن لوگون سے جو عاجز ہو گئے تھے اُن کا حصہ پھیر لیوینگے

عتق المكاتب اذا ادّى ما عليه قبل محله

اگر مکاتب جو قسطین مقرر ہوئی تھین اُس سے پہلے بدل کتابت ادا کردے تو آزاد ہو جاویگا

عن مالك انه سمع ربيعة بن ابي عبد الرحمن وغيره يذكرون ان مكاتبا كان للفرافصة بن عمير الحنفي وانه عرض عليه ان يدفع اليه جميع ما عليه من كتابته فابى الفرافصة فاتى المكاتب مروان بن الحكم وهو امير المدينة فذكر له ذلك فدعى مروان الفرافصة بن عمير فقال له ذلك فابى فامر مروان بذلك المال ان يقبض من المكاتب فيوضع في بيت المال وقال للمكاتب اذهب فقد عتقت فلما راى الفرافصة ذلك قبض المال **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن وغیرہ سے روایت ہے کہ فرافصہ بن عمیر کا ایک مکاتب تھا جو مدت پوری ہونیکے پہلے سب بدل کتابت لیکر آیا فرافصہ نے اُسکے لینے سے انکار کیا مکاتب مروان کے پاس گیا جو حاکم تھا مدینہ کا اور اُس سے بیان کیا مروان نے فرافصہ کو بلا بھیجا اور کہا بدل کتابت لیلے فرافصہ نے انکار کیا مروان نے حکم کیا کہ مکاتب سے وہ مال لیکر بیت المال مین رکھا جاوے اور مکاتب سے کہا جا تو آزاد ہو گیا جب فرافصہ نے یہ حال دیکھا تو مال لے لیا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ مکاتب اگر اپنی سب قسطون کو مدت سے پیشتر ادا کردے تو درست ہے اُسکے مولی کو درست نہین کہ لینے سے انکار کرے کیونکہ مولی اُسکو سبب سے ہر شرط کو اور خدمت کو اسکی ذمہ سے اُتار دیتا ہے اسلیے کہ کسی آدمی کی آزادی پوری نہین ہوتی جبتک اُسکی حرمت تمام نہو اور اُسکی گواہی جائز نہو اور اُسکو میراث کا استحقاق نہو اور اُسکے مولی کو لائق نہین کہ بعد آزادی کے اُسپر کسی کام یا خدمت کی شرط لگاوے **کہا** مالک نے جو مکاتب سخت بیمار ہو جاوے اور وہ یہ چاہے کہ سب قسطین اپنے مولی کو ادا کردے اسلیے کہ آزاد ہو جاوے تاکہ اُسکے وارث میراث پاوین جو پہلے سے آزاد ہین اُسکی کتابت مین داخل نہین ہین تو مکاتب کو یہ درست ہے کیونکہ اس سے اُسکی حرمت پوری ہوتی ہے اور اُسکی گواہی درست ہوتی ہے اور جن آدمیون کے قرضہ کا اقرار کرے وہ اقرار جائز ہوتا ہے اور اُسکی وصیت درست ہوتی ہے اور اُسکے مولی کو انکار نہین پہونچتا اس خیال سے کہ اپنا مال بچایا چاہتا ہے

ميراث المكاتب اذا عتق

جب مکاتب آزاد ہو اسکی میراث کا بیان

عن مالك انه بلغه ان سعيد بن المسيب سئل عن مكاتب كان بين رجلين فاعتق احدهما نصيبه فمات المكاتب وترك مالا كثيرا قال يؤدى الى الذي تمسك بكتابته الذي بقي له ثم يقتسمان ما بقي بالسوية **ترجمہ** سعید بن المسیب سے سوال ہوا کہ ایک مکاتب دو آدمیون مین مشترک ہو ایک

شخص اُن میت سے اپنا حصہ آزاد کردیوے پہر مکاتب مرجاوے اور بہت سا مال چہوڑ جاوے سعید نے کہا جسنے آزاد
نہین کیا اُسکا بدل کتابت ادا کرکے باقی جو کچہ بچے گا دونو شخص بانٹ لیوینگے کہا مالک نے جب مکاتب آزاد ہو جاوے تو
اسکا وارث وہ شخص ہوگا جسنے مکاتب کیا یا مکاتب کا قریب سے قریب رشتہ دار مردون مین سے جسدن مکاتب مرا
ہے لڑکا ہو یا اور عصبہ کہا مالک نے اسیطرح جو شخص آزاد ہو جاوے تو اُسکی میراث اُس شخص کو ملیگی جو آزاد کرنیوالے
کا قریب سے قریب رشتہ دار ہو لڑکا ہو یا اور کوئی عصبہ جس دن وہ غلام مرا ہے کہا مالک نے اگر چند بہائی اکٹہا مکاتب
کردیے جاوین اور اُنکی کوئی اولاد نہو جو کتابت مین پیدا ہوئی ہو یا عقد کتابت مین داخل ہو تو وہ بہائی آپس مین
ایکدوسرے کے وارث ہونگے اگر اُن مین سے کسیکا لڑکا ہوگا جو کتابت مین پیدا ہوا ہو یا اُسپر عقد کتابت واقع ہوا
ہو اور وہ مرجاوے تو پہلے اُسکے مال مین سے سبکا بدل کتابت ادا کرکے جو کچہ بچ رہے گا وہ اُسکی اولاد کو
ملیگا اُسکے بہائیون کو نہ ملیگا **اَلشَّرْطُ فِے الْمُكَاتَبِ** مکاتب پر شرط لگانیکا بیان کہا مالک نے جس
شخص نے اپنے غلام کو مکاتب کیا سونے یا چاندی پر اور اُسکی کتابت مین کوئی شرط لگا دی سفر یا خدمت
یا اضحیہ کی لیکن اُس شرط کو معین کردیا پہر مکاتب اپنی قسطون کے ادا کرنے پر مدت سے پہلے قادر ہوگیا اور
اُسنے قسطین ادا کردین مگر یہ شرط اُسپر باقی ہے تو وہ آزاد ہو جاوے گا اور حرمت اُسکی پوری ہو جاویگی اب
اُس شرط کو دیکہینگے اگر وہ شرط ایسی ہے جو مکاتب کو خود کرنا پڑتی ہے (جیسے سفر یا خدمت کی شرط) تو یہ
مکاتب پر لازم نہ ہوگی اور نہ مولی کو اُس شرط کی پورا کرانے کا استحقاق ہوگا اور جو وہ شرط ایسی ہے جس
مین کچہ دینا پڑتا ہے جیسے اضحیہ یا کپڑے کی شرط تو یہ مانند روپیون اشرفیون کے ہوگی اُس چیز کی قیمت لگا کر
وہ بہی اپنی قسطون کے ساتہ ادا کردے گا جب تک ادا نکرے گا آزاد نہوگا کہا مالک نے مکاتب بمثل اُس
غلام کے ہے جسکو مولی آزاد کردے دس برس تک خدمت کرنے کے بعد اگر مولی مرجاوے اور دس برس نگذرے
ہون تو ورثہ کی خدمت مین دس برس پوری کرے گا اور ولا اُسکی اُسیکو ملے گی جسنے اُسکی آزادی ثابت کی
یا اُسکی اولاد کو مردون مین سے یا عصبہ کو کہا مالک نے جو شخص اپنے مکاتب سے شرط لگاوے تو سفر نہ کرنا
یا نکاح نکرنا یا میرے ملک مین سے باہر نہ جانا بغیر میرے پوچہے ہوئے اگر تو ایسا کرے تو تیری کتابت باطل کردینا
میرے اختیار مین ہوگا - اس صورت مین کتابت کا باطل کرنا اُسکے اختیار مین نہوگا اگرچہ مکاتب ان کامون
مین سے کوئی کام کرے اگر مکاتب کی کتابت کو مولی باطل کرے تو مکاتب کو چاہیے کہ حاکم کے سامنے
فریاد کرے وہ حکم کردیگا کہ کتابت باطل نہین ہوسکتی مگر اتنی بات ہے کہ مکاتب کو نکاح کرنا یا سفر کرنا یا
ملک سے باہر جانا بغیر سید کے پوچہے ہوئے درست نہین ہے خواہ اُسکی شرط ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو اس کی وجہ
ہے کہ آدمی اپنے غلام کو سو دینار کے بدلے مین مکاتب کرتا ہے اور غلام کے پاس ہزار دینار موجود ہوتے

مکاتب پر شرط لگانیکا بیان

ہین تو وہ نکاح کرکے اُن دیناروں کو مہر کے بدلے مین تباہ کرکے پہر عاجز ہوکر مولی کے پاس آتا ہے نہ اُسکے پاس مال
ہوتا ہے نہ کچھ اس مین سراسر مولی کا نقصان ہے یا مکاتب سفر کرتا ہے اور قسطون کے دن آجاتے ہین لیکن وہ حاضر
نہین ہوتا تو اس مین مولی کا حرج ہوتا ہے اسی نظر سے مکاتب کو درست نہین کہ بغیر مسئلے پوچھے ہوے نکاح
کرے یا سفر کرے بلکہ ان امورات کا اختیار مولی کو ہے چاہے اجازت دے چاہے منع کرے

وَلَاءُ الْمُكَاتَبِ إِذَا أَعْتَقَ

مکاتب جب آزاد کرے اُسکی ولا کا بیان کہا مالک نے مکاتب اپنے غلام کو آزاد نہین کر سکتا
مگر مولی کے اذن سے اگر مولی نے اذن دیدیا پہر مکاتب بہی آزاد ہو گیا تو ولا اُسکو مکاتب کو ملیگی اگر مکاتب آزاد
ہونے سے پہلے مر گیا تو اُسکی ولا مکاتب کی مولی کو ملیگی اسیطرح اگر وہ غلام مکاتب کی آزادی سے پہلے مر گیا جب بہی اُسکی
ولا مکاتب کے مولی کو ملے گی کہا مالک نے اگر مکاتب نے بہی اپنے غلام کو مکاتب کیا پہر مکاتب کا مکاتب مکاتب
سے پہلے آزاد ہو گیا تو اُس کی ولا مکاتب کے مولی کو ملے گی جب تک مکاتب آزاد نہ ہو جب مکاتب آزاد ہو جاویگا
تو اُسکے مکاتب کی ولا اسکی طرف لوٹ آویگی۔ اگر مکاتب بدل کتابت ادا کرنے سے پہلے مر گیا یا عاجز ہو گیا
تو اُسکی آزاد اولاد اپنے باپ کے مکاتب کی ولا نہ پاوین گے کیونکہ انکے باپ کو ولا کا استحقاق نہین ہوا
تہا اسلئے کہ وہ آزاد نہین ہوا تہا کہا مالک نے جو مکاتب دو آدمیون مین مشترک ہو پہر ایک شخص اپنا حق معاف کر دے اور دوسرا نکرے
پہر مکاتب مر جاوے اور مال چہوڑ جاوے تو جس شخص نے معاف نہین کیا وہ اپنا حق وصول کرکے جس قدر مال
بچے گا وہ دونو تقسیم کر لین گے جیسے وہ غلامی کی حالت مین مرتا کیونکہ جس شخص نے اپنا حق چہوڑ دیا اُس نے
آزاد نہین کیا بلکہ اپنا حق معاف کر دیا کہا مالک نے اسکی دلیل یہ ہے ایک شخص مر گیا اور ایک مکاتب چہوڑ گیا
اور بیٹے اور بیٹیان بہی چہوڑ گیا پہر ایک بیٹی نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو ولا اُسکے واسطے ثابت نہوگی اگر
یہ آزادی ہوتی تو ولا اُسکے لیے ضرور ثابت ہوتی کہا مالک نے یہ بہی اسکی دلیل ہے کہ اگر ایک شخص نے اپنا حصہ
آزاد کر دیا پہر مکاتب عاجز ہو گیا تو جس شخص نے آزاد کیا ہے اُسکو باقی حصون کی قیمت نہ دینا ہوگی اگر
یہ آزادی ہوتی تو اُسکو اوروں کے حصہ کی قیمت موجب حدیث کے دینا پڑتی کہا مالک نے اسکی دلیل
یہ بہی ہے کہ مسلمانون کا طریقہ جس مین کچہ اختلاف نہین یہ ہے کہ جو شخص ایک حصہ اپنا مکاتب مین سے
آزاد کر دے تو وہ اُسکے مال مین سے آزاد نہ ہوگا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ولا اُسکو ملتی اُسکے شریکون کو نہ ملتی
کہا مالک نے اسکی دلیل یہ بہی ہے کہ مسلمانون کا طریقہ یہ بہی ہے کہ جو شخص عقد کتابت کرے ولا اُسیکو
ملیگی اور مکاتب کے مولے کے وارثون مین سے عورتون کو ولا نہ ملیگی اگرچہ اپنا حصہ کچہ آزاد کر دین
بلکہ ولا مکاتب کے مولی کے لڑکون کو یا اور عصبون کو ملے گی **ف** اگرچہ درحقیقت آزادی ہوتی
تو عورتون کو بہی ولا ملتی کیونکہ عورتون کو اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کی ولا ملا کرتی ہے

مکاتب جب آزاد کرے اُسکی ولا کا بیان

مَا لَا یَجُوزُ مِنْ عِتْقِ الْمُکَاتَبِ جس مکاتب کا آزاد کرنا درست نہیں اسکا بیان کہا مالک نے اگر چند غلام ایک ہی عقد مین مکاتب کیے جاوین تو مولے اُن مین سے ایک غلام کو آزاد نہین کرسکتا جبتک باقی مکاتب راضی نہون اگر وہ کم سن ہون تو انکی رضامندی کا اعتبار نہین اسکیوجہ یہ ہے کہ چند غلامون مین ایک غلام نہایت ہوشیار اور محنتی ہوتا ہے اور اُسکے سبب سے توقع یہ ہوتی ہے کہ محنت مزدوری کرکے اورونکو بھی آزاد کرادے مولی کیا کرتا ہے کہ اُسی شخص کو آزاد کردیتا ہے تاکہ باقی غلام محنت سے عاجز ہوکر غلام ہوجاوین تو یہہ جائز نہین ہے کیونکہ اس مین باقی غلامون کا ضرر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ضرر ہے اسلام مین کہا مالک نے اگر چند غلام مکاتب کیے جاوین اور اُن مین کوئی غلام ایسا ہو کہ نہایت بوڑھا ہو یا نہایت کم سن ہو جسکے سبب سے اور غلامون کو بدل کتابت کی ادا کرنے مین مدد نہ ملتی ہو تو مولی کو اُسکا آزاد کردینا درست ہے **جَامِعُ مَا جَاءَ فِي عِتْقِ الْمُكَاتَبِ وَأُمِّ وَلَدِهِ** مکاتب کی اور ام ولد کی آزادی کا بیان

کہا مالک نے جو شخص اپنے غلام کو مکاتب کرے پھر مکاتب مرجاوے اور اُم ولد چھوڑ جاوے اور اس قدر مال چھوڑ جاوے کہ اُس کے بدل کتابت کو مکتفی ہو تو وہ اُم ولد مکاتب کے مولی کی لونڈی ہوجاوے گی کیونکہ وہ مکاتب مرتیوقت آزاد نہین ہوا نہ اولاد چھوڑ گیا جس کے ضمن مین اُم ولد بھی آزاد ہوجاوے کہا مالک نے اگر مکاتب اپنے غلام کو آزاد کردے یا اپنے مال مین سے کچھ صدقہ دیدے اور مولی کو اُسکی خبر نہو یہانتک کہ مکاتب آزاد ہوجاوے تو اب مکاتب کو بعد آزادی کے اُس صدقہ یا اعتاق کا باطل کرنا نہین پہونچتا البتہ اگر مولی کو قبل آزادی کے اُسکی خبر ہوگئی اور اُس نے اجازت ندی تو وہ صدقہ یا اعتاق لغو ہوجاویگا اب پھر مکاتب کو لازم نہین کہ بعد آزادی کے اُس غلام کو پھر آزاد کرے یا صدقہ نکالے البتہ خوشی سے کرسکتا ہے **الْوَصِيَّةُ فِي الْمُكَاتَبِ** مکاتب کے باب مین وصیت کرنیکا بیان کہا مالک نے اگر مولے مرتیوقت اپنے مکاتب کو آزاد کردے تو مکاتب کی اُس حالت مین جس مین وہ ہے قیمت لگاوین گے اگر قیمت اُسکی بدل کتابت سے کم ہے تو ثلث مال مین وہ قیمت مکاتب کے معاف ہوجاویگی اور جس قدر بدل کتابت اُسپر باقی ہے اُسکی مقدار کی طرف خیال نہ کیا جاوے گا کیونکہ وہ اگر کسی کے ہاتھ سے مارا جاوے تو اُسکے قاتل پر قتل کے دن کی قیمت لازم آویگی اور اگر مجروح ہو تو زخمی کرنے والے پر اُس دن کی دیت لازم آوے گی اور ان سب امور مین بدل کتابت کی مقدار کیطرف خیال نہ کرین گے کیونکہ جب تک اُسپر بدل کتابت مین سے باقی ہے وہ غلام ہے البتہ اگر بدل کتابت قیمت سے کم باقی ہے تو جسقدر بدل کتابت باقی رہگیا ہے وہ ثلث مال مین معاف ہوجاوے گا گویا میت نے مکاتب کیواسطے اسقدر مال کی وصیت کی کہا مالک نے تفسیر اسکی یہ ہے مثلاً قیمت مکاتب کی ہزار درم ہون اور بدل کتابت مین اُسپر سو درم باقی ہون تو گویا مولے نے

نہیں مکاتب کا آزاد کرنا درست نہیں

فی عتق المکاتب و ام ولدہ مکاتب کی اور ام ولد کی آزادی کا بیان

الوصیۃ فی المکاتب مکاتب کے باب مین وصیت کرنیکا بیان

اسکے لیے سو درم کی وصیت کی اگر ثلث مال مین سے سو درم نکل سکین تو آزاد ہو جاوے گا کہا مالک نے جو شخص
اپنے غلام کو مکاتب کرے مرتے وقت تو اُس کی قیمت لگاوین گے اگر ثلث مال مین گنجایش ہوگی تو یہ عقد کتابت
جائز ہوگا کہا مالک نے اسکی تفسیر یہ ہے کہ غلام کی قیمت ہزار دینار ہو اور مولی اُسکو مرنے وقت دو سو دینار
کو مکاتب کرے اور ثلث مال مولی کا ہزار دینار کے مقدار ہو تو کتابت جائز ہوگی گویا یہ مولی نے وصیت کی
اپنے مکاتب کو لیے ثلث مال مین اگر مولی نے اور بہی لوگون کو وصیتین کی ہین اور ثلث مال مکاتب کی قیمت
سے زیادہ نہین ہے تو پہلے کتابت کی وصیت کو ادا کرین گے کیونکہ کتابت کا نتیجہ آزادی ہے اور آزادی
اور وصیتون پر مقدم ہے پہر اور وصیت والون کو حکم ہوگا کہ مکاتب کا پیچھا کرین اور اُس سے اپنی وصیتین
وصول کرین اور میت کے وارثون کو اختیار ہے چاہین وصیت والون کو اُنکی وصیتین ادا کردین اور مکاتب کی
کتابت آپ لے لین اگر چاہین مکاتب کو اور اُسکے بدل کتابت کو وصیت والون کے حوالے کردین کیونکہ ثلث
مال مکاتب ہی مین رہ گیا ہے اور اسواسطے کہ جب کوئی شخص وصیت کرے پہر اُسکے وارث یہ کہین کہ یہ وصیت
ثلث سے زیادہ ہے اور میت نے اپنے اختیار سے زیادہ تصرف کیا تو اُسکے ورثہ کو اختیار ہوگا چاہین تو
وصیت والون کو اُن کی وصیتین ادا کرین اور چاہین تو میت کا ثلث مال وصیت والون کو سپرد کرین پس
اگر وارثون نے مکاتب کو وصیت والون کے سپرد کردیا تو بدل کتابت وصیت والون کا ہوجاویگا اب
اگر مکاتب نے بدل کتابت ادا کردیا تو سب وصیت والے اپنے حصون کے موافق بانٹ لیوین گے اگر مکاتب
عاجز ہوگیا تو وصیت والون کا غلام ہوجاوے گا اب وصیت والے اُس غلام کو وارثون پر پہیر نہین سکتے
کیونکہ وارثون نے اپنے اختیار سے اُسے چہوڑ دیا اور اسواسطے کہ وصیت والون کو جب وہ غلام مل گیا
تو وہ اُسکے ضامن ہوگئے اگر وہ غلام مرجاتا تو وارثون سے یہ کچہ نہ لے سکتے۔ اگر مکاتب بدل کتابت
ادا کرنے سے پہلے مرگیا اور بدل کتابت سے زیادہ مال چہوڑ گیا تو وہ مال وصیت والون کو ملیگا اگر مکاتب
نے بدل کتابت ادا کردیا تو وہ آزاد ہوجاویگا اور ولا اُسکی مکاتب کرنیوالے کے عصبون کو ملے گی کہا مالک نے
جس مکاتب پر مولی کے دس ہزار درم آتے ہون پہر سوے مرتے وقت ہزار درم معاف کردے تو مکاتب کی قیمت
لگائی جاویگی اگر اسکی قیمت ہزار درم ہون گے تو گویا دسوان حصہ کتابت کا معاف ہوا اور قیمت کے رو سے
دو سو درم ہوئے تو گویا دسوان حصہ قیمت کا اُس نے معاف کردیا اسکی مثال ایسی ہے کہ اگر مولی سب بدل
کتابت کو معاف کردیتا تو ثلث مال مین صرف مکاتب کی قیمت کا حساب ہوتا یعنے ہزار درم کا اگر نصف
معاف کرتا تو ثلث مال مین نصف کا حساب ہوتا اگر اس سے کم زیادہ ہو وہ بہی اسی حساب سے کہا مالک نے جو
شخص مرتے وقت اپنے مکاتب کو ہزار درم دس ہزار درم مین سے معاف کردے مگر یہ نہ کہے کہ کون قسط مین سے

معاف ہوگی اول مین یا آخر مین تو ہر قسط مین سے دسوان حصہ معاف کیا جاوے گا کہا مالک نے جب آدمی اپنے مکاتب کو ہزار درم اول کتابت یا آخر کتابت مین معاف کردے اور بدل کتابت تین ہزار درم ہون تو مکاتب کی قیمت لگاوین گے پھر اُس قیمت کو تقسیم کرین گے ہر ایک ہزار پر جو ہزار کہ مدت اُسکی کم ہے اُسکی قیمت کم ہوگی بہ نسبت اُس ہزار کے جو اُسکے بعد ہی اسیطرح جو ہزار سب کے اخیر مین ہوگا اُسکی قیمت سب سے کم ہوگی کیونکہ جسقدر میعاد بڑہتی جاویگی اُسیقدر قیمت گھٹتی جاویگی پھر جس ہزار پر معافی ہوئی ہے اُسکی جو قیمت ٹھہرے گی وہ ثلث مال مین سے وضع کی جاویگی اگر اس سے کم زیادہ ہو وہ بھی اسی حساب سے ہے کہا مالک نے جس شخص نے مرتے وقت ربع مکاتب کی کسی کے لیے وصیت کی اور ربع کو آزاد کردیا پھر وہ شخص مرگیا بعد اسکے مکاتب مرگیا اور بدل کتابت سے زیادہ مال چھوڑ گیا تو پہلے مولی کے وارثون کو اور موصی لہ کو جسقدر بدل کتابت باقی تھا دلاوینگے پھر جسقدر مال بچ رہیگا ثلث اُسمین سے موصی لہ کو ملے گا اور دو ثلث وارثون کو کہا مالک نے جب مکاتب کو مولی مرتے وقت آزاد کردیوے اور ثلث مال مین سے وہ آزاد نہوسکے تو جسقدر گنجایش ہوگی اُسیقدر آزاد ہوگا اور بدل کتابت مین سے اُتنا وضع ہوجاویگا مثلاً مکاتب پر پانچ ہزار درم تھے اور اُسکی قیمت دو ہزار درم تھی اور میت کا ثلث مال ہزار درم ہے تو نصف مکاتب آزاد ہوجاویگا اور نصف بدل کتابت یعنی اڑہائی ہزار روپیہ ساقط ہوجاوینگے کہا مالک نے اگر ایک شخص نے وصیت کی کہ فلانا غلام میرا آزاد ہے اور فلانے کو مکاتب کرنا پھر ثلث مال مین دونو کی گنجایش نہو تو آزادی مقدم ہوگی کتابت پر

كِتَابُ الْمُدَبَّرِ

کتاب مدبر کے بیان مین **ف** مدبر اُس غلام یا لونڈی کو کہتے ہین جس سے مولے کہدے تو بعد میرے مرنیکے آزاد ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْقَضَاءُ فِيْ وَلَدِ الْمُدَبَّرَةِ

مدبرہ کی اولاد کا بیان کہا مالک نے جو شخص اپنی لونڈی کو مدبر کرے بعد اسکے اسکی اولاد پیدا ہو پھر وہ لونڈی مولی کے سامنے مرجاوے تو اسکی اولاد اپنی مان کیطرح مدبر رہیگی جب مولے مرجاویگا اور ثلث مال مین گنجایش ہو تو آزاد ہوجاویگی کہا مالک نے ہر عورت کی اولاد اپنی مان کی مثل ہوگی اگر اُنکی مان آزاد ہے اور بعد آزادی کے وہ اولاد پیدا ہوئی ہے تو وہ بھی آزاد ہوگی اگر وہ مدبرہ ہے یا مکاتبہ ہے یا معتقہ الی اجل ہے یا مخدمہ ہے **ف** یعنی اُس کی آزادی ایک مدت کی خدمت پر معلق ہے **ت** یا معتقۃ البعض ہے یا گرو ہے یا ام ولد ہے ہر ایک کی اولاد اپنی مان کی مثل ہوگی وہ آزاد ہے تو وہ آزاد اور وہ لونڈی ہوجاویگی تو وہ بھی مملوک ہوجاویگی کہا مالک نے اگر لونڈی حالت حمل مین مدبر ہوئی تو اُسکا بچہ بھی مدبر ہوجاوے گا اسکی نظیر یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے اپنی حاملہ لونڈی کو آزاد کردیا اور اُسکو معلوم نہ تھا کہ یہ حاملہ ہے تو اُسکا بچہ بھی آزاد ہوجاوے گا کہا مالک نے اسیطرح اگر ایک شخص حاملہ لونڈی کو بیچے تو وہ لونڈی اور اُسکے پیٹ کا بچہ مشتری کا ہوگا خواہ مشتری نے اُسکی شرط لگائی ہو یا نہ لگائی ہو

فصل مدبرہ کی اولاد کا بیان

کہا مالک نے اسیطرح بائع کو درست نہین کہ لونڈی کو بیچے اور اُسکا حمل نہ بیچے کیونکہ اس مین دہوکا ہے شاید بچہ پیدا ہو یا ہو
یا نہین ہوتا ہے اسکی مثال ایسی ہے کوئی شخص پیٹ کے بچہ کو بیچے اُسکی بیع درست نہین **کہا** مالک نے اگر مکاتب یا مدبر
ایک لونڈی خرید کرکے اُس سے وطی کرین اور وہ حاملہ ہو کر بچہ جنے تو ہر ایک کا بچہ اپنے باپ کی تابع ہو گا اُس کے آزادی
کے ساتھ اُس کی بہی آزادی ہو گی اور اُسکی غلامی کے ساتھ اُسکی بہی غلامی ہو گی۔ اگر وہ مکاتب یا مدبر آزاد ہو گیا
تو ام ولد اسکی مثل اور اسکے مال کی اُسکے سپرد کی جاویگی **ف** اور وہ جو حمل کتابت یا تدبیر کے زمانہ مین اُسکو
رہا تہا اسکے سبب سے ام ولد نہ ہو گی کیونکہ اُسوقت اسکا مولی آزاد نہ تہا **جَامِعُ مَاجَاءَ فِي التَّدْبِيْرِ**
مدبر کے احکام کا بیان **کہا** مالک نے اگر مدبر اپنے مولی سے کہے تو مجہے ابہی آزاد کردے مین تجہے پچاس دینار قسط وار دیتا ہون
مولی کہے اچہا تو آزاد ہے تو مجہے پچاس دینار پانچ برس مین دیجیو ہر سال دس دینار کے حساب سے مدبر اُسپر راضی
ہو جاوے بعد اسکے دو تین دن مین مولی مرجاوے تو وہ آزاد ہو جاویگا اور پچاس دینار اُسپر قرض رہینگے
اور اُسکی گواہی جائز ہو جاوے گی اور اُسکی حرمت اور میراث اور حدود پورے ہو جاوینگے اور مولی کے مرجانے سے
اُن پچاس دینار مین کچہ کمی نہ ہو گی **کہا** مالک نے جو شخص اپنے غلام کو مدبر کرے پہر مرجاوے اور اُسکا مال کچہ موجود ہو کچہ
غائب ہو جسقدر موجود ہے اُسکی ثلث مین سے مدبر آزاد نہ ہو سکے تو مدبر کو روک رکہینگے اور اُسکی کمائی کو بہی
جمع کرتے جاوینگے یہانتک کہ جو مال غائب ہے وہ بہی نکل آوے پہر اگر مولی کے کل مال کے ثلث مین سے مدبر آزاد ہو سکیگا
تو آزاد ہو جاویگا اور مدبر کے مال اور کمائی اُسیکو ملیگی اور جو ثلث مین سے کل آزاد نہو سکے گا تو ثلث ہی کے مقدار
آزاد ہو جاویگا اور اُسکا مال اُسیکے پاس رہیگا **اَلْوَصِيَّةُ فِي التَّدْبِيْرِ** مدبر کرنے کی وصیت کا بیان
کہا مالک نے کہ آزادی کی جتنی وصیتین ہین صحت مین ہون یا مرض مین اُن مین رجوع اور تغیر کرسکتا ہے
مگر تدبیر مین جب کسیکو مدبر کردیا اب اُسکی فسخ کا اختیار نہ ہو گا **کہا** مالک نے جس لونڈی کے آزاد کرنے کی وصیت
کی اور اُس کو مدبر نہ کیا تو اُسکی اولاد اپنی مان کے ساتھ آزاد نہ ہو گی اسلیے کہ مولی کو اُس وصیت کے بدل ڈالنے
کا اختیار تہا نہ اُنکی مان کے لیے آزادی ثابت ہوئی تہی بلکہ یہ ایسا ہے کوئی کہے اگر فلانی لونڈی میرے مرنے
تک رہی تو وہ آزاد ہے پہر وہ اُسکے مرنے تک رہی تو آزاد ہو جاوے گی مگر مولی کو اختیار ہے کہ موت سے پیشتر اُسکو
یا اُسکی اولاد کو بیچے تو آزادی کی وصیت بعد تدبیر کی وصیت مین سنت قدیمہ کی رو سے بہت فرق ہے اگر وصیت
مثل تدبیر کے ہوتی تو کوئی شخص اپنی وصیت مین تغیر تبدل کا اختیار نہ رکہتا **کہا** مالک نے جو شخص اپنے چند غلامون
کو صحت کی حالت مین مدبر کرے اور سوا اُنکے کچہ مال نہ رکہتا ہو اگر اُس نے اسطرح مدبر کیا کہ پہلے ایک کو پہر
دوسرے کو تو جس کو پہلے مدبر کیا ہے وہ ثلث مال مین سے آزاد ہو جاوے گا پہر دوسرا پہر تیسرا اسیطرح جب
تک ثلث مال مین گنجایش ہو اگر سب کو ایک ساتہ مدبر کیا ہے ایک ہی کلام مین تو ہر ایک کا ثلث آزاد ہو جاویگا جب

ف مدبر کے احکام کا بیان

ف مدبر کرنے کی وصیت کا بیان

سکو بیماری مین مدبر کیا کہا مالک نے جس شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور سوا اُسکے کچھ مال نہ تھا پھر مولی مر گیا اور مدبر کے پاس مال ہے تو ثلث مدبر آزاد ہو جاویگا اور مال اُسکا اُسکے پاس رہے گا کہا مالک نے جس مدبر کو مولی مکاتب کر دے پھر مولی مر جاوے اور سوا اُسکے کچھ مال نہ چھوڑے تو اُسکا ایک ثلث آزاد ہو جاوے گا اور بدل کتابت مین سے بھی ایک ثلث گھٹ جاویگا اور دو ثلث مدبر کو ادا کرنا ہوں گے کہا مالک نے ایک شخص نے اپنی مرض موت مین اپنے غلام کا نصف یا کل آزاد کیا اور پہلے اپنے ایک غلام کو مدبر کر چکا تھا تو ثلث مال مین سے پہلے مدبر آزاد ہوگا پھر وہ غلام اگر باقی مین سے آزاد ہو سکے تو آزاد ہوگا ورنہ جس قدر مال بچا ہے اُسیقدر آزاد ہوگا

مس الرجل وليدته اذا دبّرها لونڈی کو جب مدبر کر دے اُس سے صحبت کرنیکا بیان

عن نافع ان عبد الله بن عمر دبّر جاريتين له فكان يطأهما وهما مدبّرتان ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے اپنی دو لونڈیوں کو مدبر کیا تھا اور اُن سے صحبت بھی کرتے تھے عن يحيى بن سعيد ان سعيد بن المسيب كان يقول اذا دبّر رجل جاريته فان له ان يطأها وليس له ان يبيعها ولا يهبها وولدها بمنزلتها ترجمہ سعید بن مسیب کہتے تھے جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو مدبر کرے تو اُس سے وطی کر سکتا ہے مگر اُسکو بیع یا ہبہ نہین کر سکتا **ف** جمہور علمار کا یہی مذہب ہے اور شافعی اور اہل حدیث کے نزدیک مدبر کی بیع درست ہے صحیحین مین جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مدبر کو بیچا اور ابن عمر سے جو مرفوعاً مروی ہے کہ مدبر نہ بیچا جاوے نہ ہبہ کیا جاوے اور وہ ثلث مال مین سے آزاد ہو جاویگا تو دارقطنی اور ابن عبد البر نے اسکو ضعیف کیا ہے **ف** اور اسکی اولاد بھی مثل اپنی ماں کے ہوگی

بيع المدبّر مدبر کے بیچنے کا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ مدبر کو مولی نہ بیچے اور نہ کسی طرح سے اُسکی ملک منتقل کرے **ف** یعنی ہبہ اور صدقہ کر دے ست اور مولی اگر قرضدار ہو جاوے تو اُسکے قرضخواہ مدبر کو بیچ نہین سکتے جبتک اُسکا مولی زندہ ہے اگر مر جاوے اور قرضدار نہ ہو تو ثلث مال مین کل مدبر آزاد ہو جاوے گا کیونکہ اگر کل مال مین سے آزاد ہو تو سراسر مولی کا فائدہ ہے کہ زندگی بھر اس سے خدمت لی پھر مرتے وقت آدمی کا بھی ثواب کما لیا اور ورثہ کا بالکل نقصان ہے۔ اگر سوا اُس مدبر کے مولی کا کچھ مال نہ ہو تو ثلث مدبر آزاد ہو جاویگا اور دو ثلث وارثون کا حق ہوگا اگر مدبر کا مولی مر جاوے اور اسقدر مقروض ہو کہ مدبر کی کل قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ تو مدبر کو بیچین گے کیونکہ مدبر جب آزاد ہوتا ہے کہ ثلث مال مین گنجایش ہو اگر قرضہ غلام کے نصف قیمت کے برابر ہو تو نصف مدبر کو قرضہ ادا کرنے کے لیے بیچین گے اور نصف جو باقی ہے اُسکا ایک ثلث آزاد ہو جاوے گا کہا مالک نے مدبر کا بیچنا درست نہین اور کسیکو اُسکا خریدنا درست ہے مگر مدبر اپنے تئین آپ اپنے مولی سے خریدے

فائدہ لونڈی کو مدبر کر کے اس سے صحبت کرنے کا بیان

فائدہ مدبر کے بیچنے کا بیان

سکتا ہے یہ جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ کوئی شخص مدبر کی مولی کو کچھ مال دے تاکہ وہ اپنے مدبر کو آزاد کردے مگر ولا اُسکے مولی کو ملیگی جس نے اُسکو مدبر کیا تھا کہا مالک نے مدبر کی خدمت بیچنا درست نہیں کیونکہ اس مین دہوکا ہے معلوم نہین مولی کب تک زندہ رہیگا **ف** اسوجہ سے خدمت کی مدت مجہول رہے گی اور ابو حنیفہ کے نزدیک مدبر کی خدمت کی بیع درست ہے کیونکہ دارقطنی نے مرفوعاً روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدبر کی خدمت بیچی مگر یہ حدیث مرسلاً اور موصولاً دونو طرح ضعیف ہے **کہا مالک** نے جو غلام دو آدمیون مین مشترک ہو اور یہ شخص اُنمین سے اپنے حصہ کو مدبر کردے تو اُسکی قیمت لگاوینگے اگر جس شخص نے مدبر کیا ہے اُس نے دوسرے شریک کا بھی حصہ خرید کر لیا پس غلام مدبر ہوجاوے گا اگر نہ خریدا تو اُس کی تدبیر باطل ہوجاوے گی مگر جس صورت مین جس نے مدبر نہین کیا تہا اپنے شریک سے قیمت لینے پر راضی ہوجاوے اور قیمت لیلے تو غلام مدبر ہوجاویگا **کہا مالک** نے اگر نصرانی اپنے نصرانی غلام کو مدبر کرے بعد اسکے غلام مسلمان ہوجاوے تو اُسکو مولی سے الگ کردین گے **ف** یعنے مولی کی خدمت مین نرکہین گے کیونکہ مسلمانون کو کافر کی خدمت مناسب نہین **ف** اور مولی کیطرف سے بعوض خدمت کے اُس غلام پر کچہ محصول مقرر کردین گے کہ مولی کو ادا کیا کریگا مگر اُسکو بیچین گے نہین جب تک مولی کا حال نہ معلوم ہو **ف** یعنی مولی مسلمان ہو تو بدستور غلام اُسکی خدمت مین آ جاویگا یا مر جاوے تو آزاد ہوجاوے **ف** اگر مولی مقروض ہوکر مرے تو مدبر کو بیچکر اُسکا قرض ادا کرین گے مگر جب اسقدر مال ہو کہ قرض ادا ہوکر بچ رہے تو بعد قرض کے جسقدر بچے گا اُسکے ثلث مین سے مدبر آزاد ہوجاوے گا

جَرَاحُ الْمُدَبَّرِ

مدبر کسی شخص کو زخمی کرے تو کیا کرنا چاہیے **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَضٰى فِي الْمُدَبَّرِ اِذَا جَرَحَ اَنَّ لِسَيِّدِهٖ اَنْ يُّسَلِّمَ مَا يَمْلِكُ مِنْهُ اِلَى الْمَجْرُوْحِ فَيَخْتَدِمُهُ الْمَجْرُوْحُ وَيُقَاصُّهٗ بِجِرَاحِهٖ فِيْ دِيَةِ جُرْحِهٖ فَاِنْ اَدّٰى قَبْلَ اَنْ يَّهْلِكَ سَيِّدُهٗ رَجَعَ اِلٰى سَيِّدِهٖ **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز نے حکم کیا کہ جب مدبر کسی شخص کو زخمی کرے تو مولی کو چاہیے کہ مدبر کو مجروح کے حوالے کرے وہ اُس سے خدمت لیوے اپنے زخم کی دیت کی بدلے مین جب اُسکی دیت ادا ہوجاوے اور مولی نہ مرا ہو تو پھر اپنے مولی کے پاس چلا آوے **کہا مالک** نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ مدبر اگر کسی شخص کو زخمی کرے پھر اُسکا مولی مرجاوے اور سوا اُس کے اور کچہ مال نہ ہو تو ثلث مدبر آزاد ہوجاوے گا پھر زخم کی دیت کی تین حصے کرین گے ایک حصہ تو مدبر کے اُس ثلث پر ڈالا جائیگا جو آزاد ہوگیا اور دو حصے اُن دو ثلث پر واقع ہونگے جو ورثہ کے ہاتھہ مین ہین اب ورثہ کو اختیار ہوگا اگر چاہین تو اُن دو ثلث کو بھی مدبر کے مجروح کے حوالے کرین اگر چاہین تو دیت کی دو ثلث ادا کرین اور مدبر کے دو ثلث رکھہ چھوڑین کیونکہ اس زخم کی دیت غلام کی جنایت کے سبب سے ہے اور سید پر دین نہین ہے تو غلام کے اس قصور سے سید نے جو کام کیا تھا آزادی یا تدبیر باطل نہوگا اگر مولی اس صورت مین قرضدار بھی

مدبر کسی شخص کو زخمی کرے تو کیا کرنا چاہیے

ہو تو مدبر مین سے موافق دیت کے اور قرضہ کے بیچ کے پہلے دیت کو ادا کرین گے پھر دین کو ادا کرین گے پھر جو کچھ حصہ
غلام کا بچ رہیگا اُسکا ثلث آزاد ہو جاویگا اور دو ثلث اُسکے وارثون کو ملین گے کیونکہ غلام کی جنایت کا تاوان
مولی کے قرض پر مقدم ہے اسکی مثال یہ ہے ایک شخص مر گیا اور ایک غلام مدبر چھوڑ گیا جسکی قیمت ڈیڑہ سو دینار
ہے اور اُس غلام نے ایک شخص کو زخمی کیا تھا جسکے زخم کی دیت پچاس دینار ہے اور سید پر بھی پچاس دینار کا قرض
ہے تو پہلے مدبر کی قیمت مین سے دیت کے پچاس دینار ادا کرین گے پھر قرض کے پچاس دینار ادا کرین گے اب جو کچھ بچ
رہا اُسکا ایک ثلث آزاد ہو جاویگا اور دو ثلث وارثون کو ملین گے تو دیت قرض سے مقدم ہے اور قرض تدبیر
سے مقدم ہے جو وصیت ہے ثلث مال مین تو تدبیر جائز نہ ہوگی جب سید پر دین ہو جو ادا نہوا ہو بلکہ تدبیر ایک وصیت
ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِى بِهَا اَوْ دَيْنٍ اور دین مقدم ہے وصیت پر اجماعاً کہا مالک نے
اگر مدبر ثلث مال سے آزاد ہو سکتا ہو تو آزاد ہو جاویگا اور زخم کی دیت اُسپر دین رہیگی اگرچہ یہ پوری دیت ہو
بعد آزادی کے اُس سے مواخذہ کیا جاویگا جب سید پر کچھ دین نہو کہا مالک نے مدبر جب کسی شخص کو زخمی کرے
اور مولی اسکو مجروح کے حوالے کر دے پھر مولی قرضدار ہو کر مر جاوے اور سوا اسکے کچھ مال نہ چھوڑے پھر وارث
یہ کہین کہ ہم مدبر کو مجروح کے حوالے کرتے ہین اور قرضخواہ یہ کہے کہ مدبر اگر مجھکو ملے تو دیت سے زیادہ مین قیمت
دیتا ہون اسصورت مین وہ مدبر قرضخواہ کے حوالے کیا جاوے گا اور جسقدر قرضخواہ نے دیت سے زیادہ
دیا ہے اُتنا قرضہ مولی کے ذمہ سے ساقط ہوگا اگر دیت سے زیادہ نہ دے تو قرضخواہ اُس مدبر کو نہ لے سکیگا۔

کہا مالک نے اگر مدبر مالدار ہو اور کسی شخص کو زخمی کرے پھر مولی وہ مدبر دینے سے انکار کرے تو جو شخص کہ اسکے مولی کے
ہوا ہے وہ مدبر کا مال اپنی دیت مین لے لیگا اگر اسکی دیت اسی مال مین پوری ہو
حوالے کرے گا ورنہ جسقدر دیت باقی رہگئی اُسقدر خدمت مدبر سے لیگا

جراح ام ولد

ام ولد کسی شخص کو زخمی کرے تو کیا کرنا چاہیے کہا مالک نے اگر ام ولد کسی شخص کو زخمی کرے تو دیت اسکی مولی کو دینا ہوگی
مگر جس صورت مین دیت ام ولد کی قیمت سے زیادہ ہو تو مولی پر لازم نہین کہ ام ولد کی قیمت سے زیادہ دیوے اسلیے
کہ اگر کوئی لونڈی یا غلام جنایت کرے تو مولی پر اُس سے زیادہ لازم نہین کہ لونڈی یا غلام کو صاحب جنایت
کے حوالے کرے اگرچہ دیت کتنی ہی اُس لونڈی یا غلام کی قیمت سے زیادہ ہو پس یہان پر ام ولد کا مولی یہ تو
کر نہین سکتا کہ ام ولد صاحب جنایت کے حوالے کرے اس لیے کہ ام ولد کا ہبہ یا اور کسی طور سے نقل
ملک درست نہین بلکہ خلاف ہے سنت قدیمہ کے جب ایسا ہوا تو مولی خود ام ولد کے قائم مقام ہے
اس سے زیادہ مولی پر لازم نہین یہ مین نے بہت اچھا سنا ام ولد کی قیمت سے زیادہ جنایت مین دینا
لازم نہین عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَضٰى اَحَدُهُمَا فِي امْرَاَةٍ

غَرَّتْ رَجُلًا بِنَفْسِهَا وَذَكَرَتْ اَنَّهَا حُرَّةٌ فَوَلَدَتْ لَهُ اَوْلَادًا فَقَضٰى اَنْ يُّفْدِيَ وَلَدَهُ بِمِثْلِهِمْ

ترجمہ حضرت عمر بن خطاب یا عثمان بن عفان نے حکم کیا جو عورت دھوکا دیکر کسی سے کہے مین آزاد ہون پھر
نکاح کرے اور اولاد پیدا ہو بعد اُسکے وہ کسی کی لونڈی نکلے تو اپنی اولاد کی مثل غلام لونڈی دیکر اپنی اولاد
کو چھوڑا لے کہا مالک نے میرے نزدیک قیمت دینا بہتر ہے **ف** یہ حدیث اکثر نسخون مین نہین ہے

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

کتاب بیع کے بیان مین یعنے خرید اور فروخت کے احکام مین

مَا جَاءَ فِيْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ

بیع عربان کے بیان مین **ف** عربان سے بیعانہ لگے آتے ہین عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ **ترجمہ** عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا عربان کی بیع سے **کہا مالک نے** ہمارے نزدیک اسکے معنے یہہ ہین کہ آدمی ایک غلام یا لونڈی خریدے یا
جانور کو کرایہ لے پھر بائع سے یا جانور والے سے کہدیوے کہ مین تجھے ایک دینار یا کم زیادہ دیتا ہون اس شرط
پر کہ اگر مین اس غلام یا لونڈی کو خرید لونگا تو وہ دینار اسکی قیمت مین سے مجھنا یا جانور پر سواری کرونگا
تو کرایہ مین سے خیال کرنا ورنہ مین اگر غلام یا لونڈی تجھے پھیر دون یا جانور پر سوار نہ ہون تو دینار مفت تیرا
مال ہوجاویگا اسکو واپس نہ لونگا **کہا مالک نے** ہمارے نزدیک یہہ حکم ہے کہ جو غلام تجارت کا فن خوب جانتا ہو
زبان اچھی بولتا ہو اسکا بدلنا حبشی جاہل غلام سے درست ہے اسیطرح اور اسباب کا جو دوسرے اسباب کی مثل
نہ ہو بلکہ اُس سے زیادہ کچھ ہوا اور ایک غلام کا دو غلامون کے عوض مین یا کئی غلامون کے بدلے مین درست
ہے جب وہ دونو چیزین ایک دوسرے سے کھلا کھلا فرق رکھتی ہون اور جو ایک دوسرے کی مشابہ ہون
تو دو چیزون کا ایک کے بدلے مین لینا درست نہین **کہا مالک نے** سوا کھانے کی چیزون کے اور اسباب
کا بیچنا قبضہ سے پہلے درست ہے اور کسی کے ہاتھ نہ اُسی بائع کے ہاتھ بشرطیکہ قیمت دے چکا ہو **ف**
مثلاً زید نے ایک غلام عمرو سے سو روپیہ کو خریدا اور روپے عمرو کو دیدیے مگر غلام ابھی نہین ملا اب زید اس
غلام کو بکر کے ہاتھ بیچ ڈالے تو درست ہے کہا مالک نے اگر کوئی شخص حاملہ لونڈی کو بیچے مگر اس کے حمل کو
نہ بیچے تو درست نہین کسواسطے کہ کیا معلوم ہے وہ حمل مرد ہے یا عورت خوبصورت ہے یا بدصورت پورا ہے
یا لنگڑا زندہ ہے یا مردہ تو کس طور سے اُسکو لونڈی کی قیمت مین سے وضع کریگا **کہا مالک نے**
اگر ایک شخص ایک غلام یا لونڈی سو دینار کو خریدے اور قیمت ادا کرنیکی ایک معیاد مقرر کرے مثلاً ایک
مہینے کے وعدے پر اب بائع شرمندہ ہو کر خریدار سے کہے کہ اس بیع کو فسخ کر ڈال اور دس دینار مجھ سے نقد
یا اسقدر معیاد مین لے لے تو درست ہے اور اگر مشتری شرمندہ ہو کر بائع سے کہے کہ بیع فسخ کر ڈال اور دس دینار
مجھ سے نقد لے لے یا اس معیاد کے بعد جو ٹھیری تھی ادا ... نہین کیونکہ یہ ایسا ہوا گویا بائع نے اپنی معیاد

[illegible]

سو دینار کو ایک لونڈی اور دس دینار نقد یا میعادی پر بیع کیا تو سونے کی بیع سونے سے ہوئی میعاد پر اور یہ درست نہین
کہا مالک نے اگر ایک شخص ایک لونڈی بیچے تیس دینار پر ایک مہینے کے وعدے پر پھر ساٹھ دینار کو چھ مہینے کے یا برس کے وعدے پر
خریدے تو درست نہین کیونکہ اس صورت مین پہلے خریدار کو مفت سو دینار مل گئے چھ مہینے یا برس بھر کے بعد **مَالُ الْمَمْلُوكِ
إِذَا بِيعَ** جب غلام یا لونڈی بکے تو اسکا مال کس کو ملے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض
قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے
فرمایا جو شخص غلام کو بیچے اور اسکے پاس مال ہو تو وہ مال بائع کو ملیگا مگر جب خریدار شرط کرے کہ وہ مال مین لونگا کہا
مالک نے ہمارے نزدیک یہ اجماع ہے کہ خریدار اگر شرط کر لیگا اس مال کے لینے کی تو وہ مال اسیکو ملیگا نقد ہو یا کسی
پر قرض ہو یا اسباب ہو معلوم ہو یا نہ معلوم ہو اگرچہ وہ مال اس زر ثمن سے زیادہ ہو جسکے عوض مین وہ غلام بکا ہے
کیونکہ غلام کے مال مین مولی پر زکوۃ نہین ہے وہ غلام ہی کا سمجھا جاویگا اور اس غلام کی اگر کوئی لونڈی ہوگی تو
خریدار ہے کو اس سے وطی کرنا درست ہوجاویگا اور اگر یہ غلام آزاد ہو جاتا یا مکاتب تو اسکا مال اسیکو ملتا اگر مفلس
ہوجاتا تو قرضخواہوں کو ملجاتا اسکے مولی سے مواخذہ نہوتا **اَلْعُهْدَةُ فِي الرَّقِيْقِ** غلام یا لونڈی کی بیع
مین بائع سے کب تک مواخذہ ہو سکتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَانَ
ابْنَ عُثْمَانَ وَهِشَامَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ كَانَا يَذْكُرَانِ فِي خُطْبَتِهِمَا عُهْدَةَ الرَّقِيقِ فِي الْأَيَّامِ الثَّلٰثَةِ مِنْ حِينَ
يُشْتَرَى الْعَبْدُ أَوِ الْوَلِيدَةُ وَعُهْدَةَ السَّنَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ابان بن عثمان اور
ہشام بن اسمعیل دونو نے خطبے مین بیان کیا کہ غلام اور لونڈی کے عیب کی جوابدہی بائع پر تین روز تک ہے خریدنے
کیوقت سے اور ایک جوابدہی سال بھر تک ہے کہا مالک نے غلام اور لونڈی کو جو عارضہ لاحق ہو تین دن کے اندر
تو وہ بائع کیطرف سے سمجھا جاویگا اور مشتری کو اسکے پھیر دینے کا اختیار ہوگا اور اگر جنون یا جذام یا برص نکلے تو ایک
برس کے اندر پھیر دینے کا اختیار ہوگا بعد ایک سال کے پھر بائع سب باتون سے بری ہے یا اسکو کسی عیب کی جوابدہی
لازم نہوگی - اگر کسی نے وارثون مین سے یا اور لوگون مین سے ایک غلام یا لونڈی بیچا اس شرط سے کہ بائع
عیب کی جوابدہی سے بری ہے تو پھر بائع پر جوابدہی لازم نہوگی البتہ اگر جان بوجھ کے کوئی عیب چھپایا ہوگا تو جوابدہی
اسپر لازم ہوگی اور مشتری کو پھیر دینے کا اختیار ہوگا یہ جوابدہی خاص غلام لونڈی مین ہے اور چیزون مین
نہین **اَلْعَيْبُ فِي الرَّقِيْقِ** غلام لونڈی مین عیب نکلنے کا **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ
عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ بَاعَ غُلَامًا لَهُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَبَاعَهُ بِالْبَرَاءَةِ فَقَالَ الَّذِي ابْتَاعَهُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ
عُمَرَ بِالْغُلَامِ دَاءٌ لَمْ تُسَمِّهِ لِي فَاخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَاعَنِي عَبْدًا وَبِهِ دَاءٌ لَمْ يُسَمِّهِ لِي
وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بِعْتُهُ بِالْبَرَاءَةِ فَقَضَى عُثْمَانُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنْ يَحْلِفَ لَهُ لَقَدْ بَاعَهُ الْعَبْدَ وَمَا بِهِ

غلام یا لونڈی کی بیع مین بائع سے کب تک مواخذہ ہو سکتا ہے

غلام لونڈی مین عیب نکلنے کا بیان

دا ء لم یُسَمِّه فَاَبیٰ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ یَّحْلِفَ وَارْتَجَعَ الْعَبْدَ فَصَحَّ عِنْدَهٗ فَبَاعَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ بِاَلْفٍ وَّخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ

ترجمہ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے ایک غلام بیچا آٹھہ سو درم کو اور مشتری سے شرط کر لی کہ عیب کی جوابدہی سے میں بری ہوں بعد اُسکے مشتری نے کہا غلام کو ایک بیماری ہے تمنے مجھسے اُسکا بیان نہین کیا تھا پھر دونوں مین جھگڑا ہوا اور گئے عثمان بن عفان پاس مشتری بولا کہ اُنھوں نے ایک غلام میرے ہاتھہ بیچا اور اُسکو ایک بیماری تھی اُنھوں نے بیان نہین کیا عبداللہ بن عمر نے کہا کہ مین نے شرط کر لی تھی عیب کی جوابدہی مین نہ کرونگا حضرت عثمان نے حکم کیا کہ عبداللہ بن عمر حلف کرین مینے یہ غلام بیچا اور میرے علم مین اُسکو کوئی بیماری نہتھی عبداللہ نے قسم کہانیسے انکار کیا تو وہ غلام پھر آیا عبداللہ پاس پھر اور اُس بیماری سے اچھا ہو گیا پھر عبداللہ نے اُسکو ایکہزار پانسو درم کو بیچا **ف** یہ اللہ جل جلالہ کا فضل ہوا عبداللہ پر کہ اُنھوں نے احتیاطاً سچی قسم بھی کہانے سے انکار کیا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ مسئلہ اتفاقی ہے کہ جو شخص خرید کرے ایک لونڈی کو پھر وہ حاملہ ہو جاوے خریدار سے یا غلام کو خرید کرے پھر اُسکو آزاد کر دے یا کوئی اور امر ایسا کرے جسکی سبب سے غلام یا لونڈی کا پھیرنا نہ ہو سکے بعد اُسکے گواہ گواہی دین کہ اُس غلام یا لونڈی مین بائع کے پاس سے کوئی عیب تھا یا بائع خود اقرار کرے کہ میرے پاس کا یہ عیب ہے یا اور کسی صورت سے معلوم ہو جاوے کہ یہ عیب بائع کے پاس کا ہے تو اُس غلام اور لونڈی [illegible] خرید کے روز کی عیب سمیت قیمت لگا کر بے عیب کی بھی قیمت لگا دین دونو قیمتوں مین جسقدر فرق ہو اُسقدر [illegible] بائع سے پھیر لیوے **ف** مثلاً فرض کیجیے کہ وہ لونڈی پانسو درم کو مشتری نے خریدی اب عیب سمیت اُسکی قیمت لگائی گئی تو تین سو درم ہوئی اور بے عیب کی چار سو درم ہوئی تو سو درم مشتری بائع سے پھیر لیوے **کہا** مالک نے اگر کسی شخص نے ایک غلام خریدا پھر اُس مین ایسا عیب پایا جسکی وجہ سے وہ غلام بائع کو پھیر سکتا ہے مگر مشتری کے پاس وہ غلام آنکر اُس مین دوسرا عیب ہو گیا مثلاً اُسکا کوئی عضو کٹ گیا یا کانا ہو گیا تو مشتری کو اختیار ہے چاہے اُس غلام کو رکھہ لے اور بائع سے عیب کا نقصان لیلیوے چاہے غلام کو واپس کر دے اور عیب کا تاوان دیوے اگر وہ غلام مشتری کے پاس مر گیا تو عیب سمیت قیمت لگا دینگے خرید کے روز کی مثلاً جسدن خریدا تھا اُس روز عیب سمیت اُس غلام کی قیمت اسّی دینار تھی اور بے عیب سو دینار تو مشتری بیس دینار بائع سے مجرا لیگا مگر قیمت اُسی روز کی لگائی جاویگی جسدن خریدا تھا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ اگر ایک شخص نے لونڈی خریدی پھر عیب کی وجہ سے اُسے واپس کر دیا مگر اُس سے جماع کر چکا تھا تو اگر وہ لونڈی بکر تھی تو جسقدر اُسکی قیمت مین نقصان ہو گیا مشتری کو دینا ہوگا اور اگر ثیبہ تھی تو مشتری کو کچھ دینا نہ ہوگا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک اسپر اجماع ہے کہ [illegible] شخص غلام یا لونڈی یا اور کوئی جانور بیچے یہ شرط لگا کر کہ اگر کچھ عیب نکلا تو مین بری ہوں یا بائع عیب کی جوابدہی سے بری ہو جاویگا مگر جب جان بوجھکر کوئی عیب اُسمین ہو اور اُسکو چھپا دے اگر ایسا کرے گا تو یہ شرط مفید نہ ہوگی اور وہ چیز بائع کو واپس کی جاویگی **کہا** مالک نے اگر ایک لونڈی کو

دو لونڈیون کے بدلے مین بیچا پہر اُن لونڈیون مین سے ایک لونڈی مین کچھ عیب نکلا جسکی وجہ سے وہ پہر سکتی ہے تو پہلے اُس لونڈی کی قیمت لگائی جاویگی جسکے بدلے مین یہ دونو لونڈیان آئین ہین پہر اُن دونو لونڈیون کی بعیب سمجھ کر قیمت لگادین گے پہر اُس لونڈی کے زرثمن کو اُن دونو لونڈیون کی قیمت پر تقسیم کرین گے پہر ایک کا حصہ جدا ہوگا بے عیب لونڈی کا اُسکے موافق اور عیب دار کا اُسکے موافق پہر عیب دار لونڈی اُس حصہ ثمن کے بدلے مین واپس کیجاوے گی قلیل ہو یا کثیر مگر قیمت دو لونڈیون کی اُسی روز کی لگائی جاوے گی جسدن وہ لونڈیان مشتری کے قبضے مین آئی ہین کہا مالک نے اگر ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اُس سے مزدوری کرائی اور مزدوری کے دام حاصل کیے قلیل ہون یا کثیر بعد اُسکے اُس غلام مین ایسا عیب نکلا جسکی وجہ سے وہ غلام پہر سکتا ہے تو وہ اُس غلام کو پہیر دے اور مزدوری کے پیسے رکھ لیوے اُسکا واپس کرنا ضرور نہین ہمارے نزدیک جماعت علما رکا یہی مذہب ہے اسکے نظیر یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اُسکے ہاتھ سے ایک گھر بنوایا جسکی بنوائی اُسکی قیمت سے دو چند سہ چند ہے پہر عیب کی وجہ سے اُسے واپس کردیا تو غلام واپس ہوجاویگا اور بایع کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ مشتری سے گہر کے بنوانیکی مزدوری لیوے اسیطرح سے غلام کی کمائی بہی مشتری کی رہیگی کہا مالک نے اگر ایک شخص نے کئی غلام ایک ہی دفعہ (یعنے ایک ہی عقد مین) خریدے اب اُنمین سے ایک غلام چوری کا نکلا یا اُس مین کچھ عیب نکلا تو اگر وہی غلام سب غلامون مین عمدہ اور ممتاز ہوگا اور اُسیکی وجہ سے باقی غلام خرید کیے گئے ہون تو ساری بیع فسخ ہوجاوے گی اور سب غلام پہر واپس دیے جاوین گے - اگر ایسا نہ ہو تو صرف اُس غلام کو پہیر دے گا اور زرثمن مین سے بقدر اُسکی قیمت کے حصہ لگاکر بایع سے واپس لیگا

مَا يُفْعَلُ فِي الْوَلِيدَةِ إِذَا بِيعَتْ وَالشَّرْطُ فِيهَا لونڈی کو شرط لگا کر بیچنے کا بیان

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ابْتَاعَ جَارِيَةً مِنْ امْرَأَتِهِ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ أَنَّكَ إِنْ بِعْتَهَا فَهِيَ لِي بِالثَّمَنِ الَّذِي تَبِيعُهَا بِهِ فَسَأَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تَقْرَبْهَا وَفِيهَا شَرْطٌ لِأَحَدٍ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود نے ایک لونڈی خریدی اپنی بی بی زینب ثقفیہ سے اُنکی بی بی نے اس شرط سے بیچی کہ جب تم اس لونڈی کو بیچنا تو مجھی کو بیچنا منظور ہو اسی دامون کو دوسرے ہاتھ بیچنا عبداللہ بن مسعود نے اس امر کو حضرت عمر سے بیان کیا انہون نے کہا تو اس لونڈی سے صحبت مت کر جس مین کسیکی شرط لگی ہو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَطَأُ الرَّجُلُ وَلِيدَةً إِلَّا وَلِيدَةً إِنْ شَاءَ بَاعَهَا وَإِنْ شَاءَ وَهَبَهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ صَنَعَ بِهَا مَا شَاءَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تہے آدمی کو اُس لونڈی سے وطی کرنا درست ہے جسپر سب طرح کا اختیار ہو اگر چاہے اُسکو بیچڈالے چاہے ہبہ کردے چاہے رکھ چھوڑے جو چاہے سو کرسکے کہا مالک نے جو شخص کسی لونڈی

کو اس شرط پر خرید کرے کہ اس کو بیچونگا نہین یا ہبہ نہ کرونگا یا اُس کی مثل اور کوئی شرط لگادی تو اس لونڈی سے
وطی کرنا درست نہین کیونکہ جب اُسکو اس لونڈی کے بیچنے یا ہبہ کرنے کا اختیار نہین ہے تو اُسکی ملک پوری نہین ہوئی
اور جو لوازم تہے اسکی ملک کے وہ غیر کے اختیار مین ہے اور اس طرح کی بیع مکروہ ہے **اَلنَّهْیُ اَنْ یَّطَأَ الرَّجُلُ**
وَلِیْدَةً وَلَهَا زَوْجٌ خاوند والی لونڈی سے وطی کرنا منع ہونا **عَنْ** اِبْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ
اَهْدٰى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ جَارِیَةً وَلَهَا زَوْجٌ ابْتَاعَهَا بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ عُثْمَانُ لَا اَقْرَبُهَا حَتّٰى یُفَارِقَهَا زَوْجُهَا
فَاَرْضٰى ابْنُ عَامِرٍ زَوْجَهَا فَفَارَقَهَا **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عامر نے عثمان بن عفان کو ایک
لونڈی ہدیہ دی مگر اُسکا ایک خاوند تہا اور عبداللہ نے اُس لونڈی کو بصرے مین خریدا تہا تو عثمان نے کہا مین
اس لونڈی سے وطی نہ کرونگا جب تک اُسکا خاوند اُسکو چہوڑ نہ دے عبداللہ نے اُسکے خاوند کو راضی کردیا تو اُسنے چہوڑ دیا
عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ابْتَاعَ وَلِیْدَةً فَوَجَدَهَا ذَاتَ زَوْجٍ فَرَدَّهَا **ترجمہ**
ابی سلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہی کہ عبدالرحمن بن عوف نے ایک لونڈی خریدی بعد اُسکے معلوم ہوا وہ خاوند
رکھتی ہے تو اُسکو واپس کردیا **ف** کیونکہ یہ عیب ہے **مَا جَاءَ فِیْ ثَمَرِ الْمَالِ یُبَاعُ اَصْلُهٗ**
جب درخت بیچا جاوے اُسکے پہل اُسمین شامل نہ ہونگے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہجور کا درخت تابیر کیا ہوا بیچے **ف** تابیر کہتے ہین نر کو
مادہ سے پیوند لگانے کو عرب لوگ ایک درخت کو نر فرض کرتے تہے اور دوسرے کو مادہ مادہ کو چیر کر اُسمین
نر کا گابہ شریک کردیتے تہے اس تدبیر سے کہجورین بہت نکلتین **ف** تو اسکے پہل بائع کے ہونگے
مگر جس صورت مین مشتری شرط کرلیوے کہ پہل میرے ہین **ف** اور جو وہ درخت تابیر کیا ہوا
نہ ہو تو پہل مول لینے والے کے ہونگے جمہور علماء کے نزدیک مگر امام ابوحنیفہ کے نزدیک دونو صورتون مین
وہ پہل بائع کے ہونگے مگر جب مشتری شرط کرے پہلون کی **اَلنَّهْیُ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى**
یَبْدُوَ صَلَاحُهَا جب تک پہلون کی پختگی معلوم نہ ہو اُسکے بیچنے کی ممانعت **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى یَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ **ترجمہ**
ابن عمر سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلون کے بیچنے سے یہانتک کہ اُنکی پختگی اور بہتری کا یقین ہوجاوے
منع کیا بائع کو اور مشتری کو **ف** بائع کو بیع سے منع کیا اور مشتری کو خریدنے سے کیونکہ اگر پہل تلف ہوجاوین
تو بائع غیر کا مال بلا عوض ہضم کرے گا اور مشتری اپنے مال کو مفت کہودیگا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِیَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تُزْهِیْ فَقَالَ حِیْنَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ف خاوند والی لونڈی سے وطی کرنا منع ہونا

ف جب درخت بیچا جاوے اسکے پہل اسمین شامل نہ ہونگے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَأَیْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰہُ الثَّمَرَۃَ فَبِمَ یَاْخُذُ اَحَدُکُمْ مَالَ اَخِیْہِ ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھلون کے بیچنے سے یہانتک کہ خوش رنگ ہوجاوین لوگون نے کہا اس سے کیا مراد
ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا سرخ ہوجاوین اور آپنے فرمایا کیا اگر اللہ ان پھلون کو پکنے نہ دے تو کس چیز کے بدلے مین
تم مین سے کوئی اپنے بھائی کا مال لیگا عَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ
الثِّمَارِ حَتّٰی تَنْجُوَ مِنَ الْعَاھَۃِ ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمان سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا پھلون کی بیع سے یہانتک کہ آفت کا خوف جاتا رہے کہا مالک نے پھلون کا بیچنا انکی بہتری معلوم ہونے سے
پیشتر دہوکے کی بیع ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّہٗ کَانَ لَا یَبِیْعُ
ثِمَارَہٗ حَتّٰی تَطْلُعَ الثُّرَیَّا ترجمہ زید بن ثابت اپنے پھلون کو نہ فروخت کرتے جب ثریا کے تارے نکل آتے ف
جب ثریا کے تارے صبح کو طلوع کرتے ہین تو میوون کے تلف کا خوف جاتا رہتا ہے اور فصل اچھی ہوتی ہے یہ مضمون
حدیث مین وارد ہے کہا مالک نے خربوزہ اور ککڑی اور گاجر کا بیچنا درست ہے جب انکی بہتری کا حال معلوم ہوجاوے
پھر جو کچھ اگین وہ فصل کے تمام ہونے تک مشتری کے ہون گے اسکا کوئی وقت مقرر نہین ہر جگہ کے دستور اور رواج کے
موافق حکم ہوگا اگر قبل اسوقت کے کسی آفت کے سبب سے نقصان ہو تہائی مال تک یا تہائی سے زیادہ تو وہ نقصان مجرا
دیا جاویگا اور تہائی سے کم اگر نقصان ہو تو مجرا نہ دیا جاوے گا مَا جَاءَ فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّۃِ عریہ کے
بیان مین ف عریہ اسکو کہتے ہین کہ ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو دیوے پھر اسکے آنے سے باغ میں
تکلیف ہو اور خشک میوہ دیکر درختون کے میوہ کو لے عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِیَّۃِ اَنْ یَّبِیْعَھَا بِخَرْصِھَا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ والے کو اپنا میوہ بیچنے کی اٹکل سے ف یعنی درختون کے میوے کا
اندازہ کرکے اسقدر خشک میوے کے بدلے مین بیچنے کو درست رکھا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِھَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ اَوْ فِیْ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ یَشُکُّ دَاوٗدُ
قَالَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ اَوْ دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت
دی عریون کے بیچنے کی بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہون یا پانچ وسق کے اندر ہون ف وسق ساٹھ صاع
کا ہوتا ہے کہا مالک نے عریہ کا اندازہ درختون پر کرلیا جاویگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جائز کہا کیونکہ یہہ تولیہ
یا اقالہ یا شرکت کے مثل ہے ف تولیہ جس قیمت کو لیا اسی قیمت کو بیچنا اور اقالہ بیع کو فسخ کرنا ف اگر یہ اور
بیعون کی مثل ہوتا تو کھانے کی چیزون کا تولیہ یا اقالہ یا شرکت قبل قبضے کے نا درست ہے یہی درست نہ
ہوتا الْجَائِحَۃِ فِیْ بَیْعِ الثِّمَارِ وَالزُّرُوْعِ پھلون اور کھیتون کی بیع مین آفت کا بیان عَنْ

عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَقُوْلُ اَبْتَاعَ رَجُلٌ ثَمَرَ حَائِطٍ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَالَجَہٗ وَقَامَ فِیْہِ حَتّٰی تَبَیَّنَ لَہُ النُّقْصَانُ فَسَاَلَ رَبَّ الْحَائِطِ اَنْ یَّضَعَ لَہٗ اَوْ اَنْ یُّقِیْلَہٗ فَحَلَفَ اَنْ لَّا یَفْعَلَ فَذَہَبَتْ اُمُّ الْمُشْتَرِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَاَلّٰی اَنْ لَّا یَفْعَلَ خَیْرًا فَسَمِعَ بِذٰلِکَ رَبُّ الْحَائِطِ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ لَہٗ **ترجمہ** عمرہ بنت عبد الرحمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص نے باغ کے پھل خریدے اور اُسکی درستی مین مصروف ہوا مگر ایسی آفت آئی جس سے نقصان معلوم ہوا تو باغ کے مالک سے کہا یا تو پھلون کی قیمت کم کچھ کردو یا اس بیع کو فسخ کرڈالو اُس نے قسم کھالی مین ہرگز یہ نکرونگا تب خریدار کی مان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنکر یہ سب قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا کیا قسم کھالی اُس نے کہ مین بیع بہتری کا کام نہ کرونگا جب مالک باغ کو یہ خبر پہونچی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جیسا خریدار کہے وہ مجھکو منظور ہے **عَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَضٰی بِوَضْعِ الْجَائِحَۃِ **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز نے حکم کیا مشتری کو نقصان دلانیکا جب کھیت یا میوے کو آفت پہونچے **کہا مالک نے** ہمارے نزدیک یہی حکم ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ اس آفت سے تہائی مال یا زیادہ کا نقصان ہوا ہو اگر اس سے کم نقصان ہوگا اُسکا شمار نہین

مَا یَجُوْزُ مِنِ اسْتِثْنَاءِ الثَّمَرِ کچھ پھل یا میوے کا بیع سے مستثنٰے کرنیکا بیان **عَنْ** رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ کَانَ یَبِیْعُ ثَمَرَ حَائِطِہٖ ثُمَّ یَسْتَثْنِیْ مِنْہُ **ترجمہ** قاسم بن محمد اپنے باغ کے میوون کو بیچتے پھر اُس مین کچھ مستثنٰے کر لیتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ جَدَّہٗ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ بَاعَ ثَمَرَ حَائِطٍ لَّہٗ یُقَالُ لَہُ الْاَفْرَاقُ بِاَرْبَعَۃِ اٰلَافِ دِرْہَمٍ وَّاسْتَثْنٰی مِنْہُ بِثَمَانِ مِائَۃِ دِرْہَمٍ تَمْرًا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ اُنکے دادا محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے باغ کا میوہ بیچا چار ہزار درم کو اُس مین سے آٹھ سو درم کی کھجور مستثنٰے کر لیے۔ اُس باغ کا نام افراق تھا **عَنْ** اَبِی الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَارِثَۃَ اَنَّ اُمَّہٗ عَمْرَۃَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ کَانَتْ تَبِیْعُ ثِمَارَہَا وَتَسْتَثْنِیْ مِنْہَا **ترجمہ** عمرہ بنت عبد الرحمن اپنے پھلون کو بیچتین اور اُس مین سے کچھ نکال لیتین **کہا مالک نے** ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ جو آدمی اپنے باغ کا میوہ بیچے اُسکو اختیار ہے کہ تہائی مال تک مستثنٰی کرے اُس سے زیادہ درست نہین اور جو سارے باغ مین سے ایک درخت یا دو درخت کے پھل مستثنٰے کرے اور اُنکو معین کردیوے تو بھی کچھ قباحت نہین ہے کیونکہ مالک نے سو ان درختون کے باقی کو بیچا اور اُنکو نہ بیچا اس امر کا مالک کو اختیار ہے **مَا یُکْرَہُ مِنْ بَیْعِ التَّمْرِ** جو بیع پھلون اور میوون کی مکروہ ہے اُسکا بیان **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ عَامِلَکَ عَلٰی خَیْبَرَ یَاْخُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُدْعُوْہُ لِیْ فَدُعِیَ لَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ان پھلون یا میوون کا بیان جنکا بیع سے مستثنٰے کرنا جائز ہے

جو بیع پھلون اور میوون کی مکروہ ہے

أَنَا خُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَبِيْعُوْنَنِي الْجَنِيْبَ بِالْجَمْعِ صَاعًا بِصَاعٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور کو کھجور کے بدلے میں برابر برابر بیچو ایک شخص بولا یا رسول اللہ آپکا عامل خیبر پر ایک صاع کھجور لیکر دو صاع دیتا ہے آپنے فرمایا بلاؤ اُسکو وہ بلایا گیا آپنے پوچھا تو دو صاع کھجور دیکر ایک صاع لیتا ہے وہ بولا یا رسول اللہ ایک صاع بہتر کھجور ایک صاع بُری کھجور کے بدلے میں نہیں آتی آپنے فرمایا پہلے بُری کھجور کو روپیوں کے بدلے میں بیچکر پھر عمدہ کھجور کو خرید کرے **عن** أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا **ترجمہ** ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل مقرر کیا خیبر پر وہ عمدہ کھجور لیکر آیا آپنے پوچھا کیا سب کھجوریں خیبر کی ایسی ہی ہیں وہ بولا نہیں یا رسول اللہ ہم اس کھجور میں سے ایک صاع دو صاع کے بدلے میں یا دو صاع تین صاع کے بدلے میں خرید کیا کرتے ہیں آپنے فرمایا ایسا نہ کر پہلے بُری کھجور کو روپیوں کے بدلے میں بیچکر پھر عمدہ کھجور روپیے دیکر خریدے **عن** زَيْدٍ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ فَقَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ فَقَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** زید ابو عیاش سے روایت ہے انہوں نے پوچھا سعد بن ابی وقاص سے کہ جو کو سلت (ایک غلہ کا نام ہے درمیان میں گیہوں اور جو کے عراق اور حجاز میں پیدا ہوتا ہے) کے بدلے میں بیچ سکتے ہیں انہوں نے کہا دونوں میں کون اچھا ہے بولے جو تو منع کیا اُس سے اور سعد نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ سے لوگوں نے پوچھا کہ خشک کھجور کو رطب (تر کھجور کے) بدلے میں بیچنا کیسا ہے آپنے فرمایا رطب جب سوکھ جاتا ہے تو وزن اُسکا کم ہو جاتا ہے لوگوں نے کہا ہاں آپنے منع کیا **ف** مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد اور محمد بن حسن اور یعقوب بن ابراہیم اکثر علماء کا عمل اسی پر ہے کہ رطب کی بیع تمر (خشک کھجور) کے ساتھ درست نہیں مگر ابو حنیفہؒ کے نزدیک برابر برابر بیچنا درست ہے وہ کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ زید ابو عیاش اسکا راوی مجہول ہے مگر محدثین نے اسکو تسلیم نہیں کیا

مَا جَاءَ فِي الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

مزابنہ اور محاقلہ کا بیان (انکے معنی آگے آتے ہیں)

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے مزابنہ اسکو کہتے ہیں کہ درخت پر پھل کھجور یا انگور اندازہ کر کے خشک کھجور یا انگور کے بدلے میں فروخت کیجاوین

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْمُزَابَنَۃِ وَالْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃُ اِشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِیْ رُءُوْسِ النَّخْلِ وَالْمُحَاقَلَۃُ کِرَاءُ الْاَرْضِ بِالْحِنْطَۃِ **ترجمہ** ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ اور محاقلہ سے مزابنہ کے معنے اوپر بیان ہوئے اور محاقلہ اسکو کہتے ہین کہ گیہون کا کھیت بدلے مین خشک گیہون کے بیچے **ف** سوا گیہون کے اور جتنے اناج ہین سبکا یہی حکم ہے محاقلہ کے مشہور معنے یہی ہین جو ترجمے مین بیان ہوئے اور حدیث مین جو مالک نے بیان کیے وہ یہ ہین کرایہ دینا زمین کو بعوض گیہون کے یعنے ایک شخص اپنی زمین کسیکو گیہون بونے کو دیوے اور اسکا کرایہ کسیقدر گیہون ٹھیرالیوے جب اسمین اگین اسکو مخابرہ بھی کہتے ہین عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُزَابَنَۃِ وَالْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃُ اِشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَۃُ اِشْتِرَاءُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَۃِ وَاسْتِکْرَاءُ الْاَرْضِ بِالْحِنْطَۃِ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزابنہ اور محاقلہ سے۔ دونو کے معنی اوپر گذرے **کہا** ابن شہاب نے مینے سعید بن المسیب سے پوچھا کہ زمین کو کرایہ دینا سونے اور چاندی کے عوض مین درست ہے بولے ہان درست ہے کچھ قباحت نہین ہے **کہا** مالک نے جو چیز ڈھیر لگا کر بیچی جاوے اور اسکا وزن اور کیل معلوم ہو تولے اور ناپی ہوئی چیز کے بدلے مین وہ مزابنہ مین داخل ہے (بشرطیکہ ایک جنس ہو) اگر ایک شخص دوسرے سے کہے کہ یہ جو ڈھیر تیرا پڑا ہے گیہون یا کھجور یا چارہ یا گٹھلیون یا گھاس یا کسم یا روئی یا کتان یا ریشم کا اسکو ناپ یا تول یا شمار کر اگر اسقدر سے کم نکلے تو مین تجھ کو مجرا دونگا اور جو زیادہ نکلے تو مین لے لونگا اس قسم کی بیع درست نہین ہے بلکہ یہ جوئے کے مشابہ ہے **کہا** مالک نے اسیطرح اگر کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا اتنی ٹوپیون کو کافی ہے اگر کم پڑے تو مین دونگا اور جو بڑھے وہ مین لے لون گا یا اس کپڑے مین اتنی کرتے بنینگے اگر کم پڑے مین دونگا اور جو زیادہ ہو لیلون گا یا اسقدر کھالون مین اتنی جوتی بنین گی اگر کم پڑے مین دون گا زیادہ ہو تو لے لون گا یا اسقدر دانون مین اتنا تیل نکلیگا اگر کم نکلے تو مین دون گا زیادہ نکلو تو میرا ہے یہ سب مزابنہ مین داخل ہے جائز نہین یا یون کہے کہ تیرے اس ڈھیر کے بدلے مین پتون یا گٹھلیون یا روئی یا ترکاری یا کسم کے مین اسقدر پتے یا گٹھلیان یا روئی یا ترکاری یا کسم تول ناپ کر دیتا ہون ہر ایک کو اسکی جنس کے ساتھ بیچ تو بھی نادرست ہے **ف** البتہ اگر ایک جنس کو دوسری جنس کے ساتھ بیچے مثلاً گیہون کے ڈھیر کو من بھر روئی کے یا من بھر چاول کے بدلے مین بیچے تو درست ہے

جَامِعُ بَیْعِ الثَّمَرِ

پھلون اور میوون کی بیع کے مختلف مسائل کا بیان **کہا** مالک نے جو شخص کسی معین درختون کے پھلون کو خریدے یا ایک باغ کے میوون کو خریدے یا معین بکریون کے دودھ کو خریدے تو کچھ قباحت نہین ہے بشرطیکہ خریدار قیمت ادا کرتے ہی اپنا مال وصول کرنا شروع کرے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روپیہ دیکر ایک گھی بیچنے والے سے کسیقدر گھی مول لیوے اسمین کچھ قباحت

نہیں ہے اگرچہ قبل کہی لینے کے بہت جاوے اور کہی یہ باور ہے تو خریدار اپنے روپیہ پہیر لیگا کہا مالک نے اگر خریدار
سے ٹہیر گیا کہ جسقدر دودہ روز نکلا کرے یا جتنا میوہ روز اترا کرے وہ لینا جاوے تو درست ہے ہر روز لیلیا کرے
اگر جتنا خریدا تہا اسقدر مال پورا نہ پہونچا تہا کہ دودہ موقوف ہوگیا یا میوہ تلف ہوگیا تو بائع جتنا باقی رہگیا ہے
اُسکے دام خریدار کو پہیر دیگا یا خریدار دوسرا کچہ اسباب بائع سے اسکے بدلے میں لے لیگا لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ
بعضے بائع کو چہوڑ دے سو درستہ مکروہ ہوگا کیونکہ یہ بیع کالی کی ہے بعوض کالی کے اور منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس سے **ف** دارقطنی نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کالی کی بیع سے بعوض کالی
کے یعنے دین کے بیچنے سے بعوض دین کے صورت اسکی یون ہے کہ ایک شخص کچہ کپڑا یا اسباب ایک مہینے کے وعدے پر خریدے
جب مہینا پورا ہوا اور روپے نہ ملین تو اُسی کپڑے کو دو مہینے کے وعدے پر بائع کے ہاتہ بیچڈالے پہلی قیمت سے کچہ
زیادہ پر گویا قرض کی بیع قرض کے بدلے میں ہوئی مشتری پر جو بائع کا دین آتا تہا اسکو بائع نے بیچڈالا اُسی کے
ہاتہ اپنے ذمے قرض کرکے اور بالفعل کوئی چیز نہ دی البتہ اگر اُسی جلسے میں مشتری کی بیع حوالہ کرکے پہر مشتری بیع بائع کو دیدے اور قیمت اُسکی لے لے
تو درست ہے **سوال** ہوا مالک سے اگر کوئی باغ کی کہجور بیچے اور اُس میں کئی قسمین کہجور کی ہون جیسے عجوہ اور کبیس اور عذق
وغیرہ مگر مشتری یہ شرط لگاوے کہ اس باغ میں سے کوئی ایک درخت یا کئی درخت میں چہانٹ دونگا (یعنی
بیع سے مستثنے کردونگا) تو یہ درست نہیں کیونکہ اگر اُسنے عجوہ کا درخت چہوڑ دیا جسمیں پندرہ صاع کہجور تہی اور
اسکے بدلے میں کبیس کا درخت لے لیا جسمین دس صاع کہجور تہی یا اسکے برعکس کیا تو گویا اُسنے عجوہ کو کبیس کے
بدلے میں کم و بیش فروخت کیا اور یہ ناجائز ہے کہا مالک نے مثال اسکی یہ ہے کہ ایک شخص تین ڈہیر کہجور کے لگائی
ایک عجوہ کا جو پندرہ صاع ہے اور ایک کبیس کا جو دس صاع ہے اور ایک عذق کا جو بارہ صاع ہے پہر مشتری نے
کہجور والے کو ایک دینار دیدیا اس شرط سے کہ ان تینون ڈہیرون میں سے جو میں چاہون لے لونگا تو یہ جائز نہیں
سوال ہوا مالک سے کہ ایک شخص ایک باغ سے رطب خریدے اور ایک دینار اسکو پیشگی دیدے پہر چند روز میں رطب
موقوف ہوجاوین تو مالک نے جواب دیا کہ حساب کیا جاویگا کسقدر دینار میں سے بائع کے ذمہ ہوگیا ہے اگر دو ثلث دینار کے
رطب لے چکا ہے تو ایک ثلث باقی وصول کرلیوے اگر تین ربع دینار کے رطب لے چکا ہے تو ایک ربع وصول کرلیوے
یا مشتری بائع کی رضامندی سے اور کوئی میوہ اُسکے باغ میں سے لیلیوے مگر جب اور کوئی میوہ اسکے بدلے میں ٹہیرے تو
چاہیے کہ فی الفور اُسکو وصول کرے اسمین دیر نکرے ورنہ کالی بالکالی ہوجاویگا کہا مالک نے اسکی مثال ایسی ہے
کہ ایک شخص اپنے اونٹ یا غلام کو جو درزی یا بڑہئی یا اور کوئی کام کرتا ہو کرایہ کو دیوے یا مکان کرایہ دیوے
اور زر کرایہ پیشگی لے لیوے بعد اسکے اونٹ یا غلام مرجاوے اور گہر گرجاوے تو اونٹ والا اُسی طرح غلام
یا مکان والا حساب کرکے جسقدر اجرت اُسکے ذمہ پر باقی رہ گئی ہو واپس کردے گا قرض کہجور کا اگر متاجر نے اپنا

نصف حق رضعوا کیا تہا تو نصف اجرت اُسکو واپس ہیگی کہا مالک نے ان سب صورتون مین سلف کرنا یعنے اجرت
پیشگی دیدینا جب ہی درست ہے کہ اجرت دیتے ہی غلام یا اونٹ یا گہر پر قبضہ کرے یا رطب توڑنا شروع کردے یہ نہین کہ اس
مین دیر کرے یا کوئی میعاد ٹہیراوے کہا مالک نے یہ سلف مکروہ ہی کہ کوئی شخص اونٹ کا کرایہ دیدیوے اور اونٹ والے سے
کہے کہ حج کے دنون مین مین تیرے اونٹ پر سوار ہونگا اور ابہی حج مین ایک عرصہ باقی ہو یا ایسا ہی غلام اور گہر مین کہے
تو یہ صورت گویا اسطرح پر ہوئی کہ اگر وہ اونٹ یا غلام یا گہر اُسوقت تک باقی رہے تو اُسی کرایہ سے اُس کو منفعت اُٹہا
لیوے اور اگر وہ اونٹ یا غلام مر جاوے اور گہر گر جاوے تو اپنے کرائے کے پیسے پہیر لیوے کہا مالک نے اگر وہ شخص
کرایہ دیتے ہی اونٹ یا غلام یا گہر پر قبضہ کر لیتا تو کراہت جاتی رہتی اسکی مثال یہ ہے کہ ایک شخص غلام یا لونڈی
خرید کر اپنے قبضے مین لاوے اور قیمت اُسکی ادا کرے بعد اسکے کسی عیب کی وجہ سے وہ غلام یا لونڈی واپس کی
جاوے تو مشتری اپنا زرِ ثمن بائع سے پہیر لیوے اور اسمین کچہ قباحت نہین ہے کہا مالک نے جو شخص کسی معین
غلام یا اونٹ کو کرایہ لیوے اور قبضے کی ایک میعاد معین کردے یعنے یہ کہدیوے کہ فلان تاریخ سے مین اونٹ
یا غلام کو اپنے قبضے و تصرف مین لونگا تو یہ جائز نہین کیونکہ مستاجر نے قبضہ کیا اس اونٹ یا غلام پر نہ موجر نے
ایسے دین مین سلف کی جسکا دینا مستاجر پر واجب ہو **مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْفَاكِهَةِ** میوون کی بیع کا
بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص کوئی میوہ تر یا خشک خرید کرے اُس کو نہ بیچے جبتک
کہ اُسپر قبضہ کرے اور میوے کو میوے کے بدلے مین اگر بیچے تو اس ہاتہ سے اُس ہاتہ لو اور جو میوہ ایسا ہے کہ سوکہا کر کہایا
جاتا ہے اور رکہا جاتا ہے اسکو اگر میوے کے بدلے مین بیچے اور ایک جنس ہو تو اس ہاتہ دے اُس ہاتہ لے
اور برابر برابر بیچے کمی بیشی اسمین درست نہین البتہ اگر جنس مختلف ہو تو کمی بیشی درست ہے مگر نقدا نقد بیچنا
چاہیے اسمین میعاد لگانا درست نہین اور جو میوہ سوکہایا نہین جاتا بلکہ تر کہایا جاتا ہے جیسے خربوزہ ککڑی
ترنج موز گاجر انار وغیرہ اسکو ایک دوسرے کے بدلے مین اگرچہ جنس ایک ہو کمی بیشی سے بہی درست ہے جب
اس مین میعاد نہ ہو نقدا نقد ہو **بَيْعُ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ عَيْنًا وَتِبْرًا** سونے اور چاندی
کی بیع کا بیان مسکوک ہو یا غیر مسکوک **ف** اگر سونے پر سکہ لگا یا جاوے جیسے اشرفی تو اسکو عین کہتے ہین ورنہ
تبر کہتے ہین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعْدَيْنِ أَنْ يَبِيعَا آنِيَةً مِنَ الْمَغَانِمِ
مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَبَاعَا كُلَّ ثَلَاثَةٍ بِأَرْبَعَةٍ عَيْنًا أَوْ كُلَّ أَرْبَعَةٍ بِثَلَاثَةٍ عَيْنًا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْبَيْتُمَا فَرُدَّا **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو سعد کو **ف** یعنی سعد بن
ابی وقاص اور سعد بن عبادہ کو یعقوب بن شیبہ کی روایت مین صاف ان دونو کا نام مذکور ہے **ف** کہ جتنے
برتن سونے اور چاندی کے مال غنیمت مین آئے ہین انکو بیچ ڈالو انہون نے تین تین برتنون کو چار چار نقد کے

ف میوون کی بیع کا بیان

ف سونے اور چاندی کی بیع کا بیان مسکوک ہو یا غیر مسکوک

عوض بیچا یا چار چار کو تین تین نقد کے عوض مین بیچا **ف** یعنے تین تین برتن دیکے چار چار برتنون کے موافق وزن مین دینار لیے یا چار چار برتن دیکر تین تین برتنون کے موافق وزن مین دینار لیے **تب** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونون نے سود لیا اس بیع کو رد کردو **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَیْنَهُمَا **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار کو ایک دینار کے بدلے مین بیچو اور ایک درہم کو ایک درہم کے بدلے مین نہ زیادہ کے بدلے مین **ف** یعنی ایک دینار جب وزن مین دوسرے دینار کے برابر ہو تو بدلنا درست ہے کھوٹے کھرے کا اعتبار نہین ہے یہ نہین ہوسکتا کہ کھرا دینار دیکر دو کھوٹے دینار لے اسیطرح درہم مین

عن اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونے کو سونے کے بدلے مین مگر برابر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور مت بیچو چاندی کو بدلے مین چاندی کے مگر برابر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور نہ بیچو کچھ اس مین سے نقد وعدہ پر **ف** یعنے جب سونا سونے کے بدلے مین اور چاندی چاندی کے بدلے مین بیچے تو کمی بیشی نہ کرے برابر برابر بیچے اور نقد نقد اگر سونیکو چاندی کے بدلے مین بیچے تو کمی بیشی درست ہے مگر نقد نقد چاہیے **عن** مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَهٗ صَائِغٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّیْ اَصُوْغُ الذَّهَبَ ثُمَّ اَبِیْعُ الشَّیْءَ مِنْ ذٰلِكَ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهٖ فَاَسْتَفْضِلُ فِیْ ذٰلِكَ قَدْرَ عَمَلِ یَدِیْ فَنَهَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ الصَّائِغُ یُرَدِّدُ عَلَیْهِ الْمَسْئَلَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ یَنْهَاهُ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ اَوْ اِلٰی دَابَّةٍ یُرِیْدُ اَنْ یَّرْكَبَهَا ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَیْنَهُمَا هٰذَا عَهْدُ نَبِیِّنَا اِلَیْنَا وَعَهْدُنَا اِلَیْكُمْ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ مین عبداللہ بن عمر پاس بیٹھا تھا اتنے مین ایک سنار آیا اور بولا اے ابا عبدالرحمن مین سونے کا زیور بناتا ہون پھر اسکے وزن سے زیادہ دینار لیکر اسکو بیچتا ہون اور یہ زیادتی اپنی محنت کے عوض مین لیتا ہون عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو منع کیا پھر وہ سنار پوچھتا رہا اور عبداللہ بن عمرؓ منع کرتے رہے یہانتک کہ عبداللہ بن عمرؓ مسجد کے دروازہ پر آئے یا اپنے جانور پر سوار ہونے کو آئے اسوقت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا دینار کو بدلے مین دینار کے اور درہم کو بدلے مین درہم کے بیچ اور زیادتی نہ لے یہی وصیت ہے ہمارے نبی کی ہمکو اور ہماری وصیت ہے تم کو **عن** مَالِكِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الدِّیْنَارَ بِالدِّیْنَارَیْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ

بِالذَّهَبِ ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو ایک دینار کو دو دینار کے بدلے
مین اور نہ ایک درہم کو دو درہمون کے بدلے مین عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بَاعَ سِقَايَةً مِنْ ذَهَبٍ
أَوْ وَرِقٍ بِأَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ
هَذَا إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ مَا أَرَى بِمِثْلِ هَذَا بَأْسًا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ مُعَاوِيَةَ
أَنَا أُخْبِرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُخْبِرُنِي عَنْ رَأْيِهِ لَا أُسَاكِنُكَ بِأَرْضٍ أَنْتَ بِهَا ثُمَّ قَدِمَ
أَبُو الدَّرْدَاءِ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنْ لَا يَبِيعَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا
مِثْلًا بِمِثْلٍ وَزْنًا بِوَزْنٍ ترجمہ عطا بن یسار سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے ایک برتن پانی پینے کا
سونے یا چاندی کا اُسکے وزن سے زیادہ سونے یا چاندی کے بدلے مین بیچا تو ابو الدرداء نے اُنسے کہا مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس سے منع کرتے تھے مگر برابر بیچنا درست رکھتے تھے معاویہ نے کہا میرے نزدیک اسمین کچھ
قباحت نہین ہے **ف** زیور یا برتن سونے کا اگر اشرفیون کے بدلے بیچا جاوے تو کمی زیادتی ابو حنیفہ اور جمہور
علماء کے نزدیک نادرست ہے اور شافعی اور بعض علماء کے نزدیک اگر زیور یا برتن والا اپنی بنوائی کے بدلے مین کچھ سونا
زیادہ لیوے تو درست ہے معاویہ بن ابی سفیان کا شاید یہی مذہب ہوگا اور یہی مذہب حافظ ابن القیم کا ہے اور شوکانی
نے سیل جرار مین ترجیح عدم جواز فضل کی لکھی ہے **ف** ابو الدرداء نے کہا بھلا کون میرا عذر قبول کرے گا
اگر مین معاویہ کو اسکا بدلا دون مین تو اُن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہون اور وہ مجھ سے
اپنی راے بیان کرتے ہین اب مین تمہارے ملک مین نہ رہونگا **ف** معاویہ اُس زمانہ مین حاکم تھے شام کے
حضرت عمر کی طرف سے ابو الدرداء کو یہ امر ناگوار ہوا کہ حدیث کے مقابلہ مین اُنہون نے اپنی راے بیان کی سلف
کے نزدیک یہ امر نہایت مذموم ہے **ف** پھر ابو الدرداء مدینہ مین حضرت عمر کے پاس آے اور اُن سے یہ قصہ بیان
کیا حضرت عمر نے معاویہ کو لکھا کہ یہ ایسی بیع نکرین مگر برابر برابر تول کر عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا
الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالذَّهَبِ أَحَدُهُمَا غَائِبٌ
وَالْآخَرُ نَاجِزٌ وَإِنِ اسْتَنْظَرَكَ إِلَى أَنْ يَلِجَ بَيْتَهُ فَلَا تُنْظِرْهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ وَالرَّمَاءُ هُوَ الرِّبَا
ترجمہ عمر بن خطاب نے فرمایا مت بیچو سونے کو بدلے مین سونے کے مگر برابر اور نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور نہ بیچو چاندی
کو بدلے مین چاندی کے مگر برابر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور نہ بیچو چاندی کو بدلے مین سونے کے اس طرح
پر کہ ایک نقد ہو اور دوسرا وعدہ پر بلکہ تجھ سے اگر اتنی مہلت چاہے کہ اپنے گھر مین سے ہو کر آوے تو اتنی بھی
اجازت مت دے مین خوف کرتا ہون تمہارے اوپر سود کا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا شَيْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ اِلٰى اَنْ يَلِجَ بَيْتَهٗ فَلَا تُنْظِرْهُ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ وَالرَّمَاءُ هُوَ الرِّبٰوا **ترجمہ** حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا مت بیچو سونے کو بدلے سونے کے مگر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور نہ بیچو چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اور نہ بیچو چاندی کو بدلے سونے کے اس طرح پر کہ ایک نقد ہو دوسرا وعدہ پر بلکہ تجھ سے اگر اتنی مہلت چاہے کہ اپنے گھر میں سے ہو کر آوے تو اتنی بھی اجازت مت دے میں خوف کرتا ہوں تمہارے اوپر سود کا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ وَالصَّاعُ بِالصَّاعِ وَلَا يُبَاعُ كَالِئٌ بِنَاجِزٍ **ترجمہ** حضرت عمرؓ نے کہا دینار بدلے میں دینار کے چاہیے اور درہم بدلے میں درہم کے اور صاع بدلے میں صاع کے اور نہ بیچا جاوے نقد بدلے میں وعدہ کے **عَنْ** اَبِي الزِّنَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَا رِبًا اِلَّا فِيْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ مَا يُكَالُ اَوْ مَا يُوْزَنُ مِمَّا يُؤْكَلُ اَوْ يُشْرَبُ **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے نہیں ربا ہے مگر سونے میں یا چاندی میں یا جو چیز ناپ تول کر بکتی ہے کھانے پینے کی + **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَطْعُ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ مِنَ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے روپیہ اشرفی کا کاٹنا گویا ملک میں فساد کرنا ہے **ف** روپیہ اشرفی جس پر مسلمانوں کا سکہ ہو اسکا توڑنا بغیر ضرورت کے مکروہ ہے **کہا** مالک نے اگر سونے کو چاندی کے بدلے میں یا چاندی کو سونے کے بدلے میں ڈھیر لگا کر خریدے تو کچھ قباحت نہیں ہے جب وہ ڈلی ہوں یا زیور ہو لیکن روپے اشرفی کا خریدنا بغیر گنے ہوئے جائز نہیں بلکہ اس میں دھوکا ہے اور مسلمانوں کی دستور کے خلاف ہے لیکن سونے چاندی کا ڈلا یا زیور جو تول کے بکتا ہے اسکو اٹکل سے خریدنا جیسے گیہوں یا کھجور وغیرہ کو خریدتے ہیں برا نہیں ہے **کہا** مالک نے جو شخص کلام مجید یا تلوار یا انگوٹھی جس میں سونا یا چاندی لگا ہوا ہو روپے اشرفی کے بدلے میں خرید کرے تو دیکھینگے اگر ان چیزوں میں سونا لگا ہوا ہے اور اشرفیوں کے بدلے میں اسکو خرید کیا اور اس چیز کی قیمت دو ثلث سے کم نہیں ہے اور جس قدر سونا اسمیں لگا ہوا ہے اسکی قیمت ایک ثلث سے زیادہ نہیں ہے تو درست ہے جب نقد النقد ہو اسیطرح اگر چاندی لگی ہوئی ہے اور روپیوں کے بدلے میں خرید کیا تب بھی یہی حکم ہے **ف** اگر ثلث سے زیادہ اسمیں سونا ہو تو سونے کے بدلے میں اسکا خریدنا یا ثلث سے زیادہ چاندی ہو تو چاندی کے بدلے میں خریدنا درست نہیں

مَا جَاءَ فِي الصَّرْفِ

بیع صرف کے بیان میں صرف کہتے ہیں چاندی سونے کی بیع کو بعوض چاندی سونے کے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ اَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ قَالَ فَدَعَانِيْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّيْ وَاَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَاْتِيَ خَازِنِيْ مِنَ الْغَابَةِ

وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقْهُ حَتّٰى تَأْخُذَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ **ترجمہ** مالک بن اوس نے کہا مجھے حاجت ہوئی سو دینار کے درم لینے کی تو مجھے بلایا طلحہ بن عبید اللہ نے پھر ہم دونوں اپنی ہوئے صرف کی اوپر اور انھون نے دینار مجھسے لے لیے اور ہاتھہ سے اولٹ پلٹ کرنے لگے اور کہا صبر کر وہیانتک کہ میرا خزانچی غابہ سے آجاوے (غابہ ایک موضع ہے قریب مدینہ کے) حضرت عمرؓ نے یہ سنکر کہا نہیں قسم خدا کی مت چھوڑ تا طلحہ کو بغیر روپے لیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونیکا بیچنا چاندی کے بدلے مین ربا ہے مگر جب نقدا نقد ہو اور گیہون بدلے گیہون کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد اور کھجور بدلے کھجور کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد اور جو بدلے جو کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد اور نمک بدلے نمک کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد کہا مالک نے اگر کسی شخص نے روپے اشرفیون کے بدلے مین لیے پھر اُس مین ایک روپیہ کھوٹا نکلا اب اُسکو پھیرنا چاہے تو سب اشرفیان اپنی پھیر لیوے اور سب روپے اُسکے واپس دیدیوے کیونکہ آن حضرت صلعم نے فرمایا سونا بدلے مین چاندی کے ربا ہے مگر جب نقدا نقد ہو اور حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تجھہ سے اپنے گھر جانیکی مہلت مانگے تو مہلت نہ دے اگر ایک روپیہ اُسکو پھیر دیگا اور اس سے جدا ہو جاوے گا تو مثل دین کے یا میعاد کے ہو جاویگا اسیواسطے یہ مکروہ ہے خود اس بیع کو توڑ ڈالنا چاہیے حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ سونا چاندی یا کھانے کی چیزین نقدا نقد بیچنا چاہیے یہ نہین چاہیے کہ ایک طرف نقد ہو دوسری طرف وعدہ خواہ ایک جنس ہون یا کئی جنس ہون **ف** یعنی سونیکو سونے کے بدلے مین یا چاندی کے بدلے مین بیچے یا گیہون کو گیہون کے بدلے مین یا چاول کے بدلے مین بیچے ہر صورت مین یہ ضرور ہے کہ نقدا نقد ہو ایک طرف نقد اور دوسرے طرف وعدہ نہو

مَا جَاءَ فِي الْمُرَاطَلَةِ

مراطلہ کا بیان۔ مراطلہ کہتے ہین سونیکو سونے کے بدلے مین اور چاندی کو چاندی کے بدلے مین تول کر بیع کرنے کو **عَنْ** مَالِكٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ اَنَّهُ رَاٰى سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُرَاطِلُ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ فَيُفْرِغُ ذَهَبَهُ فِيْ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ وَيُفْرِغُ صَاحِبُهُ الَّذِيْ يُرَاطِلُهُ ذَهَبَهُ فِيْ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ الْاُخْرٰى فَاِذَا اعْتَدَلَ لِسَانُ الْمِيْزَانِ اَخَذَ وَاَعْطٰى **ترجمہ** یزید بن عبد اللہ بن قسیط نے سعید بن المسیب کو دیکھا جب سونے کو سونے کے بدلے مین بیچتے تو اپنے سونیکو ایک پلہ مین رکھتے اور دوسرا شخص اپنے سونے کو دوسرے پلہ مین رکھتا جب ترازو کا کانٹا برابر آجاتا تو دوسرے کا سونا لے لیتے اور اپنا سونا دیدیتے **ف** بعض لوگون نے احتیاطاً اتنا اور کہا ہے کہ جب ایکبار ترازو کا کانٹا برابر ہو جاوے تو ایک پلڑے کا سونا دوسرے پلڑے مین بدلکر پھر تولے شاید ترازو مین فرق ہو کہا مالک نے جو شخص سونے کو سونے کے بدلے مین تول کر بیچے تو کچھ قباحت نہین اگرچہ ایک پلڑے مین گیارہ دینار رکھے ہین اور دوسرے طرف دس دینار جب نقدا نقد ہون اور وزن برابر ہو

اگرچہ شمار مین کم زیادہ ہون ایسا ہی دراہم کا حکم ہے کہا مالک نے جو سونے کو سونیکے بدلے بیچ تولکر بیچے یا چاندی کو چاندی کے بدلے بیچ اور ایکطرف کا سونا ایک مثقال زیادہ ہو اُسکے بدلے مین دوسرا شخص چاندی یا اور کچھ دیکر وہ سونا لیلیوے تو یہ درست نہین اسلیے کہ یہ ذریعہ ہے سود کا کیونکہ اگر علیحدہ اسقدر سونا ہوتا تو کبھی اتنی چاندی کے بدلے مین ندیتا یہان صرف اسواسطے دیا کہ یہ بیع درست ہوجاوے کہا مالک نے ایک شخص کھرا سونا رکھکر ایک ڈلا کھوٹے سونیکا بھی اُسکے ساتھہ رکھدے اور دوسرے شخص سے اُسکی ہموزن متوسط سونا خریدے تو یہ جائز نہین کیونکہ کھرے سونے والے نے کھوٹا سونا ملاکر اپنا نقصان دفع کیا اگر اسکا سونا عمدہ نہ ہوتا تو متوسط سونیوالا اپنا سونا کاہیکو دیتا جب اسمین کھوٹا سونا ملا ہوا ہے اسکی مثال ایسی ہے ایک شخص نے چاہا کہ تین صاع عجوہ کھجور کے سوا دو صاع کبیس کھجور دیکر خریدے **ف** عجوہ ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے اور کبیس اُس سے بھی عمدہ اور گران ہوتی ہین **ف** جب اس سے کہا گیا یہ بیع جائز نہین اُس نے دو صاع کبیس کے اور ایک صاع خراب کھجور کے دیکر تین صاع عجوہ کے خریدے تو یہ جائز نہین کیونکہ اگر الگ بیچتا تو کبھی ایک صاع عجوہ کے بدلے مین ایک صاع خراب کھجور نہ لیتا یہان یہ کبیس کے وجہ سے اُس نے لے لیا اسکی مثال یہی ہے ایک شخص نے تین صاع متوسط گیہون کی اڑہائی صاع عمدہ گیہون کے بدلے مین خریدنا چاہے جب اُس سے کہا گیا یہ درست نہین تو اُس نے عمدہ گیہون کے دو صاع کے ساتھہ ایک صاع جو بلا دیے تاکہ متوسط تین صاع گیہون کی بیع درست ہوجاوے تو یہ جائز نہین کیونکہ اگر الگ بیچتا تو کبھی ایک صاع جو کے بدلے مین ایک صاع متوسط گیہون کے ندیتا حاصل یہ ہے کہ سونا یا چاندی یا کھانیکی چیزین جنکا برابر بیچنا چاہیے اگر اُن مین ایک طرف کھرا مال ہو اور دوسری طرف متوسط تو یہ درست نہین کھرے کیسا تھہ تھوڑا کھوٹا ملا دے تاکہ یہ بیع جائز ہو اور اپنے کھرے مال کی زیادتی کھوٹ ملانے کیوجہ سے رفع ہوجاوے اور دوسرا شخص اُس کھوٹ کو اسوجہ سے لیوے کہ کھرا مال جو اُسکے مال سے بہتر ہے اُسکے ساتھہ موجود ہے اگر وہ کھرا اُسکے ساتھہ نہ ہوتا تو کبھی یہ شخص اپنے متوسط مال کو اُس کھوٹ کے بدلے نہ دیتا البتہ اگر کوئی شخص کھوٹے مال کو علیحدہ کرکے بیچے تو کچھہ قباحت نہین ہے

اَلْعِيْنَةُ وَمَا يُشْبِهُهَا وَبَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْتَوْفٰى

بیع عینہ کا بیان اور کھانیکی چیزونکو قبل قبضہ کے بیچنے کا بیان

ف بیع عینہ اسکو کہتے ہین آدمی کوئی شے بیچے اور قیمت کی ایک میعاد مقرر کرے پہر اُسی شے کو مشتری سے کچھہ قیمت مین کم کرکے خرید کرے اور قیمت نقد دیدے مثلاً زید ایک کپڑا دس روپیہ کو دو مہینے کے وعدے پر عمرو کے ہاتھہ بیچے پہر وہی کپڑا عمرو سے آٹھہ روپیہ کو خرید کرلے اور آٹھہ روپیہ عمرو کو نقد دیدے اس سے فائدہ یہ ہے کہ عمرو کو روپیہ کی ضرورت تہی اُسنے دو روپیہ کا نقصان گوارا کرکے آٹھہ روپیہ نقد زید سے لیے اور دس روپیہ دو مہینے کے بعد دینا کیے اگرچہ اختیاراً اسطرح سے

[illegible]

ابوحنیفہ اور مالک اور احمد کے نزدیک یہ بیع حرام ہے اور شافعی کے نزدیک درست ہے مگر مکروہ ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طعام (اناج غلہ) خریدے پھر اسکو نہ بیچے جب تک اوسپر قبضہ نکرے ف
یعنے جب غلہ خرید کرے تو پہلے ناپ تولکر اوسپر قبضہ کرے بعد اسکے اگر بیچنا منظور ہو تو بیچے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَقْبِضَہٗ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر اسکو نہ بیچے جب تک اوسپر
قبضہ نکرے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ کُنَّا فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ
فَیَبْعَثُ عَلَیْنَا مَنْ یَاْمُرُنَا بِانْتِقَالِہٖ مِنَ الْمَکَانِ الَّذِیْ ابْتَعْنَاہُ فِیْہِ اِلٰی مَکَانٍ سِوَاہُ قَبْلَ اَنْ نَبِیْعَہٗ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اناج خریدتے تھے پھر آپ ہمارے پاس ایک آدمی
بھیجتے تھے وہ ہمکو حکم کرتا تھا کہ غلہ اسجگہ سے اوٹھالیجاوین جہان خریدا ہے قبل اسکے کہ ہم اسکو بیع کرین ف
تاکہ وہ غلہ انکے قبضے مین آجاوے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ ابْتَاعَ طَعَامًا اَمَرَ بِہٖ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
لِلنَّاسِ فَبَاعَ حَکِیْمُ بْنُ حِزَامٍ الطَّعَامَ قَبْلَ اَنْ یَسْتَوْفِیَہٗ فَبَلَغَ ذٰلِکَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَدَّہٗ عَلَیْہِ وَقَالَ
لَا تَبِعْ طَعَامًا ابْتَعْتَہٗ حَتّٰی تَسْتَوْفِیَہٗ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ حکیم بن حزام نے غلہ خریدا جو حضرت
عمر نے لوگون کو دلوایا تھا پھر حکیم بن حزام نے اوس غلہ کو بیچڈالا
قبضہ سے پہلے جب حضرت عمر کو اسکی خبر پہونچی آپنے وہ غلہ حکیم بن حزام کو پھروا دیا اور کہا جس غلہ کو تو خریدے
پھر اسکو مت بیچ جب تک اوسپر قبضہ نکرے عَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ صُکُوْکًا خَرَجَتْ لِلنَّاسِ فِیْ زَمَانِ
مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ مِنْ طَعَامِ الْجَارِ فَتَبَایَعَ النَّاسُ تِلْکَ الصُّکُوْکَ بَیْنَہُمْ قَبْلَ اَنْ یَسْتَوْفُوْھَا فَدَخَلَ زَیْدُ
ابْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ فَقَالَا اَتُحِلُّ
بَیْعَ الرِّبَا یَا مَرْوَانُ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَمَا ذَاکَ فَقَالَا ھٰذِہِ الصُّکُوْکُ تَبَایَعَھَا النَّاسُ ثُمَّ بَاعُوْھَا
قَبْلَ اَنْ یَسْتَوْفُوْھَا فَبَعَثَ مَرْوَانُ الْحَرَسَ یَتْبَعُوْنَھَا یَنْزِعُوْنَھَا مِنْ اَیْدِی النَّاسِ وَیَرُدُّوْنَھَا اِلٰی اَھْلِھَا
ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ مروان بن حکم کی عہد حکومت مین لوگون کو سندین ملین جار کے غلہ کی ف جار ایک بندر کا نام
ہے دریا پر غلہ جمع ہوکر لوگونکو تقسیم ہوتا تھا۔ مروان بن حکم مدینہ کا حاکم تھا معاویہ بن ابی سفیان کیطرف سے اوس زمانے مین علماء لوگون
کے لیے سرکار کیطرف سے مقرر تھے جو سالانہ یا ششماہیہ تقسیم ہوا کرتا تھا ہر ایک شخص کے واسطے جتنا غلہ مقرر تھا حاکم کے دستخط
سے اسکو سند ملجاتی تھی پھر اسکو اختیار تھا چاہے سند دکھا کر اپنا غلہ آپ لیلیوے یا وہ سند کسی کے ہاتھ بیچڈالے غرض جو شخص سند
دکھلاتا تھا اسکو غلہ ملجاتا تھا ف لوگونے ان سندون کو بیچا ایک دوسرے کے ہاتھ قبل اس بات کے کہ غلہ اپنے قبضہ مین لاوین

تو زید بن ثابت اور ایک اور صحابی (ابو ہریرہ) مروان پاس گئے اور کہا کیا تو ربا کو درست جانتا ہے اعوذ باللہ مروان نے کہا
معاذ اللہ کیا کہتے ہو انہوں نے کہا یہ سندین جنکو لوگوں نے خریدا پھر خرید کر دوبارہ بیچا قبل غلہ لینے کے **ف** جسکو
سند ملی تھی اُس نے بیچا تو اچھا کیا مگر جس شخص نے اُس سند کو خریدا اب اسکو درست نہین جب تک غلہ پر قبضہ نہ کر لے
پھر اُسکو بیچے **ت** مروان نے چوکیدارون کو بھیجا کہ وہ سندین لوگون سے چھین کر سند والون کے حوالے کر دے
عن مالک انہ بلغہ ان رجلا اراد ان یبتاع طعاما من رجل الی اجل فذھب بہ الرجل الذی یرید
ان یبیعہ الطعام الی السوق فجعل یریہ الصبر ویقول لہ من ایھا تحب ان ابتاع لک فقال المبتاع
اتبیعنی ما لیس عندک فاتیا عبد اللہ بن عمر فذکرا ذلک لہ فقال عبد اللہ بن عمر للمبتاع لا تبتع
منہ ما لیس عندہ وقال للبائع لا تبع منہ ما لیس عندک **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا ایک شخص نے اناج
خریدنا چاہا ایک شخص سے وعدہ پر تو بائع مشتری کو بازار مین لیگیا اور اسکو ڈھیری دکھا کر کہنے لگا کون سا غلہ مین تمہاری
واسطے خرید کرون **ف** یعنے بائع پاس غلہ موجود نہ تھا وہ بازار کا مال اُسکے ہاتھ بیچا چاہتا تھا **ت** مشتری نے
کہا کیا تو میرے ہاتھ اُس چیز کو بیچتا ہے جو خود تیرے پاس نہین ہے پھر بائع اور مشتری دونو عبد اللہ بن عمر پاس آئے اور ان
سے بیان کیا عبد اللہ بن عمر نے مشتری سے کہا مت خرید اُس چیز کو جو بائع پاس نہین ہے اور بائع سے کہا مت بیچ اُس چیز کو جو تیرے
پاس نہین ہے **عن** جمیل بن عبد الرحمن المؤذن یقول لسعید بن المسیب انی رجل ابتاع من الارزاق
التی یعطی الناس بالجار ما شاء اللہ ثم ارید ان ابیع الطعام المضمون علی الی اجل فقال لہ سعید
اترید ان توفیھم من تلک الارزاق التی ابتعت فقال نعم فنہاہ عن ذلک **ترجمہ** جمیل بن عبد الرحمن
نے سعید بن المسیب سے کہا مین ان غلون کو جو سرکار کی طرف سے لوگون کو مقرر ہین جار مین خرید کرتا ہون پھر مین چاہتا ہون
کہ غلہ کو میعاد لگا کر لوگون کے ہاتھ بیچون سعید نے کہا تو چاہتا ہے ان لوگون کو اسی غلہ مین سے ادا کرے جو تو نے
خرید کیا ہے جمیل نے کہا ہان سعید بن المسیب نے اُس سے منع کیا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص اناج
خرید کرے جیسے گیہون جو جوار باجرا یا دالین وغیرہ جن مین زکوۃ واجب ہوتی ہے یا روٹی کے ساتھ کھانیکی چیزین جیسے
زیتون کا تیل یا گھی یا شہد یا سرکہ یا پنیر یا دودھ یا تل کا تیل اور جو اسکے مشابہ ہین تو اُن مین سے کوئی چیز نہ بیچے
جبتک اسپر قبضہ نہ کر لیوے

ما یکرہ من بیع الطعام الی اجل

اناج کو میعاد پر بیچنا جس
طرح مکروہ ہے اسکا بیان **عن** ابی الزناد انہ سمع سعید بن المسیب وسلیمان بن یسار ینہیان ان یبیع
الرجل حنطۃ بذھب الی اجل ثم یشتری بالذھب تمرا قبل ان یقبض الذھب **ترجمہ** سعید بن المسیب
اور سلیمان بن یسار منع کرتے تھے اس بات سے کوئی شخص گیہون کو سونے کے بدلے مین بیچے میعاد لگا کر پھر قبل سونا
لینے کے اس کے بدلے مین کھجور کے لیوے **ف** جب تک ثمن پر قبضہ نہ کر لیوے

اسکے بدلے مین دوسری شے لینا مکروہ ہی **عن** كثير بن فرقد انه سال ابابكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن
الرجل يبيع الطعام من الرجل بذهب الى اجل ثم يشترى بالذهب تمرا قبل ان يقبض الذهب فكره
ذلك ونهى عنه **ترجمہ** کثیر بن فرقد نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے پوچہا کوئی شخص اناج کو سونے کے بدلے مین
میعاد لگا کر بیچے پہر قبل سونا لینے کے اسکے بدلے مین کہجور خریدے انہون نے کہا یہ مکروہ ہی اور منع کیا اسسے **عن** ابن
شهاب بمثل ذلك **ترجمہ** ابن شہاب سے بہی ایسا ہی مروی ہے **کہا مالک** نے سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار اور
ابوبکر بن محمد اور ابن شہاب نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی گیہون کو سونے کے بدلے مین بیچے پہر اس سونے کے بدلے
کہجور خریدے اسی شخص سے جسکے ہاتہ گیہون بیچے قبل اسبات کے کہ سونے پر قبضہ کرے اگر اس سونے کے بدلے مین
کسی اور شخص سے کہجور خرید کرے سوا اس شخص کے جسکے ہاتہ گیہون بیچے ہین اور کہجور کی قیمت کا حوالہ کردے اس
شخص پر جسکے ہاتہ گیہون بیچے ہین تو درست ہے **کہا مالک** نے مین نے بہت سے اہل علم سے اس مسئلہ کو پوچہا ان سب نے
کہا درست ہی

السلفة فی الطعام

اناج مین سلف کرنیکا بیان **ف** سلف اور سلم اسکو کہتے ہین
کہ مشتری بائع کو قیمت نقد دیدے اور مبیع کی ایک میعاد مقرر ہو جاوے جیسے کسی سے دس روپیہ کے بدلے مین ایک پلہ
گیہون ٹہیرے دس روپیہ نقد اسکو دیدے اور گیہون وغیرہ کی میعاد ایک مہینا مقرر ہو **عن** عبد الله
بن عمر انه قال لا بأس ان يسلف الرجل الرجل فی الطعام الموصوف بسعر معلوم الى اجل مسمى
ما لم يكن فی زرع لم يبد صلاحه او تمر لم يبد صلاحه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کچہ قباحت نہین اگر
ایک مرد دوسرے مرد سے سلف کرے اناج مین جب اسکا وصف بیان کردے نرخ مقرر کرکے میعاد معین پر جب وہ سلم کسی ایسی
کہیت مین نہو جسکی بہتری کا حال معلوم نہو یا ایسے کہجور مین نہو جسکی بہتری کا حال معلوم نہو **ف** کیونکہ ایسے کہیت
مین یا کہجور مین سلم کرنے مین دہوکا ہے شاید اس کہیت کا غلہ خراب ہو جاوے یا وہ کہجور بگڑ جاوے اصل اسبات مین یہ
حدیث ہی جو صحیحین مین ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سلف کرے کسی چیز مین تو چاہیے کہ سلف کرے ایک
ناپ مین اور ایک تول معین مین مدت معین تک **کہا مالک** نے ہماری نزدیک یہ حکم ہے جو شخص سلف کرے اناج مین نرخ
مقرر کرکے مدت معین پر تو جب مدت گذر جاوے اور خریدار بائع کے پاس وہ اناج نہ پاوے اور سلف کو فسخ کرے تو خریدار کو چاہیے
اپنی چاندی یا سونا یا جو اسنے قیمت دی ہوئی بعینہ پہیر لیوے یہ نکرے کہ اسکے بدلے مین دوسری شے بائع سے خرید کرلیوے جب تک
اپنے ثمن پر قبضہ نکر لیوے کیونکہ اگر خریدار جو قیمت دی ہے اسکے سوا اور کچہ لیوے یا اسکے بدلے مین دوسرا اسباب خرید کرے
تو اسنے اناج کو قبل قبضہ کے بیچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسسے منع کیا ہے **کہا مالک** نے اگر مشتری نے بائع سے کہا سلف
کو فسخ کر ڈال اور ثمن واپس کرنیکے لیے مین تجہکو مہلت دیتا ہون تو یہ جائز نہین اور اہل علم اسکو منع کرتے ہین کیونکہ جب میعاد گذر گئی
[illegible] مشتری [illegible] اگر [illegible] سلم کو فسخ کر ڈالے تو گویا مشتری

اناج مین سلف کرنیکا بیان

نے اپنے اناج کو ایک مدت پر بیچا قبل قبضے کے کہا مالک نے اسکی مثال یہ ہے کہ جب مدت پوری ہوئی اور خریدار نے اناج لینا پسند نہ کیا تو اس اناج کے بدلے میں کچھ روپئے ٹھیرا لیے ایک مدت پر تو یہ اقالہ نہیں ہے **ف** اقالہ کہتے ہیں بیع کے فسخ کرنے کو تو اقالہ وہ ہے جس میں کمی بیشی بائع یا مشتری کیطرف سے نہو اگر اسمین کمی بیشی ہوگی یا کوئی میعاد ٹھیرا دیگی یا کچھ فائدہ مقرر ہوگا بائع کا یا مشتری کا تو وہ اقالہ بیع سمجھا جاویگا اور اقالہ اور شرکت اور تولیہ **ف** تولیہ کہتے ہیں صرف لاگت پر بیچنے کو بغیر نفع کے **ف** جب تک درست ہیں کہ کمی بیشی یا میعاد نہو اگر یہ چیزیں ہوئیں گی تو وہ نئی بیع سمجھی جاوینگی جن وجوہ سے بیع درست ہوتی ہے یہ بھی درست ہووینگی اور جن وجوہ سے بیع نادرست ہوتی ہے یہ بھی نادرست ہونگی

کہا مالک نے جو شخص سلف میں عمدہ گیہوں ٹھیراوے پھر میعاد گذرنے کے بعد اس سے بہتر یا بری لیلیوے تو کچھ قباحت نہیں بشرطیکہ وزن وہی ہو جو ٹھیرا ہو یہی حکم انگور اور کھجور میں ہے **بَيْعِ الطَّعَامِ بِالطَّعَامِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا** اناج جب اناج کے بدلے میں بکے تو اس میں کمی بیشی نہیں چاہیے **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ فَنِيَ عَلَفُ حِمَارِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لِغُلَامِهِ خُذْ مِنْ حِنْطَةِ أَهْلِكَ فَابْتَعْ بِهَا شَعِيرًا وَلَا تَأْخُذْ إِلَّا مِثْلَهُ **ترجمہ** سلیمان بن یسار نے کہا سعد بن ابی وقاص کے گدھے کا چارہ تمام ہوگیا انہوں نے اپنے غلام سے کہا گھر میں سے گیہوں لیجا اور اسکے برابر جو بدلوا لا یہ بھی جیوف **ف** امام مالک کے نزدیک گیہوں اور جو ایک جنس ہے اور اکثر علما کے نزدیک دو جنس ہیں انمیں کمی بیشی درست ہے **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مُعَيْقِيبٍ الدَّوْسِيِّ مِثْلُ ذَلِكَ **ترجمہ** ابن معیقیب دوسی سے بھی ایسا ہی مروی ہے **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ فَنِيَ عَلَفُ دَابَّتِهِ فَقَالَ لِغُلَامِهِ خُذْ مِنْ حِنْطَةِ أَهْلِكَ طَعَامًا فَابْتَعْ بِهَا شَعِيرًا وَلَا تَأْخُذْ إِلَّا مِثْلَهُ **ترجمہ** عبد الرحمان بن اسود کے جانور کا چارہ تمام ہوگیا انہوں نے اپنے غلام سے کہا گھر سے گیہوں لیجا اور اسکے برابر جو بدلوا لا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ نہ بیچا جاویگا گیہوں بدلے میں گیہوں کے اور کھجور بدلے میں کھجور کے اور گیہوں بدلے میں کھجور کے اور کھجور بدلے میں انگور کے مگر نقدا نقد کسی طرف میعاد نہو اگر میعاد ہوگی تو حرام ہوجاویگا اسیطرح جتنی چیزیں روٹی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں اگر انمیں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ بدلو تو نقدا نقد لے **کہا** مالک نے جتنی کھانیکی چیزیں ہیں یا روٹی کے ساتھ لگانیکی جب جنس ایک ہو تو انمیں کمی بیشی درست نہیں مثلاً ایک مد گیہوں کو دو مد گیہوں کے بدلے میں یا ایک مد کھجور کو دو مد کھجور کے بدلے میں یا ایک مد انگور کو دو مد انگور کے بدلے میں نہ بیچینگے اسیطرح جو چیزیں انکے مشابہ ہیں کھانے کی یا روٹی کے ساتھ لگانیکی جب انکی جنس ایک ہو تو انمیں کمی بیشی درست نہیں اگرچہ نقدا نقد ہو جیسے کوئی چاندی کو چاندی کے بدلے میں یا سونیکو سونیکے بدلے میں بیچے تو کمی بیشی درست نہیں بلکہ ان سب چیزوں میں ضرور ہے کہ برابر ہوں اور نقدا نقد ہوں **کہا** مالک نے جب جنس میں اختلاف ہو تو کمی بیشی درست ہے مگر نقدا نقد ہونا چاہیے جیسے کوئی ایک صاع کھجور کو دو صاع گیہوں

کے بدلے مین یا ایک صاع کھجور کو دو صاع انگور کے بدلے یا ایک صاع گیہون کو دو صاع گھی کے بدلے مین خریدے تو کچھ قباحت نہین جب نقدا نقد ہون میعاد نہ ہو اگر میعاد ہوگی تو درست نہین کہا مالک نے یہ درست نہین کہ ایک گیہون کا بورا دیکر دوسرا گیہون کا بورا اسکے بدلے مین لیوے **ف** اسلیے کہ کمی بیشی کا احتمال ہے یہ درست ہے کہ ایک گیہون کا بورا دیکر کھجور کا بورا اُسکے بدلے مین لیوے نقدا نقد کیونکہ کھجور کو گیہون کے بدلے مین ڈہیر لگا کر اٹکل سے بیچنا درست ہے **کہا** مالک نے جتنی چیزین کہانیکی یا ردلی کی ساتہہ لگانیکی ہین جب انکی جنس مختلف ہو تو ایک کو دوسرے کے بدلے مین ڈہیر لگاکر بیچنا درست ہے جب نقدا نقد ہو اگر اُس مین میعاد ہو تو درست نہین جیسے کوئی چاندی سونے کے بدلے مین ان چیزون کا ڈہیر لگا کر بیچے تو درست ہے **کہا** مالک نے اگر گیہون کا ڈہیر لگا کر چاندی کے بدلے مین یا کھجور کا ڈہیر لگا کر سونے کے بدلے مین خریدے تو یہ حلال ہے اس مین کچھ قباحت نہین **کہا** مالک نے اگر ایک شخص نے گیہون تولکر ایک ڈہیر بنایا اور وزن چھپاکر کسی کے ہاتہہ بیچا تو یہ درست نہین **ف** کیونکہ ڈہیر لگا کر بیچنا جب درست ہے کہ بائع اور مشتری دونون سے کسی کو وزن اُسکا معلوم نہ ہو **ف** اگر مشتری یہ چاہے کہ وہ گیہون بائع کو واپس کر دے اسوجہ سے کہ بائع نے دیدہ دانستہ وزن کو اُس سے چھپایا اور دہوکا دیا تو ہو سکتا ہے اسیطرح جو چیز بائع وزن چھپا کر بیچے تو مشتری کو اُسکے پھیر دینے کا اختیار ہے اور ہمیشہ اہل علم ایسی بیع کو منع کرتے رہے ہے **کہا** مالک نے ایک روٹی کو دو روٹیون سے بدلنا یا بڑی روٹی کو چھوٹی روٹی سے بدلنا اچھا نہین البتہ اگر ایک روٹی کو دوسری روٹی کے برابر سمجھے تو بدلنا درست ہے اگرچہ وزن نہ کرے **کہا** مالک نے ایک مد زُبد اور ایک مد لین کو دو مد زبد کے بدلے مین لینا درست نہین **ف** زبد عمدہ قسم ہے کھجور کی اور لین اُس سے کم ہے **ف** کیونکہ اوسنے اپنے زبد کی عمدگی لین شریک کرکے برابر کرلی اگر علیحدہ لین کو بیچتا تو کبھی ایک صاع لین کے بدلے مین ایک صاع زبد نہ آتی۔ اس قسم کا مسئلہ اوپر بیان ہو چکا **کہا** مالک نے اگر آٹے کو گیہون کے بدلے مین برابر بیچے تو کچھ قباحت نہین اگر آدہا مد گیہون اور آدہا مد آٹا ہو اُسکو ایک مد گیہون کے بدلے مین بیچے تو درست نہین کیونکہ اُس نے اپنی گیہون کی عمدگی آٹا شریک کرکے برابر کرلی

جامع بیع الطعام

اناج بیچنے کے مختلف مسائل کا بیان **عن** محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم انہ سأل سعید بن المسیب فقال انی رجل ابتاع الطعام یکون من الصکوک بالجار فربما ابتعت منہ بدینار و نصف درہم افاعطی بالنصف طعاما فقال سعید لا ولکن اعط انت درہما وخذ بقیتہ طعاما **ترجمہ** سعید بن المسیب سے محمد بن عبد اللہ بن مریم نے پوچھا مین غلہ خرید کرتا ہون جار کا تو کبھی مین ایک دینار اور نصف درہم کو خریدتا ہون کیا نصف درہم کے بدلے اناج دیدون سعید نے کہا نہین بلکہ ایک درہم دیدے اور جسقدر باقی رہے اُسکے بدلے مین بھی اناج لے لے **ف** کیونکہ اگر نصف درہم کے بدلے مین یہ شخص اناج دیوے تو اناج کی بیع اناج کے بدلے مین ہوتی ہے وعدہ پر اور وہ جائز نہین **عن** مالک انہ بلغہ ان محمد بن سیرین کان یقول لا تبیعوا الحب فی سنبلہ حتی یبیض **ترجمہ**

محمد بن سیرین کہتے تھے مت بیچو دانون کو بالی کے اندر جبتک پک نہ جاوین کہا مالک نے جو شخص اناج خریدے نرخ مقرر کرکے میعاد معین پر جب میعاد پوری ہو تو جس کے ذمہ پر اناج واجب ہے وہ کہے میرے پاس اناج نہین ہے جو اناج میرے ذمہ ہے وہ میرے ہی ہاتھ بیچ ڈال اتنی میعاد پر تو یہ شخص کہے یہ جائز نہین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اناج کے بیچنے کو جبتک قبضے مین نہ آوے جسکے ذمہ پر اناج ہے وہ کہے اچھا تو اور کوئی اناج میرے ہاتھ بیچ ڈال میعاد پر تاکہ مین اُسی اناج کو تیرے حوالے کر دون تو یہ درست نہین کیونکہ وہ شخص اناج دیکر یہی پھیر لیگا اور بایع مشتری کو جو قیمت دیگا وہ گویا مشتری کی ہو گی جو اُسنے بایع کو دی اور یہ اناج درمیان مین حلال کرنیوالا ہوگا تو گویا اناج کی بیع ہوئی قبل قبضے کے کہا مالک نے زید نے عمرو سے غلہ خریدا عمرو کا غلہ بکر کے اوپر آتا تھا تو عمرو نے زید سے کہا جسقدر غلہ تو نے مجھ سے خریدا ہے اُسیقدر غلہ میرا بکر پر آتا ہے مین تیرا مقابلہ بکر سے کرا دیتا ہون تو اُس سے لے لے تو اگر عمرو نے زید کے ہاتھ غلہ کو یونہی بیچا تھا تو یہ حوالہ درست نہین کیونکہ اناج کی بیع قبل قبضے کے لازم آتی ہے اگر عمرو نے زید سے سلم کی تھی اور میعاد گذرنے پر اس اناج کا حوالہ بکر پر کر دیا تو درست ہے کیونکہ یہ بیع نہین ہے کہا مالک نے اناج کی بیع قبل قبضے کے ممنوع ہے مگر اہل علم نے اجماع کیا ہے کہ شرکت اور تولیہ اور اقالہ اناج وغیرہ مین درست ہے کہا مالک نے یہ اسواسطے کہ اہل علم نے ان چیزون مین رواج اور دستور کا اعتبار رکھا ہے اور انکو مثل بیع کے نہین سمجھا اسکی نظیر یہ ہے اگر کسی شخص نے سلم مین ناقص کم وزن روپے دیے پھر مسلم الیہ نے اسکو پورے وزن کے روپے ادا کر دیے تو یہ درست ہے مگر ناقص روپیون کی بیع پورے وزن کے روپیون کے بدلے مین درست نہین اگر اُس شخص نے سلم کرتے وقت ناقص کم وزن روپے دیکر پورے روپے لینے کی شرط کی تھی تو درست نہوگا کہا مالک نے اسکی نظیر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنے سے منع کیا اور عرایا کی اجازت دی وجہ یہ ہے کہ مزابنے کا معاملہ تجارت اور ہوشیاری کے طور پر ہوتا ہے اور عرایا بطور احسان اور سلوک کے ہوتا ہے کہا مالک نے یہ درست نہین کہ ربع یا ثلث درہم یا اور کسی کسر کے بدلے مین اناج خریدے اس شرط پر کہ اُس ربع یا ثلث یا کسر کے عوض مین اناج دیگا وعدے پر البتہ اسمین کچھ قباحت نہین کہ ربع یا ثلث درہم یا کسی کسر کے بدلے مین اناج خریدے وعدے پر جب وعدہ گذرے تو ایک درہم حوالے کرے اور باقی کے بدلے مین کوئی اور چیز خرید کرے کہا مالک نے اس مین کچھ قباحت نہین کسی کے پاس ایک درہم رکھوا دے پھر ثلث یا ربع یا کسر کے بدلے مین کوئی چیز خریدے حسب کسرات کا نرخ معین ہو اگر نرخ معین نہوا اور وہ یہ کہے کہ ہر روز کے نرخ کے حساب سے مین لیا کرونگا تو درست نہین کیونکہ اسمین دھوکا ہے کبھی نرخ بڑھ جاتا ہے کبھی گھٹ جاتا ہے کہا مالک نے جس شخص نے اناج ڈھیر لگا کر بیچ ڈالا اور اُس مین سے کچھ مستثنے نہ کیا بعد اس کے پھر اُس مین سے کچھ خریدنا چاہے تو اُسیقدر خرید کر سکتا ہے جتنے کا استثنا درست ہے یعنے ثلث تک یا ثلث سے کم اگر ثلث سے زیادہ ہوگا تو مزابنے کی مانند مکروہ ہوگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس حکم مین اختلاف نہین فقط

الحکرۃ والتربص احتکار کے بیان مین ف احتکار اسکو کہتے ہین کہ غلہ خرید کرکے اسکو رکھہ چھوڑے
اور خلق خدا کے ہاتھہ نہ بیچے اس خیال سے کہ جب گران یا قحط ہوگا تو بیچین گے **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن
الخطاب قال لا حکرۃ فی سوقنا لا یعمد رجال بایدیہم فضول من اذھاب الی رزق من ارزاق اللہ
نزل بساحتنا فیحتکرونہ علینا ولکن ایما جالب جلب علی عمود کبدہ فی الشتاء والصیف فذلک
ضیف عمر فلیبع کیف شاء اللہ ولیمسک کیف شاء اللہ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمارے
بازار مین کوئی احتکار نکرے جن لوگون کے ہاتھہ مین حاجت سے زیادہ روپیہ ہے وہ کسی ایک غلے کو جو ہمارے ملک مین آوے
خرید کرکے احتکار نہ کرین اور جو شخص تکلیف اٹھا کر ہمارے ملک مین غلہ لاوے گرمی یا جاڑے مین تو وہ مہمان ہے
عمر کا جسطرح اللہ کو منظور ہو بیچے اور جسطرح اللہ کو منظور ہو رکھہ چھوڑے **ف** یہ حضرت عمرؓ نے اسواسطے کہا کہ غلہ لانیوالے
خوش ہون اور زیادہ غلہ لیکر آوین تو ارزانی ہو ابن ماجہ نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا ان حضرت صلعم نے فرمایا غلہ لانیوالا
روزی دیا جاویگا اور روک رکھنے والا لعنت کیا جاویگا۔ اگر کوئی شخص غلہ کو روک رکھے اور خلق اللہ کو اسکی ضرورت
ہو تو حاکم جبراً اسکا غلہ بکوادے **عن** سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب مر بحاطب بن ابی بلتعۃ وھو
یبیع زبیبا لہ فی السوق فقال لہ عمر اما ان تزید فی السعر واما ان ترفع من سوقنا **ترجمہ**
سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب حاطب بن ابی بلتعہ پاس ہو کر گذرے اور وہ انگور بیچ رہے تھے
بازار مین حضرت عمرؓ نے فرمایا تو تم نرخ بڑھادو یا ہمارے بازار سے اوٹھہ جاؤ **ف** تاکہ اور بازار والون کو ضرر نہو **عن**
مالک انہ بلغہ ان عثمان بن عفان کان ینھی عن الحکرۃ **ترجمہ** حضرت عثمان بن عفان منع کرتے تھے
احتکار سے **ما یجوز من بیع الحیوان بعضہ ببعض والسلف فیہ** جانور کو جانور کے
بدلے مین بیچنے کا بیان اور جانور مین سلف کرنیکا بیان **عن** الحسن بن محمد بن علی بن ابی طالب ان
علی بن ابی طالب باع جملا لہ یدعی عصیفیرا بعشرین بعیرا الی اجل **ترجمہ** حضرت علی نے اپنا اونٹ جسکا نام
عصیفیر تھا بیس اونٹون کے بدلے بیچا وعدے پر **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر اشتری راحلۃ باربعۃ
ابعرۃ مضمونۃ علیہ یوفیھا صاحبھا بالربذۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک سانڈنی چار اونٹون کی بدلے مین
خریدی اور یہ ٹھیرایا کہ ان چار اونٹون کو ربذہ مین بائع کو پہونچادین گے **عن** مالک انہ سال ابن شہاب
عن بیع الحیوان اثنین بواحد الی اجل فقال لا باس بذلک **ترجمہ** امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا کہ
ایک جانور کے بدلے مین دو جانور بیچنا میعاد پر درست ہے انہون نے کہا کچھ قباحت نہین **کہا** مالک نے ہمارے
نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے ایک اونٹ کو دوسرے اونٹ سے بدلنے مین کچھ قباحت نہین اسیطرح ایک اونٹ اور کچھ روپے
دیکر دوسرا اونٹ لینے مین اگرچہ اونٹ کو نقد دیوے اور روپیون کو ادھار رکھے اگر روپے نقد دیوے اور اونٹ

کو اودہار رکہے یا دونون کو اودہار رکہے تو بہتر نہین ہے کہا مالک نے اگر دو یا تین اونٹ لادنے کے دیکر ایک اونٹ
سواری کا خریدے تو کچہ قباحت نہین اگر ایک نوع کے جانور جیسے اونٹ یا بیل آپس مین ایسا اختلاف رکہتے ہون
کہ اُن مین کہلم کہلا فرق ہو تو ایک جانور دیکر دو جانور خریدنا نقد یا اودہار دونون طرح درست ہے اگر ایک دوسرے
کے مشابہ ہون خواہ جنس ایک ہو یا مختلف تو ایک جانور دیکر دو جانور لینا وعدہ پر درست نہین ہے کہا مالک
نے اس کی مثال یہ ہے کہ جو اونٹ یکسان ہون اُن مین باہم فرق نہ ہو نہ ذات مین اور بوجہا لادنے مین تو
ایسے اونٹون مین سے دو اونٹ دیکر ایک اونٹ لینا وعدہ پر درست نہین البتہ اسمین کچہ قباحت نہین کہ اونٹ
خرید کر قبل قبضہ کرنے کے دوسرے کے ہاتہ بیچڈالے جب کہ قیمت اُسکی نقد لے لے کہا مالک نے جانور مین
سلف کرنا درست ہے جب میعاد معین ہو اور اس جانور کے اوصاف اور حلیہ بیان کردیے اور قیمت دیدے
تو بائع کو اسیطرح کے جانور دینا ہونگے اور مشتری کو لینا ہونگے ہمارے شہر کے لوگ ہمیشہ سے ایسا ہی کرتے
رہے اور اسی کے قائل رہے ہ **ف** شافعی کا بہی یہی قول ہے کہ حیوان مین سلف درست ہے جب اُسکی
قسم اور سن اور نوع اور صفت بیان کردیجاوے مگر ابوحنیفہ رح اور اہلحدیث کے نزدیک جانور مین سلف درست
نہین دارقطنی نے سنن مین اور حاکم نے مستدرک مین ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا سلم سے حیوان مین اور شوکانی نے سیل جرار مین اختیار کیا ہے اس دلیل سے کہ حدیث ابن
عباسؓ مین لفظ فِی کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ آیا ہے اور یہ حدیث صحیحین وغیرہما مین ہے اس سے یہ نکلا کہ
جس چیز مین تفاوت عظیم ہو سکتا ہے جیسے حیوان اور موتی وغیرہ کہ مختلف القیمۃ ہوتے ہین اور وزن اُن
کا معلوم نہین اس مین سلم کرنا صحیح و درست نہین ہے **مَا لَا یَجُوْزُ مِنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ** جس
طرح یا جس جانور کو بیچنا نادرست ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى
عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ
تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا حبل الحبلہ کی بیع سے۔ یہ بیع ایام جاہلیت مین مروج تہی آدمی اونٹ خریدتا تہا اس وعدے پر کہ جب
اونٹنی کا بچہ ہوگا اور پہر بچہ کا بچہ اُسوقت مین دام دونگا **ف** تو یہ بیع بسبب جہالت میعاد کے
فاسد ہے شافعی اور مالک نے اس حدیث کے معنے یہی بیان کیے ہین اور عبداللہ بن عمر سے یہی تفسیر منقول
ہے اور احمد اور اسحاق اور ابوحنیفہ کے نزدیک حبل الحبلہ کے یہ معنے ہین ایک شخص کے اونٹنی حاملہ ہو
وہ کسی سے کہے مین تیرے ہاتہ اس بچہ کے بچہ کو بیچتا ہون **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ لَا
رِبًا فِي الْحَيَوَانِ وَاِنَّمَا نُهِيَ مِنَ الْحَيَوَانِ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيْحِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ فَالْمَضَامِيْنُ

مَا فِی بُطُونِ اِنَاثِ الْاِبِلِ وَ الْمَلَاقِیحِ مَا فِی ظُهُورِ الْجِمَالِ وَحَبَلُ الْحَبَلِ مَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَهُ

ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا حیوان میں بانہیں ہے بلکہ حیوان میں تین بیعیں نادرست ہیں ایک مضامین کی دوسرے ملاقیح کی تیسرے حبل الحبلہ کی مضامین وہ جانور جو مادہ کے شکم میں ہیں ملاقیح وہ جانور جو نر کے پشت میں ہیں حبل الحبلہ کا بیان ابہی ہوچکا کہا مالک نے معین جانور کی بیع جب وہ غائب ہو خواہ نزدیک ہو یا دور درست نہیں ہے اگرچہ مشتری اس جانور کو دیکھ چکا ہو اور پسند کرچکا ہو اسکی وجہ یہ ہے کہ بائع مشتری سے دام لیکر نفع اٹھاویگا اور مشتری کو معلوم نہیں وہ جانور صحیح سالم جیسا ہے اُسنے دیکھا تہا ویسا ہے یا نہیں البتہ اگر غیر معین جانور کو اوصاف بیان کرکے بیچے تو کچہ قباحت نہیں

بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ جانور کو گوشت کے بدلے میں بیچنا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانور کے بیچنے سے گوشت کے بدلے میں

عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ بَيْعُ اللَّحْمِ بِالشَّاةِ وَالشَّاتَيْنِ **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تہے یہی جاہلیت کا جوا ہے گوشت کو ایک بکری یا دو بکریوں کے عوض میں بیچنا **ف** جاہلیت میں جانور کے گوشت کا اندازہ کرکے اُس جانور کو گوشت کے بدلے میں بیچ ڈالتے تہے شرع میں اس کی ممانعت ہوئی کیونکہ معلوم نہیں اس جانور میں اوتنا ہی گوشت نکلیگا یا کم زیادہ

عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ نُهِیَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ فَقُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا اشْتَرَى شَارِفًا بِعَشَرَةِ شِيَاهٍ فَقَالَ سَعِيدٌ اِنْ كَانَ اشْتَرَاهَا لِيَنْحَرَهَا فَلَا خَيْرَ فِی ذٰلِكَ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ وَكُلُّ مَنْ اَدْرَكْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَنْهَوْنَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ وَكَانَ يُكْتَبُ فِی عُهُودِ الْعُمَّالِ فِی زَمَانِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهِشَامِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ يَنْهَوْنَ عَنْ ذٰلِكَ +

ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تہے جانور کو گوشت کے بدلے میں بیچنا منع ہے ابو الزناد نے کہا مینے سعید بن المسیب سے پوچہا اگر کوئی شخص دس بکریوں کے بدلے میں ایک اونٹ خرید کرے تو کیا سعید نے کہا اگر ذبح کرنے کے لیے خرید کرے تو بہتر نہیں **ف** کیونکہ جب ذبح کرنیکے لیے خرید کریگا تو گوشت کی طرف خیال رہے گا گویا گوشت کو جانور کے بدلے لیا **ف** ابو الزناد نے کہا مینے سب عالموں کو جانور کی بیع سے گوشت کے بدلے میں منع کرتے ہوئے پایا اور ابان بن عثمان اور ہشام بن اسمٰعیل کے زمانے میں عاملوں کے پروانوں میں اسکی ممانعت لکہی جاتی تہی

بَيْعُ اللَّحْمِ بِاللَّحْمِ گوشت کو گوشت کے بدلے میں بیچنے کا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ گوشت اونٹ کا ہو یا بکری کا یا اور کسی جانور کا اسکا بدلنا گوشت سے درست نہیں مگر برابر برابر تولکر نقدا نقد اگر اٹکل سے برابری کرے تو بہی کافی ہے **ف** کہا مالک نے مچہلیوں کا گوشت اگر اونٹ

ف جانور کو گوشت کے بدلے بیچنا

فا گوشت کو گوشت کے بدلے بیچنے کا بیان

یا گائے یا بکری کے گوشت کو بدلے مین بیچے کم و بیش تو بھی کچھ قباحت نہین ہے مگر یہہ ضرور ہے کہ نقدا نقد ہو میعاد نہ ہو
کہا مالک نے پرندون کا گوشت میرے نزدیک چرندون اور مچھلیون کے گوشت سے بڑا فرق رکھتا ہے اگر یہہ کم و بیش
بھی بیچے جاوین تو کچھ قباحت نہین ہے مگر یہ ضرور ہے کہ نقدا نقد ہو میعاد نہ ہو **مَا جَاءَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ**
کتے کی بیع کا بیان **عَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ
الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ يَعْنِي بِمَهْرِ الْبَغِيِّ مَا تُعْطَى الْمَرْأَةُ عَلَى الزِّنَا وَحُلْوَانُ الْكَاهِنِ رِشْوَتُهُ وَمَا يُعْطَى
عَلَى أَنْ يَتَكَاهَنَ **ترجمہ** ابی مسعود انصاری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے سے
ف خواہ شکاری ہو یا غیر شکاری ہو احمد اور شافعی اور مالک اور جمہور علما کے نزدیک کتے کی بیع مطلقاً ممنوع
ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک کتے کی بیع درست ہے خواہ شکاری ہو یا غیر شکاری کیونکہ نسائی اور ترمذی کی روایت
مین ہے کہ منع کیا آپ نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے سے۔ اس دلیل مین دو نقص ہین ایک تو یہہ کہ یہ
استثنا ضعیف ہے باجماع محدثین کے دوسرے یہ کہ دعوے عام ہے اور دلیل خاص **ف** اور خرچی سے
فاحشہ کے اور کمائی سے فال نکالنے والے کے **کہا مالک نے** میرے نزدیک ہر کتے کی قیمت مکروہ ہے خواہ
شکاری ہو یا غیر شکاری ہو کیونکہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق کتے کی قیمت سے منع کیا **اَلسَّلَفُ وَ
بَيْعُ الْعُرُوضِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ** بیع سلف کا بیان اور اسباب کو اسباب کے بدلے مین بیچنے کا بیان
عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا بیع سے اور سلف سے **کہا مالک نے** اسکا مطلب یہ ہے کوئی شخص کسی سے کہے مین تیرا اسباب اس
شرط سے لیتا ہون کہ وہ مجھہ سے سلف کرے اسطرح تو یہ جائز نہین اگر سلف کی شرط موقوف کر دیوے تو بیع جائز
ہو جاوے گی **کہا مالک نے** جن کپڑون مین کھلم کھلا فرق ہے انہین سے ایک کو دو یا تین کے بدلے مین بیع
کرنا نقدا نقد یا میعاد پر ہر طرح سے درست ہے جب ایک کپڑا دوسرے کپڑے کے مشابہ ہو اگرچہ نام جدا جدا
ہو تو کمی بیشی درست ہے مگر ادھار درست نہین **کہا مالک نے** جس کپڑے کو خریدا اسکا بیچنا قبل قبضے کے
بائع کے سوا اور کسیکے ہاتھہ درست ہے جب اوس کی قیمت نقد لے لے **اَلسَّلَفُ فِي الْعُرُوضِ**
اسباب مین سلف کرنیکا بیان **عَنْ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٌ
يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ سَلَفَ فِي سَبَائِبَ فَأَرَادَ بَيْعَهَا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تِلْكَ الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ
وَكَرِهَ ذَلِكَ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس سے ایک شخص نے پوچھا جو کوئی کپڑون مین
سلف کرے پھر قبل قبضے کے انکو بیچنا چاہے ابن عباس نے کہا یہ چاندی کی بیع ہے چاندی کے بدلے
مین اور اسکو مکروہ جانا **کہا مالک نے** ہماری دانست مین اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص ان کپڑون کو اسی کے

ہاتھہ بیچنا چاہے جسسے خریدا ہے پہلی قیمت سی کچھ زیادہ پر کیونکہ اگر وہ کسی اور شخص سے ان کپڑونکو بیچنا چاہے تو کچھ قباحت
نہین **ف** یہ بات نہین ہے بلکہ عبد اللہ بن عباس کا مذہب یہ ہے کہ کسی شئے کو قبل قبضے کے بیچنا درست نہین
ہے مگر اکثر علما کے نزدیک یہ حکم غلے سے خاص ہے **کہا مالک نے** ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص
سلف کرے غلام مین یا جانور مین یا کسی اور اسباب مین اور اسکے اوصاف بیان کردیوے ایک میعاد معین
پر جب میعاد گذرے تو مشتری اُن چیزون کو اُسی بائع کے ہاتھہ پہلی قیمت سی زیادہ پر نہ بیچے جب تک اُن
چیزون کو اپنے قبضے مین نہ لاوے ورنہ ربا ہوجاوے گا گویا بائع نے ایک مدت تک مشتری کے روپیون سی
نفع اوٹھایا پھر زیادہ دیکر اُسکو پھیر دیا یہ تو عین ربا ہے **کہا مالک نے** جو کوئی سلف کرے سونا چاندی دیکر
کسی اسباب مین یا جانور مین اور اُسکے اوصاف بیان کردے ایک میعاد معین پر جب میعاد گذر جاوے یا
نہ گذرے تو مشتری اس اسباب یا جانور کو بائع کے ہاتھہ کسی اور اسباب کے بدلے مین بیچ سکتا ہے مگر یہ ضرور
ہے کہ اُس اسباب کو نقد لیوے اُس مین میعاد نہ ہو سوا غلے کے کہ اُسکا بیچنا قبل قبضے کے درست نہین
اور اگر مشتری اس اسباب کو سوا بائع کے اور کسی کے ہاتھہ بیچے تو سونے چاندی کے بدلے مین بھی بیچ سکتا ہے مگر
یہ ضرور ہے کہ دام نقد لیوے میعاد نہ ہو ورنہ کالی کی بیع کالی کے بدلے مین ہوجاویگی یعنے دَین کے بدلے
دَین کی **کہا مالک نے** جو شخص کسی اسباب مین جو کھانے پینے کا نہین ہے سلف کرے ایک میعاد پر تو مشتری کو اختیار ہے کہ
اُس اسباب کو سوا بائع کے اور کسی کے ہاتھہ سونا یا چاندی یا اسباب کے بدلے مین فروخت کرڈالے قبضے سے پیشتر مگر
یہ نہین ہوسکتا ہے کہ بائع کے ہاتھہ ہی بیچے اگر ایسا کرے تو اسباب کے بدلے مین بیچے مگر اس اسباب کو نقد لے **کہا مالک نے**
اگر اُس اسباب کی میعاد آنے سے پیشتر اُسکو بائع کے ہاتھہ کسی اور اسباب کے بدلے مین بیچ ڈالے تو کچھ قباحت نہین مگر
نقدا نقد بیچے **کہا مالک نے** جس نے روپے یا اشرفیان دیکر سلف کی چار کپڑون مین ایک میعاد پر اور ان کپڑون
کے اوصاف بیان کر دیے جب مدت گذری تو مشتری نے بائع پر ان چیزون کا تقاضا کیا لیکن بائع پاس اُس
قسم کے کپڑے نہ نکلی بلکہ اُس سے ہلکے اُسوقت بائع نے کہا تو اس ہلکے کپڑون مین سے آٹھہ کپڑے لے لے تو مشتری کو
لینا درست ہی مگر اُسیوقت نقد لینا چاہیے دیر نکرے اگر ان آٹھہ کپڑون کی کوئی میعاد کرے گا تو درست نہین
ہے اگر قبل میعاد گذرنے کے دوسرے کپڑے اسی قسم کے ٹھیرائے تو درست نہین البتہ دوسرے قسم کے کپڑون سے
بدلنا درست ہے **بَیۡعُ النُّحَاسِ وَالْحَدِیۡدِ وَمَا اَشۡبَھَھُمَا مِمَّا یُوۡزَنُ** تانبے اور لوہے
اور جو چیزین تلکر بکتی ہین اُنکا بیان **کہا مالک نے** ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو چیزین تلکر بکتی ہین سوای چاندی
اور سونے کے جیسے تانبا اور پیتل اور رانگ اور سیسا اور لوہا اور پتے اور گھاس اور روئی وغیرہ ان مین
کمی بیشی درست ہے جب نقدا نقد ہو مثلا ایک رطل لوہے کو دو رطل لوہے کے بدلے مین یا ایک رطل پیتل کو دو رطل

پیتل کے بدلے مین لینا درست ہے مگر جب جنس ایک ہو تو وعدے پر لینا درست نہین - اگر جنس مختلف ہو اس طرح کہ کھلم کھلا فرق ہو (جیسے پیتل بدلے مین لوہے کے) تو وعدے پر بھی لینا درست ہے - اگر کھلم کھلا فرق نہ ہو صرف نام کا فرق ہو جیسے قلعی اور سیسا اور پیتل اور کانسا تو میعاد پر لینا مکروہ ہے کہا مالک نے ان چیزون کو قبضے سے پہلے بیچنا درست ہے سوا بائع کے اور کسی کے ہاتھ نقد داموں پر جب ناپ تول کر لیا ہو - اگر ڈھیر لگا کر لیا ہو تو نقد اور ادھار دونون طرح بیچنا درست ہے کیونکہ ڈھیر لگا کر خریدنے مین وہ چیز اوسیوقت سے مشتری کی ضمان مین آجاتی ہے اور ناپ تول کر خریدنے مین جب تک مشتری اسکو بھر ناپ تول نہ لے اور قبضہ نہ کرے ضمان مین نہین آتی یہ حکم ان چیزون کا مینے اچھا سنا اور ہمارے نزدیک لوگون کا عمل اسیپر رہا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہ جو چیزین کھانے اور پینے کی نہین ہین اور نہ تیل پڑتی ہین جیسے کسم اور گٹھلیان یا پتے وغیرہ ان مین کمی بیشی درست ہے اگرچہ جنس ایک ہو مگر ادھار درست نہین اگر جنس مختلف ہے تو ادھار بھی درست ہے اور ان چیزون کو قبل قبضے کے بھی بیچنا درست ہے سوا بائع کے اور کسی کے ہاتھ جب قیمت نقد لیوے کہا مالک نے جتنی چیزین ایسی ہین جو کام مین آتی ہین جیسے ریتی اور چونا اگر اپنی جنس کے بدلے مین بیچی جاوین میعاد پر برابر برابر ہون یا کم و بیش ناجائز ہین اگر نقد بیچی جاوین تو درست ہے اگرچہ کم و بیش ہون **اَلنَّهْيُ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ** ایک بیع مین دو بیع کرنے کی ممانعت **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو بیعون سے ایک بیع مین **ف** جیسے بائع مشتری سے کہے یہ کپڑا ایک دینار کا ہے اور یہ دو دینار کا اور مشتری کو دونون سے ایک لینا پڑے بعضون نے کہا اسکی مثال یہ ہے بائع مشتری سے کہے مینے تیرے ہاتھ یہ کپڑا نقد دس روپیہ کو اور ادھار پندرہ روپیہ کو بیچا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ اِبْتَعْ لِيْ هٰذَا الْبَعِيْرَ بِنَقْدٍ حَتّٰى اَبْتَاعَهٗ مِنْكَ اِلٰى اَجَلٍ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَكَرِهَهٗ وَنَهٰى عَنْهُ **ترجمہ** ایک شخص نے دوسرے سے کہا تم میرے واسطے یہ اونٹ نقد خرید کر لو مین تم سے وعدے پر خرید کر لونگا عبداللہ بن عمر نے اسکو برا جانا اور منع کیا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى سِلْعَةً بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ نَقْدًا اَوْ بِخَمْسَةَ عَشَرَ دِيْنَارًا اِلٰى اَجَلٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْهُ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے سوال ہوا ایک شخص نے ایک چیز خریدی دس دینار نقد کے بدلے مین یا پندرہ دینار ادھار کے بدلے مین تو قاسم بن محمد نے اسکو برا جانا اور اس سے منع کیا کہا مالک نے اگر کسی شخص نے ایک کپڑا اس شرط سے خریدا اگر نقد دیوے تو دس دینار دیوے اگر وعدے پر دے تو پندرہ دینار دیوے بہرحال مشتری کو دونون مین سے ایک قیمت دینا ضرور ہے تو جائز نہین کیونکہ اسنے اگر دس نقد نہ دیے تو دس کے پندرہ ادھار ہوئے اور جو دس نقد دیدیے تو گویا پندرہ ادھار اسکے بدلے

ف ایک بیع مین دو بیع کرنے کی ممانعت

مین لیے **کہا** مالک نے اگر کسی شخص نے ایک چیز خریدی ایک دینار نقد کے بدلے مین یا ایک بکری او دینار کے بدلے مین
ان دونوںمین سے ایک مشتری کو ضرور دینا ہو تو یہ جائز نہین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے دو بیعون
سے ایک بیع مین اور یہ وہی ہے **کہا** مالک نے اگر مشتری نے بائع سے کہا مین نے تجھ سے اس قسم کی کھجور پندرہ صاع
یا اس قسم کی دس صاع ایک دینار کے بدلے مین لی دونون مین سے ایک ضرور لون گا یا یون کہا مینے تجھ سے اس قسم کی
گیہون پندرہ صاع یا اس قسم کی گیہون دس صاع ایک دینار کے بدلے مین لیے دونون مین سے ایک ضرور لون گا
تو یہ درست نہین گویا اس نے دس صاع کھجور لیکر پہر اسکو چھوڑکر پندرہ صاع کھجور لی یا دس صاع گیہون چھوڑکر
اسکے عوض پندرہ صاع لیے یہ بھی اسمین داخل ہے یعنی دو بیع کرنا ایک بیع مین **بَيْعُ الْغَرَرِ** جن بیع
مین دہوکا ہو اسکا بیان **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ
الْغَرَرِ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دہوکے کی بیع سے **کہا**
مالک نے دہوکے کی بیع مین یہ داخل ہے کسی شخص کا جانور گم گیا ہو یا غلام بہاگ گیا ہو اور اسکی قیمت پچاس
دینار ہو ایک شخص اس سے بولے مین تیرے اس جانور یا غلام کو بیس دینار کو لیتا ہون اگر وہ مل گیا تو بائع
کے تیس دینار نقصان ہوئے اور جو نہ ملا تو مشتری کے بیس دینار گئے **کہا** مالک نے اس مین ایک اور دہوکا
ہے معلوم نہین وہ جانور یا غلام اسی حال مین ہے یا اس مین کوئی عیب ہو گیا یا ہنر ہو گیا جسکی وجہ سے اسکی قیمت
گھٹ بڑھ گئی **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ حمل کا خریدنا بہی دہوکے کی بیع مین داخل ہے معلوم نہین
بچہ نکلتا ہے یا نہین اگر نکلے تو معلوم نہین خوبصورت ہو گا یا بدصورت پورا ہو گا یا لنڈورا نر ہو یا مادہ اور ہر
ایک کی قیمت کم و بیش ہے **کہا** مالک نے مادہ کو بیچنا اور اسکے حمل کو مستثنے کر لینا درست نہین جیسے کوئی کسی سے
کہے میری دودہ والی بکری کی قیمت تین دینار ہین تو دو دینار کو لے لے مگر اسکے پیٹ کا بچہ جب پیدا
ہو گا تو مین لونگا یہ مکروہ ہے درست نہین **کہا** مالک نے زیتون کی لکڑی او سکے تیل کی اور تل تیل کے بدلے مین
اور مکھن گھی کے بدلے مین بیچنا درست نہین اسلیے کہ یہ مزابنہ مین داخل ہے **ف** جیسے مزابنہ مین درخت کے پہلون
کے کٹے ہوئے پہلون کے بدلے مین تخمینا کرکے فروخت کرتے ہین ویسے ہی تل یا زیتون مین تیل کا اندازہ کرکے
اسکے عوض مین تیل لیتے ہین **ف** اور اس مین دہوکا ہے معلوم نہین اس تل یا لکڑی یا مکھن مین اسیقدر
تیل یا گھی نکلتا ہے یا اس سے کم زیادہ **کہا** مالک نے اسیطرح حب البان کا بیچنا روغن بان کے بدلے مین نادرست
ہے البتہ حب البان کو خوشبودار بان کے بدلے مین بیچنا درست ہے کیونکہ وہ خوشبو ملانے سے تیل کے حکم مین نہ رہا **کہا** مالک نے ایک شخص
اپنی چیز کسی کے ہاتھ اس شرط پر بیچی کہ مشتری کو نقصان نہو گا تو یہ جائز نہین گویا بائع نے مشتری کو نوکر رکہا اگر اس چیز مین نفع ہو
اور اگر اتنی ہی کو بکی جتنے کو خریدا ہے یا کم کو تو مشتری کی محنت برباد ہوئی تو یہ درست نہین مشتری کو اسکی محنت کے موافق مزدوری

جن بیعون مین دہوکا ہو اسکا بیان

ملیگی اور جو کچھ نفع نقصان ہو بائع کا ہوگا اگر یہ حکم جب ہے کہ مشتری اُسچیز کو بیچ چکا ہے اگر اُس نے نہین بیچا تو بیع کو فسخ
کرینگے کہا مالک نے اگر کسی شخص نے اپنی چیز بیچڈالی پہر مشتری شرمندہ ہوکر بائع سے کہنے لگا کچھ قیمت کم کردے
بائع نے انکار کیا اور کہا تو غم نہ کہا بیچ تجہے نقصان نہ ہوگا اس مین کچھ قباحت نہین نہ دہوکا ہے بلکہ بائع نے
ایک رائے اپنی بیان کی کچھ اس شرط پر نہین بیچا ہمارے نزدیک یہی حکم ہے **اَلْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ**
ملامسہ اور منابذہ کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُلَامَسَةِ
وَالْمُنَابَذَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ملامسے اور منابذے سے کہا مالک نے
ملامسہ اسکو کہتے ہین آدمی ایک کپڑے کو چہوکر خرید لیوے نہ اُسکو کہولے نہ اندر سے دیکہے یا اندہیری رات مین خریدے
نہ جانے اُسمین کیا ہے **ف** بعضون نے کہا ملامسہ یہ ہے کہ بائع اور مشتری یہ بات ٹہرالین کہ جب اسکا کپڑا وہ چہوے
یا وہ اسکا تو بیع لازم ہوجاوے **ف** اور منابذہ اسکو کہتے ہین کہ بائع اپنا کپڑا مشتری کیطرف پہینک دیوے
اور مشتری اپنا کپڑا بائع کی طرف نہ سوچین نہ بچارین یہ اسکے بدلے ہین اور وہ اسکے بدلے ہین۔ یہ دونو بیع
ممنوع ہین **ف** بعضون کے نزدیک منابذہ یہ ہے کہ جب بائع مشتری کے طرف اپنا کپڑا پہینک دے
اور مشتری بائع کیطرف تو بیع لازم ہوجاوے۔ یہ دونو بیعین جاہلیت کی عہد مین مروج تہین شرع مین
انکی ممانعت ہوئی اسیطرح بیع حصاۃ یعنے مشتری بائع سے کہے مین کنکر مارتا ہون جس کپڑے پر جا پڑے وہ
میرا ہے **کہا** مالک نے جو تہان تہ کیا ہوا یا چادر بستے مین بندہی ہو تو اُسکا بیچنا درست نہین جب تک کہولکر
اندر نہ دیکہے **کہا** مالک نے برنامے کی بیع کا یہ حکم نہین **ف** برنامہ اُس کاغذ کو کہتے ہین جو گٹہری یا بستے کے
اوپر لگایا جاتا ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ اس مین اتنا مال فلان قسم کا ہے **ف** وہ جائز ہے اسلیے کہ ہمیشہ سے
لوگ اُسکو کرتے ہوئے آئے اور اُس سے دہوکا دینا مقصود نہین ہوتا **بَیْعُ الْمُرَابَحَةِ** مرابحہ کا بیان **ف**
مرابحہ کہتے ہین سوایا یا ڈیوڑہا یا کم و بیش نفع مقرر کرکے مال بیچنے کو **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو
شخص ایک شہر سے کپڑا خرید کرکے دوسرے شہر مین لادے پہر مرابحہ کے طور پر بیچنا چاہے تو اصل لاگت مین لالون
کی دلالی اور تہ کرنے کی مزدوری اور باندہا بوندہی کی اُجرت اور اپنا خرچ اور مکان کا کرایہ شریک نکرے
البتہ کپڑے کی باربرداری اس مین شریک کرے مگر اسپر نفع نہ لیوے مگر جب مشتری کو اطلاع دیدے اور وہ
اسپر بہی نفع دینے کو راضی ہوجاوے تو کچھ قباحت نہین **ف** مثلاً وہ کپڑا بارہ روپیہ کو خریدا اور سوایا
نفع ٹہیرا اور باربرداری کی اُجرت تین روپے صرف ہوئے تو تین روپے بائع مشتری سے الگ لیگا اور
بارہ روپے کے پندرہ لیگا کل اٹھارہ روپے لیگا یہ نہین ہوسکتا کہ تین روپیون کو لاگت مین شریک کرکے
اُسپر بہی نفع لیوے یعنے پندرہ کے سوائے اٹھارہ روپے بارہ آنے لیوے **کہا** مالک نے کپڑون کی

دہلوائی اور سلوائی اور رنگوائی اصل لاگت میں داخل ہوگی اور اسپر نفع لیا جاویگا جیسے کپڑے پر نفع لیا جاتا ہے - اگر کپڑے والے کو بیچا اور ان چیزون کا حال بیان نہ کیا تو اُن پر نفع نہ ملیگا اب اگر کپڑا تلف ہوگیا تو کرایہ بار برداری [illegible]
ہوگا مگر اسپر نفع نہ لگایا جاویگا - اگر کپڑا موجود ہے تو بیع کو فسخ کردینگے مگر جب دونون راضی ہوجاوین
کسی امر پر کہا مالک نے اگر کسی شخص نے کوئی اسباب سونے یا چاندی کے بدلے مین خریدا اور اسدن چاندی
سونے کا بہاؤ یہ تہا کہ دس درہم کو ایک دینار آتا تہا پہر مشتری اُس مال کو لیکر دوسرے شہر مین آیا اُسی
شہر مین مرابحہ کے طور پر بیچنا چاہا اسی نرخ پر جو سونے چاندی کا اس دن تہا اگر اُس نے دراہم کے
بدلے مین خریدا تہا اور دیناروں کے بدلے مین بیچا یا دیناروں کے بدلے مین خریدا تہا اور دراہم کے بدلے
کے بدلے مین بیچا اور اسباب موجود ہے تلف نہین ہوا تو خریدار کو اختیار ہوگا [illegible]
اور اگر وہ اسباب تلف ہوگیا تو مشتری سے وہ ثمن جسکے عوض مین بائع نے خریدا تہا نفع حساب کر
بائع کو دلا دینگے کہا مالک نے اگر ایک شخص نے اپنی چیز [illegible] دس دینار [illegible]
بیچے **ف** یعنے دس کے گیارہ [illegible] دینار ہوئے **ت** پہر معلوم ہوا کہ وہ چیز نوے
دینار کو پڑی تہی اور وہ چیز مشتری پاس تلف ہوگئی تو اب بائع کو اختیار ہوگا چاہے اُس چیز کی قیمت
بازار کی لیلیوے اُسدن کی قیمت جسدن وہ شے مشتری پاس آئی تہی مگر جس صورت مین قیمت بازار
کے اس ثمن سے جو اول دن مین ٹہیری تہی یعنے ایک سو دس دینار سے زیادہ ہو تو بائع کو ایک سو دس
دینار سے زیادہ نہ ملینگے اور اگر چاہے تو نوے دینار پر اسی حساب کی نفع لگا کر یعنے ننانوے دینار
لے لیوے مگر جس صورت مین یہ ثمن قیمت سے کم ہو تو بائع کو اختیار ہوگا کہا مالک نے اگر کسی شخص نے ایک
چیز مرابحہ پر بیچی اور کہا سو دینار کو مجہکو پڑی ہے پہر اُسکو معلوم ہوا ایک سو بیس دینار کو پڑی تو اب خریدار
کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو بائع کو اُس دن کی قیمت بازار کی جسدن وہ شے لی ہے دیدے اور اگر چاہے
تو جس ثمن پر خرید کیا ہے نفع لگا کر جہانتک ہوپہنچے دے مگر جسصورت مین قیمت بازار کی پہلے ثمن سے
(یعنے جو سو دینار پر لگی ہے) کم ہو تو مشتری کو یہ نہین پہونچتا کہ اُس سے کم دیوے کیونکہ مشتری اسپر راضی ہوچکا
مگر بائع نے اُس سے زیادہ بیان کیا تو خریدار کو اصلی ثمن سے کم کرنیکا اختیار نہ ہوگا اَلْبَیْعُ عَلَی الْبَرْنَامَجِ
برنامی پر بیع کرنے کا بیان **ف** برنامی کا بیان اوپر ہوچکا **ت** کہا مالک نے اگر چند آدمیون نے ملکر
کوئی اسباب خریدا اب ایک شخص دوسرا آمنے سے ایک شخص کو کہے تو نے جو اسباب خریدا ہے مین اُس کے اوصاف
سنے مین تو اپنا حصہ اسقدر نفع پر مجہے دیدے مین تیری جگہہ اُن لوگون کا شریک ہوجاؤنگا اور وہ منظور
کرے بعد اسکے جب اُس اسباب کو دیکہے تو برا معلوم ہو اور گران اب اسکو اختیار نہ ہوگا لینا پڑیگا جب

فصل برنامی پر بیع کرنے کا بیان

کہا مالک نے ایک شخص پاس مختلف کپڑون کی گٹھریان آئین جنکے ساتھ برنامہ بھیجا ہوا اور اسباب کا بیان تھا
اور ... نے برنامہ سنکر ان گٹھریون کو فروخت کیا جب لوگون نے مال کھولکر دیکھا تو گران معلوم ہوا اور نادم ہوئے
اس صورت مین وہ مال انکو لینا ہوگا جب برنامہ کے موافق ہو کہا مالک نے ہمارے نزدیک ہمیشہ لوگون کا عمل
اسیطرح رہا اور جسنے برنامہ کی بیع کو جائز رکھا جب اسباب برنامہ کے موافق ہو **بیع الخیار** جس بیع
مین بائع اور مشتری کو اختیار ہو اسکا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری دونون کو اختیار ہے **ف** بیع کے فسخ کر ڈالنے
کا **ف** جبتک جدا ہون **ف** یعنے مجلس بیع نہ بدلے جب بائع یا مشتری اُس مجلس سے چلا جاوے گا
تو اختیار نرہیگا **ف** مگر جس بیع مین خیار کی شرط ہو **ف** یعنے بائع یا مشتری بیع کرتے وقت شرط لگا لیوے
اس امر کی کہ مجھے اتنے دنون تک اختیار ہے اس صورت مین بائع اور مشتری کے جدا ہونے سے اختیار باطل نہوگا
کہا مالک نے ہمارے نزدیک خیار کی کوئی مدت مقرر نہین **ف** مگر ابوحنیفہ کے نزدیک تین دن سے زیادہ
خیار کی مدت نہین ہو سکتی عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا بَيِّعَيْنِ تَبَايَعَا فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ **ترجمہ** عبداللہ بن
مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بائع اور مشتری اختلاف کرین تو بائع کا قول معتبر
ہوگا **ف** دونون حلف کرینگے **ف** اور بیع کو رد کر ڈالینگے **ف** یعنے بعد بیع کے بائع اور مشتری مین
اختلاف ہو اور ثمن مین یا مبیع کی کمی و بیشی مین تو دونون حلف کرینگے اگر ایک نے حلف کیا اور دوسرے نے
انکار کیا تو جسنے حلف کیا اُسکا قول معتبر ہوگا اگر دونو نے حلف کیا اور مبیع قائم ہے تو بیع کو فسخ کرکے مبیع بائع
کو واپس دلادینگے اگر مبیع تلف ہوگئی تو اسکی قیمت بازار مشتری سے لیکر بائع کو دینگے کہا مالک نے
ایک شخص نے اپنی چیز بیچی اور بیچتے وقت یہ شرط لگائی کہ مین فلانے سے مشورہ کرونگا اگر اُسنے اجازت
دی تو بیع نافذ ہے اور جو اُسنے منع کیا تو بیع لغو ہے مشتری اس شرط پر راضی ہوگیا بعد اسکے پشیمان
ہوا تو اُسکو اختیار نہوگا بلکہ بائع کو جب وہ شخص اجازت دیگا تو بیع نافذ ہوجاوے گی کہا مالک نے ہمارے نزدیک
یہ حکم ہے اگر ایک شخص کوئی چیز خرید کرے کسی شخص سے پھر ثمن مین اختلاف ہو بائع کہے مینے دس دینار کو بیچا
مشتری کہے مینے پانچ دینار کو خریدا تو بائع سے کہا جاویگا اگر تیرا جی چاہے تو پانچ دینار کو مشتری کو دیدے
نہین تو تو قسم کھا اس امر پر مین نے اپنی چیز نہین بیچی مگر دس دینار کو اگر بائع نے قسم کھائی تو مشتری کو
کہا جاویگا اگر تیرا جی چاہے تو اسکی چیز دس دینار کو لے نہین تو قسم کھا مین نے اس چیز کو نہین خریدا

مگر پانچ دینار کو اگر مشتری نے یہ قسم کہالی تو وہ بری ہو جاوے گا کیونکہ ہر ایک اُن میں سے دوسرے کا مدعی ہے ❊
ف جب دونو قسم کہالین گے تو بیع فسخ ہو جاوے گی اور وہ شے بائع کو پہر دا دین گے **مَا جَاءَ فِي الرِّبَا فِي الدَّيْنِ** قرض مین سود کا بیان **عَنْ** عُبَيْدٍ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى السَّفَّاحِ أَنَّهُ قَالَ بِعْتُ بَزًّا لِي مِنْ أَهْلِ دَارِ نَخْلَةَ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى الْكُوفَةِ فَعَرَضُوا عَلَيَّ أَنْ أَضَعَ عَنْهُمْ وَيَنْقُدُونِي فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا آمُرُكَ أَنْ تَأْكُلَ هَذَا وَلَا تُوكِلَهُ **ترجمہ** ابو صالح نے کہا مین نے اپنا کپڑا دار نخلہ (ایک مقام ہے مکہ اور طائف کے بیچ مین) والون کے ہاتہ بیچا ایک وعدے پر جب مین کوفے جانے لگا تو اُن لوگون نے کہا اگر کچہ کم کر دو تو تمہارا روپیہ ہم ابہی دیدیتے ہین ❊
ف یعنے مدت سے پیشتر **ت** مین نے یہ زید بن ثابت سے بیان کیا اُنہون نے کہا مین تجہے اس روپیہ کو کہانے اور کہلانیکی اجازت نہین دیتا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ إِلَى أَجَلٍ فَيَضَعُ عَنْهُ صَاحِبُ الْحَقِّ وَيُعَجِّلُهُ الْآخَرُ فَكَرِهَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَنَهَى عَنْهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے سوال ہوا ایک شخص کا سیعادی قرض کسیپر آتا ہو قرضدار یہ کہے تو مجہہ سے کچہ کم کر کے نقد لے لے اور قرضخواہ اُسپر راضی ہو جاوے تو عبد اللہ بن عمر نے اسکو مکروہ جانا اور اس سے منع کیا **ف** قرضخواہ کو یہ درست ہے کہ مدت گذرنے کے بعد اپنے قرضدار کو کچہ معاف کر دے مگر مدت سے پیشتر کچہ کم پر راضی ہو جانا درست نہین اسلیے کہ اس مین شبہ ہوتا ہے کیونکہ قرضخواہ نے سو روپیہ چہوڑ کر گویا اسّی روپیہ معجل کے بدلے مین بیع کیا **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الرِّبَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَكُونَ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ الْحَقُّ إِلَى أَجَلٍ فَإِذَا حَلَّ الْأَجَلُ قَالَ أَتَقْضِي أَمْ تُرْبِي فَإِنْ قَضَى وَإِلَّا زَادَهُ فِي حَقِّهِ وَأَخَّرَ عَنْهُ فِي الْأَجَلِ **ترجمہ** زید بن اسلم نے کہا ایام جاہلیت مین سود اسطور پر ہوتا تہا ایک شخص کا قرض سیعادی دوسرے شخص پر آتا ہو جب سیعاد گذر جاوے تو قرضخواہ قرضدار سے کہے یا تم قرض ادا کرو یا سود دو اگر اس نے قرض ادا کیا تو بہتر ہے نہین تو قرضخواہ اپنا قرضہ بڑہا دیتا اور پہر سیعاد کرتا **ف** مثلاً سو روپے ایک مہینے کے وعدے پر آتے تہے جب مہینا گذرا تو سو کے ایک سو پانچ کر دیے اور ایک مہینے کی اور مہلت دیدے کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس امر کی کراہت مین کچہ اختلاف نہین ہے ایک شخص کا سیعادی قرض کسیپر آتا ہو قرضخواہ قرض مین کمی کر دے اور قرضدار نقد ادا کر دے یہ بعینہ ایسا ہی ہے کہ سیعاد گذرنیکے بعد قرضخواہ سیعاد بڑہا دیوے اور قرضدار قرضہ کو بڑہا دے یہ تو بالکل سود ہی ہے اسمین کچہ شک نہین کہا مالک نے اگر کسی شخص کے دوسرے شخص پر سو دینار آتے ہون وعدے پر جب وعدہ گذر جاوے تو قرضدار قرضخواہ سے کہے تو میرے ہاتہ کوئی ایسی چیز جسکی قیمت سو دینار ہون ڈیڑہ سو دینار کو بیچ ڈال ایک سیعاد پر

یہ بیع درست نہین اور ہمیشہ اہل علم اس سے منع کرتے رہے اسلیے کہ قرضخواہ نے اپنی چیز کے قیمت سنّو دینار وصول کر لی اور وہ جو سو دینار قرضے کے تہے اُنکی میعاد بڑہادی بعوض پچاس دینار کے جو اُسکو فائدہ حاصل ہوا اُس شے کے بیچنے مین **ف** مطلب یہ ہے کہ زید کے عمرو پر سنّو دینار آتے تہے ایک مہینے کے وعدے پر جب مہینا گذرا تو عمرو کے پاس اس وقت دینار نہ تہے اُسنے زید سے کہا تم ایک شے اپنی جو نقد سنّو دینار کی مالیت رکہتی ہو میرے ہاتہ ڈیڑہ سو دینار کو ایک مہینے کے وعدے پر بیچڈالو زید نے ایسا ہی کیا عمرو نے اس شے کو لیکر سنّو دینار کو بیچکر سنّو دینار زید کے حوالے کردیے اب ڈیڑہ سنّو دینار زید کے عمرو پر ایک مہینے کے وعدے پر بہر رہے عمرو کو یہ فائدہ ہوا کہ اسکے پاس روپے نہ تہے قرضخواہ کا تقاضا مٹا ایک مہینے کی اور مہلت ملی اور زید کو یہ فائدہ ہوا کہ سنّو دینار کے ڈیڑہ سنّو دینار ہوے **ف** یہ بیع مشابہ ہے اُسکے جو زید بن اسلم نے روایت کیا کہ جاہلیت کے زمانے مین جب قرض کی مدت گذر جاتی تو قرضخواہ قرضدار سے کہتا یا تو تو قرض ادا کر یا سود دے اگر وہ ادا کر دیتا تو لے لیتا نہین تو اور مہلت دیکر قرضہ کو بڑہا دیتا

جامع الدین والحلول قرض کی مختلف مسائل کا بیان

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار شخص کا دیر کرنا قرض ادا کرنے مین ظلم ہے **ف** یعنے جس شخص کو قرض ادا کرنے کی طاقت ہو اور وہ ادا کرنے مین دیر کرے تو یہ ظلم ہے یعنی گناہ کبیرہ ہے **ف** اور جب تم مین سے کوئی حوالہ کیا جاوے مالدار شخص پر تو چاہیے کہ حوالہ قبول کرے **ف** حوالہ کہتے ہین قرض کے اُتار دینے کو ایک ذمہ پر سے دوسرے ذمہ پر مثلا زید مدیون تہا عمرو کا تو زید نے عمرو کا تقاضا بکر پر کروا دیا اُس دین کے وصول کے لیے بکر پر

عَنْ مُوْسَى بْنِ مَيْسَرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْئَلُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ اِنِّي رَجُلٌ اَبِيعُ بِالدَّيْنِ فَقَالَ سَعِيْدٌ لَا تَبِعْ اِلَّا مَا اٰوَيْتَ اِلٰى رَحْلِكَ **ترجمہ** موسی بن میسرہ نے سُنا ایک شخص پوچہر ہا تہا سعید بن المسیب سے مین قرض کے بدل مین بیچا کرتا ہون سعید نے کہا تو نہ بیچ مگر اُس چیز کو جو تیرے پاس ہو کہا مالک نے جو شخص کوئی چیز خرید کرے اس شرط پر کہ بائع وہ شے مشتری کو اتنی مدت مین سپرد کرے اسمین مشتری نے کوئی مصلحت رکہی ہو مثلا اسوقت بازار مین اس مال کی نکاسی کی امید ہو یا اور کچہ غرض ہو پہر بائع اس وعدے مین خلاف کرے اور مشتری چاہے کہ وہ شے بائع کو پہیر دے تو مشتری کو یہ نہین پہونچتا اور بیع لازم رہیگی اگر بائع اس شے کو قبل میعاد کے لے آیا تو مشتری پر جبر نہ کیا جاویگا اس کے لینے پر کہا مالک نے جو شخص اناج خرید کرے اسکو تول لیوے پہر ایک خریدار آوے جو مشتری سے اس اناج کو خرید کرنا چاہے مشتری اس سے یہ کہے کہ مین تول چکا ہون اور وہ شخص مشتری کو سچا سمجہکر اُس غلے کو نقد مول لے لیوے تو کچہ قباحت نہین مگر وعدے پر لینا مکروہ ہے جبتک وہ خریدار دوبارہ اُسکو تول نہ لیوے کہا مالک نے دین کا خریدنا درست نہین

خواہ غائب پر ہو یا حاضر پر مگر جب شخص حاضر اسکا اقرار کرے اسیطرح جو دین میت پر ہو اسکا بھی خریدنا درست نہیں کیونکہ
اسمین دہوکا ہے معلوم نہیں وہ قرض پٹیگا یا نہیں سوا اسکے اگر میت یا غائب پر اور بھی دین نکلا تو اسکے پیسے مفت گئے
دوسرے یہ کہ وہ قرض اسکی ضمان میں داخل نہیں ہوا اگر نہ پٹیا تو اسکے پیسے مفت گئے کہا مالک نے بیع سلف میں
اور بیع عینہ میں یہ فرق ہے کہ بیع عینہ والا دس دینار نقد دیکر پندرہ دینار وعدے پر لیتا ہے تو یہ صریح دہوکا ہے اور
بالکل فریب ہے **ما جاء فی الشرکة والتولیة والاقالة** شرکت اور تولیہ اور اقالہ کے بیان میں
ف تولیہ کہتے ہیں جتنے کو لیا اتنے کو بیچنے کو کہا مالک نے جس شخص نے کسی قسم کا کپڑا بیچا اور چند رقم کے
کپڑے مستثنے کر لینے کی شرط کرلی تو کچھ قباحت نہیں اگر شرط نہیں کی تو وہ ان کپڑوں میں شریک ہو جاویگا
ف مثلاً تیس کپڑے تھے انمین سے دس مستثنے کیے مگر یہ شرط نہ کی کہ میں جو چاہونگا لیلونگا تو بائع
کل کپڑوں میں مشتری کا شریک ہو جاویگا دو ثلث مشتری کے اور ایک ثلث بائع کا نہ ہوگا **ف** اسلیے
کہ ایک رقم کے کپڑوں میں بھی قیمت کم و بیش ہوتی ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ شرکت اور تولیہ
اور اقالہ کہانیکی چیزوں میں درست ہے خواہ انپر قبضہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو مگر یہ ضرور ہے کہ نقد ہو میعاد نہ ہو اور
کمی بیشی نہ ہو اگر انمین کمی بیشی ہوگی یا میعاد ہوگی تو یہ معاملے بیع سمجھے جاوینگے شرکت اور تولیہ اور اقالہ
نہ ہونگے کہا مالک نے اگر کسی شخص نے کوئی اسباب جیسے کپڑا یا غلام لونڈی خرید کیا پھر ایک شخص نے اس
سے کہا کہ مجھکو بھی اس میں شریک کر لو اس نے قبول کیا اور دونوں نے ملکر بائع کو قیمت ادا کردی پھر وہ اسباب
کسی اور کا نکلا تو جو شخص بعد شریک ہوا وہ اپنے دام پہلے مشتری سے لیگا اور وہ بائع سے لیگا مگر جس
صورت میں مشتری نے خریدتے وقت بائع کے سامنے اس شریک سے کہدیا ہو کہ اگر اس بیع میں فتور نکلے تو اسکی
جوابدہی بائع پر ہوگی تو اس صورت میں وہ شریک اپنا نقصان بائع سے لیگا اگر ایسا نہ ہو تو مشتری کی شرط کچھ
کام نہ آویگی اور تاوان کا نقصان اسیپر ہوگا کہا مالک نے زید نے عمرو سے یہ کہا تو اس شے کو خرید کرلے پھر
اور اپنے ساجھے میں میں بکوادونگا تو میری طرف سے بھی دام دیدے تو یہ درست نہیں کیونکہ یہ سلف ہے (قرض)
بکوا دینے کی شرط پر اگر وہ شئ تلف ہو جاوے تو عمرو زید سے اسکے حصہ کے دام لے لیگا البتہ اگر عمرو ایک شئ کو خرید چکا
پھر زید نے کہا مجھے بھی اس میں شریک کرلے نصف کا میں بکوا دونگا تو یہ درست ہے **ما جاء فی افلاس**
الغریم قرضدار کے مفلس ہو جانے کا بیان **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث
بن ہشام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل باع متاعا فافلس الذی ابتاعہ
منہ ولم یقبض الذی باعہ من ثمنہ شیئا فوجدہ بعینہ فہو احق بہ وان مات الذی
ابتاعہ فصاحب المتاع فیہ اسوۃ الغرماء **ترجمہ** ابی بکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنا مال بیچا کسی کے ہاتھ پھر مشتری مفلس ہو گیا اور بائع کو ثمن وصول
نہیں ہوا لیکن بائع نے اپنی چیز بعینہ مشتری کے پاس پائی تو بائع اس چیز کا زیادہ حقدار ہوگا **ف** بہ نسبت مشتری کے
اور قرضخواہوں کے **ف** اگر مشتری مر گیا تو اس چیز میں بائع اور قرضخواہوں کے برابر ہوگا **ف** یعنے اس چیز کو بیچکر
بائع کے ثمن اور قرضخواہوں کا قرضہ حصہ رسد ادا کرینگے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ایما رجل افلس فادرک الرجل مالہ بعینہ فھو احق بہ من غیرہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنا مال بیچا کسی کے ہاتھ پھر مشتری مفلس ہو گیا اور بائع نے اپنی چیز بعینہ مشتری
کے پاس پائی تو وہ اسکا زیادہ حقدار ہے **کہا مالک نے** جس شخص نے کوئی اسباب بیچا پھر مشتری مفلس ہو گیا اور بائع
نے اپنی چیز بعینہ مشتری کے پاس پائی تو بائع اسکو لے لیگا اگر مشتری نے اسمین سے کچھ بیچ ڈالا ہے تو جسقدر باقی ہے اسکا
بائع زیادہ حقدار ہے بہ نسبت اور قرضخواہوں کے۔ اگر بائع تھوڑی سی ثمن پا چکا ہے پھر بائع یہ چاہے کہ اس ثمن
کو پھیر کر جسقدر اسباب اپنا باقی ہے اسکو لے لیوے اور جو کچھ باقی رہجاوے اسمین اور قرضخواہوں کی برابر رہے تو
ہو سکتا ہے **کہا مالک نے** اگر کسی شخص نے سوت یا زمین خریدی پھر سوت کا کپڑا بن لیا اور زمین پر مکان بنایا بعد
اسکے مشتری مفلس ہو گیا اب زمین کا بائع یہ کہے کہ میں زمین اور مکان سب لیے لیتا ہوں تو یہ نہیں ہو سکتا بلکہ زمین
کے اور عملے کی قیمت لگاوینگے پھر دیکھینگے اس قیمت کا حصہ زمین پر کتنا آتا ہے اور عملے پر کتنا آتا ہے اب
بائع اور مشتری دونوں اسمین شریک ہوینگے زمین کا مالک اپنے حصہ کے موافق اور باقی قرضخواہ عملے کے
موافق **کہا مالک نے** اسکی مثال یہ ہے جیسے زمین اور عملے کی قیمت پندرہ سو ہوئی اس میں سے زمین کی قیمت
پانسو ہیں اور عملے کے ہزار ہے تو زمین والے کا ایک ثلث ہوگا اور باقی قرضخواہوں کے دو ثلث ہونگے
کہا مالک نے یہی حکم سوت میں ہے جب مشتری نے اسکو بن لیا بعد اسکے قرضدار ہو کر مفلس ہو گیا **کہا**
مالک نے اگر مشتری نے اس چیز میں کچھ تصرف نہیں کیا مگر اس چیز کی قیمت بڑھ گئی اب بائع یہ چاہتا ہے کہ
اپنی شے پھیر لیوے اور قرضخواہ چاہتے ہیں کہ وہ شے بائع کو ندیں تو قرضخواہوں کو اختیار ہے خواہ بائع
کے ثمن پورے پورے حوالے کردیں اور وہ شے رکھ لیں یا بائع کی چیز پھیر دیں۔ اگر اس چیز کی قیمت گھٹ
گئی تو بائع کو اختیار ہے خواہ اپنی چیز لے لیوے پھر اسکو مشتری کے مال سے کچھ غرض نہوگی خواہ اپنی چیز نہ لیوے
اور قرضخواہوں کے ساتھ شریک ہو جاوے **کہا مالک نے** اگر کسی شخص نے لونڈی خریدی یا جانور خریدا پھر اس
لونڈی یا جانور کا مشتری کے پاس ایک بچہ پیدا ہوا بعد اسکے مشتری مفلس ہو گیا تو وہ بچہ بائع کا ہوگا البتہ اگر قرضخواہ
بائع کے پوری ثمن ادا کردیں تو بچہ کو اور اسکی ماں کو دونوں کو رکھ سکتے ہیں

ما یجوز من السلف

جس چیز میں سلف درست ہے **عن** عطاء بن یسار عن ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

أَنَّهُ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلُ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَأَمَرَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَا أَجِدُ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً **ترجمہ** ابو رافع
سے روایت ہے جو مولی (غلام آزاد کیے ہوئے) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے قرض لیا ایک چھوٹا اونٹ جب صدقہ کے اونٹ آئے اور آپ نے مجھکو حکم کیا ویساہی اونٹ ادا کرنے کو
مینے کہا یارسول اللہ صدقہ کے اونٹون مین سب اونٹ اچھے بڑے بڑے ہین چھہ چھہ برس کے آپ نے
فرمایا اُس مین سے وہ دیدے اچھے وہ لوگ ہین جو قرض اچھے طور سے ادا کرین **عَنْ** مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَالَ
اسْتَسْلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاهِمَ ثُمَّ قَضَاهُ دَرَاهِمَ خَيْرًا مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذِهِ خَيْرٌ مِنْ دَرَاهِمِي الَّتِي أَسْلَفْتُكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتُ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ
نَفْسِي بِذٰلِكَ طَيِّبَةٌ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص سے روپے قرض لیے پھر
اُس سے اچھے ادا کیے وہ شخص بولا اے ابا عبد الرحمان یہ تو میرے روپیون سے اچھے ہین عبد اللہ بن
عمر نے کہا ہان مین جانتا ہون مگر مینے اپنی خوشی سے دیے ہین **کہا** مالک نے جو شخص سونا یا چاندی یا اناج
یا جانور قرض لیوے پھر اُس سے بہتر ادا کرے تو کچھ قباحت نہین جب اسکی شرط نہ ہوئی ہو یا ایسی رسم نہ ہو یا اُس
کا وعدہ نہ کیا ہو اگر شرط یا رسم یا وعدے کے سبب سے ہو تو مکروہ ہے بہتر نہین **کہا** مالک نے دیکھو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا اونٹ قرض لیکر اچھا بڑا اونٹ دیا اور عبد اللہ بن عمر نے روپے قرض لیکر اُس
سے بہتر دیے مگر اسکی شرط یا وعدہ نہین ہوا تھا تو جو کوئی خوشی سے ایسا کرے حلال ہے **مَا لَا يَجُوزُ
مِنَ السَّلَفِ** جو سلف درست نہین اسکا بیان **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض
قَالَ فِي رَجُلٍ أَسْلَفَ رَجُلًا طَعَامًا عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ إِيَّاهُ فِي بَلَدٍ آخَرَ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عُمَرُ وَقَالَ فَأَيْنَ الْحَمْلُ
يَعْنِي حُمْلَانَهُ **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب نے کہا جو شخص کسیکو اناج قرض دے اس شرط پر کہ فلانے
شہر مین ادا کرنا انہون نے اسکو مکروہ جانا اور کہا بار برداری کی اجرت کہان جاویگی **ف** یعنے اس قرض
مین قرض دینے والیکو منفعت ہے وہ یہ کہ اسکا مال دوسرے شہر مین بغیر مزدوری صرف کیے ہوئے پہونچ جاویگا
اور ایسا قرض درست نہین **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
إِنِّي أَسْلَفْتُ رَجُلًا سَلَفًا وَاشْتَرَطْتُ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مِمَّا أَسْلَفْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَذٰلِكَ الرِّبَا
فَقَالَ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ السَّلَفُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ سَلَفٌ تُسْلِفُهُ
تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ فَلَكَ وَجْهُ اللّٰهِ وَسَلَفٌ تُسْلِفُهُ تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ صَاحِبِكَ فَلَكَ وَجْهُ صَاحِبِكَ وَسَلَفٌ تُسْلِفُهُ لِتَأْخُذَ

فَذٰلِكَ الرِّبَا قَالَ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِيْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَرٰى اَنْ تَشُقَّ الصَّحِيْفَةَ فَاِنْ اَعْطَاكَ مِثْلَ الَّذِيْ اَسْلَفْتَهُ قَبِلْتَهُ وَاِنْ اَعْطَاكَ دُوْنَ الَّذِيْ اَسْلَفْتَهُ فَاَخَذْتَهُ اُجِرْتَ وَاِنْ اَعْطَاكَ اَفْضَلَ مِمَّا اَسْلَفْتَهُ طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهُ فَذٰلِكَ شُكْرٌ شَكَرَهُ لَكَ وَلَكَ اَجْرُ مَا اَنْظَرْتَهُ ترجمہ ایک شخص عبداللہ بن عمر پاس آیا اور کہا میں نے ایک شخص کو قرض دیا اور وعدہ اس سے ٹھیرایا عبداللہ بن عمر نے کہا یہ ربا ہے اس نے کہا پھر کیا حکم کرتے ہو عبداللہ بن عمر نے کہا قرض تین طور پر ہے ایک خدا کیواسطے اس میں تو خدا کی رضامندی ہے ایک اپنے دوست کی خوشی کے لیے اسمیں دوست کی رضامندی ہے ایک قرض اسواسطے ہے کہ ناپاک مال دیکر حرام مال لیوے یہ سود ہی پھر وہ شخص بولا اب مجھکو کیا حکم کرتے ہو یا ابا عبد الرحمن انہوں نے کہا میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تو دستاویز کو پھاڑ ڈال (یعنے وہ دستاویز جو تو نے مقروض سے لکھوائی ہے) اگر وہ شخص جسکو تو نے قرض دیا ہے جیسا مال تو نے دیا ہے ویساہی دی تو لے لے اگر اُس سے برا دے اور تو لے لے تو تجھے اجر ہوگا اگر وہ اپنی خوشی سے اُس سے اچھا دے تو اُس نے تیرا شکر ادا کیا اور تو نے جو اتنے دنوں اسکو مہلت دی اسکا ثواب تجھے ملا عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطْ اِلَّا قَضَاءَهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص کسیکو قرض دے تو سوا قرض ادا کرنیکے اور کوئی شرط نہ کرا دے ف یعنے مقروض پر صرف قرض کا ادا کرنا لازم ہے اسی کی شرط ہو سکتی ہے اور کوئی شرط جس میں قرض دینے والیکا نفع ہو نہیں ہو سکتی عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطْ اَفْضَلَ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ قَبْضَةً مِنْ عَلَفٍ فَهُوَ رِبًا ترجمہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے جو شخص کسیکو قرض دے اُس سے زیادہ نہ ٹھیراوے اگرچہ ایک مٹھی گھاس کی ہو ف یعنے ایک مٹھی گھاس کے برابر بھی فائدہ لینا درست نہیں کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص کوئی جانور جسکا حلیہ اور صفت معلوم ہو کسیکو قرض دے تو کچھ قباحت نہیں اب مقروض ویساہی جانور ادا کرے ف ابوحنیفہ کے نزدیک جانور کا قرض لینا درست نہیں اسلیے کہ جانور میں مماثلت کی رعایت نہیں ہو سکتی جو لوگ درست کہتے ہیں انکی دلیل ابورافع کی حدیث ہے جو اوپر گذری ف مگر لونڈی کو قرض لینا درست نہیں کیونکہ یہ ذریعہ ہے حرام کے حلال کرنیکا لوگ ایک دوسرے کی لونڈی قرض لے لیں گے پھر جبتک جی چاہیگا اس سے جماع کریں گے بعد اسکے مالک کو پھیر دیں گے تو یہ حلال نہیں ہمیشہ اہل علم اس سے منع کرتے رہے اور کسیکو اسکی اجازت نہ دی مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ الْمُسَاوَمَةِ وَالْمُبَايَعَةِ جو مول تول یا بیع ممنوع ہے اسکا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچیں بعض تمہارے اوپر بعض کے ف یعنے جب مشتری کسی شخص کا مال لینے پر راضی ہو جاوے کہ اب دوسرا

شخص اُسکو نہ بہکا دے کہ مین تجہہ کو اس سے سستا دون گا بعضون نے کہا بیع اس جگہہ خرید کے معنون مین ہے یعنے
جب ایک شخص ایک سے ایک چیز کو مول تول ٹہرا لیوے اور بائع اُسپر راضی ہو جاوے اب دوسرا شخص اُس مین دخل
نہ دیوے عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّکْبَانَ لِلْبَیْعِ وَلَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ
عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ
بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ اَنْ یَّحْلُبَھَا اِنْ رَضِیَھَا اَمْسَکَھَا وَاِنْ سَخِطَھَا رَدَّھَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت ملو بنجارون سے آگے بڑہکر اُنکا مال خریدنے کیواسطے ف
یعنے جب بنجارے غلہ لیکر آدین تو شہر سے باہر جاکر اُن سے خرید لینا منع ہے اسکی کراہت کی دو صورتین ہین ایک یہ کہ
شہر مین قحط ہے اور یہ شخص قافلے مین جاکر ملا اور اُن سے سب غلہ خرید کر لیا اور شہر مین لاکر خاطر خواہ بیچا اور اگر
یہ شخص نہ جاتا اور قافلہ بنجارون کا شہر مین آتا تو اہل شہر کو فائدہ ہوتا دوسرے یہ کہ شہر مین قحط اور تنگی نہ ہو مگر یہ
کہ قافلے والون کو نرخ شہر کا معلوم نہ ہووے اور یہ شخص اُنسے سستا خرید کر لیوے فریب دیکر ف اور نہ بیچے
ایک تم مین کا دوسرے کی بیع پر اور نہ نجش کرو ف نجش کہتے ہین مال کی قیمت زیادہ کہدینے کو اس غرض سے
کہ دوسرا شخص اُسکی خرید مین رغبت کرے اور اپنے کو خریدنا منظور نہ ہو ف اور نہ بیچے بستی والا دیہات والی
کیطرف سے ف یعنے باہر کا شخص غلہ لادے اور شہری دلال اُس سے یہ کہے تو جلدی نکر مین تجہہ کو گران بیچدونگا
بعضون نے اسکے یہ معنے کیے ہین کہ شہر کے بنیے بقال شہر کے لوگون کے ہاتہہ نہ بیچین بلکہ جو باہر سے لوگ آتے
ہین اُنکے ہاتہہ بیچین تاکہ دام زیادہ ملے ف اور نہ جمع کرو دودہ اونٹ اور بکری کے تہنون مین ف یعنی
جب بکری یا گاے یا اونٹنی کو بیچنا چاہے تو دو تین روز تک اُسکا دودہ نہ دوہے اس غرض سے کہ دودہ بہت بہر
جاوے تو مشتری دہوکا کہا کر مہنگے دامون کو خرید لیوے ف اگر کوئی ایسی اونٹنی یا بکری خریدے پہر دودہ
دوہنے کے بعد اُسکا حال معلوم ہو تو مشتری کو اختیار ہے اگر چاہے رکہہ لیوے یا پہیر دیوے اور دودہ
کے بدلے مین ایک صاع کہجور دیدیوے ف شافعی اور لیث اور اسحاق اور احمد اور ابو ثور اور جمہور اہلحدیث کا
عمل اسی حدیث پر ہے ابن قاسم نے امام مالک سے پوچہا کہ تم اس حدیث پر عمل کرتے ہو اُنہون نے کہا ہان حدیث کے
مقابلے مین کوئی راے دی سکتا ہے مگر ابو حنیفہ نے اس حدیث پر عمل نہین کیا اور اُسکو مخالف قیاس کے قرار دیا زرقانی
نے کہا کہ اصحاب ابو حنیفہ نے جو باتین اس مقام پر کہین ہین مجرد دعوی ہین اُنکی کوئی دلیل نہین ہے اور یہ مخالف
ہے اُنکے اصول کے کیونکہ حدیث مقدم ہے قیاس پر اُنکے نزدیک کہا مالک نے یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا نہ بیچے ایک تم مین کا دوسرے کی بیع پر اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کے مول پر مول نہ کرے جب
بائع پہلے مول پر راضی ہو چکا ہو اور اپنی چیز تولنے لگا ہو اور عیب سے اپنے تئین بری کرنے لگا ہو یا اور کوئی کام ایسا

ف بحث حدیث مصراۃ

ابن قاسم بحدیث [illegible]

کرے جس سے معلوم ہو کہ بائع پہلے مول پر راضی ہو چکا ہے اور جو بائع پہلے مول پر راضی نہوا ہو بلکہ وہ مال اسیطرح بیچنے کیواسطے رکھا ہو تو ہر ایک کو اُسکا سول کرنا درست ہے اور اگر ایک شخص کے سول کرتے ہی اور لوگون کو سول کرنا منع ہو جاوے تو اسمین بیچنے والیکا نقصان ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ النَّجْشِ قَالَ وَالنَّجْشُ اَنْ تُعْطِیَہٗ السِّلْعَۃَ اَکْثَرَ مِنْ ثَمَنِہَا وَلَیْسَ فِیْ نَفْسِکَ اشْتِرَاؤُہَا فَیَقْتَدِیْ بِکَ غَیْرُکَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نجش سے اور نجش یہ ہے کہ مال کی قیمت اُسکی حیثیت سے زیادہ دینے لگو لینے کی نیت سے نہین بلکہ اس غرض سے کہ دوسرا شخص دہوکا کہا کر اُس قیمت کو لیوے **جَامِعُ الْبُیُوْعِ** بیع کے مختلف مسائل کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَکَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یُخْدَعُ فِی الْبُیُوْعِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَۃَ فَکَانَ الرَّجُلُ اِذَا بَایَعَ یَقُوْلُ لَا خِلَابَۃَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ مجھکو لوگ فریب دیتے ہین خرید فروخت مین آپنے فرمایا جب تو خرید فروخت کیا کرے تو کہدیا کر کہ فریب نہین ہے وہ شخص جب معاملہ کرتا تو یہی کہا کرتا + **ف** دارقطنی اور بیہقی کی روایت مین اتنا اور ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب تو کسی شی کو خریدے تو تجہے تین دن تک اختیار ہے اگر چاہے تو رکہ لے اور چاہے تو پہیر دے پہر وہ شخص زندہ رہا حضرت عثمانؓ کی خلافت تک اُسوقت اُسکی عمر ایک سو اسی برس کی تہی جب وہ کوئی شئے خریدتا تو لوگ کہتے تم ٹہگے گئے بعد اسکے کوئی صحابی گواہی دیدیتا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو تین دن کا اختیار دیا ہے اُسوقت بائع اُنکے دام واپس کر دیتا بعضون کے نزدیک یہ اختیار خاص تہا اُس شخصکو واسطے اور کسی شخصکو جب تک اختیار کی شرط نہ کرے اختیار نہ ہوگا اور بعضون کے نزدیک جب غبن فاحش ہو تو ہر ایک کو اختیار ہے اُس شخص کے نام مین اختلاف ہے بعض حبان بن منقذ کہتے ہین ابن الجارود اور حاکم کی روایت سے یہی معلوم ہوتا ہے بعض ابو منقذ بن عمرو کہتے ہین ابن ماجہ اور تاریخ بخاری وغیرہ سے یہ مفہوم ہوتا ہے مگر اکثر روایت مین حبان بن منقذ کا نام مذکور ہے عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْکَدِرِ یَقُوْلُ اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا سَمْحًا اِنْ بَاعَ سَمْحًا اِنِ ابْتَاعَ سَمْحًا اِنْ قَضٰی سَمْحًا اِنِ اقْتَضٰی **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی محمد بن منکدر کہتے تہے اللہ اُس بندے کو چاہتا ہے جو بیچتے وقت نرمی کرتا ہے اور خریدتے وقت بہی نرمی کرتا ہے قرض ادا کرتے وقت بہی نرمی کرتا ہے قرض وصول کرتے وقت بہی نرمی کرتا ہے **ف** یعنے ہر معاملہ مین نرمی اور سہولت اور محبت اور ملائمت سے کام کرتا ہے ذرے سے نفع یا نقصان کے لیے ٹہائین ٹہائین نہین کرتا عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ اِذَا جِئْتَ اَرْضًا یُوْفُوْنَ الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ فَاَطِلِ الْمُقَامَ بِہَا وَاِذَا جِئْتَ اَرْضًا یَنْقُصُوْنَ الْمِکْیَالَ

فائدہ بیع کے مختلف مسائل کا بیان

وَالْمِیْزَانَ فَاَقِلَّ الْمِقْدَارَ بِھَا ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تھے جب تو ایسے ملک میں آوے جہاں کے لوگ پورا پورا ناپتے
اور تولتے ہوں تو وہاں زیادہ رہ اور جب ایسے ملک میں جاوے جہاں کے لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہوں تو وہاں
کم رہ **ف** کیونکہ جس مقام میں لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہوں وہاں عذاب اترنیکا خوف ہے حضرت ام سلمہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا ہم سب ہی تباہ ہوں گے کہ ہم میں نیک بخت لوگ ہوں گے آپ نے فرمایا
ہاں جب برائی بہت ہو ابن عبدالبر نے استذکار میں کہا جس ملک میں بری باتیں پھیلی ہوں اور منع کرنے کی
قدرت نہ ہو وہاں نہ رہنا چاہیے **کہا** مالک نے کوئی شخص اونٹ یا بکریاں یا کپڑا یا غلام لونڈی بے گنے جھنڈ کے
جھنڈ خریدے اچھا نہیں جو چیزیں گنتی سے بکتی ہیں انکو گن کر لینا بہتر ہے **کہا** مالک نے اگر کوئی شخص ایک
چیز اپنی کسی کو دے اس شرط پر کہ اگر تو اسکو اتنے میں بیچے گا تو میں تجھ کو ایک دینار دوں گا اگر نہ بیچے گا
تو کچھ نہ ملے گا اس میں کچھ قباحت نہیں کہا مالک نے اسکی نظیر یہ ہے ایک شخص دوسرے سے کہے اگر تو میرے بھاگے
ہوئے غلام کو یا بھاگے ہوئے اونٹ کو پکڑ لاویگا تو میں تجھے اسقدر دوں گا یہ ایک مزدوری کی قسم ہے اجارہ
نہیں ہے اگر اجارہ ہوتا تو درست نہ ہوتا کہا مالک نے اگر کوئی شخص اپنی چیز کسی کو اس شرط پر دیوے کہ جتنے
دینار کو بیچے گا فی دینار اسقدر دوں گا یہ درست نہیں کیونکہ اسمیں اجرت معین نہیں معلوم نہیں کہ کے دینار
کو بکتی ہے **عن** ابن شہاب انہ سال عن الرجل یتکاری الدابۃ ثم یکریھا باکثر مما تکاراھا
بہ فقال لا باس بذلک **ترجمہ** ابن شہاب سے سوال ہوا کوئی شخص ایک جانور کرایہ کو لے پھر دوسرے شخص
کو اس سے زیادہ پر کرایہ کو دے انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں پوری ہوئی کتاب بیع کی **کتاب القراض**
کتاب قراض کے بیان میں **ف** قراض اور مضاربت ایک چیز ہے یعنے ایک کا مال ہو اور دوسرے کی محنت اور
نفع میں دونو شریک ہوں بسم اللہ الرحمن الرحیم **ما جاء فی القراض** قراض کا بیان **عن**
زید بن اسلم عن ابیہ انہ قال خرج عبد اللہ وعبید اللہ ابنا عمر بن الخطاب فی جیش الی العراق
فلما قفلا مرا علی ابی موسی الاشعری وھو امیر البصرۃ فرحب بھما وسھل ثم قال لو اقدر لکما
علی امر انفعکما بہ لفعلت ثم قال بلی ھھنا مال من مال اللہ ارید ان ابعث بہ الی امیر المؤمنین
فاسلفکما فتبتاعان بہ متاعا من متاع العراق ثم تبیعانہ بالمدینۃ فتؤدیان راس المال الی
امیر المؤمنین فیکون لکما الربح فقالا وددنا ففعل وکتب الی عمر بن الخطاب ان یاخذ منھما
المال فلما قدما باعا فاربحا فلما دفعا ذلک الی عمر بن الخطاب قال اکل الجیش اسلفہ مثل ما اسلفکما
قالا لا فقال عمر بن الخطاب ابنا امیر المؤمنین فاسلفکما ادیا المال وربحہ فاما عبد اللہ فسکت
واما عبید اللہ فقال ما ینبغی لک یا امیر المؤمنین ھذا لو نقص المال او ھلک لضمناہ فقال ادیاہ

فَكَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَخُوْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَاءِ عُمَرَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ جَعَلْتَهُ قِرَاضًا

فَاَخَذَ عُمَرُ رَاْسَ الْمَالِ وَنِصْفَ رِبْحِهٖ وَاَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ نِصْفَ رِبْحِ الْمَالِ ترجمہ زید بن اسلم

اپنے باپ سے روایت کی کہ عبد اللہ اور عبید اللہ بیٹے حضرت عمر بن خطاب کے ایک لشکر کے ساتھ نکلے جہاد کیواسطے

عراق کیطرف جب لوٹے تو ابو موسی اشعری پاس گئے جو حاکم تہے بصرے کے انہون نے کہا مرحبا و سہلاً پہر

کہا کاش مین تمکو کچہ نفع پہونچا سکتا تو پہونچاتا پہر میرے پاس کچہ روپیہ ہے اللہ کا جسکو مین بہیجا چاہتا ہون حضرت

عمر پاس تو مین اس روپیہ کو تم کو قرض دیدیتا ہون اسکا اسباب خرید لو عراق سے پہر مدینہ سے اس مال کو بیچکر

اصل روپیہ حضرت عمر کو دیدینا اور نفع تم لو لینا انہون نے کہا ہم بہی یہ چاہتے ہین ابو موسی نے ایسا ہی کیا اور

حضرت عمر کو لکہہ بہیجا کہ ان دونون سے اصل روپیہ وصول کر لیجیئے کا جب دونون مدینہ کو آئے انہون نے مال

بیچا اور نفع حاصل کیا پہر اصل مال لیکر حضرت عمر کے پاس گئے حضرت عمر نے پوچہا کیا ابو موسی نے لشکر کے سب

لوگون کو اتنا اتنا روپیہ قرض دیا تہا انہون نے کہا نہین حضرت عمر نے کہا پہر تم کو امیر المومنین کا بیٹا سمجہ کر یہ

روپیہ دیا ہوگا اصل روپیہ اور نفع دونو دیدو عبد اللہ تو چپ ہو رہے اور عبید اللہ نے کہا اے امیر المومنین تم

کو ایسا نہین چاہیے اگر مال تلف ہوتا یا نقصان ہوتا تو ہم ضمان دیتے **ف** جب ضمان ہمسے لیا جاتا تو نفع

کے مستحق بہی ہم ہی ہین **ف** حضرت عمر نے کہا نہین دیدو عبد اللہ چپ ہو رہے عبید اللہ نے پہر جواب دیا انکی

مین ایک شخص حضرت عمرؓ کے مصاحبون مین سے (عبد الرحمان بن عوف) بولا اے امیر المومنین تم اس کو مضاربت

کردو تو بہتر ہے حضرت عمرؓ نے کہا مینے کیا پہر حضرت عمر نے اصل مال اور نصف نفع لیا اور عبد اللہ و عبید اللہ نے آدہا نفع

لیا **عَنْ** يَعْقُوْبَ الْمَدَنِيِّ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَعْطَاهُ مَالًا قِرَاضًا يَعْمَلُ فِيْهِ عَلٰى اَنَّ الرِّبْحَ

بَيْنَهُمَا ترجمہ حضرت عثمان بن عفان نے یعقوب کو مال دیا مضاربت کے طور پر تاکہ یعقوب محنت کرین

اور نفع مین شریک ہون **مَا يَجُوْزُ مِنَ الْقِرَاضِ** جسطرح مضاربت درست ہے اسکا بیان **کہا**

مالک نے مضاربت اسطور پر درست ہے کہ آدمی ایک شخص سے روپیہ لیوے اس شرط پر کہ محنت کریگا لیکن اگر

نقصان ہو تو اسپر ضمان نہوگا اور مضارب کا خرچ سفر کی حالت مین کہانے پینے سواری کا دستور کے

موافق اسی مال مین سے دیا جاوے گا نہ اقامت کی حالت مین **کہا** مالک نے اگر مضارب رب المال کی

مدد کرے یا رب المال مضارب کی دستور کے موافق بغیر شرط کے تو درست ہے **کہا** مالک نے اگر رب المال مضارب سے کوئی

چیز خرید لیوے بغیر شرط کے تو کچہ قباحت نہین **کہا** مالک نے اگر رب المال ایک غیر شخص اور ایک غلام کو مال اپنے دیوے مضاربت کے طور پر اس شرط سے کہ دونون محنت کرین

درست ہے اور غلام کے حصہ کا نفع غلام کے پاس رہیگا مگر جب مولے اسکے لیلیوے تو مولی کا ہو جاویگا **مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ**

الْقِرَاضِ جس طور سے مضاربت درست نہین اسکا بیان **کہا** مالک نے اگر ایک شخص کا قرض

[illegible]

[illegible]

دوسرے پر آتا ہو پھر قرضدار یہ کہے قرضخواہ سے تو اپنا روپیہ مضاربت کے طور پر رہنے دے میرے پاس تو یہ درست نہین بلکہ قرضخواہ کو چاہیے کہ اپنا روپیہ وصول کرلے پھر اختیار ہے خواہ مضاربت کے طور پر دیوے یا اپنے پاس رکھہ چھوڑے کیونکہ قبل روپیہ وصول کرنے کے اُسکو مضاربت کر دینے مین ربا کا شبہہ ہے گویا قرضدار نے مہلت لیکر قرض مین زیادتی کی کہا مالک نے ایک شخص نے دوسرے کو روپیہ دیا مضاربت کے طور پر پھر اُس مین سے کچھ روپیہ تلف ہوگیا قبل تجارت شروع کرنیکے بعد مضارب نے جسقدر روپیہ بچا تہا اُس مین تجارت کرکے نفع کمایا اب مضارب چاہے کہ راس المال اُسیکو قرار دے جو بچ رہا تہا بعد نقصان کے اور جسقدر اُس سے زیادہ ہے اُسکو نفع سمجھکر آدہون آدہ بانٹ لیوے تو یہ نہین ہوسکتا بلکہ پہلے راس المال کی تکمیل کرکے جو کچھ بچیگا اُسکو شرط کے موافق تقسیم کرلینگے کہا مالک نے مضاربت درست نہین ہے مگر چاندی یا سونے مین اور اسباب وغیرہ مین درست نہین۔ لیکن قراض اور بیوع مین اگر فساد قلیل ہو اور فسخ اُنکا دشوار ہو تو جائز ہوجاوینگے برخلاف ربا کے کہ وہ قلیل وکثیر حرام ہے کسیطرح جائز نہین کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اگر تم توبہ کرو ربا سے تو تمکو اصل مال ملیگا نہ ظلم کرو نہ ظلم کیے جاؤ **مَا يَجُوزُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الْقِرَاضِ** مضاربت مین جو شرط درست ہو اُسکا بیان کہا مالک نے اگر کوئی شخص دوسرے کو اپنا مال مضاربت کے طور پر دیوے اور یہ شرط لگاوے کہ فلان فلان قسم کا اسباب نہ خریدکرنا تو اس مین کچھ قباحت نہین کہا مالک نے اگر یہ شرط لگاوے کہ فلان ہی قسم کا مال خریدکرنا تو مکروہ ہے **ف** کیونکہ شاید اُس قسم کا اسباب نہ ملے **ف** مگر جب وہ اسباب کثرت سے ہر فصل مین بازار مین رہتا ہو تو کچھ قباحت نہین کہا مالک نے اگر رب المال مضاربت مین کچھ خاص نفع اپنے لیے مقرر کرے اگرچہ ایک درہم ہو تو درست نہین **ف** شاید اس سے زیادہ نفع نہ ہو **ف** البتہ یہ درست ہے کہ مضارب کے واسطے آدہا یا تہائی یا پاؤ نفع ٹہیرا دے اور باقی اپنے لیے کہا مالک نے اگر حصے سے زیادہ ایک درہم بہی ٹہیرا دے گا تو مضاربت درست نہوگی **مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الْقِرَاضِ** جو شرط مضاربت مین درست نہین اُسکا بیان کہا مالک نے رب المال کو یہ درست نہین کہ نفع مین سے کچھ خاص اپنے لیے نکال لیوے نہ مضارب کو درست ہے اور مضاربت کے ساتھہ یہ درست نہین کہ کسی بیع یا کرایے یا قرض یا اور کوئی احسان کی شرط ہو البتہ یہ درست ہے کہ بلا شرط ایک دوسرے کی کمک کرے موافق دستور کے اور یہ درست نہین کہ کوئی اُنمین سے دوسرے پر زیادتی کی شرط کرلیوے خواہ وہ زیادتی سونے یا چاندی یا طعام۔ یا اور کسی قسم سے ہو اگر مضاربت مین ایسی شرطین ہون تو وہ اجارہ ہوجاوے گا پھر اجارہ درست نہین مگر معین معلوم اجرت کے بدلے مین اور مضارب کو درست نہین کہ کسیکے احسان کا بدلہ مضاربت مین سے ادا کرے نہ یہ درست ہے کہ مضاربت کا مال کو تولیے کے طور پر دیوے یا آپ لیوے

ف مضاربت مین جو شرط درست ہے اسکا بیان

ف جو شرط مضاربت مین درست نہین اسکا بیان

اگر مال مین نفع ہو تو دونون نفع کو بانٹ لیوینگے اپنی شرط کے موافق اگر نفع نہ ہو یا نقصان ہو تو مضارب پر ضمان
نہ ہوگا اپنے خرچ کا نہ نقصان کا بلکہ مالک کا ہوگا اور مضاربت درست ہے جب رب المال اور مضارب راضی
ہو جاوین نفع کے تقسیم کرنے پر آدہون آدہ یا دو تہائی رب المال کی اور ایک تہائی مضارب کا یا تین ربع
رب المال کے ایک ربع مضارب کا یا اس سے کم زیادہ کہا مالک نے مضارب اگر یہ شرط کرے کہ اتنے برس
تک راس المال مجہسے واپس نہ لیا جاوے یا رب المال یہ شرط کرے کہ اتنے برس تک مضارب راس المال نہ دیوے
تو یہ درست نہین **ف** شافعی اور احمد کا بہی یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست ہے **ف**
کیونکہ مضاربت مین میعاد نہین ہوسکتی جب رب المال اپنا روپیہ مضارب کے حوالے کرے اور مضارب کو
اس مین تجارت کرنا اچھا معلوم نہ ہو اگر وہ روپیہ بجنسہ اسیطرح موجود ہے تو رب المال اپنا روپیہ لے لیوے اگر
مضارب اُس روپون کے بدلے مین کوئی اسباب خرید کر چکا تو رب المال اُس اسباب کو نہین لے سکتا نہ
مضارب دے سکتا ہے جب تک اُس اسباب کو بیچکر نقد روپیہ نہ کر لیوے کہا مالک نے اگر رب المال مضارب
سے یہ شرط کرے کہ زکوۃ اپنے نفع کے حصہ مین سے دینا تو درست نہین نہ رب المال کو یہ شرط لگانا درست
ہے کہ مضارب خواہ مخواہ فلانے ہی شخص سے اسباب خرید کرے کہا مالک نے اگر رب المال مضارب پر
ضمان کی شرط کر لیوے تو درست نہین اس صورت مین اگر نفع ہو تو مضارب کو شرط سے زیادہ اسوجہ
سے کہ اُس نے نقصان کا تاوان لیا تہا نہ ملیگا اگر مال تلف ہوا یا اُس مین نقصان ہو تو مضارب پر تاوان
نہ ہوگا گو اُس سے تاوان کی شرط لگائی ہو کہا مالک نے اگر رب المال نے مضارب سے یہ شرط لگائی کہ راس
المال کے بدلے مین کہجور کے درخت یا جانور خرید کرنا پہر اُسکے پہل اور بچے بیچا کرنا مگر جانورون کو اور درختونکو
نہ بیچنا تو یہ درست نہین نہ یہ مضاربت کا طریقہ ہے البتہ اگر ان درختون یا جانورون کو خرید کر بیچے اور ایسے
جیسے اور اسباب بیچتا ہے تو درست ہے کہا مالک نے اگر مضارب رب المال سے یہ شرط کرلے کہ راس المال مین
سے ایک غلام خرید لونگا جو میرے اعانت کریگا تو درست ہے **اَلْقِرَاضُ فِی الْعُرُوْضِ** اسباب مین
مضاربت کا بیان کہا مالک نے مضاربت نہین درست ہے مگر سونے چاندی مین اور اسباب مین درست نہین
کیونکہ اسباب مین مضاربت دو طرح پر ہوگی ایک یہ کہ رب المال مضارب کو اسباب دے اور کہے اسکو بیچکر اسکے دامون
مین مضاربت کر یہ درست نہین کیونکہ اس مین رب المال کا ایک خاص فائدہ ہوا وہ یہ کہ اُسکا اسباب بغیر وقت
کے بک گیا دوسری شکل یہ ہے کہ رب المال مضارب کو اسباب دیکر کہے اس اسباب کے بدلے مین اور اسباب خرید کر کر
تجارت جب معاملہ ختم کرنا منظور ہو تو جیسا اسباب مینے دیا ہے ویسا ہی اسباب خرید کر دینا جو بچے ہم تم بانٹ لینگے یہ بہی درست نہین کیونکہ اسمین یہ ہوگا
شاید جسوقت یہ اسباب رب المال نے مضارب کو دیا ہو گران ہو پہر جسوقت ارزان ہو تو مضارب اس مال مین سے نفع کمالیگا شاید جسوقت

اُسوقت ارزان ہو پھر معاملہ ختم ہوتے وقت گران ہو جاوے تو مضارب کا اصل اور نفع سب اُسکی شرط پر صرف ہو جاوے اور مضارب کی محنت اور کوشش برباد ہو جاوے پھر بھی اگر کوئی اسطرح مضاربت کرے تو پہلے مضارب کے اُس اسباب بیچنے کے دستور کے موافق اجرت دلاکر جس وزن سے راس المال نقد ہوا ہو مضاربت قائم کرتے پھر معاملہ ختم ہوتے وقت بھی اُسی قدر نقد یا راس المال سمجھیے **اَلْكِرَاءُ فِي الْقِرَاضِ** مضاربت کو مال بار کرایہ کا بیان کہا مالک نے اگر مضارب اسباب خرید کرکے ایک شہر میں لیگیا وہان نہ بکا اور نقصان سمجھکر دوسرے شہر کو لیگیا وہان پر نقصان سے بکا اور راس المال سب کرایہ میں صرف ہو گیا بلکہ اور کچھ کرایہ باقی رہگیا تو مضارب اُسکو اپنی ذات سے ادا کرے رب المال سے نہیں لے سکتا **اَلتَّعَدِّيْ فِي الْقِرَاضِ** مضاربت میں قصور کرنے کا بیان کہا مالک نے اگر مضارب نے تجارت کرکر نفع کمایا پھر اصل مال یا نفع میں سے ایک لونڈی خرید کر اُس سے وطی کی وہ حاملہ ہو گئی اب مال میں نقصان ہوا تو مضارب کے ذاتی مال میں سے اُس لونڈی کی قیمت لیکر نقصان کو پورا کرینگے جو کچھ بچ رہیگا وہ شرط کے موافق مضارب اور رب المال کا ہوگا اگر اُس سے بھی نقصان پورا نہ ہو تو لونڈی کو بیچ کر نقصان پورا کرینگے کہا مالک نے اگر مضارب نے یہ قصور کیا کہ اسباب خریدنے میں اپنی طرف سے خواہ مخواہ اُسکی قیمت بڑھا دی تو رب المال کو اختیار ہے اُس اسباب کو رہنے دیوے اور جسقدر مضارب نے راس المال سے زیادہ دیا ہے وہ ادا کر دے چاہے مضارب کا شریک ہو جاوے اُس مال میں کہا مالک نے اگر مضارب نے مال مضاربت کسی اور کو مضاربت کے طور پر دیا بغیر رب المال کے پوچھے ہوئے تو وہ مال کا ضامن ہو جاویگا اگر اُسمین نقصان ہو تو مضارب اپنی ذات سے ادا کریگا اگر نفع ہو تو رب المال اپنا راس المال اور نفع شرط کے موافق لیلیگا بعد اُسکے جو بچ رہیگا اُسمین مضارب اور مضارب کا مضارب شریک ہونگے کہا مالک نے اگر مضارب مال مضاربت میں سلف کرکے کوئی اسباب اپنے لیے خریدے اگر اُسمین نفع ہوگا تو مضارب اور رب المال شرط کے موافق اُسمین شریک ہونگے اگر نقصان ہوگا تو مضارب کو نقصان کا ضمان دینا ہوگا کہا مالک نے اگر مضارب نے مال مضاربت میں سلف کرکے اپنے لیے کوئی اسباب خریدا تو رب المال کو اختیار ہے خواہ اُس مال میں شریک ہو جاوے یا اُس مال کو چھوڑ دے اور اپنا راس المال مضارب سے پھیر لے اسیطرح جو مضارب قصور کرے تو رب المال کو اپنا مال پھیر لینے کا اختیار ہے **مَا يَجُوْزُ مِنَ النَّفَقَةِ فِي الْقِرَاضِ** مضارب مال مضاربت میں سے کتنا خرچ کر سکتا ہے کہا مالک نے اگر مال مضاربت بہت ہو خرچ اٹھا سکتا ہو تو مضارب کو درست ہے سفر کی حالت میں اپنا کھانا کپڑا موافق دستور کے اُسی مال میں سے کرے یا کسی شخص کو محنت مزدوری کے لیے نوکر رکھے جب اکیلے اُس سے محنت نہ ہو سکتی ہو اور بعض کام ایسے ہیں جنکو مضارب خود نہیں کر سکتا جیسے قرضداروں سے تقاضا کرنا اسباب کا باندھنا یا بوند ہی وغیرہ اسکو اٹھا کر لیجانا البتہ جب تک مضارب

ف مضاربت کا مال کرایہ پر لیجانیکا بیان ف مضارب کے مضاربت میں قصور کرنیکا بیان

ف مضارب مال مضاربت میں سے کتنا خرچ کر سکتا ہے

اپنے شہر مین رہے تو مضاربت کے مال مین سے کہانا کپڑا نہ کرے کہا مالک نے اگر مضارب سفر مین اپنا ذاتی مال بھی لیکر
گیا تو سفر کا خرچ حصہ رسد دونو مال پر ڈالے **مَالَا يَجُوْزُ مِنَ النَّفَقَةِ فِي الْقِرَاضِ** مضارب کو مال
مضاربت مین کونسا خرچ کرنا جائز نہین کہا مالک نے مضارب کو یہ نہین پہونچتا کہ مضاربت کے مال مین سے کچھ
ہبہ کرے یا کسی فقیر کو دے یا کسی احسان کا بدلا ادا کرے اگر اور لوگ بھی اپنا کہانا لیکر آئے تو مضارب بھی اپنا
کہانا لا کر اُنمین شریک ہو کر کہا سکتا ہے جب دیدہ و دانستہ ضرورت سے زیادہ نہ لاوے اگر ایسا کریگا تو رب المال
سے اجازت لینا ضرور ہے اگر رب المال نے اجازت نہ دی تو جسقدر زیادہ اُسنے صرف کیا ہے اسکو مجرا دیوے
اَلدَّيْنُ فِي الْقِرَاضِ مضارب قرض پر مال بیچے تو کیا حکم ہے کہا مالک نے اگر مضارب نے مال مضاربت کے بدلے مین
ایک اسباب خرید اپہر اُس اسباب کو قرض بیچا نفع پر ابھی قرض وصول نہین ہوا تہا کہ مضارب مرگیا تو مضارب کے وارثون
کو اختیار ہوگا چاہین اُس قرض کو وصول کر کے مضارب کے قائم مقام ہوجاوین چاہین اُس قرض کا مقابلہ
رب المال سے کرا کر آپ الگ ہوجاوین اس صورت مین اُنکو کچھہ نہ ملیگا۔ اگر وارثون نے تقاضا کر کے اُس
قرض کو وصول کیا تو اپنا نفع اور خرچ مضارب کی مانند اُسمین سے لینگے یہ جب ہے کہ وارث معتبر ہون اگر انکا
اعتبار نہ ہو تو ایک معتبر شخص کو مقرر کر کے قرضہ اور نفع وصول کراوین جب وصول ہوجاوے تو وہ مضارب کے
مثل ہونگے کہا مالک نے اگر رب المال نے مضارب سے یہ شرط کرلی کہ قرض نہ بیچنا اگر قرض بیچوگے تو تم ضامن ہوگے
پہر مضارب نے قرض بیچا تو وہ ضامن ہوگا **اَلْبِضَاعَةُ فِي الْقِرَاضِ** مضاربت مین بضاعۃ کا بیان۔
ف بضاعۃ مین ایک کا روپیہ ہوتا ہے ایک کی محنت مگر محنت کرنے والا نفع مین شریک نہین ہوتا
صرف اُسکو محنت کی اجرت ملتی ہے کہا مالک نے اگر مضارب نے رب المال سے کچھ قرض لیا یا رب المال نے مضارب
سے لیا یا رب المال نے مضارب کو کچھ مال بضاعۃ کے طور پر دیا کہ اسکو بیچ لاؤ یا کچھ روپیہ دیا کہ اُسکا مال خرید کر لاؤ اگر
یہ معاملے صرف محبت کی وجہ سے ہون یا خفیف ہونے کے سبب سے مضاربت کے معاملے کو اُسمین کچھ دخل نہ ہو یعنے
اگر مضاربت کا معاملہ نہ ہوتا جب بھی یہ کام ایک دوسرے کا کردیتا تو جائز ہے ورنہ جائز نہین اہل علم اُس سے منع
کرتے ہین **اَلسَّلَفُ فِي الْقِرَاضِ** مضاربت مین قرض کا بیان کہا مالک نے ایک شخص کا قرض
دوسرے پر آتا ہو قرض خواہ مقروض سے یہ کہے تو میرا روپیہ اپنے پاس رہنے دے مضاربت کے طور پر تو یہ درست
نہین البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ قرض خواہ اپنا قرضہ وصول کر کے پہر چاہے تو مضاربت کے طور پر دیوے یا نہ دیوے
کہا مالک نے اگر مضارب رب المال سے یہ کہے میرے پاس سب روپیہ مضاربت کا جمع ہے مگر تو اُس روپے کو مجھے
قرض دیدے تو یہ درست نہین بلکہ مالک کو چاہیے کہ روپیہ اپنا لیکر پہر چاہے قرض دیوے **اَلْمُحَاسَبَةُ
فِي الْقِرَاضِ** مضاربت مین حساب کا بیان کہا مالک نے اگر مضارب نے تجارت کر کے نفع کمایا پہر رب المال

مضاربت کے مختلف مسائل کا بیان

کی غیبت مین یہ چاہے کہ نفع مین سے اپنا حصہ لیلیوے تو درست نہین جب تک رب المال موجود نہ ہو اگر لے لیگا
تو وہ اُسکا ضامن رہیگا کہا مالک نے مضارب اور رب المال کو درست نہین کہ نفع کا حساب لگاوین اور مال موجود
نہ ہو بلکہ مال سامنے لانا چاہیے پہلے رب المال اپنا راس المال لے لیوے پہر نفع کو شرط کے موافق تقسیم
کرلین کہا مالک نے اگر مضارب نے کوئی اسباب خریدا اور مضارب کے قرضخواہون نے اُسکو پکڑ کر کہا کہ اس
مال کو بیچکر جتنا حصہ نفع مین تیرا ہے وہ ہم لیلیوینگے اور رب المال وہان موجود نہین تو یہ نہین سکتا بلکہ رب
المال جب موجود ہو تو وہ اپنا راس المال لے کر پہر نفع کو تقسیم کر دیوے کہا مالک نے اگر مضارب نے تجارت
کرکے نفع کمایا پہر راس المال جدا کرکے نفع کو گواہون کے سامنے تقسیم کیا تو یہ درست نہین اگرچہ لے بھی
لیوے تو پہیر دیوے جب رب المال آوے وہ اپنا راس المال لے کر باقی تقسیم کر دے کہا مالک نے اگر مضارب نے تجارت
کرکے نفع کمایا پہر رب المال کے نفع کا حصہ لیکر آیا اور کہا کہ یہ تیرا حصہ ہے نفع کا اور مینے بھی اسی قدر لیا ہے
اور راس المال تیرا میرے پاس موجود ہے تو یہ درست نہین بلکہ کل مال اصل اور نفع مالک کے سامنے لیکر آوے
پہر اُسکو اختیار ہے اپنا راس المال لیکر رکھہ چھوڑے یا پہر مضارب کو حوالے کرے **جامع ما جاء
فی القراض** مضاربت کے مختلف مسائل کا بیان کہا مالک نے اگر مضارب نے اسباب خریدا اور رب المال
نے کہا اُسکو بیچڈال مضارب نے کہا ابھی اسکا بیچنا مناسب نہین ہے تو اور تجارت پیشہ سے جو اس امر مین
مہارت رکھتے ہون پوچھین گے اگر وہ بیچنے کی رای دینگے تو بیچ کر ڈالین گے ورنہ انتظار کرین گے **کہا**
مالک نے اگر مضارب نے مال مضاربت مین تجارت شروع کی پہر رب المال نے اپنا مال مانگا اُسنے کہا میرے
پاس پورا مال موجود ہے جب وہ لینے لگا تو مضارب نے کہا کچھ مال میرے پاس تلف ہو گیا بیچ مینے
اسواسطے کہدیا تہا کہ تو اپنے مال کو میرے پاس رہنے دے تو مضارب کے اس قول کا اعتبار نہ ہوگا مگر جب
وہ دلیل قائم کرے کہا مالک نے اسیطرح اگر مضارب بولا مینے اتنا اتنا نفع کمایا ہے جب مالک نے مال اور نفع طلب کیا
تو لگا کہنے نفع نہین ہوا اسکی بات کا اعتبار نہ ہوگا جب تک دلیل نہ لاوے کہا مالک نے اگر مضارب نے نفع
کمایا پہر رب المال کہنے لگا کہ دو حصے نفع کے میرے لیے ٹہیرے تہے اور ایک حصہ تیرے لیے اور مضارب نے کہا
میرے لیے دو حصے ٹہیرے تہے اور ایک حصہ تیرے لیے تو مضارب کا قول قسم سے مقبول ہوگا مگر جب دستور کے
خلاف ہو تو رواج کے موافق حکم ہوگا کہا مالک نے زید نے عمرو کو سو دینار مضاربت کے طور پر دیے عمرو نے
اُسکے عوض مین اسباب خریدا جب بائع کو دینے لگا تو معلوم ہوا وہ سو دینار چوری گئے اب رب المال
کہتا ہے تو اس اسباب کو بیچ اگر اسمین نفع ہو تو میرا ہے اور جو نقصان ہو تجہپر ہے کیونکہ تو نے میرا مال تلف
کیا مضارب کہتا ہے تو اپنے پاس سے اس اسباب کی قیمت دے کیونکہ مینے اُسکو تیرے مال کے بدلے

مین خرید کیا ہے تو مضارب کو حکم ہوگا اُس اسباب کی قیمت بائع کو ادا کرے اور رب المال سے کہا جاویگا اگر تیرا جی چاہے تو سو دینار مضارب کو پہر دیدے تاکہ مضاربت بحال رہے نہین تو اس اسباب سی تجہکو کچہ تعلق نہ ہوگا اگر رب المال نے سو دینار پہر دیدیے تو مضاربت اپنے حال پہ قائم رہیگی ورنہ وہ اسباب مضاربت کا ہوجاویگا کہا مالک نے جب رب المال اور مضارب الگ ہوجاوین (یعنے معاملہ مضاربت ختم ہوجاوے) لیکن مضارب پاس مال مضاربت مین سے کوئی پہٹی پرانی مشک یا پہٹا پرانا کپڑا وغیرہ رہجاوے اگر وہ شئے کم قیمت حقیر ہے تو مضارب ہی کی ہوجاویگی اُسکے پہیرنے کا حکم نہ ہوگا اگر وہ شئے قیمت دار ہو جیسے کوئی جانور یا اونٹ یا عمدہ کپڑا مین کا تو اُسکا پہیرنا ضرور ہے مگر جب رب المال سے معاف کرالیوے **ف** ابو حنیفہ رح اور شافعی رح کے نزدیک تہوڑی بہت جو چیز ہو اُسکا پہیرنا یا معاف کرالینا ضرور ہے - (زرقانی) الحمد للہ کتاب المضاربت پوری ہوئی اور اس کتاب کے پوری ہونے سے تین ربع موطا شریف کے پورے ہوئے اب ایک ربع اور باقی ہے اللہ جل جلالہ اپنے فضل سے اُسکے اتمام کی بہی توفیق دیوے - اور اُسکے سبب سی جمیع مسلمانون کو ہدایت اور استقامت بخشے اور سب کا خاتمہ بخیر کرے

کتاب المساقاۃ کتاب مساقات کے بیان مین **ف** مساقاۃ اُسکو کہتے ہین کہ ایک
آدمی اپنے درختون کو دوسرے کے حوالے کرے تاکہ وہ انکو پرورش کرے جب پہل نکلین تو اُسکو بھی ایک حصہ
اُسمین سے ملے سب ائمہ اسکے جواز کے قائل ہین مگر ابو حنیفہ رہ نے ناجائز کہا ہے **ماجاء فی المساقاۃ**
مساقات کا بیان عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیہود خیبر یوم
افتتح خیبر اقرکم علی ما اقرکم اللہ علیہ علی ان الثمر بیننا وبینکم قال فکان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یبعث عبد اللہ بن رواحۃ فیخرص بینہ وبینھم ثم یقول ان شئتم فلکم وان شئتم
فلی فکانوا یاخذونہ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے یہودیون سے
جسدن خیبر فتح ہوا تمکو اللہ نے دیا ہے اُسپر مین تمہین برقرار رکہون گا اس شرط سے کہ جتنے پہل یہان پیدا
ہوتے ہین وہ ہم مین تم مین مشترک ہون تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کو بہیجتے تہے وہ درختونکو
دیکہکر اُنکے پہلون کا اندازہ کرتے تہے اور کہتے تہے اگر تم چاہو تو تم ان پہلون کو لے لو اور جو اندازہ ہوا ہے اُسکا آدہا ہمکو دیدو
یا یہ پہل ہمکو دیدو (ہم تمکو اس اندازے کے آدہے پہل دینگے) یہود خود پہل لے لیا کرتے **ف** اور جو اندازہ ہوجاتا اُسکا
نصف مسلمانون کو ادا کرتے اس حدیث سے مساقاۃ کا جواز ثابت ہوا کیونکہ جب مسلمانون نے خیبر کو فتح کیا تو وہ درخت
مسلمانون کے ملک ہو گئے انہون نے اپنی طرف سے یہود کو مقرر کیا کہ وہی محنت اور مشقت کرین اور آدہے پہل خود لیا کرین آدہے
ہمکو دیا کرین عن سلیمان بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبعث عبد اللہ بن رواحۃ الی خیبر
فیخرص بینہ وبین یہود خیبر قال فجمعوا لہ حلیا من حلی نسائہم فقالوا ھذا لک وخفف عنا وتجاوز فی
القسم فقال عبد اللہ بن رواحۃ یا معشر الیہود واللہ انکم لمن ابغض خلق اللہ الی وما ذاک بحاملی علی ان
احیف علیکم فاما ما عرضتم من الرشوۃ فانما ھی سحت وانا لا ناکلہا فقالوا بھذا قامت السموات والارض
ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کو بہیجتے تہے خیبر کی طرف وہ پہلون کا
اور یہودون کا اندازہ مقرر کردیتے تہے ایکبار یہودیون نے اپنی عورتون کا زیور جمع کیا اور عبد اللہ بن رواحہ کو دینے لگے
اور کہنے لگے یہ لیلو مگر ہماری محصول مین کچھ کمی کردو عبد اللہ بن رواحہ نے کہا اے یہودیو خدا کی ساری مخلوق مین مین تمکو زیادہ
برا سمجہتا ہون **ف** کیونکہ تمنے خدا کے پیغمبرون قتل کیا اللہ جل جلالہ پر جہوٹ باندہا **ت** اس پر بھی مین
نہین چاہتا کہ تمپر ظلم کرون اور جو تم مجہے رشوت دیتے ہو وہ حرام ہے اُسکو ہم لوگ نہین کہاتے اُسوقت
یہودی کہنے لگے اس وجہ سے ابتک آسمان اور زمین قائم ہین **ف** مسلمانونکی نیک نیتی اور خدا ترسی کو دیکہکر
سمجہ گئے کہ انہین لوگون کی وجہ سے دنیا قائم ہے ورنہ خدا کا عذاب اترتا قیامت آجاتی کہا مالک نے جبکسی شخص نے
مساقات کے طور پر کہجور کا باغ لیا اور اس باغ مین خالی زمین بھی موجود ہے تو اُس شخص نے خالی زمین مین

اور کچھ پیداوار اُسی کا ہوگا اگر زمین کا مالک یہ شرط لگاوے کہ خالی زمین میں جو پیدا ہووین گا تو درست نہیں اسواسطے
کہ عامل کو اُس زراعت میں بھی پانی دینا پڑے گا اور یہ زیادتی ہے عقد پر البتہ اگر وہ زراعت دونو میں مشترک ہو
تو کچھ قباحت نہیں جب محنت اور تخم اور زمین کا درست کرنا عامل پر ہو اور دوسرے شخص کی صرف زمین ہو اگر عامل نے
زمین کے مالک سے یہ شرط لگائی کہ تخم تم دینا یہ درست نہیں بلکہ مساقاۃ صرف اسی طور سے درست ہے محنت وغیرہ
سب عامل پر ہو کہا مالک نے اگر ایک چشمہ پانی کا دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر اُسکا پانی بند ہو جاوے اب ایک شریک
اُسکی درستی کے لیے دام خرچ کرنے کو موجود ہوا اور دوسرا شریک انکار کرے تو جو شخص دام خرچ کرکے اُسکو درست
کرے وہ سارا پانی لیا کرے جب تک اپنے شریک سے آدھا خرچ وصول نہ کر لے کہا مالک نے اگرچہ اور محنت سب باغ کے
مالک کی ہو مگر عامل ہاتھ سے کچھ مشقت کیا کرے تو وہ مزدور سمجھا جاوے بعوض ایک حصے کے پھلوں میں سے یہ درست
نہیں کیونکہ اجرت مجہول ہے کہا مالک نے جو شخص قراض یا مساقاۃ کرے اُسکو یہ نہیں پہونچتا کہ کچھ مال یا درخت
اُسمیں سے مستثنے کرے کہ اُنکے پھل میں لونگا کیونکہ اسمیں دھوکا ہے کہا مالک نے باغ کا مالک عامل پر ان امور کی
شرط کر سکتا ہے باغ کا سوار درست رکھنا یعنے اسکی حد بندی قائم رکھنا پانی کے چشمے صاف رکھنا تھالے درختوں
کے صاف رکھنا درختوں کو صاف رکھنا یعنی اُنکی کاٹ چھانٹ کرنا کھجور درخت پرسے کاٹنا اور جو اسکے مشابہ کام ہیں
یہ اختیار ہے کہ عامل کے واسطے آدھے پھل مقرر کرے یا کم و زیادہ بشرطیکہ دونو رضامند ہو جاوین زمین کے
مالک کو یہ درست نہیں کہ عامل پر کسی نئی چیز کے بنانے کی شرط کرے جیسے باولی یا کنوان کھودنے کی یا چشمہ
جاری کرنے کی یا اور درخت لگانے کی جسکی جڑیں عامل لیکر آوے یا حوض بنانے کی اس خیال سے کہ باغ
کی آمدنی زیادہ ہو جاوے کہا مالک نے اسکی مثال یہ ہے گویا باغ کے مالک نے کسی سے کہا تو میرے لیے ایک گھر
بنادے یا کنوان کھودے یا چشمہ درست کردے یا اور کوئی کام اسکے بدلے میں - میں تجھے اپنے باغ کے پھلوں میں سے
آدھا حصہ دونگا حالانکہ وہ پھل درست نہیں ہوئے نہ اُنکی بہتری کا حال معلوم ہے یہ درست نہیں اسلیے کہ یہ بیع ہے
پھلوں کی قبل اُنکی بہتری معلوم ہونے کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا کہا مالک نے
اگر پھل اچھے طور سے نکل گئے ہوں اور اُنکی بہتری کا یقین ہوگیا ہو پھر کوئی شخص اُن پھلوں کے بدلے میں
ان کاموں میں سے کوئی کام کراوے تو کچھ قباحت نہیں ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک مساقاۃ ہر قسم
کے میوہ دار درختوں میں درست ہے جیسے انگور اور کھجور اور زیتون اور انار اور زرد آلو وغیرہ میں اس شرط
سے کہ رب المال آدھے پھل لیوے یا کم و بیش باقی عامل لے کہا مالک نے اگر کھیت کا مالک اُسکی خدمت سے
عاجز ہو کر کسی سے مساقات کرے تو درست ہے جب کھیتی پھوٹ آئی ہو اور نکل چکی ہو کہا مالک نے جن درختوں
میں مساقاۃ درست ہے اگر اُنمیں پھل لگ چکے ہوں اسطرح کہ اُنکی بہتری کا یقین ہوگیا ہو اور اُن کی بیع

درست ہو گئی ہو تو اب انمین مساقات درست نہین البتہ سال آئیندہ کے واسطے درست ہے لیکن اگر ان پہلون کے
بہتری کا یقین نہوا ہو اور بیع کے قابل نہوئے ہون تو انمین مساقات درست ہے کہا مالک نے خالی زمین کو مساقاة
کے طور پر دینا درست نہین بلکہ کرایے کو دینا درست ہے اور جو شخص اپنی خالی زمین کو کسی کو دیوے اس واسطے کہ
زراعت کرے اور ثلث یا ربع اسمین سے زمین کے عوض مین ٹہراوے تو یہ درست نہین کیونکہ اسمین دہوکا
ہے معلوم نہین کہ بہت اگتا ہے یا نہین یک کم ہوتی ہے یا زیادہ **ف** اسی کو مزارعت کہتے ہین یہ معاملہ اکثر علما
کے نزدیک درست ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک درست نہین مسلم نے جابر سے روایت کیا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے۔ مخابرہ اہل مدینہ کی زبان مین مزارعت کو کہتے ہین **ف** بلکہ اسکی
مثال یہ ہے ایک شخص کسی کو سفر مین ساتھ چلنے کے لیے نوکر رکہے پہر کہنے لگے مین اس سفر مین جو نفع
کماؤن اسکا دسوان حصہ تو لے یہی تیری اجرت ہے تو یہ درست نہین کہا مالک نے کسی شخص کو درست
نہین کہ اپنے تئین یا اپنی زمین یا اپنی کشتی کو کرایہ دے مگر اجرت معین معلوم کے بدلے مین **ف** اور ایک
طائفہ تابعین کا مذہب یہ ہے کہ کشتی یا جانور یا زمین کو کرایہ دے سکتا ہے ایک حصے پر اس نفع کے جو کرایہ لینے
والے کو اللہ جل جلالہ دیوے (زرقانی) کہا مالک نے کہجور کے درختون مین مساقاة درست ہوئی اور خالی زمین
مین درست نہین ہوئی کیونکہ خالی زمین والا اپنی زمین کو کرایہ دے سکتا ہے اور کہجور والا اپنے پہلون
کو نہین بیچ سکتا جب تک اُسکی بہتری کا یقین نہ ہو کہا مالک نے مساقات دو یا تین یا چار برس تک یا
اس سے کم یا زیادہ درست ہے کہجور کے درختون مین اور جو اسکی مانند ہو **ف** مساقات کی مدت معین
ہونا چاہیے بعض علما کے نزدیک اور ابو ثور کے نزدیک جب مدت معین نہو تو ایک برس تک رہیگی اور
ظاہریہ کے نزدیک اگر مدت معین نہو جب بہی مساقات درست ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
خیبر کے یہودیون سے مساقاة کی تہی اور کوئی مدت معین نہین کی تہی اس صورت مین مالک کو اختیار ہوگا
کہ جب چاہے مساقاة فسخ کرے کہا مالک نے مساقاة مین زمین کا مالک عامل سے جو کچھ ٹہر لے اُس سے زیادہ نہین
لے سکتا سونا ہو یا چاندی یا اناج یا اور کوئی چیز اسی طرح عامل مالک سے زیادہ کچھ نہین لے سکتا کہا مالک نے مضاربت
کا بہی یہی حکم ہے۔ اگر مضاربت یا مساقاة مین شرط سے زیادہ کچھ ٹہیریگا تو وہ اجارہ ہوگا اور ایسا اجارہ
درست نہین جسمین دہوکا ہو کہا مالک نے اگر کوئی ایسی زمین کی مساقاة کرے جسمین درخت بہی ہون انگور
کے یا کہجور کے اور خالی زمین بہی ہو تو اگر خالی زمین ثلث یا ثلث سے کم ہو تو مساقات درست ہے اور
اگر خالی زمین زیادہ ہو اور درخت ثلث یا ثلث سے کم مین ہون تو ایسی زمین کا کرایہ دینا درست ہے مگر
مساقاة درست نہین کیونکہ لوگون کا یہ دستور ہے کہ زمین مین مساقاة کیا کرتے ہین اور اسمین تہوڑے

سی زمین خالی بھی رہتی ہے یا کرایہ دیتے ہین اور تہوڑی سی زمین مین درخت بھی رہتے ہین یا جس مصحف یا تلوار
مین چاندی لگی ہو اُسکو چاندی کے بدلے مین بیچتے ہین یا ہار اور انگوٹھی کو جسمین سونا ہی ہو سونے کے بدلے
مین بیچتے ہین اور ہمیشہ سے لوگ اس قسم کی خرید فروخت کرتے چلے آئے اور اسکی کوئی حد نہین مقرر کی
کہ اس قدر سونا یا چاندی ہو تو حلال ہے اور اس سے زیادہ ہو تو حرام ہے مگر ہمارے نزدیک لوگون کی عملدرآمد
کے موافق یہ حکم ٹہیر لیا ہے کہ جب مصحف یا تلوار مین یا انگوٹھی مین سونا چاندی ثلث قیمت کے برابر ہو یا اس سے
کم تو اُسکی بیع چاندی یا سونے کے بدلے مین درست ہے ورنہ درست نہین **اَلشَّرْطُ فِی الرَّقِیْقِ فِی الْمُسَاقَاةِ** غلامون کی خدمت کی شرط کرنا مساقاة مین کہا مالک نے اگر عامل زمین کا مالک سے یہ شرط
کرلے کہ کام کاج کے واسطے جو غلام پہلے مقرر تھے وہ میرے پاس بھی مقرر رکھنا تو اسمین کچھ قباحت نہین
کیونکہ اسمین عامل کی کچھ منفعت نہین ہے صرف اتنا فائدہ ہے کہ اُنکے ہونے سے عامل کو محنت کم پڑے گی
اگر وہ نہ ہوتے تو محنت زیادہ پڑتی اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک مساقاة اُن درختون مین ہو کہ جسمین پانی چشمے
سے آتا ہے اور ایک مساقاة اُن درختون مین ہو کہ جہان پانی بھر کر اونٹ پر لانا پڑتا ہے دونو برابر نہین ہوسکتین
اس لیے کہ ایک مین محنت زیادہ ہے اور دوسرے مین کم کہا مالک نے عامل کو یہ نہین پہونچتا کہ اُن غلامون
سے اور کوئی کام لیوے یا مالک سے اُسکی شرط کرلیوے کہا مالک نے عامل کو یہ درست نہین کہ مالک سے
ان غلامون کی شرط کرلیوے جو پہلے سے باغ مین مقرر نہ تھے کہا مالک نے زمین کے مالک کو یہ درست
نہین کہ جو غلام پہلے سے باغ مین مقرر تھے اُنمین سے کسی غلام کے نکال لینے کی شرط مقرر کرے بلکہ اگر کسی
غلام کو نکال لینا چاہے تو مساقات کے اول نکال لے اسیطرح اگر کسی کو شریک کرنا چاہے تو مساقاة کے اول
شریک کرلے بعد اُسکے مساقاة کرے کہا مالک نے اگر باغ کے غلامون مین سے کوئی مرجاوے یا غائب ہوجاوے
تو باغ کے مالک کو دوسرا غلام اُسکی جگہ پر دینا پڑیگا - پوری ہوئی کتاب مساقات کی **کِتَابُ کِرَاءِ الْاَرْضِ** زمین کو کرایہ پر دینے کے بیان مین **ف** زمین کا کرایہ دینا چاندی یا سونے کے بدلے
مین بالاتفاق درست ہے مگر پیداوار کے ایک حصے پر کرایہ دینا جسکو مزارعت اور مخابرت کہتے ہین مختلف فیہ ہے
ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور محمد اور اہلحدیث کے نزدیک درست ہے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ کِرَاءِ الْمَزَارِعِ قَالَ حَنْظَلَةُ فَسَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ اَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ

ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھیتون کے کرایہ دینے سے حنظلہ نے کہا
مینے رافع سے پوچھا اگر سونے چاندی کے بدلے مین کرایہ کو دے انہون نے کہا کچھ قباحت نہین عن

ف غلامون کی خدمت کی شرط کرنا مساقات مین

ف کتاب کراء الارض

ابنِ شہابٍ قال سألتُ سعیدَ بنَ المسیّبِ عن کراءِ الارضِ بالذہبِ والورِقِ فقال لا بأس بذٰلک
ترجمہ سعید بن المسیب سے ابن شہاب نے پوچھا زمین کو کرایہ دینا سونے یا چاندی کے بدلے میں درست ہے کہا ہاں کچھ
قباحت نہیں عن ابنِ شہابٍ انّہ سأل سالمَ بنَ عبدِ اللہِ بنِ عمرَ عن کراءِ المزارعِ فقال لا بأس
بہا بالذہبِ والورِقِ قال ابنُ شہابٍ فقلتُ لہ ارأیتَ الحدیثَ الذی یُذکر عن رافعِ بنِ خدیجٍ فقال
اکثرَ رافعُ بنُ خدیجٍ ولو کانت لی مزرعۃٌ اکریتُہا ترجمہ ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے پوچھا کہ کھیتوں کا کرایہ دینا کیسا
ہے انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں سونے یا چاندی کے بدلے میں ابن شہاب نے کہا کیا تمکو رافع بن خدیج کی حدیث نہیں
پہونچی ف کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھیتوں کے کرایہ دینے سے ت سالم نے کہا رافع نے زیادتی
کی اگر میرے پاس مین مزروعہ ہوتی تو مین اسکو کرایہ پر دیتا عن مالکٍ انّہ بلغہ انّ عبدَ الرحمٰنِ بنَ عوفٍ تکاری
ارضًا فلم یزل فی یدیہ بکراءٍ حتّی مات قال ابنُہ فما کنتُ اراہا الّا لنا من طولِ ما مکثتْ فی یدیہ حتّی
ذکرہا لنا عند موتہٖ فامرنا بقضاءِ شیءٍ کان بقی علیہ من کرائہا ذہبٍ او ورِقٍ ترجمہ عبدالرحمن بن
عوف نے ایک زمین کرایہ کو لی ہمیشہ انکے پاس رہی مرتے دم تک انکے بیٹے نے کہا ہم اسکو اپنی ملک سمجھتے تھے اس وجہ
سے کہ مدت تک ہمارے پاس رہی جب عبدالرحمن مرنے لگے تو انہوں نے ذکر کیا کہ وہ کرایہ کی ہے اور حکم کیا کرایہ کے ادا
کرنے کا جو انپر باقی تہا سونے یا چاندی کے قسم سے عن عروۃَ بنِ الزبیرِ انّہ کان یُکری ارضَہ بالذہبِ والورِقِ
ترجمہ عروہ بن زبیر اپنی زمین کو کرایہ پر دیتے تہے چاندی یا سونے کے بدلے میں امام مالک سے سوال ہوا کوئی شخص اپنی
زمین کرایہ دے اس شرط سے کہ جب اسمین کھجور یا گیہون یا اور کوئی چیز پیدا ہوگی تو اسقدر لونگا مثلا سو صاع مالک نے
اسکو مکروہ جانا

کتابُ الشفعۃ

کتاب شفعے کے بیان میں ف شفعہ کہتے ہین اُس استحقاق کو جو
شریک کو حاصل ہوتا ہے زمین یا مکان کے بکنے کے وقت مثلاً ایک مکان یا باغ چار آدمیون مین مشترک
تہا اب ایک شخص نے اُنمین سے اپنا حصہ کسی غیر شخص کے ہاتھ بیچا تو باقی شریکون کو شفعے کا حق حاصل ہوگا
اگر وہ چاہین تو مشتری کو اُتنے دام جتنے کو اُسنے خرید اہے دیکر جبرًا وہ حصہ لے لین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ما یقعُ فیہِ الشفعۃُ

جس چیز مین شفعہ ثابت ہوتا ہے اُسکا بیان عن سعیدِ بنِ المسیّبِ
وعن ابی سلمۃَ بنِ عبدِ الرحمٰنِ بنِ عوفٍ انّ رسولَ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم قضی بالشفعۃِ فیما
لم یُقسَم بین الشرکاءِ فاذا وقعتِ الحدودُ بینہم فلا شفعۃَ فیہِ ترجمہ سعید بن المسیب اور ابی سلمہ
بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعہ کا اُس چیز مین جو تقسیم نہ ہوئی
ہو شریکون مین جب تقسیم ہو جاوے اور حدین قائم ہو جاوین پھر اُسمین شفعہ نہین کہا مالک نے ہمارے نزدیک
یہی حکم ہے اور اسمین کچھ اختلاف نہین ہے ف احمد اور شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے اُنکے نزدیک

ہمسایہ کو حق شفعہ نہیں ہے اور ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے نزدیک ہمسایہ کو بھی حق شفعہ ہے عن مالك
انه بلغه ان سعيد بن المسيب سئل عن الشفعة هل فيها من سنة قال نعم الشفعة في الدور
والارضين ولا تكون الا بين الشركاء ترجمہ سعید بن المسیب سے سوال ہوا کہ شفعے میں کیا حکم ہے انہوں
نے کہا شفعہ مکانوں میں اور زمین میں ہوتا ہے اور شفعے کا استحقاق صرف شریک کو ہوتا ہے عن مالك انه بلغه
عن سليمان بن يسار مثل ذلك ترجمہ سلیمان بن یسار نے بھی ایسا ہی کہا کہا مالک نے اگر ایک شخص نے
مشترک زمین کا ایک حصہ کسی جانور یا غلام کے بدلے میں خریدا اب دوسرا شریک مشتری سے شفعے کا مدعی
ہوا لیکن وہ جانور یا غلام تلف ہو گیا اور اوسکی قیمت معلوم نہیں مشتری کہتا ہے اوسکی قیمت سو دینار تھی
اور شفیع کہتا ہے پچاس دینار تھی تو مشتری سے قسم لینگے اس امر پر کہ اوس جانور یا غلام کی قیمت سو دینار
تھی بعد اوسکے شفیع کو اختیار ہوگا چاہے سو دینار دیکر زمین کے اوس حصے کو لیلے چاہے چھوڑ دے البتہ
شفیع گواہ لاوے اس امر پر کہ اوس جانور یا غلام کی قیمت پچاس دینار تھی تو اوسکا قول معتبر ہوگا کہا مالک نے
جس شخص نے اپنے مشترک گھر یا مشترک زمین کا ایک حصہ کسیکو ہبہ کیا موہوب لہ نے واہب کو اوسکے بدلے میں
کچھ نقد دیا یا کچھ چیز دی تو اور شریک موہوب لہ کو جسقدر نقد دیا اوس چیز کی قیمت دیکر شفعہ سے لینگے کہا مالک نے
اگر کسی شخص نے اپنا حصہ مشترک زمین یا مشترک گھر میں ہبہ کیا لیکن موہوب لہ نے اسکا بدلہ نہیں دیا تو شفیع کو شفعے کا
استحقاق نہوگا جب موہوب لہ بدلہ دیگا تو شفیع موہوب لہ کو اوس بدلے کی قیمت دیکر شفعہ سے لیگا کہا مالک
نے جس شخص نے ایک حصہ مشترک زمین میں سے وعدے پر خریدا اب شریک نے شفعے کا دعوے کیا اگر وہ مالدار
ہے تو اوسی قیمت پر اوتنے ہی وعدے پر لیلیگا اگر اوسپر بھروسا نہ ہو وعدے پر دام ادا کرنیکا تو جب وہ ایک
معتبر شخص کی ضمانت داخل کرے جو مشتری کے برابر ہو تو شفعہ سے لیگا کہا مالک نے اگر بیع کے وقت شفیع غائب ہو
تو اوسکا شفعہ باطل نہ ہوگا اگرچہ کتنی ہی مدت گذر جاوے کہا مالک نے زید مر گیا اور ایک زمین چھوڑ گیا عمرو
اور بکر اوسکے بیٹے اوس زمین کے وارث ہوئے اب عمرو سالم و ناصر دو بیٹے چھوڑ کر مر گیا عمرو کے حصے کی زمین سالم
و ناصر میں مشترک ہوئی سالم نے اپنا حصہ بیچ ڈالا تو شفعے کا دعوے ناصر کو پہونچیگا نہ بکر کو کہا مالک نے اگر کئی
شریکوں کو شفعے کا استحقاق ہو تو ہر ایک ان میں سے اپنے حصے کے موافق مبیع میں سے لینگے اگر ایک شخص نے
مشترک حصہ خرید کیا اور سب شریکوں نے شفعے کا دعوے چھوڑ دیا مگر ایک شریک نے مشتری سے یہ کہا کہ میں اپنے حصے
کے موافق تیری زمین سے شفعہ لونگا مشتری یہ کہے یا تو تو پوری زمین جسقدر میں نے خریدی ہے سب لے لے یا شفعے کا
دعوے چھوڑ دے تو شفیع کو لازم ہوگا یا تو پورا حصہ مشتری سے لیلیوے یا شفعے کا دعوے چھوڑ دے کہا
مالک نے ایک شخص زمین کو خرید کر اوسمیں درخت لگا دے یا کنواں کھود دے پھر ایک شخص اوس زمین کے

شفعے کا دعوے کرتا آوے تو اوسکو شفعہ نہ ملیگا جب تک مشتری سکے کنوئی اور درختون کی بہی قیمت نہ دیوے
کہا مالک نے جس شخص نے مشترک گہر یا زمین مین سے اپنا حصہ بیچا جب بائع کو معلوم ہوا کہ شفیع اپنا شفعہ لیگا تو
اوسنے بیع کو فسخ کر ڈالا اس صورت مین شفیع کا شفعہ ساقط نہ ہوگا بلکہ شفیع اوسقدر دام دیکر جتنے کو وہ حصہ بکا
تہا اوس حصے کو لیگا کہا مالک نے اگر ایک شخص نے ایک حصہ مشترک گہر یا زمین کا اور ایک جانور اور کچہہ اسباب
ایک ہی عقد مین خرید کیا پہر شفیع نے اپنا حصہ یا شفعہ اوس زمین یا گہر مین مانگا مشتری کہنے لگا جتنی چیزین مینے
خریدی ہین تو اون سب کو لیلے کیونکہ مینے اون سب کو ایک عقد مین خرید اہے تو شفیع زمین یا گہر مین اپنا شفعہ
لیگا اسطرح پر کہ اون سب چیزون کی علیحدہ علیحدہ قیمت لگا دینگے اور پہر ثمن کو ہر ایک قیمت پر حصہ رسد تقسیم کرینگے
جو ثمن حصے کا زمین یا مکان کی قیمت پر آوے اسقدر شفیع دیکر وہ حصہ زمین یا مکان لیلیگا اور یہ ضرور نہین کہ اوس
جانور اور اسباب کو بہی لیلیوے البتہ اگر اپنی خوشی سے لیوے تو مضائقہ نہین کہا مالک نے جس شخص نے مشترک
زمین مین سے ایک حصہ خرید کیا اور سب شفیعون نے شفعے کا دعوے چہوڑ دیا مگر ایک شفیع نے شفعہ طلب کیا
تو اوس شفیع کو چاہیے کہ پورا حصہ مشتری کا لیلے یہ نہین ہوسکتا کہ اپنے حصے کے موافق اوس مین سے لیلے کہا
مالک نے اگر ایک گہر مین چند آدمی شریک ہون اور ایک آدمی اونمین سے اپنا حصہ بیچے سب شرکا کی غیبت مین مگر
ایک شریک کی موجودگی مین اب جو شریک موجود ہے اوس سے کہا جاوے تو شفعہ لیتا ہے یا نہین لیتا وہ کہے بالفعل
مین اپنے حصے کے موافق لیلیتا ہون بعد اوسکے جب میرے شریک آوینگے اگر وہ اپنے حصونکو خرید کرینگے تو بہتر
نہین تو مین کل شفعہ لیلونگا تو یہ نہین ہوسکتا بلکہ جو شریک موجود ہے اوس سے صاف کہدیا جاویگا یا تو شفعہ کل
لیلے یا چہوڑ دے اگر وہ لیلیگا تو بہتر نہین تو اوسکا شفعہ ساقط ہوجاویگا **مَا لَا يَقَعُ فِيْهِ الشُّفْعَةُ**
جن چیزون مین شفعہ نہین ہے اونکا بیان **عَنْ** اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ
اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِی الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهَا وَلَا شُفْعَةَ فِیْ بِئْرٍ وَلَا فِیْ فَحْلِ النَّخْلِ ترجمہ حضرت عثمان نے
کہا جب زمین مین حدین پڑجاوین تو اوسمین شفعہ نہ ہوگا اور نہین شفعہ ہے کنوئین مین اور نہ کہجور کے نر درخت مین
ف عرب مین ہر ایک شخص کی کہجور کے درخت علیحدہ علیحدہ ہوتے تہے اور نر درخت ایک ہوتا جسمین سب کا کیا
ہوتے ہر ایک اوسکا گابہا لیتا اور اپنے مادہ درختون مین شریک کیا کرتا اونمین سے اگر کوئی شخص اپنے درختون
کو بیچے تو اور درخت والون کو شفعہ نہ ہوگا اسوجہ سے کہ نر درخت مین شریک ہین کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم
ہے کہا مالک نے رستے مین شفعہ نہین ہے خواہ وہ تقسیم کے لائق ہو یا نہ ہو کہا مالک نے اسیطرح جب ایک
مکان کی کوٹہریان تقسیم ہو جاوین پہر اوسکے آنگن مین شفعہ نہ ہوگا خواہ وہ تقسیم کے لائق ہو یا نہ ہو کہا مالک نے
اگر مشتری نے خیار کی شرط سے زمین کے ایک حصہ کو خریدا تو شفیع کو شفعے کا حق نہ ہوگا جب تک مشتری کا خیار

جن چیزون مین شفعہ نہین ہے اونکا بیان

پورا نہ ہوا اور وہ اسکو قطعی طور پر نہ لیوے کہا مالک نے اگر ایک شخص نے زمین خریدی اور مدت تک اوسپر قابض رہا
بعد ہوئے کے ایک شخص نے اوس زمین میں اپنا حق ثابت کیا تو اسکو شفعہ ملیگا اور جو کچھ زمین میں منفعت ہوئی ہے وہ مشتری کی
کی ہوگی جس تاریخ تک اوسکا حق ثابت ہوا ہے کیونکہ وہ مشتری اوس میں کا ضامن تہا اگر وہ تلف ہو جاتی یا اوسکی
درخت تلف ہو جاتے اگر بہت مدت گذر گئی یا گواہ مر گئے یا بائع اور مشتری مر گئے یا وہ زندہ ہین مگر بیع کو بہت زمانہ ہو گئے بہت
مدت گذرنے کی وجہ سے اس صورت مین اوس شخص کو اسکا حق تو ہے نا مگر شفعہ کا دعوے نہ پہونچیگا اگر زمانہ بہت
نہین گذرا ہے اور اوس شخص کو یہ معلوم ہوا کہ بائع نے قصداً شفعہ باطل کرنیکے واسطے بیع کو چہپایا ہے تو اصل زمین
کی قیمت اور جو اوسمین زیادہ ہو گیا ہے اوسکی قیمت وہ شخص ادا کر شفعہ لے لیگا کہا مالک نے جیسے زندہ کے مال
مین شفعہ ہے ویسے میت کے مال مین بہی شفعہ ہے البتہ اگر میت کے وارث اوسکے مال کو تقسیم کرین پہر بیچین تو
اسمین شفعہ نہ ہوگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک غلام اور لونڈی اور اونٹ اور گائے اور بکری اور جانور اور کپڑے
مین شفعہ نہین ہے نہ اوس کنوئے مین جسکے متعلق زمین نہین ہے کیونکہ شفعہ اوس چیز مین ہوتا ہے جو تقسیم کے
قابل ہو اور اسمین حدود ہوتے ہین زمین کے قسم سے جو چیز ایسی نہین ہے اوسمین شفعہ بہی نہین ہے کہا
مالک نے اگر کسی شخص نے ایسی زمین خریدی جس مین لوگون کو حق شفعہ پہونچتا ہے تو چاہیے کہ شفیعون کو حاکم پاس لیجاوے
یا شفعہ لیوین یا چہوڑ دین اگر مشتری شفیعونکو حاکم کے پاس نہین لیگیا لیکن اونکو خریدنے کی خبر ہو گئی تہی اور انہون
نے مدت تک شفعہ کا دعوے نہ کیا بعد اوسکے دعوے کیا تو صحیح نہ ہوگا۔ پوری ہوئی کتاب شفعے کی کتاب

الاقضیۃ کتاب حکمون کی بسم اللہ الرحمن الرحیم الترغیب فی القضاء

بالحق سچے حکم کرنیکا بیان عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما انا بشر
وانکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ علی نحو ما اسمع منہ فمن
قضیت لہ بشیء من حق اخیہ فلا یاخذ منہ شیئا فانما اقطع لہ قطعۃ من النار ترجمہ حضرت
ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بہی بشر ہون ف یعنی جیسے اور لوگون کو
غیب کا حال معلوم نہین ظاہر پر حکم کرتے ہین ویسا ہی مجہکو بہی ہر ایک بات غیب کی علم نہین اس حدیث سے
رد ہو گیا اون لوگون کا جو سمجہتے ہین کہ آنحضرت کو ہر ایک بات غیب کی معلوم تہی زرقانی ت اور تم میرے
پاس لڑتے جہگڑتے آتے ہو شاید تم مین سے کوئی باتین بنا کر اپنے دعوے کو ثابت کرے بہتر اوسکے جو دوسرا نہ کر سکے تو مین
فیصلہ کر دون اوسکے کہنے پر ف اوسکو سچا سمجہکر اور در حقیقت وہ جہوٹا ہو ت تو جس شخص کو مین اوسکے
بہائی کا حق دلا دون وہ نہ لے کیونکہ مین ایک انگارا آگ کا اوسکو دلاتا ہون ف یعنی میرے حکم دینے کی وجہ سے
یہ نہ سمجہے کہ غیر کا حق اوسکا ایسا درست ہو گیا بلکہ اگر وہ جہوٹا ہے تو فیصلہ ہو جانیکے بعد بہی اللہ سے ڈرے اور اپنے

پہانیگا مال یا حق نہ دبا وے - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کی قضا ظاہر مین نافذ ہوتی ہے نہ باطن مین یہی مذہب
ہے ائمہ ثلاثہ کا مگر ابو حنیفہ کے نزدیک معاملات مین جیسے نکاح اور بیع اور شرا اور طلاق مین قاضی کا حکم باطن
مین بھی نافذ ہو جاتا ہے مثلاً ایک عورت نے جھوٹ موٹ گواہ قائم کر دیے نکاح پر اور قاضی نے نکاح کا حکم کر دیا
تو مرد کو اس عورت سے جماع درست ہو جاویگا یا عورت نے جھوٹ موٹ طلاق کے اوپر گواہ قائم کر دیے اور قاضی
نے طلاق کا حکم کر دیا تو اس عورت کو دوسرے مرد سے نکاح درست ہو جاویگا یہ قول ابو حنیفہ کا احادیث صحیحہ کے
برخلاف ہے عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب اختصم الیہ مسلم و یہودی فرأی عمر بن
الخطاب ان الحق للیہودی فقضی لہ عمر فقال لہ الیہودی واللہ لقد قضیت بالحق فضربہ عمر
بالدرۃ ثم قال وما یدریک فقال لہ الیہودی انا نجد انہ لیس قاض یقضی بالحق الا کان عن یمینہ
ملک و عن شمالہ ملک یسددانہ و یوفقانہ للحق مادام مع الحق فاذا ترک الحق عرجا و ترکاہ
ترجمہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس ایک یہودی اور ایک مسلمان لڑتے ہوئے آئے حضرت عمر کو یہودی کی طرف حق معلوم
ہوا اونہون نے اوسکی موافق فیصلہ کیا پھر یہودی بولا قسم خدا کی تمنے سچا فیصلہ کیا حضرت عمر نے اوسکو درے سے
مارا ف اسواسطے کہ حضرت عمر کو خوشامد کی معلوم ہوئی کیونکہ اونہون نے خدا کے واسطے فیصلہ کیا نہ یہ کہ لوگ تعریف
کرین ت اور کہا تجھے کیونکر معلوم ہوا ف یہودی کو تو معلوم تہا کہ حق کسطرف ہے کیونکہ وہ صاحب مقدمہ
تہا پھر یہ کہنا حضرت عمر کا کہ تجھے کیونکر معلوم ہوا ذہن نشین نہین ہوتا مگر ایک روایت مین ہے کہ یہودی نے یہ کہا قسم
خدا کی دو فرشتے جبرئیل اور میکائیل تمہاری زبان پر بات کرتے ہین اور تمہارے داہنے بائین ہین حضرت عمر نے اسکو
درے سے مارا اور کہا تجھے کیونکر معلوم ہوا اس صورت مین یہ سوال صحیح ہوگا ت یہودی نے کہا ہماری کتابون مین
لکھا ہے جو حاکم سچا فیصلہ کرتا ہے اوسکے داہنے ایک فرشتہ ہوتا ہے اور بائین ایک فرشتہ دونو اسکو مضبوط
کرتے ہین اور سیدھی راہ بتلاتے ہین جب تک وہ حاکم حق پر جما رہتا ہے جب حق چھوڑ دیتا ہے وہ فرشتے
بھی اسکو چھوڑ کر آسمان پر چڑھ جاتے ہین

الشہادات گواہیوں کا بیان

عن زید بن خالد
الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الشہداء الذی یاتی بشہادتہ
قبل ان یسألہا او یخبر بشہادتہ قبل ان یسألہا ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو سب سے بہتر گواہ کی جو گواہی دیتا ہے قبل اسکے کہ پوچھا جاوے
ف یعنے حقوق اللہ مین جیسے طلاق عتاق وقف مین یا جب مدعی سچا ہو اور اسکا گواہ نہ ملتا ہو اور کسی
شخص کو اوسکے حق کا حال معلوم ہو وہ شخص خود بخود جا کر حاکم کے پاس گواہی دیوے تاکہ اسکا حق تلف نہ ہو
اس قسم کی گواہی ثواب ہے اور یہ حدیث اس حدیث کی مخالف نہین کہ ایک قوم ایسی پیدا ہوگی جو گواہی دینگے

قبول ہوجاتی ہے جانینگے کیونکہ اس حدیث میں مراد جھوٹی گواہی ہے یا گواہی سے قسم مقصود ہے یعنے قسم کہاوینگے قبل قسم لینے کے بعضون نے اس حدیث کے معنے یہ کیے ہیں کہ بیجر پوچھے جانیگے گواہی دینا اور یہ جو کہا قبل پوچھے جانے کے گواہی دینا یہ مبالغہ اور مجاز کے طور پر ہے عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ لَقَدْ جِئْتُكَ لِأَمْرٍ مَا لَهُ رَأْسٌ وَلَا ذَنَبٌ قَالَ عُمَرُ وَمَا هُوَ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ ظَهَرَتْ بِأَرْضِنَا فَقَالَ عُمَرُ أَوَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْسَرُ رَجُلٌ فِي الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ الْعُدُولِ ترجمہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ایک شخص عراق کا رہنے والا حضرت عمر پاس آیا اور بولا میں تمہارے پاس ایسے کام کو آیا جسکا سر پیر کچھ نہیں ف یعنے بہت گنہ ہے ت حضرت عمر نے کہا کیا ہے اوسنے کہا جھوٹی گواہیاں ہمارے ملک میں بہت پھیل گئی ہیں حضرت عمر نے کہا سچ اوسنے کہا ہان تب حضرت عمر نے کہا اب کوئی شخص مسلمان قید نہ کیا جاویگا بغیر معتبر گواہون کے عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَصْمٍ وَلَا ظَنِينٍ ترجمہ حضرت عمر نے کہا نہین درست ہے گواہی دشمن کی اور تہمتی کی

اَلْقَضَاءُ فِي شَهَادَةِ الْمَحْدُودِ

جسکو حد قذف پڑی ہو اسکی گواہی کا بیان عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَغَيْرِهِ أَنَّهُمْ سُئِلُوا عَنْ رَجُلٍ جُلِدَ الْحَدَّ أَيَجُوزُ شَهَادَتُهُ فَقَالُوا نَعَمْ إِذَا ظَهَرَتْ مِنْهُ التَّوْبَةُ ترجمہ سلیمان بن یسار وغیرہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص کو حد قذف پڑی پھر اوسکی گواہی درست ہے اونہون نے کہا ہان جب وہ توبہ کرے اور اسکی توبہ کی سچائی اسکے اعمال سے معلوم ہو جاوے عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يُسْأَلُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ ترجمہ ابن شہاب سے بھی یہی سوال ہوا اونہون نے بھی ایسا ہی کہا مالک نے کہا ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا جو لوگ تہمت لگاتے ہین نیک بخت بی بیون کو پھر چار گواہ نہین لاتے اونکو ہی کوڑے مارو پھر کبھی اونکی گواہی قبول نہ کرو وہی گنہگار رہین مگر جو لوگ اسکے بعد توبہ کرین اور نیک ہو جاوین تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے پس جو شخص حد قذف لگایا جاوے پھر توبہ کرے اور نیک ہو جاوے اسکی گواہی درست ہے ف یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اکثر علماء کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک محدود فی القذف کی شہادت کبھی درست نہین ہے اگرچہ توبہ بھی کرے

اَلْقَضَاءُ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کرنیکا بیان ف یعنے جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو قاضی مدعی سے قسم لیکر ایک گواہ اور ایک قسم پر مدعی کا حق ثابت کرے اور قسم اوسکی قائم مقام دوسرے گواہ کے ہوگی یہی مذہب ہے ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ اور ثوری اور اوزاعی کے نزدیک ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ نہین ہو سکتا جب تک دو گواہ نہ ہون لیکن متعدد روایتون سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

شاہد اور قسم پر فیصلہ کیا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ
ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک قسم اور ایک گواہ پر عَنْ أَبِي الزِّنَادِ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَامِلٌ عَلَى
الْكُوفَةِ أَنِ اقْضِ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ ترجمہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا عبد الحمید بن عبد الرحمن کو اور وہ
عامل تھے کوفہ کے کہ ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کیا کر عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا هَلْ يُقْضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ فَقَالَا نَعَمْ ترجمہ ابا سلمہ بن عبد الرحمن
اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا کہ ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا درست ہے اونہون نے کہا ہان کہا مالک
نے جب مدعی پاس ایک گواہ ہو تو اوسکے گواہی لیکر مدعی کو قسم دینگے اگر وہ قسم کہا لیگا تو اوسکا دعوے ثابت
ہوجاویگا اگر قسم کہانے سے انکار کرے تو مدعا علیہ سے قسم لینگے اگر وہ قسم کہا لیگا تو بری ہوجاویگا اگر قسم کہانے سے
انکار کرے تو مدعی کا دعوے اوسپر ثابت ہوجاویگا کہا مالک نے ایک قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ کرنا صرف اموال
کے دعوے مین ہوگا اور حدود اور نکاح اور طلاق اور عتاق اور سرقہ اور قذف مین ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ
کرنا درست نہین اور جس شخص نے عتاق کو اموال کے دعوے مین داخل کیا اوسنے غلطی کی کیونکہ اگر ایسا ہوتا
تو غلام جب ایک گواہ لاتا اس امر پر کہ مولے نے اسکو آزاد کردیا ہے تو چاہیئے کہ غلام سے حلف لیکر اوسکو آزاد
کردیتے حالانکہ ایسا نہین ہے بلکہ جب غلام اپنی آزادی پر ایک گواہ لاوے تو اوسکے مولا سے حلف لینگے
اگر حلف کریگا تو آزادی ثابت نہ ہوگی کہا مالک نے اسیطرح اگر عورت ایک گواہ لاوے اس امر پر کہ اوسکے خاوند
نے اوسکو طلاق دی تو خاوند سے قسم لینگے اگر وہ قسم کہالے اس امر پر کہ مینے طلاق نہین دی تو طلاق ثابت
نہوگی کہا مالک نے طلاق اور عتاق مین جب ایک گواہ ہو تو خاوند اور مولا پر قسم لازم آویگی کیونکہ عتاق ایک حد
شرعی ہے جسمین عورتون کی گواہی درست نہین اسلیے کہ غلام جب آزاد ہوجاتا ہے تو اوسکی حرمت ثابت
ہوجاتی ہے اور اسکی حدین اور دنپر پڑتی ہین اوراونکے حدین اسپر پڑتی ہین اگر وہ زنا کرے اور محصن ہو
تو رجم کیا جاویگا اگر اوسکو کوئی مار ڈالے تو قاتل بھی مارا جاویگا اور اوسکے وارثون کو میراث کا استحقاق حاصل
ہوگا اگر کوئی حجت کرنیوالا یہ کہے کہ مولا جب غلام کو آزاد کر دے پھر ایک شخص اپنا قرضہ مولی سے مانگنے آوے اور ایک
مرد اور دو عورتون کی گواہی سے اپنا قرضہ ثابت کرے تو مولی پر قرضہ ثابت ہوجاویگا اگر مولی پاس سوا اس غلام
کے کوئی مال نہ ہوگا تو اوس غلام کی آزادی کو فسخ کر ڈالینگے اس سے یہ بات نکالی کہ عورتون کی گواہی عتاق میں
درست ہے تو یہ نہین ہوسکتا کیونکہ عورتون کی گواہی قرضے کے اثبات مین معتبر ہوئی نہ عتاق مین اسکی مثال یہ ہے
ایک شخص اپنے غلام کو آزاد کردے پہر اوسکا قرضخواہ ایک گواہ اور ایک قسم سے اپنا قرضہ مولے پر ثابت کردے

اور اسکی وجہ سے آزادی فسخ کیجاوے یا سوائے قرضے کا دعوے کرے اور گواہ نہ رکھتا ہو سوئے قسم لیجاوے اور وہ
انکار کرے تو مدعی سے قسم لیکر اوسکا قرضہ ثابت کر دیا جاوے اور آزادی فسخ کیجاوے اسیطرح ایک شخص نکاح
کرے لونڈی سے پھر لونڈی کا ولی خاوند سے کہنے لگے کہ تونے اور فلان شخص نے ملکر میری اس لونڈی کو اتنے
دینار ونکے عوض مین خرید کیا ہے اور خاوند انکار کرے تو ہوے ایک مرد اور دو عورتونکی گواہ لاوے اپنے قول پہ
اس صورت مین بیع ثابت ہوجاویگی اور وہ لونڈی خاوند پر حرام ہوجاویگی **ف** کیونکہ وہ لونڈی مشترک ہوگئی
دو شخصون مین **ف** اور نکاح فسخ ہوجاویگا حالانکہ طلاق مین عورتونکی گواہی درست نہین کہا مالک نے
اسیطرح اگر ایک شخص قذف کرے ایک شخص کو پھر ایک مرد یا دو عورتین گواہی دین کہ جس شخص کو قذف کیا
ہے وہ غلام ہے تو قاذف کے ذمہ سے حد ساقط ہوجاویگی حالانکہ قذف مین شہادت عورتونکی درست نہین
کہا مالک نے یہ بھی اسکی مثال ہے کہ دو عورتین گواہی دین بچے کے رونے پر تو اوس بچے کے لیے میراث ثابت ہو
جاویگی اور جو بچہ مرگیا ہوگا تو اوسکے وارثون کو میراث ملیگی حالانکہ ان دو عورتون کے ساتھ نہ کوئی مرد ہے نہ
قسم ہے اور کبھی میراث کا مال کثیر ہوتا ہے جیسے سونا چاندی زمین باغ غلام وغیرہ اگر یہی دو عورتین ایک درم پر
یا اوس سے کم پر بھی گواہی دین تو انکی گواہی سے کچھہ ثابت نہ ہوگا جب تک انکے ساتھہ ایک مرد یا ایک
قسم نہو کہا مالک نے بعضے لوگ کہتے ہین کہ ایک قسم اور ایک گواہ سے حق ثابت نہین ہوتا بسبب قول
اللہ تعالے کے فَاِنْ لَمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ الاٰية تو حجت انکے لوگون پر یہ ہے کہ آیا تم نہین دیکھتے کہ اگر ایک شخص نے
دعوے کیا ایک شخص پر مال کا کیا نہین حلف لیا جاتا مدعی علیہ سے تو اگر حلف کرتا ہے باطل ہوجاتا ہے اوسکا
یہ حق اگر نکول کرتا ہے پھر حلف دلاتے ہین صاحب حق کو تو یہ ایسا امر ہے کہ نہین ہے اختلاف اوسمین کسیکا
لوگون مین سے اور نہ کسی شہر مین شہرون مین سے تو کس دلیل سے نکالا ہے اسکو اور کس کتاب اللہ مین پایا اس
مسئلے کو تو جب اس امر کو اقرار کرے تو ضرور یہی اقرار کرے یمین مع الشاہد کا اگرچہ نہین ہے یہ کتاب اللہ مین مگر
حدیث مین تو موجود ہے آدمی کو چاہیے کہ ٹھیک راستہ پہچانے اور دلیل کا موقع دیکھے اس صورت مین اگر خدا
چاہیگا تو اوسکی مشکل حل ہوجاویگی **اَلْقَضَاءُ فِيْمَنْ هَلَكَ وَلَهٗ دَيْنٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ**
لَهٗ فِيْهِ شَاهِدٌ وَاحِدٌ ایک شخص مرجاوے اور اسکا قرض لوگون پر ہو جسکا ایک گواہ ہو اور لوگونکا
قرض اوسپر ہو جسکا ایک گواہ ہو تو کسطرح فیصلہ کرنا چاہیے کہا مالک نے اگر ایک شخص مرجاوے اور وہ لوگونکا قرضدار
ہو جسکا ایک گواہ ہو اور اوسکا بھی قرض ایک پر آتا ہو اوسکا بھی ایک گواہ ہو اور اوسکے وارث قسم کھانے سے انکار
کرین تو قرضخواہ قسم کھا کر اپنا قرضہ وصول کرین اگر کچھہ بچ رہے تو وہ وارثون کو نہ ملیگا کیونکہ انہون نے قسم نہ
کھا کر اپنا حق آپ چھوڑ دیا مگر جب وارث یہ کہین کہ ہمکو معلوم نہ تھا کہ قرض مین سے کچھہ بچ رہیگا اسیواسطے ہمنے

ف ایک شخص مرجاوے اور اسکا قرض لوگون پر ہو جسکا ایک گواہ ہو اور لوگونکا قرض اوسپر ہو جسکا ایک گواہ ہو تو کسطرح فیصلہ کرنا چاہیے۔

قسم نہین کہائی اور حاکم کو معلوم ہو جاوے کہ وارثون نے بسبب اسکے قسم کہائی نہی تو اس صورت مین وارث کہا کر جو کچھ مال بچ رہا ہے اوسکو لے سکتے ہین

القضاء في الدعوى دعوے کے فیصلے کا بیان

عن جميل بن عبد الرحمن المؤذن أنه كان يحضر عمر بن عبد العزيز وهو يقضي بين الناس فإذا جاءه الرجل يدعي على الرجل حقا نظر فإن كانت بينهما مخالطة أو ملابسة أحلف الذي ادعي عليه وإن لم يكن شيء من ذلك لم يحلفه **ترجمہ** جمیل بن عبد الرحمن عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا کرتے تھے جب فیصلہ کرتے تھے لوگون کا جو شخص کسی پر دعوے کرتا اگر مدعی اور مدعی علیہ مین یکجائی اور تعلق اور ارتباط معلوم ہوتا تو مدعی علیہ سے حلف لیتے ورنہ حلف نہ لیتے **ف** عمر بن عبد العزیز اور اکثر علماء مدینہ کا مذہب یہی ہے کہ جب مدعی علیہ مدعی سے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو نہ جان نہ پہچان نہ معاملہ نہ اتحاد تو مدعی علیہ سے حلف لینا ضرور نہیں لیکن جمہور علما اور امام شافعی اسکے برخلاف ہین وہ یہ کہتے ہین کہ جب مدعی علیہ منکر ہو اور مدعی کے پاس گواہ نہ ہو تو مدعی علیہ سے قسم لیجاویگی زرقانی نے کہا مالک نے یہ مذہب اسواسطے اختیار کیا کہ اگر مدعی علیہ سے عموماً حلف لیجاوے تو ہر شخص ذلت دینے کے خیال سے شریف اور بھلے آدمیون سے حلف لیا کریگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے جو شخص دعوے کرے دوسرے پر تو دیکھا جاویگا اگر مدعی اور مدعی علیہ سے ملاپ اور تعلق معلوم ہوگا تو مدعی علیہ سے حلف لینگے اگر حلف کریگا تو مدعی کا دعوے باطل ہوگا اگر انکار کرے تو پھر مدعی سے حلف لینگے اگر وہ حلف کریگا تو اپنا حق لے لیگا

القضاء في شهادة الصبيان لڑکون کی گواہی کا بیان

عن هشام بن عروة أن عبد الله بن الزبير كان يقضي بشهادة الصبيان فيما بينهم من الجراح **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن الزبیر لڑکون کی گواہی پر حکم کرتے تھے اونکے آپس کی مارپیٹ پر کہا مالک نے لڑکے اگر ایک دوسرے کو زخمی کرین تو اونکی گواہی درست ہے لیکن لڑکون کی گواہی اور مقدمات مین درست نہین ہے اور یہ بھی جب درست ہے کہ لڑکے اگر جدا نہ ہو گئے ہون مکر نہ کیا ہو اگر جدا جدا چلے گئے ہون تو پھر اونکی گواہی درست نہین ہے مگر جب عادل لوگون کو اپنی شہادت پر شاہد کر گئے ہون **ف** ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کے نزدیک لڑکون کی گواہی کسی مقدمے مین درست نہین ہے

الحنث على منبر النبي صلى الله عليه وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف پر جھوٹی قسم کہانے کا بیان

عن جابر بن عبد الله الأنصاري أن رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم قال من حلف على منبري آثما تبوأ مقعده من النار **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے منبر پر جھوٹی قسم کہاوے اوسنے اپنا ٹھکانا بنا لیا جہنم مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تغلیظ قسم کی مسجد یا مکان سے درست ہے جمہور علماء کا یہی مذہب ہے عن أبي أمامة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اقتطع حق امرئ مسلم

یمینه حرم الله علیه الجنة واوجب له النار قالوا وان کان شیئا یسیرا یا رسول الله قال وان کان
قضیبا من اراک وان کان قضیبا من اراک وان کان قضیبا من اراک قالها ثلث مرات ترجمہ ابوامامہ
سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا حق اوڑالیوے جھوٹے قسم کہاکر تو اللہ جنت کو
اوسپر حرام کریگا اور جہنم اوسکے لیے ضرور کریگا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ وہ حق تہوڑا ہو آپنے فرمایا اگرچہ ایک شاخ
ہو پیلو کی اگرچہ ایک شاخ ہو پیلو کی اگرچہ ایک شاخ ہو پیلو کی تین بار فرمایا **ف** مبالغہ اور زجر کے واسطے یعنے قلیل کثیر
مین فرق نہین حقوق العباد تہوڑے ہون یا بہت انکا معاف ہونا دشوار ہی اور قید مسلمان کی اتفاقی ہے کافر
کا مال بہی ناحق اوڑالینا یہی حکم رکہتا ہے۔ اگر کسی سے ایسا ہوجاوے تو وہ مال اداکرکے پہر استغفار کرے

جامع ما جاء فی الیمین علی المنبر

منبر پر قسم کہانیکا بیان **عن** ابی غطفان بن طریف المری
یقول اختصم زید بن ثابت وابن مطیع فی دار کانت بینهما الی مروان ابن الحکم وهو امیر علی
المدینة فقضی مروان علی زید بن ثابت بالیمین علی المنبر فقال زید بن ثابت احلف له مکانی
فقال مروان لا والله عند مقاطع الحقوق قال فجعل زید بن ثابت یحلف ان حقه لحق ویابی ان یحلف علی
المنبر فجعل مروان ابن الحکم یعجب من ذلک ترجمہ ابی غطفان سعد بن طریف سے روایت ہی کہ زید بن ثابت اور
عبد اللہ بن مطیع نے جھگڑا کیا ایک گہر مین جو دونون مین مشترک تہا تو لیگئے مقدمہ مروان بن حکم پاس وہ ان دنون مین حاکم
تہا مدینہ کا مروان نے فیصلہ کیا اس بات پر کہ زید بن ثابت قسم کہاوین منبر شریف پر زید نے کہا مین اپنی جگہہ پر قسم کہاتا ہون
مروان نے کہا نہین وہین قسم کہاو جہان لوگون کے قضیے چکتے ہین (منبر شریف پر) تو زید بن ثابت قسم کہاتے تہے
مین سچا ہون لیکن منبر پر قسم کہانے سے انکار کرتے تہے اور مروان کو تعجب ہوتا تہا کہا مالک نے ربع دینار یعنے تین درم سے
کم مین منبر پر حلف نہ لیجاویگی **ف** اور شافعی کے نزدیک بیس دینار سے کم مین حلف منبر پر نہ لیجاویگی

کتاب الرهن

کتاب رہن کے بیان مین یعنے گرو رکہنے کی بیان مین

ما لا یجوز من غلق الرهن

رہن کا روکنا درست نہین ہی **ف** گرو لینے والیکو مرتہن اور رکہنے والیکو راہن اور
اس شئی کو رہن اور مرہون بولتے ہین **عن** سعید بن المسیب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال لا یغلق الرهن ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہ روکی جاوے گی رہن کہا مالک نے ہمارے نزدیک اسکی تفسیر یہ ہے کہ ایک شخص سو روپے کا مال کچھہ
روپے کو گرو رکہے اور یہ کہدے کہ اگر اتنی مدت تک مین .... نہ چہوڑاؤن تو یہ مال تیرا ہو جاویگا
یہ درست نہین اگر ایسا کہے بہی تو جب راہن زر رہن اداکرے مرتہن کو وہ مال دینا پڑے گا اور شرط لغو ہو
جاویگی

القضاء فی رهن الثمر والحیوان

میلون اور جانورون

کے رہن کا بیان کہا مالک نے جو شخص باغ رہن کرے ایک میعاد معین پر تو پھل اوس باغ مین رہن سے پہلے نکل چکے ہین وہ رہن نہ ہونگے مگر جس صورت مین مرتہن نے شرط کرلی ہو تو وہ پھل بھی رہن رہین گے اور جو کوئی شخص حاملہ لونڈی کو رہن رکھے یا بعد رہن کے وہ حاملہ ہوجاوے تو اسکا بچہ بھی اوسکے ساتھہ رہن رہیگا یہی فرق ہے پھل اور بچے مین اسواسطے کہ پھل بیع مین بھی داخل نہین ہوتے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کھجور کے درخت بیچے تو پھل بائع کو ملین گے مگر جب مشتری شرط کرلیوے کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس مین کچھہ اختلاف نہین ہے اگر کوئی لونڈی یا جانور بیچے اور اوسکے پیٹ مین بچہ ہو تو وہ بچہ مشتری کا ہوگا خواہ مشتری اسکی شرط لگاوے یا نہ لگاوے تو کھجور کا درخت جانور کے مانند نہین نہ پھل کھجور کے بچے کی مانند ہین کہا مالک نے یہ بھی اسکی دلیل ہے کہ آدمی درخت کی پھلون کو رہن کرسکتا ہے بغیر درختون کے اور یہ نہین ہوسکتا کہ پیٹ کے بچے کو رہن کرے بغیر اوسکی مان کے آدمی ہو یا جانور

اَلْقَضَاءُ فِي الرَّهْنِ مِنَ الْحَيَوَانِ

جانور کو رہن رکھنے کا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس حکم مین کچھہ اختلاف نہین ہے کہ شئے مرہون اگر ایسی ہو جسکا تلف ہونا معلوم ہوجاوے جیسے زمین اور گھر اور جانور تو اس صورت مین شئے مرہون کے تلف ہونے سے مرتہن کا کچھہ حق کم نہ ہوگا بلکہ راہن کا نقصان ہوگا اور جو شئے مرہون ایسی ہو جسکا تلف ہونا صرف مرتہن کے کہنے سے معلوم ہووے (جیسے کپڑے سونا چاندی وغیرہ) تو مرتہن اوسکی قیمت کا ضامن ہوگا (جس صورت مین گواہ نہ رکھتا ہو اوسکے تلف ہونیکا) اب اگر راہن اور مرتہن زر رہن مین اختلاف کرین تو مرتہن سے کہا جاویگا تو حلفاً شئے مرہون کے اوصاف اور زر رہن کو بیان کر جب وہ بیان کریگا تو نگاہ والے لوگ اُس شئے کی قیمت مرتہن نے جو اوصاف بیان کیے ہین اون کے لحاظ سے لگاوینگے اگر قیمت زر رہن سے زیادہ ہو تو راہن جسقدر زیادہ ہے مرتہن سے وصول کرلیگا اور اگر قیمت زر رہن سے کم ہو تو راہن سے حلف لینگے اگر وہ حلف کرلیگا تو جسقدر مرتہن نے زر رہن قیمت سے زیادہ بیان کیا ہے وہ اوسکے ذمہ سے ساقط ہوجائیگا اور جو حلف سے انکار کرے تو اُسقدر مرتہن کو ادا کرے گا اگر مرتہن نے کہا مین شئے مرہون کی قیمت نہین جانتا تو راہن سے شئے مرہون کے اوصاف پر حلف لیکر اوس کے بیان پر فیصلہ کرینگے جب وہ کوئی امر خلاف واقع بیان نہ کرے کہا مالک نے یہ جب ہے کہ شئے مرہون مرتہن کے پاس ہو اور اوسنے دوسرے کے پاس نہ رکھوائی ہو (ورنہ مرتہن پر ضمان نہ ہوگا اگرچہ وہ گواہ نہ لاسکے) زرقانی

اَلْقَضَاءُ فِي الرَّهْنِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ

دو آدمیون کے پاس رہن رکھنے کا بیان کہا مالک نے اگر ایک شئے دو آدمیون کے پاس رہن ہو ایک مرتہن اپنے دین کا تقاضا کرے اور شئے مرہون کو

بیچنا چاہے اور ایک مرتہن راہن کو مہلت دیوے اگر شے مرہون ایسی ہے کہ اوسکے نصف بیچڈالنے سے
دوسرے مرتہن کا نقصان نہین ہوتا تو آدہی بیچکر ایک مرتہن کا دین ادا کر دینگے اور جو نقصان ہوتا ہے
تو کل شے مرہون کو بیچکر جو مرتہن تقاضا کرتا تہا اوسکو نصف دیدینگے اور جس مرتہن نے مہلت دی ہے
وہ اگر خوشی سے چاہے تو نصف ثمن کو راہن کے حوالہ کر دیوے نہین تو حلف کرے مینے اسواسطے مہلت
دی تہی کہ شے مرہون اپنے حال پر میرے پاس ہی پہر اوسکا حق اوسیوقت ادا کر دیا جاویگا کہا مالک نے
اگر غلام کو رہن رکہے تو غلام کا مال راہن لیگا مگر جب مرتہن شرط کرے کہ اسکا مال بہی اوسکے ساتھ رہن
رہے

القضاء فی جامع الرہون

رہن کو متعلق مسائل کا بیان کہا مالک نے ایک
شخص نے اسباب رہن کہا وہ مرتہن کے پاس تلف ہوگیا لیکن راہن اور مرتہن کو زر رہن کے مقدار مین اختلاف
نہین ہے البتہ شے مرہون کی قیمت مین اختلاف ہے راہن کہتا ہے اسکی قیمت بیس دینار ہے اور مرتہن کہتا
ہے اسکی قیمت دس دینار تہی اور زر رہن بیس دینار ہے تو مرتہن سے کہا جاوے گا کہ شے مرہون کی اوصاف
بیان کر جب وہ بیان کرے تو اوس سے حلف لیکر نگاہ والون سے ایسی شے کی قیمت دریافت کرین
اگر وہ قیمت زر رہن سے زیادہ ہو تو مرتہن سے کہا جاوے گا جسقدر زیادہ ہے وہ راہن کو دیوے
اگر قیمت کم ہے تو مرتہن جسقدر کم ہے راہن سے لیلیوے اگر برابر ہے تو خیر قصہ چکا نہ یہ کچہہ دے نہ وہ
کچہہ دیوے کہا مالک نے اگر شے مرہون موجود ہو لیکن راہن زر رہن دس دینار بیان کرے اور مرتہن
بیس دینار تو مرتہن حلف کرے اگر شے مرہون کی بیس دینار قیمت ہو تو اوسی شے مرہون کو اپنے دین کے
بدلے مین لیلیوے البتہ اگر راہن بیس دینار ادا کر کے اپنے شے لیا چاہے تو لے سکتا ہے۔ اگر اوس شے
مرہون کی قیمت بیس دینار سے کم ہو تو مرتہن سے حلف لیوے پہر راہن کو اختیار ہے یا بیس دینار دیکر اپنی شے
لیلیوے یا خود بہی حلف کرے کہ مینے اتنے پر رہن کی تہی اگر حلف کرے تو جسقدر شے مرہون کی قیمت سے
مرتہن نے دین زیادہ بیان کیا ہے وہ اوسکے ذمے سے ساقط ہو جاوے گا ورنہ دینا پڑیگا کہا مالک نے اگر
وہ شے مرہون تلف ہوگئی اب اختلاف ہوا زر رہن کے مقدار اور شے مرہون کی قیمت مین مرتہن نے کہا زر
رہن بیس دینار تہا اور شے مرہون کی قیمت دس دینار تہی اور راہن نے کہا زر رہن دس دینار تہا اور شے
مرہون کی قیمت بیس دینار تہی تو مرتہن کو کہین گے شے مرہون کے اوصاف بیان کر جب وہ بیان کرے تو اوس
سے حلف لیکر نگاہ والون سے قیمت انکو اوین اگر قیمت بیس دینار سے زیادہ تو مرتہن سے حلف لیکر
جسقدر قیمت زیادہ ہے راہن کو دلا دین گے اگر قیمت بیس دینار سے کم ہو تو مرتہن سے زر رہن پر حلف لیکر
جسقدر قیمت ہے وہ گویا مرتہن کو وصول ہو چکا رہا باقی کے واسطے راہن سے حلف لین گے اگر وہ حلف کریگا

تو مرتہن راہن سے کچھہ نہ لے سکیگا اگر حلف نہ کرے تو بیس دینار مین جتنا کم ہے وہ راہن سے مرتہن کو دلاویگی
اَلْقَضَاءُ فِي كِرَاءِ الدَّابَّةِ وَالتَّعَدِّي فِيهَا جانور کو کرایہ لینے اور اوسمین زیادتی کرنیکا
بیان کہا مالک نے اگر کوئی شخص جانور کرایہ کو لیوے اس اقرار سے کہ فلان مقام تک جاؤنگا پہر اوس سے
آگے بڑہ جاوے تو جانور کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے جتنا آگے گیا ہے اتنی دور کا کرایہ دستور کے
موافق اور لیلے نہین تو اپنے جانور کی قیمت اوسدن کی اور اوسمقام کی جہانتک جانا ٹہیرا تہا کرایہ دار سے لے
لیوے اور کرایہ جو پہلے ٹہیر چکا تہا وہ بہی لیلیوے اگر صرف جانے پر کرایہ ہوا تہا اور جو آنے پر کرایہ ہوا تہا تو
جو کرایہ ٹہیرا تہا اوسکا نصف لیوے کیونکہ نصف کرایہ جانیکا تہا اور نصف آنیکا اور جسوقت کرایہ دار نے زیادتی
کی اوسوقت اوسپر نصف ہی کرایہ واجب ہوا تہا **ف** اب مالک نصف کرایہ لیکر مختار ہے چاہے جتنا آگے بڑہ گیا تہا
اوسکا اور پہر آنیکا کرایہ دستور کے موافق لیلے یا جانور اوسدن اوسمقام کی قیمت پر کرایہ دار کے حوالے کرے **ت**
اگر کرایہ دار نے جانے آنے پر جانور کرایہ لیا جب جانیکی جگہہ پہنچا تو وہ جانور مر گیا تو کرایہ دار پر تاوان نہ ہوگا اور مالک کو
نصف کرایہ ملیگا اسیطرح اگر رب المال مضارب کو منع کردے کہ فلان فلان مال نہ خریدنا اور مضارب وہی خریدے
اس خیال سے کہ مین ضمان دیدونگا اور نفع سارا مار کہاؤنگا تو رب المال کو اختیار ہے چاہے اوس سے مال مین
مضاربت قائم رکہے چاہے اپنا راس المال پہیر لیوے اسیطرح بضاعت مین صاحب مال اگر یہ کہے کہ فلان فلان
مال خریدنا اور وہ شخص دوسرا مال خریدے تو صاحب مال کو اختیار ہے چاہے اسی مالکو اپنا سمجہے یا اپنا راس المال
پہیر لیوے **اَلْقَضَاءُ فِي الْمُسْتَكْرَهَةِ مِنَ النِّسَاءِ** جس عورت سے جبرًا کوئی جماع کرے تو کیا حکم
ہے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ قَضَى فِي امْرَأَةٍ أُصِيبَتْ مُسْتَكْرَهَةً بِصَدَاقِهَا
عَلَى مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ بِهَا **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے کہ عبد الملک بن مروان نے حکم کیا ایک عورت کے
مہر دینے کا اوس شخص پر جس نے اوس سے جبرًا جماع کیا تہا **ف** یہی مذہب ہے جمہور علما کا کہا مالک نے ہمارے
نزدیک حکم ہے جو شخص کسی عورت کو غصب کرے بکر ہو یا ثیبہ اگر وہ آزاد ہے تو اوسپر مہر مثل لازم ہے اور اگر لونڈی
ہے تو جتنی قیمت اوسکی جماع کی وجہ سے کم ہوگئی دینا ہوگی اور اوسکے ساتہہ غصب کرنیوالی کو سزا بہی ہوگی
لیکن لونڈی کو سزا نہ ہوگی **ف** کیونکہ وہ مجبور ہے یہی مذہب ہے شافعی اور لیث اور مالک اور اکثر علما کا
اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ابن شبرمہ اور حماد کا مذہب یہ ہے کہ زنا کرنے والے پر حد واجب ہوگی اور مہر دینا نہ آویگا
ت اگر غلام نے کسیکی لونڈی غصب کرکے یہ کام کیا تو تاوان اوسکے مولی پر ہوگا مگر جب مولی اس غلام کو
جنایت کے بدلے مین دیڈالے **اَلْقَضَاءُ فِي اسْتِهْلَاكِ الْحَيَوَانِ وَالطَّعَامِ** کوئی شخص کسیکا جانور
یا کہانا تلف کردے تو کیا حکم ہے کہا مالک نے جو مالک سے بن پوچہے اوسکے جانور کو ہلاک کردیوے تو اوسدن کی

قیمت دینا ہوگی نہ اوسکے مانند اور جانور اسیطرح جانور کے بدلے مین ہمیشہ قیمت دیجاویگی نہ جانور یہی حکم ہے اور اسباب کا کہا مالک نے البتہ اگر کسیکا اناج تلف کردے تو اوسی قسم کا اوتنا ہی اناج دیگا کیونکہ اناج چاندی اور سونیکے مشابہ ہے جسکا مثل ہوا کرتا ہے نہ جانور کے کہا مالک نے اگر امانت کی روپیون سے کچھ مال خریدا اور نفع کمایا تو وہ نفع اوس شخص کا ہوجاویگا جسکے پاس روپے امانت تھے مالک کو دینا ضرور نہین کیونکہ اوسنے جب امانت مین تصرف کیا تو وہ اسکا ضامن ہوگیا **الْقَضَاءُ فِيمَنِ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ** مرتد کا حکم **ف** مرتد اسکو کہتے ہین جو مسلمان دین اسلام سے پھر جاوے اور کفر اختیار کرے **عن** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَيَّرَ دِينَهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنا دین بدل ڈالے (یعنے دین اسلام چھوڑکر اور دین اختیار کرے) تو اوسکی گردن مارو **ف** مرد ہو یا عورت یہی قول ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اکثر علماء کا ابو حنیفہ کے نزدیک عورت کو قتل نہ کرینگے کہا مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اوسکی گردن مارو ہمارے نزدیک اسکی معنی یہ ہین جو مسلمان اسلام سے باہر ہوجاوین جیسے زنادقہ **ف** جمع ہے زندیق کی زندیق ہر کافر بیدین کو کہتے ہین یہودی ہو یا نصرانی مجوسی ہو یا بت پرست جو ظاہر مین اسلام کا دعوے کرتا ہو اور اوسکے عقائد کفر کے ہوں۔ اس زمانے مین بہت لوگ ایسے ہین جو اسلام کا دعوے کرتے ہین اور لوگون سے کہتے ہین ہم مسلمان ہین مگر اسلام کے اصول کا انکار کرتے ہین وہ سب مرتد ہین مینے سنا اور بعضون کو اپنی آنکھ سے دیکھا وہ یہ عقیدہ رکھتے ہین حشر اور نشر اور عذاب قبر اور پلصراط اور جنت دوزخ سب اسمار فرضی ہین یا اونکے معانی ظاہر مراد نہین ہین ..... آدم کا انکار اور شیطان کا انکار اونکا شعار ہے ارکان اسلام نماز روزہ حج زکوۃ سبکو فضول اور بیکار سمجھتے ہین لباس کفار کا پہنتے ہین اور انکی سیرت اور خصلت کا دم بھرتے ہین اللہ جل جلالہ اون کے شر سے ہمکو بچاوے اور سچے دین پر جسپر صحابہ کرام اور اہلبیت عظام تھے مرتے دم تک ثابت اور قائم رکھے یا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ **ت** یا اونکی مانند تو جب سلطان اونپر غلبہ پاوین اونکو قتل کرین یہی ضرور نہین کہ پہلے اونسے توبہ کرنیکو کہین کیونکہ اونکی توبہ کا اعتبار نہین ہوسکتا وہ کفر کو دل مین رکھتے ہین اور ظاہر مین اپنے تئین مسلمان کہتے ہین لیکن اگر کوئی مسلمان شخص (کسی شبہے کی وجہ سے) علانیہ دین اسلام سے پھر جاوے تو اوس سے توبہ کراوین (اور جو شبہہ ہوا ہو اسکا رد کردین) اگر توبہ کرے تو بہتر نہین تو قتل کیا جاوے۔ اور جو کافر ایک کفر کے دین کو چھوڑکر دوسرا کفر کا دین اختیار کرے مثلا پہلے یہودی تھا پھر نصرانی ہوجاوے تو اسکو قتل نہ کرینگے **ف** نہ مواخذہ کرینگے کیونکہ کفر کی سب ملتین ایک دین سمجھے جاتے ہین **ت** بلکہ جو دین اسلام کو چھوڑکر اور کوئی دین اختیار کریگا اوسی کے لیے یہ سزا ہے **عن** مُحَمَّدِ بْنِ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض رَجُلٌ مِّنْ قِبَلِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَسَاَلَهُ عَنِ النَّاسِ فَاَخْبَرَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَلْ كَانَ فِيْكُمْ مِّنْ مُّغَرِّبَةِ خَبَرٍ فَقَالَ نَعَمْ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ قَالَ فَمَا فَعَلْتُمْ بِهٖ قَالَ قَرَّبْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهُ فَقَالَ عُمَرُ اَفَلَا حَبَسْتُمُوْهُ ثَلَاثًا وَاَطْعَمْتُمُوْهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيْفًا وَاسْتَتَبْتُمُوْهُ لَعَلَّهُ يَتُوْبُ وَيُرَاجِعُ اَمْرَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اَحْضُرْ وَلَمْ اٰمُرْ وَلَمْ اَرْضَ اِذْ بَلَغَنِيْ ترجمہ محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ پاس ایک شخص آیا ابو موسے اشعری کے پاس سے یعنی یمن کیطرف سے حضرت عمرؓ نے اس سے وہاں کے لوگوں کا حال پوچھا اوسنے بیان کیا پھر حضرت عمرؓ نے کہا تم کو کوئی نادر خبر معلوم ہے وہ شخص بولا ہاں ایک شخص کافر ہوگیا تھا بعد اسلام کے حضرت عمرؓ نے پوچھا تمنے اوس سے کیا کیا وہ شخص بولا ہمنے اوسے پکڑا اور اسکی گردن ماری حضرت عمرؓ نے کہا تمنے اوسکو تین دن تک قید کیا ہوتا اور ہر روز ایک روٹی دی ہوتی پھر توبہ کروائی ہوتی شاید وہ توبہ کرتا اور پھر اللہ کا حکم مان لیتا پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا یا اللہ میں اسوقت وہاں نہیں موجود تھا نہ مینے حکم کیا نہ میں خوش ہوا جب مجھی معلوم ہوا **ف** حضرت عمرؓ کے نزدیک مرتد کو مہلت دینا اور اُس سے توبہ کروانا ضرور ہے اگر توبہ نہ کرے تو قتل کیا جاوے اور بعضوں کے نزدیک توبہ کروانا مستحب ہے **اَلْقَضَاءُ فِيْمَنْ وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا** جو شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو پاوے اوسکا حکم ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُّ مَعَ امْرَاَتِيْ رَجُلًا اُمْهِلُهُ حَتّٰى اٰتِيَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر میں اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں کیا میں اسکو مہلت دوں یہانتک کے چار گواہ لاؤں فرمایا آپنے ہاں **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَتَلَهُ اَوْ قَتَلَهُمَا مَعًا فَاَشْكَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ الْقَضَاءُ فِيْهِ فَكَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ يَسْاَلُ لَهُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ ذٰلِكَ فَسَاَلَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنْ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ مَّا هُوَ بِاَرْضِيْ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّيْ بِهٖ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَتَبَ اِلَيَّ مُعَاوِيَةُ ابْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنْ اَسْاَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَبُو الْحَسَنِ اِنْ لَّمْ يَاْتِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْيُعْطَ بِرُمَّتِهٖ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے ایک شخص نے شام والوں میں سے (ابن خیبری) اپنی عورت کے ساتھ ایک مرد کو پایا تو مار ڈالا اس مرد کو یا مرد عورت دونوں کو **ف** ایک نسخہ میں ہے فقتلہما یعنے مار ڈالا اوس عورت کو **ف** معاویہ بن ابی سفیان (جو حاکم تھے شام کے) اونکو اسکا فیصلہ دشوار ہوا اونہوں نے ابو موسی اشعری کو لکھا کہ تم حضرت علی سے اس مسئلہ کو پوچھو **ف** اور معاویہ نے خود حضرت علی کو نہ لکھا کیونکہ ان دونوں میں نخچا تھا نہ معاویہ حضرت علی کے مطیع تھے (زرقانی) **ف** ابو موسے نے

حضرت علی سے پوچھا حضرت علی نے کہا کہ یہ واقعہ میرے ملک میں نہیں ہوا ہے میں تمکو قسم دیتا ہوں تم سچ بیان کرو
کہاں یہ ہوا ابو موسی نے کہا مجھے معاویہ بن ابی سفیان نے لکھا ہے کہ میں تم سے اس مسئلہ کو پوچھوں حضرت علی نے
کہا میں ابو الحسن ہوں **ف** حضرت علی قضایا اور مناقشات کے فیصلہ کرنے میں اسقدر کامل تھے کہ عرب میں ایک
مثل مشہور ہو گئی قضیۃ ولا ابا حسن لہا یعنی ایک جھگڑا ہے اور کوئی ابا حسن نہیں ہے **ت** اگر چار گواہ نہ لاوے تو
قتل پر مبنی ہو جاوے **ف** یعنی وہ شخص چار گواہ جنہوں نے اوس مرد اور عورت کو سطرح زنا کرتے ہوئے جیسے
سلائی سرمہ دانی میں جاتی ہے دیکھا ہو نہ لاوے تو قصاص اوسکے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا بلکہ قتل کیا جاوے گا۔

القضاء فی المنبوذ منبوذ کا حکم **ف** منبوذ اور لقیط اوس بچہ کو کہتے ہیں جو راہ میں پڑا ہوا ملے عن
سنین بن ابی جمیلۃ رجل من بنی سلیم انہ وجد منبوذا فی زمن عمر بن الخطاب فقال فجئت بہ
الی عمر بن الخطاب فقال ما حملک علی اخذ ہذہ النسمۃ فقال وجدتہا ضائعۃ فاخذتہا فقال لہ عریفہ
یا امیر المؤمنین انہ رجل صالح فقال عمر اکذلک قال نعم فقال عمر اذہب فہو حر ولک ولاءہ
وعلینا نفقتہ **ترجمہ** سنین بن ابی جمیلہ نے ایک منبوذ پایا حضرت عمر کے زمانے میں وہ اونہوں نے کہا میں اسکو حضرت عمر کے پاس لایا حضرت عمر
نے پوچھا تو نے کیوں اسکو اوٹھایا **ف** حضرت عمر کو شبہ ہوا شاید انہیں کا لڑکا ہوا اور سکو لائے ہوں بیت المال
سے تنخواہ مقرر کروانیکے لیے **ت** میں نے کہا یہ پڑے پڑے مر جاتا سو اسطے میں نے اوٹھا لیا اتنے میں حضرت عمر کو عریف
نے **ف** عریف اس شخص کو کہتے ہیں جو لوگوں کو جانتا پہچانتا ہو حاکم کے پاس کام کرتا ہے لوگونکا حال بتانے کو
حضرت عمر کے عریف کا نام سنان تہا **ت** اے امیر المؤمنین میں اس شخص کو جانتا ہوں نیک آدمی ہے حضرت عمر نے کہا نیک
ہے اوسنے کہا ہاں حضرت عمر نے کہا جاوہ منبوذ آزاد ہے تمکو اوسکی ولا ملیگی اور ہم اوسکا خرچ دینگے کہا مالک
نے منبوذ آزاد رہیگا اور ولا اسکی مسلمانوں کو ملے گی وہی اوسکے وارث ہونگے وہی اسکی طرف سے دیت بھی دینگے

القضاء بالحاق الولد بابیہ لڑکے کو باپ سے ملانیکا بیان عن عائشۃ زوج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان عتبۃ بن ابی وقاص عہد الی اخیہ سعد بن ابی وقاص ان ابن ولیدۃ
زمعۃ منی فاقبضہ الیک قالت فلما کان عام الفتح اخذہ سعد وقال ابن اخی قد کان عہد الی
فیہ فقام الیہ عبد بن زمعۃ فقال اخی وابن ولیدۃ ابی ولد علی فراشہ فتساوقا الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال سعد یا رسول اللہ ابن اخی قد کان عہد الی فیہ وقال عبد بن زمعۃ
اخی وابن ولیدۃ ابی ولد علی فراشہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو لک یا
عبد بن زمعۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولد للفراش وللعاہر الحجر
ثم قال لسودۃ بنت زمعۃ احتجبی منہ لما رای من شبہہ بعتبۃ قالت فما راہا حتی لقی

اللہ عز وجل ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی عتبہ بن ابی وقاص نے مرتے وقت اپنے بہائی سعد بن ابی وقاص سے
کہا کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرے نطفہ سے ہی تو اوسکو اپنے پاس رکہیو جب مکہ فتح ہوا تو سعد نے اوس لڑکے کو لے لیا
اور کہا میرے بہائی کا بیٹا ہے اوسنے وصیت کی تہی اسکی لیلینے کے عبد بن زمعہ نے کہا یہہ لڑکا میرا بہائی ہے میرے
باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے دونوں نے جہگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سعد نے کہا یا رسول اللہ یہہ
بیٹا ہے میرے بہائیکا اوسنے وصیت کی تہی اسباب مین عبد بن زمعہ نے کہا میرا بہائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی
سے پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد بن زمعہ سے یہ لڑکا تیرا ہے پہر فرمایا لڑکا ماں کے خاوند
یا مالک کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کے لیے پتہر ہین پہر سودہ بنت زمعہ سے کہا تو اس لڑکے سے چہپا کر کیونکہ
وہ لڑکا مشابہ تہا عتبہ کے سو اُس لڑکے نے نہ دیکہا سودہ کو یہانتک کہ انتقال ہوا اوسکا **ف** اوس لڑکے کا
نام عبد الرحمن تہا جاہلیت مین یہ دستور تہا کہ لوگون کی لونڈیان زنا کیا کرتین اور اونکے مالک بہی اونکے پاس
آیا جایا کرتے ہرچند قیافے کی رو سے ظن غالب یہی تہا کہ یہ لڑکا عتبہ کا ہو مگر آپ نے اوسپر عمل نہ کیا اور حکم شرع کی
موافق لڑکا اوسیکا ٹہیرا جسکی لونڈی تہی کیونکہ جب کوئی آزاد عورت کسی کے نکاح مین ہو یا لونڈی سے مالک
وطی کر چکا ہو اور مدت مناسب کے اندر اوس عورت یا لونڈی کا لڑکا ہو تو وہ لڑکا صاحب فراش کا شمار کیا جاویگا
یعنے خاوند کا اور لونڈی کے مالک کا اگرچہ صورت مین اوس کے مشابہ نہو مگر جب خاوند یا مالک انکار کرے
نسب کا باوجود اسکے آپ نے احتیاطاً سودہ بنت زمعہ کو جو آپکی بی بی تہین اور اس لڑکے کی بہن ہوئین اوس سے
چہپنے کو فرمایا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُمَیَّۃَ اَنَّ امْرَأَۃً ھَلَکَ عَنْھَا زَوْجُھَا فَاعْتَدَّتْ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّ
عَشْرًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ حِیْنَ حَلَّتْ فَمَکَثَتْ عِنْدَ زَوْجِھَا اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّنِصْفَ شَھْرٍ ثُمَّ وَلَدَتْ
وَلَدًا تَامًّا فَجَاءَ زَوْجُھَا اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَدَعَا عُمَرُ نِسْوَۃً مِّنْ نِّسَاءِ
الْجَاھِلِیَّۃِ قُدَمَاءَ فَسَأَلَھُنَّ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَتِ امْرَأَۃٌ مِّنْھُنَّ اَنَا اُخْبِرُکَ عَنْ ھٰذِہِ الْمَرْأَۃِ ھَلَکَ
عَنْھَا زَوْجُھَا حِیْنَ حَمَلَتْ فَاُھْرِیْقَتْ عَلَیْہِ الدِّمَاءُ فَحَشَّ وَلَدُھَا فِیْ بَطْنِھَا فَلَمَّا اَصَابَھَا زَوْجُھَا
الَّذِیْ نَکَحَھَا وَاَصَابَ الْوَلَدَ الْمَاءُ تَحَرَّکَ الْوَلَدُ فِیْ بَطْنِھَا وَکَبِرَ فَصَدَّقَھَا عُمَرُ وَفَرَّقَ بَیْنَھُمَا وَقَالَ اِنَّہٗ
لَمْ یَبْلُغْنِیْ عَنْکُمَا اِلَّا خَیْرٌ وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاَوَّلِ ترجمہ عبد اللہ بن امیہ سے روایت ہی ایک عورت کا خاوند مر گیا
تو اوسنے چار مہینے دس دن تک عدت کی پہر دوسرے شخص سے نکاح کر لیا ابہی اوسکے پاس ساڑہے چار مہینے رہی
تہی کہ ایک لڑکا جنی خاصا پورا تو اوسکا خاوند حضرت عمر کے پاس آیا اور اوسنے یہ حال بیان کیا حضرت عمر نے
پرانی پرانی چند عورتون کو جاہلیت کے زمانے کی بلوایا اور اونسے پوچہا مطلب حضرت عمر کا یہ تہا کہ عورت کو
باوجود حمل رہنے کے معلوم کیسے نہوا کہ اوسنے دوسرا نکاح کر لیا اسمین قصور عورت کا ہے یا نہین اگر قصور

ثابت ہو تو اوسکو سزا دیجاوے) اون میں سے ایک عورت بولی میں تمکو اس عورت کا حال بتاتی ہوں یہ حاملہ ہو گئی تہی اپنے
پہلے خاوند سے جو مر گیا تو حیض کا خون بچے پر پڑتے پڑتے وہ بچہ سوکھ گیا تہا اوسکے پیٹ میں جب اوسنے دوسرا نکاح
کیا تو مرد کی منی پہونچنے سے پہر بچے کو حرکت ہوئی اور بڑا ہو گیا حضرت عمر نے اسکی تصدیق کی اور نکاح توڑ ڈالا اور
فرمایا خیر ہوئی کہ تمہاری کوئی بری بات مجھے نہیں پہونچی اور لڑکے کا نسب پہلے خاوند سے ثابت کیا عن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُلِيطُ أَوْلَادَ الْجَاهِلِيَّةِ بِمَنِ ادَّعَاهُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَأَتَى رَجُلَانِ كِلَاهُمَا يَدَّعِي وَلَدَ امْرَأَةٍ فَدَعَا
عُمَرُ قَائِفًا فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَقَالَ الْقَائِفُ لَقَدِ اشْتَرَكَا فِيهِ فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالدِّرَّةِ ثُمَّ دَعَا الْمَرْأَةَ فَقَالَ لَهَا
أَخْبِرِينِي خَبَرَكِ فَقَالَتْ كَانَ هَذَا لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ يَأْتِينِي وَهِيَ فِي إِبِلٍ لِأَهْلِهَا فَلَا يُفَارِقُهَا حَتَّى يَظُنَّ وَتَظُنَّ أَنَّهُ قَدِ اسْتَمَرَّ
بِهَا حَبَلٌ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهَا فَأُهْرِيقَتْ عَلَيْهِ دِمَاءٌ ثُمَّ خَلَفَ عَلَيْهَا هَذَا تَعْنِي الْآخَرَ فَلَا أَدْرِي مِنْ أَيِّهِمَا هُوَ قَالَ فَكَبَّرَ الْقَائِفُ
فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ وَالِ أَيَّهُمَا شِئْتَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر جاہلیت کے بچے انکو جو اونکا دعوی کرتا اسلام
کے زمانے میں اسی سے ملا دیتے (یعنے نسب ثابت کر دیتے) ایکبار دو آدمی دعوی کرتے ہوئے آئے ایک لڑکے کا حضرت عمر نے قایف
کو (یعنے قیافہ جاننے والے کو) بلایا قائف نے دیکھکر کہا اس لڑکے میں دونو شریک ہیں حضرت عمر نے قائف کو دُرے سے مارا (اسوجہ
سے کہ ایک لڑکا دو مرد کا نہیں ہو سکتا ضرور ہے کہ ایک کا نطفہ ہوگا) پہر اس عورت کو (اس لڑکے کی ماں کو) بلایا اور کہا
تو اپنا حال مجہسے کہہ اوسنے ایک مرد کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ میرے پاس آتا تہا اور میں اپنے لوگوں کے اونٹوں میں ہوتی
تہی تو مجہسے چمٹا رہتا تہا (یعنے جماع کیا کرتا تہا) یہانتک کہ وہ بہی اور میں بہی گمان کرتے حمل رہجانیکا پہر یہ چلا جاتا اور مجہے خون
آیا کرتا تب دوسرا مرد آتا وہ بہی صحبت کرتا میں نہیں جانتی ان دونو میں سے کسکا نطفہ ہے قائف یہ سنکر خوشی کے مارے پہول
گیا (کیونکہ اوسکی بات سچی نکلی) حضرت عمر نے کہا لڑکے سے تجہے اختیار ہے جس سے چاہے ان دونو میں سے موالاۃ کرلے (یعنے
اسکو اپنا باپ اور وارث بنالے) عن مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَوْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَضَى أَحَدُهُمَا فِي امْرَأَةٍ
غَرَّتْ رَجُلًا بِنَفْسِهَا وَذَكَرَتْ أَنَّهَا حُرَّةٌ فَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا فَقَضَى أَنْ يَفْدِيَ وَلَدَهُ بِمِثْلِهِمْ ترجمہ حضرت عمر یا عثمان نے جب
ایک عورت نے دہوکے سے اپنے کو آزاد قرار دیکے ایک شخص سے نکاح کیا اور اولاد ہوئی یہہ فیصلہ کیا کہ (وہ عورت لونڈی رہے اپنے
مولی کی اور اولاد بہی اسی کی مملوک ہے) خاوند اپنی اولاد کو فدیہ دیکر چہوڑا لے اوسکے مانند غلام لونڈی دیکر کہا مالک نے
قیمت دینا بہت بہتر ہے **الْقَضَاءُ فِي مِيرَاثِ الْوَلَدِ الْمُسْتَلْحَقِ** جو لڑکا کسی شخص سے ملایا جاوے اسکے وارث ہونیکا
بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم اتفاقی ہے ایک شخص مرجاوے اور کئی بیٹے چہوڑ جاوے اب ایک بیٹا ان میں سے یہ کہے کہ
میرے باپ نے یہ کہا تہا فلان شخص میرا بیٹا ہے تو ایک آدمی کے کہنے سے اسکا نسب ثابت نہوگا اور وارثوں کے حصوں
میں سے اس شخص کو کچہہ نہ ملیگا البتہ جسنے اقرار کیا ہے اوسکے حصے میں سے اسکو ملیگا کہا مالک نے اسکی تفسیر یہ ہے ایک شخص مرجاوے
اور دو بیٹے چہوڑ جاوے اور چہہ سو دینار ہر ایک بیٹا تین تین سو دینار لیوے پہر ایک بیٹا یہ کہے کہ میرے باپ نے اقرار کیا تہا

اس امر کا کہ فلان شخص میرا بیٹا ہے تو وہ اپنے حصے مین اسکو سو دینار دیوے کیونکہ ایک وارث نے اقرار کیا ایک نے اقرار نہ کیا تو اوسکو آدہا حصہ ملیگا اگر وہ بہی اقرار کرلیتا تو پورا حصہ یعنے دوسو دینار ملتے اور نسب ثابت ہو جاتا اوسکی مثال یہہ ہے ایک عورت اپنے باپ یا خاوند کے ذمہ پر قرض کا اقرار کرے اور باقی وارث انکار کرین تو وہ اپنے حصے کے موافق اس مین سے قرضہ ادا کرے اگر اسکو آٹھوان حصہ ملا ہو تو آٹھوان حصہ قرض کا ادا کرے اگر اپنے باپ کی وارث ہوئی ہو اور آدہا ترکہ ملا ہو تو آدہا قرض ادا کرے اسی حساب سے کہا مالک نے اگر ایک مرد بہی اُس قرضخواہ کے قرضے کا گواہ ہو تو اسکو حلف دیکر ترکے مین سے پورا قرضہ دلا دینگے کیونکہ ایک مرد جب گواہ ہو اور مدعی حلف بہی کرے تو دعوے ثابت ہو جاتا ہے البتہ اگر قرضخواہ حلف نہ کرے تو جو وارث اقرار کرتا ہے اوسی کے حصے کی موافق قرضہ وصول کرے **اَلْقَضَاءُ فِیْ اُمَّھَاتِ الْاَوْلَادِ** لونڈیون کی اولاد کا بیان **عَنْ** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ یَطَئُوْنَ وَلَائِدَھُمْ ثُمَّ یَعْزِلُوْنَھُنَّ لَا تَاْتِیْنِیْ وَلِیْدَۃٌ یَعْتَرِفُ سَیِّدُھَا اَنْ قَدْ اَلَمَّ بِھَا اِلَّا اَلْحَقْتُ بِہٖ وَلَدَھَا فَاعْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِکَ اَوِ اتْرُکُوْا **ترجمہ** عبداللہ عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضنے فرمایا کیا حال ہے لوگونکا جماع کرتے ہین اپنی لونڈیون سے پہر اونسے جدا ہو جاتے ہین **ف** بخیال سے کہ لڑکا پیدا ہو تو ہمارا نہ کہلاوے پہلے تو صحبت کرتے ہین مزہ اوڑا لیتے ہین پہر بے تعلقی بیان کرتے ہین **ت** اب سے میرے پاس جو لونڈی آویگی اور اسکے مولی کو اقرار ہوگا اوس سے جماع کرنیکا تو مین اس لڑکے کو مولا سے ملا دونگا **ف** یعنے اوس سے نسب ثابت کرونگا اگرچہ وہ کہا کرے کہ مینے انزال کے وقت عزل کرلیا تہا یعنے ذکر کو شرمگاہ سے باہر نکالکر منزل ہوا تہا میرا لڑکا کہان سے آیا **ت** تمکو اختیار ہے چاہے عزل کرو یا نہ کرو **ف** کچھ فائدہ نہین ائمہ ثلاثہ کا مذہب یہی ہے کہ جب مالک کو اپنی لونڈی سے جماع کا اقرار ہو اور مدت مناسب کے اندر اوسکا لڑکا پیدا ہو تو وہ مولے کا لڑکا ہوگا مگر ابو حنیفہ رح اور اہل کوفہ کے نزدیک جب تک مولی لونڈی کی اولاد کو اپنا نہ کہے نسب ثابت نہین ہوتا **عَنْ** صَفِیَّۃَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ یَطَئُوْنَ وَلَائِدَھُمْ ثُمَّ یَدَعُوْنَھُنَّ یَخْرُجْنَ لَا تَاْتِیْنِیْ وَلِیْدَۃٌ یَعْتَرِفُ سَیِّدُھَا اَنْ قَدْ اَلَمَّ بِھَا اِلَّا اَلْحَقْتُ بِہٖ وَلَدَھَا فَاَرْسِلُوْھُنَّ بَعْدُ اَوْ اَمْسِکُوْھُنَّ **ترجمہ** صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے حضرت عمر رضنے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا جماع کرتے ہین اپنی لونڈیون سے پہر اونکو چہوڑ دیتے ہین وہ نکلی پہرتی ہین اب میرے پاس جو لونڈی آویگی اور مولی کو اقرار ہوگا اوس سے صحبت کرنیکا تو مین وسکے لڑکے کا نسب مولے سے ثابت کردونگا کہا مالک نے ام ولد جب جنایت کرے تو مولی اوسکا تاوان دیگا اور ام ولد کو اس جنایت کے عوض مین نہین دے سکتا مگر قیمت سے زیادہ تاوان نہ دیگا **ھ**

اَلْقَضَاءُ فِیْ عِمَارَۃِ الْمَوَاتِ بنجر زمین کو آباد کرنیکا بیان **عَنْ** عُرْوَۃَ ابْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا مَیْتَۃً فَھِیَ لَہٗ وَلَیْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ

فی زمین کو آباد کرنے کا بیان

ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے وہ اوسکی ہے جو
شخص ظلم سے وہان کچھہ تصرف کرے اسکو کچھہ حق نہین ہے کہا مالک نے ظلم سے تصرف کرے مثلاً وہان گڑہا کہو دے یا کچھہ
زمین قبضہ کرے یا درخت لگا وے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی حضرت عمر نے فرمایا جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہے کہا مالک نے ہمارے
نزدیک یہی حکم ہے **اَلْقَضَاءُ فِي الْمِيَاهِ** پانی لینے کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
حَزْمٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَيْلِ مَهْزُوْرٍ وَمُذَيْنِبٍ يُمْسَكُ حَتَّى الْكَعْبَيْنِ
ثُمَّ يُرْسَلُ الْاَعْلٰى عَلَى الْاَسْفَلِ ترجمہ عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نالون
مین ایک کا نام مہزور تہا اور دوسرے کا مذینب جسکا باغ نالہ کے متصل ہے وہ اپنے باغ مین ٹخنون ٹخنون پانی کرکے پہر
دوسرے کے باغ مین پانی چہوڑ دے **ف** اسیطرح وہ لینے باغ مین ٹخنون تک کرکے تیسرے کے باغ مین چہوڑ دے اس
حدیث کو دارقطنی نے غرائب مین اور حاکم نے موصولاً روایت کیا ہے زرقانی نے کہا کہ ابن عبدالبر اور بزار کا یہ کہنا کہ یہ حدیث
موصولاً دیکھنے مین نہین آئی تعجب خیز ہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین روکا جاویگا پانی جو بچ رہا ہوتا کہ گہانس بچ جاوے **ف** جو گہانس جنگل مین خودرو ہو سب لوگ اپنے
جانورون کو چرا سکتے ہین اگر ایسے مقام مین کسی شخص کا کنوان یا حوض ہو وہ اوسکے پانی کو روکے اس خیال سے
کہ جب چرانیوالون کو پانی نہ ملیگا تو وہان چرانے نہ آوینگے اور گہانس محفوظ رہے گی یہ منع ہے عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ نَقْعُ بِئْرٍ ترجمہ عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کیا جاوے اس پانی سے کنوے کے جو بچ رہے **ف** یعنے جب کنوی
والا اپنے جانورون کو پانی پلا چکے اور ضرورت سے زیادہ پانی بچ رہے تو اور لوگون کو اوسکے استعمال سے
منع نہ کرے **اَلْقَضَاءُ فِي الْمِرْفَقِ** مروت کا بیان عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ ترجمہ یحیے بن عمارہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ ضرر ہے اسلام مین نہ ضرار **ف** ضرر یہ ہے کہ بیوجہ کسیکو نقصان پہونچاوے ضرار یہ ہے کہ ایک شخص نے
اپنے تئین نقصان پہونچایا اوس کے عوض لیوے اسکو بہی نقصان پہنچاوے اسکو بہی منع فرمایا کیونکہ بہتر یہ ہے
کہ درگذر کرے اور معاف کردے اگر بدلا لیوے تو برابر لیوے زیادتی نکرے فرمایا اللہ جلشانہ نے وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ
سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ یعنے برائی کا بدلہ یہ ہے کہ اتنی ہی برائی کرے اسپر بہی
جو معاف کردیگا اور نیکی کریگا اوسکا ثواب اللہ جلشانہ دیگا بیشک وہ نہین چاہتا ظالمونکو۔ بعضون کے نزدیک

ضرار اور ضرار کا معنے ایک ہی ہین بعضے کہتے ہین ضرر یہ ہے جسمین اپنا نفع ہو دوسرے کا نقصان ہو ضرار یہ ہے
جسمین اپنا کچھہ نفع نہ ہو صرف دوسرے کا نقصان ہو (زرقانی) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْنَعُ اَحَدُكُمْ جَارَهٗ خَشَبَةً یَغْرِزُهَا فِیْ جِدَارِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَالِیْ اَرَاكُمْ
عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِیَنَّ بِهَا بَیْنَ اَكْتَافِكُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہ منع کرے کوئی تم مین سے اپنے ہمسایہ کو لکڑی گاڑنے سے اپنی دیوار مین ف جمہور علماء کے نزدیک یہ
امر استحبابی ہے اور احمد اور اسحاق اور اہلحدیث کے نزدیک وجوبی اونکے نزدیک جب ہمسایہ کسی کی دیوار مین لکڑی
گاڑنا چاہے تو اجازت دینا واجب ہے ف پہر ابوہریرہ کہتے تہے کیا وجہ ہے تم اسحدیث کو متوجہ ہو کر نہین
سنتے قسم خدا کی مین اسکو خوب مشہور کرونگا ف یہ حاصل ترجمہ ہے لفظی ترجمہ یہ ہے کیا ہو واسطے میرے دیکھتا ہون
مین تمکو اس حدیث سے مونہہ پہیرتے ہو قسم خدا کی البتہ ڈالونگا مین اسحدیث کو تمہارے کندہون کے بیچ مین یعنے
سنا سنا کر تم کو خوب تنگ کرونگا اور زبردستی اسپر عمل کراونگا عَنْ یَحْیٰی بْنِ عُمَارَةَ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ خَلِیْفَةَ
سَاقَ خَلِیْجًا لَهٗ مِنَ الْعُرَیْضِ وَاَرَادَ اَنْ یَمُرَّ بِهٖ فِیْ اَرْضِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَاَبٰی مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ
لِمَ تَمْنَعُنِیْ وَهُوَ لَكَ مَنْفَعَةٌ تَشْرَبُ بِهٖ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّلَا یَضُرُّكَ فَاَبٰی مُحَمَّدٌ فَكَلَّمَ فِیْهِ الضَّحَّاكُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَدَعَا عُمَرُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّخَلِّیَ سَبِیْلَهٗ فَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ
لِمَ تَمْنَعُ اَخَاكَ مَا یَنْفَعُهٗ وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ تَسْقِیْ بِهٖ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَهُوَ لَا یَضُرُّكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا وَاللّٰهِ
فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَیَمُرَّنَّ بِهٖ وَلَوْ عَلٰی بَطْنِكَ فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ یَّمُرَّ بِهٖ فَفَعَلَ الضَّحَّاكُ ترجمہ یحیے بن عمارہ
سے روایت ہے کہ ضحاک بن خلیفہ نے ایک نہر نکالی عریض (ایک وادی ہے مدینہ مین) مین سے محمد بن مسلمہ کی زمین
مین سے ہو کر اونہون نے منع کیا ضحاک نے کہا تم کیون منع کرتے ہو تمہارا تو اسمین نفع ہے اپنی زمین کو اول آخر
پانی دیا کرنا اور کچھہ ضرر نہین محمد نے نہ مانا ضحاک نے حضرت عمر سے بیان کیا حضرت عمر نے محمد بن مسلمہ کو بلا کر کہا تم
اجازت دو محمد نے کہا مین نہ دونگا حضرت عمر نے کہا تم اپنے بہائی مسلمان کو ایسی بات سے منع کرتے ہو جسمین
اوسکا نفع ہے اور تمہارا بہی نفع ہے تم بہی پانی لے لیا کرنا اول اور آخر مین اور تمہارا کچھہ ضرر نہین محمد نے کہا قسم
خدا کی مین اجازت نہ دونگا حضرت عمر نے کہا قسم خدا کی وہ نہر بہائی جاوے اگرچہ تمہارے پیٹ پر سے ہو پہر
حضرت عمر نے ضحاک کو حکم کیا نہر جاری کرنے کا محمد بن مسلمہ کی زمین سے ہو کر ضحاک نے ایسا ہی کیا عَنْ یَحْیٰی
بْنِ عُمَارَةَ كَانَ فِیْ حَائِطِ جَدِّهٖ رَبِیْعٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَاَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنْ یُّحَوِّلَهٗ اِلٰی نَاحِیَةٍ مِّنَ
الْحَائِطِ هِیَ اَقْرَبُ اِلٰی اَرْضِهٖ فَمَنَعَهٗ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِیْ
ذٰلِكَ فَقَضٰی عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ بِتَحْوِیْلِهٖ ترجمہ یحیے بن عمارہ سے روایت ہے میرے دادا کے باغ مین سے

ہوکر ایک نہر بہتی تھی عبدالرحمن بن عوف کی عبدالرحمن نے یہ چاہا کہ اوس نہر کو باغ کی دوسری طرف سے لیجاوین
کیونکہ وہ قریب تہا اونکی زمین سے لیکن باغ کے مالک یعنی سیر سے واذ رتمیم بن عبد عمرو انصاری نے اجازت
ندی عبدالرحمن نے حضرت عمر سے بیان کیا حضرت عمر نے اجازت دی **اَلْقَضَاءُ فِي قَسْمِ**
الْاَمْوَالِ تقسیم قیمت کا بیان **عَنْ** ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ نِ الدِّيْلِيِّ اَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا دَارٍ اَوْ اَرْضٍ قُسِمَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهِيَ عَلٰى قَسْمِ الْجَاهِلِيَّةِ وَاَيُّمَا دَارٍ
اَوْ اَرْضٍ اَدْرَكَهَا الْاِسْلَامُ وَلَمْ تُقْسَمْ فَهِيَ عَلٰى قَسْمِ الْاِسْلَامِ **ترجمہ** ثور بن زید دیلمی سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مکان یا زمین جاہلیت کے زمانے مین تقسیم ہوچکا ہے وہ اسیطور پر رہیگا
ف اگرچہ وارث مسلمان ہوجاوین اور یہ چاہین کہ دوبارہ اوسکو اسلام کے قاعدون کے موافق تقسیم کرین تو
نہین ہوسکتا **ف** البتہ جو مکان یا زمین اسلام کے زمانے تک تقسیم نہین ہوی تو وہ اسلام کے قاعدون
کے موافق تقسیم ہوگی **ف** مثلا زید کفر کی حالت مین مرگیا وارث بہی اوسکے کافر تہے ابہی جائداد تقسیم
نہین ہوئی تہی کہ وارث مسلمان ہوگئے تو اب تقسیم شرع کے طور پر ہوگی کہا مالک نے اگر ایک شخص مرجاوے اور
بارانی اور چاہی زمینین چہوڑ جاوے تو بارانی کو چاہی کے ساتھ ملا کر تقسیم نہ کرینگے (کیونکہ بارانی کا لگان دسوان
حصہ ہے اور چاہی کا بیسوان حصہ پیداوار کا) بلکہ جدا جدا تقسیم کرینگے مگر جب سب شریک ملا کر تقسیم کرنے پر
راضی ہوجاوین تو ملا کر تقسیم کر دینگے البتہ بارانی اور زیر تالاب یا کاریز کو ملا کر تقسیم کر دینگے (کیونکہ اونکا دہارا ایک
ہے یعنے دونو قسمون کی زمینون کا لگان پیداوار کا دسوان حصہ ہے) اسیطرح اگر کئی قسم کے مال ہون ایک ہی جگہہ
اور ایک دوسرے کے مشابہ ہون تو ہر ایک مال کی قیمت لگا کر ایک ساتھ تقسیم کر دینگے مکانون اور گہرونکا بہی یہی حکم
ہے **اَلْقَضَاءُ فِي الضَّوَارِي وَالْحَرِيْسَةِ** ضواری اور حریسہ کا بیان **ف** ضواری جمع ہے
ضاری کی جس جانور کو کہیت چرنے کی عادت ہوگئی ہو اسکو ضارے کہتے ہین اور حریسہ اون جانورون کو
کہتے ہین جو حفاظت مین کہیت چرائے جاتے ہین **عَنْ** حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَاَفْسَدَتْ فِيْهِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ
حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى اَهْلِهَا **ترجمہ** حرام بن سعد بن محیصہ سے روایت
ہے کہ براء بن عازب کا اونٹ ایک شخص کے باغ مین چلا گیا اور نقصان کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا باغکی
حفاظت دنکو باغ والے کے ذمے پر ہے البتہ اگر راتکو کسیکا جانور باغ مین جاکر نقصان کرے تو ضمان اوسکا جانور کے
مالک پر ہوگا **ف** کیونکہ جانور کے مالک کو چاہیے کہ رات کو اپنے جانور کی حفاظت کرے جب وہ راتکو چہوڑا
پہرا اور کسیکا باغ خراب کیا تو مالک کا قصور ہوا وہی ضمان دیگا البتہ دنکو تو جانور چہٹے پہرا کرتے ہین باغ کے مالک

کو چاہیے کہ ڈنکو اپنے باغ کی آپ حفاظت کرے اگر ڈنکو جانورون نے اوسکا باغ خراب کیا تو مالک کا قصور نہین باغ والیکا قصور ہے اوسنے حفاظت کیون نہ کی لیکن اگر ڈنکو جانورون کے ساتھ اونکا مالک بھی ہوگا تو ضمان لازم آویگا مالک اور شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کے نزدیک نہ انکو نہ ڈنکو کسی صورت مین جانور کے مالک پر ضمان نہین ہے اور لیث اور عطاء کے نزدیک ہر صورت مین ضمان ہے **عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ** اَنَّ رَقِیْقًا لِحَاطِبٍ سَرَقُوْا نَاقَةً لِرَجُلٍ مِّنْ مُّزَیْنَةَ فَانْتَحَرُوْهَا فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَمَرَ عُمَرُ كَثِیْرَ ابْنَ الصَّلْتِ اَنْ یَّقْطَعَ اَیْدِیَهُمْ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَرَاكَ تُجِیْعُهُمْ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَاُغَرِّمَنَّكَ غُرْمًا یَّشُقُّ عَلَیْكَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُزَنِیِّ كَمْ ثَمَنُ نَاقَتِكَ فَقَالَ الْمُزَنِیُّ كُنْتُ وَاللّٰهِ اَمْنَعُهَا مِنْ اَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِهِ ثَمَانَ مِائَةِ دِرْهَمٍ **ترجمہ** یحیے بن عبدالرحمن بن حاطب سے روایت ہے کہ غلامون نے ایک شخص کا اونٹ چرا کر کاٹ ڈالا جب یہ مقدمہ حضرت عمر کے پاس گیا آپنے کثیر بن الصلت سے کہا ان غلامون کا ہاتھ کاٹ ڈال پھر حاطب سے کہا مین سمجھتا ہون تو ان غلامون کو بھوکا رکھتا ہوگا اسوجہ سے وہ مجبور ہو کر چوری کرنے پر آمادہ ہوئی اور پرایا مال چکھ گئے چونکہ ایسی اضطرار کیحالت مین حرام حلال ہو جاتا ہے اسواسطے ہاتھ اون کا نہ کاٹا) پھر حضرت عمر نے کہا حاطب سے قسم خدا کی مین تجھ سے ایسا تاوان دلاؤنگا جو تجھپر بہت گران گذرے آپ نے اونٹ والے سے پوچھا تیرا اونٹ کتنے کا ہوگا اوسنے کہا مینے چارسو درم کو اوسے نہین بیچا حضرت عمر نے کہا تو آٹھ سو درم اوسکو دے کہا مالک نے ہمارے نزدیک قیمت دوچند لینے مین اس روایت پر عمل نہ ہوگا لیکن درآمد لوگون کی یہ رہی کہ اس جانور کی جو قیمت چرانیکے دن ہوگی وہ دینا ہوگی

اَلْقَضَاءُ فِیْمَنْ اَصَابَ شَیْئًا مِّنَ الْبَهَائِمِ

جو شخص کسی کے جانور کو نقصان پہونچا دے اوسکا حکم کہا مالک نے جو شخص کسی کے جانور کو نقصان پہونچا دے تو نقصان کیوجہ سے جسقدر قیمت اوسکی کم ہو جاوے اسکا تاوان دینا ہوگا کہا مالک نے ایک اونٹ حملہ کرے کسی آدمی پر اور وہ آدمی اپنی جان کا خوف کرکے اوسکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اگر وہ گواہ رکھتا ہو اس امر کی کہ اونٹ نے اوسپر حملہ کیا تھا تو اوسپر تاوان نہ ہوگا ورنہ تاوان دینا ہوگا

اَلْقَضَاءُ فِیْمَا یُعْطَی الْعُمَّالُ

کاریگرون کو جو مال دیا جاتا ہے اوسکا حکم کہا مالک نے اگر کسی نے اپنا کپڑا رنگریز کو رنگنے کو دیا اوسنے رنگا اب کپڑے والا یہ کہے مین تجھے یہ رنگ نہین کہا تھا اور رنگریز کہے تو نے یہی رنگ کہا تھا تو رنگریز کا قول قسم سے مقبول ہوگا ایسا ہی درزیکا بھی حکم ہے اور سنار کا جب وہ حلف کرین البتہ اگر ایسی بات کا دعوے کرتے ہون جو بالکل عرف اور رواج کے خلاف ہو تو اونکا قول مقبول نہوگا بلکہ کپڑے والے سے قسم لیجاویگی اگر وہ قسم نہ کھاویگا تو کاریگر سے قسم لیجاویگی کہا مالک نے ایک شخص نے اپنا کپڑا رنگریز کو دیا رنگنے کے واسطے رنگریز نے وہ کپڑا دوسرے شخص کو پہننے کو دیدیا تو رنگریز پر اوس کا تاوان

ہوگا اگر بیچنے والی کو معلوم نہ ہو کہ یہ کپڑا کسی اور کا ہے اور جو معلوم ہو تو تاوان اسی پر ہے **اَلْقَضَاءُ فِی الْحَمَالَۃِ وَالْحِوَلِ** حولے اور کفالت کا بیان کہا مالک نے ایک شخص نے اپنے ذمہ پر جو قرض ہے اسکو اپنے ایک قرضدار پر اوتار دیا قرض خواہ کی رضامندی سے اب وہ قرضدار مفلس ہوگیا یا بے جائداد مر گیا تو قرض خواہ پھر اوس سے مطالبہ نہین کر سکتا ہمارے نزدیک اسمین کچھہ اختلاف نہین ہے البتہ اگر ایک شخص دوسرے کے ذمے پر جو قرض ہے اوسکا ضامن ہوگیا پھر جو ضامن ہوا تھا بے جائداد مر گیا یا مفلس ہوگیا تو قرضخواہ قرضدار سے مطالبہ کر سکتا ہے **ف** کیونکہ حوالہ نام ہے نقل دین کا ایک ذمے سے دوسرے کے ذمہ پر جب محتال لہ نے قبول کر لیا تو محیل بری ہوگیا اب محتال علیہ سے وصول ہو یا نہ ہو محیل سے کچھہ کام نہین برخلاف کفالت کی اوسمین مکفول عنہ بری نہین ہوتا بلکہ کفیل مکفول عنہ کی مثل ہو جاتا ہے صحت مطالبہ اور وجوب ادا مین **اَلْقَضَاءُ فِیْمَنِ ابْتَاعَ ثَوْبًا وَبِہٖ عَیْبٌ** جو شخص کپڑا خرید کرے اور اسمین عیب نکلے کہا مالک نے جب کوئی شخص کپڑا خرید ے اور اوسمین عیب نکلے مثلاً پھٹا ہوا ہو اور کچھہ اور یہ عیب بائع کے پاس کا ہو گواہوں کی گواہی سے یا بائع کے اقرار سے اب مشتری نے اوس کپڑے مین تصرف کیا جیسے اوسکو کتر بیونت ڈالا جس سے اسکی قیمت گھٹ گئی پھر اوسکو عیب معلوم ہوا تو وہ کپڑا بائع کو پھیر دیوے اور کاٹنے کا ضمان مشتری پر نہ آویگا **ف** اور اگر مشتری چاہے تو کپڑے کو رکھہ لیوے اور عیب کا نقصان بائع سے مجرا لیوے کہا مالک نے اگر کسی شخص نے کپڑا خریدا اور اسمین عیب پایا مثلاً پھٹا ہوا یا چرا ہوا ہے بائع نے کہا مجھے اس عیب کی خبر تھی اور مشتری اس کپڑے کو کاٹ بیونت چکا ہے یا رنگ چکا ہے تو مشتری کو اختیار ہے چاہے کپڑا رکھہ لیوے اور بائع سے عیب کے موافق نقصان مجرا لیوے چاہے کپڑا اسے پھیر دیوے اور جسقدر کاٹ بیونت یا رنگ سے کپڑے کی قیمت گھٹ گئی ہے اسقدر بائع کو مجرا دیوے اگر مشتری نے اوس کپڑے پر وہ رنگ کیا ہے جسکے وجہ سے اسکی قیمت بڑہ گئی تب بھی مشتری کو اختیار ہوگا چاہے عیب کا نقصان بائع سے وصول کرکے کپڑا رکھہ لیوے چاہے بائع کا شریک ہو جاوے اس کپڑے مین اب دیکھا جاویگا کہ اوس کپڑے کی قیمت عیب کے لحاظ سے کتنی ہے مثلاً دس درم ہو اور مشتری کے رنگنے کیوجہ سے پندرہ درم قیمت ہوگئی ہو تو بائع دو ثلث کا اور مشتری ایک ثلث کا اوس کپڑے مین شریک ہوگا جب وہ کپڑا بکے اسکی قیمت کو اسی حساب سے بانٹ لیوینگے **مَا لَا یَجُوْزُ مِنَ النُّحْلِ** جو ہبہ درست نہین اوسکا بیان **عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ اَبَاہُ بَشِیْرًا اَتٰی بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ ھٰذَا غُلَامًا کَانَ لِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکُلَّ وَلَدِکَ نَحَلْتَہٗ مِثْلَ ھٰذَا قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارْتَجِعْہُ** ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ میرے باپ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئے اور کہا یا رسول اللہ مینے اس بیٹے کو اپنے ایک غلام ہبہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تو نے ایسا ہی ایک ایک غلام دیا ہے بولا نہیں تو آپ نے فرمایا رجوع کر ہبہ سے
ف ظاہر حدیث سے عدل اور مساوات کا وجوب ثابت ہوتا ہے اولاد میں یہی قول ہے احمد اور اسحاق
اور ثوری کا اور شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ عدل اولاد میں مستحب ہے اگر ایک کو کچھ زیادہ
ہبہ کرے تو ہبہ صحیح ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ دوسرے کو بھی اسیقدر دے اور نعمان بن بشیر کی حدیث کی تاویل
کی ہے دس طریقوں سے لیکن سب وجوہ ضعیف ہیں ذکر کیا انکو زرقانی نے **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَانَ نَحَلَهَا جَادَّ عِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ
فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّةُ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ غِنًى بَعْدِي مِنْكِ وَلَا أَعَزُّ عَلَيَّ فَقْرًا بَعْدِي
مِنْكِ وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِينَ وَسْقًا فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيهِ وَاحْتَزْتِيهِ كَانَ لَكِ وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ
مَالُ وَارِثٍ وَإِنَّمَا هُمَا أَخَوَاكِ وَأُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوهُ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ
كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنِ الْأُخْرَى قَالَ ذُو بَطْنِ ابْنَةِ خَارِجَةَ أُرَاهَا جَارِيَةً **ترجمہ** حضرت ام المومنین
عائشہ رضی سے روایت ہے کہ اونکے باپ حضرت ابو بکر صدیق رضی نے اونکو ہبہ کیے تھے کھجور کے درخت جن میں سے بیس وسق کھجور
نکلتی تھی اپنے باغ میں سے جو غابہ میں تھا (غابہ ایک موضع ہے شام کی راہ میں) جب حضرت ابو بکر کی وفات ہونے لگی انہوں
نے کہا اے بیٹی کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جسکا مالدار رہنا مجھے پسند ہو بعد اپنے تجھ سے زیادہ اور نہ کسی آدمی کا مفلس رہنا ناپسند
ہے مجھکو بعد اپنے تجھ سے زیادہ میں نے تجھے بیس وسق کھجور کے درخت ہبہ کیے تھے اگر تو ان درختوں سے کھجور کاٹتی
اور انپر قبضہ کر لیتی تو وہ تیرا مال ہو جاتا **ف** کیونکہ ہبہ میں موہوب لہ کا قبضہ ضرور ہے بدون قبضے کے اوسکے
ملک ثابت نہیں ہوتی **ت** اب تو وہ سب وارثوں کا مال ہے اور وارث کون ہیں دو بھائی ہیں تمہارے (عبدالرحمن
اور محمد) اور دو بہنیں ہیں تو بانٹ لینا اسکو کتاب اللہ کے موافق حضرت عائشہ نے کہا اے میرے باپ قسم خدا
کی اگر ہے بڑا مال ہوتا تو میں اوسکو چھوڑ دیتی لیکن میں حیران ہوں ایک بہن تو میری اسما ہی اور دوسری
بہن کون ہے حضرت ابو بکر صدیق نے کہا وہ جو (حبیبہ) بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے میں اوسکو لڑکی سمجھتا ہوں
ف یہ کرامت تھی حضرت ابو بکر صدیق رضی کی ایسا ہی ہوا اونکے پیٹ سے لڑکی پیدا ہوئی اور نام اوسکا ام کلثوم
رکھا گیا **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَارِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَنْحَلُونَ أَبْنَاءَهُمْ نُحْلًا ثُمَّ يُمْسِكُونَهَا
فَإِنْ مَاتَ ابْنُ أَحَدِهِمْ قَالَ مَالِي بِيَدِي لَمْ أُعْطِهِ أَحَدًا وَإِنْ مَاتَ هُوَ قَالَ هُوَ لِابْنِي قَدْ كُنْتُ أَعْطَيْتُهُ إِيَّاهُ مَنْ نَحَلَ
نِحْلَةً فَلَمْ يَحُزْهَا الَّذِي نُحِلَهَا حَتَّى يَكُونَ إِنْ مَاتَ لِوَرَثَتِهِ فَهِيَ بَاطِلٌ **ترجمہ** عبدالرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے
کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا ہبہ کرتے ہیں اپنے بیٹوں کو پھر روک لیتے ہیں اگر بیٹا پہلے مر جاتا ہے تو کہتے ہیں میرا
مال ہے میرے قبضے میں ہے کسیکو نہیں دیا اگر باپ مر جاتا ہے کہہ جاتا ہے وہ میرے بیٹے کا ہے میں اسکو ہبہ کر چکا ہوں جو کوئی ہبہ کرے

اور اسکو نافذ نہ کرے یعنے موہوب لہ اوسپر قبضہ نہ کرے اسطرح سے کہ جب موہوب لہ مرے تو وہ اوسکے وارثون
کو ملے تو وہ ہبہ باطل ہے **مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْعَطِيَّةِ** جو عطیہ درست نہیں ہے اوسکا بیان کہا مالک
نے جو شخص ثواب کیواسطے کسی کو کوئی شے دیوے اسکا عوض نہ چاہتا ہو اور لوگون کو اسپر گواہ کردیوے تو وہ نافذ
ہو جاویگا مگر جب دینے والا مرجاوے معطے لہ کے قبضے سے پہلے۔ اگر دینے والا یہ چاہے کہ بعد دینے کے اسکو رکھ
چھوڑے تو یہ نہیں ہوسکتا معطے لہ جب چاہے تو جبرا اوس سے لے سکتا ہے کہا مالک نے اگر زید نے عمرو کو ایک شے
دی بعد اوسکے زید مرگیا عمرو ایک گواہ لیکر آیا تو عمرو کو قسم کہانا پڑے گی اگر وہ قسم کہا لیوے تو ایک گواہی اور ایک
قسم پر وہ شے عمرو کو دلاوینگے اگر عمرو نے قسم سے انکار کیا تو زید سے قسم لینگے اگر زید نے قسم کہانے سے انکار کیا تو وہ
شے دینا پڑے گی جب عمرو کے پاس ایک گواہ بھی ہو اگر ایک بھی گواہ نہ ہو تو عمرو کا صرف دعویٰ مسموع نہ ہوگا
کہا مالک نے ایک شخص نے ایک شے ہبہ کر دی پھر معطے لہ قبل قبضے کے مرگیا تو اوسکے وارث اوسکے قائم مقام ہونگے اگر
دینے والا قبل معطے لہ کے قبضے کے مرگیا تو اب اوسکو کچھہ نہ ملیگا کیونکہ قبضہ نہ ہونیکے سبب سے وہ ہبہ لغو ہوگیا اگر دینے
والا دیکر اوسکو روک رکہے اور ہبہ پر گواہ ہون تو یہ نہیں ہوسکتا جب معطے لہ لینے کو کہڑا ہو جاوے تو لے سکتا ہے **الْقَضَاءُ
فِي الْهِبَةِ** ہبہ کا حکم **عَنْ أَبِي غَطَفَانَ بْنِ طَرِيفٍ الْمُرِّيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً
لِصِلَةِ رَحِمٍ أَوْ عَلَى وَجْهِ صَدَقَةٍ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ فِيهَا وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً يَرَى أَنَّهُ أَرَادَ بِهَا الثَّوَابَ فَهُوَ عَلَى
هِبَتِهِ يَرْجِعُ فِيهَا إِذَا لَمْ يُرْضَ مِنْهَا** ترجمہ ابی غطفان بن طریف مری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضہ نے فرمایا
جو شخص ہبہ کرے کسی ناتے والے کو صلہ رحم کے واسطے یا صدقے کے طور پر ثواب کے واسطے تو اوسمین رجوع نہیں کرسکتا اور
جو ہبہ کرے عوض لینے کیواسطے تو وہ رجوع کرسکتا ہے جب ناراض ہو **ف** جب تک اسکا عوض نہ لے چکا ہو کہا
مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ جب موہوب مین کچھہ تفاوت ہو جاوے کمی بیشی سے اور وہ ہبہ
ایسا ہو جو عوض کے واسطے دیا گیا ہو تو موہوب لہ کو اوسکی قیمت قبضے کے دن کی دینا پڑے گی **الْاِعْتِصَارُ
فِي الصَّدَقَةِ** صدقہ مین رجوع کرنیکا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک اسمین کچھہ اختلاف نہیں ہے باپ اگر
اپنے بیٹے کو کچھہ صدقے کے طور پر دیوے اور بیٹا اوسکو اپنے قبضے مین کرلیوے یا بیٹا صغیر سن ہو خود باپ کی گود
مین ہو اور وہ صدقے پر گواہ کردے تو اب باپ کو اسمین رجوع کرنا درست نہیں کیونکہ کسی صدقہ مین رجوع درست نہیں
کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو کوئی چیز محبت کی وجہ سے دیوے نہ صدقے کے
طور پر تو وہ اس مین رجوع کرسکتا ہے جب تک بیٹا اس جایداد کے اعتماد پر معاملہ نہ کرنے لگے اور لوگ اوسکو اس جایداد کی
بہروسے قرض نہ دیوین جب ایسا ہو جاوے تو پہر باپ رجوع نہیں کر سکتا کہا مالک نے اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو
ہبہ کرے اور کوئی عورت اس بیٹے سے اسواسطے نکاح کرے کہ جایداد ہبہ مین پاکر غنی ہوگیا ہے یا کوئی شخص اپنی بیٹی کو ہبہ کرے

پہر اوس سے کوئی مرد نکاح کرے اس حال پر اوسکے خیال سے تو اب باپ رجوع نہین کر سکتا **القضاء فی العمرى**
عمرے کے بیان مین **ف** عمرے اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص دوسرے سے کہے مینے تجہکو اپنا گہر عمر بہر کے واسطے دیا
عن جابر بن عبد الله الانصاری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اعمر عمرى له ولعقبه فانها للذی
يعطاها لا ترجع الى الذی اعطاها ابدا لانه اعطى عطاء وقعت فيه المواريث **ترجمه** جابر بن عبد الله انصاری
سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو عمرے دیوے اوسکے واسطے اور اسکے وارثون کے واسطے
تو پہر وہ عمرے اوسیکا ہو جاتا ہے دینے والے کو پہر نہین مل سکتا (کیونکہ اسنے ایسی چیز دی جس مین وراثت ہونے
لگی) **ف** یہ قول ابو سلمہ کا ہے اگر اوسکی حین حیات تک عمرے دیا تو بہی ائمہ ثلثہ کے نزدیک رجوع نہین ہو
سکتا اور مالک کے نزدیک ہو سکتا ہے **عن** عبد الرحمن بن القاسم انه سمع مكحولا الدمشقي يسال
القاسم بن محمد عن العمرى وما يقول الناس فيها فقال القاسم بن محمد ما ادركت الناس الا وهم على
شروطهم في اموالهم وفيما اعطوا **ترجمه** عبد الرحمن بن قاسم نے سنا مکحول کو پوچھتے ہوئے قاسم سے عمرے سے کیا
قول ہے لوگون کا اوس مین قاسم نے کہا مینے تو لوگون کو اپنی شرطین پورا کرتے ہوئے پایا اپنے مالون مین اور جو کچھ
وہ دیا کرتے تہے اسکو بہی پورا کرتے تہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ عمرے دینے والیکو پہر عمرے ملجاویگا جب
معمر له مر جاوے اور دینے والے نے اوسکے وارثون کو نہ دیا ہو بلکہ معمر له کے حین حیات تک دیا ہو **عن** نافع ان عبد الله بن عمر
ورث حفصة بنت عمر دارها قال وكانت حفصة قد اسكنت بنت زيد بن الخطاب ما عاشت
فلما توفيت بنت زيد قبض عبد الله بن عمر المسكن وراى انه له **ترجمه** نافع سے روایت ہے کہ عبد الله
بن عمر وارث ہوئے ام المومنین حفصہ رضی الله عنہا کے وہ اپنا گہر زید بن خطاب کی بیٹی کو زندگی بہر رہنے کو دے گئین
تہین جب وہ مر گئین تو عبد الله بن عمر نے اس گہر کو لے لیا اپنا سمجہکر **القضاء فی اللقطة** لقطے کا بیان
ف لقطہ اوس چیز کو کہتے ہین جو راہ مین پڑی ہوئی ہو **عن** زيد بن خالد الجهني انه قال جاء رجل الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فساله عن اللقطة فقال اعرف عفاصها ووكاءها ثم عرفها سنة فان جاء
صاحبها والا فشانك بها قال فضالة الغنم يا رسول الله قال هي لك او لاخيك او للذئب قال فضالة
الابل قال ما لك ولها معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وتاكل الشجر حتى يلقاها ربها **ترجمه** زید بن
خالد جہنی سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول الله صلی الله علیه وسلم کے پاس اور پوچھا آپ سے لقطے کو فرمایا آپ نے پہچان رکہ ظرف
اسکا (جسمین لقطہ ہو خواہ چمڑے مین ہو یا کپڑے مین ہو) اور پہچان رکہہ بندہن اسکا پہر ایک برس تک لوگون سے اسکا حال
کہا کر **ف** ایسے مقامون مین جہان لوگ جمع ہوا کرتے ہین جیسے جامع مسجد عیدگاہ میلے ٹہیلون مین پکار کر کہے جسکی کچہہ
چیز گمی ہو وہ ہمارے پاس آئے اوسکا پتہ بتلائے **ت** اگر اوسکا مالک ملجاوے تو اوس کو دیدے نہین تو تو لیلے

پہر اوسنے کہا اگر کوئی بکری بہٹکی ہوئی ملے تو کیا کرون آپنے فرمایا بکری تیرے کام مین آوے گی یا تیرے بہائی کے نہین تو بہیڑیا کہا جاویگا **ف** مطلب یہ ہے کہ بکری کو پکڑ لے چہوڑ نہ دے اگر اوسکا مالک آجاوے اوسکے حوالے کردے نہین تو اپنے کام مین لاوے اگر چہوڑ دیگا تو احتمال ہے کہ بہیڑیا اوسکو پہاڑ ڈالے یا اور کوئی جانور مار ڈالے تو مسلمان کا مال ناحق ضایع ہو **ف** پہر اوس شخص نے کہا اگر اونٹ بہولا بہٹکا ملے آپ نے فرمایا اونٹ سے تجہے کیا کام وہ تو اپنے ساتھ اپنا پانی رکہتا ہے **ف** یعنے پیٹ مین اوسکے پانی بہرا رہتا ہے کئی دن تک پیاس کا متحمل ہو سکتا ہو **ف** اور موزے رکہتا ہے **ف** یعنے تلوے اوس کے مضبوط اور زور آور ہین کہ چلنے سے گہستے نہین **ف** جہان اوسکو پانی ملجاتا ہے پی لیتا ہے جو درخت ملتا ہے کہا لیتا ہے یہانتک کہ مالک اسکا اسکو پالیتا ہے **ف** تو اونٹ کا پکڑنا جائز نہین کیونکہ اوسکے تلف ہونیکا خوف نہین ہے **عن** معٰویة بن عبد اللہ بن بدر الجهنی ان اباہ اخبرہ انہ نزل منزل قوم بطریق الشام فوجد صرة فیہا ثمانون دینارا فذکرہا لعمر بن الخطاب فقال لہ عمر عرفہا علی ابواب المساجد واذکرہا لکل من یاتی من الشام فاذا مضت السنة فشانک بہا **ترجمہ** معاویہ بن عبد اللہ بن بدر الجہنی سے روایت ہو اونکے باپ نے بیان کیا کہ اونہون نے شام کے راستے مین ایک منزل مین جہان لوگ اتر چکے تہے ایک ہتیلی پائی جسمین اسی دینار تہے اونہون نے حضرت عمر سے بیان کیا آپنے کہا مسجدون کے دروازونپر لوگون سے کہا کر اور جو شخص شام سے آوے اوس سے بیان کر ایک برس تک جب ایک برس گذر جاوے پہر تجہکو اختیار ہے **عن** نافع ان رجلا وجد لقطة فجاء بہا الی عبد اللہ بن عمر فقال لہ انی وجدت لقطة فماذا تری فیہا فقال لہ عبد اللہ بن عمر عرفہا فقال قد فعلت قال زد قال قد فعلت قال لہ عبد اللہ بن عمر لا امرک ان تاکلہا ولو شئت لم تاخذہا **ترجمہ** نافع سے روایت ہو ایک شخص نے لقطہ پایا اوسکو عبد اللہ بن عمر کے پاس لے آیا اور پوچہا کیا کہتے ہو اسباب مین عبد اللہ بن عمر نے کہا لوگون سے پوچہ اور بتا اوسنے کہا مین پوچہ بتا چکا عبد اللہ بن عمر نے کہا اور سہی اسنے کہا مین پوچہ بتا چکا عبد اللہ بن عمر نے کہا مین کبہی تجہکو حکم نکرونگا اوسکے کہا نیکا اگر تو چاہتا تو اوسکو نہ لیتا **ف** جب لیا تو دقت اوٹہانا ضرور ہے سوا عبد اللہ بن عمر کے نزدیک لقطہ اوٹہانا مکروہ ہے

القضاء فی استہلاک العبد اللقطة

غلام لقطے کو پاکر خرچ کر ڈالے تو کیا حکم ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم یہ ہے غلام اگر لقطہ پاوے اور اوسکو خرچ کر ڈالے میعاد گذرنے سے پہلے یعنے ایک برس سے پہلے تو وہ اوسکے ذمہ پر رہیگا اب جب اوسکا مالک آوے تو غلام کا مولی لقطے کی قیمت ادا کرے یا غلام کو حوالے کردے اگر غلام نے میعاد گذرنیکے بعد اسکو صرف کیا تو وہ اوسکے ذمہ پر قرض رہیگا جب آزاد ہو اوس سے لیلوے فی الحال کچہ نہین لے سکتا نہ مولی کو اسکا دینا لازم ہے

القضاء فی الضوال

جو جانور مالک کے پاس سے گم ہوگئے ہون اونکا بیان **عن** سلیمان بن یسار ان ثابت بن الضحاک الانصاری

اخبرہ انه وجد بعیرا بالحرۃ فعقله ثم ذکرہ لعمر بن الخطاب فامرہ عمر بن الخطاب ان یعرفه
ثلث مرات فقال له ثابت انه قد شغلنی عن ضیعتی فقال له عمر ارسله حیث وجدته
ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ثابت بن ضحاک انصاری نے ایک اونٹ پایا حرہ مین (حرہ ایک زمین ہے کالی پتھر
کی مدینہ کے قریب) اسکو رسی سے باندھا اور حضرت عمر سے بیان کیا حضرت عمر نے کہا تین مرتبہ اوسکو بتاؤ ثابت
نے کہا اپنی زمین کی خبر لینے سے مین مجبور ہو گیا **ف** یعنے اونٹ کی بتانے مین میرا اصلی کام موقوف ہو گیا **ت**
حضرت عمر نے کہا جہانسے تونے اس اونٹ کو پایا ہے وہین چھوڑدے **عن** سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب
قال وهو مسند ظهره الی الکعبة من اخذ ضالة فهو ضال ترجمہ حضرت عمر بن خطاب کعبہ سے اپنے
پیٹھ لگائے ہوئے بیٹھے تھے فرمایا جو شخص گم ہوئی چیز کو اوٹھاوے وہ خود گمراہ ہے **ف** اگر لیلینے کی نیت سے
اوٹھاوے اور جو بتانے کی نیت سے اوٹھاوے تو کچھ قباحت نہین **عن** مالك انه سمع ابن شهاب یقول
كانت ضوال الابل فی زمان عمر بن الخطاب ابلا مؤبلة تناتج لا یمسها احد حتی اذا کان زمان
ابن عفان امر بتعریفها ثم تباع فاذا جاء صاحبها اعطی ثمنها ترجمہ ابن شہاب کہتے تھے حضرت عمر رض کے
زمانہ مین جو اونٹ گمے ہوئے ملتے تھے وہ چھوڑ دیے جاتے بچے جنا کرتے کوئی اونکو نہ لیتا تھا جب حضرت عثمان کا زمانہ
ہوا اونہون نے حکم کیا کہ بتائے جاوین پہر بیچکر اونکی قیمت بیت المال مین رکھی جاوے جب مالک آوے تو اوسکو دیدی
جاوے **صدقة الحی عن المیت** زندہ مردے کیطرف سے صدقہ دیوے تو مردے کو ثواب
پہونچتا ہے **عن** شرحبیل بن سعید بن سعد بن عبادة انه قال خرج سعد بن عبادة مع رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی بعض مغازیه فحضرت امه الوفاة بالمدینة فقیل لها اوصی فقالت فیم
اوصی انما المال مال سعد فتوفیت قبل ان یقدم سعد فلما قدم سعد بن عبادة ذکر ذلك
له فقال سعد یا رسول الله هل ینفعها ان اتصدق عنها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم
فقال سعد حائط کذا وکذا صدقة عنها لحائط سماه ترجمہ شرحبیل بن سعد سے روایت ہے کہ سعد بن
عبادہ رسول اللہ کے ساتھ جہاد کو نکلے اونکی ماں مدینہ مین مرنے لگین لوگون نے اونسے کہا وصیت کرو اونہون نے کہا کیا
وصیت کرون مال تو سعد کا ہے پہر مرگئین سعد کے آنے سے پہلے جب سعد آئے لوگون نے بیان کیا سعد نے رسول اللہ سے پوچھا اگر
مین اپنی ماں کیطرف سے کچھ صدقہ دون تو اسکو فائدہ ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان جب سعد نے کہا فلان فلان
باغ صدقہ ہے میری ماں کیطرف سے **عن** عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان رجلا قال لرسول الله صلی الله
علیه وسلم ان امی افتلتت نفسها واراها لو تکلمت تصدقت افاتصدق عنها فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم نعم ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا

میرے ہاں کا دم نکل گیا اگر بات کرنے پاتی تو ضرور صدقہ کرتی کیا میں اوسکی طرف سے صدقہ کر دوں آپ نے فرمایا ہاں
عن مالک انہ بلغہ ان رجلا من الانصار من بنی الحارث بن الخزرج تصدق علی ابویہ بصدقۃ فھلکا فورث
ابنھما المال وھو نخل فسأل عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد اجرت فی صدقتک وخذھا
بمیراثک ترجمہ ایک شخص انصاری نے اپنے والدین کو کھجور کے درخت صدقہ میں دیے پھر والدین مر گئے تو وہی شخص اسکا
وارث ہوا اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجھے صدقہ کا ثواب ہوا اب میراث میں اسکو لیلے

الامر بالوصیۃ وصیت کا حکم عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حق
امرئ مسلم لہ شیء یوصی فیہ یبیت لیلتین الا ووصیتہ عندہ مکتوبۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لائق ہے مسلمان آدمی کو جسکے پاس کوئی چیز یا معاملہ ایسا ہو جس میں وصیت
کرنا ضرور ہو اور وہ دو راتیں گذر جاویں بغیر وصیت لکھے ہوئے ف کیونکہ احتمال ہے کہ موت آجاوے اور وصیت لکھا نصیب
نہ ہو تو لوگوں کا مواخذہ دار ہو کر مرے کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم اجماعی ہے کہ جو آدمی اپنی صحت یا مرض
میں کچھ وصیت کرے مثلاً غلام آزاد کرنے کی یا اور کچھ وصیت تو اسمیں تغیر اور تصرف کر سکتا ہے مرتے دم تک
اور یہ بھی ممکن ہے کہ بالکل اس وصیت کو موقوف کر کے دوسری کوئی وصیت کرے مگر جب کسی غلام کو مدبر کر چکا ہو
تو اب اسکی تدبیر کو باطل نہیں کر سکتا اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لائق ہے مسلمان آدمی
کو الحدیث کہا مالک نے اگر موصی اپنی وصیت کے بدلنے پر قادر نہ ہوتا تو چاہیے تھا کہ ہر وصیت کرنیوالے کا مال اوسکے
اختیار سے نکلکر رکا رہتا حالانکہ ایسا نہیں ہے کبھی آدمی اپنی صحت میں وصیت کرتا ہے اور کبھی سفر میں جاتے
وقت کہا مالک نے ہمارے نزدیک ہر وصیت کو بدل سکتا ہے سوا تدبیر کے **جواز وصیۃ الضعیف**
والصغیر والمصاب والسفیہ ضعیف اور کم سن اور مجنون اور احمق کی وصیت کا بیان
عن عمرو بن سلیم الزرقی انہ قیل لعمر بن الخطاب ان ھھنا غلاما یفاعا لم یحتلم من غسان ووارثہ
بالشام وھو ذو مال ولیس لہ ھھنا الا ابنۃ عم لہ فقال لہ عمر فلیوص لھا قال فاوصی لھا بمال یقال لہ بئر جشم
قال عمرو بن سلیم فبیع ذلک المال بثلثین الف درھم وابنۃ عمہ التی اوصی لھا ھی ام عمرو بن
سلیم الزرقی ترجمہ عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب سے کہا گیا کہ اسجگہ مدینہ میں ایک لڑکا
ہے قریب بلوغ کے مگر بالغ نہیں ہوا قبیلہ غسان سے اور اسکے وارث شام میں ہیں اور اسکے پاس مال ہے اور یہاں اسکا کوئی
وارث نہیں سوا ایک چچازاد بہن کے حضرت عمر نے کہا اسکو وصیت کرے اس لڑکے نے مال کی وصیت جسکا نام بئر جشم
تھا اپنی چچازاد بہن کے واسطے کی عمرو بن سلیم نے کہا وہ مال تیس ہزار درہم کو بکا اور اسکی چچازاد بہن عمرو بن سلیم کی ماں تھی
عن ابی بکر بن حزم ان غلاما من غسان حضرتہ الوفاۃ بالمدینۃ ووارثہ بالشام فذکر ذلک

لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ لَهُ اِنَّ فُلَانًا يَمُوتُ اَفَيُوصِي فَقَالَ فَلْيُوصِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ وَكَانَ الْغُلَامُ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ اَوِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَنَةً فَاَوْصَى بِبِئْرِ جُشَمٍ فَبَاعَهَا اَهْلُهَا بِثَلَاثِينَ اَلْفَ دِرْهَمٍ

ترجمہ ابو بکر بن حزم سے روایت ہے کہ ایک لڑکا غسان کا مرنے لگا مدینے مین اور وارث اسکے شام مین تہے حضرت عمر سے اسکا ذکر ہوا اور پوچہا گیا کیا وہ وصیت کرے آپ نے فرمایا وصیت کرے یحیے بن سعید نے کہا وہ لڑکا دس برس کا تہا یا بارہ برس کا وہ بیر جشم (اس مال کا نام تہا) چہوڑ گیا اوسکی وصیت کر گیا لوگون نے اوسے تیس ہزار درم کو بیچا کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم اتفاقی ہے کہ ضعیف العقل اور نادان اور مجنون کی جسکو کبہی افاقہ ہوجاتا ہے وصیت درست ہے جب اتنی عقل رکہتے ہون کہ وصیت جو کرین اسکو سمجہین اگر اتنی بہی عقل نہ ہو تو اوسکی وصیت درست نہین ہے

اَلْقَضَاءُ فِي الْوَصِيَّةِ فِي الثُّلُثِ لَا تَعَدَّى — ثلث سے زیادہ وصیت درست نہونیکا بیان

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَاَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي اِلَّا ابْنَةٌ لِي اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَقُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَاَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا اِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو آئے (یعنے بیمار پرسی کو) حجۃ الوداع کے سال مین اور میرا مرض شدید تہا مینے کہا یا رسول اللہ میری بیماری کا حال تو آپ دیکہتے ہین اور مین مالدار ہون اور میرا وارث صرف ایک بیٹی ہے کیا مین دو ثلث مال اللہ دیدون آپنے فرمایا نہین مینے کہا آدہا مال دیدون آپنے فرمایا نہین پہر خود آپنے فرمایا تہائی مال اللہ دیدے اور تہائی بہت ہے اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چہوڑ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ اونکو فقیر بہیک منگا چہوڑ جاوے لوگون کے سامنے ہاتہ پہیلادین اور تو جو چیز صرف کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے تجہکو اوسکا ثواب ملیگا یہانتک کہ جو تو اپنی بی بی کو منہ مین دیتا ہے اوسکا بہی ثواب ملیگا پہر مینے کہا یا رسول اللہ کیا مین اپنے ساتہیون کے پیچہے رہجاؤنگا (یعنے آپ مکہ سے چلے جاوینگے اور مین مکہ مین رہجاؤنگا بوجہ بیماری کی چونکہ صحابہ مکے کو چہوڑ کر ہجرت کر چکے تہے اسواسطے وہان کا رہنا مکروہ جانتے تہے کیونکہ اونہون نے خدا کے واسطے اوسکو چہوڑ دیا تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو پیچہے رہجاوے گا اور نیک

کام کریگا تیرا درجہ بلند ہوگا اور شاید تو زندہ رہے (مکہ مین نمرے) یہانتک کہ نفع دے اللہ جل جلالہ تیرے سبب سے ایک قوم کو اور نقصان دیوے ایک قوم کو **ف** یہ قول آنحضرت صلعم کا سچا ہوا سعد بن ابی وقاص مدت تک زندہ رہے اور اونہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بڑے بڑے فتوحات کیے نفع ہوا اونکے سبب سے مسلمانونکو اور ضرر ہوا اونکے سبب سے کفار کو اور انتقال ہوا سعد کا ۵۵ ہجری مین یا ۵۸ ہجری مین تو بعد اس بیماری کے ۴۵ برس تک زندہ رہے **ف** اے پروردگار میرے اصحاب کی ہجرت پوری کردے اور مت پہیر اونکو اس ہجرت سے اونکی ایڑیون پر لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ ہین جنکے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رنج کرتے تھے اسوجہ سے کہ وہ مکے مین مرگئے **ف** حجۃ الوداع مین کیونکہ جس زمین سے آدمی ہجرت کر چکے وہان مرنا مکروہ ہے کہا مالک نے اگر کوئی شخص وصیت کرے تہائی مال کے ایک شخص کو اور کہے غلام میرا فلان شخص کیخدمت کرے جب تک وہ شخص زندہ رہے پہر آزاد ہے بعد اوسکے اس غلام کی قیمت ثلث مال نکلے تو غلام کی خدمت کی قیمت لگاوینگے اور اس غلام مین حصہ کرینگے جسکو ثلث مال کے وصیت کی ہے اوسکا حصہ ایک ثلث ہوگا اور جسکو خدمت کی وصیت کی ہے اوسکا حصہ خدمت کی قیمت کے موافق ہوگا بعد اوسکے دونون شخص اس غلام کی خدمت یا کمائی مین سے اپنا حصہ لیا کرینگے جب وہ شخص مرجاوے گا جسکے واسطے خدمت کی تہی تو غلام آزاد ہوجاویگا کہا مالک نے جو شخص وصیت کرے کئی آدمیون کے لیے پہر اوسکے وارث یہ دعوے کرین کہ وصیت ثلث سے زیادہ ہے تو وارثون کو اختیار ہوگا چاہے ہر ایک موصی لہ کو اوسکی وصیت ادا کرین اور میت کا پورا ترکہ آپ لے لیوین یا تہائی مال موصی لہ جتنے ہون اونکے حوالے کردین وہ اپنے حصون کے موافق اسکو تقسیم کرینگے **أَمْرُ الْحَامِلِ وَالْمَرِيضِ وَالَّذِي يَحْضُرُ الْقِتَالَ فِي أَمْوَالِهِمْ** حاملہ اور بیمار کو اور اس شخص کو جو میدان جنگ مین کہڑا ہوا اپنے مال مین کتنا اختیار ہے کہا مالک نے حاملہ بہی مثل بیمار کے ہے اگر بیماری خفیف ہو جسمین موت کا خوف نہو تو مالک مال کو اختیار ہے جیسا چاہے تصرف کرے البتہ جس بیماری مین موت کا خوف ہو تو ثلث سے زیادہ تصرف درست نہین ہے کہا مالک نے اسیطرح حاملہ بہی اوائل حمل مین جب تک خوشی اور سرور اور صحت سے رہے نہ مرض ہو نہ خوف اپنے کل مال مین اختیار رکہے گی اللہ جل جلالہ اپنی کتاب مین فرماتا ہے ہمنے بشارت دی سارہ کو اسحق کی اور اسحق کے بعد یعقوب کی اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے جب آدم نے حوا سے جماع کیا تو اوسکو حمل ہوگیا ہلکا ہلکا چلتے پہرتے رہے جب حمل بہاری ہوا دونون نے دعا کی اللہ سے جو اونکا رب تہا اگر تو ہمکو نیک بچہ دے گا تو ہم تیرا شکر کرینگے پس عورت حاملہ جب بوجہل ہوجاوے تو اوسوقت اسکو ثلث مال سے زیادہ اختیار نہین رہتا اور یہ بعد چہہ مہینے کے ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مائین اپنے بچوں کو دو برس کامل دودہ پلاوین جو شخص دودہ کی مدت پورا

پورا کرنا چاہیے اور پہر فرمایا ہے حمل اور دودہ چہوڑانی اوسکی تیس مہینے مین ہوتی ہے تو جب حاملہ پر چہہ مہینے
گذر جاوین حمل کے روز سے اوسوقت سے اسکا تصرف ثلث مال سے زیادہ مین درست نہ ہوگا کہا مالک نے
جو شخص صف جنگ مین کہڑا ہوا اور لڑائی کو جاوے اسکو بہی ثلث سے زیادہ اپنے مال مین تصرف درست
نہین وہ بہی حاملہ اور بیمار کے حکم مین ہے **اَلْوَصِيَّةُ لِلْوَارِثِ وَالْحِيَازَةُ** وارث کے واسطے
وصیت کا بیان اور وارث کو کچہہ مال دے جانیکا بیان کہا مالک نے یہ جو آیت ہی کُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ یعنے جب تم مین سے کسیکو موت آنے لگے اور مال چہوڑ جاوے تو وصیت
کرے والدین اور ناتے والون کے واسطے یہ آیت منسوخ ہے آیات میراث سے جنمین اللہ نے ہر ایک کا حصہ مقرر کردیا
ف اور یہ حکم اسوقت کا تہا جب تک آیات مواریث نہین اتری تہین لوگ جیسے وصیت کرجاتے اس کے
موافق مال اونکا تقسیم ہوجاتا کہا مالک نے ہمارے نزدیک وارث کے واسطے وصیت درست نہین ہے مگر جب اور ورثہ
اجازت دین اور اگر بعض ورثہ اجازت دین اور بعض نہ دین تو جو اجازت دین گے اونکے حصے مین سے وصیت
ادا کیجاویگی کہا مالک نے جو شخص بیمار ہو وہ اپنے وارثون سے اجازت چاہے ثلث سے زیادہ وصیت
کرنے کی اور وارث اجازت دین اس بات کی کہ ثلث سے زیادہ کسی وارث کے لیے وصیت کرے تو پہر ان وارثون
کو رجوع کا اختیار نہین اگر رجوع درست ہوتا تو ہر وارث یہی کیا کرتا جب موصی مرجاتا تو مال وصیت آپ لیلیا
کرتے اور اسکی وصیت رو کردیتے البتہ اگر کوئی شخص صحت کیحالت مین اپنے وارثون سے اجازت چاہے وارث
کے واسطے وصیت کرنیکی اور وہ اجازت دیدین تو اس سے رجوع کرسکتے ہین کیونکہ جب آدمی صحیح ہے تو
اپنے کل مال مین اختیار رکہتا ہے چاہے سب صدقہ دیوے چاہے سب کسیکو حوالے کردے تو یہ اذن لینا لغو
ہوا اور وارثون کا اذن دینا بہی اپنے وقت سے پیشتر ہوا اسواسطے اونکو رجوع درست ہے بلکہ اذن لینا اسوقت
درست ہے جب وہ اپنے مال مین اختیار نہ رکہتا ہو اور ثلث سے زیادہ تصرف کرنے پر قادر نہ ہوا اسوقت
وارثون کو دو ثلث کا اختیار ہوگا وہ اجازت بہی دیسکتے ہین اگر مریض نے اپنے وارث سے کہا تو اپنا حصہ
میراث کا مجہے ہبہ کردے اسنے ہبہ کردیا لیکن مریض نے اوسمین کچہہ تصرف نہین کیا یونہی مرگیا تو وہ حصہ
پہر اوسی وارث کا ہوجاویگا البتہ اگر میت یون کہے ایک وارث سے کہ فلانا وارث بہت ضعیف ہے تو بہی
اپنا حصہ اسکو ہبہ کردے اور اگر وہ ہبہ کردے تو درست ہو جاوے گا اگر وارث نے اپنا حصہ میراث میت کو
ہبہ کردیا اوسنے کچہہ اوسمین سے کسیکو دلایا کچہہ بچ رہا تو جو بچ رہے وہ اسی وارث کا ہوگا کہا مالک نے جس شخص نے وصیت
کی بعد اوسکے معلوم ہوا کہ اوسنے اپنے ایک وارث کو کچہہ دیا تہا جسپر اوسنے قبضہ نہین کیا اور ورثہ نے اوسکی اجازت سے انکار
کیا تو وہ ورثہ کا حق ہوجاویگا اور کتاب اللہ کے موافق تقسیم ہوگا **مَا جَاءَ فِي الْمُؤَنَّثِ مِ**

ف جو مرد عورت کی شکل ہو یعنے شہوت نہ رکھتا ہو اور اسکا بیان

الرِّجَالِ وَمَنْ اَحَقُّ بِالْوَلَدِ جو مرد عورت کی شکل ہو یعنے شہوت نہ رکھتا ہو اسکا بیان اور لڑکے کا کون حقدار ہے ماں یا باپ **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي اُمَيَّةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے ایک مخنث (جو مخلقی نامرد تھا نام اسکا ہیت تھا) حضرت ام المومنین ام سلمہ کے پاس تھا اوسنے عبد اللہ بن امیہ سے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے تھے اے عبد اللہ اگر کل اللہ جل جلالہ تمہارے ہاتھ سے طائف کو فتح کرادے تو تم غیلان کی بیٹی کو ضرور لینا جب وہ سامنے آتی ہے تو اسکے پیٹ پر چار بٹیں معلوم ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑکر جاتی ہے تو چار کی آٹھ بٹیں معلوم ہوتی ہیں (دونو جانب سے پہلو کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ تمہارے پاس نہ آیا کریں **ف** بٹیں پڑنے سے غرض یہ ہے وہ عورت موٹی اور گدار ہے عرب کے لوگ موٹی پرگوشت عورتوں کو پسند کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر معلوم کیا کہ اس مخنث کے دل میں بھی عورتوں کی خواہش ہے جب تو اچھے برے کو تمیز کرتا ہے اسواسطے منع کیا عورتوں پاس اسکے آنے سے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ كَانَتْ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَوَلَدَتْ لَهُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ ثُمَّ اِنَّهُ فَارَقَهَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُبَاءَ فَوَجَدَ ابْنَهُ عَاصِمًا يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِعَضُدِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى الدَّابَّةِ فَاَدْرَكَتْهُ جَدَّةُ الْغُلَامِ فَنَازَعَتْهُ اِيَّاهُ حَتّٰى اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ فَقَالَ عُمَرُ ابْنِي وَقَالَتِ الْمَرْاَةُ ابْنِي فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ خَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ قَالَ فَمَا رَاجَعَهُ عُمَرُ الْكَلَامَ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے سینے قاسم بن محمد سے سنا کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب پاس ایک انصاری عورت تھی اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام عاصم بن عمر رکھا گیا پھر حضرت عمر نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور مسجد قبا میں آئے وہاں عاصم کو لڑکوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا مسجد کے صحن میں حضرت عمر نے اسکا بازو پکڑ کر اپنے جانور پر سامنے سوار کر لیا لڑکے کی نانی نے یہ دیکھکر ان سے جھگڑا کیا اور اپنا لڑکا طلب کیا پھر دونو ابو بکر صدیق پاس آئے حضرت عمر نے کہا میرا بیٹا ہے عورت نے کہا میرا بچہ ہے ابو بکر صدیق نے کہا عمر سے چھوڑ دو بچے کو اور دیدو اسکی نانی کو حضرت عمر چپ ہو رہے اور کچھ تکرار نکی **ف** کیونکہ حق پرورش کا نانی کو ہے باپ کو نہیں جب تک وہ بچہ سن شعور کو نہ پہونچے کہا مالک نے اسی حدیث پر عمل ہے **اَلْعَيْبُ فِي السِّلْعَةِ وَضَمَانُهَا** اسباب میں عیب نکلنے کا بیان اور اسکا تاوان کس پر ہے **کہا** مالک نے ایک شخص جانور یا کپڑا یا اور کوئی اسباب خرید کرے پھر یہ بیع ناجائز معلوم ہو اور مشتری کو حکم ہو کہ وہ چیز بائع کو پھیر دے (حالانکہ اس شے میں کوئی عیب ہو جاوے) تو بائع کو اس شے کی قیمت ملیگی اوس دن کی جس دن وہ شے مشتری کے قبضے میں آئی تھی نہ اس دن کی جس دن وہ

ف اسباب میں عیب نکلنے کا بیان

اس مین نقصان ہو جاوے وہ مشتری پر ہوگا اور جو کچھ زیادتی ہو جاوے وہ بھی اُسی کی ہوگی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی مال ایسے
وقت مین لیتا ہے جب اُسکی قدر اور تلاش ہو پھر اُسکو ایسے وقت مین پھیر دیتا ہے جب وہ بیقدر ہو کوئی اُسکو نہ پوچھے
تو آدمی ایک شے خریدتا ہے دس دینار کو پھر اُسکو رکھ چھوڑتا ہے اور پھیرتا ہے ایسے وقت مین جب اُسکی قیمت ایک دینار ہو
تو یہ نہین ہو سکتا کہ بیچارے بائع کا نو دینار کا نقصان کرے یا جسدن خریدا اُسدن اسکی قیمت ایک دینار تھی پھر پھیرتے
وقت اُسکی قیمت دس دینار ہو گئی تو بائع مشتری کو ناحق نو دینار کا نقصان دیوے اسواسطے قیمت اسدن کی
واجب ہوئی جسدن وہ شے مشتری کے قبضے مین آئی ہو کہا مالک نے اُسکی دلیل یہ ہے کہ چور جب کسیکا اسباب
چورا وے تو اُسکے قیمت چوری کے روز کی لگائی جاوے گی اور اُسدن کی قیمت نصاب کے برابر ہوگی تو اُس کا
ہاتھ کاٹا جاوے گا ورنہ نہین اگر اسکی ہاتھ کاٹنے مین دیر ہوئی اور اُس چیز کی قیمت گھٹ بڑھ گئی تو اُسکا اعتبار
نہ ہوگا **جامع القضاء وکراھیتہ** قضا کی مختلف احادیث کا بیان اور قضا کے مکروہ ہونیکا بیان عن
يحيى بن سعيد ان ابا الدرداء كتب الى سلمان الفارسي ان هلم الى الارض المقدسة فكتب اليه سلمان
ان الارض لا تقدس احدا وانما يقدس الانسان عمله وقد بلغني انك جعلت طبيبا
تداوي فان كنت تبرئ فنعما لك وان كنت متطببا فاحذر ان تقتل انسانا فتدخل
النار فكان ابو الدرداء اذا قضى بين اثنين ثم ادبرا عنه نظر اليهما وقال ارجعا الي اعيدا
علي قصتكما متطبب والله **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے ابو الدرداء نے سلمان فارسی کو لکھا کہ
چلے آؤ مقدس (پاک) زمین مین سلمان نے اسکا جواب لکھا زمین کسیکو مقدس نہین کرتی بلکہ آدمی کو اُسکے عمل مقدس
کرتے مین (جس زمین مین ہو) اور مینے سنا ہے تم طبیب بنے ہو **ف** یعنے قاضی بنے ہو طبیب امراض ظاہری کا علاج
کرتا ہے اور قاضی امراض باطنی کا یا جیسے طبیب علاج کرتا ہے ادویہ یا اغذیہ سے قرائن دیکھکر ویسا ہی قاضی بھی گواہ
اور قسم اور دلائل اور قرائن دیکھکر فیصلہ کرتا ہے **ف** لوگون کی دوا کرتے ہو اگر تو لوگون کو دوا سے اچھا کرتا
ہے تو بہتر ہے اور جو تو طب نہین جانتا خواہ مخواہ طبیب بنگیا ہے **ف** یعنے علم شرع نہین جانتا یونہین قاضی
بن بیٹھا ہے **ف** تو بچارہ ایسا نہو کسی آدمی کو مار ڈالے تو جہنم مین جاوے پھر ابو الدرداء جب فیصلہ کیا کرتے
دو شخصون مین اور وہ جانے لگتے دوبارہ انکو بلاتے اور کہتے پھر بیان کرو اپنا قصہ مین تو واللہ طب نہین جانتا یونہی
ہی علاج کرتا ہون **ف** یہ ابو الدرداء عجز سے کہتے تھے تا کہ اللہ جل شانہ مدد کرے اور صواب کی توفیق دیوے
اکثر سلف نے عہدہ قضا کو مکروہ جانا ہے اور اس سے پرہیز کیا چنانچہ ابو حنیفہ رح کسیطرح اس عہدہ پر راضی نہین
ہوئے بہت بہت تکلیفین اٹھائین اس خیال سے کہ اس مین مواخذہ بہت ہے لوگون کے حقوق کا فیصلہ
کرنا ہوتا ہے دوسرے یہ کہ نفس کا حال یکسان نہین شاید بے اعتدال ہو جاوے مدعی یا مدعا علیہ کی رعایت کر جاوے

قضا کی مختلف احادیث کا بیان

کہا مالک نے اگر کسی شخص نے دوسرے کے غلام سے بغیر اسکے اذن کے کسی بڑے کام میں مدد لی جسمین خطر
توٹر رکہنے کی ضرورت ہوتی ہے یا مزدور بلانے کی اور غلام میں کوئی عیب ہوگیا اُس کام کرنے کی وجہ سے تو شخص پر
ضمان لازم آوئیگا اور جو غلام صحیح و سالم رہا اور اُسکے مولی نے مزدوری طلب کی تو مزدوری دینی پڑیگی
کہا مالک نے اگر غلام کا ایک حصہ آزاد ہو اور کچھ رقیق (مملوک) تو مال اُسکا اُسکے پاس رہیگا اس میں
کوئی نیا کام نہین کرسکتا بلکہ بقدر ضرورت کہاوے پیوے جب مرجاویگا تو وہ مال اُسکو ملیگا جسکی ملک باقی
تہی کہا مالک نے جس روز سے لڑکا مالدار ہوجاوے تو والد نے جو اُسپر خرچ کیا ہو اُس روز سے حساب کرکے
اُس سے مجرا لے سکتا ہے اگر چاہے خواہ مال لڑکے کا نقد کی قسم سے ہو یا جنس کی قسم سے عَنْ عُمَرَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ دَلَافٍ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ كَانَ يَسْبِقُ الْحَاجَّ فَيَشْتَرِي الرَّوَاحِلَ فَيُغْلِي
بِهَا ثُمَّ يُسْرِعُ السَّيْرَ فَيَسْبِقُ الْحَاجَّ فَاَفْلَسَ فَرُفِعَ اَمْرُهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ
فَاِنَّ الْاُسَيْفِعَ اُسَيْفِعَ جُهَيْنَةَ رَضِيَ مِنْ دِيْنِهِ وَاَمَانَتِهِ بِاَنْ يُقَالَ سَبَقَ الْحَاجَّ اَلَا وَاِنَّهُ قَدْ دَانَ مُعْرِضًا
فَاَصْبَحَ قَدْ رِيْنَ بِهِ فَمَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا بِالْغَدَاةِ نَقْسِمُ مَالَهُ بَيْنَهُمْ وَاِيَّاكُمْ وَالدَّيْنَ
فَاِنَّ اَوَّلَهُ هَمٌّ وَاٰخِرَهُ حَرْبٌ ترجمہ عمر بن عبدالرحمن بن دلاف مزنی سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ جہینہ
کا (اسیفع) سب حاجیون سے آگے جاکر اچھے اچھے اونٹ مہنگے خرید کرتا اور جلدی چلا کرتا تو سب حاجیون کے پیشتر پہونچتا
ایکبار وہ مفلس ہوگیا اور اُسکا مقدمہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا آپنے کہا بعد حمد و صلوٰۃ کے لوگون کو معلوم ہو اسیفع نے جو
جہینہ کے قبیلے سے ہے دین اور امانت مین یہی بات پسند کی لوگ اُسکو کہا کرین سب حاجیون سے پہلے پہونچا آگاہ ہو اُس نے
قرض خریدا اور اسکا خیال نہ کیا تو وہ مفلس ہوگیا اور قرض نے اُسکے مال کو لپیٹ لیا تو جس شخص کا اُسپر قرض آتا ہو
وہ ہمارے پاس صبح کو آوے ہم اُسکا مال قرضخواہون کو تقسیم کرینگے تمکو چاہیے قرض لینے سے پرہیز کرو قرض مین لیتے
ہی رنج ہوتا ہے اور اخیر مین لڑائی ہوتی ہے **ف** یعنے جب قرض لیتا ہے تو یہ رنج رہتا ہے کہ اگر روپیہ نقد دیتا تو یہ
شے ارزان آتی اب گران آئی اور پیچہا تو ادا کرنا ضرور ہے **مَا اَفْسَدَ الْعَبِيْدُ اَوْ جَرَحُوْا**
غلام کسیکا نقصان کرین یا کسیکو زخمی کرین تو کیا حکم ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک غلام کی جنایت مین سنت
یہ ہے اگر غلام کسی شخص کو زخمی کرے یا کسی کی چیز اٹھا لیوے یا کسیکا میوہ درخت سے کاٹ لیوے یا چورا لیوے جس مین اُسکا
ہاتھ کاٹنا لازم نہ آوے تو غلام کا رقبہ اُسمین پہنس جاویگا مولی کو اختیار ہے چاہے اُن چیزون کی قیمت یا زخم کی دیت
ادا کرے اور اپنے غلام کو رکھ لیوے چاہے اُس غلام ہی کو صاحب جنایت کے حوالے کردے غلام کی قیمت سے زیادہ مولی
کو کچھ نہ دینا ہوگا اگرچہ اُس چیز کی قیمت یا دیت اُسکی قیمت سے زیادہ ہو **مَا يَجُوْزُ مِنَ النُّحْلِ** اپنے اولاد
کو جو دینا درست ہے اُسکا بیان عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ مَنْ نَحَلَ وَلَدًا لَهُ

ف غلام کسیکا نقصان کرین یا کسیکو زخمی کرین تو کیا حکم ہے

صَغِيرًا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَحُوزَ نُحْلَهُ فَأَعْلَنَ ذٰلِكَ لَهُ وَأَشْهَدَ عَلَيْهَا فَهِيَ جَائِزَةٌ وَإِنْ وَلِيَهَا أَبُوهُ لَهُ ترجمہ سعید بن المسیب
سے روایت ہے عثمان بن عفان نے کہا جو شخص اپنے نابالغ لڑکے کو کوئی چیز ہبہ کرے تو درست ہے جب علانیہ دیوے اور گواہ کر دے
پھر اُسکا ولی باپ ہی رہیگا اور وہی اُسکیطرف سے اُس شے پر قابض ہے جبتک لڑکا بڑا ہو کہا مالک نے ہمارے
نزدیک حکم یہ ہے جو شخص اپنے نابالغ بچے کو سونا یا چاندی دیوے پھر وہ بچہ مرجاوے اور باپ ہی اُسکا ولی تھا وہ مال
اُس بچے کا نہ شمار کیا جاوے گا الا جس صورت میں باپ نے اُس مال کو جدا کر دیا ہو یا کسی کے پاس رکھوا دیا ہو تو
وہ بیٹے کا ہوگا اب وہ مال بیٹے کے سب وارثون کو جب فرائض کے پہونچے گا

کتاب الفرائض

یعنے ترکے کی تقسیم کے بیان میں بسم اللہ الرحمن الرحیم

میراث الصلب

اولاد کی میراث کا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ جب مان یا باپ مرجاوے اور لڑکے اور
لڑکیان چھوڑ جاوے تو لڑکے کو دوہرا حصہ اور لڑکی کو اکہرا حصہ ملیگا - اگر میت کی صرف لڑکیان ہوں دو یا دو
سے زیادہ تو دو ثلث ترکے کے اُنکو ملین گے اگر ایک ہی لڑکی ہے اُسکو آدہا ترکہ ملے گا - اگر میت کے ذوی
الفروض مین سے بھی کوئی ہو اور لڑکے لڑکیان بھی ہون تو پہلے ذوی الفروض کا حصہ دیکر جو بچ رہیگا اُسمین سے
دوہرا حصہ لڑکے کو اور اکہرا حصہ لڑکی کو ملے گا **ف** جیسے میت ایک باپ اور ایک لڑکا اور تین لڑکیان چھوڑ گیا
تو پہلے باپ کا چھٹا حصہ دیکر جو بچ رہیگا اُس مین سے دوہرا حصہ لڑکے کو اکہرا حصہ لڑکیونکو تو یہ مسئلہ کل مال کے چھ حصے کر کے
ایک حصہ باپ کا اور دو حصے بیٹے کے اور ایک ایک حصہ لڑکیون کو دین گے - ذوی الفروض اون لوگون کو
کہتے ہین جنکا حصہ اللہ کی کتاب مین مقرر ہے جیسے باپ اور مان اور خاوند اور جورو اور بہن وغیرہ **ف**
اور جب میت کے بیٹیان نہ ہون تو پوتے پوتیان اُنکی مثل ہونگی جیسے وہ وارث ہوتے ہین یہ بھی وارث ہون گے
اور جیسے وہ محجوب اور محروم ہوتے ہین یہ بھی محجوب ہونگی اگر ایک بھی بیٹا موجود ہوگا تو بیٹے کی اولاد کو یعنے
پوتے اور پوتیون کو ترکہ نہ ملیگا اگر کوئی بیٹا نہ ہو لیکن دو بیٹیان یا زیادہ موجود ہون تو پوتیون کو کچھ نہ
پہونچیگا مگر جس صورت مین اُن پوتیون کے ساتھ کوئی پوتا بھی ہو خواہ اُنہی کی ہم رتبہ ہو یا اُنسے بھی زیادہ دور ہو مثلاً پوتی کا بیٹا یا پوتا
ہو تو بعد بیٹیون کے حصے دینے کی اور باقی ذوی الفروض کے جو کچھ بچ رہیگا اُسکو للذکر مثل حظ الانثیین کے بانٹ لین گی اور اسمین وہ لڑکے
ساتھ وہ پوتیان جو اُس سے زیادہ میت کے ساتھ قریب ہین یا اُسکی برابر ہین وارث ہونگی جو اُس سے بھی زیادہ پوتیان دور ہین وہ وارث
نہونگی **ف** مثلاً زید مر گیا اور دو بیٹیان اور ایک بی بی اور دو پوتیان اور ایک پر پوتا اور ایک پر پوتی اور دو پر پوتیان
چھوڑ گیا اس طور سے

المسئلہ من ٢٤

میت

بنت	بنت	زوجہ	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
٨	٨	٣	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
			١	١	ابن		بنت		ابن	ابن	ابن
					٢		١		بنت		بنت
									م		م

ف اولاد کی میراث کا بیان

تو پہلے کل مال کے چوبیس حصے کرینگے اسواسطے کہ ثمن اور ثلثین جمع ہوئی ثمن زوجہ کا حق ہے اور ثلثین بیٹیون کا اب جو

بیس مین سے ۲ احق بیٹیون کا ہوا آٹھہ آٹھہ دونونکو دیے زوجہ کو آٹھوان حصہ تین دیئے باقی رہے پانچ

حصے اسکو بالذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کیا درمیان مین پوتیون اور پروتے اور پروتی کے تو پروتے کو دو حصے

ملے اور پوتیون کو ایک ایک حصہ اور پرو . تی کو ایک حصہ اس پروتے کے سبب سے پوتیان بھی وارث ہوئین اور

پروتی بھی مگر پر پوتیان محروم ہوئین کیونکہ پوتا اپنے برابر والی اور اپنے سے نیچے دیکی والی کو وارث کریگا اور اپنے سے اوپر والی کو وارث کریگا

ف اور جو کچھ نہ بچے گا تو پوتیون اور پوتے کو کچھ نہ ملے گا ف مثلا ایک شخص مرگیا اور دو بیٹیان اور

مان باپ اور پوتا پوتیان چھوڑ گیا تو مسئلہ چھے سے کرینگے اسواسطے کہ سدس اور ثلثین جمع ہوئے یعنی کل مال

کے چھ حصے کرینگے چار بیٹیون کو ملینگے اور ایک باپ کو اور ایک مان کو کچھ نہ بچا تو پوتے اور پوتیون کو

کچھ نہ ملیگا ف اگر میت کی صرف ایک بیٹی ہو تو اسکو آدہا مال ملے گا اور پوتیون کو جتنی ہون چھٹا حصہ ملیگا

اگر ان پوتیون کے ساتھ کوئی پوتا بھی ہو تو اسصورت مین بعد ذوی الفروض کے حصے ادا کرینگے جو بچ رہیگا وہ للذکر

مثل حظ الانثیین یہ پوتا اور پوتیان تقسیم کر لینگے اور یہ پوتا ان پوتیون کو حصہ دلادے گا جو اسکی ہم رتبہ ہون

یا اس سے زیادہ قریب ہون مگر جو اس سے بعید ہوگی وہ محروم ہوگی اگر ذوی الفروض سے کچھ نہ بچے تو ان پوتی پوتیون

کو کچھ نہ ملیگا کیونکہ اللہ جل جلالہ اپنی کتاب مین ارشاد فرماتا ہے وصیت کرتا ہے تم کو اللہ تعالی تمہاری اولاد مین

مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا اگر سب بیٹیان ہون دو سے زیادہ تو انکو دو تہائی مال ملیگا اگر ایک بیٹی ہو تو

اسکو نصف ملیگا **مِيرَاثُ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ وَالْمَرْاَةِ مِنْ زَوْجِهَا** خاوند اور

جورو کی میراث کا بیان کہا مالک نے جب میت کا لڑکا لڑکی یا پوتا پوتی نہو تو اسکے خاوند کو آدہا مال ملے گا اگر

میت کی اولاد ہے یا میت کی بیٹے کی اولاد ہے مرد ہو یا عورت تو خاوند کو ربع حصہ ملیگا بعد ادا کرنے وصیت اور دَین

کے اور خاوند جب مرجاوے اور اولاد نہو نہ اسکے بیٹے کی اولاد ہو تو اسکی بی بی کو ربع حصہ ملیگا اگر اولاد ہو یا بیٹے کی

اولاد ہو مرد ہو یا عورت تو بی بی کو ثمن آٹھوان حصہ ملیگا بعد وصیت اور دَین ادا کرنے کے کیونکہ اللہ جل جلالہ ارشاد

فرماتا ہے تمہارے واسطے آدہا ترکہ ہے تمہاری بی بیون کا اگر انکے اولاد نہو اور جو انکے اولاد ہو تو تمکو ربع ملیگا بعد

وصیت اور دَین کے اور عورتون کو تمہارے ترکے سے ربع ملیگا اگر تمہاری اولاد نہو اگر اولاد ہو تو انکو ثمن ملیگا بعد وصیت

اور دَین کے **مِيرَاثُ الْاُمِّ وَالْاَبِ مِنْ وَلَدِهِمَا** مان باپ کی میراث کا بیان

کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ میت اگر بیٹا یا پوتا چھوڑ جاوے تو اسکے باپ کو چھٹا حصہ ملیگا

اگر میت کا بیٹا یا پوتا نہ ہو تو جتنے ذوی الفروض اور ہون انکا حصہ دیکر جو بچ رہے گا سدس ہو یا سدس سے

فا خاوند اور جورو کی میراث کا بیان

فا ماں باپ کی میراث کا بیان

زیادہ ہو تو باپ کو ملیگا ۔ اگر اور ذوی الفروض کے حصے ادا کرکے سدس تک نہ بچے تو باپ کو سدس فرض کے طور پر دلا دینگے ✤ ف جیسے مسئلہ منبریہ مین ہے کہ سوال حضرت علی سے بر سر منبر ہوا اور آپنے وہین جواب دیا ایک شخص مرجاوے ایک بی بی اور مان باپ اور دو بیٹیان چھوڑ جاوے تو مسئلہ چوبیس سے ہوگا کیونکہ ثمن اور ثلثین جمع ہوئے چوبیس مین سے سولہ حصے بیٹیون کو اور تین حصے بی بی کو اور چار حصے مان کو اب صرف ایک حصہ بچ رہا وہ سدس سے کم ہے اسواسطے کل مسئلہ مین تین بڑہا دیے ستائیس حصے کیے سولہ بیٹیون کے تین بی بی کے چار مان کے چار باپ کے ہر ایک کے حصے مین سے نوان یعنے تسع کم ہوگیا کیونکہ باپ کو سدس سے کم نہین ملسکتا ف میت کی مان کو جب میت کی اولاد یا اسکے بیٹے کی اولاد یا دو یا زیادہ بہائی بہنین سگے یا سوتیلے یا مادری ف سگے کو عینی کہتے ہین یعنے مان اور باپ دونو ایک ہون سوتیلے کو علاتی یعنے باپ ایک ہو مان دو ہون مادری کو اخیافی یعنے مان ایک باپ دو ہون کہتے ہین ف ہون تو چہٹا حصہ (سدس) ملیگا ورنہ پورا ثلث مال ملیگا جب میت کی اولاد نہ ہو نہ اوسکے بیٹے کی اولاد ہو نہ اسکے دو بہائی یا دو بہنین ہون مگر دو مسئلون مین ایک یہ کہ میت زوجہ اور مان باپ چہوڑ جاوے تو زوجہ کو ربع ملیگا اور مان کو جو بچ رہا اسکا ثلث یعنے کل مال کا ربع ملیگا دوسرا یہ کہ ایک عورت مرجاوے اور خاوند اور مان باپ کو چہوڑ جاوے تو خاوند کو نصف ملیگا بعد اسکے جو بچ رہیگا اسکا ثلث مان کو ملے گا یعنے کل مال کا سدس کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اپنی کتاب مین میت کی مان باپ کو ہر ایک کو چہٹا حصہ ملیگا ترکے مین سے اگر میت کی اولاد ہو اگر اسکی اولاد نہو اور مان باپ وارث ہون تو مان کو تہائی حصہ ملیگا (اور باقی باپ کو) اگر میت کے بہائی ہون یا بہنین تو مان کو چہٹا حصہ ملے گا ۔ کہا مالک نے سنت جاری ہے اس امر پر کہ بہائیون سے مراد دو بہائی یا دو بہنین ہین یا دو سے زیادہ ف جمہور علما کا یہی مذہب ہے مگر ابن عباس کے نزدیک جب تین بہائی بہن ہون یا زیادہ تو مان کا حصہ چہٹا ہوگا اور دو بہائی بہن ہون تو مان کو انکے نزدیک ثلث ملیگا جیسے ایک بہائی یا بہن ہو تو سب کے نزدیک ثلث ملتا ہے

مِیرَاثُ الاِخْوَةِ لِلاُمِّ

اخیافی بہائی یا بہنون کے میراث کا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ اخیافی بہائی اور اخیافی بہنین جب میت کی اولاد ہو یا اوسکے بیٹے کی اولاد ہو یعنے پوتے یا پوتیان یا میت کا باپ یا دادا موجود ہو ترکے سے محروم رہینگے البتہ اگر یہ لوگ نہون تو ترکہ پاوینگے اگر ایک بہائی اخیافی یا ایک بہن اخیافی ہو تو اسکو چہٹا حصہ ملیگا اگر دو ہون تو ایک کو چہٹا حصہ ملیگا اگر دو سے زیادہ ہون تو ثلث مال مین سب شریک ہونگے برابر بانٹ لینگے بہن بہی بہائی کے برابر لیگی کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اگر کوئی شخص مرجاوے جو کلالہ ہو ف کلالہ اسکو کہتے ہین جو نہ باپ چھوڑے نہ اولاد ف یا کوئی عورت مرجاوے کلالہ ہوکر اور اسکا ایک بہائی یا ایک بہن (اخیافی جیسے سعد بن ابی وقاص کی قراءت مین ہے) ہو تو ہر ایک کو چہٹا حصہ ملیگا اگر اس سے زیادہ

ہون دینے ایک بھائی اور ایک بہن یا دو بھائی دو بہنین یا اس سے زیادہ ہون) تو وہ سب ثلث مین شریک ہو جائینگے
یعنے مرد اور عورت سب برابر پاوینگے **میراث الاخوة للام والاب** سگے بھائی بہنون کی
میراث کا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ سگے بھائی بہن بیٹے یا پوتے کے ہوتے ہوئے یا باپ
کے ہوتے ہوئے کچھ نہ پاوینگے بلکہ سگے بھائی بہن بیٹیون یا پوتیون کے ساتھ وارث ہوتے ہین جب میت کا دادا یعنے
باپ کا باپ زندہ نہو تو جسقدر مال بعد ذوی الفروض کے حصہ دینے کے بچ رہیگا وہ سگے بھائی بہنون کا ہوگا بانٹ
لیوینگے اسکو اللہ کی کتاب کے موافق للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر اگر کچھ نہ بچیگا تو کچھ نہ پاوینگے کہا مالک نے
اگر میت کا باپ اور دادا باپ کا باپ نہو اسکا بیٹا ہو نہ پوتا نہ بیٹے نہ پوتے صرف ایک بہن ہو سگی تو اسکو آدھا مال
ملے گا اگر دو سگی بہنین ہون یا زیادہ تو دو ثلث ملینگے اگر ان بہنون کے ساتھ کوئی بھائی بھی ہو تو بہنون کو کوئی
معین حصہ نہ ملے گا بلکہ اور ذوی الفروض کا فرض ادا کر کے جو بچ رہیگا وہ للذکر مثل حظ الانثیین کے طور
پر بھائی بہن بانٹ لینگے مگر ایک مسئلہ مین سگے بھائی یا بہنون کے لیے کچھ نہین بچتا تو وہ اخیافی بھائی بہنون کے
شریک ہو جاوینگے صورت اس مسئلہ کی یہ ہے ایک عورت مر جاوے اور خاوند اور ماں اور سگے بھائی بہنین
اور اخیافی بھائی بہنین چھوڑ جاوے تو خاوند کو نصف اور ماں کو سدس اخیافی بھائی بہنو کو ثلث ملیگا اب سگے بھائی بہنون کے واسطے کچھ نہ بچا تو
ثلث مین وہ اخیافی بھائی بہنون کے شریک ہو جاوینگے مگر مرد اور عورت سب کو برابر پہونچیگا اسواسطے کہ سب بھائی
بہن مادری ہین کیونکہ ماں سب کی ایک ہے **ف** اور اخیافی بھائی بہنون مین مرد کو عورت سے زیادہ نہین ملتا ایسا
ہی یہان بھی ہوگا باوجود اسکے مصفے مین جو لکہا ہے کہ مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا حصہ یعنی للذکر مثل حظ
الانثیین تقسیم ہوگا سہو ہے منشا اسکا سہو ناسخ نسخہ ہوتا ہے کیونکہ مصفے مین اس مقام پر عبارت موطا اسطرح پر
ہے فیکون للذکر مثل حظ الانثیین اور نسخہ مطبوعہ مطبع احمدی دہلوی ۱۲۶۶ ہجری مین بھی اسیطرح ہے لیکن یہ غلط ہے
صحیح عبارت وہی ہے جو زرقانی نے لی ہے یعنی فیکونون للذکر مثل حظ الانثی **ت** کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے
اگر کوئی شخص کلالہ مرے اسکا بھائی ہو یا بہن تو ہر ایک کو سدس ملیگا اگر زیادہ ہون تو سب شریک ہونگے ثلث مین پس حقیقی
بھائی بہن بھی اخیافی بہن بھائیون کے ساتھ شریک ہو گئے ثلث مین اس مسئلہ
مین اسلیے کہ وہ بھی مادری بھائی ہین **میراث الاخوة للاب** سوتیلے یعنے علاتی بھائی
بہنون کی میراث کا بیان جنکا باپ ایک ہو اور ماں جدا جدا کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم اتفاقی ہے
کہ جب سگے بھائی بہنین نہون تو سوتیلے بھائی بہنین انکی مثل ہونگے مگر انکا مرد انکے مرد کے برابر ہے انکی عورت کی مثل
ہے تو اگر میت کا صرف ایک سوتیلا بھائی ہو کل مال لے لیگا اگر صرف ایک سوتیلی بہن ہو نصف لیگی اگر دو
یا تین سوتیلی بہنین ہون تو دو ثلث لیوینگے اگر سوتیلے بھائی اور بہن بھی ہون تو للذکر مثل حظ الانثیین

میراث سگے بھائی بہنون کا بیان

میراث علاتی یعنی سوتیلے بھائی بہنون کا بیان

کے طور پر تقسیم ہوگا) اگر سگے بھائی بہنوں اور سوتیلے بھائی بہنوں میں یہ فرق ہے کہ سوتیلے بھائی بہن اخیافی بھائی بہنوں کو اس مسئلہ میں شریک ہونگے جو ابھی بیان ہوا کیونکہ انکی ماں جدا ہے۔ اگر سگی بہنیں اور سوتیلی بہنیں جمع ہوں اور سگی بہنوں کے ساتھ کوئی سگا بھائی بھی ہو تو سوتیلی بہنوں کو کچھ نہیں ملیگا اگر سگا بھائی نہ ہو بلکہ ایک سگی بہن ہو اور باقی سوتیلی بہنیں تو سگی بہن کو نصف ملیگا اور سوتیلی بہنوں کو سدس ثلثین کی پورا کرنے کے واسطے اگر سوتیلی بہنوں کے ساتھ کوئی سوتیلا بھائی بھی ہو تو اُن کا کوئی حصہ معین نہوگا بلکہ ذوی الفروض کو دیکر جو بچ رہیگا اُسکو سوتیلے بھائی بہن للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر بانٹ لینگے۔ اگر کچھ نہ بچیگا تو کچھ نہ لینگے اگر سگی بہنیں دو ہوں یا زیادہ تو دو ثلث اُنکو ملینگے اور سوتیلی بہنوں کو کچھ نہ ملیگا مگر جب سوتیلی بہنوں کے ساتھ کوئی سوتیلا بھائی بھی ہو تو ذوی الفروض کا حصہ ادا کرکے جو کچھ بچے گا اُسکو للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر بانٹ لیویں گے اگر کچھ نہ بچیگا تو کچھ نہ ملیگا۔ اخیافی بھائی بہنوں کو خواہ سگے بھائی بہنوں کے ساتھ ہوں یا سوتیلے بھائی بہنوں کے ایک کو سدس ملیگا اور دو کو ثلث مرد اور عورت اُنکے سب برابر ہیں جیسے گذر چکا۔ **میراث الجد** دادا کی میراث کا بیان **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْجَدِّ فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّكَ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي عَنِ الْجَدِّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَذَلِكَ مَا لَمْ يَكُنْ يَقْضِي فِيهِ إِلَّا الْأُمَرَاءُ يَعْنِي الْخُلَفَاءَ وَقَدْ حَضَرْتُ الْخَلِيفَتَيْنِ قَبْلَكَ يُعْطِيَانِهِ النِّصْفَ مَعَ الْأَخِ الْوَاحِدِ وَالثُّلُثَ مَعَ الِاثْنَيْنِ فَإِنْ كَثُرَتِ الْإِخْوَةُ لَمْ يُنَقِّصُوهُ مِنَ الثُّلُثِ **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان نے لکھا زید بن ثابت کو پوچھا دادا کی میراث کو زید بن ثابت نے جواب لکھا تمنے مجھسے پوچھا دادا کی میراث کو اور یہ وہ مسئلہ ہے جس میں خلفا حکم کرتے تھے میں حاضر تھا تم سے آگے دو خلیفوں کے سامنے (عمر اور عثمان) تو ایک بھائی کے ساتھ وہ دادا کو نصف دلاتے تھے اور دو بھائی کے ساتھ ثلث اگر بہت سے بھائی بہن ہوتے تب بھی دادا کو ثلث سے کم نہ دلاتے **ف** تو دادا کے ہوتے ہوئے سگے بھائی اور بہنوں کو اور سوتیلے بھائی اور بہنوں کو میراث پہونچیگی مالک اور شافعی اور احمد کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک دادا کے ہوتے ہوئے بھائی بہن محروم ہونگے جیسے باپ کے ہوتے ہوئے **عن** قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَضَ لِلْجَدِّ الَّذِي يَفْرِضُ النَّاسُ لَهُ الْيَوْمَ **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب نے دادا کو اوتنا دلایا جتنا آجکل لوگ دلاتے ہیں **عن** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ فَرَضَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِلْجَدِّ مَعَ الْإِخْوَةِ الثُّلُثَ **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور زید بن ثابت نے دادا کے واسطے بھائی بہنوں کے ساتھ ایک ثلث دلایا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ دادا باپ کے ہوتے ہوئے محروم ہوتا ہے [illegible]

ملتا ہے اگر بیٹا یا پوتا نہو۔ سگا بہائی بہن ہو نہ سوتیلا بہائی بہن مگر اور ذوی الفروض ہون تو انکا حصہ دیکر اگر چہٹا حصہ بچ
رہیگا یا اُس سے زیادہ دادا کو ملجاویگا اگر اتنا نہ بچے تو دادا کا چہٹا حصہ بطور فرض کے مقرر ہوگا کہا مالک نے اگر دادا
اور اُسکے بہائی بہنون کیساتہہ کوئی ذو الفروض مین سے بہی ہو تو پہلے ذو الفروض کو اُن کا فرض دینگے بعد اُسکے جو بچیگا اُسمین سے کئی صورتون
مین سے جو صورت دادا کے لیے بہتر ہوگی کرینگے وہ صورتین یہ ہین ایک تو یہہ کہ جسقدر مال بچا ہے اُسکا ثلث
دادا کو دیدیا جاوے دوسرے یہ کہ دادا بہی مثل بہائیون کے ایک بہائی سمجہا جاوے اور جسقدر حصہ ایک بہائی
کا ہو اُسیقدر اُسکو بہی ملے تیسرے یہ کہ کل مال کا سدس (چہٹا حصہ) اُسکو دیدیا جاوے ان صورتون مین سے جو صورت
اُسکے لیے بہتر ہوگی وہ کرینگے بعد اُسکے دادا کو دیکر جس قدر مال بچیگا وہ بہائی بہن للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر
تقسیم کرینگے مگر ایک مسئلہ مین تقسیم اَور طور سے ہوگی (اُسکو مسئلہ اکدریہ کہتے ہین) وہ یہ ہے ایک عورت مرجاوے
اور خاوند اور مان اور سگی بہن اور دادا کو چہوڑ جاوے تو خاوند کو نصف اور مان کو ثلث اور دادا کو سدس اور
سگی بہن کو نصف ملیگا **ف** تو اصل مسئلہ چہہ سے ہوگا اور عول نو سے ہوگا کیونکہ چہہ سہام وارثون کے سہام
کو کافی نہین ہین تو جسقدر کافی ہین اُسیقدر حصے ہونگے چہہ کا نصف تین خاوند کے اور دو مان کے اور ایک دادا
کا اور تین سگی بہن کے سب نو ہوے **ف** پہر دادا کا سدس اور بہن کا نصف ملا کر اُسکے تین حصے کرینگے دو حصے
دادا کو ملینگے اور ایک حصہ بہن کو **ف** دادا کا ایک حصہ اور بہن کے تین حصے سب ملا کر چار ہوے چار تین
پر نہین بٹ سکتے تو تین کو اصل مسئلے مین یعنے نو مین ضرب دینگے ستائیس سے مسئلہ ہوگا خاوند کو نو حصے اور مان
کو چہہ حصے اور دادا کو آٹہہ حصے اور بہن کو چار حصے ملینگے کہا مالک نے اگر دادا کی ساتہہ سوتیلے بہائی ہون تو
انکا حکم وہی ہوگا جو سگی بہائیون کا ہے جب سگے بہائی بہن بہی ہون اور سوتیلے بہائی بہن بہی ہون تو سوتیلے صرف بہائیون کی گنتی مین
شریک ہو کر دادا کے حصے کو کم کر دینگے مگر کچہہ نہ پاوینگے **ف** بلکہ سگے بہائیون سے محروم ہو جاوینگے یہ مذہب
صرف زید بن ثابت کا ہے اکثر علمار کے نزدیک جب سوتیلے بہائی بہن وارث ہی نہین ہین تو گنتی مین بہی داخل نہ
ہونگے اور دادا کے حصے کو کم نکرینگے **ف** مگر جس صورت مین سگے بہائی بہنون کے ساتہہ اخیافی یعنے مادری
بہائی ہون تو وہ بہائیون کی گنتی مین شریک ہو کر دادا کے حصے کو کم نہ کرینگے کیونکہ اخیافی بہائی بہن دادا کے
ہوتے ہوے محروم ہین اگر دادا ہوتا اور صرف اخیافی بہائی بہن ہوتے تو کل مال دادا کو ملتا اور اخیافی بہائی
بہن محروم ہوجاتے۔ خیر اب جس صورت مین دادا کے ساتہہ سگے بہائی بہن اور علاتی یعنے سوتیلے بہائی بہن بہی
ہون تو جو مال بعد دادا کے حصے دینے کے بچیگا وہ سب سگے بہائی بہنون کو ملیگا اور سوتیلون کو کچہہ نہ ملیگا مگر جب سگون
مین صرف ایک بہن ہو اور باقی سب سوتیلے بہائی اور بہن ہون تو سوتیلے بہائی اور بہنون کے سبب سے وہ سگی بہن دادا
کا حصہ کم کریگی پہر اپنا پورا حصہ یعنے نصف لیگی اگر اُسپر بہی کچہہ بچ رہیگا تو وہ سوتیلے بہائی اور بہن کو للذکر مثل

حظ الانثیین کے طور پر تقسیم ہوگا اگر کچھ نہ بچیگا تو سوتیلے بھائی اور بہنوں کو کچھ نہ ملیگا **میراث الجدۃ**
نانی اور دادی کی میراث کا بیان **عن** قبیصۃ بن ذویب انہ قال جاءت الجدۃ الی ابی بکر الصدیق تسالہ میراثھا فقال لھا ابو بکر ما لک فی کتاب اللہ شیء وما علمت لک فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فارجعی حتی اسال الناس فسال الناس فقال المغیرۃ بن شعبۃ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاھا السدس فقال ابو بکر ھل معک غیرک فقام محمد بن مسلمۃ الانصاری فقال مثل ما قال المغیرۃ بن شعبۃ فانفذہ لھا ابو بکر الصدیق ثم جاءت الجدۃ الاخری الی عمر بن الخطاب تسالہ میراثھا فقال لھا ما لک فی کتاب اللہ شیء وما کان القضاء الذی قضی بہ الا لغیرک وما انا بزائد فی الفرائض شیئا ولکنہ ذلک السدس فان اجتمعتما فیہ فھو بینکما وایتکما خلت بہ فھو لھا **ترجمہ** قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ میت کی نانی ابو بکر صدیق پاس میراث مانگنے کو آئی ابو بکر نے کہا اللہ کی کتاب میں تیرا کچھ حصہ نہیں ہے نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس باب میں کوئی حدیث سنی ہے جا تو میں لوگوں سے پوچھکر دریافت کرونگا ابو بکر صدیق رضی نے لوگوں سے پوچھا مغیرہ بن شعبہ نے کہا میں اُسوقت موجود تھا میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی کو چھٹا حصہ دلایا ہے ابو بکر نے کہا اور بھی کوئی تمہارے ساتھ ہے (جو اس معاملے کو جانتا ہو) تو محمد بن مسلمہ انصاری کھڑے ہوئے اور جیسا مغیرہ بن شعبہ نے کہا تھا ویسا ہی بیان کیا ابو بکر صدیق نے چھٹا حصہ اُسکو دلا دیا پھر حضرت عمر کے وقت میں دادی میراث مانگنے کو آئی حضرت عمر نے کہا اللہ کی کتاب میں تیرا کچھ حصہ مذکور نہیں ہے اور پہلے جو حکم ہو چکا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر کے زمانے میں) وہ نانی کے باب میں ہوا تھا اور میں اپنی طرف سے فرائض میں کچھ بڑہا نہیں سکتا لیکن وہی چھٹا حصہ تو بھی لے اگر نانی بھی ہو تو تم دونو سدس کو بانٹ لو اور جو تم دونو میں سے اکیلی ہو (یعنے صرف نانی ہو یا صرف دادی) وہی چھٹا حصہ لیلیوے **عن** القاسم بن محمد انہ قال اتت الجدتان الی ابی بکر الصدیق فاراد ان یجعل السدس للتی من قبل الام فقال رجل من الانصار اما انک لتترک التی لو ماتت وھو حی کان ایاھا یرث فجعل ابو بکر السدس بینھما **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ نانی اور دادی دونو آئیں ابو بکر صدیق پاس ابو بکر صدیق نے سدس یعنے چھٹا حصہ نانی کو دینا چاہا ایک شخص انصاری بولا اے ابو بکر تم اسکو نہیں دلاتے ہو اگر مر جاتی اور میت زندہ ہوتا یعنے اُسکا پوتا تو وارث ہوتا (اور اُسکو دلاتے ہو جو اگر مر جاتی اور میت زندہ ہوتا یعنے اُسکا نواسہ تو وارث نہ ہوتا) پھر ابو بکر صدیق نے یہ سنکر سدس اُن دونو کو دلا دیا **ف** یعنے سدس مال کے دو حصے کیے ایک حصہ نانی کو اور ایک حصہ دادی کو **عن** عبد ربہ بن سعید ان ابا بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ھشام کان لا یفرض الا للجدتین **ترجمہ** ابا بکر بن عبد الرحمن حصہ نہیں دلاتے

نانی اور دادی کی میراث کا بیان

تهی مگر نانی کو یا دادی کو کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جس مین کچھ اختلاف نہین ہے کہ نانی ماں کے ہوتے ہوئے کچھ
نہ پاویگی البتہ اگر ماں نہ ہو تو اُسکو چھٹا حصہ ملیگا اور دادی ماں کے یا باپ کے ہوتے ہوے کچھ نہ پاویگی جب ماں باپ نہ ہون
تو اُسکو چھٹا حصہ ملیگا اگر نانی اور دادی دونون ہون اور میت کے ماں باپ جو نانی دادی سے زیادہ قریب ہین نہون
تو انمین سے نانی اگر میت کے ساتھ زیادہ قریب ہوگی اُسکو سدس ملیگا ف مثلاً میت کی ماں کی ماں بھی موجود
ہے اور باپ کی ماں کی ماں بھی موجود ہے تو ماں کی ماں کو چھٹا حصہ ملیگا ت اور جو دادی زیادہ قریب ہوگی ف مثلاً میت کی ماں کی ماں
موجود ہے اور باپ کی ماں بھی موجود ہے ت یا دونو برابر ہون ف جیسے میت کی ماں کی ماں
ہو اور باپ کے ماں کی ماں بھی ہو ت تو سدس مین دونو شریک ہونگے کہا مالک نے میراث کسیکو واسطے نہین ہے
دادیون اور نانیون مین سے مگر ماں کی ماں کو اگرچہ کتنی ہی دور ہو جاوے ف مثلاً ماں کی ماں ہو یا
ماں کی ماں کی ماں کے ماں ہو یا اس سے بھی اونچی ت ماں باپ کی ماں کو اگرچہ کتنی ہی دور ہو جاوے ف
مثلاً باپ کی ماں کی ماں یا باپ کے ماں کی ماں کی ماں یا اور اونچی ہو ت انکے سوا اور نانیون دادیون کو میراث
نہین ہے ف مثلاً باپ کے باپ کی ماں یا ماں کے باپ کی ماں یا ماں کی ماں کے باپ کی ماں یہ وارث نہونگی ت
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترکہ دلایا نانی کو پھر ابوبکر رضنے بھی اسکا حال پوچھا جب انکو بھی معلوم ہوا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی کو ترکہ دلایا اُنہون نے بھی دلایا بعد اسکے دادی حضرت عمر کے وقت مین آئی آپنے
فرمایا مین فرائض مین بڑہا نہین سکتا لیکن اگر تو بھی ہو اور نانی بھی ہو تو دونو سدس کو بانٹ لو اور جو کوئی تم مین سے تنہا
ہو تو وہ پورا سدس لیوے ف پس ان حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ دو ہی قسم کی نانی دادی وارث ہین ایک
تو ماں کی ماں یا ماں کی ماں کی ماں دوسرے باپ کی ماں یا باپ کی ماں کی ماں کہا مالک نے جب سے دین اسلام
شروع ہوا ہے آج تک سوا ان دادی اور نانی کے اور قسم کی نانی دادیون کو کسینے میراث نہین دلائی میراث

الکلالۃ کلالہ کی میراث کا بیان ف کلالہ اُسکو کہتے ہین جو نہ اولاد چھوڑے نہ باپ جمہور علماء کا یہی قول
ہے بعضون کے نزدیک کلالہ وہ ہے جسکی اولاد نہو **عن** زید بن اسلم ان عمر بن الخطاب سال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن الکلالۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکفیک من ذلک الآیۃ التی انزلت فی الصیف فی
آخر سورۃ النساء ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
کلالے کو آپنے فرمایا کافی ہے تجھکو وہ آیت جو گرمی مین اُتری ہے سورہ نساء کے اخیر مین ف کلالے کے باب
مین دو آیتین اُتری ہین ایک تو جاڑے مین سورہ نساء کے اول مین وان کان رجل یورث کلالۃ الآیہ دوسری
گرمی مین سورہ نساء کے اخیر مین یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ الآیہ کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس امر
مین کچھ اختلاف نہین ہے کہ کلالہ دو قسم پر ہے ایک تو وہ آیت جو سورہ نساء کے شروع مین ہے فرمایا اللہ تعالے نے

پھوپھی کی میراث کا بیان

اگر ایک شخص مرجاوے کلالہ یا کوئی عورت مرجاوے کلالہ اور اُسکا ایک بھائی یا بہن ہو (اخیافی) تو ہر ایک کو سدس ملیگا اگر زیادہ ہوں تو سب شریک ہونگے ثلث میں یہ وہ کلالہ ہے جسکا نہ باپ ہو نہ اُسکی اولاد ہو کیونکہ اس وقت تک اخیافی بھائی بہن وارث نہیں ہوتے دوسری آیت جو سورۂ نساء کی اخیر میں ہے فرمایا اللہ تعالی نے پوچھتے ہیں تجھسے کلالے کو کہدے تو اللہ تم کو حکم دیتا ہے کلالے میں اگر کوئی شخص مرجاوے جسکی اولاد نہو اور ایک بہن ہو تو اُسکو آدھا متروکہ ملیگا اگر بہن مرجاوے تو وہ بھائی اُسکے کل ترکہ کا وارث ہوتا ہے جب اُس بہن کی اولاد نہو اگر دو بہنیں ہوں تو اُن کو دو ثلث ملینگے اگر بھائی بہن سب ملے ہوں تو مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا حصہ ملیگا اللہ تم سے بیان کرتا ہے تو کہ تم گمراہ نہو جاؤ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے یہ وہ کلالہ ہے جس میں بھائی بہن عصبہ ہو جاتے ہیں جب میت کا بیٹا نہو تو وہ دادا کے ساتھ وارث ہونگے کلالے میں کہا مالک نے دادا بھائیوں کے ساتھ وارث ہوگا اسلیے کہ وہ اُن سے اولی ہے کیونکہ دادا بیٹے کے ساتھ بھی سدس کا وارث ہوتا ہے برخلاف بھائی بہنوں کے اور کیونکر دادا بھائی کے برابر نہوگا وہ میت کے بیٹے کے ہوتے ہوئے بھی ایک سدس لیتا ہے تو بھائی بہنوں کے ساتھ ثلث کیونکر نہ لیگا اسلیے کہ اخیافی بھائی بہن سگے بھائی بہنوں کے ساتھ ثلث لیتے ہیں اگر دادا بھی موجود ہو تو وہ اخیافی بھائی بہنوں کو محروم کردیگا پھر وہ ثلث آپ لیگا کیونکہ اسی نے انکو محروم کیا ہے اگر وہ نہوتا تو اُس ثلث کو اخیافی بھائی بہن لیتے تو دادا نے وہ مال لیا جو سگے یا سوتیلے بھائی بہنوں کو نہیں مل سکتا تھا بلکہ اخیافی بھائی بہنوں کا حق تھا اور دادا اُن سے اولی تھا اسواسطے اُسنے لےلیا اور اخیافی بھائی بہن کو محروم کیا

مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْعَمَّةِ پھوپھی کی میراث کا بیان

عَنْ مَوْلَى الْقُرَيْشِ كَانَ قَدِيمًا يُقَالُ لَهُ ابْنُ مِرْسَى أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ قَالَ يَا يَرْفَا هَلُمَّ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِكِتَابٍ كَتَبَهُ فِي شَأْنِ الْعَمَّةِ نَسْأَلُ عَنْهَا وَنَسْتَخْبِرُ فِيهَا فَأَتَى بِهِ يَرْفَا فَدَعَا بِتَوْرٍ أَوْ قَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَمَحَى ذَلِكَ الْكِتَابَ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَكِ اللَّهُ وَارِثَةً أَقَرَّكِ لَوْ رَضِيَكِ اللَّهُ أَقَرَّكِ **ترجمہ** ایک مولے سے قریش کے روایت ہے جسکو ابن مرسی کہتے تھے کہا میں بیٹھا تھا عمر بن خطاب کے پاس انہوں نے ظہر کی نماز پڑھکر یرفا سے کہا یہ کتاب لے آ وہ کتاب جو انہوں نے لکھی تھی پھوپھی کی میراث میں (حضرت عمر نے اپنی رائے سے پھوپھی کے واسطے میراث تجویز کی تھی اس قیاس سے کہ پھوپھی کا وارث بھتیجا ہوتا ہے وہ بھی اسکی وارث ہوگی) تو ہم لوگوں سے پوچھیں اور مشورہ لیں (بعد مشورے کے معلوم ہوا کہ پھوپھی کو میراث نہیں ہے) پھر حضرت عمر نے ایک کٹورا یا پیالہ منگایا جس میں پانی تھا اور اُس کتاب کو دھو ڈالا اور فرمایا اگر پھوپھی کو حصہ دلانا اللہ کو منظور ہوتا تو اپنی کتاب میں ذکر کرتا

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُولُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُورَثُ وَلَا تَرِثُ **ترجمہ** حضرت عمر فرمایا کرتے تھے تعجب کی بات ہے پھوپھی کا بھتیجا وارث ہوتا ہے اور بھتیجے کے

کی یوہیی وارث نہین ہوتی **مِيْرَاثُ وَلَايَةِ الْعَصَبَةِ** عصبات کی میراث کابیان **ف** یہانتک ان لوگون
کا بیان تہا جو ذوی الفروض مین یعنے اُنکے حصے مقرر ہین اب عصبات کا بیان ہوتا ہے عصبات جمع ہے عصبہ کی عصبہ اُسکو
کہتے ہین جسکا کوئی حصہ مقرر نہین ہے بعد ذوی الفروض کے حصے ادا کرنیکے جو مال بچ رہے اُسکو لیتا ہے اگر نہ بچے تو کچہ
نہین ملتا کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس امر مین کچہ اختلاف نہین ہے اور مین نے اپنے شہر والون کو اسیپر پایا کہ سگا
بہائی مقدم ہے سوتیلے بہائی پر اور سوتیلا بہائی مقدم ہے سگے بہائی کے بیٹے پر اور سگے بہائی کا بیٹا مقدم ہے
سوتیلے بہائی کے بیٹے پر اور سوتیلے بہائی کا بیٹا مقدم ہے سگے بہائی کے پوتے پر اور سوتیلے بہائی کا بیٹا مقدم ہے
سگے چچا پر اور سگا چچا مقدم ہے سوتیلے چچا پر (جو باپ کا سوتیلا بہائی ہو) اور سوتیلا چچا سگے چچا کے بیٹون پر
مقدم ہے اور سوتیلے چچا کے بیٹے باپ کے چچا پر مقدم ہین (جو دادا کا سگا بہائی ہو) کہا مالک نے اسکا قاعدہ
یہ ہے کہ جتنے عصبات موجود ہون اُنکو میت کی طرف نسبت دین یعنے یہ میت کا کون ہے **ف** مثلاً بہائی
اور چچا دونو ہون تو بہائی کو جب نسبت دی معلوم ہوا وہ میت کے باپ کا بیٹا ہے اور چچا کو جب نسبت دی تو
معلوم ہوا وہ میت کے باپ کے باپ کا بیٹا ہے **ف** جو شخص اُنمین سے ایسے باپ مین میت کے ساتھ ملجاوے
کہ اُس سے قریب کوئی باپ مین دوسرا کوئی نہ ملے تو اُسی کو میراث ملیگی نہ اُنکو جو اوپر کے باپ مین ملتے ہین **ف**
مثلاً اس صورت مین بہائی کو میراث ملیگی کیونکہ وہ پہلے ہی باپ مین میت کا شریک ہے اور چچا دوسرے باپ
مین یعنے میت کے باپ کے باپ مین شریک ہے **ف** اگر کئی ایک اُنمین سے ایک ہی باپ مین جاکر شریک ہون
تو یہ دیکہا جاویگا کہ رشتہ کس کا نزدیک ہے اگرچہ نزدیک والا سوتیلا ہو تب بہی میراث اُسیکو ملیگی اور دور والا
سگا بہی ہو تب بہی میراث اُسکو نہ ملیگی **ف** مثلاً ایک سوتیلے بہائی کا بیٹا ہے اور ایک سگے بہائی کا پوتا
دونون ایک ہی باپ مین میت کے ساتھ ملتے ہین مگر ایک نزدیک ہے میت سے یعنے سوتیلے بہائی کا بیٹا اسی کو
میراث ملیگی اور سگے بہائی کے پوتے کو نہ ملیگی اگرچہ وہ سگا ہے **ف** اور جو رشتہ مین سب برابر ہون اور
سب سگے ہون یا سب سوتیلے ہون تو ترکے مین سے برابر حصہ پاوینگے - اگر اُن مین سے بعضون کا باپ میت کے باپ کا
سگا بہائی ہو اور بعضون کا باپ میت کے باپ کا سوتیلا بہائی ہو تو میراث سگے بہائی کی اولاد کو ملیگی نہ سوتیلے کی
کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے ناتے والے ایکدوسرے سے قریب ہین اللہ کی کتاب مین اللہ خوب جانتا ہے کہا
مالک نے دادا بہتیجون سے مقدم ہے اور چچا سے بہی مقدم ہے اور بہتیجا سگے بہائی کا بیٹا ولا لینے مین دادا
سے مقدم ہے **مَنْ لَا مِيْرَاثَ لَهُ** جسکو میراث نہین ملتی کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے
کہ اخیافی بہائی کا بیٹا اور نانا اور باپ کا اخیافی بہائی اور ماموں اور نانا کی مان اور سگے بہائی کی بیٹی اور
پہوپہی اور خالہ وارث نہونگے کہا مالک نے جو عورت دور کے رشتہ کی ہو اُن عورتون مین سے وہ وارث نہوگی

اور عورتوں میں کوئی وارث نہیں مگر جن کو اللہ جل جلالہ نے بیان کر دیا ہے اپنی کتاب میں وہ ماں ہے اور بیٹی اور جورو اور بہن سگی اور سوتیلی اور بہن اخیافی اور نانی دادی کی میراث حدیث سے ثابت ہے اسیطرح عورت اپنے اُس غلام کی وارث ہوگی جسکو وہ آزاد کرے

میراث اهل الملل جب ملت اور مذہب کا اختلاف ہو تو میراث نہیں ہے

عن اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يرث المسلم الكافر **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا **ف** اور نہ کافر مسلمان کا (بخاری) **عن** علي بن حسين بن علي بن ابي طالب انما ورث ابا طالب عقيل وطالب ولم يرثه علي قال فلذلك تركنا نصيبنا من الشعب **ترجمہ** علی بن حسین یعنے امام زین العابدین سے روایت ہے انہوں نے کہا جب ابو طالب مر گئے تو انکے وارث عقیل اور طالب ہوئے **ف** کیونکہ عقیل اور طالب دونوں کافر تھے پھر عقیل مسلمان ہو گئے اور طالب گم ہو گئے جنگ بدر میں اُنکا پتہ نہ لگا **ت** اور علی اُنکے وارث نہیں ہوئے **ف** کیونکہ ابو طالب کفر پر مرے تھے اور علی مسلمان ہو گئے تھے **ت** علی بن حسین نے کہا اسیواسطے ہمنے اپنا حصہ مکے کے گھروں میں سے چھوڑ دیا **عن** محمد بن الاشعث ان عمة يهودية او نصرانية توفيت وان محمد بن الاشعث ذكر ذلك لعمر بن الخطاب فقال له من يرثها فقال له عمر يرثها اهل دينها ثم اتى عثمان بن عفان فسأله عن ذلك فقال له عثمان بن عفان اتراني نسيت ما قال لك عمر بن الخطاب يرثها اهل دينها **ترجمہ** محمد بن اشعث کی ایک پھوپھی یہودی تھی یا نصرانی مر گئی محمد بن اشعث نے حضرت عمر سے بیان کیا اور پوچھا اُسکا کون وارث ہوگا عمر بن خطاب نے کہا اسکے مذہب والے وارث ہونگے پھر عثمان بن عفان جب خلیفہ ہوئے اُنسے پوچھا عثمان نے کہا کیا تو سمجھتا ہے عمر نے جو تجھسے کہا تھا اُسکو میں بھول گیا وہی اسکے وارث ہونگے جو اُسکے مذہب والے ہیں **عن** اسمعيل بن ابي حكيم ان نصرانيا اعتقه عمر بن عبد العزيز ثم هلك قال اسمعيل فامرني عمر بن عبد العزيز ان اجعل ماله في بيت المال **ترجمہ** اسمعیل بن ابی حکیم سے روایت ہے عمر بن عبد العزیز کا ایک غلام نصرانی تھا اسکو اُنہوں نے آزاد کر دیا وہ مر گیا تو عمر بن عبد العزیز نے مجھسے کہا اسکا مال بیت المال میں داخل کر دو **ف** کیونکہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا **عن** سعيد بن المسيب يقول ابى عمر بن الخطاب ان يورث احدا من الاعاجم الا احدا ولد في العرب **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے عمر بن خطاب نے انکار کیا غیر ملک کے لوگوں کی میراث دلانے کا اپنے ملک والوں کو **ف** صرف دعوی سے جب تک گواہ نہ قائم ہوں قرابت اور رشتہ داری پر ورنہ میراث دلائی جاویگی (زرقانی) **ت** مگر جو عرب میں پیدا ہوا ہو کہا مالک نے اگر ایک عورت حاملہ کفار کی ملک سے اگر عرب میں آئے اور وہاں جنے تو وہ اپنے لڑکے کی وارث ہوگی اور لڑکا اُسکا وارث ہوگا کہا مالک نے ہمارے

جب ملت اور مذہب کا اختلاف ہو تو میراث نہیں ہے

نزدیک یہ حکم اجماعی ہے اور اس مین کچہ اختلاف نہین ہے کہ مسلمان کافر کا کسی رشتہ کیوجہ سے وارث نہین
ہوسکتا خواہ وہ رشتہ نسب کا ہو یا ولا کا یا قرابت کا نہ اور کسیکو اسکی وراثت سے محروم کرسکتا ہے **ف** مثلاً ایک
کافر مرگیا اسکا ایک بیٹا مسلمان ہے اور ایک بھائی کافر ہے تو بیٹے کو میراث نملیگی بلکہ بھائیکو ملیگی اور یہ بیٹا اس
بھائی کو محروم نکرسکیگا کہا مالک نے اسیطرح جو شخص میراث نہ پاوے وہ دوسرے کو محروم نہین کرسکتا **اَلْعَمَلُ
فِيمَنْ جُهِلَ أَمْرُهُ بِالْقَتْلِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ** جنکی موت کا وقت معلوم نہو مثلاً لڑائی مین کئی
آدمی مارے جاوین انکا بیان **عَنْ** رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ أَنَّهُ
لَمْ يَتَوَارَثْ مَنْ قُتِلَ يَوْمَ الْجَمَلِ وَيَوْمَ صِفِّينَ وَيَوْمَ الْحَرَّةِ ثُمَّ كَانَ يَوْمَ قُدَيْدٍ فَلَمْ يُوَرَّثْ أَحَدٌ
مِنْهُمْ مِنْ صَاحِبِهِ شَيْئًا إِلَّا مَنْ عُلِمَ أَنَّهُ قُتِلَ قَبْلَ صَاحِبِهِ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور بہت
علما سے روایت ہے کہ جتنے لوگ قتل ہوئے تہے جنگ جمل **ف** جو ۳۶ھ ہجری مین دسوین جمادی الاولی
کو ہوئی بصری مین درمیان حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے کئی ہزار آدمی اس جنگ مین قتل ہوئے **ت**
اور جنگ صفین **ف** جو ایک مقام ہے نزدیک فرات کے وہان پر جنگ عظیم ہوئے غرہ صفر ۳۷ھ ہجری مین درمیان
حضرت علی اور معاویہ کے بڑی بڑے اصحاب کبار اور مہاجرین اور انصار حضرت علی کے ساتہ تہے نوے ہزار یا ستر ہزار یا ساٹہ
ہزار آدمی اس جنگ مین مارے گئے **ت** اور یوم الحرہ مین **ف** یوم الحرہ وہ جنگ ہے جو یزید کے لشکر سے اور اہل مدینہ سے واقع
ہوئی قریب دس ہزار آدمیونکے اسمین مارے گئے اور مدینہ خراب اور برباد ہوگیا اور عورتین اور بچے اہل مدینہ کے بے قصور مارے گئے
ت اور یوم القدید مین **ف** وہان ابی حمزہ خارجی مکہ کے قریب آنکر لڑا **ت** مارے گئے وہ آپس مین
ایک دوسرے کے وارث نہین ہوئے مگر جس شخص کا حال معلوم ہوگیا کہ وہ اپنے وارث کے اول مارا گیا **ف**
جب کئی آدمی ایک ساتہ یا جادثے مین اسطرح مرجاوین کہ معلوم نہو پہلے کون مرا تو وہ اسمین اگرچہ قرابت رکہتے
ہون ایکدوسرے کے وارث نہونگے بلکہ ہر ایک کا مال اُسکے وارثونکو ملیگا کہا مالک نے یہی حکم ہے اگر کئی آدمی ڈوب
جاوین یا مکان گرکر مارے جاوین یا قتل کیے جاوین جب معلوم نہو سکے پہلے کون مرا بعد کون مرا تو یہ لوگ آپس مین ایک
دوسرے کے وارث نہونگے بلکہ ہر ایک کا ترکہ اُسکے وارثون کو جو زندہ ہون پہونچیگا کہا مالک نے کوئی کسیکا وارث
شک سے نہوگا بلکہ علم و یقین سے وارث ہوگا مثلاً ایک شخص مرجاوے اور اُسکے باپ کا مولی (غلام آزاد کیا ہوا)
مرجاوے اب اُسکی بیٹی یہ کہین اس مولی کا وارث ہمارا باپ تہا تو یہ نہین ہوسکتا جب تک علم و یقین اُسکو ہوا
سے یہ ثابت نہو کہ پہلے مولے مرا تہا اُسوقت تک مولی کے وارث جو زندہ ہون اُسکا ترکہ پاوین گے کہا مالک نے
اسیطرح اگر دو سگے بہائی مرجاوین ایک کی اولاد ہو اور دوسرا لاولد ہو اور ان دونو کا ایک سوتیلا بہائی بہی ہو
پہر معلوم نہو سکے پہلے کون بہائی مرا ہے تو جو بہائی لاولد مرا ہے اسکا ترکہ اُسکے سوتیلے بہائیکو ملیگا اُسکے بہتیجون کو

فیمن جہل موت کا وقت معلوم نہو مثلاً لڑائی مین کئی آدمی مارے جاوین انکا بیان

نہ ملیگا کہا مالک نے اسیطرح اگر پھوپھی اور بھتیجا ایک ساتھ مرجاویں یا بھتیجے اور چچا ایک ساتھ مرجاویں اور معلوم نہ ہوسکے پہلے کون مرا ہے تو چچا اپنے بھتیجے کا وارث نہ ہوگا پہلی صورت مین اور دوسری صورت مین بھتیجا اپنی پھوپھی کا وارث نہ ہوگا

مِيرَاثُ وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا

لعان والی عورت کے بچے کی میراث کا بیان اور ولد الزنا کی میراث کا بیان

عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقُولُ فِي وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا اَنَّهُ اِذَا مَاتَ وَرِثَتْهُ اُمُّهُ حَقَّهَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَرِثَ اِخْوَتُهُ لِاُمِّهِ حُقُوقَهُمْ وَيَرِثُ الْبَقِيَّةَ مَوَالِي اُمِّهِ اِنْ كَانَتْ مَوْلَاةً وَاِنْ كَانَتْ عَرَبِيَّةً وَرِثَتْ حَقَّهَا وَوَرِثَ اِخْوَتُهُ لِاُمِّهِ حُقُوقَهُمْ وَكَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِينَ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر کہتے تھے لعان والی عورت کا لڑکا یا زنا کا لڑکا جب مرجاوے تو اسکی ماں کتاب اللہ کے موافق اپنا حصہ لیگی اور جو اسکے مادری بھائی ہین وہ بھی اپنا حصہ لیوینگے باقی اسکی ماں کے موالی کو ملیگا اگر وہ آزاد کی ہوئی ہو اور جو عربیہ ہو تو بعد ماں اور بھائی بہنوں کے حصے کے جو بچیگا وہ مسلمانوں کا حق ہوگا کہا مالک نے سلیمان بن یسار سے بھی مجھے ایسا ہی پہونچا اور ہمارے شہر کے اہل علم کی یہی راے ہے

كِتَابُ الْعُقُولِ

کتاب دیتون کے بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

ذِكْرُ الْعُقُولِ

دیتون کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ فِي كِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُولِ اَنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ وَفِي الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِيَ جَدْعًا مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ وَفِي الْمَاْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي كُلِّ اِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ **ترجمہ** ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ جو کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے واسطے لکھی تھی دیتون کے بیان مین اسمین یہ تھا کہ جان کی دیت سو اونٹ ہین اور ناک کی جب پوری کاٹی جاوے سو اونٹ ہین اور ماموسہ مین **ف** ماموسہ اور آمہ وہ زخم ہے جو سر پر ہو اور بھیجے کی کھال تک پہونچ جاوے زرقانی نے کہا جسکو یہ زخم پہونچتا ہے وہ بجلی کی کڑک سے بیہوش ہوجاتا ہے اور دھوپ مین نکل نہین سکتا **ف** تیسرا حصہ دیت کا ہے اور جائفہ مین **ف** جائفہ وہ زخم جو پیٹ کے اندر پہونچے خواہ شکم کی طرف سے یا پشت کیطرف سے یا سینہ کی طرف سے یا گردن کی طرف سے **ف** بھی تیسرا حصہ دیت کا ہے اور آنکھ کی دیت پچاس اونٹ ہین اور ہاتھ کی بھی پچاس اور پیر کی بھی پچاس اور ہر انگلی کی دس اونٹ اور ہر دانت کی پانچ اونٹ اور موضحہ **ف** وہ زخم ہے جو ہڈی کو کھولدیوے **ف** کی دیت پانچ اونٹ ہین

اَلْعَمَلُ فِي الدِّيَةِ

دیت کے وصول کرنیکا بیان

عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَوَّمَ الدِّيَةَ عَلَى اَهْلِ الْقُرٰى فَجَعَلَهَا عَلَى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِينَارٍ وَعَلَى اَهْلِ الْوَرِقِ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب نے دیت کی قیمت لگائی گاؤن والوں پر جنکے پاس سونا رہتا ہے ہزار

لعان والی عورت اور زنا کے بچے کی میراث کا بیان

دیتون کا بیان

دیت کے وصول کرنے کا بیان

ہزار دینار مقرر کیے اور جن کے پاس چاندی رہتی ہے انپر بارہ ہزار درم مقرر کیے کہا مالک نے سونیوالے شام اور مصر کے لوگ ہین اور چاندی والے عراق کے لوگ ہین **وَمَالِكٌ** أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّ الدِّيَةَ تُقْطَعُ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ أَوْ أَرْبَعِ سِنِينَ **ترجمہ** مالک نے سنا لوگون سے کہ دیت وصول کیجاویگی تین برس مین یا چار برس مین کہا مالک نے تین سال مین وصول کرنا دیت کا مجھ بہت پسند ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ سونے چاندی والون سے دیت مین اونٹ نلیے جاوینگے اور اونٹ والون سے سونا چاندی نہ لیا جاویگا اور سونیوالے سے چاندی نہلی جاویگی اور چاندی والے سے سونا نلیا جاوے گا

دِيَةُ الْعَمْدِ إِذَا قُبِلَتْ وَجِنَايَةُ الْمَجْنُونِ

قتل عمد مین جب مقتول کے وارث دیت پر رضی ہو جاوین اسکا بیان اور مجنون کی جنایت کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَانَ يَقُولُ دِيَةُ الْعَمْدِ إِذَا قُبِلَتْ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً **ترجمہ** ابن شہاب کہتے تھے قتل عمد مین جب مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو جاوین تو دیت پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقے اور پچیس جذعے ہوگی **ف** بنت مخاض اور بنت لبون اور حقہ اور جذعہ کا بیان کتاب الزکوۃ مین گذر چکا **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ أُتِيَ بِمَجْنُونٍ قَتَلَ رَجُلًا فَكَتَبَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ أَنِ اعْقِلْهُ وَلَا تُقِدْ مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَجْنُونٍ قَوَدٌ **ترجمہ** یحیے بن سعید سے روایت ہے مروان بن الحکم نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ میرے پاس ایک مجنون (دیوانہ) لایا گیا ہے جس نے ایک شخص کو مار ڈالا معاویہ نے جواب مین لکھا اسے قید کر اور اس سے قصاص نلے کیونکہ مجنون پر قصاص نہیں ہے کہا مالک نے اگر ایک بالغ اور نابالغ نے ملکر ایک شخص کو عمدًا قتل کیا تو بالغ سے قصاص لیا جاویگا اور نابالغ پر نصف دیت لازم ہوگی **ف** مگر ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس صورت مین بالغ سے بھی قصاص ساقط ہو جاویگا کہا مالک نے اسیطرح سے ایک آزاد شخص اور ایک غلام ملکر ایک غلام کو عمدًا مار ڈالین تو غلام قصاصًا قتل کیا جاویگا اور آزاد پر آدھی قیمت اس غلام کی لازم ہوگی

دِيَةُ الْخَطَاءِ فِي الْقَتْلِ

قتل خطا کی دیت کا بیان **ف** قتل خطا یہ ہے کہ قاتل کے گمان اور قصد مین خطا واقع ہو جیسے مسلمان کو تیر مارا جانور یا حربی یا مرتد سمجھکر اس کو خطا فے المحل کہتے ہین دوسری خطا فی الفعل جیسے اس نے تیر نشانے پر مارا وہ کسی آدمی کے لگ گیا یا گھوڑے پر سوار تھا اسکی صدمہ سے کوئی آدمی کچل گیا یا ہاتھ سے لکڑی یا کوئی اور بھاری چیز چھوٹ پڑی اسکے صدمہ سے کوئی آدمی دب کر مر گیا **عَنْ** عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ أَجْرَى فَرَسًا فَوَطِئَ عَلَى إِصْبَعِ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَنُزِيَ مِنْهَا فَمَاتَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلَّذِي ادُّعِيَ عَلَيْهِمْ أَتَحْلِفُونَ بِاللَّهِ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا مَاتَ مِنْهَا فَأَبَوْا وَتَحَرَّجُوا فَقَالَ لِلْآخَرِينَ أَتَحْلِفُونَ أَنْتُمْ فَأَبَوْا فَقَضَى عُمَرُ بِشَطْرِ الدِّيَةِ عَلَى السَّعْدِيِّينَ **ترجمہ** عراک بن مالک اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بنی سعد مین سے

اپنا گھوڑا دوڑایا اور ایک شخص کی انگلی جو جہینہ (قبیلہ کا نام ہے) کا تھا کچل دی اس سے خون جاری ہوا اور وہ شخص مر گیا حضرت عمر
نے کچلنے والے کی قوم سے کہا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اس امر پر کہ وہ شخص انگلی کچلنے سے نہیں مرا انہوں نے انکار کیا اور رک گئے
پھر میت کے لوگوں سے کہا تم قسم کھاتے ہو انہوں نے بھی انکار کیا آپ نے آدھی دیت بنی سعد سے دلائی کہا مالک نے اس حدیث پر عمل نہیں
ہے **عن** مالك ان ابن شهاب وسليمان بن يسار وربيعة بن ابي عبد الرحمن كانوا يقولون دية الخطاء
عشرون بنت مخاض وعشرون بنت لبون وعشرون ابن لبون ذكرا وعشرون حقة وعشرون جذعة
ترجمہ ابن شہاب اور سلیمان بن یسار اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کہتے تھے قتل خطا کی دیت بیس بنت مخاض اور بیس بنت
لبون اور بیس ابن لبون (دو برس کے اونٹ) اور بیس حقے اور بیس جذعے ہیں کہا مالک نے ہمارے نزدیک حکم اتفاقی ہے
کہ نابالغ لڑکوں سے قصاص نہ لیا جاویگا اگر وہ کوئی جنایت قصداً بھی کریں تو خطا کے حکم میں ہوگی انسے دیت لیجاویگی جب تک
بالغ نہوں انپر حدیں واجب ہوں اور احتلام ہونے لگے اسیواسطے اگر لڑکا کسی کو قتل کرے تو وہ قتل خطا سمجھا جاویگا۔ اگر لڑکا اور
ایک بالغ ملکر کسی کو خطأً قتل کریں تو ہر ایک کی عاقلہ پر نصف دیت ہوگی کہا مالک نے جو شخص خطأً قتل کیا جاوے اسکی دیت
مثل اسکے اور مالوں کے ہوگی اس سے اسکا قرضہ ادا کیا جاویگا اور اسکی وصیتیں پوری کیجاوینگی اگر اسکے پاس اتنا مال ہو
جو دیت سے دونا ہو اور وہ دیت معاف کردے تو درست ہے اور جو اتنا مال نہو تو ثلث کے موافق معاف کرسکتا ہے باقی وارثوں
کا حق ہے **عقل الجراح في الخطاء** خطا سے کسیکو زخمی کرنیکی دیت کا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک خطا میں یہہ
حکم اتفاقی ہے کہ زخم کی دیت کا حکم نہوگا جب تک مجروح اچھا نہو جاوے **ف** کیونکہ احتمال ہے اس زخم سے مر جاوے تو نفس
کی دیت واجب ہو **ف** اگر ہاتھ یا پاؤں کی ہڈی ٹوٹ جاوے پھر جڑ کر اچھی ہو جاوے پہلے کے موافق تو اسمیں دیت نہیں ہے اور جو
کچھ نقص رہجاوے تو اسمیں دیت ہے نقصان کے موافق- اگر وہ ہڈی ایسی ہو جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیت ثابت ہے تو
اسیقدر دیت لازم ہوگی ورنہ سوچ سمجھکر جسقدر مناسب ہے دیت دلاوینگے کہا مالک نے اگر بدن میں خطأً زخم لگ کر اچھا ہو جاوے
نشان نرہے تو دیت نہیں ہے اگر دھبا یا عیب رہجاوے تو اسکے موافق دیت دینا ہوگی مگر جائفہ میں تہائی دیت لازم ہوگی اور منقلہ
جسد میں دیت نہیں ہے جیسے موضحہ جسد میں **ف** منقلہ جسد وہ ضرب جسسے ہڈی اپنے مقام سے ہٹ جاوے کہا مالک نے
ہمارے نزدیک حکم اتفاقی ہے کہ اگر جراح نے ختنہ کرتے وقت خطا سے حشفے کو کاٹ ڈالا **ف** حشفہ کہتے ہیں سر ذکر کو یعنے
ڈنڈی کے سونٹہ کو **ف** تو اسپر دیت ہے اور یہ دیت عاقلہ پر ہوگی اسیطرح طبیب سے جو غلطی ہو جاوے بھول چوک کر اس میں
دیت ہے اگر قصداً ہو تو قصاص ہے **عقل المرأة** عورت کی دیت کا بیان **عن** سعيد بن المسيب انه كان
يقول تعاقل المرأة الرجل الى ثلث الدية اصبعها كاصبعه وسنها كسنه وموضحتها كموضحته و
منقلتها كمنقلته **ترجمہ** سعید بن المسیب کہتے تھے مرد اور عورت کی دیت ثلث دیت تک **ف** یعنی جہانتک
ثلث دیت یا اس سے کم لازم آتی ہے **ف** برابر ہے مثلاً عورت کی انگلی جیسے مرد کی انگلی **ف** ہر ایک میں دس اونٹ

ف خطا سے کسیکو زخمی کرنیکی دیت کا بیان

ف عورت کی دیت کا بیان

لازم آوینگی **ف** اور دانت عورت کا جیسے دانت مرد کا اور موضحہ عورت کا مثل مرد کی موضحہ کی اسیطرح منقلہ عورت کا مثل
مرد کے منقلہ کی ہے **عن** ابن شہاب بلغہ عن عروۃ بن الزبیر انہما کانا یقولان مثل قول سعید بن
المسیب فی المرأۃ انہا تعاقل الرجل الی ثلث دیۃ الرجل فاذا بلغت ثلث دیۃ الرجل کانت الی النصف
من دیۃ الرجل **ترجمہ** ابن شہاب او عروہ بن الزبیر کہتے تھے جیسے سعید بن المسیب کہتے تھے عورت ثلث دیت تک مرد کے برابر
ہوگی پھر وہان سے اسکی دیت مرد کے آدہی ہوگی کہا مالک نے تو موضحہ اور منقلہ مین عورت اور مرد دونو کی دیت برابر ہوگی
اور ماسوا اسکے اور جائفہ جس مین ثلث دیت واجب ہے عورت کی دیت مرد کے نصف ہوگی **عن** مالک انہ سمع ابن
شہاب یقول مضت السنۃ ان الرجل اذا اصاب امرأتہ بجرح ان علیہ عقل ذلک الجرح ولا
یقاد منہ **ترجمہ** ابن شہاب کہتے تھے یہ سنت چلی آئی ہے کہ مرد اپنی عورت کو اگر زخمی کرے اُس سے دیت لیجاویگی اور
قصاص لیا جاویگا کہا مالک نے یہ جب ہے کہ مرد خطا سے اپنی عورت کو زخمی کرے عمدًا یہ کام نکرے اگر عمدًا کریگا تو قصاص
واجب ہوگا کہا مالک نے جس عورت کا خاوند یا لڑکا اسکی قوم سے نہو تو عورت کی جنایت کی دیت مین وہ شریک نہوگا
اسیطرح اُسکا لڑکا یا اخیافی بہائی جب اور قوم سے ہون کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت سے آجتک دیت کنبے والون
پر ہوتی ہے مگر میراث لڑکے اور اخیافی بہائیونکو ملیگی جیسے عورت کے موالی (غلامان آزاد) کی میراث اسکے لڑکے کو
ملےگی اگرچہ اُسکے قوم سے نہو مگر اُنکی جنایت کی دیت عورت کے کنبے والون پر ہوگی **عقل الجنین**
پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان امرأتین من ہذیل رمت احدہما الاخری بحجر فطرحت
جنینہا فقضی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغرۃ عبد او ولیدۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ دو عورتین ہذیل
کے ایک قبیلہ کی آپس مین لڑین ایک نے دوسرے کے پتھر مارا اُسکے پیٹ کا بچہ نکل پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت
مین ایک غلام یا ایک لونڈی دینے کا حکم کیا **عن** سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی
الجنین یقتل فی بطن امہ بغرۃ عبد او ولیدۃ فقال الذی قضی علیہ کیف اغرم من لا شرب ولا اکل
ولا نطق ولا استہل ومثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذا من اخوان الکہان **ترجمہ**
سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا پیٹ کے بچے مین جو قتل کیا جاوے ایک غلام یا ایک لونڈی
دینے کا تو جسپر آپنے دیت دینے کا حکم کیا وہ بولا کیونکر مین تاوان دون اُس بچے کا من لا شرب ولا اکل ولا نطق
ولا استہل ومثل ذلک یطل جس نے نہ پیا نہ کہایا نہ بولا نہ رویا ایسے شخص کا خون ہدر ہے یعنی لغو ہے اوس مین
دیت نہین آتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کاہنون کا بہائی ہے **ف** اسوجہ سے کہ اُس نے مقفے اور مسجع کلام
کہا اور آپکو اس سے نفرت تہی رسلم **عن** ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن انہ کان یقول فی الغرۃ تقوم
خمسین دینارا او ستمائۃ درہم ودیۃ المرأۃ الحرۃ المسلمۃ خمسمائۃ دینار او ستۃ آلاف درہم

ف جنین پیٹ کے بچے کو کہتے ہین

ترجمہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمان کہتے تھے غلام یا لونڈی کی قیمت جو پیٹ کے بچہ کی دیت میں دیجاوے پچاس دینار ہونا
چاہیے یا چھہ سو درہم اور عورت مسلمان آزاد کی دیت پانسو دینار ہیں یا چھہ ہزار درہم کہا مالک نے آزاد عورت کے
پیٹ میں جو بچہ ہے اسکی دیت عورت کی دیت کے دسوان حصہ ہو اور وہ پچاس دینار ہیں یا چھہ سو درہم اور دیت پیٹ کے بچے
میں اسوقت لازم آتی ہے جب پیٹ سے نکل پڑے مردہ ہوکر میں نے کسی کو اسمیں اختلاف کرتے نہیں سنا اگر پیٹ سے زندہ
نکل کر مرجاوے تو پوری دیت لازم ہوگی کہا مالک نے جنین یعنے پیٹ کے بچہ کی زندگی اسکے رونے سے معلوم
ہوگی اگر روکر مرجاوے تو پوری دیت لازم آویگی اور لونڈی کے جنین میں اس لونڈی کی قیمت کا دسوان حصہ
دینا ہوگا کہا مالک نے اگر ایک عورت حاملہ نے کسی مرد یا عورت کو مار ڈالا تو اسسے قصاص لیا جاویگا جب تک وضع
حمل نہو اگر عورت حاملہ کو کسی نے مار ڈالا عمداً یا خطاءً تو اسکے جنین کی دیت واجب نہوگی بلکہ اگر عمداً مارا ہے تو قاتل
قتل کیا جاویگا اور اگر خطاءً مارا ہے تو قاتل کے عاقلہ پر عورت کی دیت واجب ہوگی **سوال** ہوا مالک سے اگر کسی نے
یہودیہ یا نصرانیہ کے جنین کو مار کر نکال ڈالا تو جواب دیا کہ اسکی ماں کی دیت کا دسوان حصہ دینا ہوگا **مَا فِيهِ الدِّيَةُ
كَامِلَةً** جن میں پوری دیت لازم ہے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ
كَامِلَةً فَإِذَا قُطِعَتِ السُّفْلَى فَفِيهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ **ترجمہ** سعید بن مسیب کہتے تھے دونوں ہونٹوں میں پوری
دیت ہے اگر صرف نیچے کا ہونٹ کاٹ ڈالے تو ثلث دیت دینا ہوگی **کہا** مالک نے میں نے ابن شہاب سے پوچھا اگر
کانا کسی چنگے آدمی کی آنکھ پھوڑ ڈالے انہوں نے کہا اسکو اختیار ہے خواہ کانے کی آنکھ پھوڑے خواہ دیت لیوے
ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم **کہا** مالک نے مجھے پہونچا کہ جو چیزیں انسان کے جسم میں دو دو ہیں **ف** جیسے کان آنکھ
ہاتھ پیر وغیرہ **ف** اگر دونوں کو کوئی تلف کر دیوے تو پوری دیت دینا ہوگی اسیطرح زبان میں پوری دیت دینا ہوگی
اگر کانوں پر ایسی ضرب لگاوے جسکی وجہ سے دونوں کی سماعت جاتی رہے اگرچہ کانوں کو نہ کاٹے تب بھی پوری دیت
دینا ہوگی اسیطرح ذکر (عضو تناسل) اور انثیین (فوطوں) میں پوری دیت لازم ہوگی **کہا** مالک نے مجھے پہونچا جب
عورت کی دونوں چھاتیاں کاٹ ڈالے تو اس میں پوری دیت ہوگی لیکن ابروؤں کے مونڈ ڈالنے میں اور مرد کی دونوں
چھاتیوں کے کاٹ ڈالنے میں پوری دیت لازم نہ آویگی **کہا** مالک نے اگر کسی شخص کے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے اور دونوں پاؤں
اور دونوں آنکھیں بھی اسکی پھوڑ ڈالیں تو اسکو پوری دیت ملیگی ہاتھوں کی الگ اور پاؤں کی الگ اور آنکھوں کی الگ
یعنے تین دیتیں دینا ہونگی **کہا** مالک نے اگر کانے کی جو آنکھ اچھی تھی اسکو کسی نے پھوڑ ڈالا خطاسے تو پوری دیت
لازم ہوگی **مَا جَاءَ فِي عَقْلِ الْعَيْنِ إِذَا ذَهَبَ بَصَرُهَا** جب آنکھ کی روشنی جاتی رہے لیکن
آنکھ قائم رہے تو دیت کیا ہے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا طُفِئَتْ مِائَةُ
دِينَارٍ **ترجمہ** زید بن ثابت کہتے تھے جب آنکھ قائم رہے اور روشنی جاتی رہے تو سو دینار دینا ہونگے **کہا** مالک نے

اگر کوئی کسیکی آنکھہ کا پیوٹا کاٹ ڈالے یا گرد آنکھہ کے جو ہڈی کا حلقہ ہے اسکو کاٹ ڈالے تو اسمین فکر کرینگے اگر بینائی جاتی رہی تو اسکے نقصان کے موافق دیت دینا ہوگی کہا مالک نے ایک شخص کی آنکھہ قائم تھی مگر اس مین بینائی نہتی اسکو کسینے پہوڑ ڈالا یا جو ہاتھہ شل تہا اسی کو کاٹ ڈالا تو دیت لازم نہ اوئیگی بلکہ لوگون کی رائے سے جو مناسب ہوگا دلوائینگے

عَقْلُ الشِّجَاجِ جراحات کی دیت کا بیان **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَذْكُرُ أَنَّ الْمُوضِحَةَ فِي الْوَجْهِ مِثْلُ الْمُوضِحَةِ فِي الرَّأْسِ إِلَّا أَنْ تَعِيبَ الْوَجْهَ فَيُزَادُ فِي عَقْلِهَا مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ نِصْفِ عَقْلِ الْمُوضِحَةِ فِي الرَّأْسِ فَيَكُونُ فِيهَا خَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ دِينَارًا **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے سلیمان بن یسار کہتے تہے موضحہ منہ میں ایسی ہے جیسے موضحہ سر مین مگر جب منہ مین اسکی وجہ سے کوئی عیب ہوجاوے تو دیت بڑہا دی جاویگی موضحہ سر کے نصف تک تو اسمین پچہتر دینار لازم ہون گے **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ منقلہ مین پندرہ اونٹ ہین **کہا** مالک نے منقلہ وہ ضرب ہے جس سے ہڈی اپنے مقام سے جدا ہوجاوے اور دماغ تک نہ پہونچے اور وہ سر اور منہہ مین ہوتی ہے **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ مامومہ اور جائفہ مین قصاص نہین ہے اور ابن شہاب نے بہی ایسا ہی کہا ہے کہ مامومہ مین قصاص نہین ہے **کہا** مالک نے مامومہ وہ ضرب ہے جو دماغ تک پہونچ جاوے ہڈی توڑکر اور مامومہ سر ہی مین ہوا کرتی ہے **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ موضحہ سے کم جو زخم ہو اسمین دیت نہین ہے جبتک موضحہ تک نہ پہونچے بلکہ دیت موضحہ مین ہے یا جو اس سے بہی زیادہ ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرو بن حزم کی حدیث مین موضحہ مین پانچ اونٹ ہین اس سے کم کو بیان نہ کیا نہ کسی امام نے زمانہ سابق یا حال مین موضحہ سے کم مین دیت کا حکم کیا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ مِنَ الْأَعْضَاءِ فَفِيهَا ثُلُثُ عَقْلِ ذَلِكَ الْعُضْوِ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا جو زخم پار ہوجاوے کسی عضو مین تو اس عضو کی ثلث دیت دینا ہوگی **کہا** مالک نے ابن شہاب کی یہ رائے نہ تہی **کہا** مالک نے میرے نزدیک بہی اس ضرب مین کوئی حد مقرر نہین بلکہ حاکم کی رائے کے موافق عمل ہوگا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ مامومہ اور منقلہ اور موضحہ فقط سر اور منہہ مین ہوتے ہین اگر اور کسی مقام مین ہون تو امام کی رائے کے موافق عمل ہوگا **عَنْ** رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَقَادَ مِنَ الْمُنَقِّلَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے قصاص لیا منقلہ کا **کہا** مالک نے نیچے کا جبڑا اور ناک سر مین داخل نہین ہے بلکہ وہ الگ ہین اور سر الگ ہے

عَقْلُ الْأَصَابِعِ انگلیون کی دیت کا بیان **عَنْ** رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَمْ فِي إِصْبَعِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ فَقُلْتُ كَمْ فِي إِصْبَعَيْنِ قَالَ عِشْرُونَ مِنَ الْإِبِلِ فَقُلْتُ كَمْ فِي ثَلَاثٍ قَالَ ثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ فَقُلْتُ كَمْ فِي أَرْبَعٍ قَالَ عِشْرُونَ مِنَ الْإِبِلِ فَقُلْتُ حِينَ عَظُمَ جُرْحُهَا وَاشْتَدَّتْ مُصِيبَتُهَا نَقَصَ عَقْلُهَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَعِرَاقِيٌّ أَنْتَ فَقُلْتُ بَلْ عَالِمٌ مُتَثَبِّتٌ أَوْ جَاهِلٌ

باب جراحات کی دیت کا بیان

باب انگلیون کی دیت کا بیان

مُتَعَلِّمٌ فَقَالَ سَعِيدٌ هِيَ السُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِي ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمان کہتے ہیں میں نے سعید بن المسیب سے پوچھا
عورت کی انگلی میں کیا ہے انھوں نے کہا دس اونٹ ہیں مینے کہا دو انگلیوں میں انھوں نے کہا بیس اونٹ میں نے کہا تین
انگلیوں میں انھوں نے کہا تیس اونٹ مینے کہا چار انگلیوں میں انھوں نے کہا بیس اونٹ مین نے کہا کیا خوب جب زخم
زیادہ ہوگیا اور نقصان زیادہ ہوا تو دیت کم ہوگئی سعید نے کہا کیا تو عراقی ہے **ف** عراق کے لوگ بدنام تھے
اس امر مین کہ قیاس کو دخل دیکر حدیث کو چھوڑ دیتے تھے سعید نے یہی کہا کیا تو بھی عراقی ہوگیا جو سنت پر اعتراض کرتا
ہے سلف کے نزدیک یہ امر نہایت مذموم اور بہت قبیح تھا کہ قرآن و حدیث پر عقل کے مخالف ہونے سے اعتراض کیا
جاوے مگر افسوس زمانے مین لوگون کو اسکا کچھ خیال نہ رہا ہزارون احادیث اور آیات کو بمقابلہ ایک دلیل عقلی کے
قابل اعتبار نہین سمجھتے اور دلیل عقلی کو یقینی سمجھتے ہین اور آیات و احادیث کو ظنی جانتے ہین۔ اہل اسلام
کے قدیم اصول کے موافق یہ لوگ دائرہ ایمان سے خارج ہین **ف** مینے کہا نہین بلکہ مجھے جس چیز کا علم ہے
اُسپر جما ہوا ہون اور جو چیز نہین جانتا اسکو پوچھتا ہون سعید نے کہا سنت ایسا ہی ہے اے میرے بھائی کے بیٹے
کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اجماعی ہے کہ جب پوری ایک ہتیلی کی انگلیان کاٹ ڈالیجاوین تو دیت
لازم ہوگی اس حساب سے کہ ہر انگلی مین دس اونٹ تو پچاس اونٹ لازم ہونگے اور ہتیلی بھی اگر اسکے ساتھ کاٹ لی
جاوے تو اُس مین حاکم کی رائے کے موافق دینا ہوگا۔ دنانیر کے حساب سے ہر انگلی کی سو دینار اور ہر ایک پور
کے تینتیس دینار ہوئی اور ہر ایک پور کے اونٹ تین اونٹ اور ثلث اونٹ ہوئے **جَامِعُ عَقْلِ الْأَسْنَانِ**
دانتون کی دیت کا بیان عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي الضِّرْسِ بِجَمَلٍ وَ
فِي التَّرْقُوَةِ بِجَمَلٍ وَفِي الضِّلْعِ بِجَمَلٍ ترجمہ حضرت عمر نے حکم کیا ڈاڑھ مین ایک اونٹ کا اور ہنسلی کے ہڈی مین ایک
اونٹ کا اور پسلی کی ہڈی مین ایک اونٹ کا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْأَضْرَاسِ
بَعِيرًا بَعِيرًا وَقَضَى مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فِي الْأَضْرَاسِ بِخَمْسَةِ أَبْعِرَةٍ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَالدِّيَةُ
تَنْقُصُ فِي قَضَاءِ عُمَرَ وَتَزِيدُ فِي قَضَاءِ مُعَاوِيَةَ فَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَجَعَلْتُ فِي الْأَضْرَاسِ بَعِيرَيْنِ بَعِيرَيْنِ
فَتِلْكَ الدِّيَةُ سَوَاءٌ ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا حضرت عمر نے ہر ڈاڑہ مین ایک اونٹ کا حکم کیا اور معاویہ نے
ہر ڈاڑہ مین پانچ اونٹ کا حکم کیا تو عمر نے دیت مین کمی کی اور معاویہ نے زیادتی کی اگر مین ہوتا تو ہر ڈاڑہ مین دو
دو اونٹ دلاتا اس صورت مین دیت پوری ہوجاتی **ف** کیونکہ اضراس بیس ہین اور دانت بارہ ہین ہر دانت
مین پانچ اونٹ ہین بارہ پنجے ساٹھ ہوئے اور ہر ضرس مین دو اونٹ چالیس اونٹ ہوئے سب اونٹ پورے
ہوگئے عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أُصِيبَتِ السِّنُّ فَاسْوَدَّتْ فَفِيهَا عَقْلُهَا
تَامًّا فَإِنْ طُرِحَتْ بَعْدَ أَنْ تَسْوَدَّ فَفِيهَا عَقْلُهَا تَامًّا أَيْضًا ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تھے جب

ف اہل اسلام کی قدیم اصول کی موافق یہ لوگ دائرہ ایمان سے خارج ہین

ف دانتون کی دیت کا بیان

دانت کو ضرب پہونچے اور وہ کالا ہو جاوے تو اسکی پوری دیت لازم ہوگی اگر کالا ہو کر گر جاوے تب بھی پوری دیت لازم ہوگی

العمل فی عقل الاسنان دانتون کی دیت کا اوحال **عن** ابی غطفان بن طریف المری انہ اخبرہ ان مروان بن الحکم بعثہ الی عبد اللہ بن عباس یسالہ ماذا فی الضرس فقال عبد اللہ بن عباس فیہ خمس من الابل قال فردنی مروان الی ابن عباس فقال اتجعل مقدم الفم مثل الاضراس فقال ابن عباس لو لم تعتبر ذلک الا بالاصابع عقلہا سواء **ترجمہ** ابی غطفان بن طریف مری سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے انکو بھیجا عبد اللہ بن عباس کے پاس پوچھنے کو داڑھ مین کیا دیت ہے ابن عباس نے کہا پانچ اونٹ ہین مروان نے پھر انکو بھیجا اور کہلا بھیجا کیا دانت سامنے کے اور ڈاڑہین دیت مین برابر ہین ابن عباسؓ نے کہا اگر تو دانتون کو انگلیون پر قیاس کر لیتا تو کافی تھا ہر ایک انگلی کی دیت ایک ہی ہے اگرچہ منفعت کسی کی کم ہے کسی کی زیادہ ایسا ہی دانت اور ڈاڑہ بھی سب یکسان ہین **عن** عروۃ بن الزبیر انہ قال کان یسوی بین الاسنان فی العقل ولا یفضل بعضہا علی بعض **ترجمہ** عروہ بن زبیر کہتے تھے اگلی زمانے مین سب دانتون کی دیت برابر تھی کوئی دوسرے پر زیادہ تھا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ دانت اور کچلیان اور ڈاڑہین سب برابر ہین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت مین پانچ اونٹ کا حکم کیا ڈاڑہ بھی ایک دانت ہے

دیۃ جراح العبد غلام کے زخمون کی دیت کا بیان

عن مالک انہ بلغہ ان سعید بن المسیب وسلیمان بن یسار کانا یقولان فی موضحۃ العبد نصف عشر ثمنہ **ترجمہ** سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار کہتے تھے غلام کی موضحہ مین اُسکی قیمت کا بیسوان حصہ دینا ہوگا **عن** مالک انہ بلغہ ان مروان بن الحکم کان یقضی فی العبد یصاب بالجراح ان علی من جرحہ قدر ما نقص من ثمن العبد **ترجمہ** مروان بن حکم حکم کرتا تھا اُس شخص پر جو زخمی کرے غلام کو کہ جسقدر اُس زخم کی وجہ سے اُسکی قیمت مین نقصان ہوا وہ ادا کرے **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ غلام کی موضحہ مین اُسکی قیمت کا بیسوان حصہ اور منقلہ مین دسوان حصہ اور بیسوان حصہ اور ماموسہ اور جائفہ مین تیسرا حصہ دینا ہوگا سوا انکے اور طرح کے زخمون مین جسقدر قیمت مین نقصان ہو گیا ہو دینا ہوگا جب وہ غلام اچھا ہو جاوے تب دیکھین گے اُسکی قیمت اُس زخم سے پہلے کیا تھی اور اب کتنی ہے جسقدر کمی ہوگی وہ دینا ہوگا **کہا** مالک نے جب غلام کا ہاتھ یا پاؤن کوئی شخص توڑ ڈالے پھر وہ اچھا ہو جاوے تو کچھ تاوان نہوگا البتہ اگر کسیقدر نقصان رہجاوے تو اُسکا تاوان دینا ہوگا **کہا** مالک نے غلامون مین اور لونڈیون مین قصاص کا حکم مثل آزادون کے ہوگا اگر غلام لونڈی کو قصداً قتل کرے تو غلام بھی قتل کیا جاویگا اگر اُسکو زخمی کرے وہ بھی زخمی کیا جاویگا۔ اگر ایک غلام نے دوسرے غلام کو عمداً مار ڈالا تو مقتول کے مولیٰ کو اختیار رہیگا چاہے قاتل کو قتل کرے چاہے دیت یعنی اپنے غلام کی قیمت لیگا قاتل کے مولیٰ کو اختیار ہے چاہے مقتول کی قیمت ادا کرے اور قاتل کو اپنے پاس رہنے دیوے چاہے قاتل ہی

کو حوالے کر دے اس سے زیادہ اور کچھ لازم نہ آویگا آپ جب مقتول کا مولی دیت پر راضی ہو گر قاتل کو بیچ دے تو پھر اس کو
قتل نہ کرے اسیطرح اگر ایک غلام دوسرے غلام کا ہاتھ یا پاؤں کاٹے تو اسکو قصاص کا یہی حکم ہے کہا مالک نے اگر
مسلمان غلام کسی یہودی یا نصرانی کو زخمی کرے تو غلام کے مولی کو اختیار ہے چاہے دیت دیدے یا غلام کو حوالے کر دے
تو اس غلام کو بیچ کر اسکی دیت ادا کر دینگے مگر وہ غلام یہودی یا نصرانی کے پاس رہ نہیں سکتا کیونکہ مسلمان کو کافر
کا محکوم کرنا درست نہیں ہے) دِيَةُ أَهْلِ الذِّمَّةِ کافر ذمی کی دیت کا بیان عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضَى أَنَّ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ إِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا مِثْلُ نِصْفِ دِيَةِ الْحُرِّ
الْمُسْلِمِ ترجمہ عمر بن عبد العزیز نے کہا یہودی یا نصرانی کی دیت آزاد مسلمان کی نصف ہے کہا مالک نے ہمارے
نزدیک یہ حکم ہے کہ کوئی مسلمان کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جاوے گا مگر جب مسلمان فریب سے اسکو دھوکہ دیکر مار ڈالے
تو قتل کیا جاوے گا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَ يَقُولُ دِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُ مِائَةِ
دِرْهَمٍ ترجمہ سلیمان بن یسار کہتے تھے مجوسی (فارسی آتش پرست) کی دیت آٹھ سو درہم ہے کہا مالک نے ہمارے
نزدیک یہی حکم ہے کہا مالک نے یہودی یا نصرانی کے زخموں کی دیت اسی حساب سے ہے موضحہ میں بیسواں حصہ اور مامومہ
اور جائفہ میں تیسرا حصہ دیت علے ہذا القیاس مَا يُوجِبُ الْعَقْلَ عَلَى الرَّجُلِ فِي خَاصَّةِ مَالِهِ
جن جنایات کی دیت خاص قاتل کو اپنے مال میں سے ادا کرنی پڑتی ہے اپنے عاقلہ سے نہیں لیجاتی) ان کا بیان
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَيْسَ عَلَى الْعَاقِلَةِ عَقْلٌ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ إِنَّمَا عَلَيْهِمْ عَقْلُ
فِي قَتْلِ الْخَطَاءِ ترجمہ عروہ بن الزبیر کہتے تھے قتل عمد میں عاقلے پر دیت نہیں ہے بلکہ قاتل کی ذات پر ہے عاقلے
پر قتل خطا کی دیت ہے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْعَاقِلَةَ لَا تَحْمِلُ شَيْئًا مِنْ دِيَةِ الْعَمْدِ
إِلَّا أَنْ يَشَاؤُا ذَلِكَ ترجمہ ابن شہاب نے کہا کہ عاقلے پر عمداً خون کرنیکا بار نہیں ڈالا جاتا مگر جب خوشی سے دینا
چاہیں عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مِثْلَ ذَلِكَ ترجمہ یحیے بن سعید نے بھی ایسا ہی کہا کہا مالک نے ابن شہاب
کہتے تھے سنت یوں ہی ہے کہ جب قتل عمد میں مقتول کے وارث قصاص کو عفو کر کے دیت پر راضی ہو جاویں تو وہ
دیت قاتل کے مال سے لی جاویگی عاقلے سے کچھ غرض نہیں مگر جب عاقلہ خود دینا چاہیں کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم
ہے کہ دیت عاقلے پر لازم نہیں آتی جب ایک ثلث یا زیادہ نہ ہو اگر ثلث سے کم ہو تو جنایت کرنیوالے کے مال میں سے لیجاویگی
کہا مالک نے ہمارے نزدیک اس حکم میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ قتل عمد یا ان جراحات میں جنمیں قصاص لازم آتا ہے اگر دیت قبول کر لیجاوے
تو قاتل یا جارح کی ذات پر ہوگی عاقلے پر نہوگی اگر اسکے پاس مال ہو اور جو مال نہ ہو تو اسپر قصاص ہے گی البتہ اگر عاقلہ خوشی سے
دینا چاہیں تو اور بات ہے کہا مالک نے اگر کوئی شخص اپنے تئیں آپ عمداً یا خطاً زخمی کرے تو اسکی دیت عاقلے پر نہوگی اور میں نے کسی
سے نہیں سنا جو عمد کے دیت عاقلے سے دلاوے اسوجہ سے کہ اللہ جل جلالہ نے قتل عمد میں فرمایا جسکا بھائی معاف کر دے کچھ اپنے

دیت کافر ذمی کی دیت کا بیان

جن جنایات کی دیت خاص قاتل پر ہے

قصاص چھوڑ دی) تو چاہیے کہ دستور کے موافق چلے اور دیت اچھی طرح ادا کردے (اس سے معلوم ہوا کہ عمد کی دیت قاتل کو ادا کرنی چاہیے) کہا مالک نے جس لڑکے کے پاس کچھ مال نہ ہو یا جس عورت پاس مال نہ ہو اور وہ کوئی جنایت کرے جس میں ثلث سے کم دیت واجب ہوتی ہو تو دیت انہی کے مال میں سے دیجاویگی اگر مال نہ ہو تو اُنپر قرض کے طور پر رہیگی عاقلہ پر یا لڑکے کے باپ پر کچھ لازم نہیں آویگا کہا مالک نے غلام جب قتل کیا جاوے تو اُسکی قیمت جو قتل کے روز ہے دینا ہوگی قاتل کے عاقلہ پر کچھ لازم نہ آویگا بلکہ قاتل کے خاص مال میں سے لیا جاویگا اگرچہ اُس غلام کی قیمت دیت سے زیادہ ہو **مِيرَاثُ الْعَقْلِ وَالتَّغْلِيظُ فِيهِ** دیت میں میراث کا بیان **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَشَدَ اللّٰهَ النَّاسَ بِمِنًى مَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الدِّيَةِ اَنْ يُخْبِرَنِي فَقَامَ ضَحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ فَقَالَ كَتَبَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوَرِّثَ امْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُدْخُلِ الْخِبَاءَ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَلَمَّا نَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ فَقَضٰى بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ قَتْلُ اَشْيَمَ خَطَاً **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے منا میں لوگوں کو سنا میں اور کہا جس شخص کو دیت کا مسئلہ معلوم ہو وہ بیان کرے مجھ سے اور ضحاک بن سفیان کلابی کھڑے ہوئے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھ بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی عورت کو میراث دلاؤں اشیم کی دیت میں سے حضرت عمرؓ نے کہا تو خیمے میں جا جب تک میں آؤں جب حضرت عمرؓ آئے تو ضحاک نے یہی بیان کیا حضرت عمرؓ نے اسیکا حکم کیا ابن شہاب نے کہا اشیم خطا سے مارا گیا تھا **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يُقَالُ لَهٗ قَتَادَةُ حَذَفَ ابْنَهٗ بِالسَّيْفِ فَاَصَابَ سَاقَهٗ فَنُزِيَ فِي جُرْحِهٖ فَمَاتَ فَقَدِمَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اعْدُدْ عَلٰى مَاءِ قُدَيْدٍ عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ بَعِيْرٍ حَتّٰى اَقْدَمَ عَلَيْكَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَخَذَ مِنْ تِلْكَ الْاِبِلِ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً وَثَلَاثِيْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعِيْنَ خَلِفَةً ثُمَّ قَالَ اَيْنَ اَخُو الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ هَا اَنَا ذَا فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ شَيْءٌ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بنی مدلج میں سے جسکا نام قتادہ تھا اپنے لڑکے کو تلوار ماری وہ اُسکی پنڈلی میں لگی خون بند نہوا آخر مر گیا تو سراقہ بن جعشم حضرت عمرؓ پاس آئے اور اُن سے بیان کیا حضرت عمرؓ نے کہا قدید کے پانی پر (قدید ایک مقام کا نام ہے درمیان میں مکے اور مدینے کے وہاں پانی بھی ہے) ایک سو بیس اونٹ تیار رکھ جبتک میں وہاں آؤں جب حضرت عمرؓ وہاں آئے تو اُن اونٹوں میں سے تیس حقے اور تیس جذعے لیے اور چالیس خلفے (حاملہ اونٹنیاں) لیں پھر کہا کہاں ہے مقتول کا بھائی اُسنے کہا کیوں میں موجود ہوں کہا تو یہ سب اونٹ لے اسواسطے کہ قاتل کو میراث نہیں ملتی **ف** دیت میں سو نہ اور ستر و کے میں سے۔ اگرچہ اسکا باپ موجود تھا مگر چونکہ اُس نے قتل کیا تھا اسلیے میراث سے محروم ہوا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا اَتُغَلَّظُ الدِّيَةُ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَقَالَا لَا وَلٰكِنْ يُزَادُ فِيْهَا لِلْحُرْمَةِ فَقِيْلَ لِسَعِيْدٍ هَلْ يُزَادُ فِي الْجِرَاحِ كَمَا يُزَادُ فِي النَّفْسِ فَقَالَ سَعِيْدٌ نَعَمْ قَالَ مَالِكٌ اُرَاهُمَا اَرَادَا مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عَقْلِ الْمُدْلِجِيِّ حِيْنَ اَصَابَ ابْنَهٗ **ترجمہ** سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار سے سوال ہوا کہ ماہ حرام میں محرم اور

رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ ہا اگر کوئی قتل کرے تو دیت مین سختی کریں گے انہون نے کہا نہین بلکہ بڑہا دینگے بوجہ ان مہینون کی حرمت کے پھر سعید سے پوچھا اگر کوئی زخمی کرے ان مہینون مین تو اسکی بھی دیت بڑہا دین گے جیسے قتل مین بڑہا دینگے سعید نے کہا نہین کہا مالک نے مین سمجھتا ہون کہ مراد ان دونون صاحبون کی بڑہانے سے وہی ہے جیسا حضرت عمر نے کیا مدلجی کی دیت مین جب اسنی اپنے بیٹے کو مار ڈالا ف یعنی تین قسم کے اونٹ اُس سے لیے اسمین زیادہ دقت ہوئی مگر لیے وہی سو اونٹ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اُحَيْحَةُ بْنُ الْجُلَاحِ كَانَ لَهُ عَمٌّ صَغِيْرٌ هُوَ اَصْغَرُ مِنْ اُحَيْحَةَ وَكَانَ عِنْدَ اَخْوَالِهِ فَاَخَذَهُ اُحَيْحَةُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ اَخْوَالُهُ كُنَّا اَهْلَ ثُمِّهِ وَرُمِّهِ حَتّٰى اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى عَمَمِهِ غَلَبَنَا حَقُّ امْرِئٍ فِيْ عَمِّهِ قَالَ عُرْوَةُ فَلِذٰلِكَ لَا يَرِثُ قَاتِلٌ مَنْ قَتَلَ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری کا جسکا نام احیحہ بن الجلاح تہا اس سے چہوٹا چچا تہا وہ اپنی ننہیال مین تہا اسکو احیحہ نے لیکر مار ڈالا اوسکے ننہیال کے لوگون نے کہا ہمنے پالا پرورش کیا جب جوان ہوا تو اُسکا بھتیجا ہمپر غالب آیا اور اُسنے لیلیا۔ عروہ نے کہا اسیوجہ سے اب دین اسلام مین قاتل مقتول کا وارث نہین ہوتا ف یعنی باوجود اسکے کہ احیحہ نے اسکو مار ڈالا لیکن اسکی دیت کا استحقاق اُسی کو رہا اور جن لوگون نے پالا پرورش کیا یعنے ننہیال والے انکو دیت لینے کا حق حاصل نہوا کیونکہ جاہلیت مین قاتل مقتول کا وارث ہوتا تہا دین اسلام مین یہ بات موقوف ہوئی قاتل مقتول کی میراث سے محروم کیا گیا کہا مالک نے ہمارے نزدیک اسمین کچھ اختلاف نہین ہے کہ قتل عمد کرنے والا مقتول کی دیت کا وارث نہین ہوتا نہ اُس کے مال کا نہ اور کسی وارث کو محروم کرسکتا ہے اور قتل خطا کرنے والا دیت کا وارث نہین ہوتا لیکن اور مال کا وارث ہوتا ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے میرے نزدیک اور مال کا وارث ہوگا **جَامِعُ الْعَقْلِ** دیت کے مختلف مسائل کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کسیکو صدمہ پہونچاوے تو اُسکا بدلا نہین کنوین مین کوئی گر کر مر جاوے تو اُسکا بدلا نہین اور کان کہودنے مین کوئی مزدور مر جاوے تو بدلا نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان حصہ لیا جاویگا ف یعنے اگر کسیکا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اُسکے مالک پر ڈانڈ نہین اوسیطرح اگر مزدور کنوان کہودتے یا کان کہودتے کنوان یا کان بیٹھ کر مر جاوے تو کہدوانیوالے پر کچھ ڈانڈ نہین ہے کہا مالک نے جو شخص جانور کو آگے سے کہینچ رہا ہے یا پیچہے سے ہانک رہا ہے یا جو اُسپر سوار ہے وہ ڈانڈ دین گے اگر جانور کسی کو صدمہ پہونچاوے لیکن جب خود بخود وہ لات سے کسیکو مار دے تو تاوان نہین ہے حضرت عمر نے حکم کیا دیت کا اُس شخص پر جسنے اپنا گہوڑا دوڑا کر کسیکو کچل ڈالا تہا **کہا** مالک نے تو جب دوڑانیوالا ضامن ہوا کہینچنے والا اور ہانکنے والا اور سوار ضرور ضامن ہوگا ف کیونکہ یہ سب بچانے پر قادر ہین ملکہ دوڑانیوالا شاید مجبور بہی ہو اُسکو روک نہ سکے جب اُسپر ضمان ہوا تو اور وں پر بطریق اولی ہوگا **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم

دیت کے مختلف مسائل کا بیان

اتفاقی ہے جو کوئی زمین میں کنواں کھودے یا جانور باندہے یا مثال اسکی کوئی کام کرے جو درست نہیں ہے راہ میں کرنا اور
اُسکی وجہ سے کسیکو صدمہ پہونچے تو وہ ضامن ہوگا ثلث دیت تک اپنے مال میں سے دیگا جو ثلث سے زیادہ ہو تو اُسکے عاقلے
وصول کی جاویگی اور اگر ایسا کام کرے جو درست ہے تو اسپر ضمان نہوگا جیسے گڑھا کھودے بارش کے واسطے یا اپنے جانور
پر سے کسیکام کو اترے اور راہ پر کھڑا کر دے کہا مالک نے اگر ایک شخص کنوین میں اُترے پھر دوسرا شخص اُترے
اب نیچے والا اوپر والیکو کھینچے اور دونو گر کر مر جاوین تو کھینچنے والیکے عاقلے پر دیت لازم آویگی کہا مالک نے اگر
ایک شخص کسی بچے کو حکم کرے کنوین میں اُترنیکا یا درخت پر چڑہنے کا اور وہ لڑکا ہلاک ہو جاوے تو وہ شخص ضامن
ہوگا اسکی دیت کا یا نقصان کا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ عاقلے میں عورتین اور بچے داخل نہونگے
بلکہ بالغ مردون سے دیت وصول کیجاویگی کہا مالک نے مولی کی دیت اُسکی عاقلے پر ہوگی اگرچہ وہ دفتر سرکار میں
نامہوار پاتے ہوں یا نہوں جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابو بکر صدیق کیوقت میں تھا کیونکہ دفتر حضرت عمر کے زمانے
سے نکلا تو ہر ایک کی دیت اُسکی موالی اور قوم ادا کرینگے کیونکہ ولا بھی اُنہی کو ملتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ولا اُسیکو ملیگی جو آزاد کرے کہا مالک نے جو کوئی شخص کسیکے جانور کو نقصان پونچاوے
تو جسقدر قیمت اُس نقصان کیوجہ سے کم ہو جاوے اُسکا تاوان لازم ہوگا کہا مالک نے ایک شخص قصاصاً
قتل کے لائق ہو پھر وہ اور کوئی کام ایسا کرے جس سے حد لازم آوے (مثلاً زنا کرے رجم لازم آوے یا چوری
کرے ہاتھ کاٹنا لازم ہو) تو کسی حد کا مواخذہ نہ کیا جاوے صرف قتل کافی ہے مگر حد قذف کا اسمین کوڑے
مار کر پھر اُسکو قتل کرین۔ اگر اُس نے کسیکو زخمی کیا تو زخم کا قصاص لینا ضرور نہین قتل کرنا کافی ہے کہا مالک
نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے اگر کوئی نعش کسی گاؤں وغیرہ میں ملے یا کسی کے دروازے پر تو یہ ضرور نہین
جو لوگ اُسکے قریب ہوں وہ پکڑے جاوین کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے لوگ مار کر کسیکے دروازے پر ڈالدیتے ہیں
تاکہ وہ پکڑا جاوے کہا مالک نے اگر چند آدمی ملکر لڑے بعد اُسکے جب جدا ہو تو ایک شخص اُنمین مقتول یا مجروح
پایا گیا لیکن ہنگامے میں معلوم نہین ہو سکتا کس نے مارا یا زخمی کیا تو فریق ثانی (یعنے جن میں کا مقتول نہیں
ہے) کے قوم پر اُسکی دیت واجب ہوگی اور جو وہ شخص دونو فریق میں سے نہو تو دونو فریق پر دیت واجب ہوگی

مَا جَاءَ فِي الْغِيْلَةِ وَالسِّحْرِ مکر وفریب سے مارنا یا جادو سے مارنیکا بیان

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے پانچ یا
سات آدمیونکو ایک شخصکے بدلے میں قتل کیا اُنہوں نے دہوکا دیکر اُسکو مار ڈالا تھا پھر حضرت عمرؓ نے کہا اگر سارے
صنعاء والے اسکے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کرتا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ

مکر وفریب سے مارنا یا جادو سے مارنیکا بیان

زرارۃ انہ بلغہ ان حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتلت جاریۃ لہا سحرتہا وقد کانت دبرتہا فامرت بہا فقتلت ترجمہ حضرت ام المومنین حفصہ نے ایک لونڈی کو قتل کیا جس نے اُنپر جادو کیا تہا اور پہلے آپ اُسکو مدبر کرچکی تہین پہر حکم کیا اُسکے قتل کا تو قتل کی گئی کہا مالک نے جو شخص جادو جانتا ہے اور اُسکو کام مین لاتا ہے اُسکا قتل کرنا مناسب ہے

(حاشیہ: قتل عمد کا بیان)

ما یجب فی العمد قتل عمد کا بیان **ف** اکثر علما کے نزدیک قتل عمد یہ ہے کہ قصدًا کسیکو مار ڈالے خواہ لکڑی سے مارے یا پتہر سے یا تیر سے یا تلوار سے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک قتل عمد مین یہہ بہی شرط ہے کہ ہتیار سے مارے یا لوہے کی چیز سے جو دہار دار ہو ورنہ قتل عمد نہ ہوگا **عن** عمر بن حسین مولے عائشہ بنت قدامۃ ان عبد الملک بن مروان اقاد ولی الرجل قاتلہ بعصا فقتلہ ولیہ بعصا ترجمہ ایک شخص نے دوسرے کو لکڑی سے مار ڈالا عبد الملک بن مروان نے قاتل کو ولی مقتول کے حوالے کیا اس نے بہی اُسکو لکڑی سے مار ڈالا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہہ حکم اتفاقی ہے اگر کوئی شخص کسیکو لکڑی یا پتہر سے قصدًا مارے اور وہ ہلاک ہوجاوے تو قصاص لیا جاویگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک قتل عمد یہی ہے ایک آدمی دوسرے آدمی کو قصدًا ماردے یہانتک کہ اُسکا دم نکل جاوے اور یہہ بہی قتل عمد ہے ایک شخص سے دشمنی ہو اُسکو ایک ضرب لگا کر چلا آوے اُسوقت وہ زندہ ہو بعد اُسکے اُسی ضرب سے مرجاوے اسمین قسامت واجب ہوگی کہا مالک نے قتل عمد مین ایک شخص آزاد کے عوض مین کئی شخص آزاد مارے جاوینگے جب قتل مین شریک ہون اسیطرح عورتون اور غلامون مین بہی حکم ہوگا

(حاشیہ: قصاص کا بیان)

القصاص فی القتل قصاص کا بیان **عن** مالک انہ بلغہ ان مروان بن الحکم کتب الی معاویۃ بن ابی سفیان یذکر انہ اتی بسکران قد قتل رجلا فکتب الیہ معاویۃ ان اقتلہ ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ مروان بن حکم نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکہا ایک شخص نے نشے کی حالت مین ایک شخص کو مار ڈالا معاویہ نے جواب میں لکہا تو بہی اُسکو مار ڈال کہا مالک نے میں نے اس آیت کی تفسیر بہت اچہی سُنی فرمایا اللہ تعالی نے قتل کرو آزاد کو بدلے مین آزاد کے اور غلام کو بدلے مین غلام کے اور عورت کو بدلے مین عورت کے تو قصاص عورتون مین آپس مین لیا جاویگا جیسا مردون مین لیا جاتا ہے اور مرد اور عورت مین بہی لیا جاویگا کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے نفس بدلے نفس کے قتل کیا جاویگا تو عورت مرد کے بدلے مین قتل کیجاوے گی اور مرد عورت کے بدلے مین مارا جاویگا اسیطرح ایک دوسرے کو اگر زخمی کرے گا تب بہی قصاص لیا جاوے گا کہا مالک نے اگر ایک شخص ایک شخص کو پکڑ لے اور دوسرا اُسکو آنکر مار ڈالے اور معلوم ہو کہ اُس نے اُسکو مار ڈالنے ہی کیواسطے پکڑا تہا تو دونو شخص اُسکے بدلے مین قتل کیے جاوینگے اگر اُس نے اس نیت سے نہین پکڑا تہا بلکہ اُسکو یہ خیال تہا کہ دوسرا شخص یونہی سے ماریگا تو پکڑنے والا قتل نہ کیا جاوے گا لیکن اُسکو سخت سزا ہوگی اور بعد سزا کے ایک برس تک قید کیا جاویگا کہا مالک نے زید نے عمرو کو قتل کیا یا اُسکی آنکہ پہوڑ ڈالی قصدًا اب قبل اسکے کہ زید سے قصاص لیا جاوے

اوسکو بکر نے مار ڈالا یا زید کی آنکھہ پھوڑ ڈالی تو اُسپر دیت یا قصاص واجب ہوگا کیونکہ عمرو کا حق زید کی جان مین تہا یا اُسکی آنکھہ مین
اب زید ہی نرہا یا وہ آنکھہ ہی نرہی اسکی نظیر یہ ہے زید عمرو کو عمدًا مار ڈالے پہر زید بھی مر جاوے تو عمرو کے وارثون کو اب کچہ نہ
ملیگا کیونکہ قصاص قاتل پر ہوتا ہے جب وہ خود مر گیا تو نہ قصاص ہے نہ دیت کہا مالک نے آزاد اور غلام مین قصاص نہین
ہے زخمون مین لیکن اگر غلام آزاد کو مار ڈالیگا تو غلام مارا جاوے گا اور جو آزاد غلام کو مار ڈالیگا تو آزاد نہ مارا جاویگا

ف قتل عمد مین عفو کرنیکا بیان

یہ مینے بہت اچہا سنا **اَلْعَفْوُ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ** قتل عمد مین عفو کرنیکا بیان **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ اَدْرَكَ مَنْ
يُرْضٰى مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ فِي الرَّجُلِ اِذَا اَوْصٰى اَنْ يَّعْفُوْا عَنْ قَاتِلِهٖ اِذَا قُتِلَ عَمْدًا اِنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ لَهٗ وَ
اِنَّهٗ اَوْلٰى بِدَمِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ مِنْ اَوْلِيَائِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ **ترجمہ** امام مالک نے کئی اچہے عالمون سے سنا کہتے تہے جب مقتول
مرتے وقت اپنے قاتل کو معاف کردے تو درست ہے قتل عمد مین اور اُسکو اپنے خون کا زیادہ اختیار ہے وارثون سے کہا
مالک نے جو شخص قاتل کو قتل عمد معاف کردے تو قاتل پر دیت لازم نہوگی مگر جب قصاص عفو کر کے دیت ٹہیرالیوے
کہا مالک نے اگر قاتل کو مقتول معاف کردے تب بہی قاتل کو سو کوڑے لگادینگے اور ایک سال تک قید کرینگے
کہا مالک نے جب کوئی شخص عمدًا مار اگیا اور گواہون سے قتل ثابت ہوا اور مقتول کی بیٹے اور بیٹیان ہین بیٹون
نے تو معاف کردیا اور بیٹیون نے معاف نکیا تو بیٹیون کے معاف نہ کرنے سے کچہ خلل واقع نہ ہوگا بلکہ خون معاف ہو جاویگا
کیونکہ بیٹون کے ہوتے ہوئے اُنکو اختیار نہین ہے **اَلْقِصَاصُ فِي الْجِرَاحِ** زخمون مین قصاص کا بیان کہا

ف زخمون مین قصاص کا بیان

مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے جو شخص کسیکا ہاتہہ یا پاؤن توڑ ڈالے تو اُس سے قصاص لیا جاویگا دیت لازم نہ
آویگی کہا مالک نے زخم کا قصاص نہین لیا جاویگا جب تک وہ شخص اچہا نہ ہولے جب وہ اچہا ہو جاویگا تو قصاص لینگے
اب اگر جارح کا بہی زخم اچہا ہو کر مجروح کی مثل ہو گیا تو بہتر نہین تو اگر جارح کا زخم بڑہ گیا اور جارح اُسکی وجہ سے مر گیا
تو مجروح پر کچہ تاوان نہوگا اگر جارح کا زخم بالکل اچہا ہو گیا اور مجروح کا ہاتہہ شل ہو گیا یا اور کوئی نقص رہگیا تو پہر دوبارہ
جارح سے قصاص نہ لیا جاویگا لیکن بقدر نقصان کے دیت اُس سے وصول کیجاویگی کہا مالک نے اگر کسی شخص نے اپنی عورت
کی آنکھہ پہوڑ دی یا اُسکا ہاتہہ توڑ ڈالا یا اُسکی انگلی کاٹ ڈالی قصدًا تو اُس سے قصاص لیا جاویگا البتہ اگر اپنی عورت
کو تنبیہًا رسی یا کوڑے سے مارے اور بلا قصد کسی مقام پر لگ کر زخم ہو جاوے یا نقصان ہو تو دیت لازم آویگی قصاص
نہوگا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَقَادَ مِنْ كَسْرِ الْفَخِذِ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ ابابکر
بن حزم نے قصاص لیا ران توڑنے کا **دِيَةُ السَّائِبَةِ وَجِنَايَتِهٖ** سائبہ کی جنایت کا بیان **ف**

ف سائبہ کی جنایت کا بیان

سائبہ اُس غلام کو کہتے ہین جسکا مولی آزاد کرتے وقت یہ شرط کردیوے کہ مین تیرا وارث نہونگا ایسا غلام اگر کوئی جنایت
کرے تو مولی اُسکی دیت بہی نہ دیگا **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ سَائِبَةً اَعْتَقَهٗ بَعْضُ الْحَاجِّ فَقَتَلَ ابْنَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ
عَائِذٍ فَجَاءَ الْعَائِذِيُّ اَبُو الْمَقْتُوْلِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَطْلُبُ دِيَةَ ابْنِهٖ فَقَالَ عُمَرُ لَا دِيَةَ لَهٗ فَقَالَ الْعَائِذِيُّ

أرأيت لو قتله ابني فقال عمر إذا تخرجون ديته فقال العائذي هو إذا كالأرقم إن يترك يلقم وإن يقتل
ينقم **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ایک سائبہ نے جسکو کسی حاجی نے آزاد کر دیا تھا ایک شخص کے بیٹے کو بنی عائذ
میں سے مار ڈالا مقتول کا باپ حضرت عمرؓ پاس اپنے بیٹے کی دیت مانگنے کو آیا حضرت عمر نے کہا اسکے لیے دیت نہیں ہے
وہ شخص بولا اگر میرا بیٹا سائبہ کو مار ڈالتا تو تم کیا حکم کرتے حضرت عمر نے کہا اسوقت تمکو اسکی دیت ادا کرنی ہوتی وہ شخص
بولا یہ تو سائبہ کیا ہے ایک چتلا سانپ ہے اگر چھوڑ دو تو ڈسے اگر مارو تو بدلا لیوے **ف** جاہلیت کے زمانے میں لوگوں
کا اعتقاد یہ تھا کہ جن سانپ کا بدلا لیتے ہیں جو کوئی اسکو مار ڈالے وہ بھی مارا جاتا ہے اس شخص نے سائبہ کے ساتھ سانپ
کو تشبیہ دی اور یہ کہا کہ سائبہ کو اگر ماریں تو مشکل دیت دینا پڑتی ہے نہ ماریں تو مشکل وہ مار ڈالتا ہے **كتاب
القسامة** کتاب قسامت کے بیان میں **ف** قسامت کہتے ہیں اولیاء مقتول سے قسم لینے کو یا جن پر قتل
کا گمان ہو ان سے قسم لینے کو **تبدية اهل الدم في القسامة** قسامت میں پہلے وارثوں سے قسم لینے
کا بیان **عن** سهل بن أبي حثمة أنه أخبره رجال من كبراء قومه أن عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا
إلى خيبر من جهد أصابهم فأتى محيصة وأخبر أن عبد الله بن سهل قد قتل وطرح في فقير بئر أو
عين فأتى يهود فقال أنتم والله قتلتموه فقالوا والله ما قتلناه فأقبل حتى قدم على قومه فذكر لهم
ذلك ثم أقبل هو وأخوه حويصة وهو أكبر منه وعبد الرحمن فذهب محيصة ليتكلم
وهو الذي كان بخيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر كبر يريد السن فتكلم حويصة ثم تكلم
محيصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إما أن يدوا صاحبكم وإما أن يؤذنوا بحرب فكتب إليهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم في ذلك فكتبوا إنا والله ما قتلناه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن
أتحلفون وتستحقون دم صاحبكم فقالوا لا قال فيحلف لكم يهود قالوا ليسوا بمسلمين فوداه رسول
الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث إليهم بمائة ناقة حتى أدخلت عليهم الدار قال سهل لقد ركضتني
منها ناقة حمراء قال مالك الفقير هو البئر **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ کو خبر دی کچھ لوگوں نے جو اسکی قوم کے
معزز لوگ تھے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ فقر اور افلاس کیوجہ سے خیبر کو گئے محیصہ پاس ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ عبداللہ
بن سہل کو کسی نے قتل کر کے کنوئیں میں یا چشمے میں ڈالدیا ہے محیصہ سنکر خیبر کے یہودیوں کے پاس آئے اور کہا قسم خدا
کی تمہیں نے اسکو قتل کیا ہے یہودیوں نے کہا قسم خدا کی ہمنے نہیں قتل کیا اسکو پھر محیصہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان
سے بیان کیا بعد اسکے محیصہ اور انکے بھائی حویصہ جو محیصہ سے بڑے تھے اور عبدالرحمن بن سہل (جو عبداللہ بن سہل
مقتول کے بھائی تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے محیصہ نے چاہا میں بات کروں کیونکہ وہی خیبر
کو گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بزرگی کی رعایت کر بزرگی کی رعایت کر **ف** یعنے حویصہ

کو بڑا بہائی ہے بات کرنے دے **ت** تو حویصہ نے پہلی بیان کیا پہر محیصہ نے بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا یا تو یہودی تمہارے مقتول کی دیت دین یا جنگ کرین پہر آپنے یہودیون کو اس بارہ مین لکہا انہون نے جواب مین لکہا کہ قسم خدا کی ہمنے اُسکو قتل نہین کیا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حویصہ اور محیصہ اور عبد الرحمان سے کہا تم قسم کہاؤ کہ یہودیون نے اُسکو مارا ہے تو دیت کے حقدار ہوگے انہون نے کہا ہم قسم نہ کہاوینگے آپنے فرمایا اچہا اگر یہودی قسم کہالین کہ ہمنے نہین مارا اُنہون نے کہا یا رسول اللہ وہ مسلمان نہین ہین

ف اُنکو جہوٹی قسم کہانے سے کچہ باک نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قسامت مین پہلے اولیاے مقتول سے حلف لینا چاہیے اگر وہ حلف نکرین تو پہر اُن لوگون سے حلف لینا چاہیے جنپر قتل کا گمان ہو اور اولیا اُنپر دعوی کرتے ہون یہی قول ہے مالک اور شافعی اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک قسامت مین پچاس قسمین اُن سے لیجاوینگی جنپر قتل کا گمان ہو مثلاً اُس محلہ والون سے جہان پر مقتول کی نعش ملی ہے اگر قسم کہالینگے تو بہتر ورنہ دیت دینا ہوگی **ت** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کی سہل کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے پاس سو اونٹ بہیجے انکے گہر دن پر اُن مین سے ایک سرخ اونٹنی نے مجہے لات ماری تہی وہ مجہے اب تک یاد ہے

عن بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيِّ وَمُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِيْ حَوَائِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ فَاَتٰى هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ لِمَكَانِهِ مِنْ اَخِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَذَكَرَا شَاْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ

ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود خیبر کو گئے وہان جاکر اپنے اپنے کامون کے واسطے جدا ہوگئے عبد اللہ بن سہل کو کسینے مار ڈالا تو محیصہ اور اُنکے بہائی حویصہ اور عبد الرحمان بن سہل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو عبد الرحمان نے بات کرنا چاہا اپنے بہائی کے مقدمہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بزرگی کی رعایت کر بزرگی کی رعایت کر تو حویصہ اور محیصہ نے قصہ بیان کیا عبد اللہ بن سہل کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پچاس قسمین کہاتے ہو (اس بات پر کہ فلان شخص نے اُسکو مار ڈالا ہے) اگر کہاؤگے تو خون کا استحقاق اور قاتل کا استحقاق تمہین حاصل ہوگا اُنہون نے کہا یا رسول اللہ ہم کیونکر قسم کہاوین (ہم اُسوقت موجود

نہ قسم نہ ہمنے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو یہود پچاس قسمین کھاکر بری ہو جاوین گے
اُنھون نے کہا یا رسول اللہ وہ کافر ہین اُن کی قسمین ہم کیونکر قبول کرین گے بشیر بن یسار نے کہا کہ پھر
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کی کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے
اور مین نے بہت اچھے عالمون سے سنا ہے اور اسپر اتفاق کیا ہے اگلے اور پچھلے علمار نے کہ قسامت مین پہلے مدعیون
سے قسم لیجاوے گی وہ قسم کھاوین (اگر وہ قسم نہ کھاوین تو مدعی علیہم سے قسم لی جاوے گی اگر وہ قسم کھالین تو
بری ہو جاوینگے) اور قسامت دو امرون مین ایک امر سے لازم ہوتی ہے یا تو مقتول خود کہے مجھکو فلانے نے مارا
ہے (اور گواہ نہون) یا مقتول کے وارث کسیپر ایسا اشتباہ ظاہر کرین اور گواہی کامل نہ ہو تو انھی دو
وجہون سے قسامت لازم ہوگی کہا مالک نے اس سنت مین کچھ اختلاف نہین ہے کہ پہلے قسم اُن لوگون سے
لی جاوے گی جو خون کے مدعی ہون خواہ قتل عمد ہو یا قتل خطا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بنی حارثہ سے جنکا عزیز خیبر مین مارا گیا تھا پہلے قسم کھانے کو فرمایا تھا کہا مالک نے اگر مدعی قسم کھالین تو انکو
خون کا استحقاق ہوگا وہ جس شخص پر قسم کھاوین اُسکو قتل کرسکتے ہین مگر ایک ہی شخص کو نہ دو شخصون کو
یا زیادہ کو تو پہلے خون کے مدعیون سے پچاس قسمین لی جاوین گی جب وہ پچاس آدمی ہون تو ہر ایک سے ایک ایک
قسم لیجاویگی اور جو پچاس سے کم ہون یا بعض اُن مین سے قسم کھانے سے انکار کرین تو مکرر سہ کرر قسمین لیکر پچاس
قسمین پوری کرین گے مگر جب مقتول کے وارثون مین جن کو عفو کا اختیار ہے کوئی قسم کھانے سے انکار کریگا
تو پھر قصاص لازم نہ ہوگا بلکہ جب ان لوگون مین جنکو عفو کا اختیار نہین کوئی قسم کھانے سے انکار کرے
تو باقی لوگون سے قسم لین گے اور جنکو عفو کا اختیار ہے اُن مین سے اگر کوئی ایک بھی قسم کھانے سے انکار
کرے تو باقی وارثون کو بھی قسم نہ دین گے بلکہ اس صورت مین مدعی علیہم کو قسم دین گے اُن مین سے پچاس آدمیون
کو پچاس قسمین دین گے اگر پچاس سے کم ہون تو مکرر سہ کرر پچاس پوری کرین گے اگر مدعی علیہ ایک ہی ہو تو اسی
سے پچاس قسمین لیوین گے جب وہ پچاس قسمین کھالیگا بری ہو جاویگا کہا مالک نے خون مین پچاس قسمین لیجاتی ہین
اور اور دعوون مین ایک قسم اسواسطے کہ خون آدمی کسی کے سامنے نہین کرتا بلکہ تنہائی مین کرتا ہے تو اگر
قسامت مین بھی مثل اور دعوون کے صرف گواہی سے کام چلتا تو بہت سے خون بیکار جاتے اور لوگون کی
جرأت خون کرنے پر زیادہ ہو جاتی جب اُنکو حکم کا حال معلوم ہو جاتا لیکن قسامت پہلے مقتول کے وارثون کیطرف
رکھی گئی تاکہ لوگ خون سے باز رہین اور ڈرین کہ صرف مقتول کا قول کافی ہے اس باب مین کہا مالک نے
اگر ایک قوم کی قوم کو جسمین بہت آدمی ہون خون کی تہمت لگا اور مقتول کے وارث اُن سے قسم لینا چاہین
تو ہر شخص اُنمین سے پچاس پچاس قسمین کھاویگا یہ نہوگا کہ پچاس قسمین سب پر تقسیم ہو جاوین یہ مین نے اچھا

سنا کہا مالک نے قسامت مقتول کی عصبون کیطرف ہوگی جو خون کے مالک ہین اُنہی کو قسم دیجاتی ہے اور اُنہی
کی قسم کھانے سے قصاص لیا جاتا ہے ف مگر ابوحنیفہ رح کے نزدیک قسامت سے قصاص ثابت نہ ہوگا البتہ دیت
لازم آوے گی **مَنْ يَجُوزُ قَسَامَتُهُ فِي الْعَمْدِ مِنْ وُلَاةِ الدَّمِ** خون کے وارثون
مین سے کن کن لوگون سے قسم لینا چاہیے کہا مالک نے ہمارے نزدیک اسمین کچھ اختلاف نہین ہے کہ قسامت مین
عورتون سے قسم نہ لیجاوے گی اور جو مقتول کی وارث صرف عورتین ہون تو انکو قتل عمد مین نہ قسامت کا اختیار
ہوگا نہ عفو کا کہا مالک نے ایک شخص مارا گیا عمداً اُسکے عصبہ یا موالی نے کہا ہم قسم کھا کر قصاص لینگے تو
ہو سکتا ہے اگرچہ عورتین معاف کردین تو ان سے کچھ نہ ہوگا بلکہ عصبے یا موالی اُن سے زیادہ مستحق ہین خون کے
کیونکہ وہی حلف کرینگے کہا مالک نے البتہ اگر عصبات یا موالی نے خون معاف کر دیا بعد حلف کر لینے کے اور خون کے
مستحق ہو جانے کے اور عورتون نے عفو سے انکار کیا تو عورتون کو قصاص لینے کا استحقاق ہوگا کہا مالک نے قتل
عمد مین کم سے کم دو مدعیون سے قسم لینا ضرور ہے اُنہی سے پچاس قسمین لیکر قصاص کا حکم کردین گے (جیسے
قصاص دو گواہون سے کم مین ثابت نہین ہوتا ویسے ہی قسامت مین دو مدعی یا زیادہ جب تک
قسمین نہ کھاوین گے قصاص کا حکم نہ ہوگا (زرقانی) کہا مالک نے اگر کئی آدمی ملکر ایک آدمی کو مار ڈالین
اسطرح کہ وہ سب کی ضربون سے اسیوقت مرے تو سب قصاصاً قتل کیے جاوین گے اور جو بعد کئی دن کے مرے
تو قسامت واجب ہوگی اسصورت مین قسامت کی وجہ سے صرف ایک شخص اُن لوگون مین سے قتل کیا جاویگا
کیونکہ ہمیشہ قسامت سے ایک ہی شخص مارا جاتا ہے ف تو ایک کو جسپر مدعی قسم کھالین قتل کرین گے اور باقی
لوگ سو سو کوڑے مارے جاوین گے اور ایک برس قید کیے جاوین گے **اَلْقَسَامَةُ فِي الْخَطَاءِ**
قتل خطا مین قسامت کا بیان کہا مالک نے قتل خطا مین بھی پہلی قسم خون کے مدعیون پر ہوگی وہ پچاس قسمین
کھاوین گے اپنے حصے کے موافق ترکے مین سے ف مثلاً ایک بیٹا اور تین بیٹیان ہین تو بیس قسمین بیٹا
کھاویگا اور دس دس قسمین ہر ایک بیٹی کھاوے گی ف اگر قسمون مین کسر پڑے تو جس وارث پر کسر کا
زیادہ حصہ آوے وہ پوری قسم اُسکے حصے مین رکھی جاویگی ف مثلاً مقتول کا ایک باپ ہے ایک مان
تو مان کے حصے مین ترکے کے حساب سے سولہ ١٦ اور دو ثلث قسم کے آتے ہین تو سترہ قسمین مان پر ڈالی جاوین
گی اور تینتیس ٣٣ باپ پر کہا مالک نے اگر مقتول کے وارث صرف عورتین ہون تو وہی حلف کر کے دیت
لین گی اور اگر مقتول کا وارث ایک ہی مرد ہو تو اُسی کو پچاس قسمین دین گے اور وہ پچاس قسمین کھا کر
دیت لے لیگا یہ حکم قتل خطا مین ہے نہ قتل عمد مین ف کیونکہ قتل عمد مین جب دو عصبون سے وارث کم
ہون تو قسمین نہین لی جاتین نہ عورتون سے حلف لی جاتی ہے **اَلْمِيرَاثُ فِي الْقَسَامَةِ**

ف. خون کے وارثون مین سے کن کن لوگون سے قسم لینا چاہیے

ف. قتل خطا مین قسامت کا بیان

قسامت مین میراث کا بیان کہا مالک نے جب خون کے وارث دیت کو قبول کرلین تو اُسکی تقسیم موافق کتاب اللہ کے ہوگی
دیت کو وارث مقتول کی بیٹیان اور بہنین اور جتنی عورتین ترکہ پاتی ہین ہونگی اگر عورتون کے حصے ادا کرکے
کچھ بچ رہے تو جو عصبہ قریب ہوگا وہ مابقی کا وارث ہوگا **ف** جیسے مقتول کی دو بیٹیان اور ایک بہائی اور
ایک چچا کا بیٹا ہے تو دو بیٹیون کو دو ثلث دیکر ایک ثلث کا وارث بہائی ہوگا کہا مالک نے اگر مقتول کے
بعض ورثہ غائب ہون اور بعض حاضر جو حاضر ہون وہ یہ چاہین کہ اپنے حصہ کی قسمین کہا کر دیت کا حصہ
وصول کرلین یہ نہین ہوسکتا جب تک پوری قسمین نہ کہاوین اگر پوری پچاس قسمین کہالین تو دیت
مین سے اپنا حصہ لے سکتے ہین کیونکہ خون ثابت نہین ہوتا بغیر پچاس قسمون کے اور جب تک خون ثابت نہ
ہو دیت لازم نہین آتی اب جو ورثہ غائب تہے اُن مین سے اگر کوئی آوے تو وہ اپنے حصے کے موافق قسمین کہاکر
دیت مین سے اپنا حصہ لیوے یہانتک کہ سب وارثون کا حق پورا ہوجاوے۔ اگر اخیافی بہائی آوے تو پچاس
قسمون کا چھٹا حصہ جو ہوا اُتنی ہی قسمین کہاوے اور اپنا حصہ لے اگر نکول کرے گا تو اُسکا حصہ باطل ہوگا۔
اگر بعض ورثہ غائب ہون نابالغ تو جو حاضر ہین اُنسے پچاس قسمین لیجاوینگی اور جو غائب ہے وہ جب آویگا اُس سے
بہی اُسکے حصے کے موافق قسمین لیجاوین گی اور جب وہ نابالغ بالغ ہوجاوے وہ بہی اپنے حصے کے موافق قسم کہاوے
یہ مینے اچہا سنا **اَلْقَسَامَةُ فِی الْعَبْدِ** غلام مین قسامت کا بیان کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ
جب غلام قصدًا یا خطأً مارا جاوے پہر اُسکا مولی ایک گواہ لیکر آوے تو وہ اپنے گواہ کے ساتہ ایک قسم کہاوے
بعد اُسکے اپنے غلام کی قیمت لے لیوے غلام مین قسامت نہین ہے نہ عمد مین نہ خطا مین اور مینے کسی اہل علم سے
نہین سنا کہا مالک نے اگر غلام عمدًا یا خطاءً مارا گیا تو اُسکے مولی پر نہ قسامت ہے نہ قسم ہے اور مولی کو قیمت کا
اُسوقت استحقاق ہوگا جب دو گواہ عادل لادیوے یا ایک لادے اور ایک قسم کہاوے مین نے یہ اچہا سنا **کِتَابُ
الْحُدُوْدِ** کتاب حدون کے بیان مین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ **مَا جَاءَ فِی الرَّجْمِ** رجم (سنگسار)
کرنیکے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ جَاءَتِ الْیَهُوْدُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوْا
لَہٗ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَاَۃً زَنَیَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِی التَّوْرٰىۃِ فِیْ شَاْنِ الرَّجْمِ
فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَیُجْلَدُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِیْهَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرٰىۃِ فَاَتْلُوْهَا فَنَشَرُوْهَا
فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ یَدَہٗ عَلٰی اٰیَۃِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ یَدَكَ فَرَفَعَ
یَدَہٗ فَاِذَا فِیْهَا اٰیَۃُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ فِیْهَا اٰیَۃَ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَرَاَیْتُ الرَّجُلَ یَحْنِیْ عَلَی الْمَرْاَۃِ یَقِیْهَا الْحِجَارَۃَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور بیان کیا کہ ہم مین سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ف۔ غلام مین قسامت کا بیان

ف۔ کتاب حدود اور رجم کے بیان مین

نے فرمایا توریت مین کیا حکم ہے رجم کا یہودیون نے کہا ہم مین جو کوئی زنا کرے اُسکو ہم رسوا کرتے ہین اور کوڑے مارتے
ہین عبد اللہ بن سلام رضنے کہا تم جھوٹ بولتے ہو توریت مین رجم ہے لاؤ تم توریت کو پڑہو اُسکو انہون نے توریت کو کہولا
اور ایک شخص نے اُنمین سے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ لیا اور اُسکے اول اور آخر کی آیتین پڑہین عبد اللہ بن سلام نے
اُس سے کہا اپنا ہاتھ اُٹھا اُسنے جو ہاتھ اُٹھایا تو رجم کی آیت نکلی جب سب یہودی کہنے لگے سچ کہا عبد اللہ بن سلام
نے آیت رجم کی موجود ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا رجم کا تو وہ مرد اور عورت رجم کیے گئے عبد اللہ
بن عمر رضنے کہا مین نے مرد کو دیکہا عورت کی طرف جہکتا تہا اُسکے بچانیکو پتہرون سے (یعنی آپ عورت کے اوپر آجاتا تہا
تاکہ پتہر اپنے اوپر پڑین اور عورت پر نہ پڑین) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
فَقَالَ لَهُ إِنَّ الْأَخِرَ زَنَى فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ هَلْ ذَكَرْتَ هَذَا لِأَحَدٍ غَيْرِي فَقَالَ لَا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ فَتُبْ إِلَى اللَّهِ وَ
اسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ فَلَمْ تُقْرِرْهُ نَفْسُهُ حَتَّى أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ
لِأَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مِثْلَ مَا قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ قَالَ فَلَمْ تُقْرِرْهُ نَفْسُهُ حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهُ إِنَّ الْأَخِرَ زَنَى قَالَ سَعِيدٌ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ
عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا أَكْثَرَ عَلَيْهِ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ أَيَشْتَكِي
أَمْ بِهِ جِنَّةٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَصَحِيحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ فَقَالُوا بَلْ ثَيِّبٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے ایک شخص اسلم کے قبیلے کا (جسکا
نام ماعز بن مالک تہا) ابوبکر صدیق رضکے پاس آیا اور کہا اس نالائق نے زنا کیا (اپنے تئین کہا) ابوبکر نے کہا تونے یہ امر اور
کسی سے بہی بیان نہین کیا وہ بولا نہین ابوبکر نے کہا تو توبہ کر اللہ سے اور چہپا رہ اللہ کے پردے مین (یعنے کسی سے
بیان نہ کر) کیونکہ اللہ جل جلالہ توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندون کی اُسکو تسکین نہ ہوئی وہ حضرت عمر پاس آیا حضرت
عمر سے بہی ایسا ہی کہا جیسا ابوبکر رضسے کہا تہا حضرت عمر رضنے بہی وہی جواب دیا اُسکو تسکین نہوئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور کہا اس نالائق نے زنا کیا تین بار اُس نے کہا اور تینون بار رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اُسکی طرف سے مونہہ پہیر لیا جب بہت اُسنے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون سے
فرمایا کیا یہ بیمار ہو گیا ہے یا اسکو جنون ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تندرست ہے آپنے فرمایا اس کا
نکاح ہوا ہے یا نہین لوگون نے کہا ہوا ہے تو آپنے حکم کیا اُسکو سنگسار کرنیکا وہ سنگسار کر دیا گیا عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ
هَزَّالٌ يَا هَزَّالُ لَوْ سَتَرْتَهُ بِرِدَائِكَ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ
فِي مَجْلِسٍ فِيهِ يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ الْأَسْلَمِيُّ فَقَالَ يَزِيدُ هَزَّالٌ جَدِّي وَهَذَا الْحَدِيثُ حَقٌّ

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ایک شخص کو جو اسلم کے قبیلے سے تھا اور اُسکا
نام ہزال تھا اے ہزال اگر تو اس خبر کو (یعنے ماعز کے زنا کی خبر کو) چھپا لیتا تو تیرے واسطے بہتر ہوتا یحییٰ بن سعید نے کہا
مینے اس حدیث کو ایک مجلس میں بیان کیا جس میں یزید بن نعیم بن ہزال اسلمی بیٹھے تھے تو یزید نے کہا ہزال میرے دادا
تھے اور یہ حدیث سچ ہے عن ابن شهاب ان رجلا اعترف على نفسه بالزنا على عهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم وشهد على نفسه اربع مرات فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجم قال ابن شهاب فمن
اجل ذلك يؤخذ الرجل باعترافه على نفسه ترجمہ ابن شہاب کہتے تھے ایک شخص نے اقرار کیا زنا کا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور چار بار اقرار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو رجم کا حکم کیا وہ رجم کیا گیا ابن شہاب
نے کہا اسی وجہ سے آدمی اپنے اوپر جو اقرار کرے اسکا مواخذہ ہوتا ہے عن عبد الله بن ابي مليكة ان امراة
جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته انها زنت وهي حامل فقال لها رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذهبي حتى تضعي فلما وضعت جاءته فقال اذهبي حتى ترضعيه فلما ارضعته جاءته فقال
اذهبي فاستودعيه قال فاستودعته ثم جاءت فامر بها فرجمت ترجمہ عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے
کہ ایک عورت (غامدیہ) آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مینے زنا کیا اور وہ حاملہ تھی آپنے فرمایا جا جب جنیو تو
آنا جب وہ جنی پھر آئی آپنے فرمایا جا جب دودھ چھڑا لے ہو تو آنا پھر جب وہ پلا چکی تو آئی آپنے فرمایا جا لڑکے کو
کسی کے سپرد کر دے (حفاظت اور پرورش کیواسطے) وہ سپرد کر کے پھر آئی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ
رجم کی گئی **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرد نے اور ایک عورت نے مسلمانوں میں سے زنا
کا اقرار کیا اور دونو رجم کیے گئے مرد کا نام ماعز اسلمی تھا اور یہ عورت بطن غامد سے تھی اسکا نام معلوم نہیں ہوا
مگر دونو ایسے مضبوط اور خدا ترس تھے کہ دنیا کے عذاب کو گوارا کیا اور آخرت کے عذاب سے بچے اللہ جل جلالہ نے انکی
توبہ قبول کی چنانچہ مسلم کی روایت میں ہے کہ آپنے ماعز کے حق میں فرمایا اُس نے ایسی توبہ کی کہ اگر ایک امت کو بانٹ
دیجاوے تو سب کو کافی ہو اور عورت کے حق میں بھی ایسا ہی فرمایا اور آپنے ان دونو کے جنازے پر نماز پڑھی اللہ راضی
ہو اُن سے اور انکی طفیل سے ہمیں بھی بخشے عن ابي هريرة وزيد بن خالد الجهني ان رجلين اختصما الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال احدهما يا رسول الله اقض بيننا بكتاب الله وقال الآخر وهو افقههما اجل يا رسول
الله فاقض بيننا بكتاب الله وائذن لي ان اتكلم قال تكلم فقال ان ابني كان عسيفا على هذا فزنى بامراته
فاخبروني ان على ابني الرجم فافتديت منه بمائة شاة وبجارية لي ثم اني سالت اهل العلم فاخبروني
ان على ابني جلد مائة وتغريب عام وانما الرجم على امراته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اما والذي نفسي بيده لاقضين بينكما بكتاب الله اما غنمك وجاريتك فرد عليك وجلد ابنه مائة

وتغريبه عاما واغد يا انيس الاسلمي الى امراة الآخر فان اعترفت فارجمها قال فاعترفت فرجمها ترجمہ ابوہریرہ
اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ایک بولا یا
رسول اللہ آپ فیصلہ کیجیے ہمارا موافق کتاب اللہ کے اور دوسرا شخص جو زیادہ سمجھدار تھا وہ بولا ہان یا
رسول اللہ فیصلہ کیجیے موافق کتاب اللہ کے اور اجازت دیجیے مجھے بات کرنے کی آپنے فرمایا اچھا بولو اُسنے
کہا میرا بیٹا اس شخص کے ہان نوکر تھا اُسنے اسکی بی بی سے زنا کیا لوگون نے مجھسے کہا تیرے بیٹے پر رجم ہے
مین نے سو بکریان اسکی طرف سے فدیہ دین اور ایک لونڈی دی پھر مینے اہل علم سے پوچھا انھون نے کہا میرے
بیٹے پر سو کوڑے ہین اور ایک برس تک جلاوطنی اور رجم اُسکی عورت پر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا مین تم دونو کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کرتا ہون تیری بکریان اور لونڈی تیرا مال ہے
اُس کو لے لے اور اُسکے بیٹے کو سو کوڑے مارنے کا حکم کیا اور ایک برس تک جلاوطن کیا اور حکم کیا اُنیس
اسلمی کو کہ دوسرے شخص کی بی بی پاس جا اُس سے پوچھ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اُسے رجم کر اُس نے زنا کا
اقرار کیا وہ رجم کی گئی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنِّي وَجَدْتُ
مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے سعد بن عبادہ رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اگر مین اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو
پاؤن تو کیا مین اُسکو مہلت دون چار گواہ جمع کرنے تک آپنے فرمایا ہان ف سعد نے کہا قسم خدا کی جسنے
آپکو بھیجا ہے مین تو اُسیوقت تلوار سے اسکو قتل کر دون آپنے انصار سے فرمایا دیکھو تمہارے سردار کیا کہتے ہین وہ
اپنے کو بڑا غیرت مند سمجھتے ہین مین اُن سے زیادہ غیرت رکھتا ہون اور اللہ مجھسے بھی زیادہ غیرت رکھتا ہے
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ الرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ إِذَا أَحْصَنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے سنا حضرت عمر رض سے
فرماتے تھے رجم اللہ کی کتاب مین ہے سچ ہے جو شخص زنا کرے مرد ہو یا عورت اور وہ محصن ہو یعنے اُسکا نکاح ہو چکا
ہو اور وطی کر چکا ہو) تو وہ رجم کیا جاوے گا جب زنا ثابت ہو چار گواہون سے یا عورت پر حمل ہے یا مرد اور عورت دونو
پر اقرار سے عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ بِالشَّامِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ
رَجُلًا فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ إِلَى الْمَرْأَةِ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَأَتَاهَا وَعِنْدَهَا نِسْوَةٌ حَوْلَهَا فَذَكَرَ
لَهَا الَّذِي قَالَ زَوْجُهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَخْبَرَهَا أَنَّهَا لَا تُؤْخَذُ بِقَوْلِهِ وَجَعَلَ يُلَقِّنُهَا أَشْبَاهَ ذَلِكَ لِتَنْزِعَ فَأَبَتْ
أَنْ تَنْزِعَ وَتَمَّتْ عَلَى الِاعْتِرَافِ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَرُجِمَتْ ترجمہ ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض پاس ایک
شخص آیا جب آپ شام مین تھے اُسنے بیان کیا مینے اپنی عورت کے ساتھ ایک مرد کو پایا آپ نے ابو واقد کو بھیجا

کہ عورت سے جاکر پوچھے وہ عورت پاس گئی اُسکے پاس اور عورتین بیٹھین نہین اُنہون نے جو اُسکے خاوند نے حضرت عمرؓ سے بیان
کیا تھا کہا اور یہ بھی کہدیا کہ خاوند کے کہنے سے تجھ سے مواخذہ نہ ہوگا اور اسکو سکھانے بھی لگی اسی قسم کی باتین تاکہ وہ اقرار
نہ کرے لیکن اُس نے نہ مانا اور اقرار کیا زنا کا حضرت عمرؓ نے اسکی رجم کا حکم کیا وہ رجم کی گئی عن سعید بن المسیب
انه سمعه یقول لما صدر عمر بن الخطاب من منى اناخ بالابطح ثم کوم کومة بطحاء ثم طرح علیها ردائه و
استلقى ثم مد یدیه الى السماء فقال اللهم كبرت سني وضعفت قوتي وانتشرت رعيتي فاقبضني اليك غير
مضيع ولا مفرط ثم قدم المدينة فخطب الناس ثم قال ايها الناس قد سنت لكم السنن وفرضت لكم
الفرائض وتركتم على الواضحة الا ان تضلوا بالناس يمينا وشمالا وضرب باحدى يديه على الاخرى ثم قال
اياكم ان تهلكوا عن اية الرجم ان يقول قائل لا نجد حدين في كتاب الله فقد رجم رسول الله
صلى الله عليه وسلم ورجمنا والذي نفسي بيده لولا ان يقول الناس زاد عمر في كتاب الله لكتبتها
الشيخ والشيخة اذا زنيا فارجموهما البتة فانا قد قرأناها قال يحيى بن سعيد قال سعيد بن المسيب
فما انسلخ ذو الحجة حتى قتل عمر بن الخطاب رحمه الله قال مالك قوله الشيخ والشيخة يعني الثيب
والثيبة فارجموهما البتة ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے جب حضرت عمرؓ لوٹے منا سے (یہ حج اخری ۲۳ سنہ ہجری مین) تو آپ نے اونٹ کو
بٹھایا ابطح (ایک مقام ہے قریب مکہ کے جسکو محصب بھی کہتے ہین) مین اور کنکریون کا ایک طرف ڈھیر لگا کر چادر
کو اپنے اسپر ڈالدیا اور چت لیٹے (ان کنکریون کا تکیہ بنایا) پہر دونو ہاتھ اٹھائے آسمان کیطرف اور فرمایا اے
پروردگار بہت عمر ہوئی میری اور گھٹ گئی قوت میری اور پہیل گئی رعیت میری (یعنے ملکون ملکون خلافت
اور حکومت پہیل گئی دور دراز تک لوگ رعایا ہوگئے) اب اٹھالے مجھ کو تو اپنی طرف اس حال پر
کہ مین تیرے احکام کو ضایع نہ کرون اور عبادت مین کوتاہی نہ کرون پہر مدینے مین تشریف لائے اور لوگون
کو خطبہ سنایا فرمایا اے لوگو جتنے طریقے تہے سب کہل گئے اور جتنے فرائض تہے سب مقرر ہوگئے اور ڈالے
گئے تم صاف سیدہی راہ پر مگر ایسا نہ ہو تم بہک جاؤ داہنے بائین اور ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا پہر فرمایا
ایسا نہ ہو تم بہول جاؤ رجم کی آیت کو کوئی یہ کہنے لگے ہم آیت کو اللہ کی کتاب مین نہین پاتے دیکھو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ہے اور ہمنے بھی بعد آپکے رجم کیا ہے قسم اُس ذات پاک کی جسکے اختیار مین میری جان ہے
اگر لوگ یہ نہ کہتے عمر نے بڑہادیا کتاب اللہ مین تو مین اس آیت کو قرآن مین لکھوادیتا الشیخ والشیخة اذا زنیا
فارجموها البتة (یعنے محصن مرد اور محصنہ عورت جب زنا کرین تو سنگسار کرو انکو) ہمنے اس آیت کو پڑہا
ہے اب پڑہنا اسکا موقوف ہوگیا لیکن حکم باقی ہے قیامت تک) سعید بن المسیب نے کہا پہر ذیحجہ کا مہینہ
نگذرا تہا کہ حضرت عمرؓ قتل کیے گئے (فیروز مجوسی کے ہاتھ سے اللہ جل جلالہ نے حضرت عمرؓ کی دعا کو قبول فرمایا

اور اُنکو درجہ شہادت کا عطا کیا **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أُتِيَ بِامْرَأَةٍ قَدْ وَلَدَتْ فِي سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُرْجَمَ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْسَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا وَقَالَ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ فَالْحَمْلُ يَكُونُ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَا رَجْمَ عَلَيْهَا فَبَعَثَ عُثْمَانُ فِي أَثَرِهَا فَوَجَدَهَا قَدْ رُجِمَتْ **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عثمان پاس ایک عورت آئی جسکا بچہ چھ مہینے مین پیدا ہوا تھا آپنے اُسکی رجم کا حکم کیا حضرت علیؓ نے فرمایا اسپر رجم نہین ہوسکتا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اپنی کتاب مین آدمی کا حمل اور دودہ چھڑانا تیس مہینے مین ہوتا ہے اور دوسری جگہہ فرماتا ہے مائین اپنے بچون کو پورے دو برس دودہ پلاوین جو شخص رضاعت کو پورا کرنا چاہے تو حمل کے چھ مہینے ہوئے اسوجہ سے اسپر رجم نہین ہے **ف** یہ اجتہاد حضرت علیؓ کا بسبب کمال ذکاوت اور احتیاط کے تھا ورنہ لازم آتا ہے کہ ہمیشہ حمل کی مدت چھ مہینے ہون حالانکہ یہ عرف کی خلاف ہے اصل مطلب ان دونو آیتون کا یہی ہے کہ نو مہینے حمل کے اور پونے دو برس رضاعت کی مگر دو برس تک دوسری آیت مین اجازت دی اُس شخص کے واسطے جو رضاعت پورا کرنا چاہے دو برس سے زیادہ نہین ہوسکتا **ف** حضرت عثمان نے یہ سنکر لوگون کو بھیجا اُس عورت کے پیچھے (تاکہ اُسکو رجم نکرین) دیکھا تو وہ رجم ہو چکی تھی **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الَّذِي يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَلَيْهِ الرَّجْمُ أَحْصَنَ أَوْ لَمْ يُحْصِنْ **ترجمہ** مالک نے ابن شہاب سے پوچھا جو کوئی لواطت (لونڈے بازی) کرے اُسکا کیا حکم ہے ابن شہاب نے کہا اُس کو رجم کرنا چاہیے خواہ محصن ہو یا غیر محصن **ف** یہ رجم بطور تعزیر کے ہے نہ بطور حد کے

مَا جَاءَ فِيمَنِ اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَا

جو شخص زنا کا اقرار کرے اسکا بیان **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَجُلًا اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوْطٍ فَأُتِيَ بِسَوْطٍ جَدِيدٍ لَمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهُ فَقَالَ دُونَ هَذَا فَأُتِيَ بِسَوْطٍ مَكْسُورٍ فَقَالَ فَوْقَ هَذَا فَأُتِيَ بِسَوْطٍ قَدْ رُكِبَ بِهِ وَلَانَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تَنْتَهُوا عَنْ حُدُودِ اللّٰهِ مَنْ أَصَابَ مِنْ هَذِهِ الْقَاذُورَاتِ شَيْئًا فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ مَنْ يُبْدِي لَنَا صَفْحَتَهُ نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہی ایک شخص نے اقرار کیا زنا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین آپنے کوڑا منگایا تو نیا کوڑا آیا جسکا سرا ابھی نہین کٹا تھا آپنے فرمایا اس سے نرم لاؤ پھر ایک کوڑا آیا جو بالکل ٹوٹا ہوا تھا آپنے فرمایا اس سے سخت لاؤ پھر ایک کوڑا آیا جو سواری مین کام مین آیا تھا اور نرم ہوگیا تھا آپنے حکم کیا اُس کوڑے سے مارنیکا بعد اُسکے فرمایا ای لوگو اب وہ وقت آیا ہی کہ تم باز رہو اللہ کی حدون سے جو شخص اس قسم کا کوئی گناہ کرے تو چاہیے کہ چھپا رہے اللہ کے پردے مین اور جو کوئی کھولدے گا اپنے پردے کو تو ہم موافق کتاب اللہ کے اُس پر حد قائم کرینگے

عن صفية بنت ابي عبيد ان ابا بكر الصديق اتي برجل قد وقع على جارية بكر فاحبلها ثم اعترف على نفسه بالزنا ولم يكن احصن فامر به ابو بكر فجلد الحد ثم نفي الى فدك **ترجمہ** صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے ابوبکر صدیق رضہ پاس ایک شخص کو لائے جسنے ایک بکر لونڈی سے زنا کرکے اسکو حاملہ کر دیا تھا بعد اسکے زنا کا اقرار کیا اور وہ محصن نہ تھا حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے حکم کیا اسکو کوڑے مارنیکا اسکو حد پڑی بعد اسکے نکال دیا گیا فدک کی طرف (فدک ایک موضع ہے مدینہ سے دو دن کی راہ پر) کہا مالک نے جو شخص زنا کا اقرار کرے بعد اسکے منکر ہو جاوے اور کہے میں نے زنا نہیں کیا بلکہ میں نے فلانا کام کیا (جیسے اپنی عورت سے حالت حیض میں جماع کیا اسکو زنا سمجھا) تو اسپر حد نہ پڑے گی کیونکہ حد پڑنے میں یا گواہ عادل ہونا چاہئیں یا اقرار جسپر وہ قائم رہے حد پڑنے تک کہا مالک نے میں نے اپنے شہر کے عالموں کو اسپر پایا کہ غلام اگر زنا کریں تو وہ جلا وطن نہیں کیے جاوینگے

جامع ما جاء في حد الزنا

زنا کی حدیں مختلف حدیثیں عن ابي هريرة وزيد بن خالد الجهني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الامة اذا زنت ولم تحصن فقال ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم بيعوها ولو بضفير قال مالك قال ابن شهاب لا ادري ابعد الثالثة او الرابعة قال مالك والضفير الحبل **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ اور زید بن خالد جہنی رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا لونڈی غیر محصنہ جب زنا کرے تو کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اگر وہ زنا کرے اسکو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے اسکو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے اسکو کوڑے مارو بعد اسکے چوتھی مرتبہ یا تیسری مرتبے کے بعد آپ نے فرمایا بیچ ڈالو ایسی لونڈی کو اگرچہ ایک رسی کے عوض میں ہو عن نافع ان عبدا كان يقوم على رقيق الخمس وانه استكره جارية من ذلك الرقيق فوقع بها فجلده عمر بن الخطاب ونفاه ولم يجلد الوليدة لانه استكرهها **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ایک غلام مقرر تھا ان غلام اور لونڈیوں پر جو خمس میں آئی تھیں اُسنے زبردستی ایک لونڈی سے انہیں غلام لونڈیوں میں سے جماع کیا حضرت عمر بن خطاب رضہ نے اسکو کوڑے مارے اور نکال دیا اور لونڈی کو نہ مارا کیونکہ اسپر جبر ہوا تھا عن عبد الله بن عياش بن ابي ربيعة المخزومي قال امرني عمر بن الخطاب في فتية من قريش فجلدنا ولائد من ولائد الامارة خمسين خمسين في الزنا **ترجمہ** عبد اللہ بن عیاش سے روایت ہے مجھکو اور کئی جوانوں کو قریش کے حضرت عمر رضہ نے حکم کیا حد مارنیکا تو ہمنے لونڈیوں کو پچاس پچاس کوڑے لگائے زنا میں وہ لونڈیاں امارت یعنی بیت المال کی تھیں

ما جاء في المغتصبة

جس عورت کو کوئی چھین لیجاوے اور جبراً اُس سے جماع کرے اسکا بیان کہا مالک نے اگر عورت حاملہ ہو جاوے اور اسکا خاوند نہ ہو پھر وہ کہنے لگے مجھسے زبردستی کسی نے جماع کیا یا میں نے نکاح کیا تھا تو یہ قول اسکا قبول نہ کیا جاویگا بلکہ حد ماری جاویگی جب تک اس نکاح پر گواہ

زنا کی حدوں میں مختلف حدیثیں

جس عورت کو کوئی چھین لیجاوے اور جبراً اس سے جماع کرے اسکا بیان

نہ لاوے اپنی مجبوری کا ثبوت نکرے گواہوں سے یا قرینے سے مثلاً بکر ہو تو چلی آوے فریاد کرتی ہوئی اسحال میں
کہ خون نکل رہا ہو اسکی شرمگاہ سے یا چلانے لگی یہانتک کہ لوگ آجاویں بغیر ان باتوں کے اسکا قول مقبول
نہوگا اور حد پڑیگی کہا مالک نے جس عورت سے کوئی زبردستی جماع کرے تو وہ نکاح نہ کرے جبتک اسکو تین حیض
نہ آلیں اگر حمل کا شبہ ہو تو بھی نکاح نکرے جبتک یہ شبہ دور نہو **مَا جَاءَ فِي الْقَذْفِ وَ
النَّفْيِ وَالتَّعْرِيضِ** حد قذف کا اور نفی نسب کا اور اشارے کنائے مین دوسرے کو گالی دینے کا بیان

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ أَنَّهُ قَالَ جَلَدَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَبْدًا فِي فِرْيَةٍ ثَمَانِينَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ فَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَدْرَكْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَالْخُلَفَاءَ هَلُمَّ جَرًّا فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا
جَلَدَ عَبْدًا فِي فِرْيَةٍ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ **ترجمہ** ابو الزناد سے روایت ہے عمر بن عبد العزیز نے ایک غلام کو حد قذف کی اسّی
کوڑے لگائی تو میں عبد اللہ بن عامر سے پوچھا انہوں نے کہا میں حضرت عمر اور عثمان اور خلفاء کو انکے بعد دیکھا کسی نے غلام
کو حد قذف میں چالیس کوڑے سے زیادہ نہیں لگائی **ف** کیونکہ غلام کی حد آزاد کے نصف ہے آزاد کو اسّی کوڑے
قذف میں پڑتے ہیں قذف کہتے ہیں کسی مسلمان پاک دامن یا عورت عفیفہ کو زنا کی تہمت لگانا اسکی حد اسّی کوڑے
ہیں **عَنْ** زُرَيْقِ بْنِ حَكِيمٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ مِصْبَاحٌ اسْتَعَانَ ابْنًا لَهُ فَكَأَنَّهُ اسْتَبْطَأَهُ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ لَهُ يَا
زَانٍ قَالَ زُرَيْقٌ فَاسْتَعْدَانِي عَلَيْهِ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَجْلِدَهُ قَالَ ابْنُهُ لَئِنْ جَلَدْتَهُ لَأَبُوءَنَّ عَلَى نَفْسِي بِالزِّنَا
فَلَمَّا قَالَ ذَلِكَ أَشْكَلَ عَلَيَّ أَمْرُهُ فَكَتَبْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ الْوَالِي يَوْمَئِذٍ أَذْكُرُ لَهُ ذَلِكَ فَكَتَبَ
إِلَيَّ عُمَرُ أَنْ أَجِزْ عَفْوَهُ قَالَ زُرَيْقٌ وَكَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَيْضًا أَرَأَيْتَ رَجُلًا افْتُرِيَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَى
أَبَوَيْهِ وَقَدْ هَلَكَا أَوْ أَحَدُهُمَا قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ إِنْ عَفَا فَأَجِزْ عَفْوَهُ فِي نَفْسِهِ وَإِنِ افْتُرِيَ عَلَى أَبَوَيْهِ وَقَدْ
هَلَكَا أَوْ أَحَدُهُمَا فَخُذْ لَهُ بِكِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ سِتْرًا **ترجمہ** زریق بن حکیم سے روایت ہے ایک شخص نے جسکا
نام مصباح تھا اپنی بیٹے کو کسی کام کے واسطے بلایا اُس نے دیر کی جب آیا تو مصباح نے کہا او زانی اُس لڑکے نے میرے
پاس فریاد کی مینے اُسکے باپ کو جب حد مارنا چاہا تو وہ لڑکا بولا اگر تم میرے باپ کو کوڑوں سے مارو گے تو مین زنا کا اقرار کر
لونگا **ف** تاکہ میرے باپ کے ذمے سے حد رفع ہو جاوے کیونکہ حد قذف جب ہی واجب ہوتی ہے کہ زنا کا ثبوت شہادت یا اقرار سے
نہو سکے **ف** مین یہ سنکر حیران ہوا اور اس مقدمے کا فیصلہ کرنا مجھپر دشوار ہوا تو مینے عمر بن عبد العزیز کو لکھا وہ اُس
زمانے مین حاکم تھے مدینے کے (سلیمان بن عبد الملک کیطرف سے) عمر بن عبد العزیز نے جواب لکھا کہ لڑکے کا عفو جائز
رکھ (یعنے بیٹے نے اگر باپکو حد معاف کر دی تو عفو صحیح ہے) زریق نے کہا مینے عمر بن عبد العزیز کو یہ بھی لکھا تھا اگر کوئی
شخص دوسرے کو تہمت زنا کی لگادے یا اُسکو ماں یا باپ کو اور ماں باپ اُسکے مرگئے ہوں یا دونوں مین سے ایک مرگیا ہو عمر بن
عبد العزیز نے جواب لکھا اگر جس شخص کو تہمت زنا کی لگادے وہ معاف کر دے تو عفو درست ہے لیکن

ف حد قذف کا اور نفی نسب کا اور اشارے کنائے سے دوسرے کو گالی دینے کا بیان

اگر اسکی والدین کو تہمت زنا کی لگائی ہو تو اُسکا عفو کردینا درست نہین جب والدین مرگئے ہون یا دونون مین سے ایک مرگیا ہو لیکن حد لگانا اُسکے موافق کتاب نہین ہے مگر جب بیٹا اپنے والدین کا حال چھپانے کے واسطے عفو کردے تو عفو درست ہے کہا مالک نے بیٹے کو اسکا خوف ہو اگر میں تہمت لگانیوالی کو معاف نہ کرون گا تو والدین کی زنا گواہون سے ثابت ہو جاویگی اسوجہ سے عفو کردے تو عفو درست ہے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ قَوْمًا جَمَاعَةً اَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا حَدٌّ وَاحِدٌ ترجمہ عروہ بن الزبیر نے کہا جو شخص بہت سے آدمیون کو ایک ہی قول مین زنا کی تہمت لگادے مثلاً ان آدمیون کو پکارے اے زانیو یا یون کہے تم سب زانی ہو تو اسپر ایک ہی حد پڑے گی کہا مالک نے اگر وہ لوگ جدا جدا ہو جاوین جب بھی ایک ہی حد پڑے گی عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلَيْنِ اسْتَبَّا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ وَاللّٰهِ مَا اَبِي بِزَانٍ وَلَا اُمِّي بِزَانِيَةٍ فَاسْتَشَارَ فِي ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ قَائِلٌ مَدَحَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ قَدْ كَانَ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ مَدْحٌ غَيْرُ هٰذَا نَرٰى اَنْ تَجْلِدَهُ الْحَدَّ فَجَلَدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَدَّ ثَمَانِيْنَ ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمان سے روایت ہے دو مردون نے گالی گلوچ کی حضرت عمر کے زمانے مین ایک نے دوسرے سے کہا قسم خدا کی میرا باپ تو بدکار نہ تھا نہ میری مان بدکار تھی حضرت عمر نے اس بات مین مشورہ کیا ایک شخص بولا اس مین کیا برائی ہے اُس نے اپنے باپ اور مان کی خوبی بیان کی اور لوگون نے کہا کیا اسکے باپ اور مان کی یہی خوبی تھی ہمارے نزدیک اُسکو حد قذف مارنا چاہیے ف کیونکہ اس کہنے سے خفیہ طعن مقصود تھا دوسرے پر کہ تیرا باپ بدکار تھا یا تیری مان بدکار تھی ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک ایسی صورتون مین حد واجب نہ ہو گی ف حضرت عمر نے اسکو حد قذف ماری اسی کوڑے لگائی کہا مالک نے ہمارے نزدیک حد نہین ہے مگر قذف مین یا نفی مین (نفی کہتے ہین نسب دور کرنے کو مثلاً یہ کہنا تو اپنے باپ کا بیٹا نہین ہے) یا تعریض مین (یعنے اشارے کنائے مین کسیکو گالی دینا جیسے ابھی بیان ہوا) ان سب صورتون مین حد پوری پوری لازم آویگی لیکن یہ ضرور ہے کہ تعریض سے نفی یا قذف مقصود ہونا معلوم ہو جاوے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جب کوئی کسیکو اسکے باپ سے نفی کرے تو حد واجب ہو گی اگرچہ اسکی مان لونڈی ہو مَا لَا حَدَّ فِيْهِ جس مین حد نہین ہے کہا مالک نے جو کوئی شریک مشترک لونڈی سے صحبت کرے تو اسپر حد نہین ہے مگر بچہ جو لڑکا پیدا ہو گا اسکا نسب اُسی سے لگایا جاوے گا اور لونڈی کی قیمت لگا کر باقی شریکون کو اُن کے حصے کے موافق ادا کرنا ہو گا اور لونڈی پوری اُسکی ہو جاویگی ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہا مالک نے اگر ایک شخص اپنی لونڈی کسیکو مباح کردیوے (یعنے اُس سے جماع کرنے کی اجازت دیوے ہر چند یہ درست نہین) وہ شخص اُس سے جماع کرے تو لونڈی کی قیمت دینا ہو گی خواہ حاملہ ہو یا نہ ہو لیکن حد نہ پڑیگی۔ اگر حاملہ ہو جاوے گی تو لڑکے کا نسب اُس سے ثابت کردینگے کہا مالک نے اگر کوئی شخص اپنے بیٹی یا بیٹے کی لونڈی سے جماع کرے تو حد نہ

پڑیگی لیکن لونڈی کی قیمت دینا ہوگی حاملہ ہو یا نہ ہو عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَجُلٍ خَرَجَ بِجَارِيَةٍ لِامْرَأَتِهِ مَعَهُ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَهَا فَغَارَتِ امْرَأَتُهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَهَبْتُهَا لِي فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَتَأْتِيَنِّي بِالْبَيِّنَةِ أَوْ لَأَرْمِيَنَّكَ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَاعْتَرَفَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهَا وَهَبَتْهَا لَهُ ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمان سے روایت ہے ایک شخص اپنی جورو کی لونڈی کو سفر میں ساتھ لیکر نکلا وہاں اس سے صحبت کی عورت نے رشک کے مارے حضرت عمرؓ سے کہدیا حضرت عمرؓ نے مرد سے پوچھا وہ بولا عورت نے اس کو مجھے ہبہ کر دیا تھا حضرت عمرؓ نے کہا یا تو تو گواہ لا ہبہ کو نہیں تو تجھے رجم کرونگا اسوقت عورت نے کہدیا ہان میں نے ہبہ کر دیا

كِتَابُ السَّرِقَةِ

کتاب چوری کے بیان میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ

جس چوری میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے اسکا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری میں جس کی قیمت تین درہم تھی ف سرقے کے باب میں یہ حدیث سب حدیثوں سے صحیح ہے اسی پر اخذ کیا ہے علمار محققین نے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِي حَرِيسَةِ جَبَلٍ فَإِذَا آوَاهُ الْمُرَاحُ أَوِ الْجَرِينُ فَالْقَطْعُ فِيمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ ترجمہ عبد اللہ بن عبد الرحمان مکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میوہ درخت پر لٹکتا ہو یا جو بکری پہاڑ پر پھرتی ہو (اسکا کوئی محافظ نہ ہو) اسکے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جاویگا جب وہ بکری اپنے گھر میں آجاوے یا وہ میوہ کاٹ کر سوکھانیکو کھلیان میں رکھا جاوے پھر اسکو کوئی چرا اوے تو ہاتھ کاٹا جاویگا بشرطیکہ قیمت اسکی ڈھال کے برابر ہو (یعنے تین درہم ہو یا زیادہ ہو) عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ سَارِقًا سَرَقَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أُتْرُجَّةً فَأَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ أَنْ تُقَوَّمَ فَقُوِّمَتْ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ مِنْ صَرْفِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا بِدِينَارٍ فَقَطَعَ عُثْمَانُ يَدَهُ ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عثمان کے زمانہ میں ترنج چرایا حضرت عثمان نے اسکی قیمت لگوائی وہ تین درم کا نکلا بارہ درم فی دینار کے حساب سے تو حضرت عثمان نے اسکا ہاتھ کاٹا عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَمَا نَسِيتُ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ نے فرمایا ابھی کچھ زیادہ زمانہ نہیں گذرا نہ میں بھولگئی چور کا ہاتھ ربع دینار میں یا زیادہ میں کاٹا جاویگا ف بخاری مسلم نے حضرت عائشہ سے مرفوعًا اسکو روایت کیا ربع دینار کے بھی تین درم ہوئے اسوقت کے حساب سے کیونکہ اسوقت دینار بارہ درم کا تھا عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَمَعَهَا مَوْلَاتَانِ لَهَا وَمَعَهَا غُلَامٌ لِبَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَبَعَثَتْ مَعَ الْمَوْلَاتَيْنِ بِبُرْدٍ مُرَجَّلٍ قَدْ خِيطَ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ خَضْرَاءُ قَالَتْ فَأَخَذَ الْغُلَامُ الْبُرْدَ فَفَتَقَ عَنْهُ فَاسْتَخْرَجَهُ وَجَعَلَ مَكَانَهُ لِبْدًا

أو فروة وخاط عليه فلما قدمت المولاتان المدينة دفعتا ذلك إلى أهله فلما فتقوا عنه وجدوا فيه اللبد ولم يجدوا البرد فكلموا المولاتين فكلمتا عائشة أو كتبتا إليها واتهمتا العبد فسئل العبد عن ذلك فاعترف فأمرت به عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقطعت يده وقالت عائشة القطع في ربع دينار فصاعدا

ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ مکہ کو گئیں انکے ساتھ دو لونڈیاں تھیں انکی آزاد کی ہوئیں (مولاۃ) اور ایک غلام تھا عبد اللہ بن ابی بکر کی اولاد کا حضرت عائشہ نے مکہ سے ان دو لونڈیوں کے ہاتھ ایک چادر بھیجی جس میں تصویریں بنی ہوئیں تھیں مردوں کی **ف** بعضوں نے مرحل جا ہو حلی سے پڑھا ہے یعنے تصویریں یا لالوں کی بنی ہوئیں تھیں زرقانی نے کہا کہ حیوان کی تصویر بصورت میں منع ہے جب پوری تصویر ہو اور اُس تصویر کا سایہ پڑتا ہو اگر فقط نقش کے طور پر کسی کپڑے پر ہو جسکا سایہ نہ پڑتا ہو اور پوری نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں ہے **ت** ایک سبز کپڑے میں لپیٹ کر سی دیا تھا اُس غلام نے کیا کیا کپڑے کی سیون اودہیڑ کر وہ چادر اُس میں سے نکال لے اور اُسکی جگہہ ایک نمدہ یا پوستین رکھدیا اور پہر سی دیا جب وہ لونڈیاں مدینہ کو آئیں اور وہ امانت جنکو حضرت عائشہ نے کہا تھا سپرد کی اُنہوں نے اُدہیڑ کر دیکھا تو نمدہ ہے چادر نہیں ہے لونڈیوں سے پوچھا لونڈیوں نے حضرت عائشہ سے بیان کیا یا اُنکو لکھہ بھیجا اور اپنا گمان غلام پر ظاہر کیا جب غلام سے پوچھا گیا اُس نے اقرار کیا حضرت عائشہ نے اُسکی ہاتھہ کاٹنے کا حکم کیا اُسکا ہاتھہ کاٹا گیا حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا ربع دینار یا زیادہ میں ہاتھہ کاٹا جاتا ہے **کہا مالک نے** میرے نزدیک جب چور تین درم کا مال چورا دے تو اُسکا ہاتھہ کاٹنا لازم ہوگا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ڈھال میں ہاتھہ کاٹا جسکی قیمت تین درم تھی اور حضرت عثمان نے ہاتھہ کاٹا ایک ترنج میں جسکی قیمت تین درم ہوئی یہ میںنے سب میں اچھا سنا

ما جاء في قطع الآبق والسارق

جو غلام بہاگ جاوے پہر چوری کرے اُسکے ہاتھہ کاٹنے کا بیان

عن نافع أن عبدا لعبد الله بن عمر سرق وهو آبق فأرسل به عبد الله بن عمر إلى سعيد بن العاص وهو أمير المدينة ليقطع يده فأبى سعيد أن يقطع يد الآبق إذا سرق فقال له عبد الله بن عمر في أي كتاب الله وجدت هذا ثم أمر به عبد الله بن عمر فقطعت يده **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ایک غلام عبد اللہ بن عمر کا بہاگا ہوا تہا اُس نے چوری کی عبد اللہ بن عمر نے اُس غلام کو سعید بن العاص کے پاس بہیجا جو حاکم تھے مدینہ کے ہاتھہ کاٹنے کو سعید بن العاص نے نہ مانا اور کہا جب کوئی بہاگ جاوے تو اُسکا ہاتھہ نہیں کاٹا جاتا عبد اللہ بن عمر نے کہا تو نے یہ حکم کس کتاب میں اللہ جل جلالہ کے پایا پہر عبد اللہ بن عمر نے حکم کیا اُسکا ہاتھہ کاٹا گیا

عن زريق بن حكيم أنه أخذ عبدا آبقا قد سرق قال فأشكل علي أمره قال فكتبت فيه إلى عمر بن عبد العزيز أسأله عن ذلك فهو الوالي يومئذ وأخبرته أنني كنت أسمع أن العبد إذا سرق وهو آبق لم تقطع يده قال فكتب إلي

عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَقْتَصُّ کِتَابِیْ یَقُوْلُ کَتَبْتَ اِلَیَّ اَنَّکَ کُنْتَ تَسْمَعُ اَنَّ الْعَبْدَ الْاٰبِقَ اِذَا سَرَقَ لَمْ یُقْطَعْ یَدُہٗ وَ
اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِہٖ اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَھُمَا جَزَآءً بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ
فَاِنْ بَلَغَتْ سَرِقَتُہٗ رُبْعَ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا فَاقْطَعْ یَدَہٗ ترجمہ زریق بن حکیم نے ایک بھاگے ہوئے غلام کو گرفتار
کیا جسنے چوری کی تھی پھر اُنکو یہ مسئلہ مشکل معلوم ہوا اُنھوں نے عمر بن عبد العزیز کو لکھا وہی اس زمانے میں امیر
المومنین تھے اور یہی لکھا کہ مین سنتا تھا جو غلام بھاگ جاوے پھر وہ چوری کرے تو اُسکا ہاتھ نہ کاٹا جاوے گا
عمر بن عبد العزیز نے جواب لکھا اور میری تحریر کا حوالہ دیا کہ تو نے لکھا ہے تو سنا کرتا تھا جو غلام بھاگا ہوا ہو وہ چوری
کرے تو اُسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا حالانکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جو مرد چوری کرے یا عورت چوری کرے
تو اُنکے ہاتھ کاٹو یہ بدلہ ہے اُنکے کام کا اور عذاب ہے اللہ کی طرف سے اللہ غالب ہے حکمت والا پس اگر اس غلام
نے ربع دینار کے موافق یا اُس سے زیادہ چوری کی ہو تو اُسکا ہاتھ کاٹ ڈال عَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ الْقَاسِمَ
بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ وَعُرْوَۃَ بْنَ الزُّبَیْرِ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ مَا یَجِبُ فِیْہِ
الْقَطْعُ قُطِعَ ترجمہ قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ اور عروہ بن الزبیر کہتے تھے بھاگا ہوا غلام جب اسقدر چورا وے
جس میں ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے تو اُسکا ہاتھ کاٹا جاویگا کہا مالک نے ہماری نزدیک اس حکم میں کچھ اختلاف نہیں ہے

تَرْکُ الشَّفَاعَۃِ لِلسَّارِقِ اِذَا بَلَغَ السُّلْطَانَ جب چور حاکم تک پہونچ جاوے پھر اُسکی سفارش

نہیں چاہیے عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّۃَ قِیْلَ لَہٗ اِنَّہٗ مَنْ لَّمْ یُھَاجِرْ ھَلَکَ
فَقَدِمَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَیَّۃَ الْمَدِیْنَۃَ فَنَامَ فِی الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَآءَہٗ فَجَآءَ سَارِقٌ فَاَخَذَ رِدَآءَہٗ فَاَخَذَ صَفْوَانُ
السَّارِقَ فَجَآءَ بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسَرَقْتَ رِدَآءَ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ
بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُقْطَعَ یَدُہٗ فَقَالَ لَہٗ صَفْوَانُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِیَنِیْ بِہٖ ترجمہ صفوان بن عبد اللہ بن صفوان سے روایت ہے کہ صفوان
بن امیہ سے کسی نے کہا جسنے ہجرت نہیں کی وہ تباہ ہوا تو صفوان مدینے میں آئے اور مسجد نبوی میں اپنی چادر سر کے تلے
رکھکر سو رہے چور آیا اور چادر اُنکی لیگیا صفوان نے اُسکو چور کو گرفتار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئے آپنے چور سے پوچھا تو نے صفوان کی چادر چرائی وہ بولا ہاں آپنے اُسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا صفوان نے
کہا میری یہ نیت نہ تھی یا رسول اللہ وہ چادر اُسپر تصدق ہو آپنے فرمایا مجھکو یہ امر میرے پاس لانیسے پہلے کرنا تھا ف حدیث
سے معلوم ہوا کہ جب مقدمہ عدالت میں رجوع ہو جاوے پھر سفارش درست نہیں عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الزُّبَیْرَ بْنَ
الْعَوَّامِ لَقِیَ رَجُلًا قَدْ اَخَذَ سَارِقًا وَھُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْھَبَ بِہٖ اِلَی السُّلْطَانِ فَشَفَعَ لَہُ الزُّبَیْرُ لِیُرْسِلَہٗ فَقَالَ لَا حَتّٰی
اَبْلُغَ بِہٖ اِلَی السُّلْطَانِ فَقَالَ لَہُ الزُّبَیْرُ اِذَا بَلَغْتَ بِہٖ اِلَی السُّلْطَانِ فَلَعَنَ اللّٰہُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفِّعَ ترجمہ ربیعہ

بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ زبیر بن عوام نے ایک شخص کو دیکھا چور کو پکڑ کر وہ حاکم کے پاس لیے جاتا تھا زبیر نے سفارش
کی کہا چھوڑ دے وہ بولا کبھی نہیں چھوڑوں گا جبتک حاکم کے پاس لے جاؤں گا زبیر نے کہا جب تو حاکم پاس لے گیا تو خدا کی
لعنت ہے سفارش کرنیوالے پر اور سفارش ماننے والے پر

جامع القطع ہاتھ کاٹنے کے مختلف مسائل کا بیان

عن القاسم بن محمد ان رجلا من اهل اليمن اقطع اليد والرجل قدم فنزل على ابي بكر الصديق فشكا اليه ان
عامل اليمن قد ظلمه فكان يصلي من الليل فيقول ابو بكر وابيك ما ليلك بليل سارق ثم انهم فقدوا عقدا
لاسماء ابنة عميس امراة ابي بكر الصديق فجعل الرجل يطوف معهم ويقول اللهم عليك بمن بيت اهل هذا
البيت الصالح فوجدوا الحلي عند صائغ زعم ان الاقطع جاءه به فاعترف به الاقطع او شهد عليه
به فامر به ابو بكر فقطعت يده اليسرى وقال ابو بكر والله لدعاؤه على نفسه اشد عندي عليه من سرقته

ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے ایک شخص یمن کا رہنے والا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا (یعنے داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کٹا ہوا دو بار
اسنے چوری کی ہوگی) مدینے میں آیا اور ابوبکر صدیقؓ پاس اُترکر بولا کہ یمن کے حاکم نے مجھ پر ظلم کیا وہ راتوں کو نماز پڑھا کرتا (یعنی
شب بیداری کرتا) ابوبکر صدیق کہتے قسم تیرے باپ کی تیری رات چوروں کی رات نہیں ہے اتفاقاً ایک ہار اسماء بنت عمیس
ابوبکر صدیقؓ کی بی بی کا گم ہوگیا لوگوں کے ساتھ وہ لنجا بھی ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور کہتا تھا اے پروردگار تباہ کر اسکو جسنے
ایسے نیک گھروالوں کے ہاں چوری کی پھر وہ ہار ایک سنار پاس ملا سنار بولا مجھے اس لنجے نے دیا ہے اُس لنجے نے اقرار کیا یا
گواہی سے ثابت ہوا حضرت ابوبکر نے حکم کیا اُسکا بایاں ہاتھ کاٹا گیا ابوبکر نے کہا قسم خدا کی مجھے اسکی بددعا جو
اپنے اوپر کرتا تھا چوری سے زیادہ سخت معلوم ہوئی **ف** مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر علما کا مذہب
یہی ہے کہ چور کا پہلی بار میں داہنا ہاتھ پھر دوسری بار میں بایاں پاؤں پھر تیسری بار میں بایاں ہاتھ پھر چوتھی
بار میں داہنا پاؤں کاٹیں گے مگر ابوحنیفہ کے نزدیک تیسری بار سے ہاتھ پاؤں کاٹنا موقوف ہو جاویگا اور کچھ
سزا دینگے کہا مالک نے اگر ایک شخص نے کئی بار چوری کی بعد اُسکے گرفتار ہوا تو سب چوریوں کے بدلے میں صرف
اُسکا ایک ہاتھ کاٹا جاویگا جب اُسکا ہاتھ نہ کٹا ہو اور جو ہاتھ کٹنے کے بعد اُس نے چوری کی ربع دینار کے موافق تو بایاں
پاؤں کاٹا جاویگا **عن** ابي الزناد ان عاملا لعمر بن عبد العزيز اخذ ناسا في حرابة ولم يقتلوا فاراد ان
يقطع ايديهم او يقتل فكتب الى عمر بن عبد العزيز في ذلك فكتب اليه عمر بن عبد العزيز لو اخذت بايسر من ذلك **ترجمہ** ابوالزناد سے
روایت ہے حضرت عمر بن عبد العزیز کے ایک عامل نے چند آدمیوں کو ڈکیتی میں گرفتار کیا پر انہوں نے کسی کو قتل
نہیں کیا تھا عامل نے چاہا کہ انکے ہاتھ کاٹے یا انکو قتل کرے (کیونکہ ڈاکوؤں اور رہزنوں کے سزا یا قتل ہے یا
سولی ہے یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا جلاوطنی ہے) پھر عمر بن عبد العزیز کو اس بارہ میں لکھا انہوں نے جواب لکھا اگر
تو آسان امر کو (یعنے جلاوطنی یا قید کو) اختیار کرے تو بہتر ہے کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے

جو شخص بازار کے اُن مالون کو چُراوے جنکو مالکون نے کسی ظرف مین محفوظ کر کے رکھا ہو ملا کر ایک دوسرے سے ربع دینار
کے موافق تو اُسکا ہاتھ کاٹا جاویگا برابر ہے کہ مالک وہان موجود ہو یا نہ ہو رات کو ہو یا دن کو کہا مالک نے جو شخص
ربع دینار کے موافق مال چُراوے پھر مال مسروقہ مالک کو حوالے کر دے تب بھی اُسکا ہاتھ کاٹا جاوے گا اُسکی
مثال یہ ہے ایک شخص نشے کی چیز پی چکا ہو اور اُسکی بو آتی ہو اُسکے منہ سے لیکن جسقدر نشہ ہو تو حد نہیں لگے
کیونکہ اُس نے نشے کیو سطے پایا تھا اگرچہ نشہ نہ ہوا ایسا ہی چور کا ہاتھ کاٹا جاوے گا اگرچہ وہ چیز مالک کو پھیر دیوے
کیونکہ اُس نے لیجانیکیواسطے چُرایا تھا اگرچہ نہ گیا کہا مالک نے اگر کئی آدمی ملکر مال چُرا لیجاویں گھر میں گھسکر
اور وہان سے ایک صندوق یا لکڑی یا زنبیل سب ملکر اُٹھا کر لائے اگر اُسکی قیمت ربع دینار ہو تو سبکا ہاتھ
کاٹا جاویگا اگر ہر ایک اُن میں سے جدا جدا مال لیکر نکلا تو جسکا مال ربع دینار تک پہونچیگا اُسکا ہاتھ کاٹا جاویگا
اور جسکا اُس سے کم ہوگا اُسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا کہا مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے اگر ایک گھر ہو اس میں ایک
ہی آدمی رہتا ہو اب کوئی آدمی اُس گھر میں سے کوئی شے چُراوے لیکن گھر کے باہر نہ لیجاوے بلکہ اُسی گھر میں ایک
کوٹھڑی سے دوسری کوٹھری میں رکھے یا صحن میں لاوے) تو اُسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا جبتک گھر سے باہر نہ لیجاوے
البتہ اگر ایک گھر میں کئی کوٹھریاں الگ الگ ہوں اور ہر ایک کوٹھڑی میں لوگ رہتے ہوں اب کوئی شخص کسی
کوٹھری والیکا مال چُرا کر کوٹھری سے باہر نکال لاوے لیکن گھر سے نہ نکالے تب بھی ہاتھ کاٹا جاویگا کہا مالک
نے جو غلام گھر میں آتا جاتا ہو یا لونڈی آتی جاتی ہو اور اُسکے مالک کو اُسپر اعتبار ہو وہ اگر کوئی چیز چُراوے اپنے
مالک کی تو اُسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا اسیطرح جو غلام یا لونڈی آمد و رفت نہ رکھتی ہوں نہ اُن کا اعتبار ہو وہ بھی
اگر اپنے مالک کا مال چُراویں تو ہاتھ نہ کاٹا جاویگا اور جو اپنے مالک کی بی بی کا مال چُراوین یا اپنی مالکہ کے خاوند
کا مال چُراویں تو ہاتھ کاٹا جاویگا کہا مالک نے اسیطرح اگر مرد اپنی عورت کے اُس مال کو چُراوے جو اُس گھر میں نہ ہو جہاں
وہ دونوں رہتی ہیں بلکہ ایک اور گھر میں محفوظ ہو یا عورت اپنے خاوند کا ایسا مال چُراوے جو اُس گھر میں نہ ہو جہاں
وہ دونوں رہتے ہیں بلکہ ایک اور گھر میں بند ہو تو ہاتھ کاٹا جاویگا کہا مالک نے چھوٹا بچہ یا غیر ملک کا آدمی جو بات
نہیں کر سکتا اُنکو اگر کوئی اُنکے گھر سے چُرا لیجاوے تو ہاتھ کاٹا جاویگا اور جو راہ میں سے لیجاوے یا گھر کے باہر سے
تو ہاتھ نہ کاٹا جاویگا اور اُنکا حکم پہاڑ کے بکری اور درخت پر لگے ہوئے میوے کا ہوگا کہا مالک نے قبر کھود کر اگر ربع دینار
کے موافق کفن چُراوے تو اُسکا ہاتھ کاٹا جاویگا کیونکہ قبر ایک محفوظ جگہ ہے جیسے گھر لیکن جب تک کفن قبر سے
باہر نکال نہ لے تب تک ہاتھ نہ کاٹا جاویگا **مَا لَا قَطْعَ فِيهِ** جن صورتوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اُنکا بیان
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ
الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ فَاسْتَعْدَى عَلَى الْعَبْدِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَسَجَنَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدَ وَأَرَادَ

قطع يده فانطلق سيد العبد الى رافع بن خديج فسأله عن ذلك فأخبره انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا قطع في ثمر ولا كثر والكثر الجمار فقال الرجل فان مروان بن الحكم اخذ غلاما لي يريد قطعه وانا احب ان تمشي معي اليه فتخبره بالذي سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فمشى معه رافع الى مروان بن الحكم فقال اخذت غلاما لهذا فقال نعم قال فما انت صانع به قال اردت قطع يده فقال له سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا قطع في ثمر ولا كثر فامر مروان بالعبد فارسل **ترجمہ** محمد بن یحیی بن حبان سے روایت ہے ایک غلام نے ایک شخص کے باغ میں سے کھجور کا پودا چرا کر اپنے مولی کے باغ میں لاکر لگایا پودے والا اپنا پودا ڈھونڈنے نکلا اُس نے پایا اور مروان بن الحکم پاس غلام کی نالش کی مروان نے غلام کو بلا کر قید کیا اور اُسکا ہاتھ کاٹنا چاہا اُس غلام کا مولی رافع بن خدیج (صحابی) پاس گیا اور کہا اُنسے یہ حال رافع نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے نہیں کاٹا جاویگا ہاتھ پہل میں نہ پودے میں وہ شخص بولا مروان نے میرے ایک غلام کو پکڑا ہے اور اُسکا ہاتھ کاٹا چاہتا ہے میں چاہتا ہوں آپ میرے ساتھ چلیے اور مروان سے یہ حدیث کو بیان کر دیجیے رافع اس شخص کے ساتھ مروان پاس گئے اور پوچھا کیا تونے اس شخص کی غلام کو پکڑا ہے مروان نے کہا ہاں رافع نے پوچھا تو اس غلام کے ساتھ کیا کرے گا مروان نے کہا اسکا ہاتھ کاٹونگا رافع نے کہا مینے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پہل اور پودے کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جاویگا مروان نے یہ سنکر حکم دیا اس غلام کو چھوڑ دو

عن السائب بن يزيد ان عبد الله بن عمرو بن الحضرمي جاء بغلام له الى عمر بن الخطاب فقال له اقطع يد غلامي هذا فانه سرق فقال له عمر ماذا سرق فقال سرق مرآة لامرأتي ثمنها ستون درهما فقال عمر ارسله فليس عليه قطع خادمكم سرق متاعكم **ترجمہ** سائب بن یزید سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن حضرمی ایک غلام کو اپنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے لیکر آئے اور کہا میرے اس غلام کا ہاتھ کاٹیے اس نے چوری کی ہے حضرت عمر نے کہا کیا چرایا؟ بولا میری جورو کا آئینہ چرایا جسکی قیمت ساٹھ درہم تھی حضرت عمر نے کہا چھوڑ دو اسکو اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا تمہارا خادم تھا تمہارا مال چرایا **ف** ابو حنیفہ اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے مگر امام مالک کے نزدیک خاوند کا غلام اگر اسکی جورو کا مال چرا وے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاویگا جیسا اوپر گذر چکا

عن ابن شهاب ان مروان بن الحكم اتي بانسان قد اختلس متاعا فاراد قطع يده فارسل الى زيد بن ثابت يسأله عن ذلك فقال زيد بن ثابت ليس في الخلسة قطع **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے مروان بن الحکم پاس ایک شخص آیا جو کسیکا مال اوچک لیگیا تھا مروان نے اُسکا ہاتھ کاٹنا چاہا پھر زید بن ثابت پاس ایک شخص کو بھیجا یہ مسئلہ پوچھنے کو اُنہوں نے کہا اوچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے گا **ف** ابن ماجہ نے مرفوعاً روایت کیا عبد الرحمان بن عوف سے اوچکے پر قطع نہیں ہے اور اصحاب سنن نے روایت کیا جابر سے کہ خائن اور لوٹنے والے اور اچکنے والے پر

قطع نہین ہی یہی مذہب ہے اکثر علماء کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک کفن چور پر قطع نہین ہے مگر انکے نزدیک قطع ہے **عَنْ** اَبِی بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ اَخَذَ نَبَطِیًّا قَدْ سَرَقَ خَوَاتِمَ مِنْ حَدِیْدٍ فَحَبَسَهٗ لِیَقْطَعَ یَدَهٗ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَاةً لَهَا یُقَالُ لَهَا اُمَیَّةُ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَجَاءَتْنِیْ وَاَنَا بَیْنَ ظَهْرَانَیِ النَّاسِ فَقَالَتْ تَقُوْلُ لَکَ خَالَتُکَ عَمْرَةُ یَا ابْنَ اُخْتِیْ اَخَذْتَ نَبَطِیًّا فِیْ شَیْءٍ یَسِیْرٍ ذُکِرَ لِیْ فَاَرَدْتَ قَطْعَ یَدِهٖ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَاِنَّ عَمْرَةَ تَقُوْلُ لَکَ لَا قَطْعَ اِلَّا فِیْ رُبُعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَاَرْسَلْتُ النَّبَطِیَّ **ترجمہ** ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ایک نبطی کو (نبطی نبط کا رہنے والا جو ایک قریہ ہے ملک عجم مین) پکڑا جسنے انگوٹھیان لوہے کی چورائی تہین اور اُسکو قید کیا ہاتھ کاٹنے کیواسطے عمرہ بنت عبد الرحمن نے اپنی مولاۃ (آزاد لونڈی) کو جسکا نام امیہ تہا ابوبکر کے پاس بہیجا ابوبکر نے کہا وہ مولاۃ میرے پاس چلی آئی اور مین لوگون مین بیٹھا ہوا تہا بولی تمہاری خالہ عمرہ نے کہا ہے اے میرے بہانجے تونے ایک نبطی کو پکڑا ہے تہوڑی سی چیز کے واسطے اور تو چاہتا ہے اُس کا ہاتھ کاٹنا مین نے کہا ہان اُسنے کہا عمرہ نے کہا ہے قطع نہین ہے مگر ربع دینار کی مالیت مین یا زیادہ مین تو مین نے نبطی کو چہوڑ دیا **کہا** مالک نے غلام اگر ایسے قصور کا اقرار کرے جس مین اُسکے بدن کا نقصان ہو تو درست ہے اُسکو تہمت نہ لگاوینگے اس بات کی کہ اُسنے مولے کے ضرر کیواسطے جہوٹ اقرار کر لیا ہے **کہا** مالک نے اگر ایسے قصور کا اقرار کرے جسکا تاوان مولی کو دینا پڑے تو اسکا اقرار صحیح نہ سمجہا جاوے گا **کہا** مالک نے اگر مزدور یا اور کوئی شخص لوگون مین رہتا ہو اور آتا جاتا ہو پہر وہ اُنکی کوئی چیز چورا لیوے تو اُسپر قطع نہین ہے کیونکہ وہ مثل خائن کے ہوا اور خائن پر قطع نہین ہے **کہا** مالک نے جو شخص کوئی چیز بطور عاریت کے لیوے پہر مکر جاوے تو اُسپر قطع نہین ہے اُسکی مثال ایسی ہے کسیکا قرض کسیپر آتا ہو وہ مکر جاوے تو قطع نہین ہے **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے چور گہر مین گہسا اور اسباب اُسنے اکہٹا کیا لیکن باہر لیکر نہین نکلا تو اُسپر قطع نہین ہے اُسکی مثال یہ ہے ایک شخص کے سامنے شراب رکہی گئی پینے کے لیے اُسنے نہین پی تو اُسپر حد نہین ہے اور یہ بہی اُسکی مثال ہے ایک شخص ایک عورت کے ساتھ بیٹھا جماع کرنے کے واسطے پہر اُس سے جماع نہ کیا یعنے ذکر کو اسکی شرمگاہ مین داخل نہین کیا تو اُسپر حد نہین ہے **کہا** مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم اتفاقی ہے کہ اُچک لینے مین قطع نہین ہے اگرچہ اس شے کے قیمت ربع دینار یا زیادہ ہو

کِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

کتاب شرابون کے بیان مین **فائدہ** عربی مین ہر پینے کی چیز کو کہتے ہین دودہ ہو یا پانی یا شربت یا خمر (خمر اُس شراب کو کہتے ہین جو نشا کرے)

مَا جَاءَ فِی الْحَدِّ فِی الْخَمْرِ

خمر کی حد کا بیان **عَنْ** السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اِنِّیْ وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِیْحَ شَرَابٍ فَزَعَمَ اَنَّهٗ شَرَابُ الطِّلَاءِ وَاَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَاِنْ کَانَ یُسْکِرُ جَلَدْتُهٗ فَجَلَدَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَدَّ تَامًّا **ترجمہ** سائب بن یزید سے روایت ہے حضرت

فائدہ: شرابون کے بیان مین

عمر بن خطاب نکلو اور کہا بیٹے فلانی (عبید اللہ حضرت عمر کے بیٹے) کے منہ سے شراب کی بو پائی وہ کہتا ہے
سینے طلا (شیرے کو انگور کے اتنا پکایا جاوے کہ وہ گاڑھا ہو جاوے مثلاً دو ثلث جل جاوے اور ایک
ثلث رہجاوے) پی اور مین پوچھتا ہون اگر اُس مین نشہ ہے تو اُسکو حد مارونگا پھر حضرت عمر نے اُسکو پوری حد لگائی
ف یعنی اسّی کوڑے ماری سعید بن منصور کی روایت مین ہے بیٹے حضرت عمر کو دیکھا اپنی آنکھ سے کوڑے مارے
ہوئے۔ اس روایت سے حضرت عمر رضی کی بڑی فضیلت اور خدا ترسی معلوم ہوئی کہ حدود اللہ مین اپنے پیارے بیٹے
کی بھی کچھ رعایت نکی عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ فِي الْخَمْرِ يَشْرَبُهَا الرَّجُلُ
فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ نَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِينَ فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَإِذَا سَكِرَ هَذَى وَإِذَا هَذَى افْتَرَى
أَوْ كَمَا قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ ترجمہ ثور بن زید سے روایت ہے حضرت عمر رضہ نے صحابہ سے مشورہ لیا
خمر کی حد مین (کیونکہ اُسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی حد معین نہین کی تھی) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا میرے نزدیک اسّی کوڑے لگانا مناسب ہے کیونکہ آدمی جب شراب پیئیگا مست ہوگا اور جب مست ہوگا واہیات
بکے گا اور جب واہیات بکے گا تو کسیکو گالی بھی دیگا یا ایسا ہی کہا اور گالی کی حد اسّی کوڑے ہین (حضرت عمر
نے اسّی کوڑے مقرر کیے خمر مین ف یہ تقرر صحابہ کے اجماع سے ہوا اور جمہور علماء نے اسپر اتفاق کیا ہے
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ حَدِّ الْعَبْدِ فِي الْخَمْرِ فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّ عَلَيْهِ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ فِي الْخَمْرِ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَدْ جَلَدُوا عَبِيدَهُمْ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ فِي
الْخَمْرِ ترجمہ ابن شہاب سے پوچھا غلام اگر شراب پیئے اُسکی کیا حد ہے اُنہوں نے کہا مجھے یہ پہونچا کہ غلام پر آزاد کی
نصف حد ہے اور حضرت عمر اور عثمان اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے اپنے غلامون کو آزاد کے نصف حد لگائی
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا اللَّهُ يُحِبُّ أَنْ يُعْفَى عَنْهُ مَا لَمْ
يَكُنْ حَدًّا ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تھے کوئی گناہ نہین مگر اللہ چاہتا ہے کہ معاف کر دیا جاوے سوا حد کے کہا
مالک نے ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جو کوئی ایسی شراب پیئے جس مین نشہ ہو تو اُسکو حد پڑیگی خواہ اُسکو نشہ ہوا ہو یا نہوا ہو ✤
مَا يُكْرَهُ أَنْ يُنْبَذَ جَمِيعًا جن دو چیزون کا ملا کر نبیذ نہ بنانا چاہیے ف نبیذ اُسکو کہتے ہین
کھجور یا انگور خشک پانی مین بھگو دیے جاوین ایک دن ایک رات وہ میٹھا ہو جاوے نہ اُس مین تیزی ہو نہ
جھاگ یہ سب علماء کے نزدیک درست ہے عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ گدر کھجور اور پکی کھجور ملا کر بھگوئی جاوین یا کھجور اور انگور ملا کر بھگوئے جاوین
ف کیونکہ احتمال ہے کہ دونون کے ملنے سے جلدی تیزی پیدا ہو جاوے مگر یہ نہی تنزیہی ہے اگر تیزی نہ ہو تو

اسکا پینا درست ہے عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّشْرَبَ التَّمْرُ وَالزَّبِیْبُ جَمِیْعًا وَالزَّھْوُ وَالرُّطَبُ جَمِیْعًا **ترجمہ** ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور اور انگور کو ملا کر نبیذ پینے سے اور گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر نبیذ پینے کو کہا مالک نے اس امر پر اتفاق کیا ہے ہمارے شہر کے علماء نے کہ یہ مکروہ ہے کیونکہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے

مَا نُھِیَ اَنْ یُّنْتَبَذَ فِیْہِ جن ظروف میں نبیذ بنانا مکروہ ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ نَحْوَہٗ فَانْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ اَبْلُغَہٗ فَسَاَلْتُ مَاذَا قَالَ فَقِیْلَ لِیْ نَھٰی اَنْ یُّنْبَذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جہاد میں خطبہ پڑھا میں بھی آپکی طرف چلا سننے کے واسطے لیکن میرے پہنچنے کے پہلے آپ فارغ ہو گئے میں نے لوگوں سے پوچھا آپنے کیا فرمایا لوگوں نے کہا منع کیا آپنے نبیذ بھگونے سے تونبے اور رال کے برتن میں **ف** کیونکہ یہ برتن شراب کی تھے اوائل اسلام میں ان ظروف کی بھی ممانعت احتیاطاً آپنے کر دی بعد اسکے یہ ممانعت منسوخ ہو گئی اب ہر برتن میں میوہ بھگونا درست ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّنْتَبَذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا میوہ تر کرنے سے تونبے اور رال کے برتن میں

مَا جَاءَ فِیْ تَحْرِیْمِ الْخَمْرِ خمر کی حرمت کا بیان عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا تبع (شہد کی شراب) کا حکم آپ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے **ف** وہی خمر ہے قلیل ہو یا کثیر جیسا دوسری حدیث میں ہے انگور کی ہو یا کھجور کی یا شہد کی یا گیہوں کی یا جو کی یا انجیر کی سب کو خمر کہتے ہیں کیونکہ خمر مشتق ہے مخامرت سے جسکے معنے چھپانے کے ہیں پس جس میں نشہ ہو عقل چھپ جاوے وہ خمر کہی جاویگی یہی صحیح ہے اہل لغت کے نزدیک اور حضرت عمر نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور احادیث صحیح متعددہ اسپر دال ہیں کہ خمر انگور سے خاص نہیں ہے بلکہ شہد اور گیہوں اور جو کی شراب کو بھی خمر کہتے ہیں اور مدینے میں جب حرمت خمر کی اتری تو اس زمانے میں انگور کے شراب رائج نہ تھی صرف کھجور کی مستعمل تھی اسیواسطے ائمہ ثلثہ اور محمد بن الحسن اور جمہور علماء اسطرف گئے ہیں کہ جو شراب نشہ کرے وہ خمر ہے اسکا قلیل کثیر بالکل حرام ہے صرف ابو حنیفہ سے یہ منقول ہے کہ خمر خاص ہے انگور سے اور باقی اشیا کے شراب اسقدر حلال ہیں جس سے نشہ نہو البتہ اتنا پینا کہ نشہ ہو جاوے حرام ہے مگر دلیل ابو حنیفہ کی از روے لغت اور از روے احادیث دونو طرح سے ضعیف ہے اور قابل اعتماد نہیں ہے اور صاحب ہدایہ نے جو اتفاق اہل لغت کا خمر کے خاص ہونے پر انگور سے بیان کیا ہے بالکل غلط ہے بڑی دلیل حنفیہ کی حدیث ابن عباس

ہے جسکو نسائی نے مرفوعًا روایت کیا خمر قلیل وکثیر حرام ہے اور باقی شرابون مین سے سکر حرام ہے اول تو یہ حدیث
مختلف فیہ ہے اسکو وصل اور انقطاع مین دوسرے الفاظ بھی اسکے محتمل ہین تو دوسری احادیث صحیحہ متعددہ
کی معارض کیونکر ہوسکتی ہے عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الغبیراء
فقال لا خیر فیہا ونہی عنہا ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال ہوا جوار کی شراب سے آپنے فرمایا بہتر نہین ہے
اور منع کیا اس سے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب
منہا حرمہا فی الاخرۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا مین شراب
پیے گا پھر اس سے توبہ نہ کریگا تو آخرت مین شراب سے محروم رہیگا عن ابن وعلۃ المصری انہ سأل عبد اللہ بن
عباس عما یعصر من العنب فقال ابن عباس اھدی رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راویۃ خمر فقال لہا
علمت ان اللہ حرمہا قال لا فسارہ رجل الی جنبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بم ساررتہ فقال امرتہ
ببیعہا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی حرم شربہا حرم بیعہا ففتح الرجل المزادتین حتی ذہب
ما فیہما ترجمہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ایک مشک شراب کی تحفہ لایا آپنے فرمایا تو نہین جانتا
اللہ تعالی نے اسکو حرام کیا وہ بولا مجھے خبر نہین ایک شخص نے چپکے سے اسکے کان مین کچھ کہا آپنے پوچھا تو نے کیا کہا وہ بولا
بیچنے بیچ ڈالنے کو کہا آپنے فرمایا جسنے اسکا پینا حرام کیا اس نے اسکا بیچنا بھی حرام کیا یہ سنکر اس شخص نے مشک
کا منہ کھولدیا سب شراب بہ گئی عن انس بن مالک انہ قال کنت اسقی ابا عبیدۃ بن الجراح وابی بن کعب شرابًا
من فضیخ وتمر قال فجاءہم آت فقال ان الخمر قد حرمت فقال ابو طلحۃ یا انس قم الی ہذہ الجرار
فاکسرہا قال فقمت الی مہراس لنا فضربتہا باسفلہ حتی تکسرت ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مین ابو
عبیدہ بن جراح اور ابی بن کعب کو شراب پلایا کرتا تھا گدر کھجور اور خشک کھجور کی اتنے مین ایک شخص آیا وہ بولا شراب
حرام ہو گئی ابو طلحہ نے کہا اے انس اٹھ کو گھڑے پھوڑدے مین اٹھا اور موسل سے مار کر سب گھڑون کو پھوڑدیا۔
عن محمود بن لبید الانصاری ان عمر بن الخطاب حین قدم الشام فشکی الیہ اہل الشام وباء الارض و
ثقلہا وقالوا لا یصلحنا الا ہذا الشراب فقال عمر اشربوا العسل فقالوا لا یصلحنا العسل فقال رجل
من اہل الارض ہل لک ان نجعل لک من ہذا الشراب شیئًا لا یسکر قال نعم فطبخوہ حتی ذہب منہ
الثلثان وبقی الثلث فاتوا بہ عمر فادخل فیہ عمر اصبعہ ثم رفع یدہ فتبعہا یتمطط فقال ہذا الطلاء ہذا
مثل طلاء الابل فامرہم عمر ان یشربوہ فقال لہ عبادۃ بن الصامت احللتہا واللہ فقال عمر کلا واللہ اللہم
انی لا احل لہم شیئًا حرمتہ علیہم ولا احرم علیہم شیئًا احللتہ لہم ترجمہ حضرت عمر بن خطاب جب شام کو آئے
لوگون نے وہان کی وبا اور آب وہوا کی بھاری ہونیکا بیان کیا اور کہا بغیر اس شراب کے ہمارا مزاج اچھا نہین رہتا آپنے کہا

شہد ہوا اُنہوں نے کہا شہد موافق نہیں ایک شخص بولا ہم اسکو اسطرح تیار کریں جس میں نشہ نہ ہو آپ نے کہا ہان اُنہوں نے اسکو
پکایا اتنا کہ ایک تہائی رہگیا دو تہائی جل گیا اُسکو حضرت عمر پاس لائے اُنہوں نے انگلی ڈالی وہ چپ چپ کرنے لگا آپ نے فرمایا طلا
تو اونٹ کی طلا کی مشابہ ہے حضرت عمر نے اسکے پینے کی اجازت دی عبادہ بن صامت نے کہا آپ نے اسکو حلال کر دیا عمر نے کہا نہیں
قسم خدا کی یا اسے منیں کبھی ایسی چیز کو حلال نہیں کیا جو تو نے حرام کیا اور نہ حرام کیا جو تو نے حلال کیا عن نافع عن عبد اللہ بن عمر
اَنَّ رِجَالًا مِنْ اَہْلِ الْعِرَاقِ قَالُوا لَهٗ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نَبْتَاعُ مِنْ ثَمَرِ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ فَنَعْصِرُهٗ خَمْرًا فَنَبِیْعُهَا فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِنِّیْ اُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ وَمَنْ سَمِعَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِّیْ لَا اٰمُرُکُمْ اَنْ تَبِیْعُوْهَا وَلَا
تَبْتَاعُوْهَا وَلَا تَعْصِرُوْهَا وَلَا تَشْرَبُوْهَا وَلَا تَسْقُوْهَا فَاِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے ان سے عراق کے لوگوں نے کہا ہم کھجور اور انگور کے پہل خریدتے ہیں پھر اسکی شراب بنا کر بیچتے ہیں عبد اللہ بن عمر نے
کہا میں گواہ کرتا ہوں اللہ کو اور اسکے فرشتوں کو اور جو سنتے ہیں جن اور آدمی میں اجازت نہیں دیتا تمکو بیچنے کی نہ
خریدنے کی نہ نچوڑنے کی نہ پینے کی نہ پلانے کی کیونکہ شراب پلید ہے شیطان کا کام

کِتَابُ الْجَامِعِ

کتاب مختلف بابوں کے بیان میں بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلدُّعَاءُ لِلْمَدِیْنَةِ وَاَهْلِهَا

مدینہ کے واسطے اور مدینہ کے رہنے والوں کے واسطے دعا کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَهُمْ فِیْ مِکْیَالِهِمْ وَبَارِکْ لَهُمْ فِیْ صَاعِهِمْ
وَمُدِّهِمْ یَعْنِیْ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے پروردگار برکت دے
مدینہ والوں کی ناپ میں اور برکت دے انکے صاع اور مد میں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ
جَآءُوْا بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ
لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ
عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنَّهٗ دَعَاکَ لِمَکَّةَ وَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ بِهٖ لِمَکَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ ثُمَّ یَدْعُوْ اَبْعَدَ
اَصْغَرَ وَلِیْدٍ یَرَاهُ فَیُعْطِیْهِ ذٰلِکَ الثَّمَرَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب لوگ پہلا میوہ دیکھتے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے آپ اسکو لیکر فرماتے اے پروردگار برکت دے ہمارے پہلوں میں اور برکت دے ہمارے شہر
میں اور برکت دے ہمارے صاع میں اور برکت دے ہمارے مد میں اے پروردگار ابراہیم نے جو تیرے بندے اور تیرے دوست
اور تیرے نبی تھے دعا کی تھی مکہ کے واسطے اور میں دعا کرتا ہوں تجھ سے مدینہ کے واسطے اور میں تیرا بندہ ہوں اور نبی ہوں جیسے ابراہیم
نے دعا کی تھی مکہ کے لیے اور اتنی اور اسکے ساتھ پھر آپ سب سے چھوٹا بچہ جو موجود ہوتا بلاتے اور وہ میوہ اسکو دیدیتے

مَا جَآءَ فِیْ سُکْنَی الْمَدِیْنَةِ وَالْخُرُوْجِ مِنْهَا

مدینہ میں رہنے کا بیان اور مدینہ سے نکلنے کا بیان عَنْ یُحَنِّسَ
مَوْلَی الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَنَّهٗ کَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِی الْفِتْنَةِ فَاَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهٗ تُسَلِّمُ عَلَیْهِ فَقَالَتْ اِنِّیْ
اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اشْتَدَّ عَلَیْنَا الزَّمَانُ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اقْعُدِیْ لُکَعُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یصبر علی لاوائها وشدتها احد الا کنت له شهیدا او شفیعا یوم القیامة ترجمہ
یحنس جو مولی تھا زبیر بن عوام کا نقل کرتا ہے میں بیٹھا تھا عبد اللہ بن عمر کے پاس اتنے میں ایک لونڈی آئی انکی اور بولی
میں مدینہ سے نکلا چاہتی ہوں اے ابا عبد الرحمن کیونکہ یہاں سختیاں ہیں اور وہ زمانہ فساد کا تھا مدینہ میں یزید بن معاویہ
نے وہاں کے لوگوں کو تنگ کر رکھا تھا اور فتنہ کیا تھا) عبد اللہ بن عمر نے کہا بیٹھ نالائق میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ فرماتے تھے مدینہ کی تکلیف اور سختیوں پر جو صبر کریگا میں اسکا قیامت کے روز گواہ ہوں گا یا اسکی شفاعت کروں
گا عن جابر بن عبد الله ان اعرابیا بایع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الاسلام واصاب الاعرابی وعک بالمدینة
فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله اقلنی بیعتی فابی النبی صلی الله علیه وسلم ثم جاءه فقال اقلنی بیعتی
فابی ثم جاءه فقال اقلنی بیعتی فابی فخرج الاعرابی فقال النبی صلی الله علیه وسلم انما المدینة کالکیر تنفی
خبثها وتنصع طیبها ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسلام پر اسکو بخار آنے لگا مدینہ میں وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میری بیعت توڑ دیجیے
ف یعنی ہجرت کی بیعت اور مدینہ میں رہنے کی نہ یہ کہ مرتد ہو گیا ف آپنے انکار کیا پھر آیا اور کہا میری بیعت
توڑ دیجیے آپنے انکار کیا پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجیے آپنے انکار کیا وہ مدینہ سے نکل گیا اسوقت آنحضرت نے فرمایا مدینہ مثل بھٹی یا
کھریا کی ہے جو میل نکال دیتی ہے اور خالص کندن رکھ لیتی ہے ف اسیطرح مدینہ بھی برے آدمیوں
کو رہنے نہیں دیتا اچھے آدمیوں کو جانے نہیں دیتا۔ مگر یہ امر خاص ہے ساتھ بعض ازمنہ کے جیسے زمان
حیات آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زمان دجال نہ یہ کہ ہر زمانہ میں ہو کیونکہ بعد ظہور فتن کے اس
کی خلاف مشاہدہ ہوا چنانچہ زمانہ یزید و حجاج و زمان تسلط زیدیہ میں کیسے کیسے مستبدعین مدینہ میں
رہے اور کیا کیا بدعات شائع ہوئیں پس جو لوگ اس حدیث اور اسکی امثال سے استدلال کرتے ہیں اس امر
پر کہ عمل اہل مدینہ حجت ہے اور اسوجہ سے ان بدعات کو جو مدینہ طیبہ میں شائع ہیں مانند عمل مولد وغیرہ
کے حسنات جانتے ہیں یہ امر محض لغو ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ امام مالک کے نزدیک عمل اہل مدینہ حجت ہے
سو اول تو محققین مالکیہ نے مانند ابن بکیر و ابو یعقوب رازی و طیالسی و قاضی ابو الفرج و قاضی ابو بکر وغیرہم کے
اسکا انکار کیا ہے سوا اسکے بعض مالکیہ نے کہا مراد اس سے زمان صحابہ ہے اور بعض نے کہا زمان صحابہ و تابعین
و تبع تابعین حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں اگر یہ تسلیم کیا جاوے تو یہ مختص ہے ساتھ زمان نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلفاء راشدین کی لیکن بعد ظہور فتن اور انتشار صحابہ کے شہروں میں خصوصا دوسرے
صدی کی آخر میں اور بعد اسکے پس اسکی خلاف مشاہدہ ہے انتہی عن ابی هریرة یقول قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم امرت بقریة تاکل القری یقولون یثرب وهی المدینة تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث

الحدیث ... ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایسی بستی مین جانے کا حکم ہوا جو سب
بستیون کو کھا جاویگی **ف** یعنے اسکی وجہ سے سب شہر اور بستیان فتح ہونگی ایسا ہی ہوا آن حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی حیات مین مکہ اور طائف اور یمن اور خیبر فتح ہوا اور آپ کی وفات کے بعد روم وشام وایران مصر
دیار بکر صحابہ کے عہد مین فتح ہوئے اور مدینہ منورہ دار الخلافت رہا **ف** لوگ اسکو یثرب کہتے ہین اور وہ
مدینہ ہے بُرے آدمیون کو نکال باہر کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل نکالدیتی ہے **عن** عروۃ بن الزبیر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یخرج احد من المدینۃ رغبۃ عنہا الا ابدلہا اللہ خیرا منہ **ترجمہ**
عروہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص مدینہ سے نفرت کرکے نہین نکلتا
مگر اللہ جل جلالہ اُس سے بہتر دوسرا آدمی مدینہ کو دیتا ہے **ف** اگر کوئی شخص کہے مدینہ منورہ سے بعض اجلے
صحابہ نکلکر اور مقامون مین مرے جیسے ابو موسی اور ابن مسعود رض اور معاذ اور ابو عبیدہ اور علی بن ابی طالب
اور طلحہ اور زبیر اور عمار اور حذیفہ اور عبادہ بن الصامت اور بلال اور ابو الدرداء اور ابوذر رضی اللہ عنہم
حالانکہ مدینہ مین اُن سے بہتر تو کیا اُن کے برابر بھی اور نہ نہین آئے جواب اسکا دو طرح ہو سکتا ہے ایک
تو یہ کہ یہ حکم آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات تک تھا دوسرے یہ کہ اگر یہ لوگ مدینہ سے نکلتے نفرت
کرکے تو اُن سے بہتر دوسرے آتے یہ تو کسی ضرورت کی وجہ سے نکلے تھے پھر جہان موت مقدر مین تھی وہان مرے
عن سفیان بن ابی زہیر انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول تفتح الیمن فیاتی
قوم یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون وتفتح الشام فیاتی
قوم یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون وتفتح العراق
فیاتی قوم یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون **ترجمہ** سفیان
بن ابی زہیر سے روایت ہے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے فتح ہوگا یمن وہان سے لوگ
سیر کرتے ہوئے مدینہ کو آوین گے اور اپنے گھربار کو اور جو اُنکے ساتھ جاوے گا مدینہ سے لیجاوین گے حالانکہ مدینہ
بہتر ہوگا اُنکے لیے کاش وہ جانتے ہوتے اور فتح ہوگا شام وہان سے کچھ لوگ سیر کرتے ہوئے [illegible] اور اپنے
گھربار کو اور جو اُنکا کہنا مانیگا مدینہ سے لیجاوین گے حالانکہ مدینہ بہتر ہوگا اُنکے لیے کاش [illegible] ہوتے اور عراق
فتح ہوگا وہان سے کچھ لوگ سیر کرتے ہوئے آوین گے اور اپنے گھربار کو اور جو کوئی اُنکا کہا مانیگا مدینہ لیجاوین گے
حالانکہ مدینہ بہتر ہوگا اُنکے لیے کاش وہ جانتے ہوتے **ف** جب یمن اور شام اور عراق فتح ہوا تو لوگ
وہان کی آبادی اور ارزانی اور آب وہوا کو پسند کرکے اپنے اہل وعیال کو اور جو اُن کے ساتھ گیا مدینہ سے
لیجاکر وہان رہنے لگے پھر طرح طرح کے فتنے اور خرابیان واقع ہوئین اُن مین پھنس گئے اگر مدینہ مین

رہتی توبہت آفتون سے دین اور دنیا کے بچے رہتے مدینہ مین نہ دجال جاوے گا نہ وہان طاعون آوے گا نہ کسی قسم کا فتنہ دینی ہوگا جس کیوجہ سے لوگ گمراہ ہوجاوین - اس حدیث سے بھی مدینہ منورہ کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی اور معلوم ہوا کہ وہ عراق اور شام اور یمن سب مقامون سے بہتر ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُتْرَكَنَّ الْمَدِیْنَةُ عَلٰی اَحْسَنِ مَا كَانَتْ حَتّٰی یَدْخُلَ الْكَلْبُ وَالذِّئْبُ فَیُغَذِّیْ عَلٰی بَعْضِ سَوَارِیِ الْمَسْجِدِ اَوْ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلِمَنْ تَكُوْنُ الثِّمَارُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ قَالَ لِلْعَوَافِیْ الطَّیْرِ وَالسِّبَاعِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ تم چھوڑو گے مدینہ کو اچھے حال میں یہانتک کہ آویگا اُس مین کتا یا بھیڑیا تو پیشاب کیا کرے گا مسجد کی کھنبو یا منبر پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اُس زمانے مین مدینہ کے پھلوں کو کون کھاوے گا آپنے فرمایا جو جانور بھوکے ہونگے پرندے اور درندے **ف** شاید یہ حال آخر زمانہ مین ہوگا جب اسلام کا نشان نہ رہیگا اور مدینہ بالکل نا آباد ہو جاوے گا بعض کہتے ہین یہ زمانہ گذر چکا جب مدینہ مین فتنہ ہوا تھا اور اہل مدینہ اُسکو چھوڑ کر جان کے خوف سے چلے گئے تھے اور کئی روز تک مسجد نبوی مین نماز نہین ہوئی تھی عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ حِیْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ الْتَفَتَ اِلَیْهَا فَبَكٰی ثُمَّ قَالَ یَا مُزَاحِمُ اَتَخْشٰی اَنْ نَكُوْنَ مِمَّنْ نَفَتِ الْمَدِیْنَةُ ترجمہ عمر بن عبد العزیز رح جب مدینے سے نکلے تو مدینہ کیطرف دیکھکے روئے اور اپنے غلام مزاحم سے کہنے لگے شاید تو اور ہم اُن لوگون مین ہون جنکو مدینہ نے نکالدیا

مَا جَاءَ فِیْ تَحْرِیْمِ الْمَدِیْنَةِ

مدینہ منورہ کی حرمت کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب آپکو احد کا پہاڑ دکھائی دیا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہمکو چاہتا ہے اور ہم بھی اُسکو چاہتے ہین اے میرے رب ابراہیم علیہ السلام نے حرام کیا مکہ کو (یعنے حرام کیا وہان شکار کرنے کو اور لڑنے جھگڑنے قتال کو اور وہان کے درخت یا گھاس اوکھیڑنے کو) اور مین حرام کرتا ہون مدینہ کے دو نو کنارون کے درمیان **ف** دو نو حرم حرمت مین برابر ہین وہ حرم اللہ ہے اور یہ حرم الرسول مگر فرق یہ ہے کہ حرم اللہ مین جنایت کی [illegible] ہے یہان جزا لازم نہین آتی بعضون کے نزدیک یہان بھی جزا لازم آتی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ لَوْ رَاَیْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِیْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا حَرَامٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے وہ کہتے تھے اگر مین ہرنون کو چرتے ہوئے دیکھون مدینہ مین تو ہرگز نہ چھیڑون اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دونو کنارے حرام ہین عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ وَجَدَ غِلْمَانًا قَدْ اَلْجَاؤُا ثَعْلَبًا

الزاويۃ فطردهم عنه ترجمہ ابو ایوب انصاری نے لڑکوں کو دیکھا انہوں نے ایک لومڑی کو گھیر رکھا تھا ایک کونے
میں تو آپ نے لڑکوں کو ہنکا دیا اور لومڑی کو چھوڑ دیا (کیونکہ مدینہ کے جانور کا پکڑنا حرام ہے جیسے مکہ میں) کہا مالک نے
ابو ایوب نے یہ کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم میں ایسا کام ہوتا ہے عن رجل قال دخل علی زید
بن ثابت وانا بالاسواف قد اصطدت نهسا فاخذه من يدي فارسله ترجمہ ایک شخص (شرحبیل
بن سعد) سے روایت ہے کہ میرے پاس زید بن ثابت آئے اور میں اسواف (ایک موضع ہے اطراف مدینہ میں) تھا اور
میں نے شکار کیا تھا ایک چڑیا کا انہوں نے میرے ہاتھ سے اسکو لیکر چھوڑ دیا

ما جاء في وباء المدينة

مدینے کی وبا کا بیان ف وبا اس مرض کو کہتے ہیں جو عام ہو جاوے چاہے بخار ہو چاہے اسہال ہو یا اور کوئی بیماری
عن عائشة ام المؤمنين انها قالت لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وعك ابو بكر وبلال
قالت فدخلت عليهما فقلت يا ابت كيف تجدك يا بلال كيف تجدك قالت فكان ابو بكر اذا اخذته
الحمى يقول كل امرئ مصبح في اهله + والموت ادنى من شراك نعله + وكان بلال اذا اقلع عنه يرفع
عقيرته فيقول + الا ليت شعري هل ابيتن ليلة + بواد وحولي اذخر وجليل + وهل اردن يوما
مياه مجنة + وهل يبدون لي شامة وطفيل + قالت عائشة فجئت رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم فاخبرته فقال اللهم حبب الينا المدينة كحبنا مكة او اشد وصححها وبارك لنا في صاعها
ومدها وانقل حماها واجعلها بالجحفة ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں آئے تو ابو بکر اور بلال کو بخار آیا حضرت عائشہ انکے پاس گئیں اور کہا اے میرے باپ کیا حال
ہے اے بلال کیا حال ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں ابو بکر کو جب بخار آتا وہ ایک شعر پڑھتے جس کا ترجمہ یہ ہے ہر آدمی صبح
کرتا ہے اپنے گھر میں اور موت اُسکے نزدیک ہوتی ہے اسکی جوتی کے تسمے سے ف ابن اسحاق نے زیادہ کیا حضرت
عائشہ نے کہا انا للہ میرے باپ بڑاتے ہیں اور سمجھتے نہیں ہیں کیا کہتے ہیں ف اور بلال کا جب بخار
اُترتا تو اپنی آواز نکالتے اور پکار کر کہتے کاشکے مجھے معلوم ہوتا کہ میں ایک رات پھر مکے کی وادی میں سوؤں
گا اور میرے گرد اذخر اور جلیل ہوں گے (اذخر اور جلیل دونو گھاس ہیں مکے کی) اور کبھی میں پھر اُتروں گا مجنہ
کے پانی پر (مجنہ ایک موضع ہے کئی میل پر مکے سے وہاں بازار ہوتی تھی جاہلیت میں) اور کبھی پھر دکھلائی دینگی
مجھے شامہ اور طفیل (دو پہاڑ ہیں مکے سے تیس میل پر یا دو چشمے ہیں) حضرت عائشہ نے یہ باتیں سنکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آنکر بیان کیں آپ نے دعا فرمائی اے پروردگار محبت ڈالدے ہمارے دلوں میں مدینے
کی جتنی محبت ہمیں مکے کی یا اُس سے بھی زیادہ اور صحت اور تندرستی کردے مدینے میں اور برکت دے اسکے صاع
اور مد میں اور دور کردے بخار وہاں کا اور بھیجدے اس بخار کو جحفے میں ف جحفہ ایک بستی ہے پیاسی

سیل پر بکری سے اندلون مین وہان یہودی رہتے تھے آپنے اُنکے لیے بددعا کی یہ بخار مدینہ سے ایک کالی عورت بد شکل کی صورت مین نکل گیا ایک آدمی نے اُسکو راہ مین دیکھا آپنے فرمایا اب یہہ کبھی وہ مدینے مین نہ آوے گا **عن** يحيى بن سعيد ان عائشة قالت وكان عامر بن فهيرة يقول قد رأيت الموت قبل ذوقه ان الجبان حتفه من فوقه **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا عامر بن فہیرہ کہتے تھے مینے موت کو مرنے سے آگے دیکھہ لیا نامرد کی موت اوپر سے آتی ہے **ف** یعنی ہر چند وہ نامردی کی وجہ سے موت کے ذریعون سے بہت ڈرتا ہے مگر جب موت آفت آسمانی کی طرح اُترتی ہے تو مجبور ہوجاتا ہے **عن** ابی هريرة انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على انقاب المدينة ملائكة لا يدخلها الطاعون ولا الدجال **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینے کی راہون پر فرشتے ہین اُس مین نہ طاعون آتا ہے نہ دجال

ما جاء فی اجلاء الیہود من المدینة

مدینے سے یہودیون کے نکالنے کا بیان

۹۰ مدینے سے یہود و نصاریٰ کا نکالنا بیان

عن عمر بن عبد العزيز يقول كان من اخر ما تكلم به رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قال قاتل الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد لا يبقين دينان بارض العرب **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری کلام یہ فرمایا اللہ جل جلالہ تباہ کرے یہود اور نصاری کو اُنہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا **ف** اُس طرف نماز پڑھتے تھے اُسکو سجدہ کرتے تھے وہان روشنی کرتے تھے جیسے سجدون مین جمعہ اور جماعت کو اوقات معینہ پر جایا کرتے ہین ایسے ہی یہود اور نصاری نے قبرون کی زیارت کے واسطے بھی اوقات مقرر کیے تھے جیسے مسجدون کے لیے سفر کرتے ہین دور دور ملکون سے آتے ہین ایسے ہی قبرون کی زیارت کیواسطے دور دور ملکون سے سفر کرتے ہوئے تکلیفین اٹھاتے ہوئے آتے تھے اُسکو ثواب اور عبادت جانتے تھے اسلام مین یہ باتین حرام ہوئین قبر سے کوئی غایت نہ رکھی سوا اسبات کے کہ کبھی کبھی مردون کی دعا کے لیے یا موت کو یاد کرنے کیواسطے وہان ہو آیا کرے جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرون کی زیارت کرتے تھے اور دعا کرتے تھے ویسے ہی زیارت اور دعا کرے نہ قبر پر روشنی کرے نہ وہان سجدہ کرے نہ طواف نہ کوئی وقت مقرر کرے نہ وہان مجمع کرے نہ میلہ لگاوے نہ لوگون کو بلاوے یہ سب کام خلاف شرع اور بدعت ہین **ف** آگاہ ہو عرب مین دو دین نہ رہین **ف** ایک ہی دین اسلام رہیگا وہ خلفا کے وقت مین اس حکم کی بخوبی تعمیل ہوئی سب کفار جزیرہ عرب سے مار پیٹ کر نکال دیے گئے **عن** ابن شهاب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يجتمع دينان في جزيرة العرب **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جزیرہ عرب مین دو دین نہ رہین **کہا** مالک نے کہا ابن شہاب نے حضرت عمر نے سعد تیکا تجسس کیا

جب اُن کو تشفی ہوگئی اور یقین ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جزیرہ عرب مین دو دین نہ رہین تو انہون
نے خیبر کے یہودیون کو خیبر سے نکالدیا اور فدک اور نجران کے یہود کو بھی نکالدیا لیکن خیبر کے یہودی انکی نہ زمین تھی نہ درخت
اور فدک کے یہودیون کا آدھا میوہ تھا اور آدھی زمین کیونکہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی امر پر اُن سے صلح کرلی
تھی حضرت عمر نے اُس آدھی زمین اور میوے کی قیمت لگا کر اُنکے حوالے کردی اور اُنکو نکالدیا **جَامِعُ مَا جَاءَ فِي
أَمْرِ الْمَدِينَةِ** مدینہ کی فضیلت کا بیان **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ
أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
احد کو دیکھکر یہ پہاڑ ہمکو چاہتا ہے ہم بھی اُسے چاہتے ہین **عَنْ** أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ زَارَ عَبْدَ اللهِ
بْنَ عَيَّاشٍ الْمَخْزُومِيَّ فَرَأَى عِنْدَهُ نَبِيذًا وَهُوَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ لَهُ أَسْلَمُ إِنَّ هٰذَا الشَّرَابَ يُحِبُّهُ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَحَمَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَيَّاشٍ قَدَحًا عَظِيمًا فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَوَضَعَهُ فِي
يَدِهِ فَقَرَّبَهُ عُمَرُ إِلَى فِيهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ هٰذَا الشَّرَابَ طَيِّبٌ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ
رَجُلًا عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ عَبْدُ اللهِ نَادَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَنْتَ الْقَائِلُ لَمَكَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ
فَقَالَ عَبْدُ اللهِ فَقُلْتُ هِيَ حَرَمُ اللهِ وَأَمْنُهُ وَفِيهَا بَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَقُولُ فِي بَيْتِ اللهِ وَلَا فِي حَرَمِهِ
شَيْئًا ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَنْتَ الْقَائِلُ لَمَكَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ فَقُلْتُ هِيَ حَرَمُ اللهِ وَأَمْنُهُ وَفِيهَا بَيْتُهُ
فَقَالَ عُمَرُ لَا أَقُولُ فِي حَرَمِ اللهِ وَلَا فِي بَيْتِهِ شَيْئًا ثُمَّ انْصَرَفَ **ترجمہ** اسلم سے جو مولی ہین عمر بن خطاب کے روایت
ہے وہ عبداللہ بن عیاش کی ملاقات کو گئے مکہ کی راہ مین اُنکے پاس نبیذ پائی (نبیذ اُس پانیکو کہتے ہین جسمین
کھجور یا انگور بھگوئی جاوین) اسلم نے کہا اس شربت کو حضرت عمر بن خطاب بہت چاہتے ہین **ف** کیونکہ جو شربت
ٹھنڈا اور شیرین ہو اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بہت چاہتے تھے **ف** عبداللہ بن عیاش ایک
بڑا سا پیالہ بہر کر حضرت عمرؓ پاس لائے اُنکے سامنے رکھدیا انہون نے اُسکو اٹھا کر پینا چاہا پھر سر اٹھا کر کہا یہ شربت
بہت اچھا ہے پھر پیا اسکو بعد اُسکے ایک شخص اُنکی داہنی طرف بیٹھا تھا اُسکو دیدیا جب عبداللہ بن عیاش
لوٹ کر چلے حضرت عمرؓ نے اُنکو بلایا اور کہا تو کہتا ہے مکہ بہتر ہے مدینے سے عبداللہ بن عیاش نے کہا وہ حرم
ہے اللہ کا اور امن کی جگہ ہے اور وہان اُسکا گھر ہے حضرت عمر نے کہا مین اللہ کے گھر اور حرم کو نہین پوچھتا +
ف مطلب میرا یہ ہے کہ دونو شہرون مین کونسا شہر افضل ہے **ف** پھر حضرت عمرؓ نے کہا تو کہتا ہے مکہ
بہتر ہے مدینے سے عبداللہ بن عیاش نے کہا مکہ مین اللہ کا حرم ہے اور امن کی جگہ ہے اور وہان اُسکا گھر ہے
حضرت عمر نے کہا مین اللہ کے گھر اور حرم مین کچھ نہین کہتا پھر عبداللہ بن عیاش چلے گئے **ف** علما نے
اختلاف کیا ہے کہ دونون شہرون مین کونسا شہر افضل ہے جمہور علما اسطرف گئے ہین کہ مکہ افضل ہے اور یہی

ف مدینہ کی فضیلت کا بیان

قول ہے شافعی اور ابن وہب اور مطرف اور ابن حبیب کا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور اصحاب ابو حنیفہ کا اور اسیکو اختیار
کیا ہے ابن عبد البر اور ابن رشد اور ابن عرفہ نے اور حضرت عمر رضہ اور ایک جماعت صحابہ اور اکثر اہل مدینہ اور امام مالک
اور انکے اصحاب کا قول یہ ہے کہ مدینہ افضل ہے بعض شافعیہ نے بھی اسیکو اختیار کیا ہے اور جانبین کیطرف دلائل بکثرت
ہین یہانتک کہ ابن ابی جمرہ نے کہا دونو شہر برابر ہین اور سیوطی نے کہا صحیح یہ ہے کہ اس مسئلے مین توقف کرے
کیونکہ دلائل ایکدوسرے کے معارض ہین اور نفس مائل ہوتا ہے مدینہ منورہ کی تفضیل کی طرف پھر کہا ہے جب صاحب
عقل اور علم تامل کرے تو معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کو جو فضیلت ملی ہے اُسیقدر یا اُس سے بہتر مدینے کو بھی ملی ہے بلکہ
سیوطی نے خصائص مین جزم کیا ہے مدینے کے افضل ہونیکا اور محل خلاف اس مقام کے سوا ہے جہان پر آن
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جسد مبارک مدفون ہے اُتنا ٹکڑا تو زمین اور آسمان سے بھی افضل ہے اسیطرح
جس مقام پر کعبہ ہے وہ باقی مدینے سے افضل ہے (زرقانی) **مَا جَاءَ فِي الطَّاعُونِ** طاعون کا بیان

ف طاعون کہتے ہین موت عام کو جو ایک بار گی لوگون مین پھیل جاوے جیسے وبا وغیرہ ایک حدیث مین آیا ہے
طاعون کونچا ہے دشمن جنون کا اور تمہارے واسطے شہادت ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ
فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُدْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ
الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ
لِاَمْرٍ وَلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ اُدْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ
فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ اُدْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا
مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَالُوْا نَرٰى اَنْ
تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا
عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ
قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ اِحْدٰهُمَا مُخْصِبَةٌ وَالْاُخْرٰى
جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ غَائِبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ
عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب شام کیطرف نکلے **ف** اپنی رعیت کا حال

طاعون کا بیان

دیکھنے کو اور مدینے مین زید بن ثابت کو خلیفہ کر گئے **ف** جب سرغ مین پہونچے (سرغ ایک قریہ ہے وادی تبوک مین) تو لشکر
کے بڑے بڑے افسر اُن سے ملے جیسے ابو عبیدہ بن الجراح اور ساتھی اُنکے **ف** اور خالد بن الولید اور یزید بن ابی سفیان
اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن العاص **ف** اُنہون نے کہا شام مین آج کل وبا ہے حضرت عمر نے کہا ابن عباس
سے بلاؤ بڑے بڑے مہاجرین کو جنہون نے پہلی ہجرت کی ہے تو بلایا اُنکو حضرت عمر نے ان سے مشورہ کیا اور بیان
کیا اُن سے کہ شام مین وبا ہو رہی ہے اُنہون نے اختلاف کیا بعضون نے کہا آپ کام کے واسطے نکلے ہین (رعیت کا
حال دیکھنے کو) لوٹنا مناسب نہین ہے بعضون نے کہا آپکے ساتھ لوگ بہی ہین اور اور صحابہ ہین مناسب
نہین ہے کہ آپ اُنکو اس وبا مین لے جاوین حضرت عمر نے کہا جاؤ اور کہا بلاؤ انصار کو ابن عباس کہتے ہین
مینے انصار کو بلایا وہ آئے اُن سے مشورہ کیا اُنہون نے بہی مہاجرین کی مثل بیان کیا اور اسیطرح اختلاف
کیا آپنے کہا جاؤ پہر کہا قریش کے بڑے بڑے لوگون کو جنہون نے ہجرت کی بعد فتح مکہ کے بلاؤ مینے اُنکو بلایا
اُن مین سے دو آدمیون نے بہی اختلاف نہین کیا بلکہ سب نے کہا ہمارے نزدیک مناسب ہے آپ لوٹ چلیے
اور لوگون کو اس وبا مین نہ لیجاییے جب حضرت عمر نے لوگون مین منادی کرادی صبح کو مین اونٹ پر سوار
ہونگا (اور مدینے کو لوٹ چلونگا) پہر صبح کو سب لوگ سوار ہو کر چلے اُسوقت ابو عبیدہ نے کہا کیا اللہ جل
جلالہ کی تقدیر سے بہاگے جاتے ہو حضرت عمر نے کہا کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی **ف** تو مین اُسکو
سزا دیتا یا مجھے برا معلوم نہ ہوتا تمہاری علم اور فضل کے ساتھ ایسی بات کرنا تعجب ہے کیونکہ اکثر صحابہ اور مہاجرین
اور انصار کے مشورے سے قرار پائی تہی دوسرے یہ کہ نفس الامر مین بہی مناسب یہی بات تہی اسلیے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی ایسا ہی فرمایا ہے جب کہین وبا ہو تو نہ وہان جاؤ نہ وہان سے بہاگو **ف**
ہان ہم بہاگتے ہین اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف **ف** کیونکہ ہمارا لوٹنا بہی بدون اللہ کی تقدیر
کے نہین اور اللہ جل جلالہ نے یہی مناسب جانا جب تو ہمارے دلونکو اسطرف متوجہ کر دیا **ف** کیا اگر
تمہارے پاس اونٹ ہون اور تم ایک وادی مین جاؤ جس کے دو کنارے ہون ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو
اور دوسرا خشک اور خراب ہو اگر تو اپنے اونٹون کو سرسبز اور شاداب مین چرا دے جب بہی تو نے چرایا اللہ کی
تقدیر سے اور جو تو خشک اور خراب مین چرادے جب بہی تو نے چرایا اللہ کی تقدیر سے **ف** پہر اگر خشک اور خراب
کنارے کو چہوڑ کر سرسبز اور شاداب مین جاوے تو کوئی کہے اللہ کی تقدیر سے بہاگتے ہو تم یہی جواب دوگے ہم اللہ
کی تقدیر سے بہاگتے ہین اسکی تقدیر کیطرف ایسا ہی یہان بہی ہے یعنی مدینہ کا جانا بغیر قضا و قدر اور مشیت الٰہی
کے نہین ہے **ف** اتنے مین عبد الرحمن بن عوف آئے اور وہ کہین کام کو گئے ہوئے تھے **ف** اُن مشورون
کے وقت موجود نہ تھے **ف** اُنہون نے کہا مین اس مسئلے کا عالم ہون مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

فرماتے تھے جب تم سنو کسی سرزمین وبا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی سرزمین وبا پڑے اور تم وہاں موجود ہو تو بھاگو بھی نہیں
کہا ابن عباسؓ نے اسوقت حضرت عمرؓ نے اللہ جل جلالہ کی حمد بیان کی اور لوٹ کھڑے ہوئے **ف** اللہ جل جلالہ کی تعریف
کی اسلیے کہ انکی رائے موافق ہوئی نص حدیث اور حکم الٰہی کے حضرت عمرؓ کی رائے اکثر اللہ جل جلالہ کے حکم کے موافق
ہوتی اور انہی کی رائے کے موافق کلام اللہ اترتا **عن** سعد بن ابی وقاص انہ سأل اسامۃ بن زید ماذا
سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الطاعون فقال اسامۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون
رجز ارسل علی طائفۃ من بنی اسرائیل وعلی من کان قبلکم فاذا سمعتم بہ بارض فلا تدخلوا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا
فلا تخرجوا فرارا منہ قال مالک قال ابو النضر لا یخرجکم الا فرار منہ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص نے اسامہ بن زید
سے پوچھا تمنے کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طاعون میں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو بھیجا گیا تھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر یا ان پر جو تم سے پہلے تھے تو جب سنو تم
کسی زمین میں طاعون ہے وہاں نہ جاؤ اور جب کسی زمین میں طاعون پڑے اور تم وہاں موجود ہو تو بھاگو بھی نہیں
ابو النضر نے کہا نہ نکلو بھاگنے کے قصد سے **عن** عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ ان عمر بن الخطابؓ
خرج الی الشام فلما جاء سرغ بلغہ ان الوباء قد وقع بالشام فاخبرہ عبد الرحمن بن عوف ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا
تخرجوا فرارا منہ فرجع عمر بن الخطاب من سرغ **ترجمہ** عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے حضرت عمر بن
الخطابؓ شام کیطرف نکلے جب سرغ میں پہنچے انکو خبر ملی شام میں وبا پڑی ہے تو عبد الرحمن بن عوف نے ان
سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی زمین میں سنو کہ وبا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب وبا پڑے
اس میں جس میں تم ہو تو اس سے نکل نہ بھاگو یہ سنکر حضرت عمر بن الخطاب سرغ سے لوٹ آئے **عن** سالم
بن عبد اللہ ان عمر بن الخطابؓ انما رجع بالناس عن حدیث عبد الرحمن بن عوف **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے
روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب سرغ سے لوٹ آئے عبد الرحمان بن عوف کی حدیث سنکر **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن
الخطاب قال لبیت برکبۃ احب الی من عشرۃ ابیات بالشام **ترجمہ** امام مالک کو پہنچا حضرت عمر نے فرمایا ایک گھر
رکبہ میں رکبہ ایک مقام ہے درمیان میں عمرہ اور ذات عرق کے اچھا ہے مجھکو شام کے دس گھروں سے کہا مالک نے اسلیے کہ
شام میں وبا تھی اور رکبہ میں کوئی بیماری نہ تھی وہاں طول عمر کا خیال تھا **النہی عن القول فی القدر** تقدیر
میں گفتگو کرنے کی ممانعت **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تحاج آدم وموسی فحج آدم موسی فقال
موسی انت آدم الذی اغویت الناس واخرجتہم من الجنۃ فقال لہ آدم انت موسی الذی اعطاک اللہ علم
کل شیء واصطفاک [illegible] قال نعم قال افتلومنی علی امر قد قدر علی قبل ان اخلق **ترجمہ** ابوہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بحث کی آدم اور موسی نے تو غالب ہوئے آدم موسی پر موسی نے کہا تو وہی آدم ہے گمراہ کیا تونے لوگوں کو اور نکالا انکو جنت سے آدم نے کہا تو وہی موسی ہے کہ اللہ نے تجھے علم دیا ہر چیز کا اور برگزیدہ کیا رسالت سے انہوں نے کہا ہاں پھر آدم نے کہا باوجود اسکے مجھے ملامت کرتا ہے ایسے کام پر جو میری تقدیر میں لکھ چکا تھا عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفِيْمَ الْعَمَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهٗ بِهِ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهٗ بِهِ النَّارَ ترجمہ مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب سے سوال ہوا اس آیت سے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم الآیہ یعنے یاد کر اسوقت کو جب تیرے پروردگار نے آدم کے پیٹھ سے انکی تمام اولاد کو نکالا اور انکو گواہ کیا انپر اس بات کا کیا میں نہیں ہوں پروردگار تمہارا بولے کیوں نہیں تو پروردگار ہمارا ہے ہمنے اسواسطے گواہ کیا ایسا نہ کہو تم قیامت کے روز ہم تو اس سے غافل تھے حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اس آیت کی تفسیر کا سوال ہوا آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے آدم کو پیدا کیا پھر اُن کی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا میںنے انکو جنت کے لیے پیدا کیا اور یہ لوگ جنتیوں کے کام کرینگے پھر ہاتھ پھیرا انکی پیٹھ پر اور اولاد نکالی فرمایا میںنے انکو جہنم کے لیے پیدا کیا اور یہ جہنمیوں کے کام کرینگے ایک شخص بولا یا رسول اللہ پھر عمل کرنے سے کیا فائدہ **ف** جب یہ امر پہلے ہی طے ہو چکا ہے اُسیکے موافق ہوگا جو جنتی ہے وہ لامحالہ جنت میں جاویگا اور جو دوزخی ہے وہ لامحالہ دوزخ میں جاویگا **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جب پیدا کرتا ہے کسی بندے کو جنت کیواسطے اس سے جنتیوں کے کام کراتا ہے اور موت کے وقت بھی وہ نیک عمل کرکے مرتا ہے تو اللہ جل جلالہ اُسے جنت میں داخل کرتا ہے اور جب کسی بندے کو جہنم کے لیے پیدا کرتا ہے تو اُس سے جہنمیوں کے کام کراتا ہے یہانتک کہ موت کے وقت بھی وہ برے کام پر مرتا ہے اسے جہنم میں داخل کرتا ہے **ف** یعنے اعتبار خاتمہ کا ہے اسلیے آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ نیک کاموں میں مصروف رہے شاید اسکی موت آگئی ہو تو اخیر وقت میں بھی خاتمہ نیک کام پر ہووے عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ

بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهِ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑے جاتا ہون
مین تم مین دو چیز کو نہین گمراہ ہوگے جب تک پکڑے رہوگے انکو کتاب اللہ کو اور اسکے رسول کی سنت کو **عَنْ** طَاوُسِ
الْيَمَانِيِّ اَنَّهُ قَالَ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ
طَاوُسٌ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ
وَالْكَيْسُ **ترجمہ** طاؤس الیمانی سے روایت ہے انہون نے کہا مینے چند صحابہ کو پایا کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے طاؤس نے
کہا مینے عبد اللہ بن عمر سے سنا کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر چیز تقدیر سے ہے یہانتک کہ
عاجزی اور ہوشیاری بھی **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي
خُطْبَتِهِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْهَادِي وَالْفَاتِنُ **ترجمہ** عمرو بن دینار سے روایت ہے مینے عبد اللہ بن الزبیر رضی سے سنا خطبہ
مین فرماتے اللہ ہدایت کرنیوالا ہے گمراہ کرنیوالا ہے **ف** کلام اللہ مین موجود ہے ہدایت کرتا ہے جس کو
چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے ان حدیثون سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اچھے برے سب کامون کا پیدا
کرنیوالا پروردگار ہے بغیر اسکی قضا وقدر کے کوئی کام نہین ہوتا مگر بندے کو صرف ایک ظاہری اختیار دیا ہے
اور اچھے برے کامون کی اسکو تمیز دیدی ہے اسی اختیار پر عذاب وثواب مبنی ہے اس سے رد ہو گیا قدریہ اور
شیعہ کا جو کہتے ہین بندہ اپنے کامون کا آپ خالق ہے **عَنْ** اَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَسِيْرُ مَعَ عُمَرَ
بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ مَا رَاْيُكَ فِي هٰؤُلَاءِ الْقَدَرِيَّةِ قَالَ فَقُلْتُ رَاْيِيْ اَنْ تَسْتَتِيْبَهُمْ فَاِنْ قَبِلُوْا ذٰلِكَ وَ
اِلَّا عَرَضْتَهُمْ عَلَى السَّيْفِ قَالَ عُمَرُ وَذٰلِكَ رَاْيِيْ فِيْهِمْ قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ رَاْيِيْ فِيْهِمْ **ترجمہ** ابی سہیل بن
مالک عمر بن عبد العزیز رح کے ساتھ جا رہے تھے انہون نے پوچھا ابو سہیل سے تمہاری کیا راے ہے قدریہ مین (قدریہ
وہ لوگ جو بندے کو بالکل قادر اور مختار سمجھتے ہین اور اسکے افعال کا اسکو خالق جانتے ہین) ابو سہیل نے کہا میری راے یہ ہے
کہ انسے توبہ کراؤ اگر توبہ کرلین تو بہتر نہین تو قتل کیے جاوین عمر بن عبد العزیز نے کہا میری بھی راے یہی ہے مالک نے
کہا میری بھی راے یہی ہے ان لوگون مین **جَامِعُ مَا جَاءَ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ** قدر کے بیان مین مختلف
حدیثین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا
وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ چاہے کوئی عورت
طلاق اپنی بہن کی تاکہ خالی کرلے پیالہ اسکا بلکہ نکاح کرلے کیونکہ جو اسکے مقدر مین ہے اسکو ملیگا **ف** یعنی جب
کوئی عورت کسی مرد سے نکاح کرنا چاہے تو اسکی پہلی بی بی کو طلاق نہ دلوادے اس خیال سے کہ اسکا حصہ بھی
مین لونگی کیونکہ جو مجھ حصہ مین ہے اسکو ملیگا **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ اَنَّهُ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ
عَلَى الْمِنْبَرِ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَى اللّٰهُ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعَ اللّٰهُ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ

بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ ھٰؤُلَآءِ الْکَلِمَاتِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی
ھٰذِہِ الْاَعْوَادِ ترجمہ محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے منبر پر کہا اے لوگو جو اللہ جل جلالہ دیوے
اُسکا کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جو نہ دیوے اُسکا کوئی دینے والا نہیں ہے اور کسی طاقت والے کو اُسکی طاقت اللہ کے کام نہیں
آتی ف یعنی اُسکی طاقت اُسکے عذاب کو روک نہیں سکتی یا اُسکی مالداری اُس کے کام نہیں آتی صرف اعمال کام
آوینگے جس شخص کو اللہ بہلائی پہونچانا چاہتا ہے اُسکو دین میں سمجھ دیتا ہے یا علم فقہ دیتا ہے پہر کہا معاویہ نے میں نے ان
کلمات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہی لکڑیون پر یعنی منبر شریف کے عَنْ مَالِكٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّہٗ کَانَ یُقَالُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ کَمَا یَنْبَغِیْ الَّذِیْ لَا یُعَجَّلُ شَیْءٌ اَنَاہُ وَقَدَّرَہٗ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ
دَعٰی لَیْسَ وَرَآءَ اللّٰہِ مَرْمٰی ترجمہ امام مالک سے روایت ہے پہلے زمانے میں لوگ یون کہا کرتے سب خوبیان اُس
اللہ کو ہین جس نے پیدا کیا ہر شے کو جیسے چاہیے جو وقت اُس نے مقرر کردیا ہے اُس سے پہلے کوئی چیز نہیں ہو سکتی
کافی ہے مجھکو اللہ اور کافی ہے ایسا کافی سنتا ہے اللہ جو اُسکو پکارے اللہ کے سوا کوئی ٹھکانا نہیں جس سے دعا
کیجاوے عَنْ مَالِكٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّہٗ کَانَ یُقَالُ اِنَّ اَحَدًا لَنْ یَّمُوْتَ حَتّٰی یَسْتَکْمِلَ رِزْقَہٗ
فَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ ترجمہ امام مالک کو پہنچا کہ پہلے زمانے میں یون کہا جاتا تہا کوئی آدمی نہیں مریگا جب تک
اُسکا رزق پورا نہ ہو پس اختصار کرو طلب معاش میں ف یعنی زیادہ کوشش اور محنت روزی کی تلاش میں نہ
کرو کہ خدا کو بہول جاؤ یا حرام حلال کی قید اُٹھا دو ملیگا اُتنا ہی جتنا تقدیر میں ہے۔ ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی نے
مانند اسکے مرفوعاً روایت کیا ہے مَا جَآءَ فِیْ حُسْنِ الْخُلُقِ خوش خلقی کے بیان میں عَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّہٗ قَالَ اٰخِرُ مَا اَوْصَانِیْ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وَضَعْتُ رِجْلِیْ فِی الْغَرْزِ
اَنْ قَالَ اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ اخیر وصیت جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو کی جب میں رکاب میں پاؤن رکھنے لگا یہ تہی اے معاذ خوش خلقی کر لوگون سے عَنْ
عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ مَا خُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَمْرَیْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ
اَیْسَرَھُمَا مَا لَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًا کَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْہُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لِنَفْسِہٖ اِلَّا اَنْ
تُنْتَھَكَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ بِھَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب
دنیا کے دو کامون میں اختیار ہوا (یا اسکو کرین یا اسکو) آپنے آسان امر کو اختیار کیا بشرطیکہ اُسمین گناہ نہو اگر گناہ ہوتا تو
سب سے زیادہ آپ اُس سے پرہیز کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذات کے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیتے تہے مگر جب
اللہ کی حرمت میں خلل پڑے تو اُس وقت بدلہ لیتے تہے اللہ کے واسطے عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ ترجمہ امام زین العابدین

سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی بہتر باتون مین سے یہ ہے کہ آدمی بیکار اور فضول چیزوں
کو چھوڑ دیوے **ف** دارقطنی نے اس حدیث کو موصولاً روایت کیا ہے علی بن حسین سے انہون نے حسین سے انہون نے نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابو یعلی اور احمد نے اس حدیث کو ابو ہریرہؓ سے اور احمد اور طبرانی
نے حسن بن علیؓ سے اور حاکم نے ابی ذرؓ سے اور علی بن ابیطالب سے اور طبرانی اور ابن عساکر نے زید بن ثابت
اور حارث بن ہشام سے روایت کیا ہے یہ حدیث اصول اسلام مین ایک اعلی درجہ کی حدیث ہے جس سے بہت سے مسائل
نکلتے ہین جو کام یا علم دنیا مین یا آخرت مین مفید نہ ہو اُسکا حاصل کرنا یا اُس مین مشغول رہنا اس حدیث کی رو سے
ممنوع ہے **عن** مالك انه بلغه عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت استاذن رجل
على رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت عائشة وانا معه في البيت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بئس ابن العشيرة ثم
اذن له قالت عائشة فلم انشب ان سمعت ضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم معه فلما خرج الرجل قلت يا
رسول الله قلت فيه ما قلت ثم لم تنشب ان ضحكت معه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من
شر الناس من اتقاه الناس لشره **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے اذن چاہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنیکا اور مین آپکے ساتھ تھی گھر مین آپنے فرمایا برا آدمی ہے یہ **ف** وہ شخص عیینہ
بن حصن تھا دل سے اسلام نہین لایا تھا ظاہر مین مسلمان ہو گیا تھا آپنے اُسکا حال بیان کر دیا تا لوگون کو دھوکا نہو
ف پھر آپنے اُسکو آنیکی اجازت دی حضرت عائشہؓ کہتی ہین تھوڑی دیر نہین گذری تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو مین نے اُسکے ساتھ ہنستے سنا جب وہ چلا گیا تو مین نے کہا یا رسول اللہ ابھی تو آپنے اُسکو برا کہا تھا ابھی آپ
اُس سے ہنسنے لگے آپنے فرمایا سب آدمیون مین برا آدمی وہ ہے جس سے لوگ بچین یا ڈرین اُسکے شر کے سبب سے **ف**
یعنے اس خوف سے کہ وہ ایذا پہونچا دیگا یہ غیبت نہین بلکہ ایک شخص کا حال بیان کر دیا تا کہ لوگ اُس سے ڈرین اور اُس سے
محفوظ رہین بعضون نے کہا ہے وہ شخص کھلم کھلا فاسق تھا اُس کی غیبت درست تھی **عن** كعب الاحبار
انه قال اذا احببتم ان تعلموا ما للعبد عند ربه فانظروا ماذا يتبعه من حسن الثناء **ترجمہ**
کعب احبار نے کہا جب تم کسی بندہ کا حال جاننا چاہو اُس کے پروردگار کے پاس یعنے مقبول ہوا یا مردود جنتی
ہوا یا دوزخی تو دیکھو لوگ اُسکو کیا کہتے ہین **ف** یعنی لوگ اُسکو اچھا کہتے ہین تعریف کرتے ہین تو ظن غالب
ہے کہ خدا کے نزدیک بھی مقبول ہوا ہوگا اگر لوگ برا کہتے ہین تو خدا کے نزدیک بھی شاید برا ہوگا زرقانی
نے کہا اُن لوگون کے کہنے کا اعتبار ہے جو اہل علم اور اہل خیر ہین نہ فساق اور فجار کے کہنے کا **عن**
يحيى ابن سعيد انه قال بلغني ان المرء ليدرك بحسن خلقه درجة القائم بالليل الظامي بالهواجر
ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے مجھکو یہ پہونچا کہ آدمی حسن خلق کیوجہ سے رات بھر عبادت کرنیوالے اور دن بھر پیاسے

ف: جو کام نہ دنیا مین یا آخرت مین مفید ہو اسکا حاصل کرنا ممنوع ہے

رہنے والی اور روزہ دار) کا درجہ حاصل کرتا ہے عن سعید بن المسیب انہ قال الا اخبرکم بخیر من کثیر من الصلوٰۃ والصدقۃ قالوا بلی قال اصلاح ذات البین وایاکم والبغضۃ فانھا ھی الحالقۃ ترجمہ سعید بن مسیب نے کہا کیا میں نہ بتاؤں تمکو وہ چیز جو بہت سی نماز اور صدقے سے بہتر ہے لوگوں نے کہا بتاؤ سعید نے کہا ایک دوسرے کے بیچ میں صلح کر دینا اور بچو تم بغض اور عداوت سے یہ خصلت مونڈنیوالی ہے نیکیوں کی ف جیسے مونڈنے سے بال صاف ہو جاتے ہیں ایسے ہی بغض اور حسد اور عناد سے نیکیاں مٹ جاتی ہیں عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اسواسطے بھیجا گیا کہ اخلاق کی خوبیوں کو پورا کردوں ف یہ حدیث احمد اور حاکم اور طبرانی نے متصلاً روایت کیا ہے ابوہریرہ سے ما جاء فی الحیاء حیا یعنے شرم کے بیان میں عن زید بن طلحۃ بن رکانۃ یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل دین خلق وخلق الاسلام الحیاء ترجمہ زید بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر دین کا ایک خلق ہے یعنے طور یا طریقہ یا خصلت جسپر وہ دین والے رغبت کرتے ہیں) اور اسلام کا خلق حیا ہے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی رجل وھو یعظ اخاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہ فان الحیاء من الایمان ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو نصیحت کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا کے باب میں ف یعنے کہہ رہا تھا تم اسقدر حیا کیوں رکھتے ہو اور ملامت کر رہا تھا اسکو کثرت حیا پر ف آپنے فرمایا جانے دے حیا ایمان میں سے ہے ف یعنے ایمان کی شاخوں میں سے ہے یا ایمان کا جز ہے جسکا ایمان قوی ہے اسکی حیا بھی زیادہ ہے تو تو کاہیکو اسکو برا کہتا ہے حیا کی کثرت پر ما جاء فی الغضب غضب کے بیان میں عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان رجلا اتی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ علمنی کلمات اعیش بھن ولا تکثر علی فانسی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغضب ترجمہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھے چند باتیں بتادیجیے جنسے میں نفع اٹھاؤں اور بہت باتیں نہ بتایئے میں بھول جاؤں گا آپنے فرمایا تو غصہ مت کیا کر ف یہ بڑا کلمہ ہے جو تمام پایداری شریعت کا اسپر ہے کہ آدمی اپنی نفس کی خواہشوں پر عمل نہ کرے اور بری باتوں سے اسکو روک جب غصے میں اپنے نفس کو روکا اور زیادتی سے باز رکھا تو وہ شخص بخوبی اپنے نفس پر قادر ہو جاویگا اور سب اعمال صالحہ کر سکیگا اور تمام بری باتوں سے باز رہیگا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ آدمی

زور آور نہیں ہے جو کشتی میں لوگوں کو پچھاڑے زور آور وہ ہے جو اپنے نفس پر قادر ہو غصہ کے وقت **ما جاء فی المہاجرۃ** ملاقات ترک کرنیکا بیان میں عن ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہیں اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات ترک کرے یعنی اسکو چھوڑ دے تین دن سے زیادہ یعنی تین روز سے زیادہ رنج رکھے) یہ ملے تو وہ نہ دیکھے وہ ملے تو یہ نہ دیکھے بہتر اندونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام علیک کرے **ف** یعنے جو پہلے ملجاوے اور رنج دور کرے یہ صورت میں ہے جب دنیا کیواسطے رنج ہو گیا ہو اور اگر دین کے معاملہ میں رنج ہو مثلا وہ شخص بدعتی ہو یا سنت کی مخالفت کرتا ہو تو جب تک توبہ نہ کرے اسکا چھوڑ دینا درست ہے اور سلف نے ایسا کیا ہے اہل بدعات سے کبھی ملاقات نکی عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا ولا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلث لیال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت بغض کرو مت حسد کرو مت پیٹھ پھیرو ایک دوسرے سے **ف** یعنے جب دوسرا شخص ملے جس سے رنج ہو تو اسکی طرف سے پیٹھ پھیر بات نہ کرے اسکو منع کیا **ف** بلکہ ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی نہیں درست ہے کسی مسلمان کو اپنے بھائی کو چھوڑ دیوے تین راتوں سے زیادہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تجسسوا ولا تحسسوا ولا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کھوج کرو لوگوں کی برائیوں کا یا عیبوں کا) اور مت حرص کرو دنیا کی اور مت حسد کرو نہ بغض کرو نہ ایکدوسرے سے پیٹھ موڑو ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی عن عطاء بن عبد اللہ الخراسانی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصافحوا یذھب الغل وتھادوا تحابوا وتذھب الشحناء ترجمہ عطا بن عبد اللہ خراسانی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصافحہ کرو ایک دوسرے سے دلکا کینہ جاتا رہیگا ہدیہ بھیجو ایکدوسرے کو دوست ہو جاؤ گے دشمنی جاتی رہیگی عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین والخمیس فیغفر لکل عبد مسلم لا یشرک باللہ شیئا الا رجل کانت بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال انظروا ھذین حتی یصطلحا انظروا ھذین حتی یصطلحا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کے روز تو ہر بندہ مسلمان جو اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہیں کرتا بخشدیا جاتا ہے مگر وہ شخص جو کسی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہو کہا جاتا ہے انکو ذرا دیکھتے رہو جبتک وہ ملجاویں ان دونوں

آدمیون کو دیکھتے رہو جب تک وہ ملجاوین (یعنے جب تک آپس مین ملاپ کرین انکی مغفرت نہین ہوتی) عن ابی ہریرۃ
انہ قال یعرض اعمال العباد کل جمعۃ مرتین یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد مومن الا عبدا
کانت بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال اترکوا ہذین حتی یفیئا او ارکوا ہذین حتی یفیئا
ترجمہ ابوہریرہ نے کہا ہر ہفتہ مین دو مرتبہ پیر اور جمعرات کے روز بندون کے اعمال دیکھے جاتے ہین پھر ہر مومن بندہ
بخشدیا جاتا ہے مگر وہ بندہ جو اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہو تو حکم ہوتا ہے ابھی ان دونو کو رہنے دو یہانتک
کہ ملجاوین **ما جاء فی لبس الثیاب للجمال بہا** کپڑے زینت کیواسطے پہننے کا بیان عن
جابر بن عبد اللہ الانصاری انہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ بنی انمار قال جابر
فبینا انا نازل تحت الشجرۃ اذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقلت یا رسول اللہ ہلم الی الظل قال
فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقمت الی غرارۃ لنا فالتمست فیہا شیئا فوجدت فیہا جرو قثاء فکسرتہ
ثم قربتہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من این لکم ہذا قال فقلت خرجنا
بہ یا رسول اللہ من المدینۃ قال جابر وعندنا صاحب لنا نجہزہ یذہب یرعی ظہرنا قال فجہزتہ
ثم ادبر یذہب فی الظہر وعلیہ بردان لہ قد خلقا قال فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال اما لہ ثوبان غیر ہذین فقلت بلی یا رسول اللہ لہ ثوبان فی العیبۃ کسوتہ ایاہما قال فادعہ
فمرہ فلیلبسہما قال فدعوتہ فلبسہما ثم ولی یذہب قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لہ ضرب اللہ عنقہ
الیس ہذا خیرا لہ قال فسمعہ الرجل فقال یا رسول اللہ فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ فی سبیل اللہ فقتل الرجل فی سبیل اللہ
ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے غزوہ بنی انمار مین ف
جو تیسرے سال مین ہجرت کے ہوا اسکو غزوہ ذات الرقاع بھی کہتے ہین ف تو ہم ایک درخت کے تلے اترے
ہوئے تھے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دکھلائی دیے مین نے کہا یا رسول اللہ سایے مین آیئے آپ آکر
اُترے مین اپنی زنبیل کو دیکھنے گیا اُس مین ڈھونڈھنے لگا ایک ککڑی ملی مین اسکو توڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے سامنے لیگیا آپنے پوچھا یہ کہان سے آئی جابر نے کہا یا رسول اللہ مدینہ سے ہم اسکو لیکر نکلے تھے پھر جابر کہتے
ہین ہماری ساتھ ایک شخص تھا جسکا سامان سفر ہمنے کردیا تھا وہ ہمارے جانور چرایا کرتا تھا جب وہ جانور چرانے
جانے لگا تو دو چادرین اوڑھے ہوے تھا جو پھٹکر چندی چندی ہوگئین تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو
دیکھکر فرمایا کیا اور کپڑے اسکے پاس نہین ہین جابر نے کہا یا رسول اللہ ہین گٹھری مین بندھے ہین مین نے اسکو پہننے کے
لیے دیے ہین آپنے فرمایا اس سے کہو وہ کپڑے پہن لے مینے اسکو بلایا اُس نے وہ کپڑے گٹھری سے نکالکر پہن لیے جب پھر
جانے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکو کیا ہوگیا تھا جو کپڑے موجود ہوتے چندیان لگائے تھا)

خدا اسکی گردن پر تراکیا اچھا معلوم نہیں ہوتا اسکو اس شخص نے یہ سنکر کہا یا رسول اللہ کیا اللہ کی راہ میں میری گردن
ماری جاویگی تو بھی آپنے فرمایا ہاں اللہ کی راہ میں ہر وہ شخص شہید ہوا اللہ کی راہ میں **ف** یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا معجزہ تھا **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب قال انی لاحب ان انظر الی القاری ابیض
الثیاب **ترجمہ** حضرت عمرؓ نے کہا میں چاہتا ہوں کہ عالم کو اچھے کپڑے پہنے ہوئے دیکھوں **عن** ابن سیرین
قال قال عمر بن الخطاب اذا وسع اللہ علیکم فاوسعوا علی انفسکم جمع رجل علیہ ثیابہ **ترجمہ**
حضرت عمرؓ نے کہا جب اللہ تمکو وسعت دے تو اپنے اوپر بھی وسعت کرو اپنے کپڑے بنالو

ما جاء فی لبس الثیاب المصبغۃ والذھب

رنگین کپڑے پہننے اور سونے پہننے کا بیان **عن** نافع ان
عبد اللہ بن عمر کان یلبس الثوب المصبوغ بالمشق والمصبوغ بالزعفران **ترجمہ** نافع سے روایت ہے
عبد اللہ بن عمرؓ گیرو میں رنگے ہوئے کپڑے اور زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے پہنا کرتے تھے **ف** ابوداود نے
روایت کیا عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورس اور زعفران سے اپنے کپڑے رنگا کرتے تھے
یہانتک کہ عمامے کو بعض علما کے نزدیک مرد کو کسم کا رنگ اور زعفرانی رنگ مکروہ ہے مگر امام مالک سے ہر رنگ
کا جواز منقول ہے اور کراہت بھی منقول ہے مگر حق اس باب میں یہ ہے کہ مرد کو سوائے کسم کے رنگ کے سب
رنگ درست ہیں کذا حققہ الشوکانی والتفصیل فی ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل کہا مالک نے میرے نزدیک
بچون کو یعنی لڑکون کو سونا پہنانا مکروہ ہے کیونکہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہونچا آپنے سونے
کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور میں مکروہ جانتا ہوں سونیکا پہننا بڑے مرد اور چھوٹے لڑکے کیواسطے زرقانی
نے کہا بڑے مرد کیواسطے سونا پہننا مکروہ تحریمی ہے اور لڑکے کیواسطے مکروہ تنزیہی ہے مگر چاندی کا زیور لڑکیکو پہنانا
بعض علما کے نزدیک درست ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ ہے کہا مالک نے مردونکو کسم سے رنگی ہوئی چادریں اوڑھنا
گھر یا اسکے گرد اگرد میں حرام نہیں سمجھتا لیکن نہ پہننا میرے نزدیک بہتر ہے اور سوا اسکے اور لباس پہننا اچھا ہے

ما جاء فی لبس الخز

اون اور ریشم کے کپڑے پہننے کا بیان **عن** عائشۃ زوج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انہا کست عبد اللہ بن الزبیر مطرف خز کانت عائشۃ تلبسہ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ
نے عبد اللہ بن زبیر کو ایک کپڑا پہنایا جس میں اون اور ریشم تھا اور حضرت عائشہ بھی اسکو پہنا کرتی تھیں

ما یکرہ للنساء لبسہ من الثیاب

جو کپڑا عورتون کو پہننا مکروہ ہے اسکا بیان **عن** مرجانۃ انہا
قالت دخلت حفصۃ بنت عبد الرحمن علی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی حفصۃ خمار رقیق
فشقتہ عائشۃ وکستہا خمارا کثیفا **ترجمہ** مرجانہ سے روایت ہے کہ حفصہ بنت عبد الرحمن بن ابی بکر عائشہ رضی اللہ عنہا
پاس گئین ایک باریک سربند اوڑھکر حضرت عائشہ نے اسکو پھاڑ ڈالا اور موٹے کپڑے کا سربند اوڑھا دیا **عن** ابی ھریرۃ انہ

قال لنساء كاسيات عاريات مائلات مميلات لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وريحها يوجد من مسيرة
خمسمائة سنة ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ف مسلم نے اسکو مرفوعاً روایت کیا ف جو عورتیں کپڑا پہنے
ہوئے ہیں لیکن ننگی ہیں ف یعنی ایسا باریک کپڑا پہنتے ہیں کہ انکا بدن نظر آتا ہے گویا ننگی ہیں ف خود بھی
سیدھی راہ سے ڈگی ہیں اور خاوند کو بھی ڈگا دیتی ہیں ف اونٹوں کے ترجمہ کیا جاتا ہے ... ناز و نخرہ سے
چلتی ہیں خاوند کو بھی بہکا دیتی ہیں اپنی راہ پر لگا لیتی ہیں یعنے شرع کے کاموں پر خود بھی نہیں چلتیں اور خاوند کو
بھی سمجھا بوجھا کر اپنے حسن و جمال پر دیوانہ کر کے خدا سے دور کر دیتی ہیں ف جنت میں نہ جاوینگے بلکہ جنت
کی خوشبو نہ سونگھینگے حالانکہ جنت کی خوشبو پانسو برس کی راہ سے آتی ہے ف یعنی جنت سے اسقدر دور
رہینگی۔ اس حدیث سے صاف وصریح ثابت ہوا کہ باریک کپڑے پہننا عورتوں کو جائز نہیں خصوصاً اسقدر باریک
جس سے بدن نظر آوے عن ابن شهاب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام من الليل ينظر في
افق السماء فقال ماذا فتح الله الليلة من الخزائن وماذا وقع من الفتن كم من كاسية في الدنيا
عارية يوم القيمة ايقظوا صواحب الحجر ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار
ہوئے اور آسمان کے طرف دیکھکر فرمایا اس رات کو اللہ جل جلالہ نے کتنے ایک خزانے کھولے اور کتنے ایک فتنے واقع ہوئے
کتنی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں کپڑے پہنی ہیں قیامت کے روز ننگی ہونگی ہوشیار کردو کوٹھریوں والیوں کو ف
کوٹھریوں میں آپکی بی بیاں رہا کرتیں انکو جگانے کے لیے فرمایا یعنے خدا کی یاد سے غافل مت ہو ہوشیار رہو رات سونے
میں مت صرف کریں جاگکر بھی عبادت بھی کریں سو رہیں بھی ما جاء في اسبال الرجل ثوبه کپڑا نیچا
لٹکانے کا بیان عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الذي يجر ثوبه خيلاء لا ينظر
الله اليه يوم القيمة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص اپنا کپڑا لٹکاوے
ف تہبند ہو یا چادر یا کرتہ یا پائجامہ یعنے ضرورت سے زیادہ اسکو نیچا کرے اور کپڑا اسکا زمین پر لگے ف غرور
اور تکبر کے راہ سے تو قیامت کے روز اللہ جل جلالہ اسکی طرف نظر نکرے گا ف ابن عبد البر نے کہا اگر کوئی غرور
کیوجہ سے یہ کام نکرے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے مگر جب بھی یہ امر مذموم ہے عن ابی هريرة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الله يوم القيمة الى من يجر ازاره بطرا ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں نظر کریگا اللہ قیامت کے روز اس شخص کیطرف جو اپنا تہبند لٹکاوے
تکبر کے راہ سے عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الله يوم القيمة الى من
يجر ثوبه خيلاء ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نظر کریگا اللہ قیامت
کے روز اس شخص کیطرف جو اپنا کپڑا لٹکاوے غرور کی راہ سے ف اسبال یعنے کپڑے کا لٹکانا بے ضرورت صرف کرنا

اگر کبر کی راہ سے ہو تو بیشک حرام ہے اور بغیر کبر کے عادت کے طور پر مکروہ ہے ابن قیم نے کہا بڑی بڑی آستینیں اور
بڑے بڑے عمامہ جنکا اب رواج ہو گیا خلاف سنت ہے حاصل یہ ہے کہ اسبال کچھ ازار سے مخصوص نہیں ہے بلکہ
جو کپڑا حاجت سے زیادہ صرف کیا جاوے وہ اسبال میں داخل ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ
اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْاِزَارِ فَقَالَ اَنَا اُخْبِرُكُمْ بِعِلْمٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِزْرَةُ
الْمُؤْمِنِ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا ترجمہ عبد الرحمن بن یعقوب سے روایت ہے میں نے ابو سعید خدری سے پوچھا ازار کا حال
انہوں نے کہا مجھے علم ہے میں بتاتا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مومن کی ازار پنڈلیوں
تک ہوتی ہے خیر ٹخنوں تک بھی رکھے تو کچھ قباحت نہیں ہے اس سے نیچے جہنم میں جانیکی بات ہے اللہ قیامت کے
روز اس شخص کیطرف نظر نہ کرے گا جو اپنی ازار لٹکاوے غرور کی راہ سے مَا جَاءَ فِيْ اِسْبَالِ الْمَرْاَةِ ذَيْلَهَا یعنی
عورت اپنا کپڑا لٹکاوے تو کیا حکم ہے عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ حِيْنَ ذُكِرَ الْاِزَارُ
فَالْمَرْاَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُرْخِيْهِ شِبْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ ترجمہ
ام سلمہ سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازار لٹکانے کا ذکر کیا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ عورت کیا کرے آپ نے فرمایا
ایک بالشت ازار نیچے رکھے ام سلمہ نے کہا اتنی تو کھل جاویگی آپ نے فرمایا اچھا ایک ہاتھ نیچے رکھے اس سے زیادہ نہیں
ف یعنی ٹخنوں سے ایک بالشت یا ایک ہاتھ عورت زیادہ نیچے کرے یا پنڈلیوں سے ایک ہاتھ یا ایک بالشت زیادہ
نیچے کرے ظاہر دوسری صورت ہے مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِعَالِ جوتی پہننے کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ چلے کوئی تم میں سے ایک جوتی پہنکر چاہیے کہ
دونو جوتیاں پہنے یا دونو اتار رکھے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ
اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ فَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ ترجمہ
ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جوتا پہنے کوئی تم میں سے چاہیے کہ داہنے پیر میں اول
پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پیر کا اتارے تو داہنا پیر پہنتے وقت شروع میں ہے اور اتارتے وقت اخیر میں رہے
عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ اَنَّ رَجُلًا نَزَعَ نَعْلَيْهِ فَقَالَ لِمَ خَلَعْتَ نَعْلَيْكَ لَعَلَّكَ تَاَوَّلْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ
فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ثُمَّ قَالَ كَعْبٌ اَتَدْرِيْ مَا كَانَتْ نَعْلَا مُوْسٰى ترجمہ کعب احبار سے
روایت ہے ایک شخص نے اپنی جوتی اتاری کعب الاحبار نے کہا تو نے کیوں جوتی اتاری ف یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں سب لوگ جوتوں سمیت نماز پڑھتے تھے ایسا ہی صحابہ اور تابعین

کے عہد مین ہا حدیث صحیح مین ہے کہ فرمایا آپنے جب کوئی تم مین سے مسجد کو آوے اپنے جوتون کو دیکھ لیوے اگر اسمین نجاست
لگی ہو تو زمین پر رگڑ ڈالے پھر چلا آوے اور نماز پڑھے انہین جوتون سے ۔ ابن قیم اور اکثر علما محققین نے لکھا ہے
کہ اس زمانے مین جو لوگون نے التزام کر لیا ہے مساجد مین جوتی اتارنیکا اور نماز ہمیشہ ننگے پاؤن پڑھنے کا یہ امر سلف
سے ماثور نہین ہے نہ اسکی کوئی دلیل ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ شاید عرب کی زمین پاک اور خشک ہوگی اور جوتی
انکو صاف ہونگی اسواسطے جوتون سے نماز پڑھتے تھے مگر یہ تاویلات بالکل لغو اور واہیات ہین عرب کی زمین بھی نجاسات
اور رطوبات سے بھری رہتی ہے اور جہان پر لوگ رہین گے اور جانور آمد و رفت کرین گے وہان کی زمین کا یہی حال
رہیگا صرف سبب یہ ہے کہ اس زمانے کے لوگ عرف اور رواج کے پابند ہین اور دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم اور صحابہ کے طریقہ کا اتباع نہین چاہتے اور جو کوئی اس طریقے کی پیروی کرتا ہے اسکو برا جانتے ہین اور اسکے
دشمنی کرنیکو مستعد ہوجاتے ہین معاذ اللہ من ذلک **ف** شاید تونے اس آیت کو دیکھ کے اتاری ہون گی اللہ
جل جلالہ نے حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام سے جب وہ طور پر جانے لگے فرمایا فاخلع نعلیک اتار تو جوتیان
اپنی مگر تو جانتا ہے موسی علیہ السلام کی جوتی کاہے کی تھی **قال** مالک لا ادری ما اجابہ الرجل فقال کعب
کانتا من جلد حمار میت ترجمہ کہا مالک نے مجھے معلوم نہین اس شخص نے کیا جواب دیا کعب نے کہا حضرت
موسی علیہ السلام کی جوتی مردہ گدہے کی کہال کی تھی **ف** اس سبب سے حکم ہوا اتارنیکا یہود نے اس سے یہ امر نکالا
کہ نماز مین جوتی اتارنا لازم ہے یہ غلط ہے ۔ مردہ جانور کی کہال مین اختلاف ہے بعض علما کے نزدیک مردے کی کہال
دباغت سے بھی پاک نہین ہوتی شاید حضرت موسی کی شریعت مین یہی حکم ہوگا اسوجہ سے انکو جوتی اتارنیکو کہا گیا
جن لوگون کے نزدیک مردے جانور کی کہال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے جیسے حنفیہ اور اکثر مذاہب کے نزدیک انکا
یہ عذر بھی چل نہین سکتا بڑی تعجب کی بات ہے جو شخص جوتہ اتار کر نماز پڑھے یہود کی مشابہت کرے اسپر کچھ طعن نکرین
جو جوتی سمیت پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کی مشابہت اور پیروی کرے اسکو برا جانین

ما جاء فی لبس الثیاب کپڑے پہننے کا بیان

عن ابی ہریرۃ انہ قال نہی رسول
صلی اللہ علیہ وسلم عن لبستین وعن بیعتین عن الملامسۃ وعن المنابذۃ وعن ان یحتبی الرجل فی
ثوب واحد لیس علی فرجہ منہ شیء وعن ان یشتمل الرجل بالثوب الواحد علی احد شقیہ ترجمہ ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو لباسون سے اور دو بیعون سے ایک بیع ملامسہ اور
دوسری بیع منابذہ سے **ف** ان دونو کا بیان کتاب البیوع مین گذر چکا **ف** اور ایک کپڑا اوڑھ کر احتبا کرنے سے
ف احتبا کہتے ہین سرین پر بیٹھنے کو دونو ٹانگین کھڑی کر کے جیسے [illegible] بیٹھتے ہے **ف** جب اسکی شرمگاہ پر
کوئی کپڑا نہ ہو **ف** کیونکہ اس صورت مین ستر کھلجاتا ہے **ف** [illegible] ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے سے **ف**

جس کے اندر سے ہاتھہ نہ نکل سکین بغیر ستر کہولے ہوے اسکو اشتمال صماء کہتے ہین عرب مین یعنی ایسا ہو سخت پتھر سے جسمین کہین جوف نہ ہو نہ سوراخ ہو سکو اس سے منع کیا کیونکہ اسمین آدمی مجبور ہو جاتا ہے **عن** عبد اللّٰه بن عمر ان عمر بن الخطاب رای حلۃ سیراء عند باب المسجد فقال یا رسول اللّٰه لو اشتریت ھذہ الحلۃ فلبستھا یوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا علیک فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وسلم انما یلبس ھذہ من لا خلاق لہ فی الاخرۃ ثم جاء رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وسلم منھا حلل فاعطی عمر بن الخطاب منھا حلۃ فقال عمر یا رسول اللّٰه کسوتنیھا وقد قلت فی حلۃ عطارد ما قلت فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وسلم لم اکسکھا لتلبسھا فکساھا عمر بن الخطاب اخا لہ مشرکا بمکۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو حضرت عمر نے ایک کپڑا ریشمی بکتا ہوا دیکہا مسجد کے دروازہ پر انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کاش آپ اسکو خرید لیتے اور جمعہ کے روز اور جس روز آپ پاس لوگ آیا کرتے ہین پہنا کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ شخص پہنیگا جسکو آخرت مین کچھ حصہ نہین ہے پہر اسی قسم کے چند کپڑے آپکے پاس آئے آپنے ان مین سے ایک کپڑا حضرت عمر کو دیا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپنے عطارد کے کپڑے مین جو حاجب کا بیٹا ہے (عطارد بن حاجب نام ہے ایک شخص کا) کہ کپڑے مین فرمایا تہا اسکو وہ شخص پہنیگا جسکو آخرت مین کچھ حصہ نہین ہے آپنے فرمایا مینے تجھے یہ کپڑا پہننے کو نہین دیا ہے پہر حضرت عمر نے وہ کپڑا اپنے ایک کافر بہائی (عثمان بن حکیم) کو دیدیا **عن** انس بن مالک قال رایت عمر بن الخطاب وھو یومئذ امیر المؤمنین وقد رقع بین کتفیہ برقع ثلاث لبد بعضھا فوق بعض **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا مینے حضرت عمر کو دیکہا جب وہ امیر المؤمنین تہے انکے دونون مونڈہون کے بیچ مین کرتے پر تین تین پیوند لگے تہے ایک کے اوپر ایک

صفۃ النبی صلی اللّٰه علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ شریف کا بیان **عن** انس بن مالک انہ سمعہ یقول کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر ولیس بالابیض الامھق ولا بالآدم ولیس بالجعد القطط ولا بالسبط بعثہ اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وسلم علی راس اربعین سنۃ فاقام بمکۃ عشر سنین وبالمدینۃ عشر سنین وتوفاہ اللّٰه علی راس ستین سنۃ ولیس فی راسہ ولحیتہ عشرون شعرۃ بیضاء صلی اللّٰه علیہ وسلم **ترجمہ** انس بن مالک کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تہے نہ ٹہنگنے نہ سفید تہے چونے کی طرح نہ بہت گندمی **ف** بلکہ سفید اور سرخی ملی ہوئی تہی **ف** اور بال آپکے نہ بہت گہونگر والے تہے **ف** جیسے حبشیون کے ہوتے ہین **ف** اور نہ بہت سیدہے ہی تہے جب آپکا سن چالیس برس کا ہوا تو اللہ جل جلالہ نے آپکو نبوت عطا فرمائی پہر بعد نبوت کے آپ مکہ مین دس برس رہے اور مدینے مین دس برس رہے اور ساٹہہ برس کی عمر مین آپکی وفات ہوئی اسوقت آپکے سر اور داڑہی مین بیس بال بہی سفید نہونگے **ف** مسلم کی حدیث مین ہو کہ آپ کی عمر شریف ترسٹہہ برس کی تہی اور یہی صحیحین مین ہو حضرت عائشہ سے جمہور علما اسی طرف گئے ہین اسصورت مین کہتے ہین کہ آپ بعد نبوت کے تیرہ برس رہے اور

ہو دس برس **صفۃ عیسی بن مریم والدجال** عیسی بن مریم علیہ السلام اور دجال کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ارانی اللیلۃ عند الکعبۃ فرایت رجلا آدم کاحسن ما انت راء من ادم الرجال لہ لمۃ کاحسن ما انت راء من اللمم قد رجلہا فہی تقطر ماء متکئا علی رجلین او علی عواتق رجلین یطوف بالکعبۃ فسالت من ہذا فقیل لی ہذا المسیح بن مریم ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العین الیمنی کانہا عنبۃ طافیۃ فسالت من ہذا فقیل ہذا المسیح الدجال **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھکو خواب میں ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس ہوں تو میں نے ایک مرد دیکھا گیہوں رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوں رنگ مرد دیکھے ہوں اسکے کندھوں تک بال ہیں جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندھوں تک بال دیکھے ہوں سو اس مرد نے ان بالوں میں کنگھی کی ہے تو ان سے پانی ٹپکتا ہے دو مردوں پر تکیہ دیے یا یوں فرمایا کہ دو مردوں کے کندھوں پر تکیہ دیے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے تو کسی نے مجھ کو کہا کہ یہ مسیح ہے مریم کا بیٹا پھر میں نے یکایک اور مرد دیکھا نہایت گھنگرالے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کسی نے کہا یہ مسیح دجال ہے **ف** حضرت عیسی کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ انہوں نے کہ زمین پیما اکثر جنگل میں پھرا کرتے تھے اور انکے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن میں تمام عالم کو پھر ڈالے گا عیسی علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آویں گے حضرت نے ان دونوں مسیحوں کی نشانیاں بتلا دیں کہ مسلمان پہچان لیویں وہ دھوکا نہ کھاویں **ما جاء فی الفطرۃ** مومنوں کے طریقے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ خمس من الفطرۃ تقلیم الاظفار وقص الشارب ونتف الابط وحلق العانۃ والاختتان **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا پانچ چیزیں پیدائشی سنت میں ایک تو ناخن کاٹنا دوسرے مونچھ کترانا تیسرے بغل کے بال اکھاڑنا چوتھے زیر ناف کے بال مونڈنا پانچویں ختنہ کرنا **عن** سعید بن المسیب انہ قال کان ابراہیم اول الناس ضیف الضیف واول الناس اختتن واول الناس قص شاربہ واول الناس رای الشیب فقال یا رب ما ہذا فقال اللہ تبارک وتعالی وقار یا ابراہیم فقال رب زدنی وقارا **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے مہمان کی ضیافت کی اور سب سے پہلے ختنہ کیا اور سب سے پہلے مونچھیں کترائیں اور سب سے پہلے سفید بال کو دیکھ کر کہا اے پروردگار یہ کیا ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا یہ عزت اور وقار ہے حضرت ابراہیم نے کہا صاحب تو اے پروردگار زیادہ عزت دے مجھکو کہا مالک نے مونچھوں کو اتنا کترنا چاہیے کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جاوے یہ نہیں کہ بالکل کتروا ڈالے **ف** امام مالک کے نزدیک کترنا مونچھ کا سنت ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مونڈنا افضل ہے **النہی عن الاکل بالشمال** باب

عیسی بن مریم اور دجال کا بیان

فطرت مومنوں کے طریقے کا بیان

ہاتھ سے کھانیکی ممانعت عن جابر بن عبد اللہ السلمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یاکل الرجل بشمالہ
ویمشی فی نعل واحدۃ وان یشتمل الصماء وان یحتبی فی ثوب واحد کاشفا عن فرجہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا بائین ہاتھ سے کھانے کو اور ایک جوتا پہنکر چلنے کو اور ایک کپڑا سر سے
پاؤن تک لپیٹ لینے کو اور ایک کپڑا اوڑھ کر گوٹ مار کر بیٹھنے کو اس طرح سے کہ شرمگاہ کھلی رہے عن عبد اللہ بن
عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ ولیشرب بیمینہ فان
الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پیے تو چاہیے کہ داہنے ہاتھ سے پیے اسواسطے کہ شیطان
بائین ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائین ہاتھ سے پیتا ہے

ماجاء فی المساکین مسکین کا بیان

مسکین کا بیان

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین بھذا الطواف الذی یطوف علی الناس
فتردہ اللقمۃ واللقمتان والتمرۃ والتمرتان قالوا فمن المسکین یا رسول اللہ قال الذی لا یجد غنی
یغنیہ ولا یفطن الناس لہ فیتصدق علیہ ولا یقوم فیسال الناس ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو گھر گھر مانگتا پھرتا ہے کہیں سے ایک لقمہ ملا کہیں سے دو لقمے کہیں سے
ایک کھجور کہیں سے دو کھجور صحابہ نے پوچھا پھر یا رسول اللہ مسکین کون ہے آپنے فرمایا جس شخص پاس مال نہیں ہے کہ
وہ اپنی حاجت پوری کرے نہ لوگونکو اسکا حال معلوم ہے تاکہ اسکو صدقہ دیوین نہ وہ مانگنے کو کھڑا ہوتا ہے +
ف ایسے مسکین کی تعریف کلام اللہ مین موجود ہے اسکو دینا بہت ثواب ہے عن ام بجید ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ردوا المسکین ولو بظلف محرق ترجمہ ام بجید (حواء) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا دو مسکین کو جو کچھ میسر اگرچہ جلا ہوا کھر ہو

ماجاء فی معا الکافر کافر کی آنتون کا بیان

کافر کی آنتون کا بیان

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل المسلم فی معا واحد والکافر یاکل فی
سبعۃ امعاء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک آنت مین کھاتا ہے
اور کافر سات آنتون مین کھاتا ہے ف ہر شخص کے پیٹ مین سات آنتین ہین مطلب یہ ہے کہ مسلمان پیٹ کا ساتوان
حصہ کھاتا ہے اور کافر خوب پیٹ بھر لیتا ہے جیسے جانور بھر لیتے ہین۔ اس حدیث سے یہ غرض نہین کہ ساتوین حصے سے زیادہ نہ
کھاوے بلکہ غرض یہ ہے کہ مسلمان ساتوین حصے پر بھی قناعت کر سکتا ہے برخلاف کافر کے اسکو بغیر ناکون ناک پیٹ
بھرے چین نہین آتا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضافہ ضیف کافر فامر لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ فحلبت فشرب حلابھا ثم اخری فشربہ ثم اخری فشربہ حتی شرب
حلاب سبع شیاہ ثم انہ اصبح فاسلم فامر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ فحلبت فلم یستتمھا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ یَشْرَبُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَشْرَبُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ایک کافر (جہجاہ بن سعید غفاری) آیا مہمان ہوکر آپنے ایک بکری کو دودہ دوہنے کا حکم کیا وہ سب پی گیا پھر دوسری بکری کا دودہا گیا وہ بھی پی گیا پھر تیسری بکری کا وہ بھی پی گیا یہانتک کہ سات بکریون کا دودہ پی گیا پھر دوسرے دن صبحکو وہ شخص مسلمان ہوگیا آپنے ایک بکری کا دودہ اسکو پینے کو دیا وہ پی نہ سکا جب آپنے فرمایا مومن ایک آنت مین پیتا ہے اور کافر سات آنتون مین پیتا ہے ۔

اَلنَّھْیُ عَنِ الشَّرَابِ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَالنَّفْخِ فِی الشَّرَابِ

چاندی کے برتن مین پانی پینے کی ممانعت اور پانی مین پہونکنے کی ممانعت

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ ترجمہ ام سلمہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے (یا سونیکے) برتن مین پیوے (یا کہاوے) وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ ڈالتا ہے **ف** صحیح مسلم مین سونیکا برتن بھی آیا ہے اور کہانا یا پینا دونو موجود ہیں اُسی سے تفسیر مین یہ الفاظ بڑہائے گئے

عَنْ اَبِی الْمُثَنَّی الْجُھَنِیِّ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ فَدَخَلَ عَلَیْہِ اَبُوْسَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ فَقَالَ لَہٗ مَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ اَسَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْسَعِیْدٍ نَعَمْ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَا اَرْوٰی مِنْ نَّفَسٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِیْکَ ثُمَّ تَنَفَّسْ قَالَ فَاِنِّیْ اَرَی الْقَذَاۃَ فِیْہِ قَالَ فَاَھْرِقْھَا ترجمہ ابو مثنے جہنی سے روایت ہے مین بیٹہا تہا مروان بن حکم پاس اتنے مین ابو سعید خدری آئے مروان نے ان سے کہا کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے منع کیا ہے آپنے پانی مین پہونکنے سے ابو سعید نے کہا ہان ایک شخص بولا یا رسول اللہ مین ایک سانس مین سیر نہین ہوتا آپنے فرمایا پیالے کو اپنے منہ سے جدا کرکے سانس لیلے پہر وہ شخص بولا مین پانی مین کوڑا دیکہون تو کیا کرون آپنے فرمایا بہادے **ف** یعنے پہونکنا ضرور نہین کیونکہ احتمال ہے منہ سے تہوک وغیرہ پانی مین گرے اور وہ غلیظ ہو جاوے اسیطرح پانی پیتے پیتے سانس لینا بہی اچہا نہین اچہو ہو جاتا ہے یا ناک سے نکل پڑتا ہے

مَا جَاءَ فِیْ شُرْبِ الرَّجُلِ وَھُوَ قَائِمٌ

کہڑے ہوکر پانی پینے کا بیان ۔

عَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ کَانُوْا یَشْرَبُوْنَ قِیَامًا ترجمہ امام مالک کو پہونچا کہ عمر بن خطاب رض اور علی بن ابیطالب رض و عثمان بن عفان کہڑے ہوکر پانی پیتے تہے

عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ عَائِشَۃَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ کَانَا لَا یَرَیَانِ بِشُرْبِ الْاِنْسَانِ وَھُوَ قَائِمٌ بَاْسًا ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے حضرت عائشہ اور سعد بن ابی وقاص کہڑے ہوکر پانی پینے مین کچہ قباحت نہین جانتے تہے

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرِ الْقَارِیِّ اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَشْرَبُ قَائِمًا ترجمہ

ابی جعفر قاری نے دیکھا عبداللہ بن عمر کہڑے ہوکر پانی پیتے تہے عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن ابيه انه كان يشرب قائما ترجمہ عبداللہ بن زبیر کہڑے ہوکر پانی پیتے تہے

السنة في الشراب وتناوله عن اليمين

پانی یا شربت پلانا شروع کرنا داہنی طرف سے عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي بلبن قد شيب بماء من البئر وعن يمينه اعرابي وعن يساره ابو بكر الصديق فشرب ثم اعطى الاعرابي وقال الايمن فالايمن ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس دودہ آیا جس مین کنوئین کا پانی ملا تہا اور داہنی طرف آپکے ایک بدوی تہا اور بائین طرف ابوبکر صدیق رض تہے تو آپنے پیکر اعرابی کو دیا اور کہا پہلے داہنی طرف والیکو دو پہر جو اس سے ملا ہوا ہے پہر جو اس سے ملا ہوا ہے ف حالانکہ ابوبکر صدیق رض اس بدوی سے درجے مین بہت زیادہ تہے مگر آپنے پہلے داہنی طرف والون کو دیا اچہا سمجہا ہر شے مین آپ اپنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تہے یہانتک کہ وضو مین اور جوتا پہننے مین بہی عن سهل بن سعد الانصاري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي بشراب فشرب منه وعن يمينه غلام وعن يساره الاشياخ فقال للغلام اتأذن لي ان اعطي هؤلاء فقال لا والله يا رسول الله لا اوثر بنصيبي منك احدا قال فتله رسول الله صلى الله عليه وسلم في يده ترجمہ سہل بن سعد انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس دودہ آیا آپنے پیا آپ کی داہنی طرف ایک لڑکا تہا اور بائین طرف بوڑہے بوڑہے لوگ تہے آپنے لڑکے سے فرمایا اگر تو اجازت دے تو پہلے مین ان لوگون کو دون (جو بائین طرف تہے) لڑکے نے کہا نہین قسم خدا کی یا رسول اللہ مین اپنا حصہ آپکے جوٹہے مین سے کسیکو دینا نہین چاہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اسی لڑکیکو دیدیا

جامع ما جاء في الطعام والشراب

کہانے پینے کی مختلف احادیث کا بیان عن انس بن مالك رض يقول قال ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعير ثم اخذت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي وردتني ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا في المسجد ومعه الناس فقمت عليهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة قال فقلت نعم قال لطعام قال فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا قال فانطلق وانطلقت بين ايديهم حتى جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا من الطعام ما نطعمهم فقالت ام سليم الله ورسوله اعلم فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو طلحة معه حتى دخلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ
عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ
قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ
فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ
ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ
وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ابوطلحہ (دوسرے شوہر تہے ام سلیم
کے جو والدہ تہین انس کی) نے ام سلیم سے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا انکی آواز نہین نکلتی بہوک کیوجہ سے تو تیرے
پاس کوئی چیز ہے کہا ہان پہر ام سلیم نے کچہ روٹیان جو کی نکالین اور ایک کپڑے مین لپیٹ کر میری بغل مین دبا دین اور کچہ کپڑا مجہے
اوڑہا دیا پہر مجہکو بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین اسکو لیکر گیا آپ مسجد مین بیٹہے ہوئے تہے اور اور لوگ بہت سے آپکے
پاس بیٹہے تہے مین کہڑا ہو رہا آپنے خود پوچہا کیا تجہکو ابوطلحہ نے بہیجا ہے مینے کہا ہان آپنے فرمایا کہانیکو واسطے مینے کہا
ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب ساتہیونکو فرمایا اٹہو سب اٹہکر چلے مین سب کے آگے گیا اور ابوطلحہ کو جا کر خبر کی ابو
طلحہ نے ام سلیم سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو ساتہ لیے ہوئے آتے ہین اور ہمارے پاس اسقدر کہانا نہین ہے جو
سب کو کہلا دین ام سلیم نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے ابوطلحہ نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر ملے
اور چپکے سے آکر کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس تہوڑا کہانا ہے مینے انس کو اسواسطے بہیجا تہا کہ صرف آپ بلا لیوے آپنے **ف**
فرمایا چلو تو سہی اللہ جل جلالہ برکت دیگا امام احمد کی روایت مین ہی کہ کل کہانا ایک رطل آٹہا جو کا اور بخاری کی روایت
مین ہے کہ ایک مد تہا مد ایک رطل اور ثلث رطل ہوتا ہے **ف** یہانتک کہ ابوطلحہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونو
ملکر آئے آپنے فرمایا اے ام سلیم جو کچہ تیرے پاس ہو لا ام سلیم وہی روٹیان لائین آپنے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرایا پہر
ام سلیم نے ایک کپی گہی کی اسپر نچوڑ دی وہ ملیدہ بن گیا بعد اسکے جو اللہ جل جلالہ کو منظور تہا وہ آپنے ارشاد فرمایا **ف**
مسلم کی روایت مین ہے آپنے اسپر ہاتہ پہیرا اور دعا کی برکت کی امام احمد نے روایت کیا کہ جب آپنے دعا کی برکت
کی تو مینے اس ملیدہ کو دیکہا پہول رہا تہا اور بڑہ رہا تہا **ف** پہر آپنے فرمایا دس آدمیونکو بلا کر انکو اجازت دو دس آدمیونکو بلایا
وہ سب کہا کر سیر ہوکر چلے گئے پہر آپنے فرمایا دس کو اور بلاؤ وہ بہی آئے اور کہا کر سیر ہوکر چلے گئے پہر آپنے فرمایا دس کو
بلاؤ وہ بہی آئے اور کہا کر سیر ہوکر چلے گئے پہر آپنے فرمایا دس کو بلاؤ وہ بہی آئے کہا کر سیر ہوکر چلے گئے یہانتک کہ جتنے لوگ آئے تہے ستر آدمی تہے یا اسی سب سیر
ہوگئے **ف** آپنے دس دس آدمیونکو اسواسطے بلایا کہ مکان چہوٹا تہا یا اسلئے کہ سب آدمی اکبار بیٹہکر ایک جگہہ کسطرح کہا سکتے تہے
جب وہ کہانا ایک ہی برتن مین تہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا معجزہ تہا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شخصون کا کھانا کفایت کرتا ہے تین آدمیونکو اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے
ف یعنے مومن کو حرص نہ چاہیے اپنے کھانے مین دوسرے بھائی مسلمان کو شریک کرے اگر ایک روز آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت
پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہے کہ اپنا تو پیٹ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکا رہے اور دیکھا کرے عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا
الْاِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً وَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ
عَلَى النَّاسِ بُيُوْتَهُمْ ترجمہ جابر بن عبد اللہ السلمی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بند کرو دروازے
کو اور منہ باندھا کرو مشک کا اور بند رکھا کرو برتن کو اور بجھا دیا کرو چراغ کو کہ شیطان دروازہ کو نہین کھولتا اور ڈاٹ
کو نہین نکالتا اور برتن نہین کھولتا مقرر چوہا گھر والون کو جلا دیتا ہے یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا
بتی لیجاتا ہے تو گھر مین اکثر آگ لگجاتی ہے عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ
جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ
اَيَّامٍ فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ ترجمہ ابی شریح الکعبی سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دنکا تو نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دنکا
تو اپنے ہمسایہ یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤبھگت کرے ف
یعنے خندہ پیشانی سے اسکو ملے مکان مین اتارے عمدہ کھانا ہوسکے تو کھلا دے اسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمانداری اسکا
تین دن تک حق ہے آگے اگر کریگا ثواب پاوے گا ف ایکدن اسکی مہمانی اچھے طور سے کرے اور تین دن رات تک
جو کچھ حاضر ہو کھلا دے اور زیادہ اس سے ثواب ہے اور مہمان کو لائق نہین کہ بہت ٹھیرے میزبان پاس تکلیف دے اسکو
عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ
يَمْشِي بِطَرِيْقٍ اِذِ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ فَخَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى
مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ بَلَغَ مِنِّيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهُ
ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایک شخص راہ مین جا رہا تہا اسکو بہت پیاس معلوم ہوئی ایک کنوان دیکھا اسمین اترکر پانی پیا جب کنوئین سے نکلا
تو دیکھا ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے دلمین کہا اس کتے کا بھی پیاس کے مارے وہی حال
ہوگا جو میرا تہا پہر کنوین مین اترکر اپنے موزے مین پانی بہرا اور منہ مین اسکو داب کر اوپر چڑھا ف کیونکہ کنوان ایسا

جس مین جڑ پہنا دشوار ہوگا سو جب ہی موزہ ہاتھ مین نہ لا سکا منہ مین دبا لیا **ف** اور کتے کو پانی پلایا اللہ جل جلالہ اُس سے خوش
ہو گیا اور اُسکو بخشدیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو جانورون کے پانی پلانے مین بھی ثواب ہے آپنے فرمایا کیون نہین
ہر جاندار جگر مین ثواب ہے **ف** مسلمان ہو یا کافر آدمی ہو یا جانور رحمت رسانی اور رحم اور مہربانی ایسی چیز ہے جو اللہ
جل جلالہ کو نہایت پسند ہے وہ کبھی بیکار نہ جاویگی مگر اُن مین سے وہ جانور مستثنے ہین جو موذی ہون یا واجب القتل جیسے سوئر
وغیرہ **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ فَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا
عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلٰثُ مِائَةٍ قَالَ وَاَنَا فِيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَنِيَ الزَّادُ
فَاَمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ بِاَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ قَالَ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا
فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى فَنِيَ وَلَمْ تُصِبْنَا اِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ وَمَا تُغْنِيْ تَمْرَةٌ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا
فَقْدَهَا حَيْثُ فَنِيَتْ ثُمَّ انْتَهَيْنَا اِلَى السَّاحِلِ فَاِذَا حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَاَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ
عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ اَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا
وَلَمْ تُصِبْهُمَا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا دریا کی طرف اور اُنپر حاکم
کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو اُس لشکر مین تین سو آدمی تھے مین بھی اُس مین شریک تھا راہ مین کھانا ہوچکا ابو عبیدہ
نے حکم کیا جسقدر کھانا باقی ہے اُسکو اکٹھا کرو سب اکٹھا کیا گیا تو دو ظرف کھجور کے ہوئے ابو عبیدہ اُسمین سے ہر روز ہمکو تھوڑا
تھوڑا کھانا دیا کرتے تھے یہانتک کہ ایک ایک کھجور ہمارے حصے مین آنے لگی پھر وہ بھی تمام ہوگیا وہب بن کیسان کہتے ہین مینے
جابرؓ سے پوچھا ایک ایک کھجور مین تمہارا کیا ہوتا تھا اُنہون نے کہا جب وہ بھی نرہی تو قدر معلوم ہوئی جب ہم دریا
کے کنارے پہونچے تو ہمنے ایک مچھلی بڑی ہائی پہاڑ کے برابر سارا لشکر اُس مین سے اٹھارہ دن رات تک کھاتا
رہا پھر ابو عبیدہ نے حکم کیا اُس مچھلی کی ہڈیان کھڑا کرنیکا دو ہڈیان کھڑی کرکے رکھی گئین تو اُنکے نیچے سے اونٹ
چلا گیا اور اُن سے نہ لگا **ف** بخاری کی روایت مین ہے جب ہم مدینے مین آئے تو ہمنے حضرتؐ سے بیان کیا آپنے
فرمایا اللہ نے تمہین دیا اُسکو کھاؤ اور اگر کچھ تمہارے پاس باقی ہو تو مجھکو بھی دو بعض لوگ کچھ گوشت اُسمین کا لیکر آئے
آپنے اُسکو تناول فرمایا **عن** جَدَّةِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ
الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ اِحْدٰكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقًا **ترجمہ** عمرو بن سعد بن معاذ کی دادی سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو نہ ذلیل کرے کوئی تم مین سے اپنے ہمسایہ کو اگرچہ ایک کھر
جلا ہوا بکری کا بھیجے **ف** یعنی ہمسایہ جو حصہ بھیجے اُسکو خوشی سے قبول کرے اور اگر وہ حقیر یا قلیل ہو تو اور عورتون
مین اُسکو شرمندہ اور ذلیل نہ کرے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ نُهُوْا عَنْ اَكْلِ الشَّحْمِ فَبَاعُوْهُ وَاَكَلُوْا ثَمَنَهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تباہ کرے اللہ یہود کو حرام ہوا اُنپر چربی کا کھانا انہوں نے اُسکو بیچ کر اُسکے دام کھائے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا کھانا حرام ہے اُسکا بیچنا بھی نادرست ہے عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ يَا بَنِي اِسْرَائِيلَ عَلَيْكُمْ بِالْمَاءِ الْقَرَاحِ وَالْبَقْلِ الْبَرِّيِّ وَخُبْزِ الشَّعِيرِ وَاِيَّاكُمْ وَخُبْزَ الْبُرِّ فَاِنَّكُمْ
لَنْ تَقُومُوا بِشُكْرِهِ ترجمہ حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے تھے اے بنی اسرائیل تم پانی پیا کرو اور ساگ پات جو کی روٹی
کھایا کرو اور گیہوں کی روٹی نہ کھاؤ اسکا شکر ادا کر نہ سکو گے عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَ فِيهِ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَأَلَهُمَا فَقَالَا اَخْرَجَنَا الْجُوعُ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَخْرَجَنِي الْجُوعُ فَذَهَبُوا اِلَى اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ
فَاَمَرَ لَهُمْ بِشَعِيرٍ عِنْدَهُ يُعْمَلُ وَقَامَ يَذْبَحُ لَهُمْ شَاةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكِّبْ عَنْ ذَاتِ
الدَّرِّ فَذَبَحَ لَهُمْ شَاةً وَاسْتَعْذَبَ لَهُمْ مَاءً فَعُلِّقَ فِي نَخْلَةٍ ثُمَّ اُتُوا بِذٰلِكَ الطَّعَامِ فَاَكَلُوا مِنْهُ وَشَرِبُوا
مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ نَعِيمِ هٰذَا الْيَوْمِ ترجمہ امام مالک کو پہونچا
(مسلم اور اصحاب سنن نے اسکو متصلاً روایت کیا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں آئے وہاں ابوبکر صدیق رض
اور عمر بن خطاب رض کو پایا آپنے پوچھا تم کیسے آئے انہوں نے کہا بھوک کی وجہ سے آپنے فرمایا میں بھی اسی سبب سے نکلا
پھر تینوں آدمی ابوالہیثم انصاری پاس گئے انہوں نے جو کی روٹی پکانیکا حکم کیا اور ایک بکری ذبح کرنے پر مستعد ہوئے
آپنے فرمایا دودھ والی کو چھوڑ دو انہوں نے دوسری بکری کاٹی اور میٹھا پانی مشک میں بھر کر درخت سے لٹکا دیا
(ٹھنڈا ہونیکو) پھر کھانا آیا تو سب نے کھایا اور وہی پانی پیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہی نعیم ہے
جس سے پوچھے جاؤ گے تم قیامت کے روز ف یعنی اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا ہے ثم لتسألن یومئذ عن النعیم تو نعیم
سے مراد خدا کی نعمتیں ہیں جو دنیا میں عطا فرمائی ہیں بڑی نعمت ٹھنڈا پانی ہے اور شیرین یا گوشت یا خرما جیسا
ترمذی کی روایت میں ہے کہ ابوالہیثم نے گدر اور تازہ اور سوکھی کھجوریں پیش کیں عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْكُلُ خُبْزًا بِسَمْنٍ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَتَّبِعُ بِاللُّقْمَةِ
وَضَرَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ كَاَنَّكَ مُقْفِرٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَكَلْتُ سَمْنًا وَلَا رَاَيْتُ اَكْلًا بِهِ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا
فَقَالَ عُمَرُ لَا آكُلُ السَّمْنَ حَتَّى يَحْيَى النَّاسُ مِنْ اَوَّلِ مَا يَحْيَوْنَ ترجمہ حضرت عمر رض گھی سے لگا کر کھا رہے
تھے ایک بدو آیا آپنے اُسکو بلایا وہ بھی کھانے لگا اور روٹی کے ساتھ جو گھی کا میل کچیل پیالے میں لگا ہوا تھا وہ بھی
کھانے لگا حضرت عمر نے فرمایا تو بڑا ندیدہ ہے یعنے تجھکو سالن میسر نہیں ہوا اُسنے کہا قسم خدا کی میں نے اتنی مدت سے گھی
نہیں کھایا نہ اُسکو ساتھ کھاتے دیکھا اسوجہ سے کہ اُس زمانے میں ایک مدت سے قحط تھا لوگ تکلیف میں مبتلا تھے حضرت
عمر نے کہا میں بھی گھی نہ کھاؤنگا جبتک لوگوں کی حالت پہلی سی نہ ہو یعنے قحط جاتا رہے اور ارزانی ہو جاوے عَنْ اَنَسِ بْنِ

مالک قال رأیت عمر بن الخطاب وھو یومئذ امیر المؤمنین یطرح لہ صاع من تمر فیأکلہ حتی یأکل حشفھا ترجمہ
انس بن مالک نے کہا کہ دیکھا مین نے حضرت عمر کے سامنے ایک صاع کھجور کا ڈالا جاتا تھا وہ اُسکو کھا لیتے تھے یہانتک
کہ خراب اور سوکھی کھجور بھی کھا لیتے **عن** عبد اللہ بن عمر انہ قال سئل عمر بن الخطاب عن جراد فقال
وددت ان عندی قفعۃ فاکل منہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت عمر پوچھے گئے ٹڈی سے یعنی
حلال ہے یا حرام تو کہا حضرت عمر نے مین چاہتا ہون کہ میرے پاس ایک زنبیل ہوتی ٹڈیون کی کہ مین اسکو کھایا
کرتا **عن** حمید بن مالک بن خیثم انہ قال کنت جالسا مع ابی ھریرۃ بارضہ بالعقیق فاتاہ قوم
من اھل المدینۃ علی دواب فنزلوا عندہ قال حمید فقال لی ابو ھریرۃ اذھب الی امی فقل لھا ان ابنک یقرئک
السلام ویقول اطعمینا شیئا قال فوضعت ثلاثۃ اقراص فی صحفۃ وشیئا من زیت وملح ثم وضعتھا
علی راسی وحملتھا الیھم فلما وضعتھا بین ایدیھم کبر ابو ھریرۃ وقال الحمد للہ الذی اشبعنا
من الخبز بعد ان لم یکن طعامنا الا الاسودین الماء والتمر فلم یصب القوم من الطعام شیئا فلما انصرفوا
قال لی یا ابن اخی احسن الی غنمک وامسح الرعام عنھا واطب مراحھا وصل فی ناحیتھا فانھا من
دواب الجنۃ والذی نفسی بیدہ لیوشک ان یاتی علی الناس زمان تکون الثلۃ من الغنم احب
الی صاحبھا من دار مروان **ترجمہ** حمید بن مالک سے روایت ہے کہ مین بیٹھا تھا ابو ہریرہؓ پاس انکی زمین مین جو عقیق
مین تھی انکے پاس کچھ لوگ مدینے کے آئے جانورون پر سوار ہو کر وہین اترے حمید نے کہا ابو ہریرہؓ نے مجھسے کہا میری
مان پاس جاؤ اور میرا سلام اُن سے کہو اور کہو کچھ کھانا ہمکو کھلاؤ حمید نے کہا مین انکی مان پاس گیا انھون نے تین روٹیان
اور کچھ تیل زیتون کا اور کچھ نمک دیا اور میرے سر پر لاد دیا مین ابو ہریرہ پاس لایا اور انکے سامنے رکھدیا ابو ہریرہ نے دیکھکر
کہا اللہ اکبر اور کہا شکر ہے اُس خدا کا جس نے ہمکو سیر کیا روٹی سے اسکے پہلے ہمارا یہ حال تھا کہ سوا کھجور اور پانی کے
میسر نہ تھا تو وہ کھانا اُن لوگون کو پورا نہوا جب وہ چلے گئے تو ابو ہریرہ نے مجھ سے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے اچھی طرح رکھ
اپنی بکریون کو اور پونچھتا رہ ناک انکی اور صاف کر جگہ انکی اور نماز پڑھ اُسی جگہ ایک کونے مین کیونکہ وہ بہشت کے جانور
ہیں قسم ہے مین قسم خدا کی جس کے قبضے مین میری جان ہے ایک زمانہ قریب ہے لوگون پر ایسا آویگا اُسوقت ایک چھوٹا سا گلہ
بکریون کا آدمی کو زیادہ پسند ہوگا مروان کے گھر سے **ف** مروان اُسوقت مین حاکم تھا مدینہ کا اُسکا گھر سب بڑا ہوگا مطلب
یہ ہے کہ بسبب فساد اور فتنون کے جنگل مین ایک گوشہ عافیت شہر مین سلطنت کرنے سے بہتر ہوگا **عن** ابی نعیم وھب
بن کیسان قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطعام ومعہ ربیبہ عمر بن ابی سلمۃ فقال لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سم اللہ وکل مما یلیک **ترجمہ** ابی نعیم وہب بن کیسان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس کھانا آیا اور آپکے ساتھ آپکے ربیب عمر بن ابی سلمہ تھے (حضرت ام سلمہ کی بیٹے پہلے خاوند کے) رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا اپنے سامنے سے کہا بسم اللہ کہکر **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ إِنَّ لِي يَتِيمًا وَلَهُ إِبِلٌ أَفَأَشْرَبُ مِنْ لَبَنِ إِبِلِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ كُنْتَ تَبْغِي ضَالَّةَ إِبِلِهِ وَتَهْنَأُ جَرْبَاهَا وَتَلُطُّ حَوْضَهَا وَتَسْقِيهَا يَوْمَ وِرْدِهَا فَاشْرَبْ غَيْرَ مُضِرٍّ بِنَسْلٍ وَلَا نَاهِكٍ فِي الْحَلْبِ **ترجمہ** یحیی بن سعید نے کہا کہ مین نے سنا قاسم بن محمد کہتے تھے ایک شخص آیا عبد اللہ بن عباس پاس اور کہا میرے پاس ایک یتیم لڑکا ہے اسکے اونٹ ہین کیا مین دودہ اُن کا پیون ابن عباس نے کہا اگر تو اسکے گمے ہوئے اونٹ ڈہونڈہتا ہے اور خارشتی اونٹ مین دوا لگاتا ہے اور اُن کا حوض لیپتا پوتتا ہے اور انکو پانی کے دن پانی پلاتا ہے (مطلب یہہ کہ محنت کرتا ہے اور اونٹون کی خبرگیری رکہتا ہی) تو دودہ انکا پی مگر نہ اسطرح کہ بچے کے لیئے نہ بچے (یعنے سب دودہ نہ نچوڑ کہ بچا بہوکا رہجاوے) اور نسل کو ضرر پہونچے یا اُس اونٹنی کو ضرر پہونچے مثلاً خوب زور سے دوہے **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ لَا يُؤْتَى أَبَدًا بِطَعَامٍ أَوْ شَرَابٍ حَتَّى الدَّوَاءِ فَيَطْعَمَهُ أَوْ يَشْرَبَهُ حَتَّى يَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَنَعَّمَنَا وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ أَلْفَتْنَا نِعْمَتُكَ بِكُلِّ شَرٍّ فَأَصْبَحْنَا مِنْهَا وَأَمْسَيْنَا بِكُلِّ خَيْرٍ نَسْأَلُكَ تَمَامَهَا وَشُكْرَهَا لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ إِلَهَ الصَّالِحِينَ وَرَبَّ الْعَالَمِينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر کے سامنے جب کوئی کہانے پینے کی چیز آتی یہانتک کہ دوا بہی تو اسکو کہاتے پیتے اور کہتے سب خوبیان اُس پروردگار کو ہین جسنے ہم کو ہدایت کی اور کہلایا اور پلایا اور نعمتین عطا فرمائین وہ اللہ بڑا ہے اے پروردگار تیری نعمت اسوقت آئی جب ہم سراسر برائیون مین مصروف تہے ہمنے صبح کی اور شام کی اُس نعمت کیوجہ سے اچہی طرح ہم چاہتے ہین تو پورا کرے اس نعمت کو اور ہمین شکر کی توفیق دے سوا تیری بہتری کے کہین بہتری نہین ہے کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے اے پروردگار نیکون کے اور پالنے والے سارے جہان کے سب خوبیان اللہ کو ہین کوئی معبود سچا نہین سوا اُسکے جو چاہتا ہے اللہ وہی ہوتا ہے کسی مین زور نہین سوا خدا کے یا اللہ برکت دے ہمارے روزی مین اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے **سوال** ہوا مالک سے کہ اگر عورت غیر محرم مرد یا اپنی غلام کے ساتہہ کہانا کہاوے تو کیا ہے انہون نے جواب دیا کچہ قباحت نہین ہے جب عرف کے موافق ہو اور اُس جگہہ اور لوگ بہی ہون کبہی عورت اپنے خاوند کے ساتہہ کہاتی ہے کبہی غیر کے ساتہہ جسکو خاوند کہانا کہلایا کرتا ہے کبہی بہائی کے ساتہہ اور مکروہ ہے عورت کو خلوت کرنا غیر محرم کے ساتہ

مَا جَاءَ فِي أَكْلِ اللَّحْمِ

گوشت کہانیکا بیان **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِيَّاكُمْ وَاللَّحْمَ فَإِنَّ لَهُ ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ **ترجمہ** حضرت عمر نے کہا بچو تم گوشت سے (یعنی بہت گوشت کہانے سے اور اسکی عادت کرنے سے) کیونکہ گوشت کی طلب ہو جاتی ہے جیسے شراب پینے سے اُسکی طلب ہو جاتی ہے پہر چہوڑنا دشوار ہوتا ہے **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَدْرَكَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَعَهُ حِمَالُ لَحْمٍ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَرِمْنَا
إِلَى اللَّحْمِ فَاشْتَرَيْتُ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا فَقَالَ عُمَرُ أَمَا يُرِيدُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَطْوِيَ بَطْنَهُ عَنْ جَارِهِ أَوِ ابْنِ عَمِّهِ أَيْنَ تَذْهَبُ
عَنْكُمْ هَذِهِ الْآيَةُ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت
ہے حضرت عمر بن خطاب نے جابر بن عبد اللہ انصاری کو دیکھا انکے ساتھ ایک بوجھ تھا گوشت کا حضرت عمر نے پوچھا یہ کیا ہے
انہوں نے کہا اے امیر المومنین ہمکو خواہش ہوئی گوشت کھانیکی تو ایک درم کا گوشت خریدا حضرت عمر نے کہا تم میں سے
کوئی یہ نہیں چاہتا کہ اپنے پیٹ کو مارے اور ہمسایہ کو کہلاوے یا چچا کے بیٹے کو کہلاوے کہان بہلا دیا تم نے اس آیت کو اذہبتم
طیباتکم فی حیوتکم الدنیا الآیہ یعنی اوڑا لئے تم نے لیت مزے دنیا کی زندگی میں اور خوب فائدہ اٹھا لئے تو آج کے دن تمکو ذلت
کا عذاب آخر آیت تک **مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ** انگوٹھی پہننے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَبَذَهُ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ
أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انگوٹھی سونے
کی پہنا کرتے تھے ایکدن آپ نے کہڑے ہوکر اسے پہینک دیا اور فرمایا اب کبہی اسکو نہ پہنونگا لوگون نے بہی اپنی انگوٹھیاں پہینک
دین **ف** صحیح مین ہے پہر آپ نے انگوٹھی چاندی کی بنائی لوگون نے بھی چاندی کی انگوٹھیان بنائین پہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی بعد آپ کے وفات کے حضرت ابوبکر پاس رہی پہر انکے بعد حضرت عمر کے پاس رہی پہر ان کے بعد حضرت
عثمان کے پاس انکے ہاتھ سے بیر اریس مین گر پڑی ہر چند تلاش کرایا پتا نہ لگا **عَنْ** صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ لُبْسِ الْخَاتَمِ فَقَالَ الْبَسْهُ وَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنِّي أَفْتَيْتُكَ بِذٰلِكَ **ترجمہ** صدقہ بن یسار
نے سعید بن مسیب سے پوچھا انگوٹھی پہننے کو انہوں نے کہا پہن اور لوگوں سے کہدے میں نے تجھے پہننے کو کہا ہے **مَا جَاءَ فِي
نَزْعِ الْمَعَالِيقِ وَالْجَرَسِ مِنَ الْعُنُقِ** جانوروں کے گلے سے گنڈے اور گھنٹی نکالنے کا بیان **عَنْ** عَبَّادِ
بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ
فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي
مَقِيلِهِمْ لَا تُبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ **ترجمہ** عباد بن تمیم سے روایت ہے
کہ ابا بشیر انصاری نے خبر دی انکو وہ ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کے ہاتھ سے کہلا بہیجا اور لوگ سو رہے تھے نہ باقی رہے کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کاٹ
ڈالا جاوے **ف** کہا مالک نے یہ گنڈا نظر کے واسطے باندہتے تھے گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ اس مین گھنٹا باندہتے تھے اور گھنٹا رکھنا
اچھا نہیں ہے اسواسطے کہ دوڑانے مین یا چرانے مین کہین اٹک جاوے یا اسکی آواز سے دشمن مطلع ہو جاوے اور اپنا بچاؤ کرے یا وہ
لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے گنڈا باندہتے تھے جیسے ہندوستان مین عوام لوگ نیلا گنڈا جانوروں کے گلو مین اسی خیال سے باندہتے ہین

الوضوء من العين جسکو نظر لگی ہو اسکو وضو کرانیکا بیان

عن ابی امامة بن سهل يقول اغتسل ابی سهل بن حنيف بالخرار فنزع جبة كانت عليه وعامر بن ربيعة ينظر قال وكان سهل رجلا ابيض حسن الجلد قال فقال له عامر بن ربيعة ما رأيت كاليوم ولا جلد عذراء فوعك سهل مكانه واشتد وعكه فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبر ان سهلا وعك وانه غير رائح معك يا رسول الله فاتاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره سهل بالذي كان من شان عامر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم علام يقتل احدكم اخاه الا بركت ان العين حق توضأ له فتوضأ له عامر فراح سهل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس به باس

ترجمہ ابی امامہ بن سهل کہتے تھے میرے باپ نے غسل کیا خرار (ایک مقام ہے قریب جحفہ کے) میں تو انہوں نے اپنا جبہ اتارا اور عامر بن ربیعہ دیکھ رہے تھے اور سہل سپید بدن خوش رنگ گورے تھے عامر بن ربیعہ نے دیکھکر کہا میں نے تو آج کا سا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور نہ کسی بکر عورت کا پوست ایسا دیکھا اسیوقت سہل کو بخار آنے لگا اور سخت بخار آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کوئی شخص آیا اور بیان کیا کہ سہل کو بخار آگیا اب وہ آپکے ساتھ نہ جاوینگے یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہل پاس آئے سہل نے عامر بن ربیعہ کا کہنا بیان کیا آپ نے سنکر فرمایا کیا مار ڈالیگا ایک تم میں سے اپنے بھائی کو (اور عامر سے کہا) کیوں تو نے بارک اللہ نہیں کہا (یعنی برکت دے اللہ جل جلالہ یا ماشاء اللہ لا قوة الا باللہ جیسے دوسری روایت میں ہے) نظر لگنا سچ ہے سہل کے لیے وضو کر پھر وضو کیا عامر نے سہل کے واسطے (دوسری حدیث میں اسکا بیان آتا ہے) بعد اسکے سہل اچھے ہوگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے

عن ابی امامة بن سهل بن حنيف انه قال رأى عامر بن ربيعة سهل بن حنيف يغتسل فقال ما رأيت كاليوم ولا جلد مخبأة فلبط بسهل مكانه فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيل يا رسول الله هل لك في سهل بن حنيف والله ما يرفع راسه قال هل تتهمون له احدا فقالوا نتهم عامر بن ربيعة قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عامرا فتغيظ عليه وقال علام يقتل احدكم اخاه الا بركت اغتسل له فغسل له عامر وجهه ويديه ومرفقيه وركبتيه واطراف رجليه وداخلة ازاره في قدح ثم صب عليه فراح سهل مع الناس ليس به باس

ترجمہ ابی امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو نہاتے ہوے دیکھ لیا تو کہا میں نے آجکا سا کوئی آدمی نہیں دیکھا کسی پردہ نشین عورت کی ایسی کھال دیکھی کہتے ہیں سہل اپنی جگہہ سے گر پڑے لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنکر بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ آپ کچھ سہل بن حنیف کی خبر بھی لیتے ہیں قسم خدا کی وہ اپنا سر بھی نہیں اٹھاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری انست میں کس نے اسکو نظر لگائی انہوں نے کہا عامر بن ربیعہ نے آپ نے عامر بن ربیعہ کو بلایا اور اس پر غصے ہوے اور فرمایا کیوں قتل کرتا ہے ایک تم میں سے اپنے بھائی کو تو نے بارک اللہ کیوں نہ کہا غسل کر اسکے واسطے عامر نے اپنے مونہہ اور ہاتھ اور کہنیاں اور گھٹنے اور پاؤں کے کنارے اور تہبند کے نیچے کا بدن پانی سے دھوکر اس پانی کو ایک برتن میں جمع کیا وہ پانی سہل پر ڈالا گیا سہل اچھے ہوگئے اور لوگوں کے ساتھ چلے

الرقية من العين نظر کے منتر کا بیان **عن**

حمید بن قیس المکی انہ قال دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابنی جعفر بن ابی طالب فقال لحاضنتہما
مالی اراہما ضارعین فقالت حاضنتہما یا رسول اللہ تسرع الیہما العین ولم یمنعنا ان نسترقی لہما الا
انا لا ندری ما یوافقک من ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استرقوا لہما فانہ لو سبق شیء القدر
لسبقتہ العین ترجمہ حمید بن قیس مکی سے روایت ہے کہ جعفر بن ابیطالب کی لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی
آپنے انکی دایہ سے کہا کیا سبب ہے یہ لڑکے دبلے ہیں وہ بولی یا رسول انکو نظر جلد لگ جاتی ہے اور ہمنے منتر سو اسطے نہ کیا معلوم
نہیں آپ انکو پسند کرتے ہیں یا نہیں آپنے فرمایا منتر کرو انکیواسطے اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھتی تو نظر بڑھتی **ف**
لیکن کوئی چیز یہانتک کہ نظر بھی تقدیر سے بیشتر و نہیں ہو سکتی ہوتا وہی ہے جو قسمت میں ہوتا ہے پر تعویذ دعا میں کچھ
قباحت نہیں ہی اسیطرح منتر وغیرہ میں بشرطیکہ اُس میں کوئی الفاظ خلاف شرع نہوں **عن** عروۃ بن الزبیر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل بیت ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی البیت صبی یبکی فذکروا ان بہ
العین قال عروۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تسترقون لہ من العین ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی ام سلمہ کے مکان میں گئے اور گھر میں ایک لڑکا رو رہا تھا لوگوں نے کہا اس کو نظر
لگ گئی ہے آپنے فرمایا منتر کیوں نہیں کرتے

ما جاء فی اجر المریض بیمار کے ثواب کا بیان

عن عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مرض العبد بعث اللہ تعالی الیہ ملکین فقال انظرا ماذا یقول
لعوادہ فان ہو اذا جاءوہ حمد اللہ واثنی علیہ رفعا ذلک الی اللہ وہو اعلم فیقول لعبدی علی ان
انا توفیتہ ان ادخلہ الجنۃ وان انا شفیتہ ان ابدل لہ لحما خیرا من لحمہ ودما خیرا من دمہ
وان اکفر عنہ سیاتہ ترجمہ عطا ابن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ
تعالی اُسکی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور فرماتا ہے دیکھتے رہو وہ کیا کہتا ہے اُن لوگوں کو جو اسکی بیمار پرسی کو آتے
ہیں اگر وہ انکے سامنے اللہ جل جلالہ کی تعریف اور ستائش کرتا ہے تو وہ دونو فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اللہ جل جلالہ کے پاس
اور وہ خوب جانتا ہے مگر پوچھتا ہے بعد اسکے فرماتا ہے اگر میں اپنے بندے کو اپنے پاس بلا لوں گا تو اُسکو جنت میں داخل کرونگا
اور جو شفا دونگا تو پہلے سے بہتر اُسکو گوشت اور خون عنایت کروں گا اور اُسکے گناہوں کو معاف کر دونگا **عن** عائشۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصیب المؤمن من مصیبۃ حتی الشوکۃ الا قص
بہا او کفر بہا من خطایاہ لا یدری یزید ایہما قال عروۃ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کو کوئی رنج یا مصیبت لاحق نہیں ہوتی یہانتک کہ کانٹا بھی اگر لگے تو اُسکے گناہ معاف کیے
جاتے ہیں **عن** ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ اللہ جل جلالہ بہتری کرنا چاہتا ہے اسپر مصیبتیں

وحدثني عن مالك عن يحيى بن سعيد ان رجلا جاءه الموت في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل هنيئا له مات ولم يبتل بمرض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحك وما يدريك لو ان الله ابتلاه بمرض يكفر به عنه من سيئاته ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص بولا واہ کیا اچھی موت ہوئی نہ کوئی بیماری ہوئی نہ کچھ آپ نے فرمایا افسوس کیا کہتا ہے تجھ کو کیا معلوم ہے اگر اللہ جل جلالہ اسکو کسی بیماری میں مبتلا کرتا تو اسکے گناہوں کو معاف کرتا

التعوذ والرقية في المرض بیماری میں تعویذ منتر کرنے کا بیان

عن يزيد بن خصيفة ان عمرو بن عبد الله بن كعب السلمي اخبره ان نافع بن جبير بن مطعم اخبره عن عثمان ابن ابي العاص انه اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عثمان وبي وجع قد كاد يهلكني قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسحه بيمينك سبع مرات وقل اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد قال فقلت ذلك فاذهب الله ما كان بي فلم ازل آمر بها اهلي وغيرهم ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے انکو ایسا درد ہوتا تھا جس سے قریب ہلاکت کے تھے آپ نے فرمایا داہنا ہاتھ اپنا درد کے مقام پر سات بار پھیر اور کہہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد عثمان کہتے ہیں میں نے یہی کہا اللہ نے میرا درد کھو دیا پھر میں ہمیشہ اپنے گھر والوں کو اور لوگوں کو اسکا حکم کیا کرتا

عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اشتكى يقرأ على نفسه بالمعوذات وينفث قالت فلما اشتد وجعه كنت انا اقرأ عليه وامسح عليه بيمينه رجاء بركتها ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھکر اپنے اوپر پھونکتے حضرت عائشہ نے کہا جب آپ بہت بیمار ہوئے تو میں ان سورتوں کو پڑھکر آپ کا داہنا ہاتھ آپ کے جسم مبارک پر پھیرتی برکت کیواسطے **ف** حضرت عائشہ اپنا ہاتھ نہ پھیرتیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پھیرتیں تاکہ برکت زیادہ ہو اور جلد صحت ہو اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ آپکے سینے پر ہاتھ پھیر رہی تھیں اور صحت کی دعا کر رہی تھیں اس اثنا میں آپکو افاقہ ہوا آپ نے فرمایا نہیں میں اللہ جل جلالہ سے چاہتا ہوں رفیق اعلی سے ملنا یعنی اور انبیا کی ارواح سے ملاقات کرنا

عن عمرة بنت عبد الرحمن ان ابا بكر الصديق دخل على عائشة وهي تشتكي ويهودية ترقيها فقال ابو بكر ارقيها بكتاب الله ترجمہ عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے ابو بکر صدیق گئے حضرت عائشہ پاس وہ بیمار تھیں اور ایک یہودی عورت انپر پڑھکر پھونک رہی تھی حضرت ابو بکر نے کہا کلام اللہ پڑھکر پھونک (توریت یا قرآن) **ف** اس اثر سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ رقیہ غیر کتاب کے ساتھ ناجائز ہے بلکہ جواز رقیہ کا ساتھ غیر کتاب اللہ کے حدیث صحیحین سے ثابت ہے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ اجماع کیا ہے علماء نے جواز رقی پر جبکہ تین شرطیں جمع ہوں اول یہ کہ رقیہ کلام اللہ یا اسماء یا صفات خدا کی ساتھ کیا جاوے دوم یہ کہ زبان عربی میں ہو یا ایسی زبان میں کہ اسکے معنی معلوم ہوں سیوم یہ کہ اس بات کا اعتقاد کیا جاوے کہ رقیہ بذاتہا مؤثر نہیں

ہے بلکہ اسکی تقدیر سے اثر کرتا ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے ان شروط کے شروط ہونے مین اور راجح یہ ہے کہ شروط مذکورہ کا
اعتبار ضرور ہے انتہی بیان سے معلوم ہوا کہ رقیہ بغیر کلام اللہ اسما و صفات الٰہی کے ساتھ جائز نہین ہے واللہ اعلم **تعالج المریض**
بیمار کے علاج کا بیان **عن** زید بن اسلم ان رجلا فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابہ جرح فاحتقن الجرح الدم
وان الرجل دعا رجلین من بنی انمار فنظرا الیہ فزعما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہما ایکما اطب فقالا
او فی الطب خیر یا رسول اللہ فزعم زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انزل الدواء الذی انزل الادواء
ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین زخم لگا اور خون وہان اکر بہر گیا تو اس
شخص نے دو شخصون کو بلایا بنی انمار مین سے ان دونون نے اکر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے کہا تم دونون مین کون
طب زیادہ جانتا ہے وہ بولے یا رسول طب مین کچھ فائدہ ہے آپ نے فرمایا دوا بھی اسی نے اتاری ہے جس نے بیماری اتاری ہے
عن یحیی بن سعید قال بلغنی ان سعد بن زرارة اکتوی فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
الذبحة فمات **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ سعد بن زرارہ نے داغ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین
خناق کی بیماری سے تو مر گئے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر اکتوی من اللقوة ورقی من العقرب **ترجمہ** نافع
سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے داغ لیا لقوہ مین (القوہ ایک مرض ہے جو چہرے پر ہوتا ہے اس سے منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے)
اور منتر کیا بچھو کا **الغسل بالماء من الحمی** بخار مین پانی سے غسل کرنا **عن** فاطمة بنت المنذر ان اسماء
بنت ابی بکر الصدیق کانت اذا اتیت بالمرأة قد حمت تدعو لہا اخذت الماء فصبتہ بینہا وبین
جیبہا وقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر ان نبردہا بالماء **ترجمہ** فاطمہ بنت منذر سے روایت
ہے کہ اسماء بنت ابی بکر پاس جب کوئی عورت آتی جو بخار مین مبتلا ہوتی تو پانی منگا کر اسکے گریبان مین ڈالتین
اور کہتین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے بخار کو ٹھنڈا کرنے کا پانی سے **عن** عروة بن الزبیر ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمی من فیح جہنم فابردوہا بالماء **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کا جوش ہے اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے **عیادة المریض والطیرة**
بیمار پرسی کا اور فال بد کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عاد الرجل
المریض خاض فی الرحمة حتی اذا قعد عندہ قرت فیہ او نحو ھذا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے بیمار کو دیکھنے جاتا ہے تو گھس جاتا ہے پروردگار کی رحمت مین پھر جب وہان
بیٹھتا ہے تو وہ رحمت اس شخص کے اندر بیٹھ جاتی ہے یا مثل اسکی کچھ فرمایا **عن** ابن عطیة ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا ہام ولا صفر ولا یحل الممرض علی المصح ولیحلل المصح حیث شاء فقالوا
یا رسول اللہ وما ذاک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذی **ترجمہ** ابن عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے عدوی (یعنے ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) اور نہ ہامہ (اُلّو جسکو لوگ منحوس سمجھتے ہیں یا مردہ کی
کی روح جانور کی شکل) اور نہ صفر (کا مہینا جسکو لوگ منحوس جانتے ہیں تیرہ تیزی ہیں کوئی کام کرنا بہتر نہیں جانتے)
ف بخاری کی روایت میں ہے اور نہ شگون بد اور نہ دیو بھوت جنگل کا کفار عرب کو یہ اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہے
خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے آپنے فرمایا یہ غلط خیال ہے اور یہی گمان تھا اگر کسی کے مکان پر بیٹھے تو وہ گھر اجاڑ ہو
جاویگا یا صفر کے مہینے میں کوئی کام کرے تو اُس میں بہتری نہ ہوگی یا جنگل میں دیو بھوت رنگ برنگ کی شکلیں
بناتے ہیں اور لوگوں کو راہ بھلا دیتے ہیں اور ضرر پہونچانے کی قدرت رکھتے ہیں یہ سب خیالات شرع میں لغو اور غلط
کیے گئے کسی سے کچھ نہیں ہوسکتا بغیر خدا کے حکم کے کوئی نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان دیسکتا ہے ف لیکن
بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس نہ اُتارا جاوے البتہ جس شخص کا اونٹ اچھا ہو اُسکو اختیار ہے جہاں چاہے اُترے
لوگوں نے پوچھا اسکا کیا سبب ہے یارسول اللہ ف یعنی آپ خود فرماتے ہیں کہ اسلام میں عدوی نہیں ہے ایک کا مرض
دوسرے کو نہیں لگتا پھر بیمار اونٹوں کو تندرست اونٹوں کے پاس اُتارنے سے کیوں منع کرتے ہیں ف آپنے
فرمایا ف میں اسواسطے منع نہیں کرتا کہ ایک کا مرض دوسرے کو لگ جاوے گا کیونکہ یہ خیال غلط ہے بلکہ ف مرض
سے نفرت ہوتی ہے یا تکلیف ہوتی ہے ف اسیواسطے آپنے جذامی سے دور رہنے کو فرمایا تاکہ ایذا اور تکلیف نہ ہو
نہ اسوجہ سے کہ جذام اسکا اُسکو لگ جاویگا آپنے خود ایکبار جذامی کو ساتھ کھانا کھلایا اور فرمایا کل بسم اللہ ثقۃ
باللہ وتوکلا علیہ **السنۃ فی الشعر** بالوں کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مونچھوں
کے منڈانیکا ف یعنی اُن بالوں کا جو ہونٹ سے لگے ہیں یا ساری مونچھ کا علما کا اسمیں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک
کترانا افضل ہے بعضوں کے نزدیک منڈانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتراتے تھے جیسا ترمذی نے روایت کیا ہے ابن عباس
سے اور صحابہ بعض کتراتے تھے اور بعض منڈاتے تھے ف اور داڑھیوں کے چھوڑدینے کا ف ابن عمر اور ابوہریرہ
سے مروی ہے وہ اپنی داڑھیاں ایک مٹھی کے برابر رکھتے تھے اس سے زیادہ کتر ڈالتے تھے امام مالک سے سوال ہوا کہ اگر داڑھی
لمبی ہوجاوے انہوں نے کہا کترنا چاہیے ترمذی نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ریش مبارک میں سے لیا کرتے تھے
طول و عرض میں سے تاکہ گول ہوجاوے **عن** حمید بن عبد الرحمن بن عوف انہ سمع معاویۃ بن ابی سفیان
عام حج وھو علی المنبر وتناول قصۃ من شعر کانت فی ید حرسی یقول یا اھل المدینۃ این علماؤکم
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن مثل ھذہ ویقول انما ھلکت بنو اسرائیل حین اتخذ
ھذہ نساؤھم **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے اُنہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا جس سال
اُنہوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تھے اُنہوں نے ایک بالوں کا چُٹلا اپنے خادم کے ہاتھ سے لیا اور کہتے تھے اے مدینے والو کہاں

ہین علما تمہارے سُفہا جنپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تہے اس سے اور فرماتے تھے تباہ ہوئے بنی اسرائیل جب اُنکی عورتون نے یہ کام شروع کیا **ف** دوسری حدیث مین ہی لعنت کی اللہ تعالی نے اُس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو جوڑے اور اُس عورت پر جو اپنے بالون سے اَور بال جوڑا دے اور اُس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اُس عورت پر جو اپنا بدن گودوا دے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن عمر سے **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ سَدَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اپنے بال پیشانی کیطرف لٹکاتے رہے ایک مدت تک بعد اسکے مانگ نکالنے لگے **ف** اہل کتاب بھی بال پیشانی کیطرف سوڑا کرتے ہین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی پہلے ایسا ہی کرتے تھے بعد اُسکے آپنے یہ امر چھوڑ دیا اور بالون کے دو حصے کر کے مانگ نکالنا شروع کیا کہا مالک نے اپنی بہو یا ساس کے بال دیکھنا کچہ قباحت نہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْاِخْصَاءَ وَيَقُولُ فِيهِ تَمَامُ الْخَلْقِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر مکروہ جانتے تہے خصی کرنے کو اور کہتے تہے خصیے رکھنے مین پیدایش پورا کرنا ہے **ف** یعنی خصیے بھی ایک عضو ہے اللہ کی پیدایش مین سے اس کے کاٹنے مین نقص ہے خلق الٰہی کا **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ اَوْ لِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ اِذَا اتَّقَى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ **ترجمہ** صفوان بن سلیم کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور یتیم کا پالنے والا خواہ یتیم کا عزیز ہو یا غیر بہشت مین ایسے ہین جیسے یہ دونو انگلیان جب پرہیزگاری کرے اور حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کیطرف **ف** یعنی یتیم کی پرورش کرنیوالے اور اُسکے مال کی حفاظت کرنیوالے کا بہشت مین اتنا درجہ بلند ہے کہ میرے درجہ سے ایسا اتصال ہے جیسے آپس مین اِن دونو انگلیونکو **اِصْلَاحُ الشَّعْرِ** بالون مین کنگھی کرنیکا بیان **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِي جُمَّةً اَفَاُرَجِّلُهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ نَعَمْ وَاَكْرِمْهَا فَكَانَ اَبُو قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ لِمَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكْرِمْهَا **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ ابا قتادہ انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میرے بال کندہون تک ہین مین اُنمین کنگھی کرون آپنے فرمایا ہان کنگھی کر اور بالون کی عزت کر ابو قتادہ کبھو ایک دن مین دو بار تیل ڈالتے اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بالون کی عزت کر **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اَنِ اخْرُجْ كَاَنَّهُ يَعْنِي اِصْلَاحَ شَعْرِ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ فَفَعَلَ الرَّجُلُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِنْ اَنْ يَاْتِيَ اَحَدُكُمْ ثَائِرَ الرَّاْسِ كَاَنَّهُ شَيْطَانٌ **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے ہوئے تہے اتنے مین ایک شخص جسکے بال سر اور ڈاڑھی

کے پریشان تھے آیا آپنے اُسکو اشارہ کیا یعنے مسجد سے باہر جا اور بالون کو درست کر کے آ وہ شخص درست کر کے پھر آیا آپنے فرمایا کیا یہ اچھا نہیں اس صورت سے کہ آدمی کوئی تم مین سے پریشان سر جیسے شیطان **مَا جَاءَ فِي صَبْغِ الشَّعْرِ** بالونکے رنگنے کے بیان مین **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَ وَكَانَ جَلِيسًا لَهُمْ وَكَانَ أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ قَالَ فَغَدَا عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ حَمَّرَهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ هٰذَا أَحْسَنُ قَالَ إِنَّ أُمِّي عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيَّ الْبَارِحَةَ جَارِيَتَهَا نُخَيْلَةَ فَأَقْسَمَتْ عَلَيَّ لَأَصْبُغَنَّ وَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَانَ يَصْبُغُ **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن اسود انکا ہم صحبت تھا اور اسکے سر اور ڈاڑھی کے بال سب سفید تھے ایک روز صبح کو آیا اپنے بالون پر سرخ خضاب کر کے تو لوگون نے کہا یہ اچھا ہے وہ بولا میری ماں حضرت عائشہ نے کہلا بھیجا نخیلہ اپنی لونڈی کے ہاتھ قسم دیکر تو اپنے بالون کا خضاب کر اور بیان کیا کہ ابوبکر صدیق بھی خضاب کیا کرتے کہا مالک نے سیاہ خضاب مین نے کوئی حدیث نہین سُنی اور سوا سیاہ کے اور کوئی رنگ بہتر ہے اور خضاب نکرنا بہت بہتر ہے اگر خدا چاہے اور لوگونپر اس بارے مین کچھ تنگی نہین ہے **ف** مگر مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے ابو قحافہ کے ذکر مین مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غَيِّرُوا هٰذَا الشَّيْبَ وَاجْتَنِبُوا فِيهِ السَّوَادَ اور امام احمد نے بھی اس حدیث کو سند مین روایت کیا ہے اور ابوداؤد و نسائی نے ابن عباس سے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ پس حق اسباب مین یہی کہ خضاب سیاہ حرام ہے اور سوائے سیاہ کے اور خضاب مندوب یا مامور بہ ہے والتفصیل فی ہدایۃ السائل الے ادلۃ المسائل کہا مالک نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہین کیا اگر کیا ہوتا تو حضرت عائشہ عبدالرحمن پاس یہی کہلا بھیجتین **ف** ابن عمر نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زرد خضاب کیا کرتے اور ابو رمثہ نے روایت کیا کہ آپنے سرخ خضاب کیا مہندی کا اور ابوہریرہ سے بھی ایسا ہی روایت ہے (زرقانی) **مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ التَّعَوُّذِ عِنْدَ النَّوْمِ** سوتے وقت شیطان سے پناہ مانگنے کا بیان **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُرَوَّعُ فِي مَنَامِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ **ترجمہ** خالد بن الولید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین ڈرتا ہون سوتے مین آپنے فرمایا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ہمزات الشیاطین وان یحضرون پناہ مانگتا ہون مین اللہ کے پورے کلمات سے اُسکے غصے اور عذاب سے اور اُسکے بندوں کے شر سے اور شیطانونکے وسوسون سے اور شیطانونکے میرے پاس آنے سے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ يَطْلُبُهُ بِشُعْلَةٍ مِنْ نَارٍ كُلَّمَا الْتَفَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُهُنَّ اِذَا اَنْتَ قُلْتَهُنَّ طَفِئَتْ شُعْلَتُهٗ وَ

خَرَّ لِفِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى فَقَالَ جِبْرِيْلُ قُلْ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ

اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِىْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا

وَشَرِّ مَا ذَرَاَ فِى الْاَرْضِ وَشَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس شب معراج ہوئی ایک دیو نظر آیا

گویا اسکے ہاتھ مین شعلہ تھا آگ کا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ کرتے اسکو دیکھتے آپکیطرف چلا آتا تھا حضرت جبرئیل

علیہ السلام نے فرمایا مین آپکو چند کلمات سکھا دون آپ انکو فرماویے تو اسکا شعلہ بجھ جاوے آپنے فرمایا کیون نہین سکھا

جبرئیل نے کہا کہو اعوذ بوجہ اللہ الخ یعنے پناہ مانگتا ہون مین اللہ کی منہ سے جو بڑا عزت والا ہے اور اُسکے کلمات سے جو پورے

ہین جس سے کوئی نیک یا بد آگے نہین بڑہ سکتا یعنے اُس سے زیادہ علم نہین رکھتا برائی سے اس چیز کے جو آسمان سے

اُترے اور جو آسمان کیطرف چڑہے اور برائی سے اُن چیزون کے جو پیدا کیا ہے اُسنے زمین مین اور جو نکلے زمین سے

اور رات دن کے فتنون سے اور شب و روز کی آفتون سے اور حادثون سے مگر جو حادثہ بہتر ہو اے رحمن **ف**

نسائی کی روایت مین ہے جب آپنے اس دعا کو پڑہا وہ دیو اوندہا گر پڑا اور اُسکا شعلہ بجھ گیا **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ

رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ قَالَ مَا نِمْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَىِّ شَىْءٍ فَقَالَ

لَدَغَتْنِىْ عَقْرَبٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ

التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص اسلم کا (اسلم ایک قبیلہ ہے عرب

مین) بولا مین رات کو نہین سویا آپنے پوچھا کیون کس وجہ سے وہ بولا مجھے بچھونے کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر تو شام کیوقت یہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو بچھو تجھے کچھ ضرر نکرتا **عَنْ** الْقَعْقَاعِ

بْنِ حَكِيْمٍ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِىْ يَهُوْدُ حِمَارًا فَقِيْلَ لَهٗ وَمَا هُنَّ فَقَالَ

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِىْ لَيْسَ شَىْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِىْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ

بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَآءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَاَ وَذَرَاَ

ترجمہ قعقاع بن حکیم سے روایت ہے کعب الاحبار (بڑے عالم تھے یہودیون کے پھر مسلمان ہو گئے) نے کہا اگر مین چند

کلمات نہ پڑہا کرتا تو یہودی (جادو کرکے) مجھکو گدہا بنا دیتے لوگون نے پوچھا وہ کلمات کیا ہین کعب نے کہا اعوذ بوجہ اللہ

العظیم الخ **مَا جَآءَ فِى الْمُتَحَابِّيْنَ فِى اللّٰهِ** خدا کیواسطے دوستی رکھنے والون کا بیان **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ

اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ لِجَلَالِىْ

الْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِىْ ظِلِّىْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّىْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل

جلالہ ارشاد فرماویگا دن قیامت کے کہان ہین وہ لوگ جو آپس مین دوستی رکہتے تہے میری بزرگی کیواسطے آج کے دن مین انکو
سایہ مین کہونگا یہ وہ دن ہے جسدن کہین سایہ نہین سوا میرے سایہ کے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَوْ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض
اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ
نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا
عَلٰی ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا مِّنْ قَلْبِهٖ فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ ذَاتُ حَسَبٍ وَّ
جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا
تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہین جنکو
اللہ تعالی اپنے سایہ مین رکہیگا جسدن اسکے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا یعنے قیامت مین ایک تو منصف حاکم
دوسرے وہ جوان جو جوانی کی امنگ سے خدا کی بندگی مین مشغول ہو تیسرے وہ مرد جسکا دل مسجد مین لگا رہے جب نکلکر
پہر لوٹنے تک چوتہے وہ دو مرد جو خدا کے واسطے آپس مین محبت رکہتے ہین ملتے ہین تو اسپیر اور جدا ہوتے ہین تو اسپیر پانچوین
وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا تنہائی مین دونو آنکہون سے اسکی آنسو بہ نکلے چہٹے وہ مرد جسکو شریف خوبصورت عورت
نے بدفعلی کے لیے بولایا وہ بولا مجہے خوف ہے اللہ کا جو پالنے والا ہے سارے جہان کا ساتوین وہ مرد جسنے خیرات کی
چہپا کر یہانتک کہ جو دہنے ہاتہہ سے دیا بائین ہاتہہ کو اسکی خبر نہین ہوی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ قَالَ لِجِبْرِیْلَ یَا جِبْرِیْلُ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَیُحِبُّهٗ جِبْرِیْلُ
ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ
فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ الْعَبْدَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی
بندے سے محبت کرتا ہے تو پکارتا ہے جبریل کو اور یہ فرماتا ہے کہ مقرر خدا نے فلانیکو دوست رکہا سو تو بہی اسکو دوست
رکہہ تو جبریل اس سے محبت رکہتا ہے پہر پکار دیتا ہے جبریل آسمان والون مین یعنے فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانیکو
دوست رکہا ہے سو تم بہی اسکو دوست رکہو تو آسمان والے اس سے محبت رکہتے ہین پہر اس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت
اُتاری جاتی ہے یعنے زمین کے نیک لوگ اسکو مقبول جانتے ہین اور اس سے محبت رکہتے ہین **ف** یعنی خدا جس
بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہے تو اسکو آسمان زمین مین مشہور کر دیتا ہے تاکہ فرشتے اسکے واسطے استغفار کرین اور
زمین کے لوگ اسکے واسطے نیک دعا کرین اس سے محبت رکہین اسکی تعریفین کرین اسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب
ہے کہ اولیا اللہ سے اکثر لوگ محبت کہتے ہین لیکن ایسی محبت بہی نہین اچہی کہ عوام لوگ جاہل کرتے ہین کہ انکو نفع اور نقصان
کا مختار رجانکر انکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین حقیقت مین انسے عداوت ہے **کہا** مالک نے بعض
مین بہی حضرت نے ایسا ہی فرمایا ہے عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَاِذَا فَتًی

شَابٌّ بَرَّاقُ الثَّنَايَا وَاِذَا النَّاسُ مَعَهُ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَسْنَدُوْا اِلَيْهِ وَصَدَرُوْا عَنْ قَوْلِهِ فَسَاَلْتُ عَنْهُ فَقِيْلَ لِيْ هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ هَجَّرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِيْ بِالتَّهْجِيْرِ وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى قَضٰى صَلٰوتَهُ ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ فَقَالَ آللّٰهِ قَالَ فَقُلْتُ اللّٰهِ فَقَالَ آللّٰهِ فَقُلْتُ اللّٰهِ قَالَ فَاَخَذَ بِحُبْوَةِ رِدَائِيْ فَجَبَذَنِيْ اِلَيْهِ وَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ **ترجمہ** ابو ادریس خولانی سے روایت ہے میں دمشق کی مسجد میں گیا وہاں میں نے ایک جوان دیکھا سفید دندان لوگ اسکی ساتھ ہیں جب کسی بات میں اختلاف کرتے ہیں تو جو وہ کہتا ہے اسی کی سند پکڑتے ہیں اور اسکے قول پر تھم جاتے ہیں میں نے پوچھا یہ جوان کون ہے لوگوں نے کہا معاذ بن جبل ہیں جب دوسرا روز ہوا تو میں بہت سویرے گیا دیکھا تو وہ مجھ سے آگے آگئے ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں میں ٹھیر رہا جب نماز پڑھ چکے تو میں انکے سامنے سے آیا اور سلام علیکم کی پھر میں نے کہا میں تم کو اللہ جل جلالہ کیواسطے چاہتا ہوں انہوں نے کہا ہاں اللہ کیواسطے میں نے کہا اللہ کیواسطے انہوں نے کہا اللہ کیواسطے میں نے کہا اللہ کیواسطے انہوں نے میری چادر کا کونا پکڑ کے مجھ کو گھسیٹا اور کہا خوش ہو جا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے واجب ہوئی محبت میری ان لوگوں کو جو میرے واسطے دوستی اور محبت رکھتے ہیں اور میرے واسطے ملکر بیٹھتے ہیں ذکر الٰہی کرنے کو یا علم دین سکھانے کو) اور میرے واسطے اپنی جان اور مال صرف کرتے ہیں اور میرے واسطے ایک دوسرے کے ملاقات کو جاتے ہیں **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ الْقَصْدُ وَالتُّؤَدَةُ وَحُسْنُ السَّمْتِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس کہتے تھے (طبرانی نے معجم کبیر میں اسکو مرفوعاً روایت کیا ہے) میانہ روی اور نرمی اور اچھی سج دھج ایک جز ہے نبوت کی پچیس[۲۵] جزوں میں سے

مَا جَاءَ فِي الرُّؤْيَا خواب کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی خواب نیکبخت آدمی کی نبوت کا ایک جزء ہے چھیالیس جزوں میں سے **ف** مگر نبوت کا جز نبوت نہیں ہو سکتا اور یہ قید لگائی کہ اچھی خواب ہو اور نیک بخت آدمی کی ہو کیونکہ اکثر خواب خیالات ہوتے ہیں اعتبار کے قابل نہیں ہوتے مگر نیک بخت صالح آدمیوں کی بعض بعض خواب سچ ہوتی ہیں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ يَقُوْلُ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُوْلُ لَيْسَ يَبْقٰى بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ **ترجمہ**

خواب کا بیان

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوتے صبح کی نماز سے فرماتے تم میں سے کسی نے رات کو کوئی خواب دیکھا ہے
اور فرماتے میرے بعد نبوت میں سے کچھ باقی نہ رہیگا سوا اچھے خواب کے اور یہی ایک جزء ہے نبوت کا یہ رہجاویگا عَنْ عَطَاءِ
بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَّبْقٰى بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰى لَهٗ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ
النُّبُوَّةِ ترجمہ عطا ابن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد نبوت میں سے کچھ نہ رہیگا مگر مبشرات صحابہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ مبشرات کیا ہے آپنے فرمایا اچھی خواب جسکو نیک بخت آدمی دیکھے یا دوسرا اسکے واسطے دیکھے یہ جزء
ہے نبوت کی چھیالیس جزوں میں سے عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الشَّيْءَ يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ عَنْ
يَسَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهٗ لَنْ يَّضُرَّهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِنْ كُنْتُ لَاَرَى
الرُّؤْيَا هِيَ اَثْقَلُ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَمَا كُنْتُ اُبَالِيْهَا ترجمہ ابو قتادہ بن ربعی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اچھی خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بری خواب شیطان کیطرف سے جب
کوئی تم میں سے بری خواب میں دیکھے تو چاہیے کہ بائیں طرف تھوتھکار کرے تین بار اور پناہ مانگے اللہ سے اسکے شر سے
پھر وہ اسکو نقصان نہ پہنچاویگا اگر خدا چاہے ابو سلمہ نے کہا پہلے میں خواب ایسی دیکھتا جسکا بوجھ میرے اوپر پہاڑ سے بھی
زیادہ رہتا جب سے میں نے یہ حدیث کو سنا کچھ پرواہ نہیں کرتا ف کیونکہ اس حدیث میں بری خواب کی برائی سے بچنے کا طریق
معلوم ہو گیا اب دل میں خواہ مخواہ وسوسہ نہ رکھے اور اندیشہ نہ کرے اللہ جل جلالہ کی پناہ بڑی قوی اور مضبوط ہے عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ هِيَ
الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ اَوْ تُرٰى لَهٗ ترجمہ عروہ بن زبیر کہتے تھے یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا لہم البشری فی
الحیوۃ الدنیا والآخرۃ الآیۃ اس سے مراد نیک خواب ہے جسکو آدمی خود دیکھے یا کوئی اور اسکے واسطے دیکھے مَا جَاءَ
فِي النَّرْدِ چوسر یا شطرنج کا بیان عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ
بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے
چوسر کھیلا یا شطرنج اُس نے نافرمانی کی اللہ اور اسکے رسول کی ف کیونکہ اس کھیل سے دشمنی پیدا ہوتی ہے اور اللہ
کی یاد نہیں رہتی اور نماز قضا ہو جاتی ہے یہ کھیل سلف کے نزدیک اتفاقی حرام ہے دوسری حدیث میں ہے جس نے چوسر
کھیلا اُسنے گویا اپنا ہاتھ سور کی گوشت میں اور خون میں رنگ لیا ائمہ ثلثہ اسکی حرمت کے قائل ہیں اور شافعی کے
نزدیک مکروہ تنزیہی ہے جب مواظبت نہ ہو اور عبادات اسکی باعث سے فوت نہ ہوں اور شرط نہ ہو ورنہ حرام ہے عَنْ
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ بَلَغَهَا اَنَّ اَهْلَ بَيْتٍ فِيْ دَارِهَا كَانُوْا سُكَّانًا فِيْهَا وَعِنْدَهُمْ

تردّ فارسلت الیھم لئن لم تخرجوھا لاخرجنکم من داری وانکرت ذلک علیھم ترجمہ حضرت ام المؤمنین
عائشہ سے روایت ہے انکے گھر میں کچھ لوگ رہا کرتے تھے آپ نے سنا انکے پاس شطرنج یا چوسر ہے تو کہلا بھیجا شطرنج یا چوسر
کو تم دور کرو دو نہیں تو میں تمہیں اپنے گھر سے نکالدونگی اور برا جانا اسکو عن عبد اللہ بن عمر انہ کان
اذا وجد احدا من اھلہ یلعب بالنرد ضربہ وکسرھا قال سمعت مالکا یقول لا خیر فی الشطرنج و
کرھھا وسمعتہ یکرہ اللعب بھا وبغیرھا من الباطل ویتلو ھذہ الایۃ فماذا بعد الحق الا الضلال
ترجمہ عبد اللہ بن عمر جب اپنے گھروالوں میں کسیکو شطرنج کھیلتے دیکھتے تو اسکو مارتے اور شطرنج کو توڑ ڈالتے کہا یحیی
نے سنا میں نے مالک سے شطرنج کھیلنا بہتر نہیں ہے اور مکروہ جانتے تھے اسکو اور سنا میں نے مالک سے کہتے تھے شطرنج
کھیلنا اور اور لغو بیہودہ کھیل سب مکروہ ہیں اور پڑھتے تھے اس آیت کو فماذا بعد الحق الا الضلال یعنی کیا ہے
بعد حق کے سوا گمراہی کے بیہقی نے کہا صحابہ نے اجماع کیا شطرنج کے حرام ہونے پر اور جس نے رخصت نقل کی
وہ غلط ہے العمل فی السلام سلام کا بیان عن زید بن اسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال یسلم الراکب علی الماشی واذا سلم من القوم واحد اجزی عنھم ترجمہ زید بن اسلم سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیادے پر اور جب ایک آدمی قوم میں سے سلام کرے تو ان
سب سے کافی ہوجاویگا ف کیونکہ ابتدا سلام سنت کفایہ ہے جیسا کہ جواب سلام فرض کفایہ ہے عن محمد
بن عمرو بن عطاء انہ قال کنت جالسا عند عبد اللہ بن عباس فدخل علیہ رجل من اھل الیمن فقال
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ثم زاد شیئا مع ذلک ایضا قال ابن عباس وھو یومئذ قد
ذھب بصرہ من ھذا قالوا ھذا الیمانی الذی یغشاک فعرفوہ ایاہ قال فقال ابن عباس ان
السلام انتھی الی البرکۃ قال یحیی سئل مالک ھل یسلم علی المرأۃ فقال اما المتجالۃ فلا اکرہ ذلک
واما الشابۃ فلا احب ذلک ترجمہ محمد بن عمرو بن عطا سے روایت ہے میں بیٹھا ہوا تھا عبد اللہ بن عباس پاس اتنے
میں ایک شخص یمن کا رہنے والا آیا اور بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اسپر بھی کچھ زیادہ کیا ابن عباس کی
ان دنوں بینائی جاتی رہی تھی انہوں نے کہا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ وہی یمن کا رہنے والا ہے جو آیا کرتا ہے
آپ پاس اور بتادیا اسکا یہاں تک کہ ابن عباس پہچان گئے اسکو ابن عباس نے کہا سلام ختم ہو گیا وبرکاتہ پہ
اس سے زیادہ بڑھانا نہ چاہیے کہا یحیی نے سوال ہوا مالک سے مرد سلام کرے عورت پر انہوں نے کہا بڈھی پر کچھ
قباحت نہیں اور جوان پر اچھا نہیں ماجاء فی السلام علی الیھودی والنصرانی
یہودی اور نصرانی کے سلام کا بیان عن عبد اللہ بن عمر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
الیھود اذا سلم علیکم احدھم فانما یقول السام علیکم فقل علیک ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی جب تمکو سلام کرتے ہین تو السام علیکم کے بدلے السام علیکم ویعنے موت ہو تمپر) کہتے ہین تم بہی علیک کہا کرو یعنے جواب مین صرف علیک کہدیا کرو یعنے (تو بہی مرے) **سوال** ہوا مالک سے کہ یہود اور نصرانی سے اگر کوئی سلام کرلیوے یعنے السلام علیکم کہدیوے تو پہر اسکو فسخ کرے انہون نے کہا نہین (بلکہ توبہ اور استغفار کرے کیونکہ خلاف حکم کیا) **جامع السلام** سلام کی مختلف احادیث کا بیان **عن** ابی واقدِ اللَّیثی اَنَّ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ھو جالسٌ فی المسجدِ والناسُ معہ اِذ اَقبلَ نفرٌ ثلٰثۃٌ فاقبلَ اثنانِ الی رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذھبَ واحدٌ فلما وقفا علی رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلّما فاما احدُھما فرأی فُرجۃً فی الحلقۃِ فجلس فیھا واما الاٰخرُ فجلسَ خلفھم واما الثالثُ فادبرَ ذاھبًا فلما فرغَ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اُخبرکم عن النفرِ الثلٰثۃِ اما احدُھم فاویٰ الی اللہِ فآواہُ اللہُ واما الاٰخرُ فاستحییٰ فاستحییٰ اللہُ منہ واما الاٰخرُ فاعرضَ فاعرضَ اللہُ عنہ **ترجمہ** ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے تہے مسجد مین اور لوگ آپکے ساتہ تہے اتنے مین تین آدمی آئے دو تو ان حضرت کے پاس آئے اور ایک چلا گیا جب وہ دونو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہونچے تو ایک شخص اُن مین سے حلقے مین جگہہ پاکر بیٹہ گیا اور ایک پیچہے بیٹہا رہا اور تیسرا تو پہلے چلا ہی گیا تہا جب آپ فارغ ہوئے (وعظ سے یا تعلیم سے جس مین مصروف تہے) تو آپ نے فرمایا کیا مین تمکو ان تینون آدمیون کا حال نہ بتلاؤن ایک تو اُن مین سے اللہ کے پاس آیا اللہ نے بہی اسکو جگہہ دی ایک نے انمین سے شرم کی (مجلس کے اندر گہسنے سے اور لوگون کو تکلیف دینے سے) اللہ نے بہی اُس سے شرم کی (یعنے اُسپر رحمت اتاری اور اسکو عذاب نہ کیا) اور ایک نے اُن مین سے منہ پہیر لیا اللہ نے بہی اُسکیطرف سے منہ پہیر لیا **عن** انسِ بنِ مالکٍ انہ سمعَ عمرَ بنَ الخطابِ سلّمَ علیہ رجلٌ فردَّ علیہِ السلامَ ثم سألَ عمرُ الرجلَ کیفَ انتَ فقال احمدُ الیکَ اللہَ فقال عمرُ ذٰلکَ الذی اردتُ منکَ **ترجمہ** انس بن مالک نے سنا حضرت عمر سے انکو ایک شخص نے سلام کیا حضرت عمر نے اسکا جواب دیا پہر اُس سے مزاج پوچہا اُس نے کہا شکر کرتا ہون اللہ کا حضرت عمر نے کہا میرا یہی مطلب تہا **عن** الطفیلِ بنِ اُبیِّ بنِ کعبٍ انہ کان یأتی عبدَ اللہِ بنَ عمرَ فیغدو معہ الی السوقِ قال فاذا غدونا الی السوقِ لم یمرَّ عبدُ اللہِ بنُ عمرَ علی سقّاطٍ ولا صاحبِ بیعۃٍ ولا مسکینٍ ولا احدٍ الا سلّمَ علیہ قال الطفیلُ فجئتُ عبدَ اللہِ بنَ عمرَ یومًا فاستتبعنی الی السوقِ فقلتُ لہ وما تصنعُ فی السوقِ وانتَ لا تقفُ علی البیعِ ولا تسألُ عن السلعِ ولا تسومُ بھا ولا تجلسُ فی مجالسِ السوقِ قال واقولُ لہ اجلس بنا ھھنا نتحدثُ قال فقال لی عبدُ اللہِ بنُ عمرَ یا ابا بطنٍ وکان الطفیلُ ذا بطنٍ انما نغدو من اجلِ السلامِ نسلّمُ علی من لقینا **ترجمہ** طفیل بن ابی بن کعب عبداللہ بن عمر پاس آتے اور صبح صبح انکو ساتہ بازار کو جاتے طفیل کہتے ہین جب ہم بازار مین پہونچتے تو عبداللہ بن عمر ہر ایک ردی خدی بیچنے والے پر اور ہر سوداگر پر اور ہر مسکین

اور پھر کسی پر سلام کرتے ایک روز مین عبد اللہ بن عمر پاس آیا انھون نے مجھے بازار لیجانا چاہا مینے کہا تم بازار مین جاکر کیا کروگے نہ تم بیچنے والون پاس ٹھہرتے ہو نہ کسی اسباب کو پوچھتے ہو نہ کسی کا مول تول کرتے ہو نہ بازار کی مجلسون مین بیٹھتے ہو اس سے یہین بیٹھو رہو ہم تم باتین کرینگے عبد اللہ بن عمر نے کہا او پیٹ والے طفیل کا پیٹ بڑا تھا ہم بازار مین سلام کرنے کو جاتے ہین جس سے ملاقات ہوتی ہے اسکو سلام کرتے ہین **عن** يحيى بن سعيد ان رجلا سلم على عبد الله بن عمر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته والغاديات والرائحات فقال له عبد الله بن عمر وعليك الفا كانه كره ذلك **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے ایک شخص نے سلام کیا عبد اللہ بن عمر کو تو کہا السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته والغادیات والرائحات سلامتی ہو تمہارے پر اور اسکی رحمت اور برکات اور صبح اور شام کی نعمتین آنیوالیاں اور جانیوالیاں عبد اللہ بن عمر نے کہا وعلیک الفا تیرے اوپر بھی ہزار گنی اسکے اور اسکو برا جانا **ف** کیونکہ برکاته پر انتہا ہوا اس سے بڑھانا زیادتی ہے شرع مین اور وہ جائز نہین **عن** مالك انه بلغه اذا دخل البيت غير المسكون يقول السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا جب کوئی آدمی ایسے گھر مین جاوے جو خالی پڑا ہو تو کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین

باب الاستيذان

گھر مین جاتیوقت اذن لینے کا بیان

عن عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ساله رجل فقال يا رسول الله استاذن على امي فقال نعم فقال الرجل اني معها في البيت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استاذن عليها فقال الرجل اني خادمها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استاذن عليها اتحب ان تراها عريانة قال لا قال فاستاذن عليها **ترجمہ** عطاء بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایک شخص نے کیا اذن مانگون مین اپنی ماں سے گھر جاتیوقت آپنے فرمایا ہان وہ بولا مین تو اسکے ساتھ ایک گھر مین رہتا ہون آپنے فرمایا اذن لیکر جا وہ بولا مین تو اسکی خدمت کرتا ہون آپنے فرمایا اذن لیکر جا کیا تو چاہتا ہے اسکو ننگی دیکھے بولا نہین آپنے فرمایا پس اذن لیکر جا **عن** ابي موسى الاشعري انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاستيذان ثلث فان اذن لك فادخل والا فارجع **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذن تین بار لینا چاہیے اگر اجازت ہو تو جا نہین تو لوٹ آ **عن** ربيعة بن عبد الرحمن عن غير واحد من علمائهم ان ابا موسى الاشعري جاء يستاذن على عمر بن الخطاب فاستاذن ثلثا ثم رجع فارسل عمر بن الخطاب في اثره فقال ما لك لم تدخل فقال ابو موسى الاشعري سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الاستيذان ثلث فان اذن لك فادخل والا فارجع فقال عمر بن الخطاب ومن يعلم هذا لئن لم تاتني بمن يعلم ذلك لافعلن بك كذا وكذا فخرج ابو موسى حتى جاء مجلسا في المسجد يقال له مجلس الانصار فقال اني اخبرت عمر بن الخطاب اني سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الاستيذان ثلث فان اذن لك فادخل والا فارجع فقال لئن لم تاتني بمن يعلم هذا لافعلن بك كذا وكذا فان كان سمع ذلك احد منكم فليقم معي فقالوا لابي سعيد الخدري قم معه وكان ابو سعيد اصغرهم فقام معه فاخبر بذلك عمر بن

الخطاب فقال عمر لابی موسیٰ اما انی لا اتهمک ولکنی خشیت ان یتقول الناس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے انہوں نے بہت علماء سے سنا کہ ابوموسیٰ اشعری نے اجازت چاہی اندر آنے کی حضرت عمر کے مکان پر تین بار جب تینوں بار جواب نہ ملا تو وہ لوٹ گئے حضرت عمر نے انکے پیچھے آدمی بھیجا جب وہ آئے تو ان سے کہا تم اندر کیوں نہ آئے ابوموسیٰ اشعری نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اذن تین بار چاہیے اگر اجازت ہو تو جا نہیں تو لوٹ آ حضرت عمر نے کہا تمہارے سوا اور کس نے یہ حدیث سنی ہے اسکو لیکر آؤ اگر نہ لاؤ گے تو میں تمکو سزا دونگا ابوموسیٰ نکلے اور مسجد میں بہت آدمیوں کو بیٹھا دیکھا ایک مجلس میں جسکو مجلس انصار کہتے تھے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اذن لینا تین بار چاہیے اگر اجازت ہو تو جا نہیں تو لوٹ آ میں نے یہ حدیث حضرت عمر سے بیان کی انہوں نے کہا اگر کسی اور نے بھی یہ حدیث سنی ہو تو اسکو لیکر آؤ نہیں تو میں تمکو سزا دونگا اگر تم میں سے کسی نے یہ حدیث سنی ہو تو میرے ساتھ چلے لوگوں نے ابوسعید خدری سے کہا تم جاؤ وہ سب لوگوں میں کم سن تھے ابوسعید ابوموسیٰ کے ساتھ آئے اور یہ حدیث حضرت عمر سے بیان کی حضرت عمر نے ابوموسیٰ سے کہا میں نے تمکو جھوٹا نہیں سمجھا تھا لیکن میں ڈرا ایسا نہ ہو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر باتیں جوڑ لیا کریں **ف** یہ فعل حضرت عمر کا احتیاطًا و مصلحتًا تھا کہ ایک شخص کا کہنا قبول نہ کیا اور اسکو ڈانٹ دیا تاکہ اور جھوٹے جھوٹ بولنے سے باز رہیں اور خوف کریں ورنہ ابوموسیٰ اشعری صحابی جلیل القدر ہیں انکی نسبت کذب کا احتمال نہیں ہوسکتا **التشمیت فی العطاس** چھینک کا جواب دینے کا بیان **عن** محمد بن عمرو بن حزم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان عطس فشمته ثم ان عطس فشمته ثم ان عطس فشمته ثم ان عطس فقل انک مضنوک قال عبد اللہ ابن ابی بکر لا ادری ابعد الثالثة او الرابعة **ترجمہ** محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص چھینکے تو اسکو جواب دے یعنی جب وہ الحمد للہ کہے تو یہ یرحمک اللہ کہے پھر اگر چھینکے تو جواب دے پھر اگر چھینکے تو جواب دے پھر اگر چھینکے تو کہہ تجھکو زکام ہو گیا عبد اللہ بن ابی بکر نے کہا معلوم نہیں تیسرے بعد آپنے یہ کہا یا چوتھی بار کے بعد **عن** نافع ان عبد اللہ ابن عمر کان اذا عطس فقیل له یرحمک اللہ قال یرحمنا اللہ وایاکم ویغفر لنا ولکم **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر کو جب چھینک آتی اور کوئی یرحمک اللہ کہتا تو وہ یرحمنا اللہ وایاکم ویغفر لنا ولکم کہتے **ف** طبرانی نے ابن مسعود سے مرفوعًا ایسا ہی روایت کیا ہے اور بخاری نے ادب مفرد میں مرفوعًا روایت کیا جب کوئی تم میں سے چھینکے تو الحمد للہ کہے دوسرا شخص یرحمک اللہ کہے پھر چھینکنے والا یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے **ما جاء فی الصور والتماثیل** تصویروں اور مورتوں کے بیان میں **عن** رافع بن اسحاق مولی الشفاء انه قال دخلت انا وعبد اللہ بن ابی طلحة علی ابی سعید الخدری نعوده فقال لنا ابوسعید اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الملائکة لا تدخل

[illegible] **ترجمہ** رافع [illegible] شفا

چھینک کا جواب دینے کا بیان

تصویروں اور مورتوں کا بیان

بنت عبد اللہ کی روایت ہے میں اور عبد اللہ بن ابی طلحہ ملکر ابو سعید خدری پاس گئے انکو دیکھنے کو وہ بیمار تھے ابو سعید نے کہا محمد سے سو بیان
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں یا مورتیں ہوں **ف** یعنی ذی روح کی
حیوان کی مجسم یہ تو بالاتفاق حرام ہے اگر عکسی یا نقشی ہو تو اُس میں چار قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ مطلقاً جائز ہے
ایک یہ کہ مطلقاً ممنوع ہو ایک یہ کہ اگر سر سے پیر تک پوری شکل ہو تو ممنوع ہے ورنہ درست ایک یہ کہ اگر زمین میں پڑی ہو
تو درست ہے اگر دیوار وغیرہ سے معلق ہو تو درست نہیں (زرقانی) **عَنْ** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ
ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ قَالَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ فَدَعَا أَبُو طَلْحَةَ
إِنْسَانًا فَنَزَعَ نَمَطًا مِنْ تَحْتِهِ فَقَالَ لَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ لِمَ تَنْزِعُهُ قَالَ لِأَنَّ فِيهِ تَصَاوِيرَ وَقَدْ قَالَ فِيهَا رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ
قَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ ابو طلحہ انصاری کی عیادت کو گئے وہاں سہل
بن حنیف کو بھی دیکھا ابو طلحہ نے ایک آدمی کو بلایا اور کہا میرے نیچے سے شطرنجی نکال لو سہل نے کہا کیوں ابو طلحہ نے کہا
اس میں مورتیں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مورتوں کے باب میں جو ارشاد فرمایا ہے وہ تمکو معلوم ہے سہل نے کہا یہی
تو آپنے فرمایا ہو اگر تصویر نقشی ہو کپڑے وغیرہ پر تو کچھ قباحت نہیں ابو طلحہ نے کہا ہاں یہ سچ ہے مگر میری خوشی یہی ہے
کہ تصویر سے ہر قسم کی پرہیز کروں **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ وَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتِ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُوبُ إِلَى اللهِ
وَرَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
أَهْلَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ هَذِهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عائشہ نے ایک تکیہ خریدا اُسپر تصویریں بنی ہوئی تھیں جب آپنے اُسکو دیکھا تو آپ حجرے کے دروازے
پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ آئے اور آپکے چہرہ مبارک پر ناراضی کے آثار معلوم ہوئے حضرت عائشہ نے کہا میں توبہ
کرتی ہوں اللہ اور اُسکے رسول سے میرا کیا گناہ ہے آپنے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے حضرت عائشہ نے کہا مینے اس تکیہ کو اسلیے
خریدا آپ اُسپر بیٹھیں اُسپر تکیہ لگاویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصویر بنانیوالے عذاب دیے جاوینگے قیامت کے
روز اُن سے کہا جاویگا تم جلاؤ اُن صورتوں کو جنکو تمنے دنیا میں بنایا تھا پھر آپنے فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں اُسمیں
فرشتے نہیں آتے **ف** اس حدیث سے عکسی اور نقشی تصویریں سب کی ممانعت ثابت ہوئی یہی مذہب صحیح ہو **مَا**

جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبِّ گوہ کھانیکا بیان یعنے سوسمار کا **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَإِذَا ضِبَابٌ فِيهَا بَيْضٌ وَمَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ
بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هَذَا فَقَالَتْ أَهْدَتْهُ لِي أُخْتِي هُزَيْلَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ

عائشة [illegible] بيده كلا فقال أولا تأكل أنت يا رسول الله فقال إني يحضرني من الله حاضرة قالت
[illegible] نسقيك يا رسول الله من لبن عندنا فقال نعم فلما شرب قال من أين لكم هذا فقالت أهدته
[illegible] زيلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرأيتك جاريتك التي كنت استأمرتني في عتقها
[illegible] أختك وصلي بها رحمك ترعى عليها فإنه خير لك **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ [illegible] میمونہ بنت حارث کے مکان میں گئے وہاں گوہ دیکھی سفید **ف** یعنی گھی ہوئی گوہ گوشت اُس کے ساتھ تھے [illegible]
[illegible] **ف** اور آپ کے ساتھ عبد اللہ بن عباسؓ اور خالد بن الولید تھے آپ نے پوچھا یہ گوشت کہاں سے آیا میمونہ
نے کہا میری بہن ہزیلہ بنت حارث نے بھیجا تھا آپ نے عبد اللہ بن عباس [illegible] بن الولید سے کہا کھاؤ انہوں نے کہا آپ
نہیں کھاتے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میرے پاس اللہ جل جلالہ کے پیغام [illegible] کوئی آیا کرتے ہیں اور اس کی گوشت
میں ایک بدبو ہوتی ہے میمونہ نے کہا ہم آپ کو دودھ پلا دیں یا رسول اللہ آپ [illegible] جب آپ دودھ پی چکے تو پوچھا کہاں
سے آیا میمونہ نے کہا میری بہن ہزیلہ نے تحفہ بھیجا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] اپنی لونڈی کو جس کو آزاد کرنے
کی واسطے تم نے مجھ سے مشورہ کیا تھا اپنی بہن کو دیدو اور قرابت کی رعایت کرو وہ اُس کی بکریاں [illegible] چرائے تو مناسب ہے اور
بہتر ہے تیرے واسطے **عن** خالد بن الوليد بن المغيرة أنه دخل مع رسول الله صلى [illegible] عليه وسلم بيت ميمونة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم فأتي بضب محنوذ فأهوى إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فقال بعض النسوة
اللاتي في بيت ميمونة أخبروا رسول الله صلى الله عليه وسلم بما يريد أن يأكل منه فقيل هو ضب يا رسول الله فرفع
رسول الله صلى الله عليه وسلم يده فقلت أحرام هو يا رسول الله فقال لا ولكنه لم يكن بأرض قومي فأجدني
أعافه قال خالد فاجتررته فأكلته ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر **ترجمہ** خالد بن الولید بن مغیرہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ کے گھر میں گئے وہاں ایک گوہ بھنی ہوئی آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف ہاتھ بڑھایا
کہا نیک عورتوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دو جس کا یہ گوشت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہے
آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا میں نے کہا کیا حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہوتی اس واسطے مجھے اس
کے کھانے سے کراہت آتی ہے خالد نے کہا میں نے اُس کو اپنی طرف کھینچ کر کھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے
ف اس حدیث سے گوہ یعنے سوسمار کی حلت معلوم ہوئی یہی قول ہے جمہور علماء کا اور ائمہ اربعہ کا اور اسی کو ترجیح دی طحاوی
نے مگر صاحب ہدایہ نے اس کی کراہت بیان کی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حضرت عائشہ کو اس کے کھانے سے لیکن یہ
حدیث ضعیف ہے قابل احتجاج نہیں اور نووی نے اس کی حرمت ایک قوم سے نقل کی ہے زرقانی **عن** عبد الله بن
عمر أن رجلا نادى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما ترى في الضب فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لست بآكله ولا بمحرمه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے پکار کر کہا یا رسول اللہ آپ سما

ان چیزون مین نحوست اور برکت اکثر ہوتی ہو واللہ اعلم **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الشوم فی الدار والمراۃ والفرس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست تین چیزون مین ہوتی ہو ایک گھر دوسری عورت تیسری گھوڑا اور تفصیل اسکی کتاب دلیل الطالب علی ارجح المطالب مین لکھی ہے **عن** یحیی بن سعید انہ قال جاءت امراۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ دار سکنّاھا والعدد کثیر والمال وافر فقل العدد وذھب المال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوھا ذمیمۃ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بولی یا رسول اللہ ایک گھر تھا جس مین ہم جا کر رہے ہماری گنتی بہی زیادہ تھی اور مال بہی بہت تھا تو گنتی کم ہوگئی (یعنے لوگ مر گئے) اور مال مین نقصان ہوا آپنے فرمایا چہوڑ دو اُس گھر کو جب تو اُسکو برا جانتی ہے **ما یکرہ من الاسماء** جو نام برے ہین انکا بیان

عن یحیی بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للقحۃ تحلب من یحلب ھذہ فقام رجل فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمک فقال لہ الرجل مرۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس ثم قال من یحلب ھذہ فقام رجل فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمک فقال لہ حرب فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس ثم قال من یحلب ھذہ فقام رجل فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمک قال یعیش فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلب **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹنی دودھ والی کا دودھ کون دوہے گا ایک شخص کہڑا ہوا آپنے پوچھا تیرا کیا نام ہے وہ بولا مرہ آپنے فرمایا بیٹھ جا (آپنے اُسکا نام اچھا نہ سمجھا مرہ تلخ کو بہی کہتے ہین) پہر آپنے فرمایا کون دوہیگا اس اونٹنی کو ایک شخص اور کہڑا ہوا آپنے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا حرب آپنے فرمایا بیٹھ جا پہر آپنے فرمایا کون دوہتا ہے اس اونٹنی کو ایک شخص اور کہڑا ہوا آپنے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا یعیش آپنے فرمایا جا دودھ دوہ (یعیش نام آپنے پسند کیا کیونکہ وہ عیش سے ہو آپ فال نیک بہت لیا کرتے تہے) **عن** یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب قال لرجل ما اسمک فقال جمرۃ قال ابن من قال ابن شہاب قال ممن قال من الحرقۃ قال این مسکنک قال بحرۃ النار قال بایھا قال بذات لظی قال عمر ادرک اھلک فقد احترقوا قال فکان کما قال عمر بن الخطاب **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہو حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا تیرا نام کیا ہو وہ بولا جمرہ (انگاری کو کہتے ہین) انہوننے پوچھا باپ کا نام کہا شہاب (شعلہ) پوچھا کس قبیلہ سے کہا حرقہ سے (جس کے معنے جلنے کے ہین) پوچھا کہان رہتا ہو کہا حرۃ النار مین پوچھا کون سی جگہہ مین کہا ذات لظی مین (انکے معنے بہی شعلے اور آگ کے ہین) حضرت عمرؓ نے کہا جا اپنے لوگون کی خبر لے وہ سب جل گئے راوی نے کہا جب وہ شخص گیا تو دیکہا یہی حال تہا جو حضرت عمرؓ نے کہا یعنے سب جل گئے تہے **ما جاء فی الحجامۃ واجرۃ الحجام**

ف جو نام برے معلوم ہون انکا بیان

پچھنی لگانا اور اسکی مزدوری کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ اَبُوْطَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّاَمَرَ اَهْلَهُ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے ابوطیبہ کے ہاتھ سے پھر آپنے مزدوری میں ایک صاع کھجور کا دیا اور اسکے مالکوں کو حکم دیا کہ اسکے خراج میں کمی کردیں عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ دَوَاءٌ يَبْلُغُ الدَّاءَ فَاِنَّ الْحِجَامَةَ تَبْلُغُهُ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی دوا ایسی ہولی جو بیماری تک پہونچ جاتی تو وہ پچھنے ہوتی عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَحَدِ بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهُ وَيَسْتَاْذِنُهُ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ يَعْنِيْ رَقِيْقَكَ **ترجمہ** ابن محیصہ انصاری سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حجام کی اجرت کو اپنے خرچ میں لانا کیسا ہے (کیونکہ انکے غلام ابوطیبہ حجام تھے وہ چاہتے تھے اسکی کمائی کھاویں) آپنے منع کیا (مگر یہ ممانعت تنزیہا ہے اکثر علما کے نزدیک) وہ ہمیشہ پوچھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگتے تھے یہانتک کہ آپنے فرمایا اسکی کمائی اپنے اونٹوں اور غلاموں کی خوراک میں صرف کرو

مَا جَاءَ فِي الْمَشْرِقِ پورب کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ وَيَقُوْلُ اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف اور فرماتے تھے فتنہ اسیطرف سے ہے فتنہ اسیطرف سے ہے جہاں سے شیطان کی چوٹی نکلتی ہے **ف** دوسری حدیث میں وارد ہے کہ شیطان جسوقت آفتاب نکلتا ہے وہاں اپنا سر رکھدیتا ہے تاکہ آفتاب پوجنے والوں کا سجدہ اسی کو ہو اور مدینہ منورہ سے پورب کیطرف ایران اور ہندوستان واقع ہیں اور عراق عرب جو معدن فتن اور منبع فسادات ہوئی اور ہیں اور ہونگی عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَ لَهُ كَعْبُ الْاَحْبَارِ لَا تَخْرُجْ اِلَيْهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّ بِهَا تِسْعَةَ اَعْشَارِ السِّحْرِ وَبِهَا فَسَقَةُ الْجِنِّ وَبِهَا الدَّاءُ الْعُضَالُ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا حضرت عمر بن خطاب نے عراق کو جانا چاہا تو کعب احبار نے کہا آپ وہان نہ جایے ای امیر المومنین کیونکہ اُس ملک میں جادو کی دس حصوں میں سے نو حصے ہیں اور جتنے شریر اور خبیث جن ہیں وہاں موجود ہیں اور وہان ایک بیماری ہے جو لا علاج ہے

مَا جَاءَ فِيْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَمَا يُقَالُ فِيْ ذٰلِكَ سانپوں کے مارنیکا بیان اور سانپوں کا حال عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ **ترجمہ** ابولبابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اُن سانپوں کے مارنے سے جو گھر میں ہوں **ف** یعنے اول ہی بار گھر کے سانپوں کو مار ڈالنا نہ چاہیے

ف پورب کا بیان

ف سانپوں کے مارنیکا بیان اور ان کا حال

انکو ڈرا دینا چاہیے تین بار قسم دیکر کہ مار دیگر ہمارے گھر مین آؤ اور ہمکو ستاؤ اگر چوتھی بار پھر نکلے تو اسکو مار ڈالے اسیر
واسطے ہے کہ سانپون مین بعضے سانپ جن ہوتے ہین بعضون نے یہ حکم دیئے کو سانپون سے خاص کیا ہے عن
سائبة مولاة لعائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن قتل الجنان التی فی البیوت الا ذا الطفیتین
والابتر فانهما یخطفان البصر ویطرحان ما فی بطون النساء ترجمہ سائبہ سے جو مولاۃ ہین حضرت عائشہؓ کی
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان سانپون کے مارنے سے جو گھرون مین ہوتے ہین مگر ذا الطفیتین
اور ابتر کو ف ذو الطفیتین وہ سانپ ہے جسکے پیٹ پر دو دھاریں سفید ہوتی ہین اور ابتر وہ سانپ جسکی دم کٹی
ہو یا چھوٹی ہو ف کہ وہ آنکھ کو اندھا کر دیتے ہین اور حمل گرا دیتے ہین ف یعنی اس سانپ کی تاثیر یہ ہے
جس سے آنکھ ملا دی اسکی آنکھ اندھی ہو جاوے اور عورت حاملہ سے آنکھ ملادی تو اسکا حمل گر جاوے ان دو سانپون کو
آپ نے فرمایا اسیوقت قتل کر ڈالو کچھ ڈرانے کی اور مہلت دینے کی ضرورت نہین کیونکہ جن ان سانپون کی صورت
نہین بنتے عن ابی السائب مولی هشام بن زهرة انه قال دخلت علی ابی سعید الخدری فوجدته
یصلی فجلست انتظره حتی قضی صلوته قال فسمعت تحریکا تحت سریر فی بیته فاذا حیة فقمت
لاقتلها فاشار الی ابو سعید ان اجلس فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال اتری هذا البیت
قلت نعم فقال انه قد کان فیه فتی حدیث عهد بعرس فخرج مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الی
الخندق فبینا هو به اذ اتاه الفتی یستاذنه فقال یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ائذن لی احدث
باهلی عهدا فاذن له رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال خذ علیک سلاحک فانی اخشی علیک
بنی قریظة فانطلق الفتی الی اهله فوجد امراته قائمة بین البابین فاهوی الیها بالرمح
لیطعنها وادرکته غیرة فقالت لا تعجل علی حتی تدخل وتنظر ما فی بیتک فدخل فاذا هو بحیة
منطویة علی فراشه فرکز فیها رمحه ثم خرج بها فنصبه فی الدار فاضطربت الحیة فی راس الرمح
وخر الفتی میتا فما یدری ایهما کان اسرع موتا الفتی ام الحیة فذکر ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم
فقال ان بالمدینة جنا قد اسلموا فاذا رایتم منهم شیئا فاذنوه ثلثة ایام فان بدا لکم بعد ذلک
فاقتلوه فانما هو الشیطان ترجمہ ابو السائب سے جو مولی ہین ہشام بن زہرہ کے روایت ہے مین ابو سعید خدری
پاس گیا وہ نماز پڑھ رہے تھے مین بیٹھ گیا نماز سے فارغ ہونیکا انتظار کر رہا تھا اتنے مین مینے اُن کے تخت کے تلے سرسراہٹ
سنی دیکھا تو سانپ ہے مین اسکے مارنیکو اٹھا ابو سعید نے اشارہ کیا بیٹھ جا اس سے معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا درست
ہے جب نماز سے فارغ ہوئے ایک کوٹھری کیطرف اشارہ کیا اور کہا اس کوٹھری کو دیکھتے ہو مینے کہا ہان ابو سعید
خدری نے کہا اس کوٹھری مین ایک جوان رہتا تھا جسنے نئی شادی کی تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ جنگ خندق مین گیا یہ وہ لڑکا کیا آپکے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے میں گھر ہو آتا ہون انکی نئی شادی کی ہو آپنے اجازت دی اور فرمایا ہتیار لیکر جا کیونکہ مجھے بنی قریظہ کا خوف ہے (بنی قریظہ وہ یہودی تھے جو جنگ خندق مین آپ کی اطاعت سے باہر ہوگئے تھے اور جنگ کا قصد کیے تھے) وہ جوان ہتیار لیکر گیا جب گھر پہونچا تو بی بی کو دیکھا دروازہ پہ کھڑی ہے جوان نے غیرت سے برچھا اُسکے مارنیکو اُٹھایا وہ بولی جلدی مت کر گھر مین جا کر دیکھ وہ گھر میں گیا دیکھا تو ایک سانپ کنڈلی مارے ہوا اُسکے بچھونے پر بیٹھا ہوا ہے وہ جوان سانپ کو برچھی سے چھید کر نکلا اور برچھی کو گھر مین کھڑا کر دیا وہ سانپ اس برچھی کی نوک مین پیچ کھایا کیا اور جوان اسیوقت مر گیا معلوم نہین سانپ پہلے مرا یا جوان پہلے مرا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قصہ بیان کیا گیا تو آپنے فرمایا **ف** صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ قصہ بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ یہ جوان زندہ ہو جاوے آپنے فرمایا اسکے لیے دعا کرو بخشش کی **ف** مدینہ مین جن مسلمان ہوگئے ہین **ف** تو جنون نے اسکو قصاصاً قتل کیا ہوگا مگر یہ ظلم تہا جنون کا اسواسطے کہ اُس جوان نے عمداً جن سمجھکر نہین مارا بلکہ موذی سمجھکر مارا **ف** تو جب تم کبھی سانپ کو دیکھو تو تین روز تک اُسکو آگاہ کیا کرو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تین روز تک آگاہ کرنا ضرور ہے اگر ایک روز مین تین بار نکلے اور تین بار آگاہ کر دی تو کافی نہین اور آگاہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو روایت کیا ترمذی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سانپ مکان مین نکلے تو اُس سے کہو کہ ہم تجھکو نوح علیہ السلام اور سلیمان بن داود علیہ السلام کا عہد یاد دلاتے ہین تو ہمکو ایذا نہ دے اگر پھر بھی نکلے تو اُسکو مار ڈالو اور ابو داود کی روایت مین ہے جب تم سانپ کو مکان مین دیکھو اُس سے کہو قسم دیتے ہین ہم تمکو اُس عہد کی حضرت نوح علیہ السلام نے لیا تہا اور اُس عہد کی جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تہا تم ہمکو ایذا نہ دو اگر پھر نکلے تو اُسکو مار ڈالو **ف** اگر بعد اُسکے بھی نکلے تو اُسکو مار ڈالو وہ شیطان ہے **ف** یعنی سرکش اور خبیث ہے اُسکے مار ڈالنے مین کچھ نقصان نہین

مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْكَلَامِ فِي السَّفَرِ سفر کی دعا کا بیان **عَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَهُوَ يُرِيدُ السَّفَرَ يَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا (مسلم نے اسکو مسند ادا کیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا پاؤن رکاب مین رکھتے سفر کے قصد سے فرماتے اللہ کے نام سے سفر کرتا ہون اے پروردگار تو رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ ہے میرے اہل و عیال مین اے پروردگار نزدیک کر دے ہمکو زمین جہان ہم جاتے ہین اور آسان کر ہمپر سفر اے پروردگار پناہ مانگتا ہون مین تجھسے سفر کی تکلیف سے اور بری لوٹنے سے اور برے حال سے اہل اور مال کے **عَنْ** خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ

سفر کی دعا کا بیان

بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق فانہ لن یضرہ شیء حتی یرتحل ترجمہ خولہ بنت حکیم سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی منزل میں اترے اور کہے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ جل جلالہ کے پورے کلمات سے یعنی
اسکی صفات کاملہ یا اسکے الفاظ سے ہر مخلوق کی شر سے اسکو کسی چیز سے نقصان نہ ہوگا کوچ کرنے تک ف
یہ دعا سفر سے خاص نہیں ہے بلکہ ہر جگہ علی الخصوص سونے کے وقت ضرور پڑھنا چاہیے اسیطرح سفر کو جاتے وقت یا گھر کو
کو جاتے وقت پڑھنا اسکا بہتر ہے ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا وہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق کہتے
یہ دعا پڑھتے رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین اور رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل
لی من لدنک سلطانا نصیرا حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام کشتی سے اترتے تو یہی پڑھتے اللہ جل جلالہ
یہی دعا سکھائی تھی **ماجاء فی الوحدۃ فی السفر للرجال والنساء** اکیلے سفر کرنے کی
ممانعت مرد و عورت کے واسطے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب
شیطان والراکبان شیطانان والثلاثۃ رکب **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اکیلا سفر کرنیوالا شیطان ہے **ف** یعنی دور ہے بہتری اور سلامتی سے یا مخالف ہے حکم الہی کے **ف** اور
دو ملکر سفر کرنیوالے دو شیطان ہیں اور تین جماعت ہے **ف** کیونکہ تین آدمی جب سفر میں ساتھ ہوتے ہیں تو بڑا آرام ہوتا
ہے ایک اسباب کے پاس رہا دوسرا حاجت کو گیا تیسرا کھانے پکانے میں رہا اور رفیق لڑے تو تیسرے نے اصلاح
کر دی یا ایک بیمار ہو گیا تو ایک نے علاج معالجہ کیا ایک خبر کرنے کو گیا یا کوئی غنیم آیا تو دو مقابلے کو تیار ہوئے اور تیسرا
خبر کرنے کو گیا اسیطرح بہت سے فوائد ہیں جو اکیلے سفر کرنے والے کو یا دو کو حاصل نہیں ہوتے اکثر علما نے تنہا سفر کرنا
مکروہ رکھا ہے اس حدیث سے بعضوں نے کہا یہ حکم ابتداے اسلام میں تھا جب کفار کی عداوت کی وجہ سے راہ میں خوف
تھا اب اگر امن ہو تو کچھ قباحت نہیں **عن** سعید بن المسیب انہ کان یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الشیطان یہم بالواحد والاثنین فاذا کانوا ثلاثۃ لم یہم بہم **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان قصد کرتا ہے (ضرر پہنچانے کا) ایک اور دو پر جب تین آدمی ہوں
تو ان پر قصد نہیں کرتا **ف** کیونکہ تین آدمی جماعت ہیں جماعت کرامات مشہور ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامراۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر ان تسافر مسافۃ یوم ولیلۃ الا مع ذی
محرم منہا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت ایمان لاوے اللہ پر اور پچھلے
دن پر اسکو درست نہیں سفر کرنا ایک دن رات کا مگر اپنے محرم کے ساتھ **ف** جیسے باپ بھائی وغیرہ بخاری و مسلم
نے ابو سعید کی روایت میں او زوج کا لفظ زیادہ کیا ہے اور اسی حکم میں سیدہی ہے لیکن زوجہ کا زوج کے ساتھ اور
لونڈی کا مولی کے ساتھ سفر کرنا درست ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدت سفر کی ایک دن رات ہے اور بعض حدیثوں سے

اس سے کم زیادہ معلوم ہوتی ہے علامہ ابن تیمیہ کے نزدیک سفر کی کوئی مدت مقرر نہین جسکو لوگ سفر کہین اُس مین احکام سفر کے جاری ہونگے نماز کا قصر ہوگا۔ بعضون کے نزدیک اگر قافلہ بڑا ہوا اور معتبر عورتین ساتھ ہون تو بغیر محرم کے عورت کو سفر کرنا درست ہے **مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْعَمَلِ فِي السَّفَرِ** سفر کے احکام کا بیان **عَنْ** خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ يَرْفَعُهُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيَرْضٰى بِهٖ وَيُعِينُ عَلَيْهِ مَالَا يُعِينُ عَلَى الْعُنْفِ اِذَا رَكِبْتُمْ هٰذِهِ الدَّوَابَّ الْعُجْمَ فَاَنْزِلُوْهَا مَنَازِلَهَا فَاِنْ كَانَتِ الْاَرْضُ جَدْبَةً فَانْجُوْا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا وَعَلَيْكُمْ بِسَيْرِ اللَّيْلِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ مَالَا تُطْوٰى بِالنَّهَارِ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِيسَ عَلَى الطَّرِيقِ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْحَيَّاتِ **ترجمہ** خالد بن معدان سے روایت ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نرمی کرتا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے نرمی سے اور مدد کرتا ہے نرمی پر جو نہین کرتا سختی پر جب تم چڑھو ان بے زبان جانورون پر تو اُتارو اُنکو انکی منزلون پر **ف** یعنی جو معمولی منزل ہے اُس سے زیادہ نہ لیجاؤ اُس پر سختی نہ کرو دارقطنی کی روایت مین ہے کہ شیطان کیطرح چڑھے نہ رہو بلکہ منزل پر اور پڑو **ف** اگر زمین صاف ہو جہان گھاس نہ ہو تو جلدی سے نکال لے جاؤ جب اُس مین گودا رہے **ف** کیونکہ اگر ایسی زمین مین دیر تک رہوگے تو وہ جانور بے آب و علف دبلا ہو جاویگا اور اُسکی ہڈیون مین گودا نہ رہیگا **ف** اور لازم کرلو رات کا چلنا کیونکہ رات کے چلنے مین جیسے راہ کٹتی ہے ویسی دنکو نہین کٹتی **ف** اسلیے کہ دن کو کھانے پینے کے فکر اور دھوپ کی سختی اور راہ کے تماشون مین شغل رہتا ہے برخلاف رات کے سوا چلنے کے اور کسی چیز کا خیال نہین ہوتا **ف** اور رات کو جب اُترو تو رستے مین نہ اترو کیونکہ وہان جانور آتے جاتے ہین **ف** یعنی لدنے جانیوالے مسافر آتے جاتے رہتے ہین کچل جانیکا خوف ہے **ف** اور سانپ بھی رہا کرتے ہین **ف** رات کو سانپ سڑکون پر آیا کرتے ہین چوٹ کرنیکو یا مسافرون کا گرا ہوا کھانا وغیرہ کھانے کو **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر بھی ایک قسم کا عذاب ہے **ف** یعنے رنج ہے کیونکہ چلنے اور سوار ہونے اور اُترنے مین ہمیشہ دقتین ہوتین ہین سردی گرمی کی تکلیف اُٹھانا پڑتی ہے کھانے پینے کا انتظام اچھی طرح سے نہین ہوسکتا **ف** روک دیتا ہے آدمی کو کھانے اور پینے اور سونے سے تو جب تم مین سے کوئی اپنے کام کو سفر کرے اور وہ کام پورا ہو جاوے تو جلدی اپنے گھر لوٹ آوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے فائدہ سفر مین رہنا مکروہ ہے اور جلدی لوٹ آنا مستحب ہے مگر کبھی کبھی سفر کرنا بھی ضرور ہے کیونکہ سفر سے تبدیل آب و ہوا ہوتی ہے جو اکثر امراض سے نجات بخشتی ہے عبد اللہ بن عمر نے مرفوعاً روایت کیا سَافِرُوْا تَصِحُّوْا یعنے سفر کرو تندرست ہو جاؤ گے

سفر کے احکام کا بیان

الامر بالرفق بالمملوك غلام لونڈی کے ساتھ نرمی کرنا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمملوک طعامہ وکسوتہ بالمعروف ولا یکلف من العمل الا ما یطیق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مملوک کو (غلام لونڈی کو) کھانا کپڑا اللہ کا موافق دستور کے اور کام اس سے نہ لیا جاویگا طاقت سے زیادہ **ف** یعنی جو کام اس سے ہو سکے وہ لیا جاوے گا اس کی طاقت سے زیادہ کام لینا اور بوجھ ڈالنا درست نہیں **عن** مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب کان یذھب الی العوالی کل سبت فاذا وجد عبدا فی عمل لا یطیقہ وضع عنہ منہ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ حضرت عمر بن الخطاب ہر ہفتے کے روز مدینے کے آس پاس گاؤن مین جایا کرتے تھے جب کسی غلام کو ایسے کام مین مشغول پاتے تھے جو اسکی طاقت سے زیادہ ہے تو کم کر دیتے تھے **ف** یعنی کام گھٹا دیتے تھے اور اسکا بار کم کر دیتے تھے **عن** مالک بن ابی عامر الاصبحی انہ سمع عثمان بن عفان وھو یخطب وھو یقول لا تکلفوا الامۃ غیر ذات الصنعۃ الکسب فانکم متی ما کلفتموھا ذلک کسبت بفرجھا ولا تکلفوا الصغیر الکسب فانہ اذا لم یجد سرق وعفوا اذ اعفکم اللہ وعلیکم من المطاعم بما طاب منھا **ترجمہ** مالک بن ابی عامر اصبحی نے حضرت عثمان بن عفان سے سنا وہ خطبے مین فرماتے تھے جو لونڈی کوئی ہنر نہ جانتی ہو اسکو مجبور مت کرو کمائی پر کیونکہ جب تم اس کو مجبور کروگے کمائی پر وہ کسب کریگی (یعنے خرچی پر جاوے گی اور روپیہ حاصل کرکے اپنے مالک پاس لاویگی اس لیے کہ وہ کوئی ہنر نہیں جانتی جسکے ذریعہ سے کچھ کماویگی) اور نابالغ غلام کو کمائی پر مجبور مت کرو کیونکہ وہ جب مجبور ہوگا تو چوری کرے گا اور جب اللہ تمہیں اچھی طرح روزی دیتا ہے تو تم بھی انکو محنت معاف کرو جیسے اللہ نے تمہیں معاف کی ہے اور لازم کرلو وہ کمائی جو حلال ہے (یعنے حلال کمائی لونڈی غلام سے اگر ہو سکے تو کراؤ)

ما جاء فی المملوک وھیئتہ غلام لونڈی کی تربیت اور وضع کا بیان **عن** عبد اللہ ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العبد اذا نصح سیدہ واحسن عبادۃ اللہ فلہ اجرہ مرتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام جب اپنے مولی کی خیر خواہی کرے اور اللہ کی عبادت بھی اچھے طور سے کرے تو اسکو دوہرا ثواب ہوگا **ف** کیونکہ اس نے دو حق ادا کیے ایک حق خدا کا جو سب کا مولی ہے دوسرے اپنے مولی کا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو دو فرض ادا کرے وہ ایک فرض کے ادا کرنے سے زیادہ ثواب کماتا ہے **عن** مالک انہ بلغہ ان امۃ کانت لعبد اللہ بن عمر بن الخطاب وقد تھیات بھیئۃ الحرائر فدخل علی ابنتہ حفصۃ فقال الم ار جاریۃ اخیک تجوس الناس وقد تھیات بھیئۃ الحرائر وانکر ذلک عمر **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا عبد اللہ بن عمر کی ایک لونڈی تھی اس نے آزاد عورتون کی وضع بنائی تھی حضرت عمر نے اسکو دیکھا اور اپنی صاحبزادی حضرت ام المومنین

ف غلام لونڈی کا ... ساتھ نرمی کرنا

ف غلام لونڈی کی تربیت اور وضع کا بیان

حضرت کے پاس گئے اور کہا میں نے تیرے بھائی کی لونڈی کو دیکھا جو آزاد عورتوں کی وضع بنا کر لوگوں میں پھرتی ہے اور حضرت
عمر نے اسکو مارا **ف** تاکہ آزاد اور لونڈی میں فرق رہے ورنہ لوگ دھوکا کھا دینگے

مَا جَاءَ فِي الْبَيْعَةِ

بیعت کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن
دینار سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے ماننے اور اطاعت کرنے
پر (شفقت اور رحمت سے) آپ فرماتے جہانتک تمکو طاقت ہو **عَنْ** اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ يُبَايِعْنَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ فَقُلْنَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ لَا
نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا وَلَا نَاْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيْهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا
وَاَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيْكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قَالَ
فَقُلْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنْ اَنْفُسِنَا هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ اَوْ مِثْلُ قَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ
ترجمہ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی بہت سی عورتوں میں جو
بیعت کرنیکو آئی تہیں دین اسلام پر ان عورتوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اس بات پر کہ
شریک نکرینگی ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اور نہ چوری کرینگی اور نہ زنا کرینگی اور نہ اپنی اولاد کو مارینگی اور نہ طوفان باندہینگی
اپنی طرف سے کسیپر اور نہ آپ کی نافرمانی کرینگی شرع کے کام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کمال شفقت
اور محبت سے فرمایا) جہانتک تمہاری طاقت یا قدرت ہو **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انپر آسانی کردی
کہ سب باتوں کی تعمیل انکی طاقت کے موافق کردی تاکہ انکا دل خوش ہو جب آدمی کا دل خوش ہوتا ہے وہ
خوب اطاعت کرتا ہے **ت** وہ عورتیں بولیں یا رسول اللہ اللہ اور اسکا رسول ہم پر زیادہ شفقت رکھتا
ہے خود ہمسے آیئے ہم آپ سے ہاتھ ملاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا
ف آپ باوصف اس تقدس اور پاک نفسی کی غیر محرم عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے صرف زبان سے
عورتوں کی بیعت کراتے تھے یا ہاتھ لگاتی تھی تو کپڑا ہاتھ پر رکھ لیتے تھے۔ اس زمانے کے جاہل پیروں
نے اپنی مریدنیوں کو چھپنے سے منع کر دیا اور ان سے بخوبی ہاتھ ملانے لگے اور دیوث مریدوں نے بھی غیرت کو چھوڑ کر
بی بیوں کو پیروں کی حوالے کیا ایسے پیر اور مریدنیاں سب فاسق اور فاجر ہیں خدا انسے بچاوے **ت**
پھر کہدیا سو عورتوں سے ایسا ہے جیسا ایک عورت سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ فَكَتَبَ اِلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَّا بَعْدُ لِعَبْدِ اللّٰهِ

عَبْدِ الْمَلِكِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ اُقِرُّ لَكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ بِهٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے عبد الملک بن مروان کو لکھا بیعت نامہ اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ جل جلالہ کے بندے عبد الملک بن مروان کو جو حاکم ہے مسلمانون کا معلوم ہو سلام علیک مین تعریف کرتا ہون اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین ہے اور اقرار کرتا ہون تیری بات سننے اور اطاعت کرنیکا اللہ جل جلالہ کے حکم کے موافق اور اُسکے رسول کی سنت کے موافق جہانتک کہ مجھے قدرت ہے **مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَلَامِ** بری بات چیت کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اپنے بھائی کو کافر کہا تو دونوں مین سے ایک کافر ہو گیا +

ف یعنے جسکو کافر کہا اگر وہ فی الحقیقت کافر ہے تو خیر وہی کافر رہا ورنہ یہ کہنے والا کافر ہو گیا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَقُوْلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو سُنے کسیکو کہے لوگ تباہ ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ تباہ ہے **ف** یعنے اور مسلمانون کی ہجو کرے اور اپنے تئین اچھا سمجھے وہ خود سب سے برا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے دہر کو برا نہ کہے کیونکہ اللہ دھر ہے **ف** مشرکین کی عادت تھی جب کوئی آفت آتی زمانے کو برا کہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کیونکہ زمانے سے کچھ نہین ہوتا جو نعمت یا آفت آتی ہے اللہ کیطرف سے ہے پھر اگر زمانے کی شکایت کی تو گویا اللہ کی شکایت کی۔ دہریہ کہتے ہین زمانے کو اُسکی گردش سے کچھ نہین ہوتا جو کچھ خدا کو منظور ہے وہ ہوتا ہے نادان لوگ آسمان اور ستارون کی گردش کیطرف منسوب کرتے ہین یہ عقیدہ بالکل شرک ہے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ لَقِيَ خِنْزِيْرًا فَقَالَ لَهُ انْفُذْ بِسَلَامٍ فَقِيْلَ لَهُ تَقُوْلُ هٰذَا لِخِنْزِيْرٍ فَقَالَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُعَوِّدَ لِسَانِي الْمَنْطِقَ بِالسُّوْءِ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے حضرت عیسی علیہ السلام کے سامنے ایک سور آیا راہ مین آپنے فرمایا چلا جا سلامتی سے لوگون نے کہا سور سے اسطرح فرماتے ہین (یعنے اُسکو دھتکارتے نہین سخت سست نہین کہتے جیسے لوگون کی عادت ہے) آپنے فرمایا مین ڈرتا ہون میری زبان کو بری بات چیت کی عادت نہ ہو جاوے **وَمَا يُؤْمَرُ بِهٖ مِنَ التَّحَفُّظِ فِي الْكَلَامِ** بات سمجھ بوجھ کر کہنا **عَنْ** بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ

اللهِ مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَلْقَاهُ ترجمہ بلال بن حارث
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ایک بات کہہ دیتا ہے وہ نہیں جانتا کہاں تک اسکا اثر ہوگا اسکی
وجہ سے اللہ اپنی رضا مندی قیامت تک اُس سبب سے لکھدیتا ہے اور ایک بات ایسی کہتا ہے جسکو وہ نہیں جانتا کہاں تک اسکا
اثر ہوگا اسکی وجہ سے قیامت تک اللہ اپنی ناراضی اُس سبب سے لکھدیتا ہے عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ
مَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللهُ بِهَا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ابوہریرہؓ نے کہا آدمی بے سمجھے ایک بات کہدیتا ہے جس
سے وہ جہنم میں جاتا ہے اور بن سمجھے ایک بات کہدیتا ہے جس سے وہ جنت میں جاتا ہے **مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَلَامِ
بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ** بیہودہ گوئی کی مذمت عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا
فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ
الْبَيَانِ لَسِحْرٌ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے دو آدمی پورب سے آئے انہوں نے خطبہ پڑھا لوگ سنکر فریفتہ ہوگئے
آپ نے فرمایا بعض بیان جادو کا اثر رکھتا ہے عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ يَقُولُ لَا
تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَتَقْسُو قُلُوبُكُمْ فَإِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ وَلٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ وَ
لَا تَنْظُرُوا فِي ذُنُوبِ النَّاسِ كَأَنَّكُمْ أَرْبَابٌ وَانْظُرُوا فِي ذُنُوبِكُمْ كَأَنَّكُمْ عَبِيدٌ فَإِنَّمَا النَّاسُ مُبْتَلًى
وَمُعَافًى فَارْحَمُوا أَهْلَ الْبَلَاءِ وَاحْمَدُوا اللهَ عَلَى الْعَافِيَةِ ترجمہ حضرت عیسے علیہ السلام فرماتے تھے مت
باتیں کرو بیکار سوا یاد الٰہی کے تاکہ سخت ہوجاویں دل تمہارے اور سخت دل دور ہے اللہ سے لیکن تم نہیں سمجھتے اور مت
دیکھو دوسروں کے گناہ گویا تم ہی رب ہو اپنے گناہ ہونکو دیکھو اپنے تئیں بندہ سمجھکر کیونکہ لوگوں میں سے طرح طرح لوگ ہیں
بعض بیمار ہیں بعض اچھے ہیں تو رحم کرو بیماروں پر اور شکر کرو اللہ کا اپنی تندرستی پر **ف** یعنے شکر کرو تم کو
خدا نے گناہ سے بچایا اور گنہگاروں کے لیے دعا کرو انکو نصیحت کرو سمجھاؤ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَائِشَةَ
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُرْسِلُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِهَا بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَتَقُولُ أَلَا تُرِيحُونَ الْكُتَّابَ
ترجمہ حضرت عائشہ بعد نماز عشا کے اپنے لوگوں سے کہلا بھیجتیں اب بھی آرام نہیں دیتے لکھنے والے فرشتوں کو **ف** یعنی چپ
خاموش ہو کر سو رہو تاکہ فرصت پاویں **مَا جَاءَ فِي الْغِيبَةِ** غیبت کا بیان عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
ابْنِ صَيَّادٍ أَنَّ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُومِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا الْغِيبَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَذْكُرَ مِنَ الْمَرْءِ مَا يَكْرَهُ أَنْ يَسْمَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَ
إِنْ كَانَ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُلْتَ بَاطِلًا فَذٰلِكَ الْبُهْتَانُ ترجمہ مطلب بن عبداللہ سے روایت ہے
ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کسکو کہتے ہیں آپنے فرمایا کسیکا حال ایسا بیان کرنا کہ جو اگر وہ سنے تو اسکو معلوم ہو وہ برا

یارسول اللہ اگر وہ سچ ہو آپ نے فرمایا اگر جھوٹ ہو تو وہ بہتان ہے **ف** یعنی غیبت تو اسی کو کہتے ہیں کہ سچ کہے پیٹھ پیچھے یعنی ا
گناہ ہے اگر جھوٹ کہیگا تو معاذ اللہ اور زیادہ گنہگار ہوگا وہ بہتان ہے، **مَاجَاءَ فِی مَا یُخَافُ مِنَ اللِّسَانِ**
زبان کے گناہ کا بیان **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَقَاہُ اللّٰہُ شَرَّ اثْنَیْنِ وَلَجَ
الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تُخْبِرُنَا فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِہِ الْاُوْلٰی فَقَالَ لَہُ الرَّجُلُ اَلَا تُخْبِرُنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِکَ اَیْضًا فَقَالَ الرَّجُلُ اَلَا تُخْبِرُنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِکَ اَیْضًا ثُمَّ ذَھَبَ الرَّجُلُ یَقُوْلُ مِثْلَ مَقَالَتِہِ الْاُوْلٰی فَاَسْکَتَہُ رَجُلٌ اِلٰی جَنْبِہِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاہُ اللّٰہُ شَرَّ اثْنَیْنِ وَلَجَ الْجَنَّۃَ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ
مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ بچا دیوے دو چیزوں کی
برائی سے وہ جاویگا جنت میں ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہمکو نہیں بتاتے وہ دو چیزیں کیا ہیں آپ چپ ہو
رہے پھر آپ نے یہی فرمایا وہ شخص یہی بولا اور آپ چپ ہو رہے پھر آپ نے یہی فرمایا وہ شخص وہی بولا یعنے آپ ہمکو نہیں بتاتے
پھر آپنے یہی فرمایا وہ شخص بولا آپ ہمکو نہیں بتاتے پھر آپنے یہی فرمایا وہ شخص وہی بولا جاتا تھا اتنے میں ایک دوسرے شخص نے اسکو چپ کردیا پھر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا جسکو اللہ دو چیزوں کے شر سے بچاوے جنت میں جاویگا ایک وہ جو اسکے دونو جبڑوں کے
بیچ میں ہے (زبان) دوسری وہ جو اسکے دونو پاؤں کے بیچ میں ہے (شرمگاہ) تین بار آپنے اسکو ارشاد فرمایا **ف**
یعنے اکثر گناہوں کے باعث یہی دو چیزیں ہوا کرتی ہیں جب ان دونوں کو آدمی روک لیگا لامحالہ بڑے بڑے گناہوں
سے بچ جاویگا **عَنْ** اَسْلَمَ الْعَدَوِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَخَلَ عَلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ وَھُوَ یَجْبِذُ لِسَانَہُ
فَقَالَ لَہُ عُمَرُ مَہْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ ھٰذَا اَوْرَدَنِی الْمَوَارِدَ **ترجمہ** اسلم عدوی سے روایت ہے حضرت عمر
گئے ابابکر صدیق پاس اور وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے حضرت عمر نے کہا ٹھہرو بخشے اللہ تمکو ابوبکر نے کہا اسی نے مجھ کو تباہی
میں ڈالا **مَاجَاءَ فِی مُنَاجَاتِ اثْنَیْنِ دُوْنَ وَاحِدٍ** دو آدمی ایک کو چھوڑ کر کانا پھوسی نہ کریں
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ کُنْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَۃَ الَّتِیْ بِالسُّوْقِ فَجَاءَ
رَجُلٌ یُرِیْدُ اَنْ یُّنَاجِیَہُ وَلَیْسَ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ اَحَدٌ غَیْرِیْ وَغَیْرَ الرَّجُلِ الَّذِیْ یُرِیْدُ اَنْ یُّنَاجِیَہُ فَدَعَا
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا اٰخَرَ حَتّٰی کُنَّا اَرْبَعَۃً فَقَالَ لِیْ وَلِلرَّجُلِ الَّذِیْ دَعَا اسْتَاْخِرَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُحْزِنُہُ **ترجمہ** عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے
میں اور عبد اللہ بن عمر خالد بن عقبہ کے گھر کے پاس تھے جو بازار میں تھا اتنے میں ایک شخص آیا عبد اللہ بن عمر سے کان میں
کچھ کہنا چاہا اور عبد اللہ کے ساتھ سوا میرے اور اس شخص کے جو کان میں کہنے کو آیا تھا اور کوئی نہ تھا عبد اللہ بن عمر نے ایک اور

شخصکو بلایا اب ہم چار آدمی ہوگئے پہر عبد اللہ بن عمر نے مجھکو اور چوتھے شخصکو کہا ذرا ہٹ جاؤ کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دو آدمی ایک کو اکیلا چھوڑ کر کانا پھوسی نکرین اس سے تیسرے آدمی کو رنج ہوتا ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلثۃ نفر فلا یتناجی اثنان دون واحد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ہون تو دو ملکر کانا پھوسی نکرین تیسرے کو چھوڑ کر **ف** اسواسطے کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا وہ خیال کریگا مین مشورہ کے لائق نہین یا میری کچھ برائی کرتے ہین جب انکے ساتھ ایک اور آدمی ہو تو اسکو رنج نہین ہوتا

ما جاء فی الصدق والکذب سچ اور جھوٹ کا بیان

عن صفوان بن سلیم ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکذب امرأتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا خیر فی الکذب فقال الرجل اعدها واقول لها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا جناح علیک **ترجمہ** صفوان بن سلیم سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مین اپنی عورت سے جھوٹ بولون آپنے فرمایا جھوٹ بولنا اچھا نہین ہے پہر وہ شخص بولا مین اپنی عورت سے وعدہ کرون اور اس سے کہون مین تیرے لیے یون کرونگا یہ لادونگا آپنے فرمایا اس مین کچھ گناہ نہین ہے **عن** مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن مسعود کان یقول علیکم بالصدق فان الصدق یہدی الی البر والبر یہدی الی الجنۃ وایاکم والکذب فان الکذب یہدی الی الفجور والفجور یہدی الی النار الا تری انہ یقال صدق وبر وکذب وفجر **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا عبد اللہ بن مسعود فرماتے تھے بخاری مسلم نے اسکو مرفوعا روایت کیا ہے لازم جانو سچ بولنے کو کیونکہ سچ بولنا نیکی کا رستہ بتاتا ہے اور نیکی جنت مین لیجاتی ہے اور بچو تم جھوٹ سے کیونکہ جھوٹ برائی کا رستہ بتاتا ہے اور برائی جہنم مین لیجاتی ہے کیا تو نے نہین سنا لوگ کہتے ہین فلان نے سچ بولا نیک ہوا جھوٹ بولا بدکار ہوا **عن** مالک انہ بلغہ انہ قیل للقمان ما بلغ بک ما نری یریدون الفضل فقال لقمان صدق الحدیث واداء الامانۃ وترک ما لا یعنینی **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا حضرت لقمان علیہ السلام سے کسی نے پوچھا تمکو کس وجہ سے اتنی بزرگی حاصل ہوئی لقمان نے کہا سچ بولنے سے اور امانتداری سے اور لغو کام چھوڑ دینے سے **عن** مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن مسعود کان یقول لا یزال العبد یکذب فینکت فی قلبہ نکتۃ سوداء حتی یسود قلبہ فیکتب عند اللہ من الکاذبین **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود فرماتے تھے ہمیشہ آدمی جھوٹ بولا کرتا ہے پہلے اسکے دل مین ایک نکتہ سیاہ ہوتا ہے پہر سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے یہانتک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹون مین لکھا جاتا ہے **عن** صفوان بن سلیم انہ قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکون المؤمن جبانا فقال نعم فقیل لہ ایکون المؤمن بخیلا فقال نعم فقیل لہ ایکون المؤمن کذابا قال لا **ترجمہ** صفوان بن سلیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کیا مومن بودا ہوتا ہے آپنے فرمایا ہان پہر پوچھا کیا مومن بخیل

ہوتا ہے آپنے فرمایا ہان پہر پوچہا کیا مومن جہوٹا ہوتا ہے آپنے فرمایا نہین **ف** اس حدیث سے جہوٹ کی بہت برائی معلوم ہوئی **مَا جَاءَ فِي اِضَاعَةِ الْمَالِ وَذِي الْوَجْهَيْنِ** مال کو برباد کرنیکا یعنے اسراف کا بیان اور ذو الوجہین کا بیان **ف** ذو الوجہین وہ شخص جسکے دو منہ ہون یعنے جہان جاوے وہان خوشامد کی بات کہدیوے ہر ایک فریق سے ملا رہے **عَنْ** اَبِي صَالِحٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا يَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ وَاَنْ تُنَاصِحُوْا مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَيَسْخَطُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ **ترجمہ** ابو صالح سے روایت ہے (انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ خوش ہوتا ہے تم سے تین باتون پہ اور ناراض ہوتا ہے تین باتون پر خوش ہوتا ہے اس سے کہ پوجو تم اسیکو اور شریک نہ کرو اسکے ساتہہ کسیکو اور پکڑے رہو اللہ کی رسی کو (یعنے قرآن کو) اور نصیحت کرو اپنے حاکم کو (یعنے نیک باتین اُسے بتلاؤ اور بری باتون سے بچاؤ) اور ناراض ہوتا ہے بہت باتین کرنے سے اور مال تلف کرنے سے (یعنے بیجا خرچ کرنے سے) اور بہت مانگنے سے **ف** یعنی بہیک مانگنے سے یا بہت سوال کرنیسے شرع کی باتون مین بے ضرورت پوچہنا منع ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت برا سب آدمیون مین ذو الوجہین ہے جو ایک گروہ کے پاس جاوے وہان انہین کی سی بات کہدے جب دوسرے گروہ مین آوے وہان انکی سی بات کہے **مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْعَامَّةِ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ** چند آدمیون کے گناہ کیوجہ سے ساری خلقت کا تباہ ہونا **عَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم سب اوس وقت بہی تباہ ہونگے جب ہم مین نیک لوگ موجود ہونگے آپنے فرمایا ہان جب گناہ بہت ہونگے لیکن **عَنْ** عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِذَنْبِ الْخَاصَّةِ وَلٰكِنْ اِذَا عُمِلَ الْمُنْكَرُ جِهَارًا اسْتَحَقُّوا الْعُقُوْبَةَ كُلُّهُمْ **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز کہتے تہے اللہ جل جلالہ کسی خاص شخصون کے گناہ کے سبب سے عام لوگون کو عذاب مین مبتلا نکریگا مگر جب گناہ کی بات علانیہ کیجاوے تو سب کے سب عذاب کے لائق ہونگے **ف** جو گناہ کرتے ہین وہ تو گناہ کی وجہ سے اور جو نہین کرتے وہ اسوجہ سے کہ منع نہین کرتے اگر وہ نہین مانتے تو اسملک سے چلے نہین جاتے ہجرت نہین کرتے وہین رہتے ہین **مَا جَاءَ فِي التُّقٰى** اللہ سے ڈرنیکا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا فَسَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ جِدَارٌ وَهُوَ فِيْ جَوْفِ الْحَائِطِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَخٍ بَخٍ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَتَتَّقِيَنَّ اللّٰهَ اَوْ لَيُعَذِّبَنَّكَ **ترجمہ** انس بن مالک نے

ف مال کو برباد کرنیکا یعنے اسراف کا بیان

ف چند آدمیون کے گناہ کی وجہ سے ساری خلقت کا تباہ ہونا

ف اللہ سے ڈرنیکا بیان

کہا سنا مین نے عمر رضی اللہ عنہ سے اور آپ ایک باغ مین تھے اور میرے اُنکے درمیان مین دیوار تھی آپ فرماتے تھے واہ واہ خطاب کے بیٹے ڈر اللہ سے نہین تو اللہ عذاب کریگا تجھکو **عَنْ** مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَقُوْلُ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَمَا يَعْجَبُوْنَ بِالْقَوْلِ **ترجمہ** قاسم بن محمد کہتے تھے مینے لوگون کو دیکھا باتون پر فریفتہ نہین ہوتے تھے کہا مالک نے مراد یہ ہے کہ عمل کی خوبی کو دیکھتے تھے صرف باتون کا اعتبار نہین کرتے تھے **اَلْقَوْلُ اِذَا سَمِعْتَ الرَّعْدَ** بادل گرجنے کیوقت کیا کہنا چاہیے **عَنْ** عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْوَعِيْدُ لِاَهْلِ الْاَرْضِ شَدِيْدٌ **ترجمہ** عامر بن عبد اللہ بن زبیر جب گرجکی آواز سنتے تو بات کرنا چھوڑ دیتے اور کہتے پاک ہے وہ شخص جسکی پاکی بیان کرتا ہے رعد (ایک فرشتہ ہے جو مقرر ہے ابر پر اسکی آواز ہے جو گرج معلوم ہوتی ہے) اور بیان کرتے ہین فرشتے پاکی اُسکی اُسکے ڈر سے پھر کہتے تھے یہ آواز زمین کے رہنے والون کے واسطے سخت وعید ہے **ف** امام احمد اور ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ابن عباس سے کہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا رعد کیا ہے آپنے فرمایا رعد ایک فرشتہ ہے جو مقرر ہے ابر پر اُسکے ہاتھ مین ایک کوڑا ہے آگ کا اُس سے ہنکاتا ہے ابر کو جہان اللہ کا حکم ہوتا ہے اُنہون نے کہا یہ آواز کاہے کی ہے آپنے فرمایا یہ آواز اُسی فرشتہ کی ہے یہودی کہنے لگے سچ کہا آپنے۔ ترمذی نے اسحدیث کو صحیح کہا **مَا جَاءَ فِيْ تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ اَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَيَسْاَلْنَهٗ مِيْرَاثَهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے بعد آپکی وفات کے چاہا کہ حضرت عثمان کو ابوبکر صدیق پاس بھیجین اور اپنا ترکہ طلب کرین تو حضرت عائشہ نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے **ف** آپنے فرمایا ہم جماعت انبیا مین ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا اسحدیث کو ابوبکر صدیق نے اپنے کانون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اسلیے اُنہون نے آپکا ترکہ آپکے وارثون کو نہ دیا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میرے وارث ترکہ کو تقسیم نکرینگے جو مین چھوڑ جاؤن اپنی بی بیون کی خوراک کے بعد (یعنے بی بیون کا خرچ اُس ترکے مین سے ملیگا کیونکہ انکو دوسرا نکاح کرنا درست نہین) اور عامل کی خرچی کے بعد وہ سب صدقہ ہے (عامل سے مراد خلیفہ ہے یعنے جو میرا خلیفہ ہو وہ اپنا

باب بادل گرجنے کیوقت کیا کہنا چاہیے

باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکے کا بیان

خرچ بقدر محنت کی لیوے یا جو شخص اس مال میں محنت کرے **ما جاء فی صفة جهنم** جہنم کا بیان **عن**
ابی ہریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نارکم التی یوقدون جزء من سبعین جزءا من نار
جهنم قالوا یا رسول الله ان کانت لکافیة قال انها فضلت بتسعة وستین جزءا **ترجمہ** ابی ہریرہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں کی آگ جسکو وہ سلگاتے ہیں ایک جزء ہے ستر جزوں سے جہنم
کی آگ کا یعنے جہنم کی آگ میں اس آگ سے انہتر حصے زیادہ جلن اور تیزی ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہی آگ
دنیا کی کافی تھی (جلانیکو) آپ نے فرمایا وہ آگ اس آگ سے انہتر حصے زیادہ ہے **عن** ابی ہریرة انه قال اترونها
حمراء کنارکم هذه لهی اسود من القار **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کیا تم جہنم کی آگ کو سرخ سمجھتے ہو جیسے دنیا کی آگ وہ قار سے
بھی زیادہ سیاہ ہے **ف** قار ایک روغن ہے سیاہ جو کشتیوں کو لگایا جاتا ہے نہایت کالا ہوتا ہے **الترغیب فی**
الصدقة صدقہ کے فضیلت کا بیان **عن** ابی الحباب سعید بن یسار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال من تصدق بصدقة من کسب طیب ولا یقبل الله الا طیبا فانه انما یضعها فی کف الرحمن
یربیها له کما یربی احدکم فلوه او فصیله حتی یکون مثل الجبل **ترجمہ** سعید بن یسار سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حلال مال سے صدقہ دیوے اور اللہ جل جلالہ نہیں قبول کرتا مگر مال حلال
کو تو وہ اس صدقے کو اللہ جل جلالہ کی ہتیلی میں رکھتا ہے اور پروردگار اسکو پرورش کرتا ہے جیسے کوئی تم میں سے
پالتا ہے اپنے بچھیرے کو یا اونٹ کے بچے کو یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے **عن** انس بن مالك
یقول کان ابو طلحة اکثر انصاری بالمدینة مالا من نخل وکان احب امواله الیه بیرحاء وکانت مستقبلة
المسجد وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدخلها ویشرب من ماء فیها طیب قال انس فلما انزلت هذه
الآیة لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان
الله تبارك وتعالی یقول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب اموالی الی بیرحاء وانها صدقة
لله ارجوا برها وذخرها عند الله فضعها یا رسول الله حیث شئت قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بخ
ذلك مال رائح ذلك مال رائح وقد سمعت ما قلت فیه وانی اری ان تجعلها فی الاقربین فقال ابو
طلحة افعل یا رسول الله فقسمها ابو طلحة فی اقاربه وبنی عمه **ترجمہ** انس بن مالک کہتے تھے ابو طلحہ سب انصار
سے زیادہ مدینے میں مال رکھتے تھے یعنے کھجور کے درخت سب سے زیادہ انکے پاس تھے اور سب مالوں میں انکو ایک باغ سب سے پسند تھا
جسکو بیرحاء کہتے تھے اور وہ مسجد نبوی کے سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمیں جایا کرتے اور وہاں کا پانی جو بہت اچھا
تھا پیا کرتے تھے جب یہ آیت اتری لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنی تم نیکی کو نہ پہنچو گے جبتک خرچ نہ کرو گے اس
مال میں سے جسکو تم چاہتے ہو تو ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ اللہ جل جلالہ ارشاد

فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور مجھے اپنے مالون مین بیرحا پسند ہے وہ صدقہ ہے اللہ کی راہ مین مین اسیرو اسکی بہتری
اور ذخیرا چاہتا ہون اور وہ میرا ذخیرہ ہے اللہ کے پاس آپ نے فرمایا واہ واہ یہ مال تو بڑا اجر لانیوالا ہے یا بڑا نفع والا ہے اور مین
سن چکا ہون جو تم نے اس مال کے بارے مین کہا ہے میرے نزدیک تم اس مال کو اپنے عزیزون کو بانٹ دو ابو طلحہ نے کہا بانٹ دون میں
ابو طلحہ نے اسکو تقسیم کردیا اپنے عزیزون اور چچا کے بیٹون کو **عن** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعْطُوا
السَّائِلَ وَاِنْ جَاءَ عَلٰی فَرَسٍ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو سائل کو اگرچہ آوے گھوڑے
پر **ف** اسحدیث مین اختلاف علما رہے قزوینی نے کہا موضوع ہے کما حکاہ الشوکانی فی الفوائد المجموعۃ ابن عبد البر نے
کہا اس باب مین کوئی سند جسکے ساتھہ احتجاج درست ہو میرے علم مین نہین ہے اور ابن عدی نے اسحدیث کو بطریق عبد اللہ بن یزید صحو
روایت کیا ہے لیکن عبد اللہ ضعیف ہے اسحدیث کا ایک شاہد ہے جسکو احمد اور ابو داود اور ابن قاسم اصبغ نے حسین بن علی سے مرفوعًا
روایت کیا ہے سائل کا حق ہے اگرچہ آوے گھوڑے پر اسکی سند کو عراقی وغیرہ نے جید کہا ہے اور ابن عبد البر نے کہا کہ
قوی نہین ہے اور سیوطی وغیرہ نے اسکو حسن کہا ہے بالجملہ اسکا کوئی طریق علت سے خالی نہین معلوم ہوتا ہے اور جسنے حسن
کہا ہے اُسنے بوجہ تعدد طرق و اعتضاد بالمرسل کے حسن کہا ہے مگر بسبب تعدد طرق و اعتضاد بالمرسل کے حدیث حسن نہین ہوتا
ہے کما تقرر فی اصول الحدیث فلا بد من البحث فیہ **عن** حَوَّاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ بْنِ السَّکَنِ اَنَّھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ اِحْدٰکُنَّ لِجَارَتِھَا وَلَوْ کُرَاعَ شَاۃٍ مُحْرَقٍ **ترجمہ** حوا بنت یزید سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے مسلمان عورتو نہ حقیر کرے کوئی تم مین سے کسی ہمسائی اپنی کو اگرچہ ایک
کھر بھیجے بکری کا جلا ہوا **عن** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِسْکِیْنًا سَاَلَھَا وَ
ھِیَ صَائِمَۃٌ وَلَیْسَ فِیْ بَیْتِھَا اِلَّا رَغِیْفٌ فَقَالَتْ لِمَوْلَاۃٍ لَھَا اَعْطِیْھَا اِیَّاہُ فَقَالَتْ لَیْسَ لَکِ مَا تُفْطِرِیْنَ عَلَیْہِ فَقَالَتْ
اَعْطِیْھَا اِیَّاہُ قَالَتْ فَفَعَلْتُ قَالَتْ فَلَمَّا اَمْسَیْنَا اَھْدٰی لَنَا اَھْلُ بَیْتٍ اَوْ اِنْسَانٌ مَا کَانَ یُھْدِیْ لَنَا شَاۃً وَ
کَفَنَھَا فَدَعَتْنِیْ عَائِشَۃُ فَقَالَتْ کُلِیْ مِنْ ھٰذَا ھٰذَا خَیْرٌ مِنْ قُرْصِکِ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ کے پاس ایک فقیر آیا مانگتا ہوا
اور آپ روزہ دار تہین اور گھر مین کچھ نہ تہا سوا ایک روٹی کے آپنے کہا اپنی لونڈی سے یہ روٹی فقیر کو دیدے وہ بولی آپکے افطار
کے لیے کچھ نہین ہے آپنے کہا دیدے لونڈی نے وہ روٹی فقیر کے حوالے کردی شام کو ایک گھر مین سے حصہ آیا بکری کا
گوشت پکا ہوا حضرت عائشہ نے لونڈی کو بلاکر کہا لے یہ تیری روٹی سے بہتر ہے **عن** مَالِکٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ مِسْکِیْنًا
اسْتَطْعَمَ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیْھَا عِنَبٌ فَقَالَتْ لِاِنْسَانٍ خُذْ حَبَّۃً فَاَعْطِہٖ اِیَّاہُ
فَجَعَلَ یَنْظُرُ اِلَیْھَا وَیَعْجَبُ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اَتَعْجَبُ کَمْ تَرٰی فِیْ ھٰذِہِ الْحَبَّۃِ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّۃٍ **ترجمہ** امام مالک نے کہا
ایک مسکین نے سوال کیا حضرت عائشہ سے اور آنکے سامنے انگور رکھے تہے اُنہون نے ایک آدمی سے کہا ایک دانہ انگور کا اٹھا کر اسکو دیدے وہ شخص
تعجب سے دیکھنے لگا حضرت عائشہ نے کہا ایک دانہ کتنی ذرون کے برابر ہے اور ایک ذرہ کا بہی اجر ضایع نہ ہوگا) **ما جاء فی التعفف**

عن المسألۃ سوال سے بچنے کا بیان عن ابی سعید الخدری ان ناسا من الانصار سالوا رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاھم ثم سالوہ فاعطاھم حتی نفد ما عندہ ثم قال ما یکون عندی من خیر فلن اذخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ اللّٰہ ومن یستغن یغنہ اللّٰہ ومن یتصبر یصبرہ اللّٰہ وما اعطی احد عطاء ھو خیر واوسع من الصبر ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے انصار میں سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے انکو دیا پھر انہوں نے سوال کیا آپنے دیا یہانتک کہ جو کچھ آپکے پاس تھا تمام ہوگیا پھر آپنے فرمایا میرے پاس جہانتک مال ہوگا میں تم سے دریغ نکرونگا لیکن جو سوال سے بچے اللہ جل جلالہ بھی اُسکو بچا دیگا اور جو قناعت کرکے اپنی تونگری ظاہر کرے اللہ اُسکو غنی کر دیگا اور جو صبر کرے اللہ اُسکو صبر کی توفیق دیگا اور کوئی نعمت جو لوگوں کو دیگئی ہے صبر سے زیادہ بہتر اور کشادہ نہیں ہے عن عبد اللّٰہ بن عمر ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو علی المنبر وھو یذکر الصدقۃ والتعفف عن المسألۃ الید العلیا خیر من الید السفلی والید العلیا ھی المنفقۃ والسفلی ھی السائلۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منبر پر ذکر کرتے تھے آپ صدقے کا اور سوال سے بچنے کا اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے اور اوپر والا ہاتھ خرچ کرنیوالا ہے اور نیچے والا مانگنے والا ہے عن عطاء بن یسار ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسل الی عمر بن الخطاب بعطاء فردہ عمر فقال لہ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم لم رددتہ فقال یا رسول اللّٰہ الیس قد اخبرتنا ان خیرا لاحدنا ان لا یاخذ من احد شیئا فقال لہ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عن المسألۃ فاما ما کان من غیر مسألۃ فانما ھو رزق یرزقک اللّٰہ فقال عمر بن الخطاب اما والذی نفسی بیدہ لا اسأل احدا شیئا ولا یاتینی شیء من غیر مسألۃ الا اخذتہ ترجمہ عطا بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے پاس کچھ مال بھیجا حضرت عمر نے اُسکو پھیر دیا آپنے پوچھا تمنے کیوں پھیر دیا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپنے فرمایا ہے بہتر وہ شخص ہے جو کسی سے کچھ نہ لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکا مطلب یہ ہے کہ مانگ کر کچھ نہ لے اور جو بن مانگے آوے وہ اللہ کا دیا ہوا ہے حضرت عمر نے کہا قسم اُس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں اب کسی سے کچھ نہ مانگونگا اور جو بن مانگے میرے پاس آویگا اُسکو لیلونگا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لیاخذ احدکم حبلہ فیحتطب علی ظھرہ خیر من ان یاتی رجلا اعطاہ اللّٰہ من فضلہ فیسألہ اعطاہ او منعہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایک تم میں کا اپنی رسی میں لکڑیکا گٹھا باندھکر اپنے پیٹھ پر لادے تو وہ بہتر ہے اس سے کہ وہ ایسے شخص پاس آکے جسکو اللہ نے مال دیا ہے اور اس سے مانگے وہ دے یا نہ دے ف یعنی محنت مزدوری کرکے کمانا سوال سے بہتر ہے اسمیں کچھ ذلت نہیں اور سوال بڑے شرم کی بات ہے عن رجل من بنی اسد انہ قال انا نزلت واھلی ببقیع الغرقد فقال لی اھلی اذھب الی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسألہ لنا شیئا ناکلہ وجعلوا یذکرون من حاجتھم فذھبت الی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت عندہ رجلا یسألہ ورسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا اجد ما اعطیک فتولی الرجل عنہ وھو مغضب وھو یقول لعمری

إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا قَالَ الْأَسَدِيُّ فَقُلْتُ لَلِقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ قَالَ مَالِكٌ وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقُدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِشَعِيرٍ وَزَبِيبٍ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتَّى أَغْنَانَا اللّٰهُ **ترجمہ** ایک شخص سے روایت ہے جو بنی اسد میں سے تھا میں اور میرے گھر کے لوگ بقیع الغرقد (مدینہ منورہ کے مقبرے کا نام ہے) میں اترے میری بی بی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا اور کھانے کے لیے آپ سے کچھ مانگ اور اپنی محتاجی بیان کر تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور دیکھا ایک شخص آپ سے سوال کر رہا ہے اور آپ فرماتے ہیں میرے پاس نہیں ہے جو میں تجھکو دوں وہ شخص غصے میں پیٹھ موڑ کر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم اپنی عمر کی تم اسی کو دیتے ہو جسکو چاہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو وہ غصے ہوتا ہے اس بات پر کہ میرے پاس نہیں ہے جو میں اسکو دوں جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اسکے پاس چالیس درہم ہوں یا اتنا مال ہو تو اس نے لپٹ کر سوال کیا **ف** یعنے سوال کو تنگ کر دیا اور ایسا سوال منع ہے **ت** میں نے کہا ایک اونٹنی ہمکو بہتر ہے چالیس درہم سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی پاس چالیس درم کی مقدار نقد ہو یا جنس تو سوال جائز نہیں ترمذی کی حدیث میں پچاس درم ہیں **ف** پھر میں لوٹ آیا اور میں نے آنحضرت سے کچھ سوال نہیں کیا بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جو اور انگور خشک آئے آپ نے ہمکو بھی اسمیں سے حصہ دیا یہانتک کہ اللہ نے غنی کر دیا ہمکو

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ عَبْدٌ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** علاء بن عبد الرحمن کہتے تھے صدقہ دینے سے کسی مال میں نقصان نہیں ہوا اور جو بندہ معاف کرتا رہتا ہے اسکی عزت زیادہ ہوتی ہے اور جو تواضع کرتا ہے اسکا رتبہ اللہ بلند کر دیتا ہے کہا مالک نے مجھکو معلوم نہیں یہ حدیث مرفوع ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یا نہیں **ف** مسلم اور ترمذی نے اسکو مرفوعا روایت کیا ہے علاء بن عبد الرحمان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے

مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّدَقَةِ جو صدقہ مکروہ ہے اسکا بیان

عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ **ترجمہ** امام مالک کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے صدقہ محمد کی آل کو **ف** یعنی بنی ہاشم کو اور بعضوں نے کہا بنی المطلب کو بھی **ت** کیونکہ صدقہ میل ہے لوگوں کا **ف** مراد اس صدقہ سے زکوۃ ہے اور نفل صدقہ سادات کے واسطے درست ہے

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ سَأَلَهُ إِبِلًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ وَكَانَ مِمَّا يُعْرَفُ بِهِ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ أَنْ تَحْمَرَّ عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْأَلُنِي مَا لَا يَصْلُحُ لِي وَلَا لَهُ فَإِنْ مَنَعْتُهُ كَرِهْتُ الْمَنْعَ وَإِنْ أَعْطَيْتُهُ أَعْطَيْتُهُ مَا لَا يَصْلُحُ لِي وَلَا لَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا أَسْأَلُكَ مِنْهَا شَيْئًا أَبَدًا **ترجمہ** ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل کیا بنی عبد الاشہل میں سے صدقہ لینے پر جب لوٹ کر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقے کا اونٹ مانگا اپنی اجرت کے سوا آپ غصے ہوئے یہانتک کہ آپ کے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہوا اور آپ کے غصے کی نشانی

جو صدقہ مکروہ ہے اسکا بیان

یہ تہی کہ انکہیں آپکی سرخ ہوجاتیں پہر آپنے فرمایا کہ بعض آدمی مانگتا ہے مجہہ سے جو لائق نہیں دینا اُسکو نہ مجہکو اگر میں نہ دوں
تو مجہہ ہی پر اسکا لوم ہوتا ہے (کیونکہ سخاوت پر آپکی طبیعت خلقی تہی) اور جو دیدوں تو وہ چیز دیتا ہوں جو اُسکو دینا درست
نہیں وہ شخص بولا یا رسول اللہ اب میں کوئی چیز اُسمیں کی آپ سے نہ مانگونگا عَنْ اَسْلَمَ الْعَدَوِيِّ اَنَّهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ الْاَرْقَمِ اَدْلِلْنِيْ عَلٰى بَعِيْرٍ مِّنَ الْمَطَايَا اَسْتَحْمِلُ عَلَيْهِ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقُلْتُ نَعَمْ جَمَلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ اَتُحِبُّ اَنَّ رَجُلًا بَادِنًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ غَسَلَ لَكَ مَا تَحْتَ اِزَارِهِ وَرُفْغَيْهِ ثُمَّ اَعْطَاكَهُ فَشَرِبْتَهُ
قَالَ فَغَضِبْتُ وَقُلْتُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَتَقُوْلُ لِيْ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ اِنَّمَا الصَّدَقَةُ اَوْسَاخُ النَّاسِ
يَغْسِلُوْنَهَا عَنْهُمْ **ترجمہ** اسلم عدوی سے عبداللہ بن ارقم نے کہا مجہے ایک اونٹ بتا دے سواری کا میں اُسکو حضرت عمر سے کہکر اپنی سواری
کے لیے لیلوں گا میں نے کہا اچہا ایک اونٹ ہے صدقے کا عبداللہ بن ارقم نے کہا تمہیں یہ پسند ہے کہ ایک موٹا شخص گرمی کے دنوں میں اپنی
شرمگاہ اور جانگہیں دہوکر تمہیں وہ پانی دیوے اور تو اُسکو پی لیوے اسلم کہتے ہیں مجہے غصہ آگیا اور میں نے کہا اللہ تمہیں بخشے تم مجہہ سے ایسی
بات کہتے ہو عبداللہ بن ارقم نے کہا صدقہ بہی لوگوں کا میل ہے اور اُنکا دہوون ہے **ف** تو تونے مجہہ کاہیکو صدقے کا اونٹ
لینے کو کہا **مَا جَاءَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ** علم حاصل کرنیکا بیان عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ لُقْمَانَ الْحَكِيْمَ اَوْصٰى
اِبْنَهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّ جَالِسِ الْعُلَمَاءَ وَزَاحِمْهُمْ بِرُكْبَتَيْكَ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحْيِي الْقُلُوْبَ بِنُوْرِ الْحِكْمَةِ كَمَا يُحْيِي الْاَرْضَ
الْمَيْتَةَ بِوَابِلِ **ترجمہ** حضرت لقمان فرماتے تہے اپنی بیٹے سے مرتے وقت (اُس بیٹے کا نام شکور تہا یا اُنعم) ای بیٹے میرے
بیٹہا کر عالموں کے پاس اور لے اپنے گہٹنے اُن سے ملادے کیونکہ اللہ تعالی جلاتا ہے دلوں کو حکمت کے نور سے جیسے جلاتا ہے مری ہوئی
زمین کو بارش سے **مَا يُتَّقٰى مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ** مظلوم کی دعا سے بچنے کا بیان عَنْ اَسْلَمَ الْعَدَوِيِّ اَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُدْعٰى هُنَيًّا عَلَى الْحِمٰى فَقَالَ يَا هُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ النَّاسِ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مُجَابَةٌ
وَاَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ وَاِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ وَابْنِ عَوْفٍ فَاِنَّهُمَا اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ
اِلٰى زَرْعٍ وَنَخْلٍ وَاِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُ يَاْتِيْنِيْ بِبَنِيْهِ فَيَقُوْلُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفَتَارِكُهُمْ
اَنَا لَا اَبَا لَكَ فَالْمَاءُ وَالْكَلَاُ اَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ اَنْ قَدْ ظَلَمْتُهُمْ وَ
اِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ وَمِيَاهُهُمْ قَاتَلُوْا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاَسْلَمُوْا عَلَيْهَا فِي الْاِسْلَامِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ
لَا الْمَالُ الَّذِيْ اَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا **ترجمہ** اسلم عدوی سے روایت ہے
حضرت عمر نے اپنے مولی کو جسکا نام ہنی تہا عامل مقرر کیا حمی پر (حمی وہ احاطہ ہے جہاں صدقے کے جانور جمع ہوتے ہیں)
اور کہا ای ہنی اپنا بازو روک رہ لوگوں سے (ظلم مت کر) کیونکہ مظلوم کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور جس کے پاس تیس
اونٹ ہیں یا چالیس بکریاں ہیں اُنکو چرانے سے مت روک اور بچارہ عثمان بن عفان اور عبد الرحمان بن عوف کے جانوروں
پر رعایت کرنے سے کیونکہ اگر اُنکے جانور تباہ ہوجاوینگے تو وہ اپنی باغات اور کہیتوں میں چلے آوینگے اور تیس اونٹ والا

چالیس برس کے بعد ہونے والا اگر تباہ ہو جاویگا تو وہ اپنی اولاد کو لیکر میرے پاس آوے گا اور کہیگا ای امیر المومنین اے امیر المومنین پہر کیا میں انکو چھوڑ دوں گا (انکی خبر گیری نہ کروں گا) تیرا باپ ہو (یہ ایک بددعا ہے عرب کے محاورے میں) پانی اور گہاس دینا آسان ہے مجھپر سونا چاندی دینے سے قسم اللہ کی وہ جانتے ہیں میں نے انپر ظلم کیا حالانکہ وہ انکی زمین ہے اور انہیں کا پانی ہے جسپر لڑے زمانہ جاہلیت میں پہر مسلمان ہوئے اسی زمین اور پانی پر تو وہ انہی کا ہوا یہ خیال انکا ہے اور یہ صحیح نہیں کیونکہ وہ زمین بنجر تہی حضرت عمر نے اُسے آباد کیا تہا صدقے کے جانوروں کے لیے تو اوروں کو لینے جانور چرانے کا وہاں استحقاق نہیں ہے) قسم خدا کی اگر یہ صدقے کے جانور نہ ہوتے جو انہی کے کام میں آتے ہیں خدا کی راہ میں تو میں اُن کی زمین سے ایک بالشت بہر نہ لیتا

مَا جَآءَ فِی اَسْمَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں کا بیان عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِی خَمْسَۃُ اَسْمَآءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِی یَمْحُوا اللّٰہُ بِہِ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ ترجمہ محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں محمد (بہت سراہا ہوا) احمد (سب مخلوقات سے زیادہ تعریف کے لائق) ماحی (کفر کا مٹانے والا) میرے ہاتہ سے اللہ کفر مٹا دیگا) حاشر (سب کا حشر میرے قدم پر ہوگا) عاقب (خاتم الانبیا) صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً ✤ تمام ہوئی کتاب الجامع اور تمام ہوا ترجمہ موطا شریف کا اللہ جل جلالہ کے فضل اور انعام سے رمضان کی دسوین تاریخ سنہ ١٢٩٦ ہجری روز جمعہ کو خدایا اپنے کرم اور رحمت سے اسکو قبول فرما اور آخرت میں ذریعہ مغفرت گردان فقط

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب مسوی مصفا شرح موطا امام مالک مترجم اردو ١٢٩٦ ہجری مطبع صدیقی لاہور میں بطبع سے مزین ہو کر مرغوب طبع اہل ایمان و ایقان ہوئی

اشتہار

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کا بیان